سنن ابی داؤد

امام ابو داؤد سلیمان بن اشعث سجستانی رحمۃ اللہ علیہ

زیر اہتمام

ادارہ ضیاء المصنفین بھیرہ شریف

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

ومن یطع الرسول فقد اطاع اللہ

سُنن ابی داؤد مترجم جلد سوم

امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث سجستانی رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ

ابوالعرفان محمد انور مگھالوی

فاضل و مدرس دارالعلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ شریف

زیرِ اہتمام

ادارہ ضیاء المصنفین بھیرہ شریف

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

لاہور - کراچی - پاکستان

نام کتاب	سنن ابی داؤد مترجم (جلد سوم)
تالیف	امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث سجستانی رحمۃ اللہ علیہ
مترجم	ابوالعرفان مولانا محمد انور مگھالوی
	فاضل دار العلوم محمدیہ غوثیہ، بھیرہ شریف
زیر اہتمام	ضیاء المصنفین، بھیرہ شریف
ناشر	محمد حفیظ البرکات شاہ
	ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور
سال اشاعت	اکتوبر 2012ء، بار دوم
کمپیوٹر کوڈ	HS19

ملنے کے پتے

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

داتا دربار روڈ، لاہور۔ 37221953 فیکس:۔ 042-37238010

9۔ الکریم مارکیٹ، اردو بازار، لاہور۔ 37247350۔ فیکس 042-37225085

14۔ انفال سنٹر، اردو بازار، کراچی

فون:۔ 021-32212011-32630411۔ فیکس:۔ 021-32210212

e-mail:- info@zia-ul-quran.com

Website:- www.ziaulquran.com

فہرست مضامین

قضاء کے احکام کا بیان

عہدہ قضا کی طلب اور خواہش کا بیان 17
اس کا بیان کہ قاضی خطا کر سکتا ہے 17
طلب قضا اور اس کی طرف جلدی کرنے کا بیان 19
کراہیت رشوت کا بیان 20
عمال کے ہدایا لینے کا بیان 20
اس کا بیان کہ فیصلہ کیونکر کیا جائے 21
اس کا بیان کہ جب قاضی سے اپنے فیصلہ میں خطا ہو جائے 21
اس کا بیان کہ مدعی اور مدعیٰ علیہ قاضی کے سامنے کیسے بیٹھیں 23
غصہ کی حالت میں قاضی کے فیصلہ کرنے کا بیان 23
اہل ذمہ کے درمیان فیصلہ کرنے کا بیان 23
قضاء میں رائے کے اجتہاد کا بیان 24
صلح کرنے کا بیان 25
شہادات کا بیان 25
اس کا بیان جو خصومت کے معاملہ کو جانے بغیر کسی کی خصومت پر معاونت کرتا ہے 26
جھوٹی شہادت کا بیان 27
ان کا بیان جن کی شہادت قبول نہیں کی جاتی 27
جنگل میں رہنے والوں کی شہروں میں رہنے والوں کے بارے شہادت دینے کا بیان 28
رضاعت کے بارے میں شہادت کا بیان 28
اہل ذمہ کی شہادت اور سفر میں وصیت کرنے کا بیان 29
اس کا بیان کہ جب حاکم کو ایک گواہ کی صداقت کا علم ہو جائے تو اس کے لیے اس کے مطابق فیصلہ دینا جائز ہے 30
ایک قسم اور ایک شاہد کے ساتھ فیصلہ کرنے کا بیان 31
ایسے دو آدمیوں کا بیان جو ایک شے کا دعویٰ کرتے ہیں اور ان کے پاس گواہ موجود نہیں 34
اس کا بیان کہ قسم مدعیٰ علیہ کے ذمہ ہے 35
قسم کی کیفیت کا بیان 35
اس کا بیان کہ جب مدعیٰ علیہ ذمی ہو تو کیا وہ قسم اٹھائے گا؟ 35
ایسے آدمی کا بیان جو ایسی چیز کے بارے علم رکھنے کی قسم اٹھائے جو اس سے غائب ہو 36
اس کا بیان کہ ذمی کیسے قسم اٹھائے گا 37
اس کا بیان جو اپنے حق پر قسم کھاتا ہے 38
قرض وغیرہ میں قید کرنے کا بیان 38
وکالت کا بیان 39
قضاء سے متعلقہ کچھ چیزوں کا بیان 40

علم کا بیان

طلب علم پر رغبت دلانے کا بیان 43
اہل کتاب سے حدیث روایت کرنے کا بیان 44
علم کی کتابت کا بیان 45
رسول اللہ ﷺ کے بارے میں کذب بیانی پر سختی

کرنے کا بیان 46
بغیر علم کے کتاب اللہ کے بارے میں گفتگو کرنے کا
بیان 47
بات کو بار بار دہرانے کا بیان 47
تیز گفتگو کرنے کا بیان 47
فتویٰ دینے میں احتیاط اور پرہیز کا بیان 48
اس کا بیان کہ علم چھپانا مکروہ اور ناپسندیدہ ہے 49
علم پھیلانے کی فضیلت کا بیان 49
بنی اسرائیل سے حدیث لینے کا بیان 50
اس کا بیان کہ جب طالب علم سے مقصود اللہ تعالیٰ
کی رضا نہ ہو 51
قصص کا بیان 50

شرابوں کا بیان

شراب کے حرام ہونے کا بیان 54
انگور کا بیان جسے شراب کے لیے نچوڑا جائے 55
شراب کو سرکہ بنا لیے جانے کا بیان 56
اس کا بیان کہ شراب کن کن چیزوں سے بنائی جاتی
ہے 56
نشہ لانے والی شے سے نہی کا بیان 57
داذی (ایک قسم کی شراب ہے) کی حرمت کا بیان 60
شراب کے برتنوں کا بیان 60
دو مخلوط چیزوں کی شراب کا بیان 64
گدر کھجور کی نبیذ کا بیان 66
نبیذ کا بیان کہ اسے کب تک پیا جا سکتا ہے؟ 66
شہد پینے کا بیان 68
اس کا بیان کہ جب نبیذ میں تیزی آ جائے 69
کھڑے ہو کر پینے کا بیان 69
مشکیزے کے منہ سے پینے کا بیان 69
مشکیزے کا منہ موڑ کر اس سے پینے کا بیان 70
پیالے کے سوراخ سے پانی پینے کا بیان 70
سونے اور چاندی کے برتن میں کچھ پینے کا بیان 71
پانی پر منہ رکھ کر اس سے پینے کا بیان 71
اس کا بیان کہ ساقی کب پیئے گا؟ 71
پانی میں پھونک مارنے اور اس میں سانس لینے کا
بیان 72
اس کا بیان کہ جب کوئی دودھ پئے تو کیا کہے 73
برتنوں کے منہ باندھ کر رکھنے کا بیان 73

کھانوں کے احکام کا بیان

دعوت قبول کرنے کا بیان 75
نکاح کے وقت ولیمہ کے مستحب ہونے کا بیان 76
اس کا بیان کہ ولیمہ کتنے دنوں تک کیا جائے 77
سفر سے آتے وقت کھانا کھلانے کا بیان 77
ضیافت کا بیان 77
مہمان کے لیے غیر کے مال سے کھانے کا حکم
منسوخ ہونے کا بیان 79
ایک دوسرے پر اظہار فخر کیلئے کھانا کھلانے کا بیان 80
دعوت قبول کرنے کا بیان جبکہ وہاں کوئی ناپسندیدہ
چیز موجود ہو 80
اس کا بیان کہ جب دو دعوت دینے والے جمع ہو
جائیں تو کس کا حق زیادہ ہے 81
اس کا بیان کہ جب نماز اور شام کا کھانا دونوں حاضر
ہوں 81

کھانے کے وقت دونوں ہاتھ دھونے کا بیان	82	گھریلو گدھوں کا گوشت کھانے کا بیان	96
کھانے سے پہلے ہاتھ دھونے کا بیان	82	ٹڈی کھانے کا بیان	97
جلدی میں کھانا کھانے کا بیان	82	پانی کی سطح پر تیرنے والی مردہ مچھلی کھانے کا بیان	98
کھانے کی عیب جوئی کے مکروہ ہونے کا بیان	83	حالت اضطرار میں مردار کھانے کا بیان	98
اکٹھے بیٹھ کر کھانا کھانے کا بیان	83	متعدد اور متلون کھانے جمع کرنے کا بیان	99
کھانے سے پہلے بسم اللہ شریف پڑھنے کا بیان	83	پنیر کھانے کا بیان	100
تکیہ لگا کر کچھ کھانے کا بیان	85	سرکے کا بیان	100
برتن کے درمیان سے کھانے کا بیان	86	لہسن کھانے کا بیان	100
ایسے دسترخوان پر بیٹھنے کا بیان جس پر کوئی ممنوع کھانے بھی ہوں؟	87	کھجور کا بیان	103
دائیں ہاتھ سے کھانے کا بیان	87	ایسی کھجوروں کو خوب دیکھ کر کھانے کا بیان جن میں کیڑے پڑے ہوں	103
گوشت کھانے کا بیان	87	کھجوریں کھاتے وقت دو دو ملا کر کھانے کا بیان	103
کدو شریف کھانے کا بیان	88	دو چیزوں کو ملا کر کھانے کا بیان	104
ثرید کھانے کا بیان	89	اہل کتاب کے برتنوں میں کھانے کا بیان	104
اس کا بیان کہ کھانے کو ناپسند کرنے کا اظہار مکروہ ہے	89	سمندری جانوروں کا بیان	105
نجاست کھانے والے جانوروں کا گوشت کھانے اور ان کا دودھ پینے سے نہی کا بیان	89	گھی میں چوہا گر جائے تو اس کا حکم	106
گھوڑے کا گوشت کھانے کا بیان	90	کھانے میں مکھی گر جائے تو اس کا بیان	106
خرگوش کھانے کا بیان	91	نیچے گر جانے والے لقمہ کا بیان	107
گوہ کھانے کا بیان	92	خادم کا آقا کے ساتھ کھانا کھانے کا بیان	107
حباری کا گوشت کھانے کا بیان	93	رومال استعمال کرنے کا بیان	107
حشرات الارض کھانے کا بیان	93	آدمی جب کھانا کھائے تو کیا دعا مانگے	108
ان چیزوں کے حکم کا بیان جن کا حرام ہونا ذکر نہیں کیا گیا	94	کھانے کے بعد ہاتھ دھونے کا بیان	108
بجو کھانے کا بیان	94	جب کسی کے پاس کھانے کی دعوت ہو تو مالک کے لیے دعا کا بیان	109
درندے کھانے سے نہی کا بیان	94	**طب کے احکام کا بیان**	
		ایسے آدمی کا بیان جو علاج کرتا ہے	110

پرہیز کا بیان 110
پچھنے لگوانے کا بیان 111
پچھنے لگوانے کے محل کا بیان 111
اس کا بیان کہ پچھنے لگوانا کب مستحب ہوتا ہے؟ 112
رگ کاٹنے اور پچھنے کے محل کا بیان 113
داغ لگانے کا بیان 113
ناک میں دوا ڈالنے کا بیان 113
نشرہ (مخصوص طرح کا دم یا علاج) کا بیان 114
تریاق کا بیان 114
مکروہ ادویہ کا بیان 114
عجوہ کھجور کا بیان 116
حلق کی بیماری کے سبب بچوں کا حلق دبانے کا بیان 116
سرمہ لگانے کے حکم کا بیان 117
نظر لگ جانے کا بیان 117
دودھ پلانے والی عورت کے ساتھ جماع کرنے کا بیان 117
تعویذ لٹکانے کا بیان 118
دم کرنے کے بارے میں روایات کا بیان 119
دم کی کیفیت کا بیان 120
موٹا کرنے کی تدبیر کا بیان 125
کاہن سے متعلقہ بیان 125
علم نجوم کا بیان 126
علم رمل کی لکیروں اور پرندوں کو اڑا کر فال پکڑنے کا بیان 127
بدفال کا بیان 127

عتق کے احکام کا بیان
ایسے مکاتب غلام کا بیان جو مال کتابت کا بعض حصہ ادا کردے اور بقیہ سے عاجز آجائے یا فوت ہوجائے 133
معاہدہ کتابت فسخ ہوجانے کے بعد مکاتب کو بیچنے کا بیان 134
مشروط آزادی کا بیان 136
اس کا بیان جس نے اپنے مملوک کا کچھ حصہ آزاد کردیا 136
مذکورہ صورت میں غلام سے محنت ومشقت کرانے کا بیان 137
اس کا بیان جس نے کہا محنت نہیں کرائی جائے گی 138
اس کا بیان جو ذورحم محرم کا مالک بنا 140
ام ولد لونڈیوں کی آزادی کا بیان 141
مدبر غلام کی بیع کرنے کا بیان 142
اس کا بیان جس نے اپنے وہ غلام آزاد کیے جو تہائی مال سے زیادہ ہوں 143
اس کا بیان جس نے کوئی غلام آزاد کیا اور اس کے پاس مال ہو 144
ولد زنا کو آزاد کرنے کا بیان 144
آزاد کرنے کے ثواب کا بیان 144
کون سا غلام آزاد کرنا افضل ہوتا ہے 145
حالت صحت میں آزاد کرنے کی فضیلت کا بیان 146
حروف اور قرأتوں کے احکام کا بیان 147
حمام کے احکام کا بیان 158
ننگا ہونے سے نہی کا بیان 159

برہنہ تن ہو جانے کا بیان	160
لباس کے احکام کا بیان	162
جو کوئی نیا کپڑا پہنے اس کیلئے کون سی دعا مانگی جائے	163
قمیص سے متعلقہ روایات کا بیان	163
قباء سے متعلقہ روایات کا بیان	164
شہرت کے لیے لباس پہننے کا بیان	164
اون اور بالوں کا لباس پہننے کا بیان	164
موٹا لباس پہننے کا بیان	166
خز سے متعلقہ روایات کا بیان	167
ریشم پہننے کے بارے میں روایات کا بیان	167
ان کا بیان جنہوں نے اسے مکروہ جانا	168
نقش ونگار اور ریشم کے ساتھ بنے کی رخصت کا بیان	171
عذر کے سبب ریشم پہننے کا بیان	172
عورتوں کے لیے ریشم پہننے کا بیان	172
یمنی دھاری دار کپڑا پہننے کا بیان	173
سفید لباس کا بیان	173
کپڑوں کو دھونے اور میل کچیل نکالنے کا بیان	173
زرد رنگ سے رنگنے کا بیان	174
سبز رنگ کا بیان	174
سرخ رنگ کا بیان	175
سرخ رنگ کی رخصت کا بیان	177
سیاہ رنگ کا بیان	177
کپڑے کے سرے (کنارے) کا بیان	178
دستار کا بیان	178
بطور صماء کپڑے میں لپٹنے کا بیان	179
قمیص کا گریبان کھلا رکھنے کا بیان	180
سر کو کپڑے سے ڈھانپنے کا بیان	180
تہبند کو ٹخنوں سے نیچے لٹکانے سے متعلقہ روایات کا بیان	181
تکبر وغرور سے متعلقہ روایات کا بیان	184
تہبند کے محل کی مقدار کا بیان	185
عورتوں کے لباس کا بیان	186
اس ارشاد باری کا بیان کہ عورتیں اپنی چادریں اپنے اوپر لٹکا لیں	187
اس ارشاد کا بیان کہ وہ اپنے دوپٹے اپنے گریبانوں میں ڈال لیں	188
ان مقامات زینت کا بیان جنہیں عورت ظاہر کر سکتی ہے	188
غلام کے لیے اپنی مالکہ کے بال دیکھنے کا بیان	189
ارشاد باری تعالیٰ وقل للمؤمنٰت یغضضن من ابصارھن کا بیان	191
سر کے ساتھ اوڑھنی لپیٹنے کا بیان	192
عورتوں کے لیے باریک کپڑا پہننے کا بیان	192
(عورتوں کے لیے) چادر لٹکانے کی مقدار کا بیان	193
مردار کی کھال کا بیان	194
جنہوں نے بیان کیا کہ مردار کی کھال سے نفع نہیں اٹھایا جا سکتا	195
چیتوں اور درندوں کی کھالوں کا بیان	196
جوتا پہننے کا بیان	198
بستر کا بیان	200
پردے لٹکانے کا بیان	202
ایسے کپڑے کا بیان جس میں صلیب کی تصویر ہو	203

تصویروں کا بیان 203
کنگھی کرنے کے احکام کا بیان 207
اس کا بیان کہ خوشبو لگانا پسندیدہ عمل اور سنت ہے 208
بالوں کو سنوارنے اور آراستہ کرنے کا بیان 208
عورتوں کے لیے مہندی وغیرہ لگانے کا بیان 208
عورت کا اپنے بالوں کے ساتھ دوسرے بال ملانے کا بیان 209
خوشبو کا تحفہ واپس لوٹانے کا بیان 211
عورت کے لیے خوشبو لگا کر باہر نکلنے کا بیان 212
مردوں کے لیے زعفران ملی خوشبو لگانے کا بیان 213
بالوں (کی مقدارض کا بیان 215
مانگ نکالنے کا بیان 216
بالوں کو بہت زیادہ بڑھانے کا بیان 216
اس کا بیان جو اپنے بالوں کی مینڈھیاں بنا کر رکھتا ہے 217
سر کو منڈوانے کا بیان 217
سر کی چوٹی پر بال رکھنے (یعنی لٹ) کا بیان 218
اس کی رخصت کا بیان 218
لبیں کاٹنے کا بیان 219
سفید بالوں کو اکھیڑنے کا بیان 220
بالوں کو رنگنے کے احکام کا بیان 221
زرد خضاب لگانے کا بیان 222
سیاہ خضاب لگانے کا بیان 223
ہاتھی دانت سے نفع اٹھانے کا بیان 223

انگوٹھی سے متعلقہ احکام کا بیان

انگوٹھی بنانے سے متعلقہ روایات کا بیان 225
انگوٹھی پہننے کو ترک کرنے کا بیان 226
سونے کی انگوٹھی کا بیان 227
لوہے کی انگوٹھی پہننے کا بیان 227
اس کا بیان کہ انگوٹھی دائیں ہاتھ میں پہننی چاہیے یا بائیں میں؟ 229
عورتوں کے لیے پاؤں میں آواز دار گھنگھرو پہننے کا بیان 230
دانتوں کو سونے کے ساتھ باندھنے کا بیان 230
عورتوں کے لیے سونا پہننے کا بیان 231

فتنوں اور حادثات سے متعلقہ احکام کا بیان

فتنوں اور ان کے دلائل کا ذکر 233
فتنہ میں سعی کرنے سے نہی کا بیان 240
زبان کو روکنے کا بیان 244
فتنہ کے دوران جنگل کی طرف نکلنے کی رخصت کا بیان 245
فتنہ میں قتال سے نہی کا بیان 245
اس کا بیان کہ مومن کا قتل شدید گناہ ہے 246
قتل کی امید اور آرزو رکھنے کا بیان 249
حضرت امام مہدی علیہ السلام کے ذکر کا بیان 250

جنگوں کے احکام کا بیان

اس کا بیان جو صدی کے متعلق ذکر کیا گیا ہے 255
ان روایات کا ذکر جو روم کی جنگوں سے متعلق ہیں 255
جنگوں اور حادثات کی علامات کا بیان 256
مسلسل ہونے والی جنگوں کا بیان 257
اسلام پر دیگر امتوں کے اجتماعی طور پر ٹوٹ پڑنے کا بیان 257

جنگوں میں (مسلمانوں کی) قیام گاہ کا بیان 258
جنگ کے دوران آپس کا فتنہ ختم ہوجانے کا بیان 258
ترک اور اہل حبشہ کو بھڑ کانے سے نہی کا بیان 259
ترکوں سے قتال کا بیان 259
بصرہ کا بیان 259
اہل حبشہ کو بھڑ کانے سے نہی کا بیان 261
قیامت کی علامات کا بیان 262
دریائے فرات سے خزانے ظاہر ہونے کا بیان 263
دجال کے نکلنے کا بیان 264
دجال کے جاسوس کا بیان 267
ابن صائد کا بیان 269
امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا بیان 271
قیامت قائم ہونے کا بیان 277

حدود کا بیان

مرتد کے حکم کا بیان 279
حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرنے والے کے حکم کا بیان 283
اللہ تعالیٰ اور رسول مکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے لڑنے یا ڈاکہ زنی سے متعلقہ روایات کا بیان 285
حد کے بارے میں سفارش کرنے کا بیان 288
حاکم کے پاس حد کا مقدمہ دائر ہونے سے قبل حدود سے درگزر کرنے کا بیان 290
حدود کے مستحق پر پردہ ڈالنے کا بیان 290
فعل حد کا ارتکاب کرنے والے کا خود اقرار کرنے کا بیان 290
حد کے بارے میں تلقین کرنے کا بیان 291
ایسے آدمی کا بیان جو حد کا اعتراف تو کرتا ہے لیکن اس کا نام نہیں لیتا 292
دوران تفتیش مارنے کا بیان 292
اس (مقدار) کا بیان جس میں سارق کا ہاتھ کاٹا جائے گا 293
اس مقدار کا بیان جس میں قطع ید نہیں ہوتی 294
اعلانیہ مال چھین لینے اور خیانت کرنے کے سبب قطع ید کا بیان 296
حرز سے مال چرانے والے کا بیان 297
عاریۃً سامان لے کر جب اس کا انکار کر دیا جائے تو اس پر قطع کا بیان 297
کوئی مجنون آدمی چوری کرے یا کسی اور فعل حد کا ارتکاب کرے تو اس کا بیان 299
بچہ فعل حد کا ارتکاب کرے تو اس کا بیان 301
جو آدمی غزوہ کے درمیان چوری کرے کیا اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا؟ 302
کفن چور کا ہاتھ کاٹنے کا بیان 302
ایک سارق کے بار بار چوری کرنے کا بیان 303
چور کا ہاتھ اس کے گلے میں لٹکانے کا بیان 303
غلام جب چوری کرے تو اسے بیچ دینے کا بیان 304
رجم (سنگسار) کرنے کا بیان 304
ماعز بن مالک کے رجم کا بیان 306
جہینہ قبیلے کی عورت کے بارے میں حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے رجم کے حکم کا بیان 316
دو یہودیوں کو رجم کرنے کا بیان 319
اس کا بیان جو اپنی محرم کے ساتھ زنا کرتا ہے 324

اپنی بیوی کی لونڈی سے زنا کرنے والے کا بیان 325
جوقوم لوط جیسا عمل کرے اس کے حکم کا بیان 326
اس کے حکم کا بیان جو چوپائے سے بدکاری کرے 327
اس کا بیان کہ آدمی زنا کا اقرار کرے اور عورت اقرار نہ کرے 328
اس کا بیان جو کسی عورت سے چھیڑ چھاڑ کرے مگر جماع نہ کرے الخ 329
غیر محصنہ لونڈی زنا کرے تو اس کے حکم کا بیان 329
مریض پر حد قائم کرنے کا بیان 330
حد قذف کا بیان 331
خمر (شراب) کی حد کا بیان 332
اس کا بیان کہ جب کوئی بار بار شراب پیئے 335
مسجد میں حد قائم کرنے کا بیان 339
تعزیر کا بیان 340
حد کے دوران چہرے پر مارنے کا بیان 340

دیتوں کا بیان

جان کے بدلے جان لینے کا بیان 341
اس کا بیان کہ کسی سے اس کے بھائی یا باپ کے مجرم کا مؤاخذہ نہیں کیا جائے گا 341
اس کا بیان کہ امام وقت خون معاف کرنے کا حکم دے 342
اس کا بیان کہ جب مقتول کا ولی دیت لینے پر راضی ہو جائے 346
اس کا بیان جو دیت لینے کے بعد کسی کو قتل کرے 347
اس کا بیان جس نے کسی کو زہر پلائی یا کھلا دی اور وہ مر گیا، کیا اس سے قصاص لیا جائے گا؟ 348
اس کا بیان جو اپنے غلام کو قتل کرے یا اس کا مثلہ کرے تو کیا اس سے قصاص لیا جائے گا؟ 351
قاتل نامعلوم ہو تو لوگوں سے قسم لینے کا بیان 353
قسامہ کے سبب قصاص ترک ہونے کا بیان 355
قاتل سے قصاص لیے جانے کا بیان 357
اس کا بیان کہ کیا کافر کے بدلے مسلمان سے قصاص لیا جائے گا 358
اس کا بیان کہ جو اپنی بیوی کے پاس کسی کو پائے تو کیا اسے قتل کر دے؟ 359
اگر عامل زکوٰۃ کے ہاتھ سے کوئی خطأ زخم لگے تو اس کا بیان 360
اگر بغیر لوہے کے کسی کو قتل کیا جائے تو اس کے قصاص کا بیان 361
ایک ضرب کا قصاص لینے اور امیر کا اپنے آپ کو قصاص کے لیے پیش کرنے کا بیان 362
عورتوں کی جانب سے خون معاف کرنے کا بیان 362
ایسے مقتول کا بیان جس کے قاتل اور حالت قتل کا علم نہ ہو 363
اس کا بیان کہ دیت کتنی ہو؟ 363
قتل شبہ عمد کی دیت کا بیان 365
اعضاء کی دیت کا بیان 369
جنین کی دیت کا بیان 372
مکاتب کی دیت کا بیان 377
ذمی کی دیت کا بیان 377
اگر لڑنے والے کا نقصان ہو تو اس کی دیت کا بیان 378
ایسے طبیب کا بیان جو بغیر علم کے علاج کرے اور

مریض کو ہلاک کردے	378
قتل خطا شبہ بالعمد کی دیت کا بیان	379
اگر جنایت کرنے والا فقیر ہو تو اس کا حکم؟	380
اس کا بیان جو کسی قوم کے درمیان بن دیکھے قتل ہو جائے	380
اگر جانور کسی کو اپنا پاؤں مارے تو اس کا بیان	380
اس کا بیان کہ چوپائے، معدن اور کنواں ہدر ہیں	381
آگ حد سے بڑھ جائے تو اس کے نقصان کا حکم	381
دانتوں کے قصاص کا بیان	383
سنت کا بیان	
شرح سنت کا بیان	383
قرآن کریم کی متشابہ آیات کی اتباع اور ان کے بارے جھگڑے سے نہی کا بیان	384
خواہش پرستوں سے اجتناب اور ان سے بغض رکھنے کا بیان	384
خواہش پرستوں کو سلام نہ دینے کا بیان	385
قرآن میں جھگڑا کرنے سے نہی کا بیان	386
اس کا بیان کہ اتباع سنت لازم ہے	386
اتباع سنت (کی دعوت) کا بیان	388
اس کا بیان کہ صحابہ کرام میں افضل کون ہے؟	396
خلفاء کا بیان	397
اصحاب رسول ﷺ کو سب وشتم کرنے سے نہی کا بیان	408
حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنائے جانے کا بیان	410
دوران فتنہ خاموش رہنے کا بیان	411
حضرات انبیاء علیہم السلام میں بعض کو بعض پہ فضیلت دینے کا بیان	413
مرجیہ کے رد کا بیان	415
ایمان کے زیادہ اور کم ہونے پر دلیل کا بیان	416
تقدیر کا بیان	420
مشرکین کی اولاد کا بیان	430
جہمیہ کا بیان	433
رؤیت باری تعالیٰ کا بیان	437
جہمیہ کے رد کا بیان	438
قرآن کریم کا بیان	439
شفاعت کا بیان	441
قیامت اور صور پھونکیں جانے کا بیان	442
جنت اور دوزخ کی تخلیق کا بیان	442
حوض کا بیان	443
قبر کے سوالات اور عذاب قبر کا بیان	445
میزان کے ذکر کا بیان	448
دجال کا بیان	449
خوارج کو قتل کرنے کا بیان	450
خوارج کے ساتھ جنگ کرنے کا بیان	451
چوروں کے قتال کا بیان	456
ادب کا بیان	
حضور نبی کریم ﷺ کے علم اور اخلاق کا بیان	458
وقار کا بیان	460
اس کا بیان جو غصہ پی جائے	460
ان کلمات کا بیان جو غصے کی حالت میں کہنے چاہئیں	461

کسی بھی معاملے میں درگزر کرنے کا بیان	462
حسن معاشرت کا بیان	463
حیاء کا بیان	466
حسن خلق کا بیان	467
اس کا بیان کہ معاملات میں تعلّی مکروہ ہے	468
اس کا بیان کہ خوشامد مکروہ اور ناپسندیدہ ہے	468
نرمی کرنے کا بیان	469
نیکی اور احسان کا شکر ادا کرنے کا بیان	471
راستوں میں بیٹھنے کا بیان	472
مجالس کے کشادہ اور وسیع ہونے کا بیان	473
سائے اور دھوپ کے درمیان بیٹھنے کا بیان	474
حلقہ بنانے کا بیان	474
حلقہ کے درمیان بیٹھنے کا بیان	475
اس آدمی کا بیان جو کسی آدمی کے لیے مجلس سے اٹھ کھڑا ہوتا ہے	475
اس کا بیان کہ کس کی مجالست اختیار کرنے کا حکم دیا جائے؟	476
جھگڑے فساد کے مکروہ ہونے کا بیان	477
طریقہ کلام کا بیان	478
خطبہ کا بیان	479
لوگوں کو ان کے مراتب اور درجات پر رکھنے کا بیان	479
ایسے آدمی کا بیان جو دو آدمیوں کے درمیان بغیر اجازت کے بیٹھ جائے	480
آدمی کے بیٹھنے کی حالت کا بیان	480
بیٹھنے کی ناپسندیدہ حالت کا بیان	481
عشاء کے بعد قصہ گوئی سے ممانعت کا بیان	481
ایسے آدمی کا بیان جو چارزانو بیٹھتا ہے	481
باہم سرگوشی کرنے کا بیان	482
اس کا بیان کہ جب کوئی آدمی اپنی نشست سے اٹھ کر پھر واپس لوٹ آئے	482
اس عمل کی ناپسندیدگی کا بیان کہ آدمی اپنی مجلس سے اٹھے اور اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کرے	483
مجلس کے کفارہ کا بیان	483
مجلس کے دوران کسی کی شکایت کرنے کا بیان	484
لوگوں سے احتیاط اور پرہیز کرنے کا بیان	485
چلنے کی کیفیت کا بیان	486
لیٹنے کی حالت میں ایک ٹانگ دوسری پر رکھنے کا بیان	486
کسی کی بات دوسرے تک پہنچانے کا بیان	487
چغل خوری کا بیان	488
دورخے آدمی کا بیان	488
غیبت کا بیان	488
کسی مسلمان سے غیبت کو رد کرنے کا بیان	491
اس کا بیان جس کا قول غیبت نہیں	492
اس کا بیان جو دوسرے کو اپنی غیبت کرنے کی اجازت دیتا ہے	492
تجسس سے ممانعت کا بیان	493
مسلمان کا عیب چھپانے کا بیان	494
بھائی چارے کا بیان	495
باہم گالی گلوچ دینے کا بیان	495
تواضع، انکساری کا بیان	495
بدلہ لینے کا بیان	496

مردوں کو گالیاں دینے سے ممانعت کا بیان 497
ظلم وزیادتی سے نہی کا بیان 497
حسد کا بیان 497
لعنت کرنے کا بیان 499
ظالم کے بارے میں بددعا کرنے کا بیان 500
اس کا بیان جو اپنے مسلمان بھائی کو چھوڑ جاتا ہے 501
بدگمانی کا بیان 502
نصیحت اور احتیاط کا بیان 504
مسلمانوں کے درمیان صلح کرانے کا بیان 504
گانے کا بیان 505
گانے بجانے کی کراہیت کا بیان، 506
مخنث کے بارے حکم کا بیان 507
گڑیوں سے کھیلنے کا بیان 508
جھولے کا بیان 509
چوسر کھیلنے سے ممانعت کا بیان 510
کبوتروں کے ساتھ کھیلنے کا بیان 511
رحمت کا بیان 511
نصیحت کا بیان 512
مسلمان کی معاونت کرنے کا بیان 513
ناموں کو تبدیل کرنے کا بیان 513
برا نام تبدیل کرنے کا بیان 514
القاب کا بیان 518
اس کا بیان جس کی کنیت ابوعیسیٰ ہو 518
اس کا بیان جو دوسرے کے بیٹے کو کہتا ہے اے میرے بیٹے 519
ایسے آدمی کا بیان جو کنیت ابوالقاسم رکھتا ہو 519
ان کا بیان جن کے نزدیک دونوں کو جمع کرنا درست نہیں 519
نام اور کنیت دونوں کو جمع کرنے کی رخصت کا بیان 520
اس کا بیان جو کنیت رکھے حالانکہ اس کا بیٹا نہ ہو 520
عورت کے کنیت رکھنے کا بیان 521
تعریضاً اور اشارۃً گفتگو کرنے کا بیان 521
آدمی کے قول زعموا کا بیان 522
آدمی کا اپنے خطبہ میں اما بعد کہنے کا بیان 522
کرم (انگور) اور زبان کی حفاظت کا بیان 522
اس کا بیان کہ کوئی غلام اپنے آقا کے لیے ربی اور ربتی نہ کہے 523
اس کا بیان کہ یہ نہیں کہنا چاہیے "میرا نفس خبیث ہو چکا ہے" 523
صلوٰۃ العتمۃ کا بیان 525
اس بارے میں رخصت کا بیان 526
جھوٹ کے بارے سختی سے منع کرنے کا بیان 526
حسن ظن رکھنے کا بیان 528
وعدہ کا بیان 529
اس چیز کو ظاہر کرنے کا بیان جو اسے نہ دی گئی ہو 530
مزاح کرنے کا بیان 530
اس کا بیان جو مزاح میں کوئی شے لے لے 531
تکلف اور تصنع کے ساتھ گفتگو کرنے کا بیان 532
شعر سے متعلقہ روایات کا بیان 533
خواب سے متعلقہ روایات کا بیان 536
جمائی سے متعلقہ روایات کا بیان 539
چھینک کا بیان 540

ان روایات کا بیان جو چھینکنے والے کے جواب سے متعلق ہیں 540
اس کا بیان کہ کتنی بار چھینک کا جواب دینا چاہیے 541
اس کا بیان کہ ذمی کی چھینک کا جواب کیسے دینا چاہیے 542
اس کا بیان جسے چھینک آئے اور وہ الحمدللہ نہ کہے 542

سونے سے متعلقہ احکام کا بیان

ایسے آدمی کا بیان جو اپنے پیٹ کے بل سوتا ہے؟ 543
ایسی چھت پر سونے کا بیان جس پر پردہ نہ بنایا گیا ہو 543
طہارت کی حالت میں سونے کا بیان 544
اس کا بیان کہ سوتے وقت منہ کس طرف کیا جائے 544
سونے کے وقت کی دعاؤں کا بیان 545
اس کا بیان کہ اگر رات کے وقت آنکھ کھل جائے تو آدمی کیا کہے؟ 549
سونے کے وقت سبحان اللہ کہنے کا بیان 550
اس کا بیان کہ جب صبح کرے تو کیا کہے؟ 553
اس کا بیان کہ آدمی جب چاند کو دیکھے تو کیا کہے 564
اس کا بیان کہ آدمی اپنے گھر سے نکلے تو کیا کہے 564
اس کا بیان کہ آدمی گھر میں داخل ہوتے وقت کیا کہے 565
اس کا بیان کہ جب ہوا چلے تو وہ کیا کہے 565
بارش کا بیان 567
مرغ اور دیگر چوپاؤں کے بارے روایات کا بیان 567
نومولود بچے کے کان میں اذان دینے کا بیان 568
آدمی کا آدمی سے پناہ طلب کرنے کا بیان 569
وسوسہ کو دور کرنے کا بیان 570
ایسے آدمی کا بیان جو غیر موالی کی طرف اپنی نسبت کرتا ہے 571
حسب ونسب کے سبب باہمی تفاخر کا بیان 572
عصبیت کا بیان 573
ایک آدمی کا دوسرے کو اپنی محبت کی خبر دینے کا بیان 574
مشورہ کا بیان 576
خیر اور نیکی کی راہنمائی کرنے کا بیان 576
خواہش نفس کا بیان 577
سفارش کرنے کا بیان 577
اس کا بیان جو خط (تحریر) میں اپنے آپ سے ابتداء کرتا ہے 577
اس کا بیان کہ غیر مسلم کی طرف کیسے خط لکھا جائے 578
والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنے کا بیان 578
یتیم کی پرورش کرنے والے کی فضیلت کا بیان 582
یتیم کی کفالت کرنے والے کا بیان 583
پڑوسی کے حقوق کا بیان 583
مملوک (غلام) کے حقوق کا بیان 584
جو غلام اپنے آقا کے ساتھ نیکی کرے اس کا بیان 588
جس نے کسی غلام کو آقا کے خلاف اکسایا اس کا بیان 589
اجازت طلب کرنے کا بیان 589
اجازت لینے کی کیفیت کا بیان 590
اس کا بیان کہ آدمی کو اجازت لیتے وقت کتنی بار سلام کہنا چاہیے 591

دروازے پر دستک دے کر اجازت لینے کا بیان 595
اس کا بیان کہ جسے بلایا جائے گیا وہی اس کے لیے
اجازت ہوگی 595
تین اوقات میں اجازت لینے کا بیان 596
سلام کو پھیلانے اور عام کرنے کا بیان 597
اس کا بیان کہ سلام کس طرح کیا جائے 598
سلام میں پہل کرنے والے کی فضیلت کا بیان 598
اس کا بیان کہ سلام پہلے کسے کرنا چاہیے 598
دو آدمی جب ایک دوسرے سے جدا ہو کر پھر ملیں
تو کیا وہ ایک دوسرے کو سلام کریں 599
بچوں کو سلام کرنے کا بیان 599
عورتوں کو سلام دینے کا بیان 600
اہل ذمہ (غیر مسلم) کو سلام کرنے کا بیان 600
مجلس سے اٹھتے وقت بھی سلام کہنے کا بیان 601
اس کا بیان کہ علیک السلام کہنا مکروہ ہے 601
جماعت میں سے ایک آدمی کے جواب دینے کا بیان
مصافحہ کرنے کا بیان 602
معانقہ یعنی گلے ملنے کا بیان 603
عزت وتکریم کے لیے کھڑے ہونے کا بیان 604
آدمی کا اپنے بیٹے کو بوسہ دینے کا بیان 605
دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دینے کا بیان 605
رخساروں پر بوسہ دینے کا بیان 605
ہاتھ کو بوسہ دینے کا بیان 606
جسم کو بوسہ دینے کا بیان 606
پاؤں کو بوسہ دینے کا بیان 607
اس کا بیان کہ آدمی دوسرے کو کہے اللہ تعالیٰ تیری
آنکھوں کو روشن رکھے 608
اس کا بیان کہ آدمی دوسرے کو کہے اللہ تعالیٰ تیری
حفاظت فرمائے 608
ایک آدمی کا دوسرے کے لیے کھڑا ہونے کا بیان 608
اس کا بیان کہ کوئی کہے فلاں مجھے سلام کہہ رہا ہے 609
کسی کی پکار کے جواب میں لبیک کہنے کا بیان 610
اس کا بیان کہ ایک دوسرے کو کہے اللہ تعالیٰ تیرے
منہ کو ہنستا رکھے 611
مکان وغیرہ بنانے کا بیان 611
بالا خانے بنانے کا بیان 612
بیری کا درخت کاٹنے کا بیان 613
راستے سے تکلیف دہ چیز دور کرنے کا بیان 614
رات کے وقت آگ بجھانے کا بیان 615
سانپوں کو مارنے کا بیان 615
گرگٹ کو مار ڈالنے کا بیان 619
چیونٹی کو مارنے کا بیان 620
مینڈک کو قتل کرنے کا بیان 621
کنکریاں پھینکنے کا بیان 621
ختنہ کا بیان 622
راستے میں مردوں کے ساتھ عورتوں کے چلنے کا بیان 622
ایسے آدمی کے بارے میں جو زمانے کو گالیاں دیتا
ہے 623

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَاب الْأَقْضِيَةِ (قضا کے احکام کا بیان)

بَاب فِي طَلَبِ الْقَضَاءِ (عہدۂ قضا کی طلب اور خواہش کا بیان)

3100۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ أَخْبَرَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي عَمْرٍو عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ مَنْ وَلِيَ الْقَضَاءَ فَقَدْ ذُبِحَ بِغَيْرِ سِكِّينٍ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ آدمی جو قضا کا والی بنا (یعنی اپنی خواہش اور پسند سے عہدہ قضا پر فائز ہوا) تو تحقیق اسے بغیر چھری کے ذبح کیا گیا۔

فائدہ: بغیر چھری کے ذبح کرنا یہ اس امر کی اہمیت، شدت اور اس کے نازک ہونے کی طرف اشارہ ہے۔ کیونکہ اس میں معمولی غفلت اور سستی کسی کے مال و جان کے حقوق سلب کرنے کا سبب بن سکتی ہے۔ کسی کی جان کے ضیاع کا ذریعہ ہوسکتی ہے اور اس طرح آدمی کا دین ضائع ہوسکتا ہے۔ یا پھر یہ اس معاملہ میں محنت اور مشقت کی طرف اشارہ ہے کہ جس طرح بغیر چھری کے کسی جانور کو مارنا اس کے لیے باعث عذاب و الم ہے اسی طرح اس عہدہ کی ذمہ داریاں ادا کرنا انتہائی محنت طلب اور مشقت آمیز عمل ہے جس میں قلب و بدن بے سکونی کی کیفیت سے دو چار رہتے ہیں۔ واللہ اعلم

3101۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَخْنَسِيِّ عَنْ الْمَقْبُرِيِّ وَالْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ مَنْ جُعِلَ قَاضِيًا بَيْنَ النَّاسِ فَقَدْ ذُبِحَ بِغَيْرِ سِكِّينٍ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: جسے لوگوں کے درمیان قاضی بنایا گیا تحقیق اسے بغیر چھری کے ذبح کیا گیا۔

بَاب فِي الْقَاضِي يُخْطِئُ (اس کا بیان کہ قاضی خطا کر سکتا ہے)

3102۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانَ السَّمْتِيُّ حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ خَلِيفَةَ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ الْقُضَاةُ ثَلَاثَةٌ وَاحِدٌ فِي الْجَنَّةِ وَاثْنَانِ فِي النَّارِ فَأَمَّا الَّذِي فِي الْجَنَّةِ فَرَجُلٌ عَرَفَ الْحَقَّ فَقَضَى بِهِ وَرَجُلٌ عَرَفَ الْحَقَّ فَجَارَ فِي الْحُكْمِ فَهُوَ فِي النَّارِ وَرَجُلٌ قَضَى لِلنَّاسِ عَلَى جَهْلٍ فَهُوَ فِي النَّارِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَهَذَا أَصَحُّ شَيْءٍ فِيهِ يَعْنِي حَدِيثَ ابْنِ بُرَيْدَةَ الْقُضَاةُ ثَلَاثَةٌ[1]

ابن بریدہ نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: قاضی تین قسم کے ہیں: ایک جنت

1۔ قال ابوداؤد الخ صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

میں ہے اور دو جہنم میں ہیں۔ پس جو جنت میں ہے یہ وہ آدمی ہے جس نے حق کو پہچانا پھر اسی کے مطابق فیصلہ کیا۔ اور وہ آدمی جس نے حق کو پہچانا اور پھر فیصلہ کرنے میں ظلم و زیادتی کی تو وہ جہنم میں ہوگا۔ اور وہ آدمی جس نے (حقیقت حال کا) علم نہ ہونے کے باوجود لوگوں کا فیصلہ کر دیا تو وہ بھی آگ میں ہوگا۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ حضرت ابن بریدہ رضی اللہ عنہ کی حدیث اس بارے میں اصح ترین ہے کہ قاضی تین قسم کے ہیں۔

فائدہ: اس میں بھی اس طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ عہدۂ قضا کی ذمہ داریوں سے عہدہ براء ہونے کے لیے اولاً صلاحیت اور استعداد کا ہونا ضروری ہے، ثانیاً حق تک رسائی اور اس کی معرفت لازم ہے اور ثالثاً حق کو جانتے ہوئے اس کے مطابق فیصلہ کرنے کی جرأت اور حوصلہ کا ہونا ضروری ہے۔

3103۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنِي يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي قَيْسٍ مَوْلَى عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا حَكَمَ الْحَاكِمُ فَاجْتَهَدَ فَأَصَابَ فَلَهُ أَجْرَانِ وَإِذَا حَكَمَ فَاجْتَهَدَ فَأَخْطَأَ فَلَهُ أَجْرٌ فَحَدَّثْتُ بِهِ أَبَا بَكْرِ بْنِ حَزْمٍ فَقَالَ هَكَذَا حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

ابوقیس مولیٰ عمرو بن العاص نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب حاکم فیصلہ کرے اور وہ اس میں خوب محنت اور جدوجہد سے کام لے اور درست فیصلہ کرے تو اس کے لیے دو اجر ہیں۔ اور جب فیصلہ کرے اور خوب محنت اور جدوجہد سے کام لے اور پھر اس سے خطا ہو جائے تو اس کے لیے ایک اجر ہے۔ پس میں نے اس کا ذکر ابوبکر بن حزم سے کیا تو انہوں نے کہا: اسی طرح ابوسلمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مجھے بھی بیان کیا ہے۔

3104۔ حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا مُلَازِمُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ نَجْدَةَ عَنْ جَدِّهِ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَهُوَ أَبُو كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ طَلَبَ قَضَاءَ الْمُسْلِمِينَ حَتَّى يَنَالَهُ ثُمَّ غَلَبَ عَدْلُهُ جَوْرَهُ فَلَهُ الْجَنَّةُ وَمَنْ غَلَبَ جَوْرُهُ عَدْلَهُ فَلَهُ النَّارُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے مسلمانوں کا قاضی بننے کی خواہش کی، یہاں تک کہ اس نے اسے پالیا (یعنی وہ قاضی بن گیا) پھر اس کا عدل اس کے ظلم پر غالب رہا تو اس کے لیے جنت ہے اور وہ جس کا ظلم اس کے عدل پر غالب رہا تو اس کے لیے آتش جہنم ہے۔

3105۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ بْنِ أَبِي يَحْيَى الرَّمْلِيُّ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَبِي الزَّرْقَاءِ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ وَمَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللهُ فَأُولَئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ إِلَى قَوْلِهِ الْفَاسِقُونَ هَؤُلَاءِ الْآيَاتُ الثَّلَاثُ نَزَلَتْ فِي الْيَهُودِ خَاصَّةً فِي قُرَيْظَةَ وَالنَّضِيرِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ ارشاد باری تعالیٰ وَمَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللهُ فَأُولَئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ إِلَى قَوْلِهِ الْفَاسِقُونَ یعنی جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ حکم کے مطابق فیصلے نہ کیے تو وہی لوگ کافر ہیں، وہی ظالم ہیں اور

وہی فاسق ہیں۔ یہ تینوں آیات یہود کے بارے میں بالخصوص بنی قریظہ اور بنی نضیر کے بارے میں نازل ہوئیں۔

فائدہ: ان آیات سے یہ امر بالکل ظاہر اور واضح ہے کہ اگر مسلمان قاضی اپنا فیصلہ دیتے وقت مصادر تشریعی کو پیش نظر نہیں رکھے گا تو یقیناً صراط مستقیم سے بھٹک جائے گا۔ پھر اسی وجہ سے اس کا شمار بھی ظالموں اور فاسقوں میں ہونے لگے گا۔ لہٰذا قاضی کے لیے یہ امر لازم ہے کہ وہ احکام اسلامیہ سے قطعاً روگردانی نہ کرے۔

بَابٌ فِي طَلَبِ الْقَضَاءِ وَالتَّسَرُّعِ إِلَيْهِ (طلب قضا اور اس کی طرف جلدی کرنے کا بیان)

3106۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ رَجَاءٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ بِشْرٍ الْأَنْصَارِيِّ الْأَزْرَقِ قَالَ دَخَلَ رَجُلَانِ مِنْ أَبْوَابِ كِنْدَةَ وَأَبُو مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيُّ جَالِسٌ فِي حَلْقَةٍ فَقَالَا أَلَا رَجُلٌ يُنَفِّذُ بَيْنَنَا فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْحَلْقَةِ أَنَا فَأَخَذَ أَبُو مَسْعُودٍ كَفًّا مِنْ حَصًى فَرَمَاهُ بِهِ وَقَالَ مَهْ إِنَّهُ كَانَ يُكْرَهُ التَّسَرُّعُ إِلَى الْحُكْمِ

عبدالرحمن بن بشر انصاری الازرق نے بیان کیا ہے کہ کندہ کے رہنے والے دو آدمی آئے درآنحالیکہ اس وقت حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ ایک حلقہ میں تشریف فرما تھے۔ ان دونوں نے کہا: کیا کوئی آدمی ہے جو ہمارے درمیان فیصلہ کرے؟ تو حلقہ میں سے ایک آدمی نے فوراً کہا: میں ہوں۔ تو حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ نے کنکریوں کی ایک مٹھی اٹھائی اور اس پر پھینک دی اور فرمایا: ٹھہر جا۔ کیونکہ آپ فیصلہ کرنے میں جلدی اور تیزی کو ناپسند کرتے تھے (کیونکہ ایسی حالت میں غلطی کا احتمال زیادہ ہوتا ہے۔ لہٰذا خوب سوچ سمجھ کر اور گہری غور و خوض کے بعد فیصلہ کرنا چاہیے)۔

3107۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ بِلَالٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ طَلَبَ الْقَضَاءَ وَاسْتَعَانَ عَلَيْهِ وُكِلَ إِلَيْهِ وَمَنْ لَمْ يَطْلُبْهُ وَلَمْ يَسْتَعِنْ عَلَيْهِ أَنْزَلَ اللهُ مَلَكًا يُسَدِّدُهُ وَقَالَ وَكِيعٌ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ بِلَالِ بْنِ أَبِي مُوسَى عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَقَالَ أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ بِلَالِ بْنِ مِرْدَاسٍ الْفَزَارِيِّ عَنْ خَيْثَمَةَ الْبَصْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ[1]

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: جس نے عہدۂ قضا کی خواہش کی اور اس پر کسی سے معاونت طلب کی (یعنی سفارش کرائی) تو اسے اس کے اپنے سپرد کر دیا جائے گا (یعنی اسے تائید ربانی حاصل نہیں ہوگی) اور جس نے اس کی خواہش اور طلب نہ کی اور اس پر کسی سے مدد بھی طلب نہ کی تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایک فرشتہ نازل فرماتا ہے جو (صراط مستقیم اور عدل و انصاف کی طرف) اس کی رہنمائی کرتا رہتا ہے۔

اور وکیع نے اسرائیل عن عبدالاعلیٰ عن بلال بن ابی موسیٰ عن انس عن النبی ﷺ کی سند سے اور ابو عوانہ نے عبدالاعلیٰ عن بلال بن مرداس الفزاری عن خیثمۃ البصری عن انس رضی اللہ عنہ کی سند سے اسے بیان کیا ہے۔

1۔ وقال وکیع عن اسرائیل الخ صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

فائدہ: اس حدیث میں یہ رہنمائی کی گئی ہے کہ عہدۂ قضا کی خواہش اور طلب نہیں کرنی چاہیے۔ ہاں اگر صلاحیت کو دیکھ کر یہ عہدہ تفویض کیا جائے تو پھر اسے اللہ تعالیٰ کی تائید ونصرت پر بھروسہ کرتے ہوئے ضرور قبول کر لینا چاہیے تا کہ باحسن انداز یہ فرائض ادا کیے جاسکیں۔

3108۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ حَدَّثَنِي أَبُو بُرْدَةَ قَالَ قَالَ أَبُو مُوسَى قَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم لَنْ نَسْتَعْمِلَ أَوْ لَا نَسْتَعْمِلُ عَلَى عَمَلِنَا مَنْ أَرَادَهُ

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہم ایسے آدمی کو اپنے معاملات پر عامل مقرر نہیں کریں گے جو خود اس کا ارادہ کرے (کیونکہ وہ آدمی تائید الٰہی سے محروم ہوتا ہے۔ نتیجۃً وہ انصاف کے تقاضے پورے نہیں کرسکتا اور جو عدل وانصاف کی صلاحیت نہیں رکھتا اس کے سپرد ہرگز ایسی نازک ذمہ داری نہیں کرنی چاہیے)۔

بَابٌ فِي كَرَاهِيَةِ الرِّشْوَةِ (کراہیت رشوت کا بیان)

3109۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم الرَّاشِي وَالْمُرْتَشِي

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رشوت دینے اور لینے والے پر لعنت کی ہے۔

فائدہ: علامہ خطابی نے بیان کیا ہے کہ یہ دونوں اس وعید میں شامل ہیں جب کہ قصد اور ارادہ میں دونوں برابر ہوں اور رشوت دینے والا کسی کا حق غصب کرنے کی نیت اور ارادہ کرے اور اس سبب سے کسی پر ظلم وستم ڈھائے اور اگر اپنا حق وصول کرنے کے لیے یا اپنے آپ سے ظلم وستم کو دور کرنے کے لیے رشوت کے بغیر کوئی چارہ کار نہ ہو تو پھر وہ اس وعید میں داخل نہیں ہوگا۔ واللہ اعلم (بذل ص258 ج15)

بَابٌ فِي هَدَايَا الْعُمَّالِ (عمال کے ہدایا لینے کا بیان)

3110۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ حَدَّثَنِي قَيْسٌ قَالَ حَدَّثَنِي عَدِيُّ بْنُ عَمِيرَةَ الْكِنْدِيُّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ مَنْ عُمِّلَ مِنْكُمْ لَنَا عَلَى عَمَلٍ فَكَتَمَنَا مِنْهُ مِخْيَطًا فَمَا فَوْقَهُ فَهُوَ غُلٌّ يَأْتِي بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ أَسْوَدُ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ اقْبَلْ عَنِّي عَمَلَكَ قَالَ وَمَا ذَاكَ قَالَ سَمِعْتُكَ تَقُولُ كَذَا وَكَذَا قَالَ وَأَنَا أَقُولُ ذَلِكَ مَنِ اسْتَعْمَلْنَاهُ عَلَى عَمَلٍ فَلْيَأْتِ بِقَلِيلِهِ وَكَثِيرِهِ فَمَا أُوتِيَ مِنْهُ أَخَذَهُ وَمَا نُهِيَ عَنْهُ انْتَهَى

حضرت عدی بن عمیرہ الکندی نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے لوگو! جسے تم میں سے کسی کو ہمارے لیے کسی کام پر عامل مقرر کیا گیا اور اس نے ہم سے سوئی اور اس سے کچھ زیادہ چیز چھپالی تو وہ بھی چوری ہے (یا اس کی گردن کا طوق ہے) وہ قیامت کے دن اس شے کے ساتھ آئے گا۔ تو انصار میں سے ایک سیاہ رنگ کا آدمی کھڑا ہوا، گویا کہ میں اسے دیکھ رہا ہوں۔ اس نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے اپنا کام واپس لے لیجئے (یعنی میری ذمہ داری ختم کر دیجئے)۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا: اسے کیا ہوا ہے؟ تو اس نے عرض کی: میں نے آپ کو اس اس طرح کہتے ہوئے سنا ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: میں اس بارے میں کہتا ہوں کہ جسے ہم نے کسی کام پر عامل مقرر کیا۔ تو اسے چاہیے کہ وہ اس کی قلیل اور کثیر مقدار لے کر آئے اور اسے (بطور اجرت) جو کچھ دیا جائے وہ اسے لے لے اور جس سے اسے منع کیا جائے وہ اس سے باز رہے۔

بَاب كَيْفَ الْقَضَاءُ (اس کا بیان کہ فیصلہ کیونکر کیا جائے)

3111 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ قَالَ أَخْبَرَنَا شَرِيكٌ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ حَنَشٍ عَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَام قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى الْيَمَنِ قَاضِيًا فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ تُرْسِلُنِي وَأَنَا حَدِيثُ السِّنِّ وَلَا عِلْمَ لِي بِالْقَضَاءِ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ سَيَهْدِي قَلْبَكَ وَيُثَبِّتُ لِسَانَكَ فَإِذَا جَلَسَ بَيْنَ يَدَيْكَ الْخَصْمَانِ فَلَا تَقْضِيَنَّ حَتَّى تَسْمَعَ مِنَ الْآخَرِ كَمَا سَمِعْتَ مِنَ الْأَوَّلِ فَإِنَّهُ أَحْرَى أَنْ يَتَبَيَّنَ لَكَ الْقَضَاءُ قَالَ فَمَا زِلْتُ قَاضِيًا أَوْ مَا شَكَكْتُ فِي قَضَاءٍ بَعْدُ

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے یمن کی طرف قاضی بنا کر بھیجا۔ تو میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ آپ مجھے بھیج رہے ہیں حالانکہ میں نئی عمر کا آدمی ہوں اور مجھے فیصلہ کرنے کا علم اور تجربہ بھی نہیں ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تیرے دل کی رہنمائی فرمائے گا اور تیری زبان کو ثبات عطا فرمائے گا۔ پس جب تیرے سامنے دو جھگڑا کرنے والے (مدعی اور مدعیٰ علیہ) بیٹھیں تو تو ان کے درمیان فیصلہ نہ کرنا، یہاں تک کہ تو دوسرے سے اس طرح بیان سن لے جیسے پہلے سے سنا ہے۔ کیونکہ یہ تیرے لیے فیصلہ کے واضح اور ظاہر ہونے کے لیے انتہائی مناسب اور مفید ہوگا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پھر جب تک میں قاضی رہا میں نے اس کے بعد کسی فیصلے میں شک نہیں کیا۔

فائدہ: یہ کسی بھی قاضی اور حکم کے لیے انتہائی خوبصورت رہنمائی ہے کہ وہ اپنا فیصلہ کرنے سے قبل فریقین کی گفتگو بڑی بردباری اور تحمل مزاجی کے ساتھ سنے تاکہ صحیح نتیجہ تک پہنچنا اس کے لیے آسان ہو اور فریقین میں سے کسی کے ذہن میں شکوہ و شکایت باقی نہ رہے۔

بَاب فِي قَضَاءِ الْقَاضِي إِذَا أَخْطَأَ (اس کا بیان کہ جب قاضی سے اپنے فیصلہ میں خطا ہو جائے)

3112 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ وَإِنَّكُمْ تَخْتَصِمُونَ إِلَيَّ وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ أَنْ يَكُونَ أَلْحَنَ بِحُجَّتِهِ مِنْ بَعْضٍ فَأَقْضِي لَهُ عَلَى نَحْوِ مَا أَسْمَعُ مِنْهُ فَمَنْ قَضَيْتُ لَهُ مِنْ حَقِّ أَخِيهِ بِشَيْءٍ فَلَا يَأْخُذْ مِنْهُ شَيْئًا فَإِنَّمَا أَقْطَعُ لَهُ قِطْعَةً مِنَ النَّارِ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ أَبُو تَوْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَافِعٍ مَوْلَى أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَجُلَانِ يَخْتَصِمَانِ فِي مَوَارِيثَ لَهُمَا لَمْ تَكُنْ لَهُمَا بَيِّنَةٌ إِلَّا دَعْوَاهُمَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ فَذَكَرَ مِثْلَهُ فَبَكَى الرَّجُلَانِ وَقَالَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا حَقِّي لَكَ فَقَالَ لَهُمَا النَّبِيُّ ﷺ أَمَا إِذْ فَعَلْتُمَا مَا فَعَلْتُمَا فَاقْتَسِمَا وَتَوَخَّيَا الْحَقَّ ثُمَّ اسْتَهِمَا ثُمَّ تَحَالَّا حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ أَخْبَرَنَا عِيسَى حَدَّثَنَا أُسَامَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَافِعٍ قَالَ سَمِعْتُ أُمَّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ

يَخْتَصِمَانِ فِي مَوَارِيثَ وَأَشْيَاءَ قَدْ دَرَسَتْ فَقَالَ إِنِّي إِنَّمَا أَقْضِي بَيْنَكُمْ بِرَأْيِي فِيمَا لَمْ يُنْزَلْ عَلَيَّ فِيهِ

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں بھی ایک بشر ہوں اور بے شک تم اپنے جھگڑے میرے پاس لاتے ہو اور شاید تم میں سے بعض بعض کی نسبت حجت بیانی میں زیادہ تیز اور شیریں بیان ہوں اور میں اس کے لیے اس کے مطابق فیصلہ کروں گا جو کچھ میں اس سے سنوں گا۔ پس وہ آدمی جس کے لیے میں نے اس کے بھائی کے حق میں کسی شے کا فیصلہ کر دیا تو وہ اس میں سے کوئی شے نہ لے۔ کیونکہ اس طرح میں اس کے لیے آگ کا ایک ٹکڑا کاٹ کر دے رہا ہوں۔

فائدہ: اس حدیث طیبہ میں یہ تنبیہ کی جا رہی ہے کہ اگر قاضی کے سامنے ایک فریق اپنی زبان درازی، چالاکی اور چرب زبانی کے سبب دوسرے فریق کا حق چھیننے میں کامیاب بھی ہو جائے حالانکہ خود اسے یقین ہے کہ یہ اس کا اپنا حق نہیں ہے۔ تو پھر اس میں یہ جرأت ایمانی ہونی چاہیے کہ وہ دوسرے کا حق قطعاً نہ لے۔ کیونکہ رب کریم تو حقیقت حال سے آگاہ ہے، کل قیامت کے دن کون سامنہ لے کر رب کریم کے حضور پیش ہوگا۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس دو آدمی اپنی میراث کے بارے جھگڑا کرتے ہوئے آئے۔ دونوں کے پاس کوئی گواہ نہ تھا مگر دعویٰ دونوں کر رہے تھے۔ تو حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: آگے مذکورہ حدیث کی مثل بیان کیا۔ پس وہ دونوں آدمی رونے لگے اور ان دونوں میں سے ہر ایک نے کہا: میرا حق تیرے لیے ہے (یعنی میں اپنے دعویٰ سے دستبردار ہوا)۔ تو حضور نبی مکرم ﷺ نے ان دونوں کو کہا: جب تم نے یہ کر لیا ہے جو کر لیا ہے تو پھر تم مال تقسیم کر لو اور دونوں اپنے اپنے حق کی مقدار لے لو پھر قرعہ اندازی کر لو اور پھر دونوں ایک دوسرے کو معاف کر دو (یعنی اگر ایک حق میں سے کوئی شے دوسرے کی طرف چلی گئی ہے تو وہ اسے معاف کر دے)۔

حضرت عبداللہ بن رافع نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے سنا اور انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ سے اس حدیث کے بارے سنا، آپ نے فرمایا: یہ دونوں جھگڑا کر رہے ہیں میراث میں اور کچھ ایسی اشیاء میں جو پرانی ہو چکی ہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک میں تمہارے درمیان اپنی رائے سے فیصلہ کروں گا۔ اس بارے میں مجھ پر ابھی حکم نازل نہیں ہوا۔

3113- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی الله عنه قَالَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ الرَّأْيَ إِنَّمَا كَانَ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ مُصِيبًا لِأَنَّ اللهَ كَانَ يُرِيهِ وَإِنَّمَا هُوَ مِنَّا الظَّنُّ وَالتَّكَلُّفُ

حضرت ابن شہاب سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا درآنحالیکہ آپ منبر پر تشریف فرما تھے: اے لوگو! بے شک رائے رسول اللہ ﷺ کی جانب سے درست اور صحیح تھی۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کی (راہ حق کی طرف) رہنمائی فرما دیتا ہے۔ (اور یہ اشارہ اس ارشاد باری تعالیٰ کی جانب ہے: لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَا أَرَاكَ اللهُ تا کہ آپ لوگوں

کے درمیان فیصلہ کریں اس کے مطابق جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو دکھایا ہے) اور وہ رائے جو ہماری جانب سے ہے وہ ظن اور مشقت ہے (یعنی ظن اور تخمینے سے، اور پھر گہری غور و خوض سے کسی حکم کے لیے رائے قائم کرتے ہیں اور ظن میں خطا کا احتمال ہوتا ہے)

3114۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ أَخْبَرَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو عُثْمَانَ الشَّامِيُّ وَلَا إِخَالُنِي رَأَيْتُ شَامِيًّا أَفْضَلَ مِنْهُ يَعْنِي حَرِيزَ بْنَ عُثْمَانَ

احمد بن عبدہ الضبی، معاذ بن معاذ، ابوعثمان شامی اور میں اپنے بارے میں یہ گمان نہیں کرتا کہ میں نے کسی شامی کو حریز بن عثمان سے افضل دیکھا ہو۔

بَاب كَيْفَ يَجْلِسُ الْخَصْمَانِ بَيْنَ يَدَيِ الْقَاضِي

اس کا بیان کہ مدعی اور مدعیٰ علیہ قاضی کے سامنے کیسے بیٹھیں

3115۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قَضَى رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنَّ الْخَصْمَيْنِ يَقْعُدَانِ بَيْنَ يَدَيِ الْحَكَمِ

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ حکم دیا ہے کہ مدعی اور مدعیٰ علیہ (یعنی مقدمے کے دونوں فریق) فیصلہ کرنے والے کے سامنے بیٹھیں گے۔

بَاب الْقَاضِي يَقْضِي وَهُوَ غَضْبَانُ (غصہ کی حالت میں قاضی کے فیصلہ کرنے کا بیان)

3116۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَتَبَ إِلَى ابْنِهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا يَقْضِي الْحَكَمُ بَيْنَ اثْنَيْنِ وَهُوَ غَضْبَانُ

حضرت عبدالرحمن بن ابی بکرہ نے اپنے باپ سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے اپنے بیٹے کی طرف لکھا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کوئی فیصلہ کرنے والا دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ نہ کرے اس حال میں کہ وہ غضب اور غصے میں ہو (کیونکہ ایسی حالت میں انصاف کے تقاضے پورے کرنا ممکن نہیں ہوتا)۔

بَاب الْحُكْمِ بَيْنَ أَهْلِ الذِّمَّةِ (اہل ذمہ کے درمیان فیصلہ کرنے کا بیان)

3117۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَزِيدَ النَّحْوِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ فَإِنْ جَاءُوكَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ أَوْ أَعْرِضْ عَنْهُمْ فَنُسِخَتْ قَالَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللهُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا ہے کہ پہلے حکم یہ تھا کہ اگر وہ (اہل ذمہ) آپ کے پاس آئیں تو آپ ان کے درمیان فیصلہ فرمادیں یا ان سے اعراض کرلیں۔ پھر یہ حکم منسوخ ہوگیا اور فرمایا: پس آپ ان کے درمیان اس کے مطابق فیصلہ کیجئے جو اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا ہے۔

3118۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ

الْحُصَيْنِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ فَإِنْ جَاءُوكَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ أَوْ أَعْرِضْ عَنْهُمْ وَإِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ الْآيَةَ قَالَ كَانَ بَنُو النَّضِيرِ إِذَا قَتَلُوا مِنْ بَنِي قُرَيْظَةَ أَدَّوْا نِصْفَ الدِّيَةِ وَإِذَا قَتَلَ بَنُو قُرَيْظَةَ مِنْ بَنِي النَّضِيرِ أَدَّوْا إِلَيْهِمُ الدِّيَةَ كَامِلَةً فَسَوَّى رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم بَيْنَهُمْ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ جب یہ آیت نازل ہوئی: فَإِنْ جَاءُوكَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ أَوْ أَعْرِضْ عَنْهُمْ الی قولہ وَإِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ الایۃ (پس اگر وہ تمہارے پاس آئیں تو آپ ان کے درمیان فیصلہ فرمادیں یا ان سے اعراض کرلیں۔ اور اگر آپ فیصلہ کریں تو ان کے درمیان عدل سے فیصلہ کیجئے الخ) راوی کا بیان ہے کہ بنونضیر جب بنی قریظہ میں سے کسی کو قتل کردیتے تو نصف دیت ادا کرتے تھے اور جب بنوقریظہ بنی نضیر میں سے کسی کو قتل کرتے تو وہ انہیں کامل دیتے تھے۔ پس رسول اللہ علیہ السلام نے ان کے درمیان مساوات قائم کردی (کہ دونوں کی دیت برابر ہوگی)۔

بَابُ اجْتِهَادِ الرَّأْيِ فِي الْقَضَاءِ (قضا میں رائے کے اجتہاد کا بیان)

3119۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي عَوْنٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَمْرٍو ابْنِ أَخِي الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ أُنَاسٍ مِنْ أَهْلِ حِمْصَ مِنْ أَصْحَابِ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَمَّا أَرَادَ أَنْ يَبْعَثَ مُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ قَالَ كَيْفَ تَقْضِي إِذَا عَرَضَ لَكَ قَضَاءٌ قَالَ أَقْضِي بِكِتَابِ اللهِ قَالَ فَإِنْ لَمْ تَجِدْ فِي كِتَابِ اللهِ قَالَ فَبِسُنَّةِ رَسُولِ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ فَإِنْ لَمْ تَجِدْ فِي سُنَّةِ رَسُولِ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَلَا فِي كِتَابِ اللهِ قَالَ أَجْتَهِدُ رَأْيِي وَلَا آلُو فَضَرَبَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم صَدْرَهُ وَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي وَفَّقَ رَسُولَ رَسُولِ اللهِ لِمَا يُرْضِي رَسُولَ اللهِ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنِي أَبُو عَوْنٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ نَاسٍ مِنْ أَصْحَابِ مُعَاذٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَمَّا بَعَثَهُ إِلَى الْيَمَنِ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ

حارث بن عمرو ابن اخی المغیرۃ بن شعبۃ نے اہل حمص میں سے چند لوگوں میں سے جو حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے اصحاب میں سے ہیں، سے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ علیہ السلام نے جب حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن کی طرف (قاضی بناکر) بھیجنے کا ارادہ فرمایا تو فرمایا: تم کیسے فیصلہ کرو گے جب تمہارے پاس کوئی مقدمہ پیش ہوگا؟ تو انہوں نے عرض کی: میں کتاب اللہ کے ساتھ فیصلہ کروں گا۔ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر تم نے کتاب اللہ میں حکم نہ پایا تو؟ عرض کی: پھر رسول اللہ علیہ السلام کی سنت کے مطابق فیصلہ کروں گا۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر تم نے رسول اللہ علیہ السلام کی سنت میں اس کا حکم نہ پایا اور نہ ہی کتاب اللہ میں تو؟ انہوں نے عرض کی: میں اپنی رائے سے اجتہاد کروں گا اور میں ذرا کوتاہی نہ کروں گا۔ تو رسول اللہ علیہ السلام نے (اظہار مسرت کے لیے) ان کے سینہ پر ہاتھ مارا اور فرمایا: سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے رسول اللہ علیہ السلام کے رسول (قاصد) کو یہ توفیق عطا فرمائی ہے جو رسول اللہ علیہ السلام کے لیے باعث رضا وخوشی ہے۔

مسدد، یحییٰ نے شعبہ سے، ابوعون نے حارث بن عمرو عن ناس من اصحاب معاذ عن معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کی سند سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ علیہ السلام نے جب آپ کو یمن کی طرف بھیجا۔ پھر آگے اسی کے ہم معنی حدیث ذکر کی۔

فائدہ: یہ حدیث طیبہ اس پر دال ہے کہ قیاس حجت شرعیہ ہے اور اس سے حکم ثابت ہو سکتا ہے۔

بَابٌ فِي الصُّلْحِ (صلح کرنے کا بیان)

3120- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ ح وحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ أَوْ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ شَكَّ الشَّيْخُ عَنْ كَثِيرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الصُّلْحُ جَائِزٌ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ زَادَ أَحْمَدُ إِلَّا صُلْحًا أَحَلَّ حَرَامًا أَوْ حَرَّمَ حَلَالًا وَزَادَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمُسْلِمُونَ عَلَى شُرُوطِهِمْ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مسلمانوں کے درمیان صلح جائز ہے اور احمد نے یہ زائد کیا ہے: سوائے ایسی صلح کے جو حرام کو حلال کر دے یا حلال کو حرام کر دے (یعنی ایسی صلح جائز نہیں ہے)۔ سلیمان بن داود نے یہ زائد کیا ہے: اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمان اپنی شرائط کے پابند ہیں (مگر وہ شرط ایسی نہ ہو جو حرام کو حلال یا حلال کو حرام کرنے کا ذریعہ ہو)۔

3121- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ تَقَاضَى ابْنَ أَبِي حَدْرَدٍ دَيْنًا كَانَ لَهُ عَلَيْهِ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ فَارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمَا حَتَّى سَمِعَهُمَا[1] رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ فِي بَيْتِهِ فَخَرَجَ إِلَيْهِمَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى كَشَفَ سِجْفَ حُجْرَتِهِ وَنَادَى كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ فَقَالَ يَا كَعْبُ فَقَالَ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَأَشَارَ لَهُ بِيَدِهِ أَنْ ضَعِ الشَّطْرَ مِنْ دَيْنِكَ قَالَ كَعْبٌ قَدْ فَعَلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ قُمْ فَاقْضِهِ

حضرت عبداللہ بن کعب بن مالک نے بیان کیا کہ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے انہیں بتایا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں ابن ابی حدرد سے مسجد میں اس قرض کا تقاضا کیا جو اس پر واجب الاداء تھا، تو ان دونوں کی آوازیں بلند ہو گئیں، یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ نے دونوں کی آواز سن لی حالانکہ آپ ﷺ اپنے گھر میں تھے۔ تو رسول اللہ ﷺ ان کی طرف نکلے یہاں تک کہ آپ ﷺ نے اپنے حجرہ مبارک کا پردہ اٹھایا اور کعب بن مالک کو آواز دی اور فرمایا: اے کعب! انہوں نے عرض کی: لبیک یا رسول اللہ! ﷺ۔ تو آپ ﷺ نے اپنے دست مبارک سے انہیں اشارہ کیا کہ اپنے قرضے میں سے نصف معاف کر دے۔ حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ میں نے کر دیا۔ پھر حضور نبی کریم ﷺ نے ابن ابی حدرد کو فرمایا: اٹھ کھڑا ہو اور قرض ادا کر۔

بَابٌ فِي الشَّهَادَاتِ (شہادات کا بیان)

3122- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ السَّرْحِ قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ

1۔ ایک نسخہ میں سَمِعَهَا ہے۔

عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِي عَمْرَةَ الْأَنْصَارِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ الْجُهَنِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ الشُّهَدَاءِ الَّذِي يَأْتِي بِشَهَادَتِهِ أَوْ يُخْبِرُ بِشَهَادَتِهِ قَبْلَ أَنْ يُسْأَلَهَا شَكَّ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ أَيَّتَهُمَا قَالَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ قَالَ مَالِكٌ الَّذِي يُخْبِرُ بِشَهَادَتِهِ وَلَا يَعْلَمُ بِهَا الَّذِي هِيَ لَهُ قَالَ الْهَمْدَانِيُّ وَيَرْفَعُهَا إِلَى السُّلْطَانِ قَالَ ابْنُ السَّرْحِ أَوْ يَأْتِي بِهَا الْإِمَامَ وَالْإِخْبَارُ فِي حَدِيثِ الْهَمْدَانِيِّ قَالَ ابْنُ السَّرْحِ ابْنُ أَبِي عَمْرَةَ لَمْ يَقُلْ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ

مالک بن انس نے عبداللہ بن ابی بکر سے روایت کیا ہے کہ ان کے باپ نے انہیں خبر دی کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عثمان بن عفان نے انہیں خبر دی کہ انہیں عبدالرحمن بن ابی عمرہ انصاری نے بتایا کہ انہیں زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں بہترین اور اچھے شاہد کے بارے میں نہ بتاؤں؟ یہ وہ ہوتا ہے جو اپنی شہادت دیتا ہے یا اپنی شہادت کے بارے خبر دیتا ہے اس سے پہلے کہ اس سے شہادت کے بارے پوچھا جائے۔ یہ عبداللہ بن ابی بکر کو شک ہے کہ ان دو میں سے کون سے الفاظ آپ نے کہے۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ مالک نے کہا ہے کہ وہ ہے جو اپنی شہادت کے بارے خبر دیتا ہے اور وہ اسے نہیں جانتا جس کے لیے یہ شہادت مفید ہے۔ ہمدانی نے کہا: وہ ہے جو اسے بادشاہ کے پاس پیش کرتا ہے۔ ابن سرح نے کہا ہے: یا وہ اسے امام کے پاس لاتا ہے۔ ہمدانی کی حدیث میں لفظ اخبار ہے۔ ابن سرح نے ابن ابی عمرہ کہا ہے، انہوں نے عبدالرحمن نہیں کہا۔

بَابٌ فِيمَنْ يُعِينُ عَلَى خُصُومَةٍ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَعْلَمَ أَمْرَهَا

اس کا بیان جو خصومت کے معاملہ کو جانے بغیر کسی کی خصومت پر معاونت کرتا ہے

3123۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ غَزِيَّةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ رَاشِدٍ قَالَ جَلَسْنَا لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فَخَرَجَ إِلَيْنَا فَجَلَسَ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ حَالَتْ شَفَاعَتُهُ دُونَ حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللّٰهِ فَقَدْ ضَادَّ اللّٰهَ وَمَنْ خَاصَمَ فِي بَاطِلٍ وَهُوَ يَعْلَمُهُ لَمْ يَزَلْ فِي سَخَطِ اللّٰهِ حَتّٰى يَنْزِعَ عَنْهُ وَمَنْ قَالَ فِي مُؤْمِنٍ مَا لَيْسَ فِيهِ أَسْكَنَهُ اللّٰهُ رَدْغَةَ الْخَبَالِ حَتّٰى يَخْرُجَ مِمَّا قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ الْعُمَرِيُّ حَدَّثَنِي الْمُثَنّٰى بْنُ يَزِيدَ عَنْ مَطَرٍ الْوَرَّاقِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَاهُ قَالَ وَمَنْ أَعَانَ عَلَى خُصُومَةٍ بِظُلْمٍ فَقَدْ بَاءَ بِغَضَبٍ مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

یحییٰ بن راشد نے بیان کیا ہے کہ ہم حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے لیے بیٹھے تھے، پس آپ ہماری طرف نکلے اور تشریف فرما ہوئے اور ارشاد فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس آدمی کی سفارش اللہ تعالیٰ کی حدود میں سے کسی حد کے سامنے حائل ہوئی (یعنی اس کی سفارش پر کسی آدمی سے حد اٹھا دی گئی) تو اس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ جنگ کی کوشش کی اور جس نے ناحق جھگڑا کیا حالانکہ وہ اسے جانتا تھا۔ تو وہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی اور غضب میں رہے گا۔ یہاں

تک کہ وہ اس سے باز آ جائے اور جس کسی نے کسی مومن کے بارے میں ایسی بات کہی جو اس میں نہیں تھی (یعنی کسی پر بہتان لگایا) تو اللہ تعالیٰ اسے اہل جہنم کے کیچڑ میں رکھے گا یہاں تک کہ وہ اس سے رجوع کرے جو کچھ اس نے کہا ہے اور توبہ کرے۔

علی بن حسین بن ابراہیم، عمر بن یونس، عاصم بن محمد بن زید العمری، مثنیٰ بن یزید نے مطر الوراق سے انہوں نے نافع سے اور انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور انہوں نے حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح حدیث بیان کی ہے۔ آپ نے فرمایا: جس نے کسی کے جھگڑے میں ظلم کے باوجود اس کی معاونت کی تو وہ اللہ تعالیٰ کے غضب میں پڑ گیا۔

فائدہ: وہ لوگ۔ جو ناحق سفارش کرتے ہیں اور ظالم کی معاونت کر کے اس کے ہاتھ مضبوط کرتے ہیں اور نادار اور کمزور لوگوں کو اذیت پہنچاتے ہیں، ستاتے ہیں اور ان کے حقوق پر ڈاکہ ڈالتے ہیں انہیں آقا کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ان ارشادات کی روشنی میں اپنے انجام کے بارے ضرور غور وخوض کرنا چاہیے۔ رب کریم راہ ہدایت پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

بَابٌ فِي شَهَادَةِ الزُّورِ (جھوٹی شہادت کا بیان)

3124۔ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ مُوسَى الْبَلْخِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنِي سُفْيَانُ يَعْنِي الْعُصْفُرِيَّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ النُّعْمَانِ الْأَسَدِيِّ عَنْ خُرَيْمِ بْنِ فَاتِكٍ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم صَلَاةَ الصُّبْحِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَامَ قَائِمًا فَقَالَ عُدِلَتْ شَهَادَةُ الزُّورِ بِالْإِشْرَاكِ بِاللهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَرَأَ فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْأَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوا قَوْلَ الزُّورِ حُنَفَاءَ لِلهِ غَيْرَ مُشْرِكِينَ بِهِ

حضرت خریم بن فاتک رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز پڑھائی اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے، تو آپ کھڑے ہوئے اور ارشاد فرمایا: جھوٹی شہادت کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانے کے مساوی قرار دیا گیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد تین بار فرمایا پھر آپ نے یہ آیت پڑھی: فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْأَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوا قَوْلَ الزُّورِ حُنَفَاءَ لِلهِ غَيْرَ مُشْرِكِينَ بِهِ (ترجمہ) ''پس تم بتوں کی نجاست سے بچو اور جھوٹے قول سے اجتناب کرو۔ خالص اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرتے ہوئے نہ کہ اس کے ساتھ شرک کرتے ہوئے''۔

فائدہ: کتنا بڑا گناہ ہے جھوٹی شہادت دینا، گویا یہ شرک کرنے کے مترادف ہے۔ بندۂ مومن کی یہ شان نہیں ہے کہ وہ جھوٹ بول کر اور جھوٹی شہادت دے کر کسی مسلمان بھائی کا حق غصب کرے اور دین اسلام کی یہ کتنی خوبصورت ترتیب ہے کہ اپنے ماننے والوں کی ہر پہلو سے رہنمائی کرتا ہے۔ اگر اس کی ہدایات کو مان لیا جائے تو کیا نظام عدل خامیوں اور کمزوریوں سے پاک نہیں ہو سکتا؟ اور اگر ہر مستحق کو اس کا حق دیا جائے اور ہر ظالم کو بلا امتیاز اس کے جرم کی سزا دی جائے تو کیا معاشرہ جرائم سے پاک نہیں ہو سکتا؟ یقیناً ہو سکتا ہے۔ لیکن شرط دین اسلام کا نفاذ اور اس کی اتباع ہے۔

بَابُ مَنْ تُرَدُّ شَهَادَتُهُ (ان کا بیان جن کی شہادت قبول نہیں کی جاتی)

3125۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ رَدَّ شَهَادَةَ الْخَائِنِ وَالْخَائِنَةِ وَذِي الْغِمْرِ عَلَى أَخِيهِ وَرَدَّ شَهَادَةَ الْقَانِعِ لِأَهْلِ الْبَيْتِ وَأَجَازَهَا لِغَيْرِهِمْ قَالَ أَبُو دَاوُد الْغِمْرُ الْحِنَةُ1 وَالشَّحْنَاءُ وَالْقَانِعُ الْأَجِيرُ التَّابِعُ مِثْلُ الْأَجِيرِ الْخَاصِّ2

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلَفِ بْنِ طَارِقٍ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عُبَيْدٍ الْخُزَاعِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى بِإِسْنَادِهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا تَجُوزُ شَهَادَةُ خَائِنٍ وَلَا خَائِنَةٍ وَلَا زَانٍ وَلَا زَانِيَةٍ وَلَا ذِي غِمْرٍ عَلَى أَخِيهِ

حضرت عمرو بن شعیب نے اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خیانت کرنے والے مرد اور خیانت کرنے والی عورت اور اپنے بھائی کے بارے میں عداوت اور بغض وکینہ رکھنے والے کی شہادت رد کر دی ہے اور گھر والوں کے حق میں ان کے تابع رہنے والے کی شہادت (مثلاً خادم اور گھریلو ملازم وغیرہ) رد کر دی اور ان کے سوا دوسروں کے لیے اس کی شہادت کو جائز قرار دیا۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ غمر، حقد اور شحناء تینوں ہم معنی ہیں (یعنی عداوت اور کینہ) اور قانع یعنی خادم، اجرت پر کام کرنے والا گھریلو ملازم کی مثل ہے۔ (المختصر جس کے بارے میں تہمت کا خدشہ ہو تو اس کی شہادت گھر والوں کے حق میں قبول نہیں)۔

محمد بن خلف بن طارق رازی، زید بن یحییٰ بن عبید خزاعی، سعید بن عبدالعزیز نے سلیمان بن موسیٰ سے ان کی سند کے ساتھ یہ بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خیانت کرنے والے مرد اور خیانت کرنے والی عورت، زانی مرد اور زانیہ عورت اور اپنے بھائی کے بارے میں عداوت وکینہ رکھنے والے کی شہادت جائز نہیں ہے۔

بَاب شَهَادَةِ الْبَدَوِيِّ عَلَى أَهْلِ الْأَمْصَارِ

جنگل میں رہنے والوں کی شہروں میں رہنے والوں کے بارے میں شہادت دینے کا بیان

3126۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَنَافِعُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ ابْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ لَا تَجُوزُ شَهَادَةُ بَدَوِيٍّ عَلَى صَاحِبِ قَرْيَةٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جنگل میں رہنے والے کی شہادت گاؤں میں رہنے والے کے بارے میں جائز نہیں ہے (شاید اس لیے کہ وہ معاملہ فہم نہیں ہوتے اور احکام شرعیہ سے نابلد ہوتے ہیں۔ لیکن اکثر علماء نے کہا ہے کہ اگر شہادت درست ہو تو پھر قبول کر لی جائے گی۔ واللہ اعلم)

بَاب الشَّهَادَةِ فِي الرَّضَاعِ (رضاعت کے بارے میں شہادت کا بیان)

3127۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ حَدَّثَنِي عُقْبَةُ بْنُ الْحَارِثِ

1۔ دیگر نسخوں میں الحنة کے بجائے الحِقْدُ ہے۔

2۔ والقانع الاجیر التابع مثل الأجیر الخاص صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

وَحَدَّثَنِيهِ صَاحِبٌ لِي عَنْهُ وَأَنَا لِحَدِيثِ صَاحِبِي أَحْفَظُ قَالَ تَزَوَّجْتُ أُمَّ يَحْيَى بِنْتَ أَبِي إِهَابٍ فَدَخَلَتْ عَلَيْنَا امْرَأَةٌ سَوْدَاءُ فَزَعَمَتْ أَنَّهَا أَرْضَعَتْنَا جَمِيعًا فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَأَعْرَضَ عَنِّي فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّهَا لَكَاذِبَةٌ قَالَ وَمَا يُدْرِيكَ وَقَدْ قَالَتْ مَا قَالَتْ دَعْهَا عَنْكَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي شُعَيْبٍ الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ عُمَيْرٍ الْبَصْرِيُّ ح وحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ كِلَاهُمَا عَنْ أَيُّوبَ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ وَقَدْ سَمِعْتُهُ مِنْ عُقْبَةَ وَلَكِنِّي لِحَدِيثِ عُبَيْدٍ أَحْفَظُ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ قَالَ أَبُو دَاوُد نَظَرَ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ إِلَى الْحَارِثِ بْنِ عُمَيْرٍ فَقَالَ هَذَا مِنْ ثِقَاتِ أَصْحَابِ أَيُّوبَ[1]

ابن ابی ملیکہ سے روایت ہے کہ عقبہ بن حارث نے حدیث بیان کی ہے اور میرے ایک ساتھی نے ان سے مجھے حدیث بیان کی ہے اور مجھے اپنے ساتھی کی حدیث زیادہ یاد ہے۔ انہوں نے بیان کیا (یعنی عقبہ بن حارث نے) کہ میں نے ام یحییٰ بنت ابی اہاب سے شادی کی۔ تو ہمارے پاس ایک سیاہ رنگ کی عورت آئی اور اس نے کہا کہ اس نے ہم دونوں کو دودھ پلایا ہے۔ چنانچہ میں حضور نبی مکرم ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور آپ کو اس کے بارے عرض کیا تو آپ ﷺ نے مجھ سے رخ زیبا پھیر لیا (یعنی کوئی بات نہ فرمائی)۔ تو میں نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ بلاشبہ اس نے جھوٹ بولا ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو کیسے جانتا ہے؟ حالانکہ اس نے وہ کہہ دیا ہے جو کہہ دیا ہے۔ بس اب تو اسے (بیوی کو) چھوڑ دے۔

احمد بن ابی شعیب الحرانی، حارث بن عمیر بصری، دوسری سند عثمان بن ابی شیبہ، اسماعیل بن علیہ دونوں نے ایوب عن ابن ابی ملیکہ عن عبید بن ابی مریم عن عقبہ بن حارث کی سند سے بیان کیا ہے اور میں نے اسے عقبہ سے سنا ہے۔ لیکن عبید کی حدیث زیادہ محفوظ ہے اور پھر اسی کی مثل روایت ذکر کی۔

ابوداؤد نے کہا ہے کہ حماد بن زید نے حارث بن عمیر کی طرف دیکھا اور کہا: یہ اصحاب ایوب کے ثقہ راویوں میں سے ہے۔

بَاب شَهَادَةِ أَهْلِ الذِّمَّةِ وَفِي الْوَصِيَّةِ فِي السَّفَرِ

اہل ذمہ کی شہادت اور سفر میں وصیت کرنے کا بیان

3128- حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا عَنْ الشَّعْبِيِّ أَنَّ رَجُلًا مِنْ الْمُسْلِمِينَ حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ بِدَقُوقَاءَ هَذِهِ وَلَمْ يَجِدْ أَحَدًا مِنْ الْمُسْلِمِينَ يُشْهِدُهُ عَلَى وَصِيَّتِهِ فَأَشْهَدَ رَجُلَيْنِ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ فَقَدِمَا الْكُوفَةَ فَأَتَيَا أَبَا مُوسَى الْأَشْعَرِيَّ فَأَخْبَرَاهُ وَقَدِمَا بِتَرِكَتِهِ وَوَصِيَّتِهِ فَقَالَ الْأَشْعَرِيُّ هَذَا أَمْرٌ لَمْ يَكُنْ بَعْدَ الَّذِي كَانَ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَأَحْلَفَهُمَا بَعْدَ الْعَصْرِ بِاللهِ مَا خَانَا وَلَا كَذَبَا وَلَا بَدَّلَا وَلَا كَتَمَا وَلَا غَيَّرَا وَإِنَّهَا لَوَصِيَّةُ الرَّجُلِ وَتَرِكَتُهُ فَأَمْضَى شَهَادَتَهُمَا

حضرت شعبی سے روایت ہے کہ مسلمانوں میں سے ایک آدمی دقوقاء (اربل اور بغداد کے درمیان ایک مشہور شہر ہے) میں

1۔ قال ابوداؤد الخ صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

فوت ہوگیا اور اس نے مسلمانوں میں سے کوئی ایک بھی نہ پایا جسے وہ اپنی وصیت پر گواہ بنالے۔ چنانچہ اس نے اہل کتاب میں سے دو آدمیوں کو شاہد بنالیا پھر وہ دونوں کوفہ آئے اور حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوئے اور دونوں نے اس بارے میں خبر دی اور اس کا ترکہ لے آئے اور اس کی وصیت سے بھی آگاہ کیا۔ تو حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ تو ایسا معاملہ ہے جو اس واقعہ کے بعد پیش نہیں آیا جو رسول اللہ علیہ السلام کے عہد میں پیش آیا تھا۔ پھر آپ نے عصر کے بعد دونوں سے حلف لیا کہ قسم بخدا! ان دونوں نے خیانت نہیں کی، جھوٹ نہیں بولا، تبدیلی نہیں کی، کوئی شے چھپائی نہیں اور نہ ہی کوئی تغیر کیا ہے اور بلاشبہ یہی اس آدمی کی وصیت ہے اور یہی اس کا ترکہ ہے۔ پھر آپ نے ان دونوں کی شہادت کے مطابق فیصلہ کر دیا۔

3129۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي الْقَاسِمِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سَهْمٍ مَعَ تَمِيمٍ الدَّارِيِّ وَعَدِيِّ بْنِ بَدَّاءٍ فَمَاتَ السَّهْمِيُّ بِأَرْضٍ لَيْسَ فِيهَا مُسْلِمٌ فَلَمَّا قَدِمَا بِتَرِكَتِهِ فَقَدُوا جَامَ فِضَّةٍ مُخَوَّصًا بِالذَّهَبِ فَأَحْلَفَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ وُجِدَ الْجَامُ بِمَكَّةَ فَقَالُوا اشْتَرَيْنَاهُ مِنْ تَمِيمٍ وَعَدِيٍّ فَقَامَ رَجُلَانِ مِنْ أَوْلِيَاءِ السَّهْمِيِّ فَحَلَفَا لَشَهَادَتُنَا أَحَقُّ مِنْ شَهَادَتِهِمَا وَإِنَّ الْجَامَ لِصَاحِبِهِمْ[1]، قَالَ فَنَزَلَتْ فِيهِمْ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ الْآيَةَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ہے کہ بنی سہم کا ایک آدمی تمیم داری اور عدی بن بداء کے ہمراہ نکلا اور سہمی ایسی جگہ فوت ہوگیا جہاں کوئی مسلمان نہ تھا۔ پس جب وہ دونوں اس کا ترکہ لے کر آئے تو انہوں نے چاندی کا ایک پیالہ مفقود پایا جس پر خطوط کی صورت میں سونے کے پتر لگے ہوئے تھے۔ تو رسول اللہ علیہ السلام نے ان دونوں سے حلف لیا۔ پھر وہ پیالہ مکہ مکرمہ میں پایا گیا اور انہوں نے کہا: ہم نے تو اسے تمیم اور عدی سے خریدا ہے۔ پس سہمی کے وراث میں سے دو آدمی اٹھے اور انہوں نے قسم اٹھائی کہ ہماری شہادت ان دونوں کی شہادت سے زیادہ اہم اور معتبر ہے۔ بے شک یہ پیالہ ان کے ساتھی کا ہے۔ راوی کہتے ہیں: پھر ان کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ الآيه (اے ایمان والو! آپس میں تمہاری گواہی جب آجائے کسی کو تم میں سے موت وصیت کرتے وقت (یہ ہے کہ) دو معتبر شخص تم میں سے ہوں یا دو اور غیروں میں سے اگر تم سفر کر رہے ہو زمین میں پھر تمہیں موت کی مصیبت پہنچے۔ الخ)

بَابٌ إِذَا عَلِمَ الْحَاكِمُ صِدْقَ الشَّاهِدِ الْوَاحِدِ يَجُوزُ لَهُ أَنْ يَحْكُمَ بِهِ

اس کا بیان کہ جب حاکم کو ایک گواہ کی صداقت کا علم ہوجائے تو اس کے لیے اس کے مطابق فیصلہ دینا جائز ہے

3130۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ أَنَّ الْحَكَمَ بْنَ نَافِعٍ حَدَّثَهُمْ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ

1۔ دیگر نسخوں میں لصاحبنا ہے۔

خُزَيْمَةَ أَنَّ عَمَّهُ حَدَّثَهُ وَهُوَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ ابْتَاعَ فَرَسًا مِنْ أَعْرَابِيٍّ فَاسْتَتْبَعَهُ النَّبِيُّ ﷺ لِيَقْضِيَهُ ثَمَنَ فَرَسِهِ فَأَسْرَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْمَشْيَ وَأَبْطَأَ الْأَعْرَابِيُّ فَطَفِقَ رِجَالٌ يَعْتَرِضُونَ الْأَعْرَابِيَّ فَيُسَاوِمُونَهُ بِالْفَرَسِ وَلَا يَشْعُرُونَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ ابْتَاعَهُ فَنَادَى الْأَعْرَابِيُّ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ إِنْ كُنْتَ مُبْتَاعًا هَذَا الْفَرَسَ وَإِلَّا بِعْتُهُ فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ حِينَ سَمِعَ نِدَاءَ الْأَعْرَابِيِّ فَقَالَ أَوْ لَيْسَ قَدْ ابْتَعْتُهُ مِنْكَ فَقَالَ الْأَعْرَابِيُّ لَا وَاللهِ مَا بِعْتُكَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ بَلَى قَدْ ابْتَعْتُهُ مِنْكَ فَطَفِقَ الْأَعْرَابِيُّ يَقُولُ هَلُمَّ شَهِيدًا فَقَالَ خُزَيْمَةُ بْنُ ثَابِتٍ أَنَا أَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ بَايَعْتَهُ فَأَقْبَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى خُزَيْمَةَ فَقَالَ بِمَ تَشْهَدُ فَقَالَ بِتَصْدِيقِكَ يَا رَسُولَ اللهِ فَجَعَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ شَهَادَةَ خُزَيْمَةَ بِشَهَادَةِ رَجُلَيْنِ

حضرت عمارہ بن خزیمہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ان کے چچا نے ان سے حدیث بیان کی ہے اور وہ حضور نبی کریم ﷺ کے اصحاب میں سے تھے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے ایک اعرابی سے گھوڑا خریدا اور آپ ﷺ نے اسے ساتھ لے لیا تا کہ آپ اسے اس کے گھوڑے کی قیمت ادا کریں۔ تو رسول اللہ ﷺ تھوڑا تیز چلے اور اعرابی نے تھوڑی دیر کردی تو لوگ اس اعرابی کے پاس آنے لگے اور اس سے گھوڑے کے بارے سودا کرنے لگے اور یہ نہ جانتے تھے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے اسے خرید لیا ہے۔ پس اعرابی نے رسول اللہ ﷺ کو آواز دی اور کہا: اگر تم اس گھوڑے کے خریدار ہو (تو اسے خرید لو) ورنہ میں اسے بیچ دوں۔ پس حضور نبی مکرم ﷺ نے جب اعرابی کی آواز سنی تو آپ ٹھہر گئے اور فرمایا: کیا میں نے تجھ سے اسے خرید نہیں لیا؟ تو اعرابی نے کہا: نہیں۔ قسم بخدا! میں نے تمہیں یہ نہیں بیچا ہے۔ تو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کیوں نہیں۔ میں نے تجھ سے اسے خرید لیا ہے۔ پھر اعرابی کہنے لگا: گواہ لاؤ۔ تو حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ نے کہا: میں شہادت دیتا ہوں کہ تو نے آپ ﷺ کو یہ بیچ دیا ہے۔ تو حضور نبی کریم ﷺ حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: تم کیونکر شہادت دیتے ہو؟ (حالانکہ تم بیع کے وقت موجود نہ تھے)۔ تو انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ آپ کی تصدیق کے ساتھ (یعنی چونکہ آپ فرما رہے ہیں اور آپ سچ کے سوا کچھ نہیں بولتے)۔ پس رسول اللہ ﷺ نے خزیمہ رضی اللہ عنہ کی شہادت کو دو آدمیوں کی شہادت کے برابر قرار دیا۔

فائدہ: یہ ایک جانب حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ کا اعزاز ہے کہ ان کی شہادت کو دو آدمیوں کی شہادت کے مساوی قرار دیا گیا اور دوسرا یہ اس اختیار کا استعمال ہے جو رب کریم نے اپنے محبوب مکرم ﷺ کو عطا فرما رکھا تھا۔

بَابُ الْقَضَاءِ بِالْيَمِينِ وَالشَّاهِدِ (ایک قسم اور ایک شاہد کے ساتھ فیصلہ کرنے کا بیان)

3131- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ أَنَّ زَيْدَ بْنَ الْحُبَابِ حَدَّثَهُمْ حَدَّثَنَا سَيْفٌ الْمَكِّيُّ قَالَ عُثْمَانُ سَيْفُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَضَى بِيَمِينٍ وَشَاهِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَسَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ قَالَ سَلَمَةُ فِي حَدِيثِهِ قَالَ عَمْرٌو فِي الْحُقُوقِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک قسم اور ایک شاہد کے ساتھ فیصلہ فرمایا۔

محمد بن یحییٰ اور سلمہ بن شبیب دونوں نے بیان کیا کہ عبدالرزاق نے حدیث بیان کی کہ ہمیں محمد بن مسلم نے عمرو بن دینار سے اسی اسناد اور اسی کی مثل حدیث کی خبر دی اور سلمہ نے اپنی حدیث میں کہا ہے کہ عمرو نے کہا: یہ شہادت حقوق کے بارے میں تھی۔

3132۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ أَبُو مُصْعَبٍ الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنَا الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَضَى بِالْيَمِينِ مَعَ الشَّاهِدِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَزَادَنِي الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُؤَذِّنُ فِي هَذَا الْحَدِيثِ قَالَ أَخْبَرَنِي الشَّافِعِيُّ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِسُهَيْلٍ فَقَالَ أَخْبَرَنِي رَبِيعَةُ وَهُوَ عِنْدِي ثِقَةٌ أَنِّي حَدَّثْتُهُ إِيَّاهُ وَلَا أَحْفَظُهُ قَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ وَقَدْ كَانَ أَصَابَتْ سُهَيْلًا عِلَّةٌ أَذْهَبَتْ بَعْضَ عَقْلِهِ وَنَسِيَ بَعْضَ حَدِيثِهِ فَكَانَ سُهَيْلٌ بَعْدُ يُحَدِّثُهُ عَنْ رَبِيعَةَ عَنْ أَبِيهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دَاوُدَ الْإِسْكَنْدَرَانِيُّ حَدَّثَنَا زِيَادٌ يَعْنِي ابْنَ يُونُسَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ رَبِيعَةَ بِإِسْنَادِ أَبِي مُصْعَبٍ وَمَعْنَاهُ قَالَ سُلَيْمَانُ فَلَقِيتُ سُهَيْلًا فَسَأَلْتُهُ عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ مَا أَعْرِفُهُ فَقُلْتُ لَهُ إِنَّ رَبِيعَةَ أَخْبَرَنِي بِهِ عَنْكَ قَالَ فَإِنْ كَانَ رَبِيعَةُ أَخْبَرَكَ عَنِّي فَحَدِّثْ بِهِ عَنْ رَبِيعَةَ عَنِّي

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے ایک شاہد کے ساتھ قسم لے کر فیصلہ فرما دیا۔

ابوداؤد نے کہا اور ربیع بن سلمان موذن نے اس حدیث میں اضافہ کیا ہے اور کہا ہے کہ مجھے شافعی نے عبدالعزیز سے خبر دی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے اس کا ذکر سہیل سے کیا تو انہوں نے کہا: ربیعہ نے مجھے خبر دی ہے اور وہ میرے نزدیک ثقہ ہے کہ میں نے اسے یہ حدیث بیان کی ہے اور مجھے یہ یاد نہیں ہے۔ عبدالعزیز نے بیان کیا ہے کہ سہیل بیمار ہوئے تھے۔ اس کے سبب ان کی عقل متاثر ہوئی اور وہ اپنی بعض احادیث بھول گئے اور اس کے بعد سہیل یہ حدیث عن ربیعۃ عن ابیہ کی سند سے بیان کرتے تھے۔ محمد بن داؤد اسکندرانی، زیاد بن یونس، سلیمان بن ہلال نے ربیعہ سے ابو مصعب کی اسناد اور اس کی مثل روایت بیان کی ہے۔ سلیمان نے کہا: میں سہیل سے ملا اور میں نے ان سے اس حدیث کے بارے پوچھا۔ تو انہوں نے کہا: میں اسے نہیں جانتا۔ تو میں نے ان سے کہا کہ ربیعہ نے مجھے آپ سے اس کے بارے خبر دی ہے۔ تو انہوں نے کہا: اگر ربیعہ نے تجھے میرے واسطہ سے خبر دی ہے تو پھر تو ربیعہ سے میرے واسطہ سے حدیث بیان کر۔

3133۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ شُعَيْثِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْبِ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ سَمِعْتُ جَدِّي الزُّبَيْبَ يَقُولُ بَعَثَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ جَيْشًا إِلَى بَنِي الْعَنْبَرِ فَأَخَذُوهُمْ بِرُكْبَةَ مِنْ نَاحِيَةِ الطَّائِفِ فَاسْتَاقُوهُمْ إِلَى نَبِيِّ اللَّهِ ﷺ فَرَكِبْتُ فَسَبَقْتُهُمْ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقُلْتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ أَتَانَا جُنْدُكَ فَأَخَذُونَا وَقَدْ كُنَّا أَسْلَمْنَا وَخَضْرَمْنَا آذَانَ النَّعَمِ فَلَمَّا قَدِمَ بَلْعَنْبَرِ قَالَ لِي نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ هَلْ لَكُمْ بَيِّنَةٌ عَلَى أَنَّكُمْ أَسْلَمْتُمْ قَبْلَ أَنْ تُؤْخَذُوا فِي هَذِهِ الْأَيَّامِ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ مَنْ بَيِّنَتُكَ قُلْتُ سَمُرَةُ رَجُلٌ مِنْ

بَنِي الْعَنْبَرِ وَرَجُلٌ آخَرُ سَمَّاهُ لَهُ فَشَهِدَ الرَّجُلُ وَأَبَى سَمُرَةُ أَنْ يَشْهَدَ فَقَالَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ قَدْ أَبَى أَنْ يَشْهَدَ لَكَ فَتَحْلِفُ مَعَ شَاهِدِكَ الْآخَرِ قُلْتُ نَعَمْ فَاسْتَحْلَفَنِي فَحَلَفْتُ بِاللهِ لَقَدْ أَسْلَمْنَا يَوْمَ كَذَا وَكَذَا وَخَضْرَمْنَا آذَانَ النَّعَمِ فَقَالَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ اذْهَبُوا فَقَاسِمُوهُمْ أَنْصَافَ الْأَمْوَالِ وَلَا تَمَسُّوا ذَرَارِيَّهُمْ لَوْلَا أَنَّ اللهَ لَا يُحِبُّ ضَلَالَةَ الْعَمَلِ مَا رَزَيْنَاكُمْ عِقَالًا قَالَ الزُّبَيْبُ فَدَعَتْنِي أُمِّي فَقَالَتْ هَذَا الرَّجُلُ أَخَذَ زِرْبِيَّتِي فَانْصَرَفْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ يَعْنِي فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ لِي احْبِسْهُ فَأَخَذْتُ بِتَلْبِيبِهِ وَقُمْتُ مَعَهُ مَكَانَنَا ثُمَّ نَظَرَ إِلَيْنَا نَبِيُّ اللهِ ﷺ قَائِمَيْنِ فَقَالَ مَا تُرِيدُ بِأَسِيرِكَ فَأَرْسَلْتُهُ مِنْ يَدِي فَقَامَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ فَقَالَ لِلرَّجُلِ رُدَّ عَلَى هَذَا زِرْبِيَّةَ أُمِّهِ الَّتِي أَخَذْتَ مِنْهَا فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللهِ إِنَّهَا خَرَجَتْ مِنْ يَدِي قَالَ فَاخْتَلَعَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ سَيْفَ الرَّجُلِ فَأَعْطَانِيهِ وَقَالَ لِلرَّجُلِ اذْهَبْ فَزِدْهُ آصُعًا مِنْ طَعَامٍ قَالَ فَزَادَنِي آصُعًا مِنْ شَعِيرٍ

عمار بن شعیث بن عبداللہ بن زبیب عنبری نے بیان کیا ہے کہ مجھے میرے باپ نے بتایا، انہوں نے کہا: میں نے اپنے دادا زبیب کو یہ کہتے سنا ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے ایک لشکر بنی عنبر کی طرف بھیجا۔ پس انہوں نے رکبہ (عرفہ اور ذات عرق کے درمیان ایک جگہ ہے) کے مقام پر جو کہ طائف کی اطراف میں ہے پکڑ لیا اور انہیں پکڑ کر حضور نبی کریم ﷺ کی طرف لے آئے۔ پس میں سوار ہوا اور ان سے پہلے حضور نبی مکرم ﷺ کے پاس حاضر ہو گیا اور میں نے کہا: السلام علیک یا نبی اللہ ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ کا لشکر ہمارے پاس آیا اور اس نے ہمیں پکڑ لیا حالانکہ ہم اسلام قبول کر چکے تھے اور ہم نے جانوروں کے کان کاٹ دیے تھے۔ پس جب بنی عنبر پہنچے تو نبی کریم ﷺ نے مجھے فرمایا: کیا تمہارے لیے اس پر کوئی گواہ ہے کہ تم پکڑے جانے سے پہلے ان دنوں میں اسلام قبول کر چکے تھے۔ میں نے کہا: ہاں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تیرا گواہ کون ہے؟ میں نے کہا: سمرہ جو کہ بنی عنبر کا ایک آدمی ہے اور ایک دوسرا آدمی جس کا انہوں نے نام لیا۔ پس اس آدمی نے شہادت دی اور سمرہ نے شہادت دینے سے انکار کر دیا۔ تو نبی مکرم ﷺ نے فرمایا کہ سمرہ نے تو تیری شہادت دینے سے انکار کر دیا ہے، کیا تو اپنے دوسرے شاہد کے ساتھ قسم اٹھا سکتا ہے؟ میں نے کہا: ہاں۔ چنانچہ آپ ﷺ نے مجھ سے قسم لی اور میں نے قسم اٹھائی۔ قسم بخدا! ہم فلاں فلاں دن سے اسلام لا چکے ہیں اور ہم نے اپنے جانوروں کے کان کاٹ دیے ہیں۔ تو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم جاؤ اور ان کے مال نصف ونصف تقسیم کر لو اور ان کی اولادوں کو مس نہ کرو۔ اگر اس طرح نہ ہوتا کہ اللہ تعالیٰ کسی عمل کے ضیاع کو پسند نہیں کرتا تو ہم تمہاری رسی بھی نہ لیتے۔ زبیب نے کہا: پھر میری ماں نے مجھے بلایا اور اس نے کہا: اس آدمی نے میری حاشیہ دار چادر اٹھا لی ہے۔ پس میں حضور نبی کریم ﷺ کے طرف گیا اور آپ ﷺ کو اس سے آگاہ کیا۔ تو آپ ﷺ نے مجھے فرمایا: اسے پکڑ لو۔ چنانچہ میں نے اس کے گلے میں کپڑا ڈال کر پکڑ لیا اور میں اس کے ساتھ کھڑا ہو گیا۔ پھر آپ ﷺ نے ہماری طرف دیکھا اس حال میں کہ دونوں اکٹھے کھڑے تھے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو اپنے قیدی سے کیا چاہتا ہے؟ تو میں نے اسے اپنے ہاتھ سے چھوڑ دیا۔ پھر حضور نبی کریم ﷺ اٹھے اور اس آدمی کو فرمایا: تو اسے اس کی ماں کی وہ چادر واپس کر دے جو تو نے اس سے لی ہے۔ تو اس نے عرض کی: یا نبی اللہ ﷺ وہ تو میرے ہاتھ سے نکل گئی ہے۔ وہ کہتے ہیں: پھر نبی کریم ﷺ نے اس آدمی کی تلوار اتاری اور وہ مجھے عطا فرما دی اور اس آدمی کو فرمایا: تو جا اور اناج کے کچھ

صاع اسے مزید دے دے۔ چنانچہ اس آدمی نے جو کے چند صاع مجھے دیے۔

بَابُ الرَّجُلَيْنِ يَدَّعِيَانِ شَيْئًا وَلَيْسَتْ لَهُمَا بَيِّنَةٌ

ایسے دو آدمیوں کا بیان جو ایک شے کا دعویٰ کرتے ہیں اور ان کے پاس گواہ موجود نہیں

3134۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ الضَّرِيرُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ أَنَّ رَجُلَيْنِ ادَّعَيَا بَعِيرًا أَوْ دَابَّةً إِلَى النَّبِيِّ ﷺ لَيْسَتْ لِوَاحِدٍ مِنْهُمَا بَيِّنَةٌ فَجَعَلَهُ النَّبِيُّ ﷺ بَيْنَهُمَا حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيدٍ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ بِمَعْنَى إِسْنَادِهِ أَنَّ رَجُلَيْنِ ادَّعَيَا بَعِيرًا عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ فَبَعَثَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا شَاهِدَيْنِ فَقَسَمَهُ النَّبِيُّ ﷺ بَيْنَهُمَا نِصْفَيْنِ

سعید بن ابی بردہ نے اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ دو آدمیوں نے حضور نبی مکرم ﷺ کے پاس آ کر ایک اونٹ یا کسی جانور کا دعویٰ کیا اور ان میں سے کسی ایک کے پاس بھی گواہ نہ تھا تو حضور نبی مکرم ﷺ نے اسے دونوں کا مشترکہ قرار دیا۔

حسن بن علی، یحییٰ بن آدم، عبدالرحیم بن سلیمان نے سعید سے اسی اسناد اور معنی کے ساتھ روایت کیا ہے۔

محمد بن بشار، حجاج بن منہال، ہمام نے قتادہ سے اسی کی مثل بیان کیا ہے کہ دو آدمیوں نے حضور نبی مکرم ﷺ کے عہد میں ایک اونٹ کے بارے دعویٰ کیا اور دونوں میں سے ہر ایک نے دو دو گواہ پیش کر دیے۔ تو حضور نبی مکرم ﷺ نے اسے دونوں کے درمیان نصف و نصف تقسیم کر دیا۔

3135۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ خِلَاسٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلَيْنِ اخْتَصَمَا فِي مَتَاعٍ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ لَيْسَ لِوَاحِدٍ مِنْهُمَا بَيِّنَةٌ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ اسْتَهِمَا عَلَى الْيَمِينِ مَا كَانَ أَحَبَّا ذَلِكَ أَوْ كَرِهَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ کے پاس دو آدمیوں نے کسی سامان پر جھگڑا پیش کیا۔ ان میں سے کسی ایک کے پاس بھی گواہ نہ تھا تو حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: تم دونوں قسم پر قرعہ اندازی کر لو۔ (یعنی جس کے نام قرعہ نکلے وہ قسم اٹھا دے اور جس شے کا دعویٰ کیا ہے وہ لے لے) چاہے دونوں اسے پسند کریں یا ناپسند کریں۔

3136۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَسَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَحْمَدُ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا كَرِهَ الِاثْنَانِ الْيَمِينَ أَوِ اسْتَحَبَّاهَا فَلْيَسْتَهِمَا عَلَيْهَا قَالَ سَلَمَةُ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ وَقَالَ إِذَا أُكْرِهَ الِاثْنَانِ عَلَى الْيَمِينِ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ

عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ بِإِسْنَادِ ابْنِ مِنْهَالٍ مِثْلَهُ قَالَ فِي دَابَّةٍ وَلَيْسَ لَهُمَا بَيِّنَةٌ فَأَمَرَهُمَا رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم أَنْ يَسْتَهِمَا عَلَى الْيَمِينِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم علیہ السلام نے فرمایا: جب دونوں آدمی قسم کھانا ناپسند کریں یا دونوں ہی قسم کھانا پسند کریں تو پھر دونوں کو چاہیے کہ وہ اس پر قرعہ اندازی کرلیں (جس کے نام قرعہ نکلے وہ قسم کھالے)۔

سلمہ نے کہا: ہمیں معمر نے خبر دی ہے اور کہا ہے: جب دو آدمیوں کو قسم پر مجبور کیا جائے۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، خالد بن حارث نے سعید بن ابی عروبہ سے ابن منہال کی اسناد کے ساتھ اسی کی مثل بیان کیا ہے اور یہ کہا ہے (کہ دو آدمیوں کا جھگڑا تھا) ایک جانور میں اور دونوں کے پاس گواہ نہ تھا۔ تو رسول اللہ علیہ السلام نے انہیں حکم ارشاد فرمایا کہ وہ دونوں قسم کے بارے میں قرعہ اندازی کرلیں۔

بَابُ الْيَمِينِ عَلَى الْمُدَّعَى عَلَيْهِ (اس کا بیان کہ قسم مدعیٰ علیہ کے ذمہ ہے)

3137۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ كَتَبَ إِلَيَّ ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم قَضَى بِالْيَمِينِ عَلَى الْمُدَّعَى عَلَيْهِ

ابن ابی ملیکہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے میری طرف لکھا کہ رسول اللہ علیہ السلام نے مدعیٰ علیہ پر قسم ہونے کا فیصلہ کیا ہے۔ (یعنی اگر مدعی اپنے دعویٰ پر شاہد پیش نہ کرسکا تو پھر مدعیٰ علیہ پر قسم ہوگی۔ اگر اس نے قسم دے دی تو وہ دعویٰ سے بری الذمہ قرار پائے گا)۔

بَابُ كَيْفَ الْيَمِينُ (قسم کی کیفیت کا بیان)

3138۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ أَبِي يَحْيَى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم قَالَ يَعْنِي لِرَجُلٍ حَلَّفَهُ احْلِفْ بِاللهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ مَا لَهُ عِنْدَكَ شَيْءٌ يَعْنِي لِلْمُدَّعِي قَالَ أَبُو دَاوُد أَبُو يَحْيَى اسْمُهُ زِيَادٌ كُوفِيٌّ ثِقَةٌ[1]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم علیہ السلام نے ایک آدمی کو فرمایا جسے آپ علیہ السلام نے قسم دینے کو کہا: تو اس طرح قسم کھا: قسم ہے اس اللہ کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں! مدعی کی کوئی شے میرے پاس نہیں ہے۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ ابو یحییٰ کا نام زیاد ہے، کوفہ کا رہنے والا ہے اور ثقہ راوی ہے۔

بَابُ إِذَا كَانَ الْمُدَّعَى عَلَيْهِ ذِمِّيًّا أَيَحْلِفُ

اس کا بیان کہ جب مدعیٰ علیہ ذمی ہو تو کیا وہ قسم اٹھائے گا؟

3139۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ عَنِ الْأَشْعَثِ قَالَ كَانَ بَيْنِي

1۔ قال ابوداؤد الخ صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

وَبَيْنَ رَجُلٍ مِنَ الْيَهُودِ أَرْضٌ فَجَحَدَنِي فَقَدَّمْتُهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ لِي النَّبِيُّ ﷺ أَلَكَ بَيِّنَةٌ قُلْتُ لَا قَالَ لِلْيَهُودِيِّ احْلِفْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِذًا يَحْلِفُ وَيَذْهَبُ بِمَالِي فَأَنْزَلَ اللهُ إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا إِلَى آخِرِ الْآيَةِ

شقیق نے اشعث سے روایت کیا ہے کہ اس نے کہا: میرے اور یہودیوں میں سے ایک آدمی کے درمیان کچھ زمین مشترک تھی اور اس نے مجھے (حصہ دینے سے) انکار کر دیا۔ پس میں اسے حضور نبی مکرم ﷺ کے پاس لے آیا تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مجھ سے پوچھا: کیا تیرے پاس کوئی گواہ ہے؟ میں نے عرض کی: نہیں۔ تو پھر آپ ﷺ نے یہودی کو فرمایا: تو قسم کھا۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ وہ تو قسم کھالے گا اور میرا مال لے جائے گا۔ تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: (ترجمہ) ''بے شک وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کے عہد اور اپنی قسموں کے سبب تھوڑا سامان خریدتے ہیں ان کے لیے آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہے''۔

بَابُ الرَّجُلِ يَحْلِفُ عَلَى عِلْمِهِ فِيمَا غَابَ عَنْهُ

ایسے آدمی کا بیان جو ایسی چیز کے بارے میں علم رکھنے کی قسم اٹھائے جو اس سے غائب ہو

3140۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنِي كُرْدُوسٌ عَنِ الْأَشْعَثِ بْنِ قَيْسٍ أَنَّ رَجُلًا مِنْ كِنْدَةَ وَرَجُلًا مِنْ حَضْرَمَوْتَ اخْتَصَمَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فِي أَرْضٍ مِنَ الْيَمَنِ فَقَالَ الْحَضْرَمِيُّ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ أَرْضِي اغْتَصَبَنِيهَا أَبُو هَذَا وَهِيَ فِي يَدِهِ قَالَ هَلْ لَكَ بَيِّنَةٌ قَالَ لَا وَلَكِنْ أُحَلِّفُهُ وَاللهِ مَا يَعْلَمُ أَنَّهَا أَرْضِي اغْتَصَبَنِيهَا أَبُوهُ فَتَهَيَّأَ الْكِنْدِيُّ يَعْنِي لِلْيَمِينِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ

حضرت اشعث بن قیس سے روایت ہے کہ بنو کندہ میں سے ایک آدمی اور حضرموت کا رہنے والا ایک آدمی دونوں یمن کے علاقہ کی کچھ زمین کے بارے جھگڑا کرتے ہوئے حضور نبی معظم ﷺ کے پاس پیش ہوئے اور حضرمی نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ بے شک زمین میری ہے، اس کے باپ نے مجھ سے اسے غصب کیا تھا اور وہ اس کے قبضے میں ہے۔ تو آپ ﷺ نے پوچھا: کیا تیرے لیے کوئی گواہ ہے؟ عرض کی: نہیں۔ البتہ میں اسے قسم دے سکتا ہوں کہ قسم بخدا! یہ نہیں جانتا کہ وہ زمین میری ہے اور اس کے باپ نے مجھ سے اسے غصب کیا تھا۔ پھر کندی بھی قسم کے لیے تیار ہو گیا۔ آگے مکمل حدیث بیان کی۔

3141۔ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنْ حَضْرَمَوْتَ وَرَجُلٌ مِنْ كِنْدَةَ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ الْحَضْرَمِيُّ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ هَذَا غَلَبَنِي عَلَى أَرْضٍ كَانَتْ لِأَبِي فَقَالَ الْكِنْدِيُّ هِيَ أَرْضِي فِي يَدِي أَزْرَعُهَا لَيْسَ لَهُ فِيهَا حَقٌّ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِلْحَضْرَمِيِّ أَلَكَ بَيِّنَةٌ قَالَ لَا قَالَ فَلَكَ يَمِينُهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّهُ فَاجِرٌ لَيْسَ يُبَالِي مَا حَلَفَ لَيْسَ يَتَوَرَّعُ مِنْ شَيْءٍ فَقَالَ لَيْسَ لَكَ مِنْهُ إِلَّا ذَلِكَ

حضرت علقمہ بن وائل بن حجر حضرمی نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ حضر موت کا رہنے والا ایک آدمی اور بنو کندہ میں سے ایک آدمی دونوں رسول اللہ علیہ السلام کے پاس آئے اور حضرمی نے کہا: یارسول اللہ! علیہ السلام بے شک اس نے میری زمین پر قبضہ کر رکھا ہے جو زمین میرے باپ کی تھی۔ اور کندی نے کہا: وہ میری زمین ہے، میرے قبضے میں ہے اور میں اسے کاشت کرتا ہوں، اس کا اس میں کوئی حق نہیں ہے۔ تو حضور نبی کریم علیہ السلام نے حضرمی کو فرمایا: کیا تیرا کوئی گواہ ہے؟ عرض کی: نہیں۔ تو آپ نے فرمایا: پھر تیرے لیے اس پر قسم ہوگی۔ تو اس نے عرض کی: یارسول اللہ! علیہ السلام بے شک یہ فاجر انسان ہے۔ اسے اس کی پرواہ نہیں ہے جس کی یہ قسم اٹھائے گا۔ یہ کسی شے سے احتیاط اور پرہیز کرنے والا نہیں ہے۔ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: تیرے لیے قسم کے سوا اس پر اور کچھ نہیں ہے۔

بَاب كَيْفَ يَحْلِفُ الذِّمِّيُّ (اس کا بیان کہ ذمی کیسے قسم اٹھائے گا)

3142۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا رَجُلٌ مِنْ مُزَيْنَةَ وَنَحْنُ عِنْدَ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم يَعْنِي لِلْيَهُودِ أَنْشُدُكُمْ بِاللَّهِ الَّذِي أَنْزَلَ التَّوْرَاةَ عَلَى مُوسَى مَا تَجِدُونَ فِي التَّوْرَاةِ عَلَى مَنْ زَنَى وَسَاقَ الْحَدِيثَ فِي قِصَّةِ الرَّجْمِ[1] حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ يَحْيَى أَبُو الْأَصْبَغِ حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَبِإِسْنَادِهِ قَالَ حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنْ مُزَيْنَةَ مِمَّنْ كَانَ يَتَّبِعُ الْعِلْمَ وَيَعِيهِ يُحَدِّثُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ[2] وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمَعْنَاهُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ لَهُ يَعْنِي لِابْنِ صُورِيَا أُذَكِّرُكُمْ بِاللَّهِ الَّذِي نَجَّاكُمْ مِنْ آلِ فِرْعَوْنَ وَأَقْطَعَكُمُ الْبَحْرَ وَظَلَّلَ عَلَيْكُمُ الْغَمَامَ وَأَنْزَلَ عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوَى وَأَنْزَلَ عَلَيْكُمُ التَّوْرَاةَ عَلَى مُوسَى أَتَجِدُونَ فِي كِتَابِكُمُ الرَّجْمَ قَالَ ذَكَّرْتَنِي بِعَظِيمٍ وَلَا يَسَعُنِي أَنْ أَكْذِبَكَ وَسَاقَ الْحَدِيثَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ حضور نبی کریم علیہ السلام نے یہودیوں کو فرمایا: میں تمہیں قسم دیتا ہوں اس اللہ تعالیٰ کی جس نے موسیٰ علیہ السلام پر تورات نازل فرمائی! تم تورات میں اس آدمی کے بارے میں کیا حکم پاتے ہو جس نے زنا کیا؟ آپ علیہ السلام نے یہ حدیث رجم کے واقعہ میں بیان فرمائی۔ (چونکہ یہودیوں نے رجم کی سزا کا انکار کیا تھا اس لیے انہیں قسم دے کر پوچھا جارہا ہے کہ یہ تو بتاؤ تورات میں زنا کا حکم کیا ہے؟)

عبدالعزیز بن یحییٰ ابوالاصبغ، محمد ابن سلمہ نے محمد بن اسحاق سے اور انہوں نے زہری سے یہی حدیث اسی اسناد کے ساتھ بیان کی ہے اور کہا ہے کہ مجھے مزنیہ کے ایک آدمی نے اس سے جو کہ علم کا تابع اور اس کا محافظ تھا وہ حضرت سعید بن المسیب کو حدیث بیان کرتا ہے اور اس نے اسی طرح حدیث بیان کی ہے۔

محمد بن مثنیٰ، عبدالاعلیٰ، سعید نے قتادہ سے اور انہوں نے عکرمہ سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی مکرم علیہ السلام نے ابن

1۔ وساق الحدیث فی قصة الرجم صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔ 2۔ یحدث سعید بن المسیب صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

صوریا (یہودیوں کا ایک عالم تھا) سے فرمایا: میں تمہیں یاد دلاتا ہوں اس اللہ تعالیٰ کی جس نے تمہیں آل فرعون سے نجات دلائی اور تمہارے لیے سمندر کو کاٹ کر راستے بنا دیے اور تم پر بادلوں کا سایہ کیا اور تم پر من وسلویٰ نازل کیے اور تمہارے لیے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر تورات نازل فرمائی، کیا تم اپنی کتاب میں رجم کا ذکر پاتے ہو؟ اس نے کہا: آپ نے مجھے عظیم شے کے بارے یاد دلایا ہے، اب مجھ میں آپ سے جھوٹ بولنے کی طاقت اور ہمت نہیں ہے۔ اور آگے پوری حدیث بیان کی۔

بَابُ الرَّجُلِ يَحْلِفُ عَلَى حَقِّهِ (ایسے آدمی کا بیان جو اپنے حق پر قسم کھاتا ہے)

3143۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ نَجْدَةَ وَمُوسَى بْنُ مَرْوَانَ الرَّقِّيُّ قَالَا حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ بَحِيرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ سَيْفٍ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ حَدَّثَهُمْ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَضَى بَيْنَ رَجُلَيْنِ فَقَالَ الْمَقْضِيُّ عَلَيْهِ لَمَّا أَدْبَرَ حَسْبِيَ اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِنَّ اللَّهَ يَلُومُ عَلَى الْعَجْزِ وَلَكِنْ عَلَيْكَ بِالْكَيْسِ فَإِذَا غَلَبَكَ أَمْرٌ فَقُلْ حَسْبِيَ اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ

سیف نے عوف بن مالک سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے انہیں حدیث بیان کی ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ کیا جس کے خلاف فیصلہ کیا گیا تھا۔ جب اس نے پیٹھ پھیری تو اس نے کہا: میرے لیے اللہ تعالیٰ کافی ہے اور وہی اچھا کارساز ہے۔ تو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ عجز (یعنی کام سے ہمت ہار دینا) پر تو ملامت کرتا ہے۔ البتہ تجھ پر دانائی اور عقلمندی لازم ہے (یعنی ہمت اور جرأت سے کام کرنا لازم ہے) پھر جب تجھ پر امر (تقدیر) غالب آ جائے تو یہ کہا کر: میرے لیے اللہ تعالیٰ کافی ہے اور وہی اچھا کارساز ہے۔ (یعنی آدمی کو اپنا کام پوری تندہی اور بیدار مغزی سے کرنا چاہیے، جو وسائل میسر ہوں انہیں استعمال میں لانا چاہیے۔ پھر اگر کامیابی نہ ہو تو اسے رب کریم کے سپرد کرتے ہوئے یہ کہنا چاہیے: حسبی اللہ ونعم الوکیل)۔

بَابٌ فِي الْحَبْسِ فِي الدَّيْنِ وَغَيْرِهِ (قرض وغیرہ میں قید کرنے کا بیان)

3144۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ وَبْرِ بْنِ أَبِي دُلَيْلَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَيُّ الْوَاجِدِ يُحِلُّ عِرْضَهُ وَعُقُوبَتَهُ قَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ يُحِلُّ عِرْضَهُ يُغَلَّظُ لَهُ وَعُقُوبَتَهُ يُحْبَسُ لَهُ

عمرو بن شرید نے اپنے باپ سے اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت بیان کی ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: دولت مند اور خوشحال آدمی کا قرض کی ادائیگی میں سستی کرنا اس کی عزت ریزی اور اس کی سزا کو مباح کر دیتا ہے۔ ابن مبارک نے کہا ہے کہ یحل عرضہ کا معنی ہے کہ اس کے لیے سخت الفاظ استعمال کیے جائیں اور عقوبتہ سے مراد یہ ہے کہ اسے قید کر دیا جائے۔

3145۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ أَخْبَرَنَا هِرْمَاسُ بْنُ حَبِيبٍ رحمه الله عليه رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ بِغَرِيمٍ لِي فَقَالَ لِي الْزَمْهُ ثُمَّ قَالَ لِي يَا أَخَا بَنِي تَمِيمٍ مَا تُرِيدُ

أَنْ تَفْعَلَ بِأَسِيرِكَ

ہرماس بن حبیب جو کہ جنگل میں رہنے والوں میں سے ایک آدمی تھا، اس نے اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے کہا: میں اپنے ایک مقروض کو لے کر حضور نبی مکرم ﷺ کے پاس آیا۔ تو آپ ﷺ نے مجھے فرمایا: تو اس کے ساتھ ساتھ رہ۔ پھر آپ نے مجھے فرمایا: اے بنی تمیم کے بھائی! تو کیا ارادہ رکھتا ہے کہ تو اپنے قیدی کے ساتھ وہ (سلوک) کرے۔

3146۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ حَبَسَ رَجُلًا فِي تُهْمَةٍ

بہز بن حکیم نے اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا سے بیان کیا ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے ایک آدمی کو الزام اور تہمت کی بناء پر قید کیا۔

3147۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ وَمُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ ابْنُ قُدَامَةَ حَدَّثَنِي إِسْمَعِيلُ عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ ابْنُ قُدَامَةَ إِنَّ أَخَاهُ أَوْ عَمَّهُ وَقَالَ مُؤَمَّلٌ إِنَّهُ قَامَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ يَخْطُبُ فَقَالَ جِيرَانِي بِمَا أُخِذُوا فَأَعْرَضَ عَنْهُ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ ذَكَرَ شَيْئًا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ خَلُّوا لَهُ عَنْ جِيرَانِهِ لَمْ يَذْكُرْ مُؤَمَّلٌ وَهُوَ يَخْطُبُ

بہز بن حکیم نے اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا سے روایت کیا ہے کہ ابن قدامہ نے بیان کیا: بے شک ان کا بھائی یا ان کا چچا اور مؤمل نے کہا کہ وہ نبی مکرم ﷺ کے پاس کھڑے ہوئے درآنحالیکہ آپ خطبہ ارشاد فرمارہے تھے۔ تو انہوں نے (یعنی حضرت بہز کے دادا معاویہ نے) عرض کی: میرے پڑوسیوں کو کسی کے عوض پکڑ لیا گیا۔ تو آپ ﷺ نے اس سے دوبارہ اعراض فرمایا۔ پھر انہوں نے کسی شے کا ذکر کیا۔ تو حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: تم اس کے لیے اس کے پڑوسیوں کو چھوڑ دو۔ مؤمل نے وھو یخطب کے الفاظ ذکر نہیں کیے۔

بَابٌ فِي الْوَكَالَةِ (وکالت کا بیان)

3148۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَمِّي حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ ابْنِ إِسْحَقَ عَنْ أَبِي نُعَيْمٍ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّهُ سَمِعَهُ يُحَدِّثُ قَالَ أَرَدْتُ الْخُرُوجَ إِلَى خَيْبَرَ فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ وَقُلْتُ لَهُ إِنِّي أَرَدْتُ الْخُرُوجَ إِلَى خَيْبَرَ فَقَالَ إِذَا أَتَيْتَ وَكِيلِي فَخُذْ مِنْهُ خَمْسَةَ عَشَرَ وَسْقًا فَإِنِ ابْتَغَى مِنْكَ آيَةً فَضَعْ يَدَكَ عَلَى تَرْقُوَتِهِ

ابونعیم وہب بن کیسان نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے آپ کو بیان کرتے ہوئے سنا، انہوں نے بیان کیا: میں نے خیبر کی طرف جانے کا ارادہ کیا۔ چنانچہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور میں نے آپ کو سلام عرض کیا اور آپ سے عرض کی: میں نے خیبر کی طرف جانے کا ارادہ کیا ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: جب تو میرے وکیل کے پاس پہنچے تو اس سے پندرہ وسق (کھجور یا جو) لے لینا اور اگر وہ تجھ سے نشانی کا مطالبہ کرے تو اپنا ہاتھ اس

کے گلے پر رکھ دینا۔

بَاب مِنَ الْقَضَاءِ (قضاء سے متعلقہ کچھ چیزوں کا بیان)

3149۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا الْمُثَنَّى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ كَعْبٍ الْعَدَوِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ إِذَا تَدَارَأْتُمْ فِي طَرِيقٍ فَاجْعَلُوهُ سَبْعَةَ أَذْرُعٍ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم علیہ السلام نے فرمایا: جب تمہارا راستے کے بارے میں اختلاف ہو جائے تو اسے سات ہاتھ رکھ لو (یعنی راستے کی حد مبہم ہو اور فریقین کا اس کے بارے اختلاف ہو تو پھر حاجت اور ضرورت کو پیش نظر رکھتے ہوئے سات ہاتھ پر اتفاق کر لینا چاہیے)۔

3150۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَابْنُ أَبِي خَلَفٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم إِذَا اسْتَأْذَنَ أَحَدَكُمْ أَخُوهُ أَنْ يَغْرِزَ خَشَبَةً فِي جِدَارِهِ فَلَا يَمْنَعْهُ فَنَكَسُوا فَقَالَ مَا لِي أَرَاكُمْ قَدْ أَعْرَضْتُمْ لَأُلْقِيَنَّهَا بَيْنَ أَكْتَافِكُمْ قَالَ أَبُو دَاوُد وَهَذَا حَدِيثُ ابْنِ أَبِي خَلَفٍ وَهُوَ أَتَمُّ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی سے اس کی دیوار میں لکڑی وغیرہ گاڑنے کی اجازت طلب کرے تو وہ اسے منع نہ کرے۔ (یہ سن کر لوگوں نے) سر جھکا دیے۔ تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا ہے مجھے کہ میں تمہیں دیکھ رہا ہوں، تم نے اس پر اعراض کیا ہے۔ لیکن میں اسے ضرور بہ ضرور تمہارے سینوں میں ڈالوں گا۔ ابوداؤد نے کہا ہے: یہ ابن ابی خلف کی حدیث ہے اور یہی زیادہ مکمل ہے۔

3151۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ لُؤْلُؤَةَ عَنْ أَبِي صِرْمَةَ قَالَ أَبُو دَاوُد وَقَالَ غَيْرُ قُتَيْبَةَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ عَنْ أَبِي صِرْمَةَ صَاحِبِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم أَنَّهُ قَالَ مَنْ ضَارَّ أَضَرَّ اللَّهُ بِهِ وَمَنْ شَاقَّ شَاقَّ اللَّهُ عَلَيْهِ

حضور نبی کریم علیہ السلام کے صحابی حضرت ابوصرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم علیہ السلام نے فرمایا: جس کسی نے کسی کو اذیت دی اور نقصان پہنچایا تو اللہ تعالیٰ اس کے عوض اسے نقصان پہنچائے گا اور جس نے کسی کو مشقت میں ڈالا اور اس سے اختلاف کیا تو اللہ تعالیٰ اسے مشقت میں ڈالے گا۔ (یعنی اگر کوئی ناحق کسی کو ستانے اور اذیت دینے کی کوشش کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اسے اسی طرح کی مصیبت میں ڈال دیتا ہے)۔

3152۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْعَتَكِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا وَاصِلٌ مَوْلَى أَبِي عُيَيْنَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ يُحَدِّثُ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ كَانَتْ لَهُ عَضُدٌ مِنْ نَخْلٍ فِي حَائِطِ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ وَمَعَ الرَّجُلِ أَهْلُهُ قَالَ فَكَانَ سَمُرَةُ يَدْخُلُ إِلَى نَخْلِهِ فَيَتَأَذَّى بِهِ وَيَشُقُّ عَلَيْهِ فَطَلَبَ إِلَيْهِ أَنْ يَبِيعَهُ فَأَبَى فَطَلَبَ إِلَيْهِ أَنْ يُنَاقِلَهُ فَأَبَى فَأَتَى النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَطَلَبَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم أَنْ يَبِيعَهُ فَأَبَى فَطَلَبَ إِلَيْهِ أَنْ يُنَاقِلَهُ فَأَبَى قَالَ فَهَبْهُ لَهُ وَلَكَ كَذَا وَكَذَا أَمْرًا رَغَّبَهُ فِيهِ فَأَبَى فَقَالَ أَنْتَ مُضَارٌّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم لِلْأَنْصَارِيِّ

اِذْهَبْ فَاقْلَعْ نَخْلَهُ

ابوجعفر محمد بن علی، حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کرتے ہیں کہ انصار میں سے ایک آدمی کے باغ میں ان کے بھی کھجور کے کچھ درخت تھے اور وہاں اس آدمی کے گھر والے بھی ساتھ تھے اور حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ جب درختوں کے لیے وہاں جاتے تھے تو اس سے انصاری کو تکلیف ہوتی اور اس پر شاق گزرتا تھا۔ تو انصاری نے ان سے مطالبہ کیا کہ وہ درخت اسے بیچ دے، لیکن انہوں نے انکار کیا۔ پھر ان سے کہا: وہ دوسرے درختوں سے ان کا تبادلہ کر لے۔ لیکن سمرہ نے اس سے بھی انکار کیا۔ پھر وہ انصاری حضور نبی مکرم علیہ السلام کے پاس حاضر ہوئے اور آپ کے سامنے اس کا ذکر کیا۔ تو حضور نبی مکرم علیہ السلام نے سمرہ کو فرمایا کہ وہ اسے درخت بیچ دے۔ اس نے انکار کر دیا۔ پھر فرمایا: وہ اس سے تبادلہ کر لے۔ اس سے بھی سمرہ نے انکار کیا۔ پھر فرمایا: تو اسے ہبہ کر دے اور تیرے لیے یہ یہ ہوگا۔ آپ علیہ السلام نے اس میں خوب رغبت دلانے کی کوشش فرمائی لیکن سمرہ نے ہر بات کا انکار کیا۔ تو پھر آپ علیہ السلام نے فرمایا: تو اذیت دینے اور نقصان پہنچانے والا ہے۔ چنانچہ رسول اللہ علیہ السلام نے انصاری کو مزید فرمایا: تو جا اور اس کے درخت اکھیڑ دے۔

3153۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ أَنَّ رَجُلًا خَاصَمَ الزُّبَيْرَ فِي شِرَاجِ الْحَرَّةِ الَّتِي يَسْقُونَ بِهَا فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ سَرِّحِ الْمَاءَ يَمُرُّ فَأَبَى عَلَيْهِ الزُّبَيْرُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم لِلزُّبَيْرِ اسْقِ يَا زُبَيْرُ ثُمَّ أَرْسِلْ إِلَى جَارِكَ قَالَ فَغَضِبَ الْأَنْصَارِيُّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْ كَانَ ابْنَ عَمَّتِكَ فَتَلَوَّنَ وَجْهُ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم ثُمَّ قَالَ اسْقِ ثُمَّ احْبِسِ الْمَاءَ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى الْجَدْرِ فَقَالَ الزُّبَيْرُ فَوَاللَّهِ إِنِّي لَأَحْسَبُ هَذِهِ الْآيَةَ نَزَلَتْ فِي ذَلِكَ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّى يُحَكِّمُوكَ الْآيَةَ

حضرت عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے ان سے حدیث بیان کی ہے کہ ایک آدمی نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے حرہ سے آنے والی ان نالیوں میں جھگڑا کیا جن سے وہ کھیتوں کو سیراب کرتے تھے۔ انصاری نے کہا: پانی کو چھوڑ دیجئے، یہ چلتا رہے۔ لیکن حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے اس کا انکار کیا۔ تو رسول اللہ علیہ السلام نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو فرمایا: اے زبیر! اپنا کھیت سیراب کر لے اور پھر اپنے پڑوسی کی جانب پانی چھوڑ دے۔ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اس پر وہ انصاری غصہ میں ہو گیا اور اس نے کہا: یا رسول اللہ! علیہ السلام (آپ نے یہ فیصلہ اس لیے کیا ہے کہ) یہ آپ کی پھوپھی کا بیٹا ہے۔ تو یہ سن کر رسول اللہ علیہ السلام کا چہرہ متغیر ہو گیا اور پھر آپ نے فرمایا: تو اپنا کھیت سیراب کر لے اور پھر پانی روک لے۔ یہاں تک کہ وہ کھیت کے کناروں تک چڑھ جائے۔ تو حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قسم بخدا! میں یہ گمان کرتا ہوں کہ یہ آیت اسی بارے میں نازل ہوئی ہے: فَلَا وَرَبِّكَ قسم ہے تیرے رب کی! وہ مومن نہیں ہو سکتے یہاں تک کہ تجھے حکم بنالیں۔ الخ۔

3154۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيدِ يَعْنِي ابْنَ كَثِيرٍ عَنْ أَبِي مَالِكِ بْنِ ثَعْلَبَةَ عَنْ أَبِيهِ ثَعْلَبَةَ بْنِ أَبِي مَالِكٍ أَنَّهُ سَمِعَ كُبَرَاءَهُمْ يَذْكُرُونَ أَنَّ رَجُلًا مِنْ قُرَيْشٍ كَانَ لَهُ سَهْمٌ فِي بَنِي قُرَيْظَةَ فَخَاصَمَ إِلَى

رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم فِي مَهْزُورٍ يَعْنِي السَّيْلَ الَّذِي يَقْتَسِمُونَ مَاءَهُ فَقَضَى بَيْنَهُمْ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم أَنَّ الْمَاءَ إِلَى الْكَعْبَيْنِ لَا يَحْبِسُ الْأَعْلَى عَلَى الْأَسْفَلِ

ابو مالک بن ثعلبہ نے اپنے باپ ثعلبہ بن ابی مالک سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے اپنے بزرگوں سے سنا ہے، وہ ذکر کرتے تھے کہ قریش کے ایک آدمی کا بنی قریظہ میں حصہ تھا۔ اس نے رسول اللہ علیہ السلام کے پاس مہزور یعنی اس وادی کے بارے جھگڑا پیش کیا جس کا پانی وہ سب تقسیم کرتے تھے۔ تو رسول اللہ علیہ السلام نے ان کے درمیان یہ فیصلہ کیا کہ پانی ٹخنوں تک ہو جائے تو پھر اوپر والا نیچے کی طرف پانی کو آنے سے نہ روکے (یعنی وہ پانی چھوڑ دے تا کہ نیچے والے کا کھیت بھی سیراب ہو جائے)۔

3155۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنِي أَبِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم قَضَى فِي السَّيْلِ الْمَهْزُورِ أَنْ يُمْسَكَ حَتَّى يَبْلُغَ الْكَعْبَيْنِ ثُمَّ يُرْسِلُ الْأَعْلَى عَلَى الْأَسْفَلِ

حضرت عمرو بن شعیب نے اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ علیہ السلام نے وادی مہزور کے پانی کے بارے میں یہ فیصلہ فرمایا کہ پانی کو روکا جائے یہاں تک کہ وہ ٹخنوں تک پہنچ جائے۔ پھر اوپر والا نیچے والے پر پانی چھوڑ دے۔

3156۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عُثْمَانَ حَدَّثَهُمْ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي طُوَالَةَ وَعَمْرُو بْنُ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ اخْتَصَمَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم رَجُلَانِ فِي حَرِيمِ نَخْلَةٍ فِي حَدِيثِ أَحَدِهِمَا فَأَمَرَ بِهَا فَذُرِعَتْ فَوُجِدَتْ سَبْعَةَ أَذْرُعٍ وَفِي حَدِيثِ الْآخَرِ فَوُجِدَتْ خَمْسَةَ أَذْرُعٍ فَقَضَى بِذَلِكَ قَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ فَأَمَرَ بِجَرِيدَةٍ مِنْ جَرِيدِهَا فَذُرِعَتْ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ علیہ السلام کے پاس دو آدمیوں نے کھجور کے درخت کی حریم (وہ جگہ جس کا احاطہ وہ درخت کیے ہوئے تھا اور اس کی حفاظت کے لیے اس جگہ کا ہونا ضروری تھا) کے بارے جھگڑا پیش کیا۔ دو راویوں میں سے ایک کی حدیث میں ہے کہ آپ علیہ السلام نے اس درخت کو ناپنے کا حکم ارشاد فرمایا: پس اسے ناپا گیا تو وہ سات ہاتھ پایا گیا۔ اور دوسرے کی حدیث میں ہے کہ وہ پانچ ہاتھ پایا گیا۔ پس رسول اللہ علیہ السلام نے اسی کے مطابق فیصلہ فرما دیا۔ عبد العزیز نے کہا ہے کہ آپ علیہ السلام نے اسی درخت کی ٹہنیوں میں سے ایک ٹہنی کے ساتھ ناپنے کا حکم دیا تو اسے اسی کے ساتھ ناپا گیا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ الْعِلْمِ (علم کا بیان)

بَابُ الْحَثِّ عَلَى طَلَبِ الْعِلْمِ (طلب علم پر رغبت دلانے کا بیان)

3157۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ سَمِعْتُ عَاصِمَ بْنَ رَجَاءِ بْنِ حَيْوَةَ يُحَدِّثُ عَنْ دَاوُدَ بْنِ جَمِيلٍ عَنْ كَثِيرِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ أَبِي الدَّرْدَاءِ فِي مَسْجِدِ دِمَشْقَ فَجَائَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا أَبَا الدَّرْدَاءِ إِنِّي جِئْتُكَ مِنْ مَدِينَةِ الرَّسُولِ ﷺ لِحَدِيثٍ بَلَغَنِي أَنَّكَ تُحَدِّثُهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مَا جِئْتُ لِحَاجَةٍ قَالَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَطْلُبُ فِيهِ عِلْمًا سَلَكَ اللّٰهُ بِهِ طَرِيقًا مِنْ طُرُقِ الْجَنَّةِ وَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَتَضَعُ أَجْنِحَتَهَا رِضًا لِطَالِبِ الْعِلْمِ وَإِنَّ الْعَالِمَ لَيَسْتَغْفِرُ لَهُ مَنْ فِي السَّمٰوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ وَالْحِيتَانُ فِي جَوْفِ الْمَاءِ وَإِنَّ فَضْلَ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ عَلَى سَائِرِ الْكَوَاكِبِ وَإِنَّ الْعُلَمَاءَ وَرَثَةُ الْأَنْبِيَاءِ وَإِنَّ الْأَنْبِيَاءَ لَمْ يُوَرِّثُوا دِينَارًا وَلَا دِرْهَمًا وَرَّثُوا الْعِلْمَ فَمَنْ أَخَذَهُ أَخَذَ بِحَظٍّ وَافِرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَزِيرِ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ قَالَ لَقِيتُ شَبِيبَ بْنَ شَيْبَةَ فَحَدَّثَنِي بِهِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي سَوْدَةَ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ يَعْنِي عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَاهُ

کثیر بن قیس نے بیان کیا ہے کہ میں حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کے ساتھ دمشق کی مسجد میں بیٹھا ہوا تھا۔ تو ایک آدمی ان کے پاس آیا اور اس نے کہا: اے ابوالدرداء! میں تمہارے پاس مدینۃ الرسول ﷺ سے ایک حدیث کے لیے حاضر ہوا ہوں۔ مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ آپ وہ حدیث رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے ہیں۔ میں اور کسی کام کے لیے نہیں آیا۔ تو حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بلاشبہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: جو آدمی کسی راہ پر چلا درآنحالیکہ وہ اس میں علم کا طالب اور متلاشی ہو تو اللہ تعالیٰ نے اسے اس کے سبب جنت کی راہوں میں سے ایک راہ پر چلا دیا۔ اور بے شک ملائکہ طالب علم کی رضا اور خوشنودی کی خاطر اپنے پر بچھاتے ہیں (یعنی اس کی عزت و توقیر کرتے ہیں) اور عالم کے لیے آسمانوں اور زمین میں رہنے والے بھی استغفار کرتے ہیں اور مچھلیاں پانی کی تہہ میں دعائے مغفرت کرتی ہیں۔ بے شک عالم کی فضیلت عابد پر اسی طرح ہے جیسے چودھویں رات کے چاند کی تمام ستاروں پر فضیلت ہے۔ بے شک علماء انبیاء علیہم السلام کے وارث ہیں اور انبیاء علیہم السلام نے دینار و درہم کا وارث نہیں بنایا بلکہ انہوں نے علم کا وارث بنایا۔ پس جس نے اسے حاصل کر لیا اس نے حظ وافر حاصل کر لیا۔

محمد بن وزیر دمشقی، ولید نے کہا: میں نے شعیب بن شیبہ سے ملاقات کی تو انہوں نے مجھے عثمان بن ابی سودہ عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ عن النبی ﷺ کی سند سے اسی کی مثل حدیث بیان کی ہے۔

3158- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا مِنْ رَجُلٍ يَسْلُكُ طَرِيقًا يَطْلُبُ فِيهِ عِلْمًا إِلَّا سَهَّلَ اللَّهُ لَهُ بِهِ طَرِيقًا إِلَى الْجَنَّةِ وَمَنْ أَبْطَأَ بِهِ عَمَلُهُ لَمْ يُسْرِعْ بِهِ نَسَبُهُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو آدمی بھی کسی راہ پر چلتا ہے اور اس میں وہ علم حاصل کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے سبب اس کے لیے جنت کی راہ آسان فرما دیتا ہے۔ اور وہ آدمی جسے اس کے عمل نے پیچھے کر دیا تو اسے اس کے نسب کی بلندی آگے نہیں لے جا سکتی۔ (یعنی جس کے اعمال اسے جنت کا مستحق نہ بنا سکے۔ فقط اس کی نسبی رفعت اسے جنت میں نہیں پہنچا سکے گی۔ کیونکہ یہ ارشاد گرامی بھی ہے: إِنَّ اللهَ لَا يَنْظُرُ إِلَى صُوَرِكُمْ بَلْ إِلَى أَعْمَالِكُمْ بے شک اللہ تعالیٰ تمہاری صورتوں کو نہیں دیکھے گا بلکہ تمہارے اعمال کو دیکھے گا۔ (بذل المجہود ص 331 ج 15)

(بہر حال جنت میں جانے کا دار و مدار تو محض اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان اور اس کے پیارے محبوب ﷺ کی نظر عنایت پر ہے۔ ورنہ ہمارے اعمال تو کہاں اس لائق ہیں کہ اتنے بلند رتبہ پر فائز کر سکیں۔ لیکن پھر بھی ایک ذریعہ اور وسیلہ ضرور ہے)۔

بَاب رِوَايَةِ حَدِيثِ أَهْلِ الْكِتَابِ (اہل کتاب سے حدیث روایت کرنے کا بیان)

3159- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ ثَابِتٍ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي نَمْلَةَ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ بَيْنَمَا هُوَ جَالِسٌ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَعِنْدَهُ رَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ مُرَّ بِجَنَازَةٍ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ هَلْ تَتَكَلَّمُ هَذِهِ الْجَنَازَةُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ اللَّهُ أَعْلَمُ فَقَالَ الْيَهُودِيُّ إِنَّهَا تَتَكَلَّمُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا حَدَّثَكُمْ أَهْلُ الْكِتَابِ فَلَا تُصَدِّقُوهُمْ وَلَا تُكَذِّبُوهُمْ وَقُولُوا آمَنَّا بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ فَإِنْ كَانَ بَاطِلًا لَمْ تُصَدِّقُوهُ وَإِنْ كَانَ حَقًّا لَمْ تُكَذِّبُوهُ

ابن ابی نملہ انصاری نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ ایک دفعہ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اور آپ ﷺ کے پاس یہود کا ایک آدمی تھا۔ وہاں سے ایک جنازہ گزرا۔ تو اس آدمی نے کہا: یا محمد! (ﷺ) کیا یہ میت گفتگو کرتی ہے۔ تو حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے۔ تو اس یہودی نے کہا: بے شک یہ گفتگو کرتی ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اہل کتاب تمہیں جو کچھ بیان کریں پس تم نہ ان کی تصدیق کرو اور نہ ہی ان کی تکذیب کرو اور یہ کہو ہم ایمان لائے اللہ تعالیٰ کے ساتھ اور اس کے رسل عظام علیہم السلام کے ساتھ۔ پس اگر اس کا قول باطل ہوا تو تم نے اس کی تصدیق نہیں کی اور اگر حق ہوا تو تم نے اس کی تکذیب نہیں کی۔

3160- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ خَارِجَةَ يَعْنِي ابْنَ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَتَعَلَّمْتُ لَهُ كِتَابَ يَهُودَ وَقَالَ إِنِّي وَاللَّهِ مَا آمَنُ يَهُودَ عَلَى كِتَابِي فَتَعَلَّمْتُهُ فَلَمْ يَمُرَّ بِي إِلَّا نِصْفُ شَهْرٍ حَتَّى حَذَقْتُهُ فَكُنْتُ أَكْتُبُ لَهُ إِذَا كَتَبَ وَأَقْرَأُ لَهُ إِذَا كُتِبَ إِلَيْهِ

خارجہ بن زید بن ثابت رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ

ﷺ نے مجھے حکم ارشاد فرمایا کہ میں آپ کے لیے یہودیوں کا انداز تحریر سیکھوں۔ آپ نے فرمایا: قسم بخدا! میں اپنی کتاب پر یہود سے پر امن نہیں ہوں (یعنی مجھے یہودیوں پر یہ اعتماد نہیں ہو سکتا کہ وہ میری تحریر صحیح لکھتے ہوں)۔ چنانچہ میں نے اسے سیکھنا شروع کر دیا۔ ابھی نصف مہینہ بھی نہ گزرا تھا کہ میں نے اس میں مہارت حاصل کر لی۔ پس پھر میں آپ ﷺ کے لیے لکھتا تھا جب آپ کچھ لکھواتے اور میں آپ کو پڑھ دیتا تھا جب آپ ﷺ کی طرف کچھ لکھ کر بھیجا جاتا۔

بَابٌ فِي كِتَابِ الْعِلْمِ (علم کی کتابت کا بیان)

3161۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَخْنَسِ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُغِيثٍ عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهَكَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ كُنْتُ أَكْتُبُ كُلَّ شَيْءٍ أَسْمَعُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أُرِيدُ حِفْظَهُ فَنَهَتْنِي قُرَيْشٌ وَقَالُوا أَتَكْتُبُ كُلَّ شَيْءٍ تَسْمَعُهُ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَشَرٌ يَتَكَلَّمُ فِي الْغَضَبِ وَالرِّضَا فَأَمْسَكْتُ عَنِ الْكِتَابِ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَوْمَأَ بِأُصْبُعِهِ إِلَى فِيهِ فَقَالَ اكْتُبْ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا يَخْرُجُ مِنْهُ إِلَّا حَقٌّ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے بیان کیا: میں جو کچھ رسول اللہ ﷺ سے سنتا تھا میں وہ ہر شے لکھ لیتا تھا۔ اور اس سے میرا مقصود اسے یاد کرنا اور محفوظ کرنا تھا۔ پھر قریش کے لوگوں نے مجھے منع کیا۔ انہوں نے کہا: کیا تم ہر شے لکھ لیتے ہو جو تم سنتے ہو، حالانکہ رسول اللہ ﷺ تو بشر ہیں، آپ حالت غضب اور حالت رضا دونوں میں گفتگو فرماتے ہیں۔ پس میں نے لکھنا چھوڑ دیا۔ پھر میں نے اس کا ذکر رسول اللہ ﷺ سے کیا۔ تو آپ ﷺ نے اپنی انگلی سے اپنے منہ کی طرف اشارہ کیا اور ارشاد فرمایا: تم لکھو، قسم ہے اس ذات کی جس کے دست قدرت میں میری جان ہے! اس منہ سے حق کے سوا کچھ نہیں نکلتا۔

3162۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ أَخْبَرَنَا أَبُو أَحْمَدَ حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَنْطَبٍ قَالَ دَخَلَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ عَلَى مُعَاوِيَةَ فَسَأَلَهُ عَنْ حَدِيثٍ فَأَمَرَ إِنْسَانًا يَكْتُبُهُ فَقَالَ لَهُ زَيْدٌ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَنَا أَنْ لَا نَكْتُبَ شَيْئًا مِنْ حَدِيثِهِ فَمَحَاهُ

مطلب بن عبداللہ بن حنطب نے بیان کیا کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس داخل ہوئے۔ تو انہوں نے آپ سے ایک حدیث کے بارے پوچھا۔ پھر انہوں نے ایک آدمی کو وہ حدیث لکھنے کا حکم دیا تو حضرت زید رضی اللہ عنہ نے انہیں کہا: بے شک رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم آپ کی حدیث میں سے کوئی شے نہ لکھیں۔ پس انہوں نے اسے مٹا دیا۔

3163۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا أَبُو شِهَابٍ[1] عَنِ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ مَا كُنَّا نَكْتُبُ غَيْرَ التَّشَهُّدِ وَالْقُرْآنِ[2]

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: ہم تشہد اور قرآن کریم کے سوا کچھ نہ لکھتے تھے۔

1۔ ایک نسخہ میں ابن شہاب ہے۔

2۔ یہ حدیث صرف مطبوعہ بیروت میں ہے اور مطبوعہ دہلی کے حاشیہ میں درج ہے۔

3164۔ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ ح وحَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ مَزْيَدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا فُتِحَتْ مَكَّةُ قَامَ النَّبِيُّ ﷺ فَذَكَرَ الْخُطْبَةَ خُطْبَةَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ فَقَامَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ يُقَالُ لَهُ أَبُو شَاهٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ اكْتُبُوا لِي فَقَالَ اكْتُبُوا لِأَبِي شَاهٍ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا ہے کہ جب مکہ مکرمہ فتح ہوا تو حضور نبی مکرم ﷺ کھڑے ہوئے۔ (پھر آگے حضور نبی رحمت ﷺ کا خطبہ ذکر کیا ہے)۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر اہل یمن میں سے ایک آدمی کھڑا ہوا۔ اسے ابوشاہ کہا جاتا تھا۔ اس نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ مجھے لکھ دیجئے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ابوشاہ کو لکھ دو۔

3165۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَهْلٍ الرَّمْلِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَمْرٍو مَا يَكْتُبُوهُ قَالَ الْخُطْبَةَ الَّتِي سَمِعَهَا يَوْمَئِذٍ مِنْهُ

ولید نے بیان کیا کہ میں نے ابوعمرو کو کہا۔ انہوں نے اسے کیا لکھ کر دیا۔ تو انہوں نے فرمایا: وہ خطبہ جو اس دن انہوں نے آپ ﷺ سے سنا۔

فائدہ: اس باب میں دونوں طرح کی احادیث موجود ہیں جن میں احادیث طیبہ لکھنے کا حکم اور اجازت بھی موجود ہے اور ممانعت کا ذکر بھی ہے۔ تو اس سے مقصود یہی ہے کہ اسلام کے ابتدائی ایام میں قرآن کریم کی آیات کے سوا کچھ لکھنے کی اجازت نہ تھی۔ کیونکہ اس وقت قرآن و حدیث کے اختلاط کا اندیشہ تھا اور جب یہ احتمال باقی نہ رہا اور اسلام مضبوط ہوتا گیا تو احادیث لکھنے کی اجازت دے دی گئی، تا کہ احکام اسلام دور و نزدیک اور غائب و حاضر سبھی تک پہنچائے جا سکیں۔

بَابٌ فِي التَّشْدِيدِ فِي الْكَذِبِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

رسول اللہ ﷺ کے بارے میں کذب بیانی پر شدت اور سختی کا بیان

3166۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا خَالِدٌ ح وحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْمَعْنَى عَنْ بَيَانِ بْنِ بِشْرٍ قَالَ مُسَدَّدٌ أَبُو بِشْرٍ عَنْ وَبَرَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ لِلزُّبَيْرِ مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تُحَدِّثَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كَمَا يُحَدِّثُ عَنْهُ أَصْحَابُهُ[1] فَقَالَ أَمَا وَاللَّهِ لَقَدْ كَانَ لِي مِنْهُ وَجْهٌ وَمَنْزِلَةٌ وَلَكِنِّي سَمِعْتُهُ يَقُولُ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ

عامر بن عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہم نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے عرض کیا: آپ کے لیے کون سی شے مانع ہے کہ آپ ﷺ سے اس طرح حدیث بیان کریں جس طرح آپ سے دیگر اصحاب بیان کرتے ہیں۔ تو انہوں نے فرمایا: قسم بخدا! باوجود اس کے کہ میرا آپ ﷺ سے ایک قریبی تعلق تھا اور میرا ایک

1۔ دیگر نسخوں میں اصحابُکَ ہے۔

مقام تھا، لیکن میں نے آپ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جس نے میرے بارے میں دانستہ جھوٹ بولا تو اسے چاہیے کہ وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنا لے (یعنی زیادہ احادیث بیان نہ کرنے کا سبب قلت سماع نہیں۔ بلکہ یہ احتیاط اور خوف ہے کہ کہیں آپ ﷺ کی جانب ایسی بات کی نسبت نہ ہو جائے جو آپ نے ارشاد نہ فرمائی ہو)۔

بَابُ الْكَلَامِ فِي كِتَابِ اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ (بغیر علم کے کتاب اللہ کے بارے میں گفتگو کرنے کا بیان)

3167۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِسْحَاقَ الْمُقْرِءُ الْحَضْرَمِيُّ حَدَّثَنَا سُهَيْلُ بْنُ مِهْرَانَ أَخِي حَزْمٍ الْقُطَعِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عِمْرَانَ عَنْ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ قَالَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ بِرَأْيِهِ فَأَصَابَ فَقَدْ أَخْطَأَ

ابو عمران نے حضرت جندب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کسی نے اللہ تعالیٰ کی کتاب میں اپنی رائے سے کچھ کہا اور اس نے درست اور صحیح کہا، تحقیق پھر بھی اس نے خطا کی۔

فائدہ: علامہ بیہقی نے کہا ہے کہ رائے سے مراد وہ رائے ہے جو بغیر دلیل کے دل پر غالب ہو اور آدمی اسی پر قائم ہو جائے۔ البتہ وہ رائے جس کو دلیل کی تائید حاصل ہو وہ جائز ہے اور اخطأ کا معنی ہے: اس نے راہ حق کو چھوڑ دیا۔ لہٰذا کسی کو ایسی جرأت نہیں کرنی چاہیے۔ (بذل ص 338 ج 15)

بَابُ تَكْرِيرِ الْحَدِيثِ (بات کو بار بار دہرانے کا بیان)

3168۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوقٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي عَقِيلٍ هَاشِمِ بْنِ بِلَالٍ عَنْ سَابِقِ بْنِ نَاجِيَةَ عَنْ أَبِي سَلَّامٍ عَنْ رَجُلٍ خَدَمَ النَّبِيَّ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا حَدَّثَ حَدِيثًا أَعَادَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ

ابو سلام نے اس آدمی سے جس نے حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت کی، روایت کیا ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ جب (کسی سے) کوئی بات کرتے تھے تو آپ ﷺ اسے تین بار دہراتے تھے (مقصود مخاطب کو سمجھانا ہوتا تھا تاکہ بات اس کے ذہن میں راسخ ہو جائے)۔

بَابٌ فِي سَرْدِ الْحَدِيثِ (تیز گفتگو کرنے کا بیان)

3169۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ الطُّوسِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ جَلَسَ أَبُو هُرَيْرَةَ إِلَى جَنْبِ حُجْرَةِ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا وَهِيَ تُصَلِّي فَجَعَلَ يَقُولُ اسْمَعِي يَا رَبَّةَ الْحُجْرَةِ مَرَّتَيْنِ فَلَمَّا قَضَتْ صَلَاتَهَا قَالَتْ أَلَا تَعْجَبُ إِلَى هَذَا وَحَدِيثِهِ إِنْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَيُحَدِّثُ الْحَدِيثَ لَوْ شَاءَ الْعَادُّ أَنْ يُحْصِيَهُ أَحْصَاهُ

حضرت عروہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ کے پہلو میں بیٹھے اور آپ نماز پڑھ رہی تھیں۔ تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہنے لگے: تم سنو، اے حجرہ میں رہنے والی! یہی جملہ دو بار کہا۔ جب آپ اپنی نماز مکمل کر چکیں تو فرمایا کہ تم تعجب نہیں کر رہے اس پر (یعنی حضرت ابو ہریرہ پر) اور

اس کی بات پر۔ رسول اللہ ﷺ تو اس طرح بات فرمایا کرتے تھے کہ اگر کوئی شمار کرنے والا چاہتا کہ آپ ﷺ کے الفاظ کو شمار کرلے تو وہ انہیں گن سکتا تھا (یعنی آپ ﷺ سمجھانے کی غرض سے انتہائی ٹھہر ٹھہر کر اور آہستہ گفتگو فرماتے تھے)۔

3170۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ أَلَا يُعْجِبُكَ أَبُو هُرَيْرَةَ جَاءَ فَجَلَسَ إِلَى جَانِبِ حُجْرَتِي يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يُسْمِعُنِي ذَلِكَ وَكُنْتُ أُسَبِّحُ فَقَامَ قَبْلَ أَنْ أَقْضِيَ سُبْحَتِي وَلَوْ أَدْرَكْتُهُ لَرَدَدْتُ عَلَيْهِ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَمْ يَكُنْ يَسْرُدُ الْحَدِيثَ سَرْدَكُمْ

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: کیا تمہارے لیے باعث تعجب نہیں ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ آئے اور میرے حجرہ کی ایک طرف میں بیٹھ گئے اور رسول اللہ ﷺ سے احادیث بیان کرتے ہوئے مجھے سنانے لگے حالانکہ میں نماز پڑھ رہی تھی۔ پھر میرے نماز مکمل کرنے سے پہلے ہی اٹھ کھڑے ہوئے۔ اگر میں انہیں پالیتی تو میں انہیں یہ بتاتی کہ رسول اللہ ﷺ اس طرح تیز اور جلدی گفتگو نہ فرماتے تھے جس طرح تم نے تیز گفتگو کی ہے۔

بَاب التَّوَقِّي فِي الْفُتْيَا (فتویٰ دینے میں احتیاط اور پرہیز کرنے کا بیان)

3171۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا عِيسَى عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ الصُّنَابِحِيِّ عَنْ مُعَاوِيَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنِ الْغَلُوطَاتِ

صنابحی نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے غلطی میں ڈالنے والے سوالات سے منع فرمایا ہے۔

فائدہ: غلوطات، غلوطة کی جمع ہے۔ اس سے مراد ایسے مشکل سوال ہیں جنہیں بیان کرتے وقت آدمی سے غلطی واقع ہوسکتی ہے۔ اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ ایسے مسائل جن کی انسان کے لیے کوئی حاجت اور ضرورت نہیں ان کی گہرائی میں جانے کی کوشش کرنا اور مشقت اٹھانا بھی مکروہ ہے۔ (بذل ص342 ج15)

(بالخصوص جب کہ مقصود عالم کو لاجواب اور رسوا کرنا ہو۔ ہاں اگر طالب علم کی تربیت کے لیے ہو تو پھر کوئی حرج نہیں)۔

3172۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُقْرِءُ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ يَعْنِي ابْنَ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ أَفْتَى[1]، ح[2]، و حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي نُعَيْمَةَ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ الطُّنْبُذِيِّ رَضِيعِ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ أُفْتِيَ بِغَيْرِ عِلْمٍ كَانَ إِثْمُهُ عَلَى مَنْ أَفْتَاهُ زَادَ سُلَيْمَانُ الْمَهْرِيُّ فِي حَدِيثِهِ وَمَنْ أَشَارَ عَلَى أَخِيهِ بِأَمْرٍ يَعْلَمُ أَنَّ الرُّشْدَ فِي غَيْرِهِ فَقَدْ

1۔ ایک نسخہ میں یہ الفاظ ہیں: من أفتى بغير علم كان إثمه على من أفتاه

2۔ ایک نسخہ میں "ح" نہیں ہے۔

خَانَهُ وَهَذَا لَفْظُ سُلَيْمَانَ

ابو عثمان طنبذی جو کہ عبد الملک بن مروان کے رضاعی بھائی تھے، نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کسی کو بغیر علم کے فتویٰ دیا گیا تو اس کا گناہ اس پر ہوگا جس نے اسے فتویٰ دیا ہے۔ سلیمان مہری نے اپنی حدیث میں یہ زائد بیان کیا ہے: اور وہ آدمی جس نے اپنے بھائی کو ایسے کام کے بارے مشورہ دیا جس کے بارے وہ جانتا ہے کہ اس میں نقصان ہے (اور ہدایت اور نفع دوسری طرف ہے) تو اس نے اس کے ساتھ خیانت کی ہے۔ یہ سلیمان کے الفاظ ہیں۔

بَاب كَرَاهِيَةِ مَنْعِ الْعِلْمِ (اس کا بیان کہ علم چھپانا مکروہ اور ناپسندیدہ ہے)

3173۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَكَمِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ سُئِلَ عَنْ عِلْمٍ فَكَتَمَهُ أَلْجَمَهُ اللَّهُ بِلِجَامٍ مِنْ نَارٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ آدمی جس سے کسی شے کے علم کے بارے پوچھا گیا اور اس نے اسے چھپایا تو اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن آگ کی لگام دے گا۔

فائدہ: علامہ خطابی نے بیان کیا ہے کہ علم سے مراد ایسا علم ہے جس کی تعلیم لازم بلکہ فرض ہو۔ مثلاً کوئی کافر اسلام لانا چاہے تو وہ کہے: مجھے اسلام کی تعلیم دو یا کوئی اسلام میں نو وارد ہو، احکام اسلام سے نابلد ہو اور وہ کہے: مجھے نماز کے بارے تعلیم دو یا کسی کا حلال و حرام کا مسئلہ ہو اور وہ مفتی کے پاس حاضر ہو کر استفسار کرے کہ اس بارے میں میری رہنمائی کرو۔ تو یہ ایسے امور ہیں جن کے بارے جب کسی عالم دین سے سوال کیا جائے تو اس کے ذمہ رہنمائی کرنا اور جواب دینا لازم ہو جاتا ہے۔ اگر وہ جاننے کے باوجود مسئلہ بیان کرنے میں بخل سے کام لے گا تو وہ مستوجب سزا ہوگا۔ اور ایسا نفلی علم جس کی لوگوں کو حاجت نہیں ہوتی وہ اس حکم میں داخل نہیں۔

بَاب فَضْلِ نَشْرِ الْعِلْمِ (علم پھیلانے کی فضیلت کا بیان)

3174۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَسْمَعُونَ وَيُسْمَعُ مِنْكُمْ وَيُسْمَعُ مِمَّنْ سَمِعَ[1] مِنْكُمْ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم (مجھ سے) سن رہے ہو اور تم سے بھی سنا جائے گا اور اس سے بھی سنا جائے گا جس نے تم سے سنا۔

فائدہ: علم کی نشر و اشاعت اور ترویج کا یہ بہترین درس ہے کہ تم جو کچھ سن رہے ہو اسے اس طرح اپنے ذہنوں میں راسخ اور محفوظ کر لو کہ یہ امانت دوسروں تک پہنچا سکو۔ اسی طرح درس و تدریس کے ذریعے یہ قرآن و حدیث کا علم منتقل ہوتا رہا

1۔ ایک نسخہ میں يَسْمَعُ ہے۔

یہاں تک کہ ساری دنیا میں پھیل گیا۔

3175- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ مِنْ وَلَدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ نَضَّرَ اللهُ امْرَأً سَمِعَ مِنَّا حَدِيثًا فَحَفِظَهُ حَتَّى يُبَلِّغَهُ فَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ إِلَى مَنْ هُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ وَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ لَيْسَ بِفَقِيهٍ

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسے آدمی کے چہرہ کو روشن اور تروتازہ رکھے جس نے ہم سے حدیث سنی اور اسے خوب یاد کیا اور محفوظ رکھ لیا، یہاں تک کہ وہ اسے (دوسرے تک) پہنچا دے۔ پس کتنے فقیہ ان لوگوں تک حدیث کو پہنچانے والے ہیں جو ان سے زیادہ فقیہ ہیں اور کتنے حامل فقہ ہیں جو خود فقیہ نہیں ہیں (یعنی فقاہت کے اعتبار سے تمام قوائے ذہنیہ برابر نہیں ہوتیں۔ بسا اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ ایک شاگرد رب کریم کی ودیعت کردہ صلاحیتوں کے ساتھ ایک آیت کریمہ یا حدیث طیبہ سے ایسے مسائل کا استنباط کر لیتا ہے جب کہ استاد کی توجہ اس طرف نہیں جاتی۔ اس لیے یہ فرمایا جا رہا ہے کہ من وعن ارشادات نبویہ آگے منتقل ہوتے رہیں گے۔ تو جنہیں رب کریم نے فقاہت سے آراستہ فرمایا وہ ان سے مسائل اخذ کرتے رہیں گے۔ لہٰذا اس علمی امانت کو بغیر کسی کمی وبیشی کے آنے والی نسل تک منتقل کرنا لازمی اور ضروری ہے۔

3176- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلٍ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ وَاللهِ لَأَنْ يَهْدِيَ اللهُ بِهُدَاكَ رَجُلًا وَاحِدًا خَيْرٌ لَكَ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ

حضرت سہل یعنی ابن سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: قسم بخدا! اگر اللہ تعالیٰ تیری رہنمائی کے سبب ایک آدمی کو ہدایت عطا فرما دے تو یہ تیرے لیے سرخ اونٹوں سے زیادہ بہتر اور مفید ہے۔ (تو یہ کتنا اعزاز ہے ان لوگوں کے لیے جنہیں اللہ تعالیٰ نے نئی نسلوں کو سنوارنے اور انہیں زیور علم سے آراستہ کرنے کی توفیق عطا فرما رکھی ہیں)۔

بَابُ الْحَدِيثِ عَنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ (بنی اسرائیل سے حدیث لینے کا بیان)

3177- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حَدِّثُوا عَنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَلَا حَرَجَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بنی اسرائیل سے حدیث روایت کرو۔ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

فائدہ: ابتدائے اسلام میں ان سے روایات لینا ممنوع تھا کیونکہ یہ خدشہ تھا کہ وہ اپنی باتیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف منسوب کر کے بیان کر دیں۔ جب یہ احتمال باقی نہ رہا اور اسلام مضبوط اور راسخ ہو گیا تو پھر ابلاغ کی خاطر ان سے روایت لینے کی اجازت دی گئی۔ بشرطیکہ سند کے اعتبار سے اس میں کوئی ضعف نہ ہو۔ واللہ اعلم

3178- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُعَاذٌ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي حَسَّانَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ

كان نبي الله ﷺ يحدثنا عن بني إسرائيل حتى يصبح ما يقوم إلا إلى عظم صلاة

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ ہمیں بنی اسرائیل کے بارے گفتگو سناتے تھے، یہاں تک کہ (آپ بیان کرتے کرتے) صبح کر دیتے۔ پھر آپ نماز ادا کرنے کے لیے وہاں سے اٹھتے۔

فائدہ: اس روایت سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ عنوان میں مقصود بنی اسرائیل کے واقعات کا بیان ہو، جب کہ پہلی حدیث سے حدیث نبوی کی روایت کا اشارہ ملتا ہے۔ نتیجۃً عنوان میں دونوں احتمالات مراد ہو سکتے ہیں۔ واللہ اعلم

باب في طلب العلم لغير الله تعالى

اس کا بیان کہ جب طلب علم سے مقصود اللہ تعالیٰ کی رضا نہ ہو

3179۔ حدثنا أبو بكر بن أبي شيبة حدثنا سريج بن النعمان حدثنا فليح عن أبي طوالة عبد الله بن عبد الرحمن بن معمر الأنصاري عن سعيد بن يسار عن أبي هريرة رضی اللہ عنہ قال قال رسول الله ﷺ من تعلم علما مما يبتغى به وجه الله عز وجل لا يتعلمه إلا ليصيب به عرضا من الدنيا لم يجد عرف الجنة يوم القيامة يعني ريحها

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے وہ علم حاصل کیا جس سے اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی مقصود ہوتی ہے۔ لیکن اس نے اسے صرف سامان دنیا حاصل کرنے کے لیے سیکھا، تو وہ قیامت کے دن جنت کی ہوا بھی نہیں پائے گا۔ (چونکہ اعمال کا انحصار نیت پر ہے اس لیے علوم شرعیہ پڑھنے اور پڑھانے والوں کو چاہیے کہ ان کے پیش نظر فقط رب کریم کی رضا اور خوشنودی ہو۔ کوئی دنیوی غرض اور حرص مقصود نہ ہو۔ اگر ایسا ہو جائے تو پھر رب العالمین تو بڑا کریم ہے اور بڑا قدردان ہے۔ وہ بندہ نوازی کے سلیقوں سے خوب واقف ہے۔ اے کریم رب! ہماری اس سعی کو بھی اپنی رضا کا سبب بنا اور اسے فقط دنیا کے حوالے ہونے سے محفوظ فرما۔ (آمین ثم آمین)

باب في القصص (قصص کا بیان)

3180۔ حدثنا محمود بن خالد حدثنا أبو مسهر حدثني عباد بن عباد الخواص عن يحيى بن أبي عمرو السيباني عن عمرو بن عبد الله السيباني عن عوف بن مالك الأشجعي قال سمعت رسول الله ﷺ يقول لا يقص إلا أمير أو مأمور أو مختال

حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ حاکم یا محکوم یا متکبر اور فریب کرنے والے کے سوا کوئی قصے بیان نہیں کرتا۔

3181۔ حدثنا مسدد حدثنا جعفر بن سليمان عن المعلى بن زياد عن العلاء بن بشير المزني عن أبي الصديق الناجي عن أبي سعيد الخدري قال جلست في عصابة من ضعفاء المهاجرين وإن بعضهم ليستتر

بِبَعْضٍ مِنَ الْعُرْيِ وَقَارِئٌ يَقْرَأُ عَلَيْنَا إِذْ جَاءَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَامَ عَلَيْنَا فَلَمَّا قَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ سَكَتَ الْقَارِئُ فَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ مَا كُنْتُمْ تَصْنَعُونَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّهُ كَانَ قَارِئٌ لَنَا يَقْرَأُ عَلَيْنَا فَكُنَّا نَسْتَمِعُ إِلَى كِتَابِ اللهِ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَعَلَ مِنْ أُمَّتِي مَنْ أُمِرْتُ أَنْ أَصْبِرَ نَفْسِي مَعَهُمْ قَالَ فَجَلَسَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَسْطَنَا لِيَعْدِلَ بِنَفْسِهِ فِينَا ثُمَّ قَالَ بِيَدِهِ هَكَذَا فَتَحَلَّقُوا وَبَرَزَتْ وُجُوهُهُمْ لَهُ قَالَ فَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَرَفَ مِنْهُمْ أَحَدًا غَيْرِي فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَبْشِرُوا يَا مَعْشَرَ صَعَالِيكِ الْمُهَاجِرِينَ بِالنُّورِ التَّامِّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ قَبْلَ أَغْنِيَاءِ النَّاسِ بِنِصْفِ يَوْمٍ وَذَلِكَ خَمْسُ مِائَةِ سَنَةٍ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ میں فقراء مہاجرین کی جماعت میں بیٹھا ہوا تھا اور ان میں سے بعض بعض سے ننگا ہونے کی وجہ سے پردہ کر رہے تھے (یعنی غربت و افلاس کی وجہ سے بمشکل انہیں اتنا کپڑا میسر تھا کہ جس سے وہ اپنا ستر ڈھانپتے تھے) اور ایک قاری تھا جو ہمیں قرآن کریم پڑھ کر سنا رہا تھا کہ اچانک رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور آپ ہمارے پاس آ کر کھڑے ہو گئے۔ جب رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے تو قاری قرآن خاموش ہو گیا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا (یہاں اس طرف بھی اشارہ ہے کہ جب قرآن پڑھا جا رہا ہو تو سلام نہیں دینا چاہیے) پھر آپ نے پوچھا: تم کیا کر رہے تھے؟ ہم نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ کہ یہ قاری ہم پر قرآن کریم پڑھ رہے تھے اور ہم کتاب اللہ کو غور سے سن رہے تھے۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سب تعریفیں اس اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے میری امت میں ایسے افراد کو بنایا ہے جن کے بارے مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں بھی اپنے آپ کو ان کے ساتھ صبر کے ساتھ روک کر رکھوں۔ پھر رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان تشریف فرما ہو گئے تا کہ آپ اپنے آپ کو ہمارے برابر قرار دیں۔ پھر آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے اس طرف اشارہ کیا۔ پس تمام نے حلقہ بنا لیا اور ان کے چہرے آپ کے سامنے ہو گئے۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے میرے سوا کسی کو نہیں پہچانا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہیں بشارت ہو اے مہاجرین کے مفلس گروہ! تم قیامت کے دن خوشحال اور دولت مند لوگوں سے نصف دن پہلے نور تام کے ساتھ جنت میں داخل ہو گے اور وہ نصف دن پانچ سو برس کا ہے۔

3182- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنِي عَبْدُ السَّلَامِ يَعْنِي ابْنَ مُطَهَّرٍ أَبُو ظَفَرٍ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ خَلَفٍ الْعَمِّيُّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَأَنْ أَقْعُدَ مَعَ قَوْمٍ يَذْكُرُونَ اللهَ تَعَالَى مِنْ صَلَاةِ الْغَدَاةِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَعْتِقَ أَرْبَعَةً مِنْ وَلَدِ إِسْمَعِيلَ وَلَأَنْ أَقْعُدَ مَعَ قَوْمٍ يَذْكُرُونَ اللهَ مِنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ إِلَى أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَعْتِقَ أَرْبَعَةً

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرا ایسی قوم کے ساتھ بیٹھنا جو صبح کی نماز سے طلوع آفتاب تک اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں، میرے نزدیک اولاد اسمٰعیل میں سے چار غلام آزاد کرنے سے زیادہ محبوب اور پسندیدہ ہے۔ پھر میرا ایسی قوم کے ساتھ بیٹھنا جو نماز عصر سے لے کر غروب آفتاب تک اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے

ہیں، میرے نزدیک چار غلام آزاد کرنے سے زیادہ پسندیدہ ہے۔

3183۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبِيدَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَأْ عَلَيَّ سُورَةَ النِّسَاءِ قَالَ قُلْتُ أَقْرَأُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ أُنْزِلَ قَالَ إِنِّي[1] أُحِبُّ أَنْ أَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِي قَالَ فَقَرَأْتُ عَلَيْهِ حَتَّى إِذَا انْتَهَيْتُ إِلَى قَوْلِهِ فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ الْآيَةَ فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَإِذَا عَيْنَاهُ تَهْمِلَانِ

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم مجھے سورۃ النساء پڑھ کر سناؤ۔ میں نے عرض کی: میں آپ پر پڑھو حالانکہ آپ پر قرآن کریم نازل ہوا ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: میں یہ پسند کرتا ہوں کہ میں اپنے سوا دوسروں سے قرآن کریم سنوں۔ پھر میں نے آپ پر یہ سورت پڑھی یہاں تک کہ جب میں اس آیت پر پہنچا: فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ الآیہ تو میں نے اپنا سر اوپر اٹھایا اور دیکھا کہ آپ ﷺ کی آنکھوں سے آنسوؤں کے موتی جھڑ رہے تھے۔

1۔ ایک نسخہ میں انی نہیں ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَاب الْأَشْرِبَةِ (شرابوں کا بیان)

بَاب فِي تَحْرِيمِ الْخَمْرِ (شراب کے حرام ہونے کا بیان)

3184۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبُو حَيَّانَ حَدَّثَنِي الشَّعْبِيُّ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ قَالَ نَزَلَ تَحْرِيمُ الْخَمْرِ يَوْمَ نَزَلَ وَهِيَ مِنْ خَمْسَةِ أَشْيَاءَ مِنْ الْعِنَبِ وَالتَّمْرِ وَالْعَسَلِ وَالْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ وَالْخَمْرُ مَا خَامَرَ الْعَقْلَ وَثَلَاثٌ وَدِدْتُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُفَارِقْنَا حَتَّى يَعْهَدَ إِلَيْنَا فِيهِنَّ عَهْدًا نَنْتَهِي إِلَيْهِ الْجَدُّ وَالْكَلَالَةُ وَأَبْوَابٌ مِنْ أَبْوَابِ الرِّبَا

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: شراب کی حرمت کا حکم نازل ہوا۔ جب یہ حکم نازل ہوا تو اس وقت یہ پانچ چیزوں سے بنائی جاتی تھی: انگور سے، کھجور سے، شہد سے، گندم سے اور جو سے۔ اور خمر وہ ہوتا ہے جو عقل کو ڈھانپ لے (اسے زائل کر دے) اور تین چیزیں ہیں جن کے بارے میں نے چاہا کہ رسول اللہ ﷺ ہم سے جدا نہ ہوں یہاں تک کہ ان کے بارے میں آپ ہمیں واضح طور پر بیان فرمادیں کہ ہم اس تک پہنچ جائیں (یعنی اس پر عمل پیرا رہیں) دادا کا حصہ، کلالہ کا حکم اور ربا سے متعلق چند چیزیں۔

3185۔ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ مُوسَى الْخُتَّلِيُّ أَخْبَرَنَا إِسْمَعِيلُ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ لَمَّا نَزَلَ تَحْرِيمُ الْخَمْرِ قَالَ عُمَرُ اللّٰهُمَّ بَيِّنْ لَنَا فِي الْخَمْرِ بَيَانًا شِفَاءً فَنَزَلَتْ الْآيَةُ الَّتِي فِي الْبَقَرَةِ يَسْأَلُونَكَ عَنْ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ قُلْ فِيهِمَا إِثْمٌ كَبِيرٌ الْآيَةَ قَالَ فَدُعِيَ عُمَرُ فَقُرِئَتْ عَلَيْهِ قَالَ اللّٰهُمَّ بَيِّنْ لَنَا فِي الْخَمْرِ بَيَانًا شِفَاءً فَنَزَلَتْ الْآيَةُ الَّتِي فِي النِّسَاءِ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْرَبُوا الصَّلَاةَ وَأَنْتُمْ سُكَارَى فَكَانَ مُنَادِي رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُقِيمَتْ الصَّلَاةُ يُنَادِي أَلَا لَا يَقْرَبَنَّ الصَّلَاةَ سَكْرَانُ فَدُعِيَ عُمَرُ فَقُرِئَتْ عَلَيْهِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ بَيِّنْ لَنَا فِي الْخَمْرِ بَيَانًا شِفَاءً فَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ فَهَلْ أَنْتُمْ مُنْتَهُونَ قَالَ عُمَرُ انْتَهَيْنَا

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: جب شراب کی حرمت کا حکم نازل ہوا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ! ہمارے لیے شراب کے بارے واضح اور بین حکم نازل فرما۔ تو اس وقت سورۂ بقرہ کی یہ آیت نازل ہوئی: (ترجمہ) ''وہ آپ سے شراب اور جوئے کے بارے میں پوچھتے ہیں۔ آپ فرمادیجئے: ان دونوں میں بہت بڑا گناہ ہے الخ''۔ پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بلایا گیا اور ان پر یہ آیت پڑھی گئی۔ تو انہوں نے پھر کہا: اے اللہ! شراب کے بارے میں ہمارے لیے واضح اور بین حکم نازل فرما۔ تب وہ آیت نازل ہوئی جو سورۂ نساء میں ہے: (ترجمہ) ''اے ایمان والو! تم نماز کے قریب نہ جاؤ درآنحالیکہ تم نشے میں ہو''۔ جب نماز کھڑی ہوتی تھی تو رسول اللہ ﷺ کا منادی اعلان کرتا تھا: خبردار! کوئی نشے والا نماز

کے قریب نہ آئے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بلایا گیا اور انہیں یہ آیت پڑھ کر سنائی گئی تو انہوں نے کہا: اے اللہ! ہمارے لیے شراب کے بارے میں واضح اور بین حکم نازل فرما۔ تب یہ آیت نازل ہوئی: اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ۔ اس کے آخر میں ہے: کیا تم باز آؤ گے یا نہیں؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم باز آگئے۔

3186۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ دَعَاهُ وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ فَسَقَاهُمَا قَبْلَ أَنْ تُحَرَّمَ الْخَمْرُ فَأَمَّهُمْ عَلِيٌّ فِي الْمَغْرِبِ فَقَرَأَ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ فَخَلَطَ فِيهَا فَنَزَلَتْ لَا تَقْرَبُوا الصَّلَاةَ وَأَنْتُمْ سُكَارَى حَتَّى تَعْلَمُوا مَا تَقُولُونَ

ابو عبدالرحمن سلمی نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انصار میں سے ایک آدمی نے انہیں اور حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کو دعوت پر بلایا اور ان دونوں کو شراب پلائی۔ ابھی تک شراب حرام نہ ہوئی تھی۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مغرب کی نماز پڑھائی اور اس میں سورۃ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ پڑھی اور اس میں خلل پڑ گیا (اور حالت نشہ میں اس طرح تلاوت کر دی: قل یایھا الکافرون اعبد ما تعبدون ونحن نعبد ما تعبدون (کما فی روایۃ الترمذی) تب یہ حکم نازل ہوا تم نماز کے قریب نہ جاؤ درآنحالیکہ تم نشے میں ہو، یہاں تک کہ تم جان لو جو کچھ تم منہ سے کہہ رہے ہو۔

3187۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَزِيدَ النَّحْوِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْرَبُوا الصَّلَاةَ وَأَنْتُمْ سُكَارَى وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ قُلْ فِيهِمَا إِثْمٌ كَبِيرٌ وَمَنَافِعُ لِلنَّاسِ نَسَخَتْهُمَا الَّتِي فِي الْمَائِدَةِ إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنْصَابُ الْآيَةَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ ارشاد باری تعالیٰ: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْرَبُوا الصَّلَاةَ وَأَنْتُمْ سُكَارَى وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ قُلْ فِيهِمَا إِثْمٌ كَبِيرٌ وَمَنَافِعُ لِلنَّاسِ ان دونوں کو سورۃ مائدہ کی اس آیت نے منسوخ کر دیا ہے: إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنْصَابُ، الآیہ۔

3188۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كُنْتُ سَاقِيَ الْقَوْمِ حَيْثُ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ فِي مَنْزِلِ أَبِي طَلْحَةَ وَمَا شَرَابُنَا يَوْمَئِذٍ إِلَّا الْفَضِيخُ فَدَخَلَ عَلَيْنَا رَجُلٌ فَقَالَ إِنَّ الْخَمْرَ قَدْ حُرِّمَتْ وَنَادَى مُنَادِي رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقُلْنَا هَذَا مُنَادِي رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ جب شراب حرام ہوئی تو میں اس وقت حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے گھر میں ایک قوم کو شراب پلا رہا تھا۔ اس وقت ہماری شراب صرف کھجور سے بنی ہوئی تھی۔ پس اتنے میں ایک آدمی ہمارے پاس آیا اور اس نے کہا: بلاشبہ شراب حرام کر دی گئی ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی نے اعلان کر دیا ہے۔ تو ہم نے کہا: یہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا منادی ہے۔

بَابُ الْعِنَبِ يُعْصَرُ لِلْخَمْرِ (انگور کا بیان جسے شراب کے لیے نچوڑا جائے)

3189۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِي عَلْقَمَةَ مَوْلَاهُمْ وَعَبْدِ

الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْغَافِقِيِّ أَنَّهُمَا سَمِعَا ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَعَنَ اللهُ الْخَمْرَ وَشَارِبَهَا وَسَاقِيَهَا وَبَائِعَهَا وَمُبْتَاعَهَا وَعَاصِرَهَا وَمُعْتَصِرَهَا وَحَامِلَهَا وَالْمَحْمُولَةَ إِلَيْهِ

ابوعلقمہ اور عبدالرحمن بن عبداللہ غافقی دونوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے شراب، اسے پینے والے اور پلانے والے، اسے بیچنے والے اور اسے خریدنے والے، اسے نچوڑنے والے اور نچڑوانے والے، اسے اٹھانے والے اور اسے اٹھوانے والے سب پر لعنت کی ہے۔ (یعنی جس اعتبار سے بھی کوئی اس حرام شے کی تیاری اور ترسیل وغیرہ میں معاون ہوگا وہ رب کریم کی لعنت کا مستحق ٹھہرے گا)۔

بَاب مَا جَاءَ فِي الْخَمْرِ تُخَلَّلُ (شراب کو سرکہ بنا لیے جانے کا بیان)

3190۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ السُّدِّيِّ عَنْ أَبِي هُبَيْرَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ أَبَا طَلْحَةَ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ أَيْتَامٍ وَرِثُوا خَمْرًا قَالَ أَهْرِقْهَا قَالَ أَفَلَا أَجْعَلُهَا خَلًّا قَالَ لَا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے حضور نبی مکرم ﷺ سے چند یتیموں کے بارے پوچھا جو شراب کے وارث ہوئے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو اسے بہا دے۔ پھر عرض کی: کیا میں اس کا سرکہ نہ بنالوں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں۔

بَاب الْخَمْرِ مِمَّا هُوَ (اس کا بیان کہ شراب کن کن چیزوں سے بنائی جاتی ہے)

3191۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ عَنْ الشَّعْبِيِّ عَنْ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّ مِنْ الْعِنَبِ خَمْرًا وَإِنَّ مِنْ التَّمْرِ خَمْرًا وَإِنَّ مِنْ الْعَسَلِ خَمْرًا وَإِنَّ مِنْ الْبُرِّ خَمْرًا وَإِنَّ مِنْ الشَّعِيرِ خَمْرًا

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک انگور سے شراب بنائی جاتی ہے، کھجور سے شراب بنائی جاتی ہے، شہد سے شراب بنائی جاتی ہے، گندم سے شراب بنائی جاتی ہے اور جو سے شراب بنائی جاتی ہے۔

3192۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ أَبُو غَسَّانَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى الْفُضَيْلِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ أَبِي حَرِيزٍ أَنَّ عَامِرًا حَدَّثَهُ أَنَّ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّ الْخَمْرَ مِنْ الْعَصِيرِ وَالزَّبِيبِ وَالتَّمْرِ وَالْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ وَالذُّرَةِ وَإِنِّي أَنْهَاكُمْ عَنْ كُلِّ مُسْكِرٍ

ابوحریز سے روایت ہے کہ عامر نے اسے بیان کیا ہے کہ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: بے شک شراب انگور کے جوس سے، خشک انگور سے، کھجور سے، گندم، جو اور مکئی سے بنائی جاتی ہے اور میں تمہیں ہر نشہ لانے والی شے سے منع کرتا ہوں۔

فائدہ: اس روایت میں اس طرف اشارہ موجود ہے کہ شراب کی تیاری صرف انہی چیزوں میں محصور نہیں ہے۔ بلکہ ان کے سوا بھی ایسی اشیاء ہیں جن سے شراب کشید کی جاتی ہے۔ اس لیے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: میں تمہیں نشہ والی شے سے منع فرماتا ہوں۔ نتیجۃً جس شے سے بھی بنائی جائے اور جیسے تیار کی جائے ہر صورت میں حرام ہے۔

3193۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا أَبَانُ حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ الْخَمْرُ مِنْ هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ النَّخْلَةِ وَالْعِنَبَةِ قَالَ أَبُو دَاوُد اسْمُ أَبِي كَثِيرٍ الْغُبَرِيِّ يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غُفَيْلَةَ السُّحَيْمِيُّ وَقَالَ بَعْضُهُمْ أُذَيْنَةُ وَالصَّوَابُ غُفَيْلَةُ[1]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شراب ان دو درختوں سے بنائی جاتی ہے: (یعنی) کھجور اور انگور سے۔

ابوداؤد نے کہا ہے کہ ابوکثیر غبری کا نام یزید بن عبدالرحمن بن غفیلہ سحیمی ہے اور بعض نے اذینہ کہا ہے۔ لیکن صحیح غفیلہ ہے۔

بَاب النَّهْيِ عَنْ الْمُسْكِرِ (نشہ لانے والی شے سے نہی کا بیان)

3194۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى فِي آخَرِينَ قَالُوا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ وَمَنْ مَاتَ وَهُوَ يَشْرَبُ الْخَمْرَ يُدْمِنُهَا لَمْ يَشْرَبْهَا فِي الْآخِرَةِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر نشہ لانے والی شے خمر ہے اور ہر نشہ لانے والی شے حرام ہے اور وہ آدمی جو فوت ہوا درآنحالیکہ وہ شراب پیتا ہوا اور ہمیشہ پیتا رہا ہو۔ تو وہ آخرت میں شراب طہور نہیں پیے گا (یعنی نہ جنت میں داخل ہوگا اور نہ ہی شراب طہور سے لطف اندوز ہوگا)۔

3195۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عُمَرَ الصَّنْعَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ أَبِي شَيْبَةَ[2] يَقُولُ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ كُلُّ مُخَمِّرٍ خَمْرٌ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ وَمَنْ شَرِبَ مُسْكِرًا بُخِسَتْ صَلَاتُهُ أَرْبَعِينَ صَبَاحًا فَإِنْ تَابَ تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ فَإِنْ عَادَ الرَّابِعَةَ كَانَ حَقًّا عَلَى اللَّهِ أَنْ يَسْقِيَهُ مِنْ طِينَةِ الْخَبَالِ قِيلَ وَمَا طِينَةُ الْخَبَالِ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ صَدِيدُ أَهْلِ النَّارِ وَمَنْ سَقَاهُ صَغِيرًا لَا يَعْرِفُ حَلَالَهُ مِنْ حَرَامِهِ كَانَ حَقًّا عَلَى اللَّهِ أَنْ يَسْقِيَهُ مِنْ طِينَةِ الْخَبَالِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: ہر عقل کو ڈھانپ لینے والی شے خمر ہے اور ہر نشہ لانے والی شے حرام ہے۔ اور جس کسی نے کوئی نشہ والی شے پی تو اس کی چالیس دن کی نمازیں ضائع کردی گئیں (یعنی ان کی برکات اور ثمرات سے اسے محروم کردیا گیا) پھر اگر وہ توبہ کرلے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرمالے گا اور اگر اس نے چوتھی بار شراب پی تو اللہ تعالیٰ کا یہ حق ہے کہ وہ اسے طینۃ الخبال پلائے۔ عرض کی گئی: یارسول اللہ! ﷺ طینۃ الخبال کیا ہے؟ تو

1۔ قال ابوداؤد الخ صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔ 2۔ ایک نسخہ میں النعمان بن بشیر ہے۔

آپ ﷺ نے فرمایا: اہل جہنم کی پیپ اور جس کسی نے کسی صغیر (نابالغ) کو شراب پلائی جو اس کے حلال و حرام سے واقف نہ ہو تو اللہ تعالیٰ کا یہ حق ہے کہ وہ اسے طینۃ الخبال پلائے۔

فائدہ: کتنی نجاست اور حرمت شراب میں پائی جاتی ہے کہ آدمی کی چالیس دنوں کی نماز جیسی عبادت اس سے ضائع ہو جاتی ہے۔ تو پھر اس کے جو نجس اثرات آدمی پر ظاہر ہوں گے ان کا اندازہ اتنا مشکل نہیں ہے۔ رب کریم ہر مومن کو اس کی نجاست سے محفوظ رکھے۔ آمین

3196۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ بَكْرِ بْنِ أَبِي الْفُرَاتِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَا أَسْكَرَ كَثِيرُهُ فَقَلِيلُهُ حَرَامٌ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ شے جس کی کثیر مقدار نشہ لائے تو اس کی قلیل مقدار بھی حرام ہے۔

3197۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ سُئِلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ الْبِتْعِ فَقَالَ كُلُّ شَرَابٍ أَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ قَالَ أَبُو دَاوُد قَرَأْتُ عَلَى يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ رَبِّهِ الْجُرْجُسِيِّ حَدَّثَكُمْ مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ الزُّبَيْدِيِّ عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْحَدِيثِ بِإِسْنَادِهِ زَادَ وَالْبِتْعُ نَبِيذُ الْعَسَلِ كَانَ أَهْلُ الْيَمَنِ يَشْرَبُونَهُ قَالَ أَبُو دَاوُد سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ مَا كَانَ أَثْبَتَهُ مَا كَانَ فِيهِمْ مِثْلُهُ يَعْنِي فِي أَهْلِ حِمْصٍ يَعْنِي الْجُرْجُسِيَّ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ سے البتع (شہد کی شراب) کے بارے پوچھا گیا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہر وہ شراب جو نشہ لائے وہ حرام ہے۔

ابو داؤد نے کہا ہے کہ میں نے یزید بن عبدربہ جرجسی پر یہ حدیث پڑھی کہ محمد بن حرب نے زبیدی سے اور انہوں نے زہری سے یہ حدیث اسی اسناد کے ساتھ تمہیں بیان کی ہے اور یہ زیادہ ہے: بتع شہد کی نبیذ ہے۔ اہل یمن اسے پیتے تھے۔ ابو داؤد نے کہا: میں نے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ لا الہ الا اللہ اہل حمص میں کیسا ثقہ اور معتمد آدمی تھا۔ ان میں اس کی مثل کوئی نہیں ہے۔ آپ نے یہ جرجسی کے بارے فرمایا۔

3198۔ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ مُحَمَّدٍ يَعْنِي ابْنَ إِسْحَقَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْيَزَنِيِّ عَنْ دَيْلَمٍ الْحِمْيَرِيِّ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّا بِأَرْضٍ بَارِدَةٍ نُعَالِجُ فِيهَا عَمَلًا شَدِيدًا وَإِنَّا نَتَّخِذُ شَرَابًا مِنْ هَذَا الْقَمْحِ نَتَقَوَّى بِهِ عَلَى أَعْمَالِنَا وَعَلَى بَرْدِ بِلَادِنَا قَالَ هَلْ يُسْكِرُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاجْتَنِبُوهُ قَالَ قُلْتُ فَإِنَّ النَّاسَ غَيْرُ تَارِكِيهِ قَالَ فَإِنْ لَمْ يَتْرُكُوهُ فَقَاتِلُوهُمْ

مرثد بن عبداللہ یزنی نے دیلم الحمیری سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے بیان کیا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا اور عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ بے شک ہم ٹھنڈی زمین کے رہنے والے ہیں اور ہم اس میں سخت، مشقت آمیز کام کرتے ہیں

اور ہم اس گندم سے شراب بناتے ہیں اور ہم اس کے ساتھ اپنے کاموں کے لیے قوت حاصل کرتے ہیں اور اپنے شہروں کی سردی کا دفاع کرتے ہیں۔ تو آپ ﷺ نے پوچھا: کیا یہ نشہ لاتی ہے؟ میں نے عرض کی: ہاں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم اس سے اجتناب کرو۔ میں نے عرض کی: لوگ تو اسے چھوڑنے کے لیے تیار نہ ہوں گے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: سو اگر وہ اسے نہ چھوڑیں تو تم ان سے قتال کرو (یعنی جو حرام شے کے ارتکاب پر مصر ہو اور تنبیہ کے باوجود اس سے باز نہ آئے تو پھر اس کے خلاف طاقت کا استعمال لازم ہے۔ تاکہ کسی کو احکام اسلامیہ کی تحقیر و تذلیل کی جرأت نہ ہو)۔

3199۔ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ شَرَابٍ مِنَ الْعَسَلِ فَقَالَ ذَاكَ الْبِتْعُ قُلْتُ وَيُنْتَبَذُ مِنَ الشَّعِيرِ وَالذُّرَةِ فَقَالَ ذَلِكَ الْمِزْرُ ثُمَّ قَالَ أَخْبِرْ قَوْمَكَ أَنَّ كُلَّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ میں نے حضور نبی مکرم ﷺ سے شہد کی شراب کے بارے پوچھا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: بتع وہی ہے۔ پھر میں نے عرض کی: جو اور مکئی سے بھی نبیذ بنائی جاتی ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: مزر وہی ہے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: تو اپنی قوم کو اطلاع کر دو کہ ہر نشہ لانے والی شے حرام ہے۔

3200۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ نَهَى عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَالْكُوبَةِ وَالْغُبَيْرَاءِ وَقَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ قَالَ أَبُو دَاوُد قَالَ ابْنُ سَلَامٍ أَبُو عُبَيْدٍ الْغُبَيْرَاءُ السُّكُرْكَةُ تُعْمَلُ مِنَ الذُّرَةِ شَرَابٌ يَعْمَلُهُ الْحَبَشَةُ[1]

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے شراب، جوئے، کوبہ (باجا، طبلہ اور سارنگی وغیرہ) اور غبیراء سے منع فرمایا ارشاد فرمایا: ہر نشہ لانے والی شے حرام ہے۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ ابن سلام ابو عبید نے بیان کیا کہ غبیراء کو سکر کہا جاتا ہے۔ یہ شراب ہے جو مکئی سے بنائی جاتی ہے اور حبشہ کے لوگ اس کا کاروبار کرتے ہیں۔

3201۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا أَبُو شِهَابٍ عَبْدُ رَبِّهِ بْنُ نَافِعٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَمْرٍو الْفُقَيْمِيِّ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ كُلِّ مُسْكِرٍ وَمُفَتِّرٍ

شہر بن حوشب نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے بیان فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ہر نشہ لانے والی اور سستی لانے والی شے سے منع فرمایا ہے۔

فائدہ: علامہ خطابی نے بیان کیا ہے کہ مفتر سے مراد ہر وہ شراب ہے جو اعضاء میں فتور اور سستی پیدا کر دیتی ہے اور آدمی میں غشی کے آثار ظاہر کر دیتی ہے اور یہی نشے کی ابتدا ہے۔ چونکہ یہ نشے کا ذریعہ اور سبب ہے اس لیے آپ ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے۔ (بذل ص 22 ج 17)

3202۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَمُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ قَالَا حَدَّثَنَا مَهْدِيٌّ يَعْنِي ابْنَ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ قَالَ مُوسَى

1۔ قال ابوداؤد الخ صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

وَهُوَ عَمْرُو بْنُ سَلْمٍ الْأَنْصَارِيُّ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ وَمَا أَسْكَرَ مِنْهُ الْفَرَقُ فَمِلْءُ الْكَفِّ مِنْهُ حَرَامٌ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ میں نے رسول اللہ علیہ السلام کو یہ فرماتے سنا ہے کہ ہر نشہ لانے والی شے حرام ہے اور ہر وہ شے جس کا ایک فرق (سولہ رطل) نشہ لائے تو اس سے ایک چلو بھی حرام ہے۔

بَابٌ فِي الدَّاذِيِّ (داذی (ایک قسم کی شراب ہے) کی حرمت کا بیان)

3203۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ حَاتِمِ بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ دَخَلَ عَلَيْنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ غَنْمٍ فَتَذَاكَرْنَا الطِّلَاءَ فَقَالَ حَدَّثَنِي أَبُو مَالِكٍ الْأَشْعَرِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ لَيَشْرَبَنَّ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي الْخَمْرَ يُسَمُّونَهَا بِغَيْرِ اسْمِهَا

مالک بن ابی مریم نے بیان کیا ہے کہ حضرت عبدالرحمن بن غنم رضی اللہ عنہ ہمارے پاس آئے تو ہم نے طلاء (انگور کا وہ رس جس کو پکایا جائے اور اس کے دو حصے ختم ہو جائیں اور ایک حصہ باقی رہ جائے) کے بارے مذاکرہ کیا۔ تو انہوں نے بیان کیا کہ مجھے ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ انہوں نے رسول اللہ علیہ السلام کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میری امت کے لوگ شراب پئیں گے اور اسے شراب کے سوا کوئی اور نام دیں گے۔

3204۔ قَالَ أَبُو دَاوُد حَدَّثَنَا شَيْخٌ مِنْ أَهْلِ وَاسِطٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مَنْصُورٍ الْحَارِثُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ سَمِعْتُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيَّ وَسُئِلَ عَنِ الدَّاذِيِّ فَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَيَشْرَبَنَّ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي الْخَمْرَ يُسَمُّونَهَا بِغَيْرِ اسْمِهَا قَالَ أَبُو دَاوُد وَقَالَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ الدَّاذِيُّ شَرَابُ الْفَاسِقِينَ[1]

ابو منصور حارث بن منصور نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت سفیان ثوری سے سنا اور ان سے داذی کے بارے پوچھا گیا تو انہوں نے کہا کہ رسول اللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ میری امت کے لوگ شراب ضرور پئیں گے اور وہ اسے شراب کے سوا کوئی اور نام دیں گے اور ابو سفیان ثوری نے کہا کہ داذی فاسقوں کی شراب ہے۔

بَابٌ فِي الْأَوْعِيَةِ (شراب کے برتنوں کا بیان)

3205۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ حَيَّانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ قَالَا نَشْهَدُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم نَهَى عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ وَالنَّقِيرِ

حضرت ابن عمر اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما دونوں نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ علیہ السلام نے دباء، حنتم، مزفت اور نقیر سے منع فرمایا ہے (یہ چار قسم کے وہ برتن ہیں جن میں شراب تیار کی جاتی تھی۔ ابتداً شراب کا تصور ذہن سے نکالنے کے لیے ان برتنوں کا استعمال بھی منع فرمادیا اور جب شراب کی حرمت ذہنوں میں راسخ ہوگئی تو پھر نبیذ اور دیگر ضروریات کے لیے

1۔ حدیث نمبر 3204 صرف مطبوعہ بیروت میں ہے اور مطبوعہ دہلی کے حاشیہ میں درج ہے۔

ان کے استعمال کی اجازت دے دی گئی۔ (بذل ص25 ج6))

3206۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ وَمُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْمَعْنِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ يَعْلَى يَعْنِي ابْنَ حَكِيمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ حَرَّمَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم نَبِيذَ الْجَرِّ فَخَرَجْتُ فَزِعًا مِنْ قَوْلِهِ حَرَّمَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم نَبِيذَ الْجَرِّ فَدَخَلْتُ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ أَمَا تَسْمَعُ مَا يَقُولُ ابْنُ عُمَرَ قَالَ وَمَا ذَاكَ قُلْتُ قَالَ حَرَّمَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم نَبِيذَ الْجَرِّ قَالَ صَدَقَ حَرَّمَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم نَبِيذَ الْجَرِّ قُلْتُ وَمَا الْجَرُّ قَالَ كُلُّ شَيْءٍ يُصْنَعُ مِنْ مَدَرٍ

حضرت سعید بن جبیر نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے گھڑے میں بنائے جانے والی نبیذ کو حرام قرار دیا ہے۔ پس میں اس قول سے گھبرائے ہوئے نکلا کہ رسول اللہ ﷺ نے نبیذ الجر کو حرام قرار دیا ہے اور میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس گیا۔ میں نے کہا: کیا تم نے سنا ہے جو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہہ رہے ہیں؟ تو انہوں نے پوچھا: وہ کیا ہے؟ میں نے بتایا: انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے نبیذ الجر کو حرام قرار دیا ہے۔ تو انہوں نے کہا: انہوں (ابن عمر رضی اللہ عنہما) نے سچ کہا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے نبیذ الجر کو حرام قرار دیا ہے۔ پھر میں نے پوچھا: جر سے کیا مراد ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: ہر وہ شے جو مٹی سے بنائی جاتی ہے (مراد مٹی کا گھڑا وغیرہ برتن ہے)۔

3207۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ح وَحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ وَقَالَ مُسَدَّدٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَهَذَا حَدِيثُ سُلَيْمَانَ قَالَ قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ عَلَى رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّا هَذَا الْحَيَّ مِنْ رَبِيعَةَ قَدْ حَالَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ كُفَّارُ مُضَرَ وَلَيْسَ[1] نَخْلُصُ إِلَيْكَ إِلَّا فِي شَهْرٍ حَرَامٍ فَمُرْنَا بِشَيْءٍ نَأْخُذُ بِهِ وَنَدْعُو إِلَيْهِ مَنْ وَرَاءَنَا قَالَ آمُرُكُمْ بِأَرْبَعٍ وَأَنْهَاكُمْ عَنْ أَرْبَعٍ الْإِيمَانُ بِاللهِ وَشَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَعَقَدَ بِيَدِهِ وَاحِدَةً وَقَالَ مُسَدَّدٌ الْإِيمَانُ بِاللهِ ثُمَّ فَسَّرَهَا لَهُمْ شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ وَإِقَامُ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءُ الزَّكَاةِ وَأَنْ تُؤَدُّوا الْخُمُسَ مِمَّا غَنِمْتُمْ وَأَنْهَاكُمْ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ وَالْمُقَيَّرِ وَقَالَ ابْنُ عُبَيْدٍ النَّقِيرِ مَكَانَ الْمُقَيَّرِ وَقَالَ مُسَدَّدٌ وَالنَّقِيرِ وَالْمُقَيَّرِ لَمْ يَذْكُرِ الْمُزَفَّتَ قَالَ أَبُو دَاوُد أَبُو جَمْرَةَ نَصْرُ بْنُ عِمْرَانَ الضُّبَعِيُّ

ابو جمرہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ کہتے سنا ہے اور مسدد نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے اور یہ سلیمان کی حدیث ہے۔ انہوں نے بیان کیا کہ عبدالقیس کا ایک وفد رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ بے شک ہم قبیلہ ربیعہ کے لوگ ہیں، ہمارے اور آپ کے درمیان مضر کے کفار حائل ہیں اور ہم شہر حرام کے سوا آپ کے پاس حاضر نہیں ہو سکتے۔ پس آپ ہمیں ایسی شے کا حکم ارشاد فرمایئے جسے ہم خود اپنا لیں اور اپنے پیچھے رہنے والے لوگوں کو اس کی طرف دعوت دیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: میں تمہیں چار چیزوں کا حکم دیتا

1۔ ایک نسخہ میں لسنا ہے۔

ہوں اور چار چیزوں سے منع کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایمان لانا اور شہادت دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اپنے ہاتھ سے ایک ہونے کا اشارہ کیا۔ اور مسدد نے کہا: اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا اور یہ کہ تم مال غنیمت میں سے خمس ادا کرنا اور میں تمہیں دباء، حنتم، مزفت اور مقیر سے منع کرتا ہوں اور ابن عبید نے مقیر کی جگہ نقیر ذکر کیا ہے اور مسدد نے نقیر اور مقیر کا ذکر کیا ہے، مزفت کا ذکر نہیں کیا۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ ابو جمرہ سے مراد نصر بن عمران ضبعی ہے (مقیر اور مزفت سے مراد طلاء کیا ہوا گھڑا ہے۔ جب کہ نقیر سے مراد ایسا برتن ہے جو کھجور کے تنا کو اندر سے کھوکھلا کر کے بنایا جائے۔ واللہ اعلم)

3208۔ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ عَنْ نُوحِ بْنِ قَيْسٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لِوَفْدِ عَبْدِ الْقَيْسِ أَنْهَاكُمْ عَنِ النَّقِيرِ وَالْمُقَيَّرِ وَالْحَنْتَمِ وَالدُّبَّاءِ وَالْمَزَادَةِ الْمَجْبُوبَةِ وَلَكِنِ اشْرَبْ فِي سِقَائِكَ وَأَوْكِهِ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبَانُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ عِكْرِمَةَ وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قِصَّةِ وَفْدِ عَبْدِ الْقَيْسِ قَالُوا فِيمَ نَشْرَبُ يَا نَبِيَّ اللهِ فَقَالَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ عَلَيْكُمْ بِأَسْقِيَةِ الْأَدَمِ الَّتِي يُلَاثُ عَلَى أَفْوَاهِهَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے وفد عبدالقیس کو فرمایا: میں تمہیں نقیر، مقیر، حنتم (سبز لاکھی گھڑا) دباء (کدو سے بنایا ہوا برتن) اور کٹے ہوئے مشکیزے کے استعمال سے منع کرتا ہوں۔ البتہ تم اپنے مشکیزے میں پیا کرو اور اسے اوپر سے باندھ دیا کرو۔

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے وفد عبدالقیس کے واقعہ میں نقل کیا ہے کہ ان لوگوں نے عرض کی: یا نبی اللہ! ﷺ ہم کون سے برتنوں میں پیا کریں؟ تو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم پر چمڑے کے بنے ہوئے ایسے مشکیزے لازم ہیں جن کے منہ باندھے جا سکتے ہیں (یعنی ایسے مشکیزوں کو استعمال میں لاؤ اور ان برتنوں کے قریب نہ جاؤ جو شراب بنانے کے لیے استعمال کیے جاتے ہیں)۔

3209۔ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عَوْفٍ عَنْ أَبِي الْقَمُوصِ زَيْدِ بْنِ عَلِيٍّ حَدَّثَنِي رَجُلٌ كَانَ مِنَ الْوَفْدِ الَّذِينَ وَفَدُوا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ مِنْ عَبْدِ الْقَيْسِ يَحْسَبُ عَوْفٌ أَنَّ اسْمَهُ قَيْسُ بْنُ النُّعْمَانِ فَقَالَ لَا تَشْرَبُوا فِي نَقِيرٍ وَلَا مُزَفَّتٍ وَلَا دُبَّاءٍ وَلَا حَنْتَمٍ وَاشْرَبُوا فِي الْجِلْدِ الْمُوكَى عَلَيْهِ فَإِنِ اشْتَدَّ فَاكْسِرُوهُ بِالْمَاءِ فَإِنْ أَعْيَاكُمْ فَأَهْرِيقُوهُ

ابوالقموص زید بن علی سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے مجھے بیان کیا ہے جو اس وفد میں شامل تھا جو عبدالقیس سے وفد بن کر حضور نبی کریم ﷺ کے پاس آیا تھا اور عوف گمان کرتے ہیں کہ اس کا نام قیس بن نعمان ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم نبیذ نہ پیو نقیر میں، نہ ہی مزفت میں، نہ دباء میں اور نہ ہی حنتم میں اور تم چمڑے کے برتن میں پیو جسے اوپر سے بند کیا گیا ہو۔ اور اگر اس میں تیزی آجائے تو پانی ڈال کر اسے کم کر دو اور اگر اس کے باوجود نبیذ کی تیزی کم نہ ہو تو پھر اسے باہر بہا دو (یعنی پھر اس کا استعمال مباح نہیں ہے)۔

3210- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ بَذِيمَةَ حَدَّثَنِي قَيْسُ بْنُ حَبْتَرٍ النَّهْشَلِيُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ وَفْدَ عَبْدِ الْقَيْسِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ فِيمَ نَشْرَبُ قَالَ لَا تَشْرَبُوا فِي الدُّبَّاءِ وَلَا فِي الْمُزَفَّتِ وَلَا فِي النَّقِيرِ وَانْتَبِذُوا فِي الْأَسْقِيَةِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ فَإِنِ اشْتَدَّ فِي الْأَسْقِيَةِ قَالَ فَصُبُّوا عَلَيْهِ الْمَاءَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ فَقَالَ لَهُمْ فِي الثَّالِثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ أَهْرِيقُوهُ ثُمَّ قَالَ إِنَّ اللهَ حَرَّمَ عَلَيَّ أَوْ حُرِّمَ الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْكُوبَةُ قَالَ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ قَالَ سُفْيَانُ فَسَأَلْتُ عَلِيَّ بْنَ بَذِيمَةَ عَنِ الْكُوبَةِ قَالَ الطَّبْلُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وفد عبدالقیس میں شامل لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ ہم کون سے برتنوں میں نبیذ بنا کر پئیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم دباء، مزفت اور نقیر میں نہ پیو اور تم مشکیزوں میں نبیذ بناؤ۔ انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ اگر مشکیزوں میں نبیذ میں تیزی آ جائے تو؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: پھر تم اس پر پانی انڈیل دو۔ انہوں نے پھر اسی طرح عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ۔ تو آپ ﷺ نے تیسری یا چوتھی بار انہیں فرمایا: پھر تم اسے باہر بہا دو۔ پھر فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھ پر حرام قرار دیا ہے، یا شراب، جوا اور کوبہ حرام کر دیے گئے ہیں۔ مزید فرمایا: اور ہر نشہ لانے والی شے حرام ہے۔

سفیان نے بیان کیا ہے: میں نے علی بن بذیمہ سے کوبہ کے بارے پوچھا تو انہوں نے بتایا: اس سے مراد طبل (ڈھول) ہے۔

3211- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ سُمَيْعٍ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ عُمَيْرٍ عَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ نَهَانَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيرِ وَالْجِعَةِ

مالک بن عمیر نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے بیان کیا: رسول اللہ ﷺ نے دباء، حنتم، نقیر اور جو کی شراب سے منع کیا ہے۔

3212- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا مُعَرِّفُ بْنُ وَاصِلٍ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَيْتُكُمْ عَنْ ثَلَاثٍ وَأَنَا آمُرُكُمْ بِهِنَّ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ فَزُورُوهَا فَإِنَّ فِي زِيَارَتِهَا تَذْكِرَةً وَنَهَيْتُكُمْ عَنِ الْأَشْرِبَةِ أَنْ تَشْرَبُوا[1] إِلَّا فِي ظُرُوفِ الْأَدَمِ فَاشْرَبُوا فِي كُلِّ وِعَاءٍ غَيْرَ أَنْ لَا تَشْرَبُوا مُسْكِرًا وَنَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُومِ الْأَضَاحِيِّ أَنْ تَأْكُلُوهَا بَعْدَ ثَلَاثٍ فَكُلُوا وَاسْتَمْتِعُوا بِهَا فِي أَسْفَارِكُمْ

ابن بریدہ نے اپنے باپ سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے تمہیں تین چیزوں سے منع کیا ہے اور میں ان کے بدلے تین چیزوں کا تمہیں حکم دیتا ہوں۔ میں نے تمہیں زیارت قبور سے منع کیا تھا پس اب تم ان کی زیارت کرو کیونکہ ان کی زیارت سے آخرت کی یاد آتی ہے (یا ان کی زیارت میں نصیحت ہے) اور میں نے تمہیں مشروبات کے بارے منع کیا ہے کہ تم انہیں صرف چمڑے کے برتنوں میں پیو۔ پس اب تم ہر برتن میں پیو مگر یہ کہ تم نشہ آور مشروبات نہ پیو۔ اور میں

1۔ ایک نسخہ میں أن لا تشربوا ہے۔

نے تمہیں تین دنوں کے بعد قربانی کا گوشت کھانے سے منع کیا تھا، پس اب تم کھاؤ اور اب تم سفروں کے دوران اس سے لطف اندوز ہو (فوائد حاصل کرو)۔

3213۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ لَمَّا نَهَى رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم عَنِ الْأَوْعِيَةِ قَالَ قَالَتِ الْأَنْصَارُ إِنَّهُ لَا بُدَّ لَنَا قَالَ فَلَا إِذَنْ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے برتنوں کے استعمال سے منع فرمایا تو انصار نے عرض کی: ہمارے لیے تو ان کا استعمال ضروری ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تب میں ان سے نہیں روکتا۔

3214۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ زِيَادٍ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ زِيَادِ بْنِ فَيَّاضٍ عَنْ أَبِي عِيَاضٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ ذَكَرَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم الْأَوْعِيَةَ الدُّبَّاءَ وَالْحَنْتَمَ وَالْمُزَفَّتَ وَالنَّقِيرَ فَقَالَ أَعْرَابِيٌّ إِنَّهُ لَا ظُرُوفَ لَنَا فَقَالَ اشْرَبُوا مَا حَلَّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ يَعْنِي ابْنَ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ بِإِسْنَادِهِ قَالَ اجْتَنِبُوا مَا أَسْكَرَ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے برتنوں کا ذکر کیا (یعنی) دباء، حنتم، مزفت اور نقیر کا۔ تو ایک اعرابی نے عرض کی: ہمارے پاس تو ان کے سوا کوئی برتن ہی نہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم (ان میں) وہ شے پیو جو حلال ہے۔

حسن بن علی، یحییٰ بن آدم اور شریک نے اپنی اسناد کے ساتھ بیان کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ایسے مشروبات سے اجتناب کرو جو نشہ لائیں۔

3215۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ كَانَ يُنْبَذُ لِرَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم فِي سِقَاءٍ فَإِذَا لَمْ يَجِدُوا سِقَاءً نُبِذَ لَهُ فِي تَوْرٍ مِنْ حِجَارَةٍ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے لیے مشکیزے میں نبیذ بنائی جاتی تھی اور جب وہ مشکیزہ نہ پاتے تو پھر پتھر کے برتن میں نبیذ بنائی جاتی۔

بَابٌ فِي الْخَلِيطَيْنِ (دو مخلوط چیزوں کی شراب کا بیان)

3216۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم أَنَّهُ نَهَى أَنْ يُنْتَبَذَ الزَّبِيبُ وَالتَّمْرُ جَمِيعًا وَنَهَى أَنْ يُنْتَبَذَ الْبُسْرُ وَالرُّطَبُ جَمِيعًا

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع فرمایا کہ خشک انگور اور کھجور دونوں کو ملا کر ان سے نبیذ بنائی جائے اور آپ ﷺ نے اس سے بھی منع فرمایا کہ خشک اور تازہ کھجور دونوں کو ملا کر ان سے نبیذ بنائی جائے۔

فائدہ: چونکہ اس طرح اس میں جلدی تیزی آنے کا امکان ہوتا ہے اس لیے آپ ﷺ نے اس سے مطلق منع فرما

1۔ ایک نسخہ میں یُنْتَبَذُ ہے۔

دیا۔ اب امام مالک، امام احمد بن حنبل اور اکثر شوافع وغیرہ نے کہا ہے کہ دو چیزوں کو ملا کر جو نبیذ وغیرہ بنائی جائے اس کا استعمال مطلق ممنوع ہے، چاہے اس میں نشہ ہو یا نہ ہو، جب کہ احناف اور سفیان ثوری نے اس کی رخصت دی ہے بشرطیکہ اس کے اندر نشہ نہ ہو اور لیث بن سعد نے کہا کہ ملی ہوئی نبیذ کا استعمال مکروہ ہے۔ (بذل ص 37 ج 16)

3217۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا أَبَانُ حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ نَهَى عَنْ خَلِيطِ الزَّبِيبِ وَالتَّمْرِ وَعَنْ خَلِيطِ الْبُسْرِ وَالتَّمْرِ وَعَنْ خَلِيطِ الزَّهْوِ وَالرُّطَبِ وَقَالَ انْتَبِذُوا كُلَّ وَاحِدَةٍ عَلَى حِدَةٍ قَالَ وَحَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا الْحَدِيثِ

حضرت ابوقتادہ نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے خشک انگور اور کھجور ملا کر اور خشک کھجور اور پکی ہوئی کھجور ملا کر اور تازہ اور پکی ہوئی کھجور ملا کر نبیذ بنانے سے منع فرمایا اور فرمایا کہ تم ان میں سے ہر ایک کی علیحدہ علیحدہ نبیذ بنالو۔ اور یحییٰ نے بیان کیا کہ ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ سے بھی یہ حدیث مجھے بیان کی ہے۔

3218۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَحَفْصُ بْنُ عُمَرَ النَّمَرِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ رَجُلٍ قَالَ حَفْصٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ نَهَى عَنِ الْبَلَحِ وَالتَّمْرِ وَالزَّبِيبِ وَالتَّمْرِ

ابن ابی لیلیٰ نے ایک آدمی سے روایت کیا ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ کے اصحاب میں سے حفص نے حضور نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ نے تازہ کھجور (مراد ڈوکے) اور پکی کھجور ملا کر اور خشک انگور اور پکی کھجور ملا کر (نبیذ بنانے سے) منع فرمایا ہے۔

3219۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُمَارَةَ حَدَّثَتْنِي رَيْطَةُ عَنْ كَبْشَةَ بِنْتِ أَبِي مَرْيَمَ قَالَتْ سَأَلْتُ أُمَّ سَلَمَةَ مَا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَنْهَى عَنْهُ قَالَتْ كَانَ يَنْهَانَا أَنْ نَعْجُمَ النَّوَى طَبْخًا أَوْ نَخْلِطَ الزَّبِيبَ وَالتَّمْرَ

کبشہ بنت ابی مریم نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: کون سی چیز سے حضور نبی مکرم ﷺ منع فرماتے تھے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ آپ ﷺ ہمیں منع فرماتے تھے کہ ہم گٹھلی کو اتنا زیادہ پکائیں کہ اس کی قوت ختم ہو جائے یا پھر ہم خشک انگور اور کھجور کو ملا کر بھگو دیں۔

3220۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ دَاوُدَ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنِ امْرَأَةٍ مِنْ بَنِي أَسَدٍ عَنْ عَائِشَةَ رضی الله عنها أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يُنْبَذُ لَهُ زَبِيبٌ فَيُلْقِي فِيهِ تَمْرًا وَتَمْرٌ فَيُلْقِي فِيهِ الزَّبِيبَ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے لیے خشک انگور سے نبیذ بنائی جاتی تو آپ اس میں کھجور ڈال لیتے تھے۔ اور جب کھجور کی نبیذ بنائی جاتی تو آپ اس میں خشک انگور ڈال لیتے تھے۔

3221۔ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ يَحْيَى الْحَسَّانِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو بَحْرٍ حَدَّثَنَا عَتَّابُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْحِمَّانِيُّ حَدَّثَتْنِي صَفِيَّةُ بِنْتُ عَطِيَّةَ قَالَتْ دَخَلْتُ مَعَ نِسْوَةٍ مِنْ عَبْدِ الْقَيْسِ عَلَى عَائِشَةَ فَسَأَلْنَاهَا عَنِ التَّمْرِ وَالزَّبِيبِ فَقَالَتْ كُنْتُ آخُذُ

قَبْضَةً مِنْ تَمْرٍ وَقَبْضَةً مِنْ زَبِيبٍ فَأُلْقِيهِ فِي إِنَاءٍ فَأَمْرُسُهُ ثُمَّ أَسْقِيهِ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم

صفیہ بنت عطیہ نے بیان کیا ہے کہ میں عبدالقیس کی عورتوں کے ساتھ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئی تو ہم نے آپ سے کھجور اور خشک انگور کو ملانے کے بارے پوچھا تو انہوں نے فرمایا: میں ایک مشت کھجور لیتی ہوں اور ایک مشت خشک انگور اور میں اسے ایک برتن میں ڈال لیتی ہوں پھر اسے ہاتھ سے ملتی ہوں اور پھر میں اسے حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پلاتی ہوں۔

بَابٌ فِي نَبِيذِ الْبُسْرِ (گدر کھجور کی نبیذ کا بیان)

3222۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ وَعِكْرِمَةَ أَنَّهُمَا كَانَا يَكْرَهَانِ الْبُسْرَ وَحْدَهُ وَيَأْخُذَانِ ذَلِكَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَخْشَى أَنْ يَكُونَ الْمُزَّاءُ الَّذِي نُهِيَتْ عَنْهُ عَبْدُ الْقَيْسِ فَقُلْتُ لِقَتَادَةَ مَا الْمُزَّاءُ قَالَ النَّبِيذُ فِي الْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ

حضرت قتادہ نے حضرت جابر بن زید اور عکرمہ سے روایت کیا ہے کہ وہ دونوں صرف گدر کھجور کو ناپسند کرتے تھے اور وہ یہ حکم حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے لیتے تھے۔ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ہے کہ مجھے یہ خوف ہے کہ یہ کہیں وہ مزاء نہ ہو جس سے عبدالقیس کو منع کیا گیا ہے۔ تو ہشام کہتے ہیں کہ میں نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کو کہا: مزاء کیا ہے تو انہوں نے جواب دیا کہ اس سے مراد وہ نبیذ ہے جو لاکھی اور روغنی گھڑے میں بنائی جائے۔

بَابٌ فِي صِفَةِ النَّبِيذِ (نبیذ کا بیان کہ اسے کب تک پیا جا سکتا ہے؟)

3223۔ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ضَمْرَةُ عَنِ السَّيْبَانِيِّ[1] عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الدَّيْلَمِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَتَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ عَلِمْتَ مَنْ نَحْنُ وَمِنْ أَيْنَ نَحْنُ فَإِلَى مَنْ نَحْنُ قَالَ إِلَى اللَّهِ وَإِلَى رَسُولِهِ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ لَنَا أَعْنَابًا مَا نَصْنَعُ بِهَا قَالَ زَبِّبُوهَا قُلْنَا مَا نَصْنَعُ بِالزَّبِيبِ قَالَ انْبِذُوهُ عَلَى غَدَائِكُمْ وَاشْرَبُوهُ عَلَى عَشَائِكُمْ وَانْبِذُوهُ عَلَى عَشَائِكُمْ وَاشْرَبُوهُ عَلَى غَدَائِكُمْ وَانْبِذُوهُ فِي الشِّنَانِ وَلَا تَنْبِذُوهُ فِي الْقُلَلِ فَإِنَّهُ إِذَا تَأَخَّرَ عَنْ عَصْرِهِ صَارَ خَلًّا

عبداللہ دیلمی نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے بیان کیا: ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کی: یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم آپ جانتے ہیں ہم کون ہیں، ہم کہاں سے آئے ہیں اور ہم کس کے پاس آئے ہیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی طرف اور اس کے رسول مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف۔ پھر ہم نے عرض کی: یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم بلاشبہ ہمارے پاس انگور ہوتا ہے ہم اس سے کیا کچھ بنا سکتے ہیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس کا زبیب (کشمش) بنا لو۔ تو ہم نے عرض کی: ہم کشمش کو کیا کریں گے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس سے صبح کے وقت نبیذ بناؤ اور تم اسے اپنے شام کے کھانے کے وقت پیو اور تم اس سے شام کے وقت نبیذ بناؤ اور اسے صبح کے وقت پیو اور تم اسے مشکوں میں بھگو کر رکھو اور تم اسے قلوں میں

1۔ ایک نسخہ میں الشیبانی ہے۔

بھگو کر نہ رکھ کیونکہ جب اسے نچوڑنے میں دیر ہو جائے تو وہ سرکہ ہو جاتا ہے۔

3224۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنِي عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ الثَّقَفِيُّ عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أُمِّهِ عَنْ عَائِشَةَ رضی الله عنها قَالَتْ كَانَ يُنْبَذُ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ فِي سِقَاءٍ يُوكَأُ أَعْلَاهُ وَلَهُ عَزْلَاءُ يُنْبَذُ غُدْوَةً فَيَشْرَبُهُ عِشَاءً وَيُنْبَذُ عِشَاءً فَيَشْرَبُهُ غُدْوَةً

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے لیے ایسے مشکیزے میں نبیذ بنائی جاتی تھی جسے اوپر سے بند کر دیا جاتا تھا اور اس کا نیچے کی جانب بھی منہ تھا۔ صبح کے وقت نبیذ بنائی جاتی تھی اور آپ اسے شام کے وقت نوش فرماتے تھے اور شام کے وقت اسے بھگویا جاتا تھا۔ تو آپ ﷺ اسے صبح کے وقت نوش فرماتے تھے۔

3225۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ شَبِيبَ بْنَ عَبْدِ الْمَلِكِ يُحَدِّثُ عَنْ مُقَاتِلِ بْنِ حَيَّانَ قَالَ حَدَّثَتْنِي عَمَّتِي عَمْرَةُ عَنْ عَائِشَةَ رضی الله عنها أَنَّهَا كَانَتْ تَنْبِذُ لِلنَّبِيِّ ﷺ غُدْوَةً فَإِذَا كَانَ مِنَ الْعَشِيِّ فَتَعَشَّى شَرِبَ عَلَى عَشَائِهِ وَإِنْ فَضَلَ شَيْءٌ صَبَبْتُهُ أَوْ فَرَّغْتُهُ ثُمَّ تَنْبِذُ لَهُ بِاللَّيْلِ فَإِذَا أَصْبَحَ تَغَدَّى فَشَرِبَ عَلَى غَدَائِهِ قَالَتْ يُغْسَلُ(1) السِّقَاءُ غُدْوَةً وَعَشِيَّةً فَقَالَ لَهَا أَبِي مَرَّتَيْنِ فِي يَوْمٍ قَالَتْ نَعَمْ

عمرہ نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ آپ حضور نبی کریم ﷺ کے لیے صبح کے وقت نبیذ بناتی تھیں اور جب شام کا وقت ہو جاتا اور آپ شام کا کھانا تناول فرماتے تو آپ شام کے کھانے پر اسے نوش فرماتے اور اگر کوئی شے بچ جاتی تو میں اسے انڈیل دیتی یا میں اسے خالی کر دیتی۔ پھر وہ آپ کے لیے رات کے وقت نبیذ بناتی تھیں اور جب صبح ہوتی تو آپ صبح کا کھانا تناول فرماتے اور آپ ﷺ اپنے صبح کے کھانے پر اسے نوش فرما لیتے۔ آپ فرماتی ہیں کہ مشک کو صبح و شام دھویا جاتا تھا۔ تو میرے باپ حیان نے کہا: کیا دن میں دو بار (مشکیزہ دھویا جاتا تھا)؟ تو عمرہ نے جواب دیا: ہاں۔

3226۔ حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي عُمَرَ يَحْيَى(2) الْبَهْرَانِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ يُنْبَذُ لِلنَّبِيِّ ﷺ الزَّبِيبُ فَيَشْرَبُهُ الْيَوْمَ وَالْغَدَ وَبَعْدَ الْغَدِ إِلَى مَسَاءِ الثَّالِثَةِ ثُمَّ يَأْمُرُ بِهِ فَيُسْقَى الْخَدَمُ أَوْ يُهَرَاقُ قَالَ أَبُو دَاوُد مَعْنَى يُسْقَى الْخَدَمُ يُبَادَرُ بِهِ الْفَسَادَ قَالَ أَبُو دَاوُد أَبُو عُمَرَ يَحْيَى بْنُ عُبَيْدٍ الْبَهْرَانِيُّ(3)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ حضور نبی مکرم ﷺ کے لیے کشمش کی نبیذ بنائی جاتی تھی اور آپ ﷺ آج کے دن، آنے والے کل اور اس کے بعد تیسرے دن کی شام تک اسے نوش فرماتے تھے اور پھر اس کے بارے میں یہ حکم دیتے تھے۔ پس وہ خادموں کو پلا دی جاتی یا اسے بہا دیا جاتا تھا۔

ابوداؤد نے کہا ہے کہ یسقی الخدم کا معنی یہ ہے کہ اس میں فساد آنے سے پہلے پہلے اسے پلا دیا جاتا تھا۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ ابوعمر سے مراد یحییٰ بن عبید البہرانی ہے۔

1۔ ایک نسخہ میں تَغْسِلُ ہے۔　1۔ ایک نسخہ میں یحیی بن عبید ہے۔　2۔ قال ابو داؤد الخ صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

بَابٌ فِي شَرَابِ الْعَسَلِ (شہد پینے کا بیان)

3227۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ أَنَّهُ سَمِعَ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ تُخْبِرُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَمْكُثُ عِنْدَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ فَيَشْرَبُ عِنْدَهَا عَسَلًا فَتَوَاصَيْتُ أَنَا وَحَفْصَةُ أَيَّتُنَا مَا دَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ ﷺ فَلْتَقُلْ إِنِّي أَجِدُ مِنْكَ رِيحَ مَغَافِيرَ فَدَخَلَ عَلَى إِحْدَاهُنَّ فَقَالَتْ لَهُ ذَلِكَ فَقَالَ بَلْ شَرِبْتُ عَسَلًا عِنْدَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ وَلَنْ أَعُودَ لَهُ فَنَزَلَتْ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ تَبْتَغِي إِلَى إِنْ تَتُوبَا إِلَى اللَّهِ لِعَائِشَةَ وَحَفْصَةَ رضی اللہ عنہما وَإِذْ أَسَرَّ النَّبِيُّ إِلَى بَعْضِ أَزْوَاجِهِ حَدِيثًا لِقَوْلِهِ ﷺ بَلْ شَرِبْتُ عَسَلًا حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُحِبُّ الْحَلْوَاءَ وَالْعَسَلَ فَذَكَرَ بَعْضَ هَذَا الْخَبَرِ وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَشْتَدُّ عَلَيْهِ أَنْ تُوجَدَ مِنْهُ الرِّيحُ وَفِي هَذَا الْحَدِيثِ قَالَتْ سَوْدَةُ بَلْ أَكَلْتَ مَغَافِيرَ قَالَ بَلْ شَرِبْتُ عَسَلًا سَقَتْنِي حَفْصَةُ فَقُلْتُ جَرَسَتْ نَحْلُهُ الْعُرْفُطَ نَبْتٌ مِنْ نَبْتِ النَّحْلِ قَالَ أَبُو دَاوُد الْمَغَافِيرُ مُقْلَةٌ وَهِيَ صَمْغَةٌ وَجَرَسَتْ رَعَتْ وَالْعُرْفُطُ نَبْتٌ مِنْ نَبْتِ النَّحْلِ 1

حضرت عطاء سے روایت ہے کہ انہوں نے عبید بن عمیر کو یہ کہتے سنا کہ میں نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو یہ خبر دیتے ہوئے سنا کہ حضور نبی کرم ﷺ حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے پاس ٹھہرتے تھے اور ان کے پاس شہد نوش فرماتے تھے تو میں نے اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے آپس میں مشورہ کیا کہ ہم میں سے جس کے پاس بھی آپ ﷺ تشریف لائیں تو وہ یہ کہے کہ مجھے آپ سے مغافیر کی بو آ رہی ہے۔ پس آپ ﷺ ان میں سے ایک کے پاس تشریف لائے تو اس نے آپ ﷺ کو اسی طرح کہا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: (نہیں) بلکہ میں نے تو زینب بنت جحش کے پاس شہد پیا ہے اور میں ہرگز دوبارہ اسے نہیں پیوں گا۔ تو یہ آیت نازل ہوئی: (ترجمہ) ''آپ اسے کیوں حرام کرتے ہیں جسے اللہ تعالیٰ نے آپ کے لیے حلال کیا ہے اپنی ازواج کی رضا چاہنے کے لیے''۔ تا قولہ ''اگر تم دونوں نے (حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہما) اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کر لی'' الآیہ، اور وَإِذْ أَسَرَّ النَّبِيُّ إِلَى بَعْضِ أَزْوَاجِهِ حَدِيثًا یہ آپ ﷺ کے اس ارشاد کی وضاحت کے لیے ہے: بل شربت عسلا بلکہ میں نے تو شہد پیا ہے (یعنی آپ ﷺ نے اسے فرمایا تھا کہ تو اس بارے کسی کو آگاہ نہ کرنا)۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ حلوہ (مراد میٹھی شے) اور شہد پسند فرماتے تھے۔ پھر آگے یہی خبر ذکر کی اور بیان کیا کہ حضور نبی کریم ﷺ پر یہ امر شاق گزرتا تھا کہ آپ سے بو آئے۔ اور اس حدیث میں ہے کہ حضرت سودہ رضی اللہ عنہا نے کہا: آپ نے مغافیر کھایا ہے؟ (یہ ایک گوندی ہے جس سے بو آتی ہے) تو آپ ﷺ نے فرمایا: (نہیں) بلکہ میں نے تو شہد پیا ہے جو حفصہ نے مجھے پلا دیا ہے۔ اور میں نے کہا کہ شہد کی مکھی نے عرفط

1۔ قال ابو داؤد المغافیر الخ صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

کھایا ہے۔ یہ ایک کانٹے دار بوٹی ہے۔ اس پر شہد کی مکھیاں بیٹھتی ہیں اور اس میں بدبو سی ہوتی ہے۔

بَابٌ فِي النَّبِيذِ إِذَا غَلَى (اس کا بیان کہ جب نبیذ میں تیزی آ جائے)

3228۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ وَاقِدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ عَلِمْتُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَصُومُ فَتَحَيَّنْتُ فِطْرَهُ بِنَبِيذٍ صَنَعْتُهُ فِي دُبَّاءٍ ثُمَّ أَتَيْتُهُ بِهِ فَإِذَا هُوَ يَنِشُّ فَقَالَ اضْرِبْ بِهَذَا الْحَائِطِ فَإِنَّ هَذَا شَرَابُ مَنْ لَا يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں جانتا تھا کہ رسول اللہ ﷺ روزہ رکھتے تھے۔ پس میں آپ ﷺ کے افطار دن کی تلاش میں رہا۔ تو اس دن میں نے کدو کے تونبے میں نبیذ بنائی اور وہ لے کر آپ ﷺ کے پاس حاضر ہوا تو اس وقت اس میں تیزی آ رہی تھی۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو اسے اس دیوار پر پھینک دے۔ کیونکہ یہ ان کی شراب ہے جو اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت کے ساتھ ایمان نہیں رکھتے۔ (معلوم یہ ہوا کہ جب نبیذ میں نشہ کے آثار ظاہر ہو جائیں تو اس کا استعمال حرام ہو جاتا ہے)۔

بَابٌ فِي الشُّرْبِ قَائِمًا (کھڑے ہو کر پینے کا بیان)

3229۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى أَنْ يَشْرَبَ الرَّجُلُ قَائِمًا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع فرمایا کہ کوئی آدمی کھڑے ہو کر کچھ پیے۔

3230۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ مِسْعَرِ بْنِ كِدَامٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنِ النَّزَّالِ بْنِ سَبْرَةَ أَنَّ عَلِيًّا دَعَا بِمَاءٍ فَشَرِبَهُ وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ قَالَ إِنَّ رِجَالًا يَكْرَهُ أَحَدُهُمْ أَنْ يَفْعَلَ هَذَا وَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَفْعَلُ مِثْلَ مَا رَأَيْتُمُونِي أَفْعَلُهُ[1]

حضرت نزال بن سبرہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پانی منگایا اور اسے کھڑے ہو کر پیا۔ پھر فرمایا: بے شک لوگوں میں سے بعض اس طرح کرنے کو ناپسند کرتے ہیں۔ حالانکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے جس طرح تم نے مجھے کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

بَابُ الشَّرَابِ مِنْ فِي السِّقَاءِ (مشکیزے کے منہ سے پینے کا بیان)

3231۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا قَتَادَةُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الشُّرْبِ مِنْ فِي السِّقَاءِ وَعَنْ رُكُوبِ الْجَلَّالَةِ وَالْمُجَثَّمَةِ قَالَ أَبُو دَاوُد الْجَلَّالَةُ الَّتِي تَأْكُلُ الْعَذِرَةَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے مشکیزے کے منہ سے پانی پینے، غلاظت اور گندگی

1۔ ایک نسخہ میں افعلہ کے بجائے فَعَلْتُ ہے۔

کھانے والے جانور پر سوار ہونے اور مجثمہ (وہ جانور جسے تیروں وغیرہ کا نشانہ بنا کر مار دیا جائے اور اسے ذبح نہ کیا جائے) کھانے سے منع فرمایا۔

ابوداؤد نے کہا ہے کہ جلالۃ سے مراد ایسا جانور ہے جو غلاظت کھاتا ہو۔

بَابٌ فِي اخْتِنَاثِ الْأَسْقِيَةِ (مشکیزے کا منہ موڑ کر اس سے پینے کا بیان)

3232۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ[1] أَنَّهُ سَمِعَ عُبَيْدَ اللهِ ابْنَ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى عَنِ اخْتِنَاثِ الْأَسْقِيَةِ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مشکیزوں کا منہ موڑ کر اس سے پینے سے منع فرمایا ہے۔

3233۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ عِيسَى بْنِ عَبْدِ اللهِ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ دَعَا بِإِدَاوَةٍ يَوْمَ أُحُدٍ فَقَالَ اخْنِثْ فَمَ الْإِدَاوَةِ ثُمَّ شَرِبَ مِنْ فِيهَا

انصار کے ایک آدمی عیسیٰ بن عبداللہ نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوۂ احد کے دن ایک مشکیزہ طلب فرمایا اور فرمایا: مشکیزے کا منہ موڑ دے۔ اور آپ ﷺ نے اس کے منہ سے پانی پیا۔

فائدہ: علامہ خطابی نے کہا ہے کہ اس میں یہ احتمال ہے کہ منہ سے پینے کی نہی فقط بڑے مشکیزے کے ساتھ خاص ہو۔ چھوٹا اس حکم میں شامل نہ ہو اور یہ احتمال بھی ہے کہ پینے کی اباحت حاجت اور ضرورت کے وقت ہو اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ نہی اسے عادت بنانے کے بارے میں ہو اور کبھی کبھار پی لینے میں کوئی حرج نہ ہو۔ واللہ اعلم (بذل ص 53 ج 16)

بَابٌ فِي الشُّرْبِ مِنْ ثُلْمَةِ الْقَدَحِ (پیالے کے سوراخ سے پانی پینے کا بیان)

3234۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي قُرَّةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الشُّرْبِ مِنْ ثُلْمَةِ الْقَدَحِ وَأَنْ يُنْفَخَ فِي الشَّرَابِ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے پیالے کے سوراخ سے پانی پینے اور مشروب میں پھونک مارنے سے منع فرمایا۔

فائدہ: برتن جہاں سے ٹوٹا ہوا ہو وہاں اگر منہ رکھ کر کوئی شے پی جائے تو اس میں غالب گمان ہے کہ وہ کپڑوں پر گرے گی اور دوسرا برتن دھوتے وقت اس جگہ کی صفائی اور طہارت کا کامل اہتمام نہیں ہوتا۔ اور یہ بھی وارد ہے کہ وہ شیطان کے بیٹھنے کی جگہ ہے۔ لہٰذا اس جگہ پر منہ رکھ کر پینے سے منع فرمایا گیا۔ (بذل ص 54 ج 16)

1۔ ایک نسخہ میں حدثنا مسدد حدثنا سفیان کے بجائے حدثنا موسیٰ بن اسماعیل قال الزهری کے الفاظ ہیں۔

بَابٌ فِي الشُّرْبِ فِي آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ (سونے اور چاندی کے برتن میں کچھ پینے کا بیان)

3235۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ كَانَ حُذَيْفَةُ بِالْمَدَائِنِ فَاسْتَسْقَى فَأَتَاهُ دِهْقَانٌ بِإِنَاءٍ مِنْ فِضَّةٍ فَرَمَاهُ بِهِ وَقَالَ إِنِّي لَمْ أَرْمِهِ بِهِ إِلَّا أَنِّي قَدْ نَهَيْتُهُ فَلَمْ يَنْتَهِ وَإِنَّ رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم نَهَى عَنِ الْحَرِيرِ وَالدِّيبَاجِ وَعَنِ الشُّرْبِ فِي آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَقَالَ هِيَ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَلَكُمْ فِي الْآخِرَةِ

ابن ابی لیلیٰ نے بیان کیا ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ مدائن میں تھے۔ تو آپ نے پانی طلب کیا۔ ایک کسان نے چاندی کے برتن میں آپ کو پانی پیش کیا تو آپ نے اسے پرے پھینک دیا اور فرمایا: میں نے اسے اس لیے پھینکا ہے کہ میں نے اسے اس سے منع کیا تھا۔ لیکن یہ اس سے باز نہ آیا۔ اور بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشم اور دیباج (پہننے) سے اور سونے اور چاندی کے برتن میں کچھ پینے سے منع فرمایا ہے۔ اور ارشاد فرمایا: یہ چیزیں کفار کے لیے دنیا میں ہیں اور تمہارے لیے آخرت میں ہیں۔

بَابٌ فِي الْكَرْعِ (پانی پر منہ رکھ کر اس سے پینے کا بیان)

3236۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنِي فُلَيْحٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم وَرَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ عَلَى رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَهُوَ يُحَوِّلُ الْمَاءَ فِي حَائِطِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم إِنْ كَانَ عِنْدَكَ مَاءٌ بَاتَ هَذِهِ اللَّيْلَةَ فِي شَنٍّ وَإِلَّا كَرَعْنَا قَالَ بَلْ[1] عِنْدِي مَاءٌ بَاتَ فِي شَنٍّ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا ہے کہ حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب میں سے ایک آدمی کے ہمراہ انصار میں سے ایک آدمی کے پاس تشریف لے گئے اور وہ اپنے باغ میں پانی لگا رہا تھا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تیرے پاس مشکیزے میں گزشتہ رات کا پانی موجود ہے (تو پینے کے لیے لے آ) ورنہ ہم (ڈول یا کھال پر) منہ رکھ کر پانی پی لیں گے۔ تو اس نے عرض کی: (نہیں) بلکہ میرے پاس مشکیزے میں گزشتہ رات کا پانی ہے۔

بَابٌ فِي السَّاقِي مَتَى يَشْرَبُ (اس کا بیان کہ ساقی کب پیے گا)

3237۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي الْمُخْتَارِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ سَاقِي الْقَوْمِ آخِرُهُمْ شُرْبًا

حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قوم کو پلانے والا خود سب سے آخر میں پیے گا۔ (یہ آداب میں سے ہے کہ جو قوم کی خدمت پر مامور ہو اسے چاہیے کہ وہ اپنا حصہ سب سے آخر میں وصول کرے۔ تاکہ اس کی شدت حرص کا اظہار نہ ہونے پائے)۔

3238۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم

1۔ ایک نسخہ میں بل کے بجائے ہل ہے۔

أُتِيَ بِلَبَنٍ قَدْ شِيبَ بِمَاءٍ وَعَنْ يَمِينِهِ أَعْرَابِيٌّ وَعَنْ يَسَارِهِ أَبُو بَكْرٍ فَشَرِبَ ثُمَّ أَعْطَى الْأَعْرَابِيَّ وَقَالَ الْأَيْمَنَ فَالْأَيْمَنَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم علیہ السلام کے پاس دودھ لایا گیا درآنحالیکہ اس میں پانی ملایا گیا تھا اور آپ علیہ السلام کی دائیں جانب ایک اعرابی بیٹھا ہوا تھا اور آپ کی بائیں جانب حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ تھے۔ تو آپ علیہ السلام نے اس سے کچھ نوش فرمایا اور پھر اعرابی کو عطا فرمایا اور ساتھ ارشاد فرمایا: دایاں پھر دایاں (یعنی دائیں جانب سے اسے یکے بعد دیگرے اسے پیتے جائیں تو گویا اس طرف اشارہ فرمایا کہ تقسیم کا آغاز دائیں جانب سے کرنا چاہیے۔ واللہ اعلم)

3239۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِي عِصَامٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ إِذَا شَرِبَ تَنَفَّسَ ثَلَاثًا وَقَالَ هُوَ أَهْنَأُ وَأَمْرَأُ وَأَبْرَأُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم علیہ السلام جب (کوئی مشروب) پیتے تو آپ اسے تین سانسوں میں نوش فرماتے اور ارشاد فرماتے: اس طرح پینا کھانے کو خوب ہضم کرتا ہے، پیاس کی تلخی کو ختم کرتا ہے اور باعث صحت وتندرستی ہے۔

بَابٌ فِي النَّفْخِ فِي الشَّرَابِ وَالتَّنَفُّسِ فِيهِ

پانی میں پھونک مارنے اور اس میں سانس لینے کا بیان

3240۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم أَنْ يُتَنَفَّسَ فِي الْإِنَاءِ أَوْ يُنْفَخَ فِيهِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ علیہ السلام نے اس سے منع فرمایا ہے کہ برتن میں سانس لیا جائے یا اس میں پھونک ماری جائے (کیونکہ دونوں صورتوں میں مشروب کے آلود ہونے اور ان کے حسن ذائقہ میں فساد آنے کا اندیشہ ہے، اس لیے آپ علیہ السلام نے اس سے منع فرما دیا۔ واللہ اعلم)

3241۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُسْرٍ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ قَالَ جَاءَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم إِلَى أَبِي فَنَزَلَ عَلَيْهِ فَقَدَّمَ إِلَيْهِ طَعَامًا فَذَكَرَ حَيْسًا أَتَاهُ بِهِ ثُمَّ أَتَاهُ بِشَرَابٍ فَشَرِبَ فَنَاوَلَ مَنْ عَلَى يَمِينِهِ وَأَكَلَ تَمْرًا فَجَعَلَ يُلْقِي النَّوَى عَلَى ظَهْرِ أُصْبُعَيْهِ السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطَى فَلَمَّا قَامَ قَامَ أَبِي فَأَخَذَ بِلِجَامِ دَابَّتِهِ فَقَالَ ادْعُ اللهَ لِي فَقَالَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِيمَا رَزَقْتَهُمْ وَاغْفِرْ لَهُمْ وَارْحَمْهُمْ

بنی سلیم کے ایک آدمی عبداللہ بن بسر نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ علیہ السلام میرے باپ کے پاس تشریف لائے اور ان کے پاس تشریف فرما ہوئے۔ تو انہوں نے آپ علیہ السلام کو کھانا پیش کیا اور مذکور ہے کہ وہ حیس (کھجور سے تیار کیا ہوا خاص حلوہ) لے کر آئے اور پھر آپ علیہ السلام کو شربت پیش کیا۔ آپ نے اس سے نوش فرمایا اور اپنے دائیں طرف والے آدمی کو عطا فرما دیا اور کھجوریں کھائیں اور ان کی گٹھلیاں اپنی شہادت اور وسطی انگلی کی پشت پر رکھنے لگے۔ پس جب آپ اٹھے تو میرا باپ بھی

اٹھا اور آپ ﷺ کی سواری کی لگام پکڑی اور عرض کی: میرے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا فرمایئے۔ تو آپ ﷺ نے اس طرح دعا کی: اے اللہ! انہیں اس رزق میں برکت عطا فرما جو تو نے انہیں عطا فرمایا ہے اور ان کی مغفرت فرما اور ان پر رحم فرما۔

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا شَرِبَ اللَّبَنَ (اس کا بیان کہ جب کوئی دودھ پیے تو کیا کہے)

3242۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ ح وحَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ حَرْمَلَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ فِي بَيْتِ مَيْمُونَةَ فَدَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَمَعَهُ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ فَجَاءُوا بِضَبَّيْنِ مَشْوِيَّيْنِ عَلَى ثُمَامَتَيْنِ فَتَبَزَّقَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ خَالِدٌ إِخَالُكَ تَقْذُرُهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَجَلْ ثُمَّ أُتِيَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِلَبَنٍ فَشَرِبَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ طَعَامًا فَلْيَقُلِ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيهِ وَأَطْعِمْنَا خَيْرًا مِنْهُ وَإِذَا سُقِيَ لَبَنًا فَلْيَقُلِ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيهِ وَزِدْنَا مِنْهُ فَإِنَّهُ لَيْسَ شَيْءٌ يُجْزِئُ مِنَ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ إِلَّا اللَّبَنُ قَالَ أَبُو دَاوُد هَذَا لَفْظُ مُسَدَّدٍ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ میں ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں تھا کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور آپ کے ساتھ حضرت خالد بن ولید بھی تھے۔ پس آپ کے لیے وہ دو عدد گوہ بھونی ہوئی دو لکڑیوں پر رکھ کر لائے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ان پر تھوک دیا تو حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ شاید آپ اسے ناپسند کرتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ پھر رسول اللہ ﷺ کو دودھ پیش کیا گیا تو آپ نے اسے نوش فرمایا اور یہ ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے تو اسے یہ کہنا چاہیے: اے اللہ! ہمارے لیے اس میں برکت عطا فرما اور ہمیں اس سے بہتر کھانا کھلا اور جب اسے دودھ پلایا جائے تو اسے یہ کہنا چاہیے: اے اللہ! ہمارے لیے اس میں برکت عطا فرما اور اس سے زیادہ عطا فرما۔ کیونکہ دودھ کے سوا کوئی شے نہیں ہے جو کھانے اور پینے کے لیے کافی ہو۔ ابو داود نے کہا ہے: یہ مسدد کے الفاظ ہیں۔

بَابٌ فِي إِيكَاءِ الْآنِيَةِ (برتنوں کے منہ باندھ کر رکھنے کا بیان)

3243۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ أَغْلِقْ بَابَكَ وَاذْكُرِ اسْمَ اللَّهِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَفْتَحُ بَابًا مُغْلَقًا وَأَطْفِ مِصْبَاحَكَ وَاذْكُرِ اسْمَ اللَّهِ وَخَمِّرْ إِنَاءَكَ وَلَوْ بِعُودٍ تَعْرِضُهُ عَلَيْهِ وَاذْكُرِ اسْمَ اللَّهِ وَأَوْكِ سِقَاءَكَ وَاذْكُرِ اسْمَ اللَّهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا الْخَبَرِ وَلَيْسَ بِتَمَامِهِ قَالَ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَفْتَحُ بَابًا غَلَقًا وَلَا يَحُلُّ وِكَاءً وَلَا يَكْشِفُ إِنَاءً وَإِنَّ الْفُوَيْسِقَةَ تُضْرِمُ عَلَى النَّاسِ بَيْتَهُمْ أَوْ بُيُوتَهُمْ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: اپنا دروازہ بند کر دے اور اللہ تعالیٰ کے نام کا ذکر کر۔ کیونکہ شیطان بند دروازے کو نہیں کھول سکتا اور (رات کے وقت) اپنا چراغ بجھا دے اور ساتھ اللہ تعالیٰ کے نام کا ذکر کر (یعنی اللہ تعالیٰ کا اسم گرامی لے کر اپنا چراغ بجھا دے) اور اپنے برتن ڈھانپ دے اگرچہ لکڑی کے ساتھ ہی ہو اور تو اسے

برتن پر عرضاً رکھ دے اور ساتھ اللہ تعالیٰ کا نام لے اور اپنے مشکیزے کا منہ باندھ دے اور ساتھ اللہ تعالیٰ کا نام ذکر کر۔

عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے مالک سے، انہوں نے ابوزبیر سے انہوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے اور انہوں نے حضور نبی کریم علیہ السلام سے یہی خبر روایت کی ہے اور یہ مکمل نہیں ہے اور اس میں کہا ہے۔ کیونکہ شیطان بند دروازہ نہیں کھول سکتا اور نہ وہ بندھا ہوا منہ کھول سکتا ہے اور نہ وہ برتن کو ننگا کر سکتا ہے۔ اور بے شک یہ چوہیا لوگوں کے گھر یا ان کے گھروں کو جلا دیتی ہے (یعنی یہ دیے کی وٹ لے کر چھت میں داخل ہو جاتی ہے اور اسے جلا کر خاکستر بنا دیتی ہے)۔

3244۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَفُضَيْلُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ السُّكَّرِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ كَثِيرِ بْنِ شِنْظِيرٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَفَعَهُ قَالَ وَاكْفِتُوا صِبْيَانَكُمْ عِنْدَ الْعِشَاءِ وَقَالَ مُسَدَّدٌ عِنْدَ الْمَسَاءِ فَإِنَّ لِلْجِنِّ انْتِشَارًا وَخَطْفَةً

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے مرفوع حدیث بیان کی ہے کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا: عشاء کے وقت اپنے بچوں کو اپنے پاس روک کر رکھو۔ اور مسدد کی روایت میں ہے کہ شام کے وقت کیونکہ یہ وقت جنات کے ادھر ادھر پھیلنے اور سرعت کے ساتھ اچک کر لے جانے کا ہے (یعنی اس وقت بچوں کو ان کے شر سے تکلیف پہنچنے کا اندیشہ ہے اس لیے بچوں کو ان کے شر سے بچانے کے لیے اپنے پاس گھر میں روک کر رکھو)۔

3245۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَاسْتَسْقَى فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ أَلَا نَسْقِيكَ نَبِيذًا قَالَ بَلَى قَالَ فَخَرَجَ الرَّجُلُ يَشْتَدُّ فَجَاءَ بِقَدَحٍ فِيهِ نَبِيذٌ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ أَلَا خَمَّرْتَهُ وَلَوْ أَنْ تَعْرِضَ عَلَيْهِ عُودًا قَالَ أَبُو دَاوُد قَالَ الْأَصْمَعِيُّ تَعْرِضُهُ عَلَيْهِ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ ہم حضور نبی کریم علیہ السلام کے ساتھ تھے۔ تو آپ علیہ السلام نے پانی طلب فرمایا۔ تو وہاں موجود لوگوں میں سے ایک نے عرض کی: کیا ہم آپ کو نبیذ نہ پلا دیں؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں، کیوں نہیں۔ پس وہ آدمی بڑی تیزی کے ساتھ باہر نکل گیا اور ایک پیالہ لے کر آیا جس میں نبیذ تھی۔ تو حضور نبی کریم علیہ السلام نے فرمایا: تو نے اسے ڈھانپ کر کیوں نہیں رکھا۔ اگرچہ تو اس پر لکڑی ہی عرضاً رکھ دیتا۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ اصمعی نے کہا ہے: تو اسے (لکڑی کو) اس پر عرضاً رکھ دے۔

3246۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ[1] بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُسْتَعْذَبُ لَهُ الْمَاءُ مِنْ بُيُوتِ السُّقْيَا قَالَ قُتَيْبَةُ هِيَ عَيْنٌ بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْمَدِينَةِ يَوْمَانِ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم علیہ السلام کے لیے بیوت سقیا سے میٹھا پانی لایا جاتا تھا۔ قتیبہ نے کہا ہے کہ سقیا ایک چشمہ ہے۔ اس کے اور مدینہ طیبہ کے درمیان دو دن کا سفر ہے۔

1۔ ایک نسخہ میں یہاں 'دَغْفِی' ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

كِتَابُ الْأَطْعِمَةِ (کھانوں کے احکام کا بیان)

بَابُ مَا جَاءَ فِي إِجَابَةِ الدَّعْوَةِ (دعوت قبول کرنے کا بیان)

3247۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْوَلِيمَةِ فَلْيَأْتِهَا حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِمَعْنَاهُ زَادَ فَإِنْ كَانَ مُفْطِرًا فَلْيَطْعَمْ وَإِنْ كَانَ صَائِمًا فَلْيَدْعُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کو ولیمہ کی دعوت دی جائے تو اسے چاہیے کہ وہ اس میں حاضر ہو۔ مخلد بن خالد، ابواسامہ نے عبید اللہ سے انہوں نے نافع سے اور انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آگے اس کی مثل حدیث بیان کی اور اس میں یہ زائد بیان کیا پس اگر وہ روزے سے نہ ہو تو اسے چاہیے کہ وہ کھانا کھا لے اور اگر روزے دار ہو تو پھر کھانا نہ کھائے۔ (اور یہ معنی بھی ہو سکتا ہے اگر روزے دار ہو تو پھر اہل طعام کے لیے برکت کی دعا کرے۔ واللہ اعلم) (بذل المجہود ص 68 ج 16)

3248۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا دَعَا أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيُجِبْ عُرْسًا كَانَ أَوْ نَحْوَهُ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُصَفَّى حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ حَدَّثَنَا الزُّبَيْدِيُّ عَنْ نَافِعٍ بِإِسْنَادِ أَيُّوبَ وَمَعْنَاهُ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو دعوت دے تو اسے چاہیے کہ وہ اسے قبول کرلے چاہے، وہ شادی کی دعوت ہو یا اس طرح کی کوئی اور۔ اسی روایت کو ابن مصفی، بقیہ اور زبیدی نے نافع سے ایوب کی اسناد سے بھی بیان کیا ہے۔

3249۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ دُعِيَ فَلْيُجِبْ فَإِنْ شَاءَ طَعِمَ وَإِنْ شَاءَ تَرَكَ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جسے دعوت دی جائے تو اسے چاہیے کہ وہ اسے قبول کرلے۔ پھر اگر چاہے تو کھانا کھائے اور اگر چاہے تو ترک کر دے۔

3250۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا دُرُسْتُ بْنُ زِيَادٍ عَنْ أَبَانَ بْنِ طَارِقٍ[1] عَنْ نَافِعٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ دُعِيَ فَلَمْ يُجِبْ فَقَدْ عَصَى اللهَ وَرَسُولَهُ وَمَنْ دَخَلَ عَلَى غَيْرِ دَعْوَةٍ دَخَلَ سَارِقًا وَخَرَجَ

1۔ ایک نسخہ میں یہاں عَنْ طَارِقٍ کے الفاظ نہیں ہیں۔

مُغِيرًا قَالَ أَبُو دَاوُدَ أَبَانُ بْنُ طَارِقٍ مَجْهُولٌ[1]

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جسے دعوت دی گئی اور اس نے اسے قبول نہ کیا، تو اس نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول معظم ﷺ کی نافرمانی کی اور جو بغیر دعوت کے وہاں گیا تو وہ چور کی حیثیت سے داخل ہوا اور لوٹ مار اور غصب کرتے ہوئے باہر نکلا (یعنی جو آدمی مالک کی اجازت کے بغیر اس کی دعوت میں شریک ہوا وہاں سے کچھ کھایا یا کچھ اٹھا کر ساتھ لے آیا تو وہ ایسا ہے گویا اس نے مالک کا وہ سامان غصب کیا)۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ ابان بن طارق مجہول راوی ہے۔

3251۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْوَلِيمَةِ يُدْعَى لَهَا الْأَغْنِيَاءُ وَيُتْرَكُ الْمَسَاكِينُ وَمَنْ لَمْ يَأْتِ الدَّعْوَةَ فَقَدْ عَصَى اللَّهَ وَرَسُولَهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ فرمایا کرتے تھے کہ سب سے برا کھانا ایسے ولیمہ کا کھانا ہے جس میں فقط اغنیاء کو دعوت دی جائے اور مساکین کو چھوڑ دیا جائے۔ اور جس کسی نے دعوت کو قبول نہ کیا تحقیق اس نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول معظم ﷺ کی نافرمانی کی۔

فائدہ: اس سے یہ معلوم ہوا کہ دعوت دیتے وقت صرف امراء کو ہی دعوت نہیں دینی چاہیے بلکہ فقراء اور مساکین کا بھی ضرور خیال رکھنا چاہیے۔

بَابٌ فِي اسْتِحْبَابِ الْوَلِيمَةِ عِنْدَ النِّكَاحِ (نکاح کے وقت ولیمہ کے مستحب ہونے کا بیان)

3252۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ قَالَ ذُكِرَ تَزْوِيجُ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ عِنْدَ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَقَالَ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَوْلَمَ عَلَى أَحَدٍ مِنْ نِسَائِهِ مَا أَوْلَمَ عَلَيْهَا أَوْلَمَ بِشَاةٍ

حماد نے حضرت ثابت سے بیان کیا ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کی شادی کا تذکرہ کیا گیا۔ تو انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو نہیں دیکھا کہ آپ ﷺ نے اپنی ازواج میں سے کسی کا اس طرح ولیمہ کیا ہو جس طرح آپ نے حضرت زینب رضی اللہ عنہا کا ولیمہ کیا، آپ ﷺ نے ایک بکری کے ساتھ ان کا ولیمہ کیا۔

3253۔ حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا وَائِلُ بْنُ دَاوُدَ عَنِ ابْنِهِ بَكْرِ بْنِ وَائِلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَوْلَمَ عَلَى صَفِيَّةَ بِسَوِيقٍ وَتَمْرٍ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے ستو اور کھجور کے ساتھ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کا ولیمہ کیا۔

1۔ وقال ابوداؤد الخ صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

بَابٌ فِي كَمْ تُسْتَحَبُّ الْوَلِيمَةُ (اس کا بیان کہ ولیمہ کتنے دنوں تک کیا جائے)

3254۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُثْمَانَ الثَّقَفِيِّ عَنْ رَجُلٍ أَعْوَرَ مِنْ ثَقِيفٍ كَانَ يُقَالُ لَهُ مَعْرُوفًا أَيْ يُثْنَى عَلَيْهِ خَيْرًا إِنْ لَمْ يَكُنِ اسْمُهُ زُهَيْرَ بْنَ عُثْمَانَ فَلَا أَدْرِي مَا اسْمُهُ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ الْوَلِيمَةُ أَوَّلَ يَوْمٍ حَقٌّ وَالثَّانِيَ مَعْرُوفٌ وَالْيَوْمَ الثَّالِثَ سُمْعَةٌ وَرِيَاءٌ قَالَ قَتَادَةُ وَحَدَّثَنِي رَجُلٌ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ دُعِيَ أَوَّلَ يَوْمٍ فَأَجَابَ وَدُعِيَ الْيَوْمَ الثَّانِيَ فَأَجَابَ وَدُعِيَ الْيَوْمَ الثَّالِثَ فَلَمْ يُجِبْ وَقَالَ أَهْلُ سُمْعَةٍ وَرِيَاءٍ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ بِهَذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ فَدُعِيَ الْيَوْمَ الثَّالِثَ فَلَمْ يُجِبْ وَحَصَبَ الرَّسُولَ

عبداللہ بن عثمان ثقفی نے ثقیف کے ایک کانے آدمی سے روایت کیا ہے۔ اس آدمی کو معروف کہا جاتا تھا، یعنی اس کی خیر وبھلائی پر اس کی تعریف کی جاتی تھی اور اگر اس کا نام زہیر بن عثمان نہیں تو پھر میں نہیں جانتا کہ اس کا نام کیا ہے کہ حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پہلے دن ولیمہ ضروری ہے، دوسرے دن ولیمہ اچھا اور بہتر ہے اور تیسرے دن ولیمہ شہرت اور ریا کاری ہے۔

حضرت قتادہ نے بیان کیا ہے اور مجھے ایک آدمی نے بیان کیا ہے کہ حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ کو پہلے دن دعوت دی جاتی تو آپ اسے قبول فرما لیتے اور دوسرے دن دعوت دی جاتی تو بھی آپ اسے قبول فرما لیتے اور تیسرے دن دعوت دی جاتی تو آپ اسے قبول نہ فرماتے اور فرماتے: یہ اہل شہرت اور ریا کار ہیں۔

مسلم بن ابراہیم، ہشام نے قتادہ سے اور انہوں نے حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ سے یہی قصہ بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ آپ کو تیسرے دن دعوت دی گئی تو آپ نے اسے قبول نہ کیا اور قاصد کی طرف (اظہار نفرت کے لیے) سنگریزے پھینکے۔

بَابُ الْإِطْعَامِ عِنْدَ الْقُدُومِ مِنَ السَّفَرِ (سفر سے آتے وقت کھانا کھلانے کا بیان)

3255۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم الْمَدِينَةَ نَحَرَ جَزُورًا أَوْ بَقَرَةً

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ جب حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹ یا گائے ذبح کی۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الضِّيَافَةِ (ضیافت کا بیان)

3256۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْكَعْبِيِّ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ جَائِزَتُهُ يَوْمُهُ وَلَيْلَتُهُ الضِّيَافَةُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ وَمَا بَعْدَ ذَلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ وَلَا يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَثْوِيَ عِنْدَهُ حَتَّى يُحْرِجَهُ قَالَ أَبُو دَاوُد قُرِئَ عَلَى الْحَارِثِ بْنِ مِسْكِينٍ وَأَنَا

شَاهِدٌ أَخْبَرَكُمْ أَشْهَبُ قَالَ وَسُئِلَ مَالِكٌ عَنْ قَوْلِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم جَائِزَتُهُ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ قَالَ يُكْرِمُهُ وَيُتْحِفُهُ وَيَحْفَظُهُ يَوْمًا وَلَيْلَةً وَثَلَاثَةُ أَيَّامٍ ضِيَافَةٌ[1]

ابوشریح الکعبی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو کوئی اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت کے ساتھ ایمان رکھتا ہے اسے چاہیے کہ وہ اپنے مہمان کی عزت وتکریم کرے۔ اس کا جائزہ (پرتکلف کھانا) ایک دن اور ایک رات تک ہے اور ضیافت تین دن تک ہے اور اس کے بعد جو کچھ ہے وہ صدقہ ہے اور کسی مہمان کے لیے یہ حلال نہیں کہ وہ کسی کے پاس اتنی دیر تک ٹھہرا رہے کہ میزبان کو مشقت میں ڈال دے۔

ابوداؤد نے کہا کہ حارث بن مسکین پر پڑھا گیا اور میں حاضر تھا کہ اشہب نے تمہیں خبر دی ہے اور کہا ہے کہ حضرت مالک سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس ارشاد جائزته یوم ولیلة کے بارے پوچھا گیا تو انہوں نے (اس کی وضاحت میں) فرمایا: میزبان ایک دن اور ایک رات تک مہمان کی عزت وتکریم کرے، اسے تحائف پیش کرے اور اس کی حفاظت کرے اور تین دن ضیافت کا اہتمام کرے۔

3257۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ وَمُحَمَّدُ بْنُ مَحْبُوبٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم قَالَ الضِّيَافَةُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ فَمَا سِوَى ذَلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ضیافت تین دنوں تک ہے اور جو اس کے سوا ہے وہ صدقہ ہے۔

3258۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَخَلَفُ بْنُ هِشَامٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ أَبِي كَرِيمَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم لَيْلَةُ الضَّيْفِ حَقٌّ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ فَمَنْ أَصْبَحَ بِفِنَائِهِ فَهُوَ عَلَيْهِ دَيْنٌ إِنْ شَاءَ اقْتَضَى وَإِنْ شَاءَ تَرَكَ

ابوکریمہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مہمان کی ایک رات (مہمان نوازی) ہر مسلمان پر لازم ہے۔ پس جس نے کسی کے صحن میں صبح کی تو وہ اس پر قرض ہے۔ اگر وہ چاہے تو وصول کرے اور اگر چاہے تو چھوڑ دے۔

3259۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنِي أَبُو الْجُودِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي الْمُهَاجِرِ عَنِ الْمِقْدَامِ أَبِي كَرِيمَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم أَيُّمَا رَجُلٍ أَضَافَ قَوْمًا فَأَصْبَحَ الضَّيْفُ مَحْرُومًا فَإِنَّ نَصْرَهُ حَقٌّ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ حَتَّى يَأْخُذَ بِقِرَى لَيْلَةٍ مِنْ زَرْعِهِ وَمَالِهِ

سعید بن ابی المہاجر نے مقدام ابی کریمہ سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو آدمی کسی قوم میں مہمان بنا اور مہمان نے صبح اس حال میں کی کہ ابھی تک وہ خدمت سے محروم تھا (یعنی کسی نے اس کی مہمان نوازی نہیں کی) تو اس کی مدد کرنا ہر مسلمان پر حق ہے۔ یہاں تک کہ وہ ایک رات کی مہمانی کا سامان ان کی زراعت اور مال سے بھی لے سکتا ہے۔

1۔ ایک نسخہ میں قال ابو داؤد الخ کے الفاظ حدیث نمبر 3257 کے ساتھ ہیں۔

3260۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّهُ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّكَ تَبْعَثُنَا فَنَنْزِلُ بِقَوْمٍ فَلَا يَقْرُونَنَا فَمَا تَرَى فَقَالَ لَنَا رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم إِنْ نَزَلْتُمْ بِقَوْمٍ فَأَمَرُوا لَكُمْ بِمَا يَنْبَغِي لِلضَّيْفِ فَاقْبَلُوا فَإِنْ لَمْ يَفْعَلُوا فَخُذُوا مِنْهُمْ حَقَّ الضَّيْفِ الَّذِي يَنْبَغِي لَهُمْ قَالَ أَبُو دَاوُد وَهَذِهِ حُجَّةٌ لِلرَّجُلِ يَأْخُذُ الشَّيْءَ إِذَا كَانَ لَهُ حَقًّا[1]

لیث نے یزید بن ابی حبیب سے انہوں نے ابوالخیر سے اور انہوں عقبہ بن عامر سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے بیان کیا ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! علیہ السلام بے شک آپ ہمیں بھیجتے ہیں اور ہم ایک ایسی قوم میں جا اترتے ہیں کہ وہ ہماری مہمان نوازی نہیں کرتے تو اس بارے آپ کیا جانتے ہیں؟ تو رسول اللہ علیہ السلام نے ہمیں فرمایا: اگر تم کسی قوم کے پاس اترو اور وہ تمہارے لیے ایسی چیزوں کے بارے حکم دیں جو کسی مہمان کو چاہیے تو تم انہیں قبول کرلو اور اگر وہ اس طرح نہ کریں تو ان سے مہمان کا وہ حق لے لو جو انہیں ادا کرنا چاہیے۔ ابوداود نے کہا ہے کہ یہ روایت اس آدمی کے لیے حجت ہے جو ایسی شے لے لیتا ہے جو اس کا حق ہوتی ہے۔

بَاب نَسْخِ الضَّيْفِ يَأْكُلُ مِنْ مَالِ غَيْرِهِ

مہمان کے لیے غیر کے مال سے کھانے کا حکم منسوخ ہونے کا بیان

3261۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَزِيدَ النَّحْوِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِنْكُمْ فَكَانَ الرَّجُلُ يَحْرَجُ أَنْ يَأْكُلَ عِنْدَ أَحَدٍ مِنْ النَّاسِ بَعْدَ مَا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ فَنَسَخَ ذَلِكَ الْآيَةُ الَّتِي فِي النُّورِ قَالَ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَأْكُلُوا مِنْ بُيُوتِكُمْ جَمِيعًا أَوْ أَشْتَاتًا كَانَ الرَّجُلُ الْغَنِيُّ يَدْعُو الرَّجُلَ مِنْ أَهْلِهِ إِلَى الطَّعَامِ قَالَ إِنِّي لَأَجَّنَّحُ أَنْ آكُلَ مِنْهُ وَالتَّجَنُّحُ الْحَرَجُ وَيَقُولُ الْمِسْكِينُ أَحَقُّ بِهِ مِنِّي فَأُحِلَّ فِي ذَلِكَ أَنْ يَأْكُلُوا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللهِ عَلَيْهِ وَأُحِلَّ طَعَامُ أَهْلِ الْكِتَابِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ ارشاد باری تعالیٰ: (ترجمہ) ''تم آپس میں ایک دوسرے کا مال باطل طریقہ سے نہ کھاؤ مگر یہ کہ وہ سامان تجارت ہو اور تم آپس میں ایک دوسرے سے رضامند ہو''۔ پس اس آیت کے نازل ہونے کے بعد آدمی لوگوں میں سے کسی کے پاس کھانا کھانا گناہ سمجھتا تھا۔ پھر سورہ نور کی آیت نے اس آیت کو منسوخ کر دیا اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''تم پر کوئی حرج نہیں کہ تم اپنے گھروں میں کھاؤ۔ تا قولہ اشتاتا''۔ ایک غنی آدمی اپنے اہل میں سے ایک آدمی کو کھانے کی دعوت دیتا تھا۔ تو وہ کہتا: بلاشبہ میں گنہگار ہوں گا کہ میں اس سے کھانا کھاؤں۔ اور التجنح کا معنی حرج اور گناہ ہے۔ اور وہ کہتا کہ مسکین آدمی میری نسبت اس کا زیادہ حق رکھتا ہے۔ پھر اس بارے میں یہ حلال کر دیا گیا کہ وہ لوگ

1۔ قال ابوداؤد الخ صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

اور کھانے میں سے کھائیں جس پر اللہ تعالیٰ کا نام لیا جائے اور اہل کتاب کا کھانا بھی حلال کر دیا گیا۔

بَابٌ فِي طَعَامِ الْمُتَبَارِيَيْنِ (ایک دوسرے پر اظہار فخر اور برتری کے لیے کھانا کھلانے کا بیان)

3262۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ زَيْدِ بْنِ أَبِي الزَّرْقَاءِ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْخِرِّيتِ قَالَ سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ يَقُولُ كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُولُ إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ طَعَامِ الْمُتَبَارِيَيْنِ أَنْ يُؤْكَلَ قَالَ أَبُو دَاوُد أَكْثَرُ مَنْ رَوَاهُ عَنْ جَرِيرٍ لَا يَذْكُرُ فِيهِ ابْنَ عَبَّاسٍ وَهَارُونُ النَّحْوِيُّ ذَكَرَ فِيهِ ابْنَ عَبَّاسٍ أَيْضًا وَحَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ لَمْ يَذْكُرِ ابْنَ عَبَّاسٍ

زبیر بن خریت نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت عکرمہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے تھے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے اظہار فخر اور برتری دکھانے والوں کے کھانے سے منع فرمایا ہے کہ اسے کھایا جائے۔

ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ جریر سے اکثر روایت کرنے والے راویوں نے اس میں ابن عباس کا ذکر نہیں کیا ہے اور ہارون نحوی نے اس میں ابن عباس کا ذکر کیا ہے اور حماد بن زید نے ابن عباس کا ذکر نہیں کیا۔

بَابُ إِجَابَةِ الدَّعْوَةِ إِذَا حَضَرَهَا مَكْرُوهٌ

دعوت قبول کرنے کا بیان جب کہ وہاں کوئی ناپسندیدہ چیز موجود ہو

3263۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ أَخْبَرَنَا حَمَّادٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُمْهَانَ عَنْ سَفِينَةَ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ رَجُلًا أَضَافَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ فَصَنَعَ لَهُ طَعَامًا فَقَالَتْ فَاطِمَةُ لَوْ دَعَوْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَأَكَلَ مَعَنَا فَدَعَوْهُ فَجَاءَ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى عِضَادَتَيِ الْبَابِ فَرَأَى الْقِرَامَ قَدْ ضُرِبَ بِهِ فِي نَاحِيَةِ الْبَيْتِ فَرَجَعَ فَقَالَتْ فَاطِمَةُ لِعَلِيٍّ الْحَقْهُ فَانْظُرْ مَا رَجَعَهُ فَتَبِعْتُهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا رَدَّكَ فَقَالَ إِنَّهُ لَيْسَ لِي أَوْ لِنَبِيٍّ أَنْ يَدْخُلَ بَيْتًا مُزَوَّقًا

سفینہ ابی عبدالرحمن سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی ضیافت کا اہتمام کیا اور اس نے آپ کے لیے کھانا پکایا (اور آپ کے پاس بھیج دیا)۔ تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اگر ہم رسول اللہ ﷺ کو دعوت دیتے، تو آپ بھی ہمارے ساتھ کھانا تناول فرماتے۔ چنانچہ انہوں نے آپ ﷺ کو دعوت دی اور آپ ﷺ تشریف لائے اور اپنا دست مبارک دروازے کی چوکھٹ کی اطراف پر رکھا اور ایک نقش ونگار والا پردہ دیکھا جو گھر کی ایک طرف لگا ہوا تھا۔ تو آپ ﷺ واپس لوٹ گئے۔ پھر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ ﷺ کے پیچھے جاؤ اور یہ معلوم کرو کہ کس شے نے آپ کو واپس لوٹا دیا ہے۔ چنانچہ میں آپ کے پیچھے چل پڑا اور عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ کس شے نے آپ کو واپس لوٹا دیا ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک میرے لیے یا کسی نبی کے لیے یہ مناسب نہیں کہ وہ کسی نقش ونگار سے آراستہ گھر میں داخل ہو۔

بَابٌ إِذَا اجْتَمَعَ دَاعِيَانِ أَيُّهُمَا أَحَقُّ

اس کا بیان کہ جب دو دعوت دینے والے جمع ہو جائیں تو کس کا حق زیادہ ہے

3264۔ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ عَبْدِ السَّلَامِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ أَبِي خَالِدٍ الدَّالَانِيِّ عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ الْأَوْدِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحِمْيَرِيِّ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِذَا اجْتَمَعَ الدَّاعِيَانِ فَأَجِبْ أَقْرَبَهُمَا بَابًا فَإِنَّ أَقْرَبَهُمَا بَابًا أَقْرَبُهُمَا جِوَارًا وَإِنْ سَبَقَ أَحَدُهُمَا فَأَجِبِ الَّذِي سَبَقَ

حمید بن عبدالرحمن الحمیری نے حضور نبی کریم ﷺ کے صحابہ کرام میں سے کسی آدمی سے روایت کیا ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: جب دو دعوت دینے والے جمع ہو جائیں تو ان میں سے جس کا دروازہ زیادہ قریب ہو اس کی دعوت قبول کر لے۔ کیونکہ جس کا دروازہ زیادہ قریب ہوگا تو پھر اس کا پڑوسی بھی زیادہ قریب ہوگا۔ اور اگر دونوں میں سے ایک پہلے دعوت دے تو پھر اس کی دعوت قبول کرے جس نے پہلے دعوت دی۔

بَابٌ إِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ وَالْعَشَاءُ (اس کا بیان کہ جب نماز اور شام کا کھانا دونوں حاضر ہوں)

3265۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَمُسَدَّدٌ الْمَعْنَى قَالَ أَحْمَدُ حَدَّثَنِي يَحْيَى الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِذَا وُضِعَ عَشَاءُ أَحَدِكُمْ وَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا يَقُومُ حَتَّى يَفْرُغَ زَادَ مُسَدَّدٌ وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ إِذَا وُضِعَ عَشَاؤُهُ أَوْ حَضَرَ عَشَاؤُهُ لَمْ يَقُمْ حَتَّى يَفْرُغَ وَإِنْ سَمِعَ الْإِقَامَةَ وَإِنْ سَمِعَ قِرَاءَةَ الْإِمَامِ

حضرت نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کے سامنے شام کا کھانا رکھ دیا جائے اور ادھر نماز کھڑی ہو جائے تو اسے چاہیے کہ وہ نہ اٹھے یہاں تک کہ کھانے سے فارغ ہو جائے۔ اور مسدد نے یہ زائد بیان کیا ہے: اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے سامنے جب کھانا رکھ دیا جاتا یا جب آپ کا کھانا حاضر ہوتا تو آپ کھانے سے فارغ ہونے سے پہلے نہ اٹھتے۔ اگرچہ آپ اقامت سنتے بلکہ آپ امام کی قراءت کی آواز بھی سن لیتے۔ (مقصود یہ ہے کہ جب کھانے کی طلب بہت زیادہ ہو اور کھانا حاضر بھی ہو تو پھر پہلے کھانا کھالینا بہتر ہے تا کہ نماز میں دل کا میلان کھانے کی جانب نہ رہے۔ بلکہ پورے اطمینان سے عبادت میں مشغول ہو۔ واللہ اعلم)

3266۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ بَزِيعٍ حَدَّثَنَا مُعَلًّى يَعْنِي ابْنَ مَنْصُورٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تُؤَخَّرُ الصَّلَاةُ لِطَعَامٍ وَلَا لِغَيْرِهِ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نماز کو نہ کھانے اور نہ ہی کسی اور چیز کی خاطر مؤخر کیا جا سکتا ہے (یعنی جب کھانا کی طلب زیادہ نہ ہو یا کھانا تیار نہ ہو اور اس کے انتظار میں نماز میں تاخیر ہو جائے یہ صحیح نہیں ہے۔ یا پھر تاخیر سے مراد نماز کو قضا کرنا ہے۔ یعنی نماز کا وقت تنگ ہو اور اگر آدمی کھانے میں مشغول ہو جائے تو نماز قضا ہونے کا اندیشہ ہو تو پھر نماز کو کھانے پر مقدم کرنا چاہیے)۔

3267۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ الطُّوسِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ أَبِي فِي زَمَانِ ابْنِ الزُّبَيْرِ إِلَى جَنْبِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ فَقَالَ عَبَّادُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ إِنَّا سَمِعْنَا أَنَّهُ يُبْدَأُ بِالْعَشَاءِ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ وَيْحَكَ مَا كَانَ عَشَاؤُهُمْ أَتُرَاهُ كَانَ مِثْلَ عَشَاءِ أَبِيكَ

عبداللہ بن عبید بن عمیر نے بیان کیا ہے کہ میں اپنے باپ کے ساتھ حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پہلو میں تھا۔ تو عباد بن عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہم نے کہا: بلاشبہ ہم نے یہ سنا ہے کہ شام کا کھانا نماز سے پہلے کھایا جاتا ہے۔ تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تجھ پر افسوس ہے، ان لوگوں کا کھانا ایسا نہیں تھا، کیا تو نے اسے اپنے باپ کے شام کے کھانے کی مثل دیکھ رہا ہے؟ (یعنی ان کا کھانا انتہائی سادہ اور مختصر ہوتا تھا، آج کی طرح پر تکلف اور کئی اشیاء پر مشتمل نہ ہوتا تھا)۔

بَابٌ فِي غَسْلِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ الطَّعَامِ (کھانے کے وقت دونوں ہاتھ دھونے کا بیان)

3268۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ فَقُدِّمَ إِلَيْهِ طَعَامٌ فَقَالُوا أَلَا نَأْتِيكَ بِوَضُوءٍ فَقَالَ إِنَّمَا أُمِرْتُ بِالْوُضُوءِ إِذَا قُمْتُ إِلَى الصَّلَاةِ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ بیت الخلاء سے باہر آئے تو آپ ﷺ کو کھانا پیش کیا گیا۔ تو لوگوں نے عرض کی: کیا ہم آپ کے لیے وضو کا پانی نہ لائیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے وضو کا حکم اس وقت دیا گیا ہے جب میں نماز کے لیے اٹھوں (تیار ہوں)۔

بَابٌ فِي غَسْلِ الْيَدِ قَبْلَ الطَّعَامِ (کھانے سے پہلے ہاتھ دھونے کا بیان)

3269۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا قَيْسٌ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ زَاذَانَ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَرَأْتُ فِي التَّوْرَاةِ أَنَّ بَرَكَةَ الطَّعَامِ الْوُضُوءُ قَبْلَهُ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ بَرَكَةُ الطَّعَامِ الْوُضُوءُ قَبْلَهُ وَالْوُضُوءُ بَعْدَهُ وَكَانَ سُفْيَانُ يَكْرَهُ الْوُضُوءَ قَبْلَ الطَّعَامِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَهُوَ ضَعِيفٌ[1]

حضرت سلمان نے بیان کیا ہے کہ میں نے تورات میں پڑھا کہ کھانے کی برکت اس سے پہلے وضو کرنے میں ہے۔ تو میں نے اس کا ذکر حضور نبی کریم ﷺ سے کیا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: کھانے کی برکت اس سے پہلے اور اس کے بعد وضو کرنے میں ہے۔ اور حضرت سفیان کھانے سے پہلے وضو کرنا ناپسند کرتے تھے۔ ابوداؤد نے کہا: یہ (روایت) ضعیف ہے۔

بَابٌ فِي طَعَامِ الْفُجَاءَةِ (جلدی میں کھانا کھانے کا بیان)

3270۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا عَمِّي يَعْنِي سَعِيدَ بْنَ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ أَخْبَرَنِي خَالِدُ بْنُ

1۔ ایک نسخہ میں وھو ضعیف کے بجائے ولیس ھذا بالقوی کے الفاظ ہیں۔

يَزِيدَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّهُ قَالَ أَقْبَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ شِعْبٍ مِنَ الْجَبَلِ وَقَدْ قَضَى حَاجَتَهُ وَبَيْنَ أَيْدِينَا تَمْرٌ عَلَى تُرْسٍ أَوْ حَجَفَةٍ فَدَعَوْنَاهُ فَأَكَلَ مَعَنَا وَمَا مَسَّ مَاءً

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے بیان کیا: رسول اللہ ﷺ پہاڑ کی گھاٹی سے تشریف لائے، جب کہ آپ ﷺ قضائے حاجت سے فارغ ہوئے تھے اور (اس وقت) ہمارے سامنے ڈھال پر کھجوریں پڑی تھیں۔ تو ہم نے آپ ﷺ کو دعوت دی۔ چنانچہ آپ نے ہمارے ساتھ کھائیں اور پانی کو مس بھی نہ کیا۔ (معلوم یہ ہوا کہ اچانک تیزی میں ہاتھ دھونے کی طرف توجہ نہ رہے اور کھانا کھالیا جائے تو باعث حرج نہیں، لیکن اسے بلا عذر اپنی عادت اور وطیرہ بنانا درست نہیں۔ واللہ اعلم)۔

بَابٌ فِي كَرَاهِيَةِ ذَمِّ الطَّعَامِ (کھانے کی عیب جوئی کے مکروہ ہونے کا بیان)

3271۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَا عَابَ رَسُولُ اللهِ ﷺ طَعَامًا قَطُّ إِنِ اشْتَهَاهُ أَكَلَهُ وَإِنْ كَرِهَهُ تَرَكَهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے کبھی بھی کھانے میں عیب اور نقص بیان نہیں کیا۔ اگر آپ کو پسند ہوتا تو اسے کھالیتے اور اگر ناپسند ہوتا تو چھوڑ دیتے۔

بَابٌ فِي الِاجْتِمَاعِ عَلَى الطَّعَامِ (اکٹھے بیٹھ کر کھانا کھانے کا بیان)

3272۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنِي وَحْشِيُّ بْنُ حَرْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ أَصْحَابَ النَّبِيِّ ﷺ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّا نَأْكُلُ وَلَا نَشْبَعُ قَالَ فَلَعَلَّكُمْ تَفْتَرِقُونَ قَالُوا نَعَمْ قَالَ فَاجْتَمِعُوا عَلَى طَعَامِكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللهِ عَلَيْهِ يُبَارَكْ لَكُمْ فِيهِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ إِذَا كُنْتَ فِي وَلِيمَةٍ فَوُضِعَ الْعَشَاءُ فَلَا تَأْكُلْ حَتَّى يَأْذَنَ لَكَ صَاحِبُ الدَّارِ

وحشی بن حرب نے اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا سے روایت کیا ہے کہ اصحاب النبی ﷺ نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ بے شک ہم کھاتے ہیں لیکن ہم سیر نہیں ہوتے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: شاید تم متفرق بیٹھ کر کھاتے ہو؟ انہوں نے عرض کی: جی ہاں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم اپنے کھانے پر اکٹھے ہو کر بیٹھو اور اس پر اللہ تعالیٰ کا نام لو، تو اس میں تمہارے لیے برکت رکھ دی جائے گی۔ ابوداؤد نے بیان کیا: جب تو کسی دعوت میں شریک ہو اور کھانا سامنے رکھ دیا جائے تو تو کھانا شروع نہ کر، یہاں تک کہ تجھے گھر کا مالک اجازت دے دے۔

بَابُ التَّسْمِيَةِ عَلَى الطَّعَامِ (کھانے سے پہلے بسم اللہ شریف پڑھنے کا بیان)

3273۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ إِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ بَيْتَهُ فَذَكَرَ اللهَ عِنْدَ دُخُولِهِ وَعِنْدَ طَعَامِهِ قَالَ الشَّيْطَانُ لَا مَبِيتَ لَكُمْ

وَلَا عَشَاءَ وَإِذَا دَخَلَ فَلَمْ يَذْكُرِ اللهَ عِنْدَ دُخُولِهِ قَالَ الشَّيْطَانُ أَدْرَكْتُمُ الْمَبِيتَ فَإِذَا لَمْ يَذْكُرِ اللهَ عِنْدَ طَعَامِهِ قَالَ أَدْرَكْتُمُ الْمَبِيتَ وَالْعَشَاءَ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے حضور نبی مکرم ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جب کوئی آدمی اپنے گھر میں داخل ہو اور وہ اپنے داخل ہونے اور کھانے کے وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے۔ تو شیطان کہتا ہے: تمہارے لیے نہ رات گزارنے کی جگہ ہے (یعنی کوئی ٹھکانہ نہیں) اور نہ ہی کوئی شام کا کھانا ہے۔ اور جب کوئی داخل ہو اور اپنے داخل ہونے کے وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کرے تو شیطان کہتا ہے: تم نے رہنے کے لیے ٹھکانہ تو پالیا اور جب وہ کھانے کے وقت بھی اللہ تعالیٰ کا نام نہ لے تو وہ کہتا ہے: تم نے رات گزارنے کی جگہ اور شام کا کھانا دونوں پالیے۔ (معلوم یہ ہوا کہ اگر کسی کھانے پر بسم اللہ شریف نہ پڑھی جائے تو اس میں شیطان بھی شریک ہو جاتا ہے اور پھر اس سے برکت اٹھ جاتی ہے)۔

3274۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ خَيْثَمَةَ عَنْ أَبِي حُذَيْفَةَ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كُنَّا إِذَا حَضَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ طَعَامًا لَمْ يَضَعْ أَحَدُنَا يَدَهُ حَتَّى يَبْدَأَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَإِنَّا حَضَرْنَا مَعَهُ طَعَامًا فَجَاءَ أَعْرَابِيٌّ كَأَنَّمَا يُدْفَعُ فَذَهَبَ لِيَضَعَ يَدَهُ فِي الطَّعَامِ فَأَخَذَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِيَدِهِ ثُمَّ جَاءَتْ جَارِيَةٌ كَأَنَّمَا تُدْفَعُ فَذَهَبَتْ لِتَضَعَ يَدَهَا فِي الطَّعَامِ فَأَخَذَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِيَدِهَا وَقَالَ إِنَّ الشَّيْطَانَ لَيَسْتَحِلُّ الطَّعَامَ الَّذِي لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللهِ عَلَيْهِ وَإِنَّهُ جَاءَ بِهَذَا الْأَعْرَابِيِّ يَسْتَحِلُّ بِهِ فَأَخَذْتُ بِيَدِهِ وَجَاءَ بِهَذِهِ الْجَارِيَةِ يَسْتَحِلُّ بِهَا فَأَخَذْتُ بِيَدِهَا فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّ يَدَهُ لَفِي يَدِي مَعَ أَيْدِيهِمَا

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: جب ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کھانے پر حاضر ہوتے تھے تو ہم میں سے کوئی بھی اپنا ہاتھ اس پر نہ رکھتا یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ کھانا شروع کرتے۔ ایک دفعہ ہم آپ ﷺ کے ساتھ کھانے پر حاضر ہوئے تو اتنے میں ایک اعرابی آیا، گویا کہ اسے پیچھے سے دھکیلا جا رہا ہو۔ وہ آگے بڑھا تا کہ اپنا ہاتھ کھانے میں ڈالے تو رسول اللہ ﷺ نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔ پھر ایک چھوٹی سی بچی آئی (ایسی حرص کے ساتھ) گویا اسے پیچھے سے دھکیلا جا رہا ہو۔ پس وہ آگے بڑھی تا کہ وہ اپنا ہاتھ کھانے میں ڈالے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا اور فرمایا: بے شک شیطان اس کھانے کو حلال سمجھتا ہے جس پر اللہ تعالیٰ کا نام نہ لیا جائے۔ اور بلاشبہ وہی اس اعرابی کو لے کر آیا ہے تا کہ وہ اس کی وساطت سے کھانے کو حلال سمجھے تو میں نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا اور وہی اس بچی کو لے کر آیا۔ وہ اس کے ذریعہ کھانے کو حلال سمجھتا ہے۔ تو میں نے اس کا ہاتھ بھی پکڑ لیا اور قسم ہے اس ذات کی جس کے دست قدرت میں میری جان ہے! بلاشبہ اب اس کا ہاتھ ان دو ہاتھوں کے ساتھ میرے ہاتھ میں ہے۔

3275۔ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ عَنْ هِشَامٍ يَعْنِي ابْنَ أَبِي عَبْدِ اللهِ الدَّسْتُوَائِيَّ عَنْ بُدَيْلٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنِ امْرَأَةٍ مِنْهُمْ يُقَالُ لَهَا أُمُّ كُلْثُومٍ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَذْكُرِ اسْمَ اللهِ تَعَالَى فَإِنْ نَسِيَ أَنْ يَذْكُرَ اسْمَ اللهِ تَعَالَى فِي أَوَّلِهِ فَلْيَقُلْ بِسْمِ اللهِ أَوَّلَهُ وَآخِرَهُ

عبداللہ بن عبید ایک عورت سے جسے ام کلثوم کہا جاتا ہے اور وہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے تو اسے چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کا نام لے کر شروع کرے (یعنی بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھے) اور اگر کوئی ابتدا میں بسم اللہ شریف پڑھنا بھول جائے تو پھر اسے یہ کہنا چاہیے:

بسم اللہ اولہ و آخرہ۔

3276۔ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ الْفَضْلِ الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنَا عِيسَى يَعْنِي ابْنَ يُونُسَ حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ صُبْحٍ حَدَّثَنَا الْمُثَنَّى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْخُزَاعِيُّ عَنْ عَمِّهِ أُمَيَّةَ بْنِ مَخْشِيٍّ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ جَالِسًا وَرَجُلٌ يَأْكُلُ فَلَمْ يُسَمِّ حَتَّى لَمْ يَبْقَ مِنْ طَعَامِهِ إِلَّا لُقْمَةٌ فَلَمَّا رَفَعَهَا إِلَى فِيهِ قَالَ بِسْمِ اللَّهِ أَوَّلَهُ وَآخِرَهُ فَضَحِكَ النَّبِيُّ ﷺ ثُمَّ قَالَ مَا زَالَ الشَّيْطَانُ يَأْكُلُ مَعَهُ فَلَمَّا ذَكَرَ اسْمَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ اسْتَقَاءَ مَا فِي بَطْنِهِ قَالَ أَبُو دَاوُد جَابِرُ بْنُ صُبْحٍ جَدُّ سُلَيْمَانَ بْنِ حَرْبٍ مِنْ قِبَلِ أُمِّهِ[1]

مثنیٰ بن عبدالرحمن خزاعی نے اپنے چچا امیہ بن مخشی سے روایت کیا ہے اور یہ رسول اللہ ﷺ کے اصحاب میں سے تھے۔ انہوں نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ تشریف فرما تھے اور ایک آدمی کھانا کھانے لگا اور اس نے بسم اللہ شریف نہ پڑھی۔ یہاں تک کہ ایک لقمہ کے سوا اس کے کھانے میں سے کچھ باقی نہ رہا۔ پس جب اس نے اسے اپنے منہ کی طرف اٹھایا تو اس نے یہ کہا: بسم اللہ اولہ و آخرہ۔ حضور نبی کریم ﷺ مسکرا دیے پھر فرمایا: شیطان کے ساتھ مسلسل کھاتا رہا۔ اور جب اس نے اللہ تعالیٰ عزوجل کا اسم گرامی لیا تو اس کے پیٹ میں جو کچھ تھا اس نے سب قے کر دی۔

ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ جابر بن صبح سلیمان بن حرب کے نانا تھے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْأَكْلِ مُتَّكِئًا (تکیہ لگا کر کچھ کھانے کا بیان)

3277۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْأَقْمَرِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جُحَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا آكُلُ مُتَّكِئًا

علی بن اقمر نے بیان کیا ہے کہ میں نے ابو جحیفہ سے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں تکیہ لگائے بیٹھ کر نہیں کھاتا (یعنی اس حال میں کہ جسم کا ایک حصہ ایک جانب جھکا ہوا ہو۔ کیونکہ اس میں کچھ تکبر اور فخر کی بو بھی ہے اور ساتھ ہی طبی اعتبار سے اس طرح بیٹھ کر کھانا باعث ضرر ہے۔ واللہ اعلم)۔

3278۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِيهِ قَالَ مَا رُئِيَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَأْكُلُ مُتَّكِئًا قَطُّ وَلَا يَطَأُ عَقِبَهُ رَجُلَانِ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کو کبھی تکیہ لگا کر کھاتے ہوئے نہیں دیکھا گیا اور نہ اس حال میں دیکھا گیا کہ دو آدمی آپ ﷺ کے پیچھے چل رہے ہوں (یعنی آپ

1۔ قال ابو داؤد الخ صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

ﷺ اپنے اصحاب کے درمیان چلتے تھے۔ اور یہی تواضع اور انکساری کا تقاضا ہے)۔

3279۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سُلَيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ بَعَثَنِي النَّبِيُّ ﷺ فَرَجَعْتُ إِلَيْهِ فَوَجَدْتُهُ يَأْكُلُ تَمْرًا وَهُوَ مُقْعٍ

حضرت مصعب بن سلیم نے بیان کیا کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے مجھے کہیں بھیجا۔ تو جب میں آپ کی طرف لوٹ کر آیا تو میں نے آپ ﷺ کو کھجوریں کھاتے ہوئے پایا درآنحالیکہ آپ ﷺ چوکڑی مار کر تشریف فرما تھے۔

بَاب مَا جَاءَ فِي الْأَكْلِ مِنْ أَعْلَى الصَّحْفَةِ (برتن کے درمیان سے کھانے کا بیان)

3280۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ طَعَامًا فَلَا يَأْكُلْ مِنْ أَعْلَى الصَّحْفَةِ وَلَكِنْ لِيَأْكُلْ مِنْ أَسْفَلِهَا فَإِنَّ الْبَرَكَةَ تَنْزِلُ مِنْ أَعْلَاهَا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے، تو اسے چاہیے کہ وہ برتن کے درمیان سے نہ کھائے۔ بلکہ اسے اس کی اطراف سے کھانا چاہیے کیونکہ برکت اس کے درمیان میں نازل ہوتی ہے (اور پھر درمیان سے اطراف کی جانب برکت منتقل ہوتی ہے۔ لہٰذا اگر درمیان سے پہلے کھا لیا جائے تو محل برکت منقطع ہو جاتا ہے)۔

3281۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ الْحِمْصِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عِرْقٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُسْرٍ قَالَ كَانَ لِلنَّبِيِّ ﷺ قَصْعَةٌ يُقَالُ لَهَا الْغَرَّاءُ يَحْمِلُهَا أَرْبَعَةُ رِجَالٍ فَلَمَّا أَضْحَوْا وَسَجَدُوا الضُّحَى أُتِيَ بِتِلْكَ الْقَصْعَةِ يَعْنِي وَقَدْ ثُرِدَ فِيهَا فَالْتَفُّوا عَلَيْهَا فَلَمَّا كَثَرُوا جَثَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ أَعْرَابِيٌّ مَا هَذِهِ الْجِلْسَةُ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِنَّ اللَّهَ جَعَلَنِي عَبْدًا كَرِيمًا وَلَمْ يَجْعَلْنِي جَبَّارًا عَنِيدًا ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كُلُوا مِنْ حَوَالَيْهَا وَدَعُوا ذِرْوَتَهَا يُبَارَكْ فِيهَا

حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: حضور نبی کریم ﷺ کے پاس ایک بہت بڑا پیالہ تھا (قصعة اتنا بڑا پیالہ جس سے دس افراد کھا سکیں) اسے غراء کہا جاتا تھا۔ اسے چار آدمی اٹھاتے تھے۔ پس جب چاشت کا وقت ہوا اور لوگ نماز چاشت پڑھ چکے تو وہ بڑا پیالہ لایا گیا۔ درآنحالیکہ اس میں ثرید تیار کیا گیا تھا۔ پس وہ لوگ اس پر جمع ہو گئے۔ جب وہ لوگ بہت زیادہ بڑھ گئے تو رسول اللہ ﷺ گھٹنوں کے بل تشریف فرما ہوئے۔ تو ایک اعرابی نے عرض کی: یہ بیٹھنے کی کیسی حالت ہے؟ تو حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے سخی اور کریم بندہ بنایا ہے، اس نے مجھے جبر کرنے والا سرکش نہیں بنایا۔ بعد ازاں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس کی اطراف سے کھاؤ اور اس کے درمیان کو چھوڑ دو (کیونکہ) اس میں برکت رکھی جاتی ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْجُلُوسِ عَلَى مَائِدَةٍ عَلَيْهَا بَعْضُ مَا يُكْرَهُ

ایسے دستر خوان پر بیٹھنے کا بیان جس پر بعض ممنوع کھانے بھی ہوں؟

3282- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم عَنْ مَطْعَمَيْنِ عَنِ الْجُلُوسِ عَلَى مَائِدَةٍ يُشْرَبُ عَلَيْهَا الْخَمْرُ وَأَنْ يَأْكُلَ الرَّجُلُ وَهُوَ مُنْبَطِحٌ عَلَى بَطْنِهِ قَالَ أَبُو دَاوُد هَذَا الْحَدِيثُ لَمْ يَسْمَعْهُ جَعْفَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَهُوَ مُنْكَرٌ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ زَيْدِ بْنِ أَبِي الزَّرْقَاءِ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ أَنَّهُ بَلَغَهُ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْحَدِيثِ

حضرت سالم نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو قسم کے کھانوں سے منع فرمایا ہے: ایک ایسے دستر خوان پر بیٹھنے سے جس پر شراب پی جاتی ہو اور (دوسرا) آدمی کو اس طرح کھانے سے کہ وہ پیٹ کے بل الٹا لیٹا ہوا ہو۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ یہ حدیث جعفر نے زہری سے نہیں سنی اور یہ منکر ہے۔

ہارون بن زید بن ابی الزرقاء نے بیان کیا ہے کہ میرے باپ نے بیان کیا ہے کہ جعفر نے ہمیں بتایا ہے کہ ان تک زہری سے یہ حدیث پہنچی ہے۔

بَابُ الْأَكْلِ بِالْيَمِينِ (دائیں ہاتھ سے کھانے کا بیان)

3283- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ جَدِّهِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم قَالَ إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَأْكُلْ بِيَمِينِهِ وَإِذَا شَرِبَ فَلْيَشْرَبْ بِيَمِينِهِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ بِشِمَالِهِ وَيَشْرَبُ بِشِمَالِهِ

ابوبکر بن عبید اللہ بن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہم نے اپنے دادا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی (کھانا) کھائے تو اسے چاہیے کہ وہ اپنے دائیں ہاتھ سے کھائے اور جب پیے تو اسے چاہیے کہ وہ اپنے دائیں ہاتھ سے پیے۔ کیونکہ شیطان اپنے بائیں ہاتھ سے کھاتا ہے اور اپنے بائیں ہاتھ سے پیتا ہے۔

3284- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ لُوَيْنٌ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ أَبِي وَجْزَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم ادْنُ بُنَيَّ[1] فَسَمِّ اللهَ وَكُلْ بِيَمِينِكَ وَكُلْ مِمَّا يَلِيكَ

حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ہے کہ حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیٹے قریب ہو، اللہ تعالیٰ کا نام لو (یعنی بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھو) اپنے دائیں ہاتھ سے کھاؤ اور اس میں سے کھاؤ جو آپ کے سامنے ہے۔

بَابٌ فِي أَكْلِ اللَّحْمِ (گوشت کھانے کا بیان)

3285- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْشَرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا

1۔ ایک نسخہ میں بنی کے بجائے مِنِّی ہے۔

قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا تَقْطَعُوا اللَّحْمَ بِالسِّكِّينِ فَإِنَّهُ مِنْ صَنِيعِ الْأَعَاجِمِ وَانْهَسُوهُ فَإِنَّهُ أَهْنَأُ وَأَمْرَأُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَلَيْسَ هُوَ بِالْقَوِيِّ 1

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: گوشت چھری سے نہ کاٹو، کیونکہ یہ عجمیوں کا طریقہ ہے اور تم اسے دانتوں سے کاٹو کیونکہ اس طرح وہ زیادہ لذت آمیز ہوتا ہے اور جلدی ہضم ہو جاتا ہے۔ابوداؤد نے فرمایا ہے: یہ حدیث قوی نہیں ہے۔

فائدہ: اس میں مقصود یہ ہے کہ کھانے کے وقت ہڈی سے گوشت اتارنے کے لیے چھری کا استعمال نہ کرو۔ بلکہ اسے دانتوں سے نوچ کر کھاؤ تو اس طرح یہ زیادہ زود ہضم اور لذت آمیز ہوگا۔ البتہ اس حدیث کو علامہ ابن جوزی نے موضوعات میں ذکر کیا ہے اور احمد نے کہا ہے: یہ حدیث صحیح نہیں ہے۔ واللہ اعلم (بذل ص 103 ج 16)

3286۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ كُنْتُ آكُلُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَآخُذُ اللَّحْمَ بِيَدِي 2 مِنَ الْعَظْمِ فَقَالَ أَدْنِ الْعَظْمَ مِنْ فِيكَ فَإِنَّهُ أَهْنَأُ وَأَمْرَأُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ عُثْمَانُ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ صَفْوَانَ وَهُوَ مُرْسَلٌ 3

صفوان بن امیہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ میں حضور نبی کریم ﷺ کے ساتھ کھا رہا تھا۔ میں نے اپنے ہاتھ کے ساتھ ہڈی سے گوشت اتارا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو ہڈی اپنے منہ کے قریب کر۔ کیونکہ اس طرح یہ زیادہ لذت آمیز اور زود ہضم ہوگا۔ ابوداؤد نے کہا ہے: عثمان نے صفوان سے سماع نہیں کیا۔ لہٰذا یہ روایت مرسل ہے۔

3287۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ عَنْ زُهَيْرٍ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ سَعْدِ بْنِ عِيَاضٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كَانَ أَحَبُّ الْعُرَاقِ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ عُرَاقَ الشَّاةِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُعْجِبُهُ الذِّرَاعُ قَالَ وَسُمَّ فِي الذِّرَاعِ وَكَانَ يَرَى أَنَّ الْيَهُودَ هُمْ سَمُّوهُ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے نزدیک ہڈیوں میں سے پسندیدہ بکری کی ہڈی تھی۔ (عراق ایسی ہڈی کو کہتے ہیں جس کا سارا یا اکثر گوشت اتار لیا جائے)۔

محمد بن بشار اور ابوداؤد نے اسی اسناد کے ساتھ بیان کیا ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ کو بازو کا گوشت بہت پسند تھا۔ (ایک دفعہ) بازو کے گوشت میں ہی زہر ملا دیا گیا اور آپ ﷺ جانتے تھے کہ یہودیوں نے یہ زہر ملایا ہے۔

بَابٌ فِي أَكْلِ الدُّبَّاءِ (کدو شریف کھانے کا بیان)

3288۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ إِنَّ خَيَّاطًا دَعَا رَسُولَ اللهِ ﷺ لِطَعَامٍ صَنَعَهُ قَالَ أَنَسٌ فَذَهَبْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ إِلَى ذٰلِكَ الطَّعَامِ فَقَرَّبَ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ خُبْزًا مِنْ شَعِيرٍ وَمَرَقًا فِيهِ دُبَّاءٌ وَقَدِيدٌ قَالَ أَنَسٌ فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَتَتَبَّعُ

1۔ قال ابو داود الا صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔ 2۔ ایک نسخہ میں بیدی نہیں ہے۔ 3۔ قال ابو داود الا صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

الدُّبَّاءَ مِنْ حَوَالَيِ الصَّحْفَةِ فَلَمْ أَزَلْ أُحِبُّ الدُّبَّاءَ بَعْدَ يَوْمِئِذٍ

اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ رضی اللہ عنہم نے بیان کیا کہ انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ ایک درزی نے رسول اللہ ﷺ کو کھانے کی دعوت دی اور کھانا تیار کیا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ میں رسول اللہ ﷺ کی معیت میں اس کھانے کی دعوت میں گیا۔ پس جَو کی روٹی اور شوربہ جس میں کدو اور خشک گوشت تھا، آپ ﷺ کے قریب رکھا گیا۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ رکابی کی اطراف سے کدو تلاش کر رہے ہیں۔ پس اس دن کے بعد سے میں کدو کو پسند کرتا ہوں۔

بَابٌ فِي أَكْلِ الثَّرِيدِ (ثرید کھانے کا بیان)

3289۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانَ السَّمْتِيُّ حَدَّثَنَا الْمُبَارَكُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ أَحَبَّ الطَّعَامِ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ الثَّرِيدُ مِنَ الْخُبْزِ وَالثَّرِيدُ مِنَ الْحَيْسِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَهُوَ ضَعِيفٌ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے نزدیک پسندیدہ کھانا روٹی کا ثرید اور حیس کا ثرید تھا۔ ابوداؤد نے کہا: یہ روایت ضعیف ہے۔ (ثرید سے مراد روٹی کے ٹکڑے شوربے میں ملا کر کھانا تیار کرنا ہے اور حیس کے ثرید سے مراد روٹی کے ٹکڑوں میں کھجور، گھی اور پنیر وغیرہ ملانا ہے)۔

بَابٌ فِي كَرَاهِيَةِ التَّقَذُّرِ لِلطَّعَامِ (اس کا بیان کہ کھانے کو ناپسند کرنے کا اظہار مکروہ ہے)

3290۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنِي قَبِيصَةُ بْنُ هُلْبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَسَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ إِنَّ مِنَ الطَّعَامِ طَعَامًا أَتَحَرَّجُ مِنْهُ فَقَالَ لَا يَتَخَلَّجَنَّ فِي صَدْرِكَ(1) شَيْءٌ ضَارَعْتَ فِيهِ النَّصْرَانِيَّةَ

قبیصہ بن ہلب نے اپنے باپ سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے بتایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ ایک آدمی نے آپ ﷺ سے پوچھا اور عرض کی: کھانے میں کچھ ایسے کھانے ہیں جن سے میں پرہیز کرتا ہوں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: چاہیے کہ تیرے سینے میں کوئی شے شبہ اور شک پیدا نہ کرے۔ تو اس میں نصرانیت کے ساتھ مشابہت اختیار کرنے لگا ہے۔

بَابُ النَّهْيِ عَنْ أَكْلِ الْجَلَّالَةِ وَأَلْبَانِهَا

نجاست کھانے والے جانوروں کا گوشت کھانے اور ان کا دودھ پینے سے نہی کا بیان

3291۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ أَكْلِ الْجَلَّالَةِ وَأَلْبَانِهَا

1۔ ایک نسخہ میں فِي نَفْسِكَ ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے جلالہ کا گوشت کھانے اور اس کا دودھ پینے سے منع فرمایا ہے۔

فائدہ: جلالہ سے مراد وہ جانور ہیں جو نجاست کھانے کے عادی ہوں حتیٰ کہ نجاست کا اثر ان کے گوشت اور دودھ میں بھی ہو جائے۔ جب تک یہ اثر باقی رہے ان کا گوشت کھانا اور دودھ پینا جائز نہیں۔

3292۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنِي أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ لَبَنِ الْجَلَّالَةِ

حضرت عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے جلالہ کا دودھ پینے سے منع فرمایا ہے۔

3293۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي سُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَهْمٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي قَيْسٍ عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْجَلَّالَةِ فِي الْإِبِلِ أَنْ يُرْكَبَ عَلَيْهَا أَوْ يُشْرَبَ مِنْ أَلْبَانِهَا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے اونٹوں میں سے نجاست کھانے والے سے منع کیا ہے کہ ان پر سوار ہوا جائے یا ان کا دودھ پیا جائے (سوار ہونے سے اس لیے منع فرمایا کہ پسینہ آنے سے کپڑے تر ہو کر ناپاک ہو جائیں گے)۔

بَابٌ فِي أَكْلِ لُحُومِ الْخَيْلِ (گھوڑے کا گوشت کھانے کا بیان)

3294۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ وَأَذِنَ لَنَا فِي لُحُومِ الْخَيْلِ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خیبر کے دن گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا اور ہمیں گھوڑے کے گوشت کی اجازت عطا فرمائی۔

3295۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ ذَبَحْنَا يَوْمَ خَيْبَرَ الْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيرَ فَنَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْبِغَالِ وَالْحَمِيرِ وَلَمْ يَنْهَنَا عَنِ الْخَيْلِ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ ہم نے غزوۂ خیبر کے دن گھوڑے، خچر اور گدھے ذبح کیے تو رسول اللہ ﷺ نے خچر اور گدھوں سے ہمیں منع فرمایا اور آپ ﷺ نے ہمیں گھوڑوں سے منع نہ فرمایا۔

3296۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ شَبِيبٍ وَحَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ الْحِمْصِيُّ قَالَ حَيْوَةُ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ صَالِحِ بْنِ يَحْيَى بْنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِي كَرِبَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ أَكْلِ لُحُومِ الْخَيْلِ وَالْبِغَالِ وَالْحَمِيرِ زَادَ حَيْوَةُ وَكُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَهُوَ قَوْلُ مَالِكٍ قَالَ أَبُو دَاوُد لَا بَأْسَ بِلُحُومِ الْخَيْلِ وَلَيْسَ الْعَمَلُ عَلَيْهِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَهَذَا مَنْسُوخٌ قَدْ أَكَلَ لُحُومَ الْخَيْلِ جَمَاعَةٌ مِنْ أَصْحَابِ

النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم مِنْهُمُ ابْنُ الزُّبَيْرِ وَفَضَالَةُ بْنُ عُبَيْدٍ وَأَنَسُ بْنُ مَالِكٍ وَأَسْمَاءُ بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ وَسُوَيْدُ بْنُ غَفَلَةَ وَعَلْقَمَةُ وَكَانَتْ قُرَيْشٌ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم تَذْبَحُهَا[1]

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ علیہ السلام نے گھوڑوں، خچروں اور گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا۔ اور حیوہ نے یہ زائد بیان کیا ہے: اور درندوں میں سے ہر دانتوں کے ساتھ کاٹ کر شکار کرنے والے جانوروں کا گوشت کھانے سے (منع فرمایا)۔ ابوداؤد نے کہا ہے: یہی امام مالک کا قول ہے۔

(نیز) ابوداؤد نے یہ بھی فرمایا ہے کہ گھوڑوں کا گوشت کھانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ لیکن اس پر عمل نہیں ہے۔ ابوداؤد نے کہا ہے: اور یہ منسوخ ہے حالانکہ حضور نبی کریم علیہ السلام کے اصحاب میں سے ایک جماعت نے گھوڑوں کا گوشت کھایا ہے۔ ان میں سے ابن زبیر، فضالہ بن عبید، انس بن مالک، اسماء بنت ابی بکر، سوید بن غفلہ اور علقمہ ہیں اور رسول اللہ علیہ السلام کے عہد میں قریش گھوڑے ذبح کرتے تھے۔

بَابٌ فِي أَكْلِ الْأَرْنَبِ (خرگوش کھانے کا بیان)

3297۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنْتُ غُلَامًا حَزَوَّرًا فَصِدْتُ أَرْنَبًا فَشَوَيْتُهَا فَبَعَثَ مَعِي أَبُو طَلْحَةَ بِعَجُزِهَا إِلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم فَأَتَيْتُهُ بِهَا فَقَبِلَهَا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ میں انتہائی مضبوط اور طاقتور بچہ تھا۔ سو میں نے ایک خرگوش شکار کیا پھر میں نے اسے بھونا۔ تو حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے اس کا پچھلا حصہ میرے ہاتھ حضور نبی کریم علیہ السلام کے پاس بھیجا۔ چنانچہ میں وہ لے کر آپ علیہ السلام کے پاس حاضر ہوا، تو آپ نے اسے قبول فرمالیا (یہ اس پر دلیل ہے کہ خرگوش حلال ہے اور اس کا گوشت کھانا صحیح ہے)۔

3298۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا خَالِدِ بْنَ الْحُوَيْرِثِ يَقُولُ إِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو كَانَ بِالصِّفَاحِ قَالَ مُحَمَّدٌ مَكَانٌ بِمَكَّةَ وَإِنَّ رَجُلًا جَاءَ بِأَرْنَبٍ قَدْ صَادَهَا فَقَالَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو مَا تَقُولُ قَالَ قَدْ جِيءَ بِهَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم وَأَنَا جَالِسٌ فَلَمْ يَأْكُلْهَا وَلَمْ يَنْهَ عَنْ أَكْلِهَا وَزَعَمَ أَنَّهَا تَحِيضُ

محمد بن خالد نے بیان کیا ہے کہ میں نے ابوخالد بن حویرث کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: بے شک حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما صفاح میں تھے۔ محمد نے بیان کیا ہے کہ صفاح مکہ مکرمہ میں ایک جگہ ہے۔ ایک آدمی خرگوش لے کر آپ کے پاس حاضر ہوا۔ اس نے اسے شکار کیا تھا۔ اور عرض کی: اے عبداللہ بن عمرو! رضی اللہ عنہما تم اس کے بارے کیا کہتے ہو؟ تو آپ نے فرمایا: یہ رسول اللہ علیہ السلام کے پاس لایا گیا اور میں آپ علیہ السلام کے پاس بیٹھا ہوا تھا تو آپ علیہ السلام نے نہ اسے کھایا اور نہ ہی اسے کھانے سے منع فرمایا اور فرمایا کہ اسے حیض آتا ہے۔

1۔ قال ابوداؤد وھو قول مالک قول ابوداؤد الخ صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

بَابٌ فِي أَكْلِ الضَّبِّ (گوہ کھانے کا بیان)

3299۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ خَالَتَهُ أَهْدَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم سَمْنًا وَأَضُبًّا وَأَقِطًا فَأَكَلَ مِنَ السَّمْنِ وَمِنَ الْأَقِطِ وَتَرَكَ الْأَضُبَّ تَقَذُّرًا وَأُكِلَ عَلَى مَائِدَتِهِ وَلَوْ كَانَ حَرَامًا مَا أُكِلَ عَلَى مَائِدَةِ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ان کی خالہ نے گھی، گوہ اور پنیر بطور ہدیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پیش کیے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھی اور پنیر میں سے تو کھایا اور گوہ کو اس سے گھن کرتے ہوئے چھوڑ دیا۔ (لیکن) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دسترخوان پر اسے کھایا گیا اگر یہ حرام ہوتی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دسترخوان پر اسے نہ کھایا جاتا (یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں یہ کھائی گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع نہیں فرمایا)۔

3300۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ أَنَّهُ دَخَلَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم بَيْتَ مَيْمُونَةَ فَأُتِيَ بِضَبٍّ مَحْنُوذٍ فَأَهْوَى إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم بِيَدِهِ فَقَالَ بَعْضُ النِّسْوَةِ اللَّاتِي فِي بَيْتِ مَيْمُونَةَ أَخْبِرُوا النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم بِمَا يُرِيدُ أَنْ يَأْكُلَ مِنْهُ فَقَالُوا هُوَ ضَبٌّ فَرَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَدَهُ قَالَ فَقُلْتُ أَحَرَامٌ هُوَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لَا وَلَكِنَّهُ لَمْ يَكُنْ بِأَرْضِ قَوْمِي فَأَجِدُنِي أَعَافُهُ قَالَ خَالِدٌ فَاجْتَرَرْتُهُ فَأَكَلْتُهُ وَرَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَنْظُرُ

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر داخل ہوئے۔ تو آپ کے پاس بھونی ہوئی گوہ لائی گئی۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی طرف اپنا دست مبارک بڑھانا چاہا۔ تو وہ عورتیں جو حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر موجود تھیں ان میں سے بعض نے کہا: تم حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کے بارے بتاؤ جسے آپ کھانے کا ارادہ فرما رہے ہیں۔ تو انہوں نے بتایا: یہ گوہ ہے۔ تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک اس سے اٹھالیا۔ تو میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم کیا یہ حرام ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں۔ البتہ یہ میری قوم کی زمین میں نہیں پائی جاتی اور میں اپنے آپ کو اس سے نفرت کرنے والا پاتا ہوں۔ حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: پس میں نے اسے کھینچ لیا اور اسے کھالیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (یہ سب) دیکھ رہے تھے۔

3301۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا خَالِدٌ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ ثَابِتِ بْنِ وَدِيعَةَ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِي جَيْشٍ فَأَصَبْنَا ضِبَابًا قَالَ فَشَوَيْتُ مِنْهَا ضَبًّا فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَوَضَعْتُهُ بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ فَأَخَذَ عُودًا فَعَدَّ بِهِ أَصَابِعَهُ ثُمَّ قَالَ إِنَّ أُمَّةً مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ مُسِخَتْ دَوَابَّ فِي الْأَرْضِ وَإِنِّي لَا أَدْرِي أَيُّ الدَّوَابِّ هِيَ قَالَ فَلَمْ يَأْكُلْ وَلَمْ يَنْهَ

حضرت ثابت بن ودیعہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ ہم ایک لشکر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے تو ہم نے بہت سی گوہیں پائیں۔ میں نے ان میں سے ایک گوہ بھونی اور میں اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے آیا اور اسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے

سامنے رکھ دیا۔ پھر آپ علیہ السلام نے ایک لکڑی سی لی اور اس کے ساتھ اس کی انگلیاں گنیں۔ پھر فرمایا: بے شک بنی اسرائیل کی ایک قوم زمین کے جانوروں میں بدل دی گئی اور بلاشبہ میں نہیں جانتا کہ یہ جانور کون سا ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ آپ علیہ السلام نے نہ اسے کھایا اور نہ ہی اس سے منع کیا۔

3302۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ الطَّائِيُّ أَنَّ الْحَكَمَ بْنَ نَافِعٍ حَدَّثَهُمْ حَدَّثَنَا ابْنُ عَيَّاشٍ عَنْ ضَمْضَمِ بْنِ زُرْعَةَ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ أَبِي رَاشِدٍ الْحُبْرَانِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ شِبْلٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم نَهَى عَنْ أَكْلِ لَحْمِ الضَّبِّ

عبدالرحمن بن شبل سے روایت ہے کہ رسول اللہ علیہ السلام نے گوہ کا گوشت کھانے سے منع فرمایا۔

فائدہ: شوکانی نے کہا ہے کہ امام نووی نے فرمایا: مسلمانوں کا اس پر اجماع ہے کہ گوہ حلال ہے، مکروہ نہیں ہے اور امام طحاوی نے شرح معانی الآثار میں بیان کیا ہے کہ امام اعظم ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد بن حسن رحمہم اللہ تعالیٰ وغیرہ ایک قوم نے گوہ کھانے کو مکروہ قرار دیا ہے۔ واللہ اعلم (بذل المجہود ص 121 ج 16)

بَابٌ فِي أَكْلِ لَحْمِ الْحُبَارَى (حباری کا گوشت کھانے کا بیان)

3303۔ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنِي بُرَيْهُ بْنُ عُمَرَ بْنِ سَفِينَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ أَكَلْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم لَحْمَ حُبَارَى

بریہ بن عمر بن سفینہ نے اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے بیان کیا: میں نے رسول اللہ علیہ السلام کی معیت میں حباری کا گوشت کھایا ہے۔ (حباری ایک بہت زیادہ اڑنے والا پرندہ ہے۔ اس کی گردن لمبی اور رنگ مٹیالا ہوتا ہے اور اس کا گوشت مرغی اور بطخ کے گوشت کی مانند ہوتا ہے۔ (بذل ص 122 ج 16)

بَابٌ فِي أَكْلِ حَشَرَاتِ الْأَرْضِ (حشرات الارض کھانے کا بیان)

3304۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا غَالِبُ بْنُ حَجْرَةَ حَدَّثَنِي مِلْقَامُ بْنُ التَّلِبِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ صَحِبْتُ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم فَلَمْ أَسْمَعْ لِحَشَرَاتِ الْأَرْضِ تَحْرِيمًا

ملقام بن تلب نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے بیان کیا: میں حضور نبی کریم علیہ السلام کے ساتھ رہا لیکن میں نے حشرات الارض (زمین کے اندر رہنے والے جانور) کے حرام ہونے کے بارے کوئی ارشاد نہیں سنا۔

3305۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ خَالِدٍ الْكَلْبِيُّ أَبُو ثَوْرٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عِيسَى بْنِ نُمَيْلَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ فَسُئِلَ عَنْ أَكْلِ الْقُنْفُذِ فَتَلَا قُلْ لَا أَجِدُ فِيمَا أُوحِيَ إِلَيَّ مُحَرَّمًا الْآيَةَ قَالَ قَالَ شَيْخٌ عِنْدَهُ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ ذُكِرَ عِنْدَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم فَقَالَ خَبِيثَةٌ مِنَ الْخَبَائِثِ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ إِنْ كَانَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم هَذَا فَهُوَ كَمَا قَالَ مَا لَمْ نَدْرِ

عیسیٰ بن نمیلہ نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے فرمایا: میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس تھا۔ تو ان سے سیہہ کھانے کے بارے پوچھا گیا۔ تو انہوں نے یہ آیت تلاوت فرمائی: قُلْ لَا أَجِدُ فِيمَا أُوحِيَ إِلَيَّ مُحَرَّمًا

الآیہ۔ تو آپ کے پاس موجود ایک بوڑھے آدمی نے کہا: میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کے پاس اس کا ذکر کیا گیا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ ناپاک جانوروں میں سے ایک ناپاک جانور ہے۔ تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اگر اس طرح رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے تو پھر یہ اسی طرح ہے جیسے آپ نے فرمایا ہے، ہم اسے نہیں جانتے۔

بَاب مَا لَمْ يُذْكَرْ تَحْرِيمُهُ (ان چیزوں کے حکم کا بیان جن کا حرام ہونا ذکر نہیں کیا گیا)

3306۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ صَبِيحٍ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ شَرِيكٍ الْمَكِّيَّ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي الشَّعْثَاءِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ يَأْكُلُونَ أَشْيَاءَ وَيَتْرُكُونَ أَشْيَاءَ تَقَذُّرًا فَبَعَثَ اللهُ تَعَالَى نَبِيَّهُ ﷺ وَأَنْزَلَ كِتَابَهُ وَأَحَلَّ حَلَالَهُ وَحَرَّمَ حَرَامَهُ فَمَا أَحَلَّ فَهُوَ حَلَالٌ وَمَا حَرَّمَ فَهُوَ حَرَامٌ وَمَا سَكَتَ عَنْهُ فَهُوَ عَفْوٌ وَتَلَا قُلْ لَا أَجِدُ فِيمَا أُوحِيَ إِلَيَّ مُحَرَّمًا إِلَى آخِرِ الْآيَةِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ دور جاہلیت کے لوگ کچھ چیزیں کھاتے تھے اور کچھ چیزوں سے گھن کرتے ہوئے انہیں چھوڑ دیتے تھے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی مکرم ﷺ کو مبعوث فرمایا اور اپنی کتاب نازل فرمائی اور حلال چیزوں کی حلت کو بیان فرمایا اور حرام چیزوں کی حرمت کو بیان فرمایا۔ پس جن چیزوں کو اللہ تعالیٰ نے حلال قرار دیا وہ حلال ہیں اور جن کو حرام قرار دیا وہ حرام ہیں اور وہ چیزیں جن کے بارے میں سکوت ہے وہ معاف ہیں (یعنی ان کے استعمال میں اختیار ہے) اور پھر یہ آیت تلاوت فرمائی: قُلْ لَا أَجِدُ فِيمَا أُوحِيَ إِلَيَّ مُحَرَّمًا الی آخر الآیہ۔

بَاب فِي أَكْلِ الضَّبُعِ (بجو کھانے کا بیان)

3307۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْخُزَاعِيُّ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَمَّارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضی اللہ عنہما قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنْ الضَّبُعِ فَقَالَ هُوَ صَيْدٌ وَيُجْعَلُ فِيهِ كَبْشٌ إِذَا صَادَهُ الْمُحْرِمُ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے بجو کے بارے پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ شکار ہے اور جب کوئی محرم اس کا شکار کرے تو اس پر مینڈھا قربان کرنا لازم ہو جاتا ہے (یعنی حالت احرام میں اگر کوئی اس کا شکار کرے گا تو اس پر دنبہ ذبح کرنا لازم ہو جائے گا)۔

بَاب النَّهْيِ عَنْ أَكْلِ السِّبَاعِ (درندے کھانے سے نہی کا بیان)

3308۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى عَنْ أَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبُعِ

حضرت ابو ثعلبہ خشنی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے درندوں میں سے ہر دانت کے ساتھ شکار کرنے والے کا

گوشت کھانے سے منع فرمایا ہے۔

3309۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ أَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبُعِ وَعَنْ كُلِّ ذِي مِخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے درندوں میں سے ہر ذی ناب کا گوشت کھانے سے اور پرندوں میں سے پنجے کے ساتھ شکار کرنے والے کو کھانے سے منع فرمایا ہے۔

3310۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى الْحِمْصِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ رُؤْبَةَ التَّغْلِبِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَوْفٍ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِي كَرِبَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ أَلَا لَا يَحِلُّ ذُو نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ وَلَا الْحِمَارُ الْأَهْلِيُّ وَلَا اللُّقَطَةُ مِنْ مَالِ مُعَاهَدٍ إِلَّا أَنْ يَسْتَغْنِيَ عَنْهَا وَأَيُّمَا رَجُلٍ ضَافَ قَوْمًا فَلَمْ يَقْرُوهُ فَإِنَّ لَهُ أَنْ يُعْقِبَهُمْ بِمِثْلِ قِرَاهُ

مقدام بن معدی کرب نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: خبردار! آگاہ رہو، درندوں میں سے دانتوں کے ساتھ کاٹنے والے حلال نہیں اور نہ ہی گھریلو گدھا اور نہ ہی کافر ذمی کا پڑا مال حلال ہے مگر جب کہ وہ خود اس سے مستغنی ہو جائے۔ اور جو آدمی کسی قوم کے پاس مہمان بنا اور اس قوم نے اس کی مہمان نوازی نہ کی تو اس کے لیے جائز ہے کہ وہ اپنی مہمانی کی مثل ان سے زبردستی لے لے۔ (یہ حکم ابتدائے اسلام کا ہے، اب کسی کا مال اس کی اجازت کے بغیر کسی کو لینا درست نہیں) (1)

3311۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنِ ابْنِ أَبِي عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ أَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ وَعَنْ كُلِّ ذِي مِخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوہ خیبر کے دن درندوں میں سے ذی ناب کھانے سے اور پرندوں میں سے پنجے کے ساتھ شکار کرنے والا پرندہ کھانے سے منع فرمایا۔

3312۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ سُلَيْمَانُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ يَحْيَى بْنِ الْمِقْدَامِ عَنْ جَدِّهِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِي كَرِبَ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ خَيْبَرَ فَأَتَتِ الْيَهُودُ فَشَكَوْا أَنَّ النَّاسَ قَدْ أَسْرَعُوا إِلَى حَظَائِرِهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَلَا لَا تَحِلُّ أَمْوَالُ الْمُعَاهَدِينَ إِلَّا

1۔ ایک نسخہ میں حدیث نمبر 3310 کے بعد یہ حدیث بھی ہے: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنِ ابْنِ أَبِي عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ أَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ وَعَنْ كُلِّ ذِي مِخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ ''محمد بن بشار نے ابن ابی عروبہ سے، انہوں نے علی بن حکم سے، انہوں نے میمون بن مہران سے انہوں نے سعید بن جبیر سے اور انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ہمیں بیان کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: خیبر کے دن رسول اللہ ﷺ نے درندوں میں سے ہر ذی ناب اور پرندوں میں سے ہر ذی مخلب کھانے سے منع فرمایا''۔

بِحَقِّهَا وَحَرَامٌ عَلَيْكُمْ حُمُرُ الْأَهْلِيَّةِ وَخَيْلُهَا وَبِغَالُهَا وَكُلُّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ وَكُلُّ ذِي مِخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوۂ خیبر میں شریک تھا۔ پس یہودی آئے اور انہوں نے یہ شکایت کی کہ لوگ ان کے مویشیوں کے باڑے کی طرف تیزی سے آتے ہیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خبردار! آگاہ رہو، ذمی کافروں کا مال حلال نہیں مگر حق کے ساتھ اور تم پر گھریلو گدھے، گھوڑے اور خچر حرام ہیں۔ اور دانتوں کے ساتھ شکار کرنے والا ہر درندہ اور پنجے کے ساتھ شکار کرنے والا ہر پرندہ تم پر حرام ہے۔

3313۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ عُمَرَ بْنِ زَيْدٍ الصَّنْعَانِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضی اللہ عنہما أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ ثَمَنِ الْهِرِّ قَالَ ابْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ أَكْلِ الْهِرِّ وَأَكْلِ ثَمَنِهَا

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے بلی کے ثمن مقرر کرنے سے منع فرمایا ہے۔ ابن عبدالملک نے کہا ہے: بلی کا گوشت کھانے سے اور اس کی قیمت کھانے سے (آپ نے) منع فرمایا ہے۔

بَابٌ فِي أَكْلِ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ (گھریلو گدھوں کا گوشت کھانے کا بیان)

3314۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَسَنٍ الْمِصِّيصِيُّ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ أَخْبَرَنِي رَجُلٌ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضی اللہ عنہما قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ يَوْمَ خَيْبَرَ[1] عَنْ أَنْ نَأْكُلَ لُحُومَ الْحُمُرِ وَأَمَرَنَا أَنْ نَأْكُلَ لُحُومَ الْخَيْلِ قَالَ عَمْرٌو فَأَخْبَرْتُ هَذَا الْخَبَرَ أَبَا الشَّعْثَاءِ فَقَالَ قَدْ كَانَ الْحَكَمُ الْغِفَارِيُّ فِينَا يَقُولُ هَذَا وَأَبَى ذَلِكَ الْبَحْرُ يُرِيدُ ابْنَ عَبَّاسٍ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے دن ہمیں گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا اور ہمیں گھوڑوں کا گوشت کھانے کا حکم ارشاد فرمایا۔ عمرو نے بیان کیا کہ میں نے یہ خبر ابو الشعثاء کو دی تو انہوں نے کہا کہ حکم غفاری ہم میں اسی طرح کہتے تھے لیکن اس تبحر (عالم دین) مراد حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس کا انکار کیا ہے۔

3315۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي زِيَادٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ عُبَيْدٍ أَبِي الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ غَالِبِ بْنِ أَبْجَرَ قَالَ أَصَابَتْنَا سَنَةٌ فَلَمْ يَكُنْ فِي مَالِي شَيْءٌ أُطْعِمُ أَهْلِي إِلَّا شَيْءٌ مِنْ حُمُرٍ وَقَدْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حَرَّمَ لُحُومَ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَصَابَتْنَا السَّنَةُ وَلَمْ يَكُنْ فِي مَالِي مَا أُطْعِمُ أَهْلِي إِلَّا سِمَانَ الْحُمُرِ وَإِنَّكَ حَرَّمْتَ لُحُومَ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ فَقَالَ أَطْعِمْ أَهْلَكَ مِنْ سَمِينِ حُمُرِكَ فَإِنَّمَا حَرَّمْتُهَا مِنْ أَجْلِ جَوَّالِ الْقَرْيَةِ يَعْنِي الْجَلَّالَةَ قَالَ أَبُو دَاوُد عَبْدُ الرَّحْمَنِ هَذَا هُوَ ابْنُ مَعْقِلٍ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَى شُعْبَةُ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ عُبَيْدٍ أَبِي الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَعْقِلٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ بِشْرٍ عَنْ نَاسٍ مِنْ مُزَيْنَةَ أَنَّ سَيِّدَ مُزَيْنَةَ أَبْجَرَ أَوِ ابْنَ أَبْجَرَ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ عَنْ مِسْعَرٍ

1۔ ایک نسخہ میں یوم خیبر کے الفاظ نہیں ہے۔

عَنْ عُبَيْدٍ عَنْ ابْنِ مَعْقِلٍ عَنْ رَجُلَيْنِ مِنْ مُزَيْنَةَ أَحَدُهُمَا عَنِ الْآخَرِ أَحَدُهُمَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ عُوَيْمٍ وَالْآخَرُ غَالِبُ بْنُ الْأَبْجَرِ قَالَ مِسْعَرٌ أُرَى غَالِبًا الَّذِي أَتَى النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم بِهَذَا الْحَدِيثِ[1]

عبدالرحمن نے غالب بن ابجر سے بیان کیا ہے کہ ہمیں قحط آپہنچا اور میرے مال میں کوئی شے نہ تھی جو میں اپنے گھر والوں کو کھلاتا سوائے گدھوں کے اور رسول اللہ علیہ السلام نے گھریلو گدھوں کا گوشت حرام کر رکھا تھا۔ چنانچہ میں حضور نبی کریم علیہ السلام کے پاس آیا اور عرض کی: یارسول اللہ! علیہ السلام ہمیں قحط نے آلیا ہے اور موٹے گدھوں کے سوا میرے مال میں کچھ نہیں ہے جو میں اپنے گھر والوں کو کھلاؤں اور بلاشبہ آپ نے گھریلو گدھوں کا گوشت حرام کر رکھا ہے۔ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: تو اپنے گھر والوں کو اپنے موٹے گدھوں میں سے کھلا کیونکہ میں نے انہیں گھوم پھر کر غلاظت کھانے کی وجہ سے حرام قرار دیا ہے۔ ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ یہ عبدالرحمن بن معقل ہیں۔ مزید کہا کہ شعبہ نے یہ حدیث عبید ابی الحسن عن عبدالرحمن بن معقل عن عبدالرحمن بن بشیر سے اور انہوں نے مزینہ کے کچھ لوگوں سے روایت کی ہے کہ مزینہ کے سردار ابجر یا ابن ابجر نے حضور نبی مکرم علیہ السلام سے پوچھا۔ محمد بن سلیمان، ابونعیم نے مسعر سے انہوں نے عبید سے انہوں نے ابن معقل سے اور انہوں نے مزینہ کے دو آدمیوں سے ان میں سے ایک نے دوسرے سے۔ ان میں سے ایک عبداللہ بن عمرو بن عویم ہے اور دوسرا غالب بن ابجر ہے۔ مسعر نے بیان کیا: میں نے اس غالب کو دیکھا جس نے حضور نبی مکرم علیہ السلام سے یہ حدیث روایت کی ہے۔

3216۔ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ بَكَّارٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ وَعَنِ الْجَلَّالَةِ عَنْ رُكُوبِهَا وَأَكْلِ لَحْمِهَا

عمرو بن شعیب نے اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ علیہ السلام نے خیبر کے دن گھریلو گدھوں کا گوشت کھانے سے اور نجاست کھانے والے جانوروں پر سوار ہونے اور ان کا گوشت کھانے سے منع فرمایا ہے۔

بَابٌ فِي أَكْلِ الْجَرَادِ (ٹڈی کھانے کا بیان)

3317۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ النَّمَرِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي يَعْفُورٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي أَوْفَى وَسَأَلْتُهُ عَنِ الْجَرَادِ فَقَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم سِتَّ أَوْ سَبْعَ غَزَوَاتٍ فَكُنَّا نَأْكُلُهُ مَعَهُ

شعبہ نے ابویعفور سے بیان کیا ہے، انہوں نے کہا: میں نے ابن ابی اوفیٰ سے سنا اور میں نے ان سے ٹڈی کے بارے پوچھا تو انہوں نے بیان کیا: میں رسول اللہ علیہ السلام کے ساتھ چھ یا سات غزوات میں شریک ہوا اور ہم آپ علیہ السلام کی معیت میں اسے کھاتے تھے۔

3318۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَرَجِ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ الزِّبْرِقَانِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم عَنِ الْجَرَادِ فَقَالَ أَكْثَرُ جُنُودِ اللهِ لَا آكُلُهُ وَلَا أُحَرِّمُهُ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ

1۔ یعنی الجلالۃ قال ابوداؤد الخ حرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

الْمُعْتَمِرُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ لَمْ يَذْكُرْ سَلْمَانَ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ وَعَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَا حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي الْعَوَّامِ الْجَزَّارِ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ سَلْمَانَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ سُئِلَ فَقَالَ مِثْلَهُ فَقَالَ أَكْثَرُ جُنْدِ اللهِ قَالَ عَلِيٌّ اسْمُهُ فَائِدٌ يَعْنِي أَبَا الْعَوَّامِ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي الْعَوَّامِ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ لَمْ يَذْكُرْ سَلْمَانَ

سلیمان تیمی نے ابو عثمان نہدی سے اور انہوں نے حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا: حضور نبی مکرم ﷺ سے ٹڈی کے بارے میں پوچھا گیا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے لشکروں میں سے بہت سے ہیں نہ میں انہیں کھاتا ہوں اور نہ ہی انہیں حرام کرتا ہوں۔ ابوداؤد نے کہا: اسے معتمر نے اپنے باپ سے اور انہوں نے ابو عثمان کے واسطہ سے حضور نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے، انہوں نے سلمان کا ذکر نہیں کیا۔ نصر بن علی اور علی بن عبد اللہ دونوں نے بیان کیا ہے کہ زکریا بن یحییٰ بن عمارہ سے پوچھا گیا۔ تو آپ ﷺ نے اسی طرح فرمایا اور اس میں الفاظ یہ فرمائے: اکثر جند اللہ۔ علی نے کہا: ان کا نام فائد یعنی ابو العوام ہے۔ ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ اسے حماد بن سلمہ نے ابو العوام عن ابی عثمان عن النبی ﷺ کی سند سے بیان کیا ہے اور انہوں نے حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں کیا۔

بَابٌ فِي أَكْلِ الطَّافِي مِنَ السَّمَكِ (پانی کی سطح پر تیرنے والی مردہ مچھلی کھانے کا بیان)

3319۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ الطَّائِفِيُّ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَا أَلْقَى الْبَحْرُ أَوْ جَزَرَ عَنْهُ فَكُلُوهُ وَمَا مَاتَ فِيهِ وَطَفَا فَلَا تَأْكُلُوهُ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَأَيُّوبُ وَحَمَّادٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ أَوْقَفُوهُ عَلَى جَابِرٍ وَقَدْ أُسْنِدَ هَذَا الْحَدِيثُ أَيْضًا مِنْ وَجْهٍ ضَعِيفٍ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ (مچھلی) جسے سمندر باہر پھینک دے یا جس سے پانی اتر جائے تو تم اسے کھا لو اور جو پانی میں مر جائے اور اوپر تیرنے لگے تو اسے تم نہ کھاؤ۔ ابوداؤد نے کہا ہے: اس حدیث کو سفیان ثوری، ایوب اور حماد نے ابو الزبیر سے روایت کیا ہے اور انہوں نے اسے حضرت جابر رضی اللہ عنہ پر موقوف بیان کیا ہے۔ حالانکہ یہ حدیث ایک ضعیف سند کے ساتھ ابن ابی ذئب عن ابی الزبیر عن جابر عن النبی ﷺ بھی روایت کی گئی ہے۔

بَابٌ فِي الْمُضْطَرِّ إِلَى الْمَيْتَةِ (حالت اضطرار میں مردار کھانے کا بیان)

3320۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ أَنَّ رَجُلًا نَزَلَ الْحَرَّةَ وَمَعَهُ أَهْلُهُ وَوَلَدُهُ فَقَالَ رَجُلٌ إِنَّ نَاقَةً لِي ضَلَّتْ فَإِنْ وَجَدْتَهَا فَأَمْسِكْهَا فَوَجَدَهَا فَلَمْ يَجِدْ صَاحِبَهَا فَمَرِضَتْ فَقَالَتِ امْرَأَتُهُ انْحَرْهَا فَأَبَى فَنَفَقَتْ فَقَالَتِ اسْلُخْهَا حَتَّى نُقَدِّدَ شَحْمَهَا وَلَحْمَهَا وَنَأْكُلَهُ فَقَالَ حَتَّى أَسْأَلَ رَسُولَ

اللهِ ﷺ فَأَتَاهُ فَسَأَلَهُ فَقَالَ هَلْ عِنْدَكَ غِنًى يُغْنِيكَ قَالَ لَا قَالَ فَكُلُوهَا قَالَ فَجَاءَ صَاحِبُهَا فَأَخْبَرَهُ الْخَبَرَ فَقَالَ هَلَّا كُنْتَ نَحَرْتَهَا قَالَ اسْتَحْيَيْتُ مِنْكَ

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی حرہ میں اترا اور اس کے ساتھ اس کے اہل خانہ اور اس کے بچے بھی تھے۔ تو ایک آدمی نے کہا: میری اونٹنی گم ہو گئی ہے، سو اگر تو اسے پائے تو اسے روک لینا۔ چنانچہ اس نے اسے پالیا لیکن اس کے مالک کو نہ پایا۔ پھر وہ اونٹنی بیمار پڑ گئی۔ تو اس کی بیوی نے اسے کہا: تو اسے نحر کر دے (یعنی ذبح کر دے) لیکن اس نے انکار کر دیا (کہ میں مالک کی اجازت کے بغیر ایسا نہیں کر سکتا) نتیجۃً وہ ہلاک ہو گئی تو اس کی بیوی نے اسے کہا: تو اس کی کھال اتار لے تا کہ ہم اس کی چربی اور اس کا گوشت پکائیں اور اسے کھائیں۔ تو اس نے کہا: (میں ایسا نہیں کروں گا) یہاں تک کہ میں اس کے بارے رسول اللہ ﷺ سے پوچھ لوں۔ چنانچہ وہ آپ ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور اس کے بارے پوچھا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تیرے پاس اتنا مال ہے جو تجھے غنی کر سکتا ہے؟ عرض کی: نہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تب تم اسے کھاؤ۔ اس کا بیان ہے کہ پھر اس اونٹنی کا مالک آ گیا تو اس نے اس کے بارے ساری خبر دی۔ تو اس نے کہا: تو نے اسے نحر کیوں نہیں کر دیا؟ اس نے جواب دیا: میں نے تجھ سے حیا محسوس کی ہے (یعنی تجھ سے شرم و حیا کرتے ہوئے میں نے ایسا نہیں کیا اس میں ان لوگوں کے لیے سامان نصیحت ہے جو دوسروں کا مال ہضم کر جاتے ہیں اور پرواہ تک نہیں کرتے)۔

3321۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ وَهْبِ بْنِ عُقْبَةَ الْعَامِرِيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ عَنِ الْفُجَيْعِ الْعَامِرِيِّ أَنَّهُ أَتَى رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ مَا يَحِلُّ لَنَا مِنَ الْمَيْتَةِ قَالَ مَا طَعَامُكُمْ قُلْنَا نَغْتَبِقُ وَنَصْطَبِحُ قَالَ أَبُو نُعَيْمٍ فَسَّرَهُ لِي عُقْبَةُ قَدَحٌ غُدْوَةً وَقَدَحٌ عَشِيَّةً قَالَ ذَاكَ وَأَبِي الْجُوعُ فَأَحَلَّ لَهُمُ الْمَيْتَةَ عَلَى هَذِهِ الْحَالِ قَالَ أَبُو دَاوُد الْغَبُوقُ مِنْ آخِرِ النَّهَارِ وَالصَّبُوحُ مِنْ أَوَّلِ النَّهَارِ[1]

عقبہ بن وہب بن عقبہ العامری نے بیان کیا ہے کہ میں نے اپنے باپ کو فُجیع العامری سے حدیث بیان کرتے ہوئے سنا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور عرض کی: کیا ہمارے لیے مردار حلال نہیں ہے؟ تو آپ ﷺ نے پوچھا: تمہارا کھانا کیا ہے؟ ہم نے عرض کی: ہم ایک پیالہ صبح کو کھاتے ہیں اور ایک پیالہ شام کو۔ مزید عرض کی: قسم ہے مجھے اپنے باپ کی! بھوک ابھی باقی رہتی ہے (ہم سیر نہیں ہوتے)۔ تو آپ ﷺ نے اس حال میں ان کے لیے مردار حلال قرار دیا۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ غبوق دن کے آخر کو کہتے ہیں اور صبوح دن کے پہلے حصہ کو۔

بَابٌ فِي الْجَمْعِ بَيْنَ لَوْنَيْنِ مِنَ الطَّعَامِ (متعدد اور متلون کھانے جمع کرنے کا بیان)

3322۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي رِزْمَةَ أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنْ حُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَدِدْتُ أَنَّ عِنْدِي خُبْزَةً بَيْضَاءَ مِنْ بُرَّةٍ سَمْرَاءَ مُلَبَّقَةً بِسَمْنٍ وَلَبَنٍ فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فَاتَّخَذَهُ فَجَاءَ بِهِ فَقَالَ فِي أَيِّ شَيْءٍ كَانَ هَذَا قَالَ فِي عُكَّةِ ضَبٍّ قَالَ ارْفَعْهُ قَالَ أَبُو دَاوُد هَذَا

1۔ قال ابو داؤد الخ صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

حَدِيثٌ مُنْكَرٌ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَأَيُّوبُ لَيْسَ هُوَ السَّخْتِيَانِيُّ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے یہ پسند ہے کہ میرے پاس سمراگندم کی سفید روٹی ہو (اور وہ) گھی اور دودھ سے نرم کی ہوئی ہو۔ پس قوم میں سے ایک آدمی اٹھا اور وہ اس طرح کی روٹی بنالایا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ گھی کون سی شے میں رکھا ہوا تھا؟ اس نے عرض کی: گوہ کی لد سے بنائی ہوئی مشک میں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو اسے اٹھالے (آپ ﷺ نے گوہ سے طبعی نفرت کی بنا پر ایسا فرمایا)۔ ابوداؤد نے کہا ہے: یہ حدیث منکر ہے۔

ابوداؤد نے مزید کہا ہے کہ ایوب سے مراد ایوب سختیانی نہیں ہے۔

بَاب أَكْلِ الْجُبْنِ (پنیر کھانے کا بیان)

3323۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى الْبَلْخِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَنْصُورٍ عَنْ الشَّعْبِيِّ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِجُبْنَةٍ فِي تَبُوكَ فَدَعَا بِسِكِّينٍ فَسَمَّى وَقَطَعَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ حضور نبی کریم ﷺ کے پاس تبوک کے مقام پر پنیر کا ایک ٹکڑا لایا گیا۔ تو آپ ﷺ نے چھری منگائی (کیونکہ وہ خشک اور پرانا تھا) اور اس پر بسم اللہ شریف پڑھی اور اسے کاٹ کر (تناول فرمایا)۔

بَاب فِي الْخَلِّ (سرکے کا بیان)

3324۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنْ جَابِرٍ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ نِعْمَ الْإِدَامُ الْخَلُّ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ سرکہ کتنا اچھا سالن ہے۔

3325۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ وَمُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَا حَدَّثَنَا الْمُثَنَّى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ نَافِعٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ نِعْمَ الْإِدَامُ الْخَلُّ

حضرت طلحہ بن نافع نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے اور انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: انتہائی اچھا سالن سرکہ ہے۔

بَاب فِي أَكْلِ الثُّومِ (لہسن کھانے کا بیان)

3326۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ أَبِي رَبَاحٍ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رضی الله عنهما قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ أَكَلَ ثُومًا أَوْ بَصَلًا فَلْيَعْتَزِلْنَا أَوْ لِيَعْتَزِلْ مَسْجِدَنَا وَلْيَقْعُدْ فِي بَيْتِهِ وَإِنَّهُ أُتِيَ بِبَدْرٍ فِيهِ خَضِرَاتٌ مِنْ الْبُقُولِ فَوَجَدَ لَهَا رِيحًا فَسَأَلَ فَأُخْبِرَ بِمَا فِيهَا مِنْ الْبُقُولِ فَقَالَ قَرِّبُوهَا إِلَى بَعْضِ أَصْحَابِهِ كَانَ مَعَهُ فَلَمَّا رَآهُ كَرِهَ أَكْلَهَا قَالَ كُلْ فَإِنِّي أُنَاجِي مَنْ لَا تُنَاجِي قَالَ أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ بِبَدْرٍ فَسَّرَهُ ابْنُ وَهْبٍ طَبَقٌ

حضرت عطاء بن ابی رباح نے بیان کیا ہے کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو کوئی لہسن یا پیاز کھائے تو اسے چاہیے کہ وہ ہم سے علیحدہ رہے، یا اسے چاہیے کہ وہ ہماری مسجد سے علیحدہ رہے اور اسے اپنے گھر میں ہی بیٹھے رہنا چاہیے۔ پھر آپ ﷺ کے پاس ایک رکابی لائی گئی جس میں مختلف سبزیاں موجود تھیں۔ تو آپ ﷺ نے اس کی بو پائی۔ پھر آپ ﷺ نے اس کے بارے پوچھا تو آپ ﷺ کو ان سبزیوں کے بارے بتایا گیا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اسے فلاں صحابی کے قریب کر دو۔ وہ آپ کے ساتھ ہی تشریف فرما تھے۔ پس جب آپ نے اسے دیکھا کہ اس نے اسے کھانا ناپسند کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو کھا، کیونکہ میں اس سے سرگوشیاں کرتا ہوں (یعنی ملاقات کرتا ہوں یعنی اللہ تعالیٰ اور ملائکہ وغیرہ سے) جن سے تو سرگوشیاں نہیں کرتا۔

احمد بن صالح نے بدر کے بارے میں کہا کہ ابن وہب نے اس کی تفسیر کرتے ہوئے کہا ہے کہ اس سے مراد طشت ہے۔

3327۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو أَنَّ بَكْرَ بْنَ سَوَادَةَ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا النَّجِيبِ مَوْلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّهُ ذُكِرَ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ الثُّومُ وَالْبَصَلُ وَقِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ وَأَشَدُّ ذَلِكَ كُلِّهِ الثُّومُ أَفَتُحَرِّمُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ كُلُوهُ وَمَنْ أَكَلَهُ مِنْكُمْ فَلَا يَقْرَبْ هَذَا الْمَسْجِدَ حَتَّى يَذْهَبَ رِيحُهُ مِنْهُ

ابونجیب مولیٰ عبد اللہ بن سعد نے بیان کیا ہے کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے انہیں بتایا کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس لہسن اور پیاز کا ذکر کیا گیا اور عرض کی گئی: یا رسول اللہ! ﷺ ان تمام میں زیادہ تر لہسن ہے، کیا آپ اسے حرام قرار دیتے ہیں؟ تو حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: تم اسے کھاؤ اور تم میں سے جو اسے کھائے تو اسے چاہیے کہ وہ اس مسجد کے قریب نہ آئے یہاں تک کہ اس کے منہ سے بو ختم ہو جائے۔

فائدہ: لہسن اور پیاز یا ان جیسی چیزیں جن میں بو پائی جاتی ہے ان کا کھانا تو حلال ہے مگر ان کی بو ناپسندیدہ ہے۔ اس لیے ایسی اشیاء کھانے کے فوراً بعد مساجد میں جانا مناسب نہیں۔

3328۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ أَظُنُّهُ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ مَنْ تَفَلَ تُجَاهَ الْقِبْلَةِ جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تَفْلُهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ وَمَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ الْبَقْلَةِ الْخَبِيثَةِ فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا ثَلَاثًا

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، راوی کہتے ہیں کہ میرا گمان ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جس نے قبلہ کی جانب منہ کر کے تھوکا وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کی تھوک اس کی آنکھوں کے درمیان ہو گی۔ اور جس کسی نے اس ناپسندیدہ (بدبودار) سبزی کو کھایا تو اسے چاہیے کہ وہ ہماری مسجد کے قریب نہ آئے۔ آپ نے تین بار ایسا فرمایا۔

3329۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَنْ أَكَلَ

مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ فَلَا يَقْرَبَنَّ الْمَسَاجِدَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس کسی نے اس درخت سے کھایا تو اسے چاہیے کہ وہ مساجد کے قریب نہ آئے۔

3330۔ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا أَبُو هِلَالٍ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ أَكَلْتُ ثُومًا فَأَتَيْتُ مُصَلَّى النَّبِيِّ ﷺ وَقَدْ سُبِقْتُ بِرَكْعَةٍ فَلَمَّا دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ وَجَدَ النَّبِيُّ ﷺ رِيحَ الثُّومِ فَلَمَّا قَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَاتَهُ قَالَ مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ فَلَا يَقْرَبَنَّا حَتَّى يَذْهَبَ رِيحُهَا أَوْ رِيحُهُ فَلَمَّا قُضِيَتِ الصَّلَاةُ جِئْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَاللَّهِ لَتُعْطِيَنِّي يَدَكَ قَالَ فَأَدْخَلْتُ يَدَهُ فِي كُمِّ قَمِيصِي إِلَى صَدْرِي فَإِذَا أَنَا مَعْصُوبُ الصَّدْرِ قَالَ إِنَّ لَكَ عُذْرًا

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: میں نے لہسن کھایا اور حضور نبی کریم ﷺ کی مسجد میں آیا۔ مجھ سے پہلے ایک رکعت پڑھی جا چکی تھی۔ پس جب میں مسجد میں داخل ہوا، تو حضور نبی کریم ﷺ نے لہسن کی بو محسوس کی۔ لہٰذا جب رسول اللہ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: جو کوئی اس درخت سے کھائے اسے چاہیے کہ وہ ہمارے قریب نہ آئے۔ یہاں تک کہ اس کی بو ختم ہو جائے۔ پس جب نماز مکمل ہوئی تو میں رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ قسم بخدا اپنا دست مبارک مجھے عطا فرمائیے۔ چنانچہ میں نے آپ ﷺ کا ہاتھ اپنی قمیص کی آستین میں اپنے سینے تک داخل کیا تو میرا سینہ بندھا ہوا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک تو معذور ہے۔

3331۔ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَيْسَرَةَ يَعْنِي الْعَطَّارَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ وَقَالَ مَنْ أَكَلَهُمَا فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا وَقَالَ إِنْ كُنْتُمْ لَا بُدَّ آكِلِيهِمَا فَأَمِيتُوهُمَا طَبْخًا قَالَ يَعْنِي الْبَصَلَ وَالثُّومَ

معاویہ بن قرہ نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ان دو درختوں سے منع فرمایا ہے اور ارشاد فرمایا: جو کوئی ان دونوں سے کھائے تو اسے چاہیے کہ وہ ہماری مسجد کے قریب نہ آئے۔ اور فرمایا: اگر ان دونوں کو کھانا تمہارے لیے ضروری ہو تو تم انہیں پکا کر مار ڈالو (یعنی ان کی بو ختم کر دو) ان دونوں سے مراد پیاز اور لہسن ہیں۔

3332۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا الْجَرَّاحُ أَبُو وَكِيعٍ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ شَرِيكٍ عَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ نُهِيَ عَنْ أَكْلِ الثُّومِ إِلَّا مَطْبُوخًا قَالَ أَبُو دَاوُد شَرِيكُ بْنُ حَنْبَلٍ

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لہسن کھانے سے منع فرمایا گیا ہے مگر یہ کہ وہ پکا ہوا ہے۔

ابو داؤد نے کہا ہے کہ شریک سے مراد شریک بن حنبل ہے۔

3333۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا ح و حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ عَنْ بَحِيرٍ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَبِي زِيَادٍ خِيَارِ بْنِ سَلَمَةَ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ عَنِ الْبَصَلِ فَقَالَتْ إِنَّ آخِرَ طَعَامٍ أَكَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ طَعَامٌ فِيهِ بَصَلٌ

ابوزیاد خیار بن سلمہ سے روایت ہے، انہوں نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پیاز کے بارے پوچھا تو انہوں نے فرمایا: وہ آخری کھانا جو رسول اللہ ﷺ نے تناول فرمایا وہ ایسا کھانا تھا جس میں پیاز تھے۔

فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ پیاز ملا کھانا کھانا ممنوع نہیں ہے اور پکنے کے سبب اس کی بو باقی نہیں رہتی۔ واللہ اعلم

بَابٌ فِي التَّمْرِ (کھجور کا بیان)

3334۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَحْيَى عَنْ يَزِيدَ الْأَعْوَرِ عَنْ يُوسُفَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلَامٍ رضی اللہ عنہ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ أَخَذَ كِسْرَةً مِنْ خُبْزِ شَعِيرٍ فَوَضَعَ عَلَيْهَا تَمْرَةً وَقَالَ هَذِهِ إِدَامُ هَذِهِ

یوسف بن عبداللہ بن سلام نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضور نبی مکرم ﷺ کو دیکھا، آپ ﷺ نے جَو کی روٹی کا ایک ٹکڑا لیا اور اس پر کھجور رکھی اور فرمایا: یہ اس کے لیے سالن ہے (یعنی روٹی کے لیے کھجور بھی سالن کا کام دیتی ہے)۔

3335۔ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ عُتْبَةَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ حَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ بَيْتٌ لَا تَمْرَ فِيهِ جِيَاعٌ أَهْلُهُ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ایسا گھر جس میں کھجور نہ ہو، اس کے رہنے والے بھوکے ہیں (آپ ﷺ نے یہ ارشاد اہل مدینہ کے بارے میں فرمایا تھا کیونکہ کھجور ان کی مرغوب غذا تھی)۔

بَابٌ فِي تَفْتِيشِ التَّمْرِ الْمُسَوَّسِ عِنْدَ الْأَكْلِ

کھاتے وقت ایسی کھجوروں کو خوب دیکھ کر کھانے کا بیان جن میں کیڑے پڑے ہوئے ہوں

3336۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ جَبَلَةَ حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ قُتَيْبَةَ أَبُو قُتَيْبَةَ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ إِسْحَقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ أُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِتَمْرٍ عَتِيقٍ فَجَعَلَ يُفَتِّشُهُ يُخْرِجُ السُّوسَ مِنْهُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا هَمَّامٌ عَنْ إِسْحَقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُؤْتَى بِالتَّمْرِ فِيهِ دُودٌ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ حضور نبی مکرم ﷺ کے پاس پرانی کھجوریں لائی گئیں۔ تو آپ ﷺ خوب دیکھ بھال کر اس سے کیڑے نکالنے لگے۔

محمد بن کثیر، ہمام نے اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ سے روایت کیا ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ کے پاس کھجوریں لائی جاتی تھی (کبھی) ان میں کیڑے پڑے ہوتے تھے۔ آگے مذکورہ روایت کی طرح بیان کیا۔

بَابُ الْإِقْرَانِ فِي التَّمْرِ عِنْدَ الْأَكْلِ (کھجوریں کھاتے وقت دو دو ملا کر کھانے کا بیان)

3337۔ حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ جَبَلَةَ بْنِ سُحَيْمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ

نَهَى رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم عَنِ الْإِقْرَانِ إِلَّا أَنْ تَسْتَأْذِنَ أَصْحَابَكَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ علیہ السلام نے دو کھجوریں ملا کر کھانے سے منع فرمایا، مگر یہ کہ تو اپنے ساتھی سے اجازت لے لے (یعنی اپنے ساتھی کی اجازت کے ساتھ ایسا کرنے کی گنجائش ہے کیونکہ ایسا کرنا آدمی کے لیے باعث عیب اور نقص ہے کیونکہ اس سے شدت حرص کی بو آتی ہے)۔

بَابٌ فِي الْجَمْعِ بَيْنَ لَوْنَيْنِ فِي الْأَكْلِ (دو چیزوں کو ملا کر کھانے کا بیان)

3338۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ النَّمَرِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم كَانَ يَأْكُلُ الْقِثَّاءَ بِالرُّطَبِ

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم علیہ السلام ککڑی کھجور کے ساتھ تناول فرماتے تھے۔

3339۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ نُصَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم يَأْكُلُ الْبِطِّيخَ بِالرُّطَبِ فَيَقُولُ نَكْسِرُ حَرَّ هَذَا بِبَرْدِ هَذَا وَبَرْدَ هَذَا بِحَرِّ هَذَا

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ علیہ السلام تربوز کھجور کے ساتھ کھاتے تھے اور فرماتے تھے: ہم اس کی گرمی کو اس کی ٹھنڈک کے ساتھ اور اس کی ٹھنڈک کو اس کی گرمی کے ساتھ توڑتے ہیں (یعنی تربوز کی سردی کو کھجور کی گرمی سے اور کھجور کی گرمی کو تربوز کی سردی سے نارمل کرتے ہیں تاکہ دونوں کا مزاج معتدل ہو جائے)۔

3340۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَزِيرِ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مَزْيَدٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ جَابِرٍ قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمُ بْنُ عَامِرٍ عَنِ ابْنَيْ بُسْرٍ السُّلَمِيَّيْنِ قَالَا دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم فَقَدَّمْنَا زُبْدًا وَتَمْرًا وَكَانَ يُحِبُّ الزُّبْدَ وَالتَّمْرَ

سلیم بن عامر نے بسر سلمی کے دو بیٹوں (عبداللہ اور عطیہ) سے روایت بیان کی ہے کہ ان دونوں نے بیان کیا: ہمارے پاس رسول اللہ علیہ السلام تشریف لائے، تو ہم نے آپ علیہ السلام کو مکھن اور کھجوریں پیش کیں اور آپ علیہ السلام مکھن اور کھجوریں بہت پسند فرماتے تھے۔

بَابُ الْأَكْلِ فِي آنِيَةِ أَهْلِ الْكِتَابِ (اہل کتاب کے برتنوں میں کھانے کا بیان)

3341۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى وَإِسْمَعِيلُ عَنْ بُرْدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا نَغْزُو مَعَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم فَنُصِيبُ مِنْ آنِيَةِ الْمُشْرِكِينَ وَأَسْقِيَتِهِمْ فَنَسْتَمْتِعُ بِهَا فَلَا يَعِيبُ ذَلِكَ عَلَيْهِمْ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: ہم رسول اللہ علیہ السلام کی معیت میں جہاد کے لیے جاتے تھے تو ہم (مال غنیمت میں) مشرکین کے برتن اور ان کے مشکیزے وغیرہ پاتے تو ہم انہیں اپنے استعمال میں لے آتے۔ تو آپ علیہ السلام اس وجہ سے لوگوں کو کوئی عیب نہ دیتے (اور نہ اس سے منع فرماتے۔ معلوم ہوا کہ جب مشرکین کے برتنوں کا استعمال درست ہے تو پھر اہل کتاب کے برتنوں کا استعمال بدرجہ اولیٰ درست ہوگا)۔

3342۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ زَبْرٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدِ اللهِ مُسْلِمِ بْنِ مِشْكَمٍ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ أَنَّهُ سَأَلَ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ إِنَّا نُجَاوِرُ أَهْلَ الْكِتَابِ وَهُمْ يَطْبُخُونَ فِي قُدُورِهِمُ الْخِنْزِيرَ وَيَشْرَبُونَ فِي آنِيَتِهِمُ الْخَمْرَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم إِنْ وَجَدْتُمْ غَيْرَهَا فَكُلُوا فِيهَا وَاشْرَبُوا وَإِنْ لَمْ تَجِدُوا غَيْرَهَا فَارْحَضُوهَا بِالْمَاءِ وَكُلُوا وَاشْرَبُوا

ابو ثعلبہ الخشنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ سے پوچھا: ہم اہل کتاب کے پڑوس میں رہتے ہیں اور وہ اپنی ہانڈیوں میں خنزیر پکاتے ہیں اور اپنے برتنوں میں شراب پیتے ہیں (کیا ہمارے لیے ان کے برتنوں کا استعمال ممکن ہے؟) تو رسول اللہ علیہ نے فرمایا: اگر تم ان کے سوا دوسرے برتن پاؤ تو پھر ان میں کھاؤ اور پیو اور اگر تم ان کے سوا دوسرے برتن نہ پاؤ تو پھر انہیں پانی کے ساتھ اچھی طرح دھو لو۔ پھر ان میں کھا پی لو۔

بَابٌ فِي دَوَابِّ الْبَحْرِ (سمندری جانوروں کا بیان)

3343۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ بَعَثَنَا رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم وَأَمَّرَ عَلَيْنَا أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ نَتَلَقَّى عِيرًا لِقُرَيْشٍ وَزَوَّدَنَا جِرَابًا مِنْ تَمْرٍ لَمْ نَجِدْ لَهُ غَيْرَهُ فَكَانَ أَبُو عُبَيْدَةَ يُعْطِينَا تَمْرَةً تَمْرَةً كُنَّا نَمُصُّهَا كَمَا يَمُصُّ الصَّبِيُّ ثُمَّ نَشْرَبُ عَلَيْهَا مِنَ الْمَاءِ فَتَكْفِينَا يَوْمَنَا إِلَى اللَّيْلِ وَكُنَّا نَضْرِبُ بِعِصِيِّنَا الْخَبَطَ ثُمَّ نَبُلُّهُ بِالْمَاءِ فَنَأْكُلُهُ وَانْطَلَقْنَا عَلَى سَاحِلِ الْبَحْرِ فَرُفِعَ لَنَا كَهَيْئَةِ الْكَثِيبِ الضَّخْمِ فَأَتَيْنَاهُ فَإِذَا هُوَ دَابَّةٌ تُدْعَى الْعَنْبَرَ فَقَالَ أَبُو عُبَيْدَةَ مَيْتَةٌ وَلَا تَحِلُّ لَنَا ثُمَّ قَالَ لَا بَلْ نَحْنُ رُسُلُ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم وَفِي سَبِيلِ اللهِ وَقَدِ اضْطُرِرْتُمْ إِلَيْهِ فَكُلُوا فَأَقَمْنَا عَلَيْهِ شَهْرًا وَنَحْنُ ثَلَاثُ مِائَةٍ حَتَّى سَمِنَّا فَلَمَّا قَدِمْنَا إِلَى رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم ذَكَرْنَا ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ هُوَ رِزْقٌ أَخْرَجَهُ اللهُ لَكُمْ فَهَلْ مَعَكُمْ مِنْ لَحْمِهِ شَيْءٌ فَتُطْعِمُونَا مِنْهُ فَأَرْسَلْنَا مِنْهُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم فَأَكَلَ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ علیہ نے ہمیں بھیجا اور حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کو ہم پر امیر مقرر فرمایا کہ ہم قریش کے ایک قافلہ کو پکڑ لائیں اور آپ علیہ نے کھجوروں کا ایک تھیلا زادِ راہ کے طور پر دیا۔ ہم نے آپ کے پاس اس کے سوا اور کوئی شے نہ پائی۔ پس حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ ہمیں ایک ایک کھجور دیتے تھے، ہم اسے اس طرح چوستے تھے جیسے بچے چوستے ہیں۔ پھر اس پر ہم پانی پی لیتے تھے تو ہمارے لیے رات تک کافی ہو رہتی تھی اور ہم اپنی لاٹھیوں کے درختوں کے پتے جھاڑتے تھے، پھر انہیں پانی میں تر کرتے اور پھر انہیں کھا لیتے تھے۔ ہم ساحل سمندر پر چلتے رہے تو ہمارے لیے ریت کے بہت بڑے ٹیلے کی مانند کوئی شے بلند کی گئی ہم اس کے پاس آئے تو دیکھا وہ ایک جانور ہے جسے عنبر کہا جاتا ہے۔ حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ مردار ہے اور یہ ہمارے لیے حلال نہیں ہے۔ لیکن پھر فرمایا: نہیں، بلکہ رسول اللہ علیہ کے بھیجے ہوئے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں نکلے ہوئے ہیں۔ اور حال یہ ہے کہ تم اس کے لیے مجبور بھی ہو، لہٰذا تم اسے کھاؤ۔ پس ایک مہینہ تک ہم وہاں مقیم رہے اور ہم تین افراد تھے (ہم اسے کھاتے رہے) یہاں تک کہ ہم

خوب موٹے ہو گئے۔ پس جب ہم رسول اللہ علیہ السلام کے پاس حاضر ہوئے تو اس کا تذکرہ آپ علیہ السلام سے کیا۔ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: وہ رزق ہے جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے بھیجا گیا۔ کیا تمہارے پاس اس کے گوشت میں سے کوئی شے ہے ہمیں بھی اس سے کھلاؤ۔ چنانچہ ہم نے رسول اللہ علیہ السلام کی طرف کچھ گوشت بھیجا تو آپ نے اسے تناول فرمایا۔

فائدہ: عنبر سمندر کی بہت بڑی مچھلی ہے، اس کی جلد سے ڈھالیں بنائی جاتی ہیں۔

بَابٌ فِي الْفَأْرَةِ تَقَعُ فِي السَّمْنِ (گھی میں چوہا گر جائے تو اس کا حکم)

3344۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُونَةَ أَنَّ فَأْرَةً وَقَعَتْ فِي سَمْنٍ فَأُخْبِرَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ أَلْقُوا مَا حَوْلَهَا وَكُلُوا

ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ چوہیا گھی میں گر گئی تو حضور نبی کریم علیہ السلام کو اس کی خبر دی گئی۔ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس کے اردگرد کا گھی پھینک دو اور بقیہ کھالو (یہ تبھی ممکن ہے جب گھی جما ہوا ہو، ورنہ سارا قابل استعمال نہ رہے گا جیسا کہ آنے والی روایت میں مذکور ہے)۔

3345۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَاللَّفْظُ لِلْحَسَنِ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا وَقَعَتِ الْفَأْرَةُ فِي السَّمْنِ فَإِنْ كَانَ جَامِدًا فَأَلْقُوهَا وَمَا حَوْلَهَا وَإِنْ كَانَ مَائِعًا فَلَا تَقْرَبُوهُ قَالَ الْحَسَنُ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَرُبَّمَا حَدَّثَ بِهِ مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُونَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بُوذَوَيْهِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُونَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ علیہ السلام نے فرمایا: جب چوہیا گھی میں گر گئی تو اگر گھی جامد ہو تو اسے اور اس کے اردگرد کا گھی نکال کر پھینک دو اور اگر گھی مائع ہو تو پھر تم اس کے قریب نہ جاؤ۔

حسن نے بیان کیا ہے کہ عبد الرزاق نے کہا ہے: اکثر اوقات اس حدیث کو معمر نے زہری عن عبید اللہ بن عبد اللہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما عن میمونہ رضی اللہ عنہا عن النبی علیہ السلام کی سند سے (مرفوع) بیان کیا ہے۔

احمد بن صالح، عبد الرزاق، عبد الرحمن بن بوذویہ نے معمر عن الزہری عن عبید اللہ بن عبد اللہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما عن میمونہ رضی اللہ عنہا عن النبی علیہ السلام کی سند سے زہری عن ابن المسیب کی حدیث کی مثل حدیث بیان کی ہے۔

بَابٌ فِي الذُّبَابِ يَقَعُ فِي الطَّعَامِ (کھانے میں مکھی گر جائے تو اس کا بیان)

3346۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا بِشْرٌ يَعْنِي ابْنَ الْمُفَضَّلِ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِي إِنَاءِ أَحَدِكُمْ فَامْقُلُوهُ فَإِنَّ فِي أَحَدِ جَنَاحَيْهِ دَاءً وَفِي الْآخَرِ

شِفَاءً وَإِنَّهُ يَتَّقِي بِجَنَاحِهِ الَّذِي فِيهِ الدَّاءُ فَلْيَغْمِسْهُ كُلَّهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کے (کھانے کے) برتن میں مکھی گر جائے، تو تم اسے ڈبو دو کیونکہ اس کے دو پروں میں سے ایک میں بیماری ہے اور دوسرے میں شفا ہے۔ بلاشبہ وہ اپنا دہی پر (برتن میں) ڈالتی ہے جس میں بیماری ہے۔ لہٰذا اسے مکمل طور پر ڈبو دینا چاہیے۔

بَابٌ فِي اللُّقْمَةِ تَسْقُطُ (نیچے گر جانے والے لقمہ کا بیان)

3347۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ إِذَا أَكَلَ طَعَامًا لَعِقَ أَصَابِعَهُ الثَّلَاثَ وَقَالَ إِذَا سَقَطَتْ لُقْمَةُ أَحَدِكُمْ فَلْيُمِطْ عَنْهَا الْأَذَى وَلْيَأْكُلْهَا وَلَا يَدَعْهَا لِلشَّيْطَانِ وَأَمَرَنَا أَنْ نَسْلُتَ الصَّحْفَةَ وَقَالَ إِنَّ أَحَدَكُمْ لَا يَدْرِي فِي أَيِّ طَعَامِهِ يُبَارَكُ لَهُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب کھانا تناول فرماتے تھے تو اپنی تینوں انگلیاں چاٹتے تھے اور فرماتے: جب تم میں سے کسی کا لقمہ گر جائے تو اسے چاہیے کہ وہ اس سے اذیت دہ شے (یعنی مٹی، گرد و غبار) وغیرہ جھاڑ دے اور اسے کھا لے اور شیطان کے لیے اسے نہ چھوڑے۔ اور آپ ﷺ نے ہمیں حکم ارشاد فرمایا کہ ہم پلیٹ (برتن) کو اچھی طرح صاف کریں اور فرمایا: بلاشبہ تم میں سے کوئی نہیں جانتا کہ اس کے کھانے کے کون سے حصہ میں برکت رکھی گئی ہے۔

بَابٌ فِي الْخَادِمِ يَأْكُلُ مَعَ الْمَوْلَى (خادم کا آقا کے ساتھ کھانا کھانے کا بیان)

3348۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ مُوسَى بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا صَنَعَ لِأَحَدِكُمْ خَادِمُهُ طَعَامًا ثُمَّ جَاءَهُ بِهِ وَقَدْ وَلِيَ حَرَّهُ وَدُخَانَهُ فَلْيُقْعِدْهُ مَعَهُ لِيَأْكُلْ فَإِنْ كَانَ الطَّعَامُ مَشْفُوهًا فَلْيَضَعْ فِي يَدِهِ مِنْهُ أُكْلَةً أَوْ أُكْلَتَيْنِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کسی کے لیے اس کا خادم کھانا تیار کرلے۔ پھر وہ اسے لے کر آئے درآنحالیکہ اس نے کی گرمی اور اس کا دھواں برداشت کیا ہے، تو آقا کو چاہیے کہ وہ اسے اپنے ساتھ بٹھائے تا کہ وہ بھی کھانا کھائے اور اگر کھانا کم ہو تو پھر اس میں ایک یا دو لقمے اس کے ہاتھ میں تھما دے۔ (مقصود یہ ہے کہ وہ اس کی دلجوئی کرے اور اسے اپنے ساتھ کھانے میں شریک کرے اس طرح باہمی اعتماد اور محبت میں اضافہ ہوگا)۔

بَابٌ فِي الْمِنْدِيلِ (رومال استعمال کرنے کا بیان)

3349۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَمْسَحْ يَدَهُ بِالْمِنْدِيلِ حَتَّى يَلْعَقَهَا أَوْ يُلْعِقَهَا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی کھانا کھا چکے تو اسے اپنے ہاتھ رومال سے صاف نہیں کرنا چاہیے یہاں تک کہ وہ (انگلیوں کو) چاٹ لے۔

3350۔ حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَأْكُلُ بِثَلَاثِ أَصَابِعَ وَلَا يَمْسَحُ يَدَهُ حَتَّى يَلْعَقَهَا

حضرت ابن کعب بن مالک نے اپنے باپ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ تین انگلیوں کے ساتھ کھانا تناول فرماتے تھے اور اپنا ہاتھ صاف نہ کرتے تھے یہاں تک کہ آپ انہیں چاٹ لیتے۔

بَاب مَا يَقُولُ الرَّجُلُ إِذَا طَعِمَ (آدمی جب کھانا کھائے تو کیا دعا مانگے)

3351۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ ثَوْرٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا رُفِعَتِ الْمَائِدَةُ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَلَا مُوَدَّعٍ وَلَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ رَبَّنَا

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے سے جب دستر خوان اٹھایا جاتا تو آپ ﷺ اس طرح دعا مانگتے: سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں بہت زیادہ حمد جو طیب ہے، اس میں برکت رکھ دی گئی ہے، جو ایک بار کافی نہیں اور نہ اسے چھوڑا جائے اور نہ ہی ہمارے رب کو اس کی حاجت ہے۔ (تو یہ کھانا کھانے کے بعد اس نعمت کی عطا پر رب کریم کا شکر ادا کرنا ہے جو طرح طرح کے پاکیزہ کھانوں کی صورت میں اس نے عطا فرمائی)۔

3352۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ الْوَاسِطِيِّ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ أَبِيهِ أَوْ غَيْرِهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا فَرَغَ مِنْ طَعَامِهِ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مُسْلِمِينَ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ جب کھانے سے فارغ ہوتے تھے تو اس طرح دعا مانگتے: سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے ہمیں کھلایا اور ہمیں سیراب کیا اور ہمیں مسلمان بنایا۔

3353۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ أَبِي عَقِيلٍ الْقُرَشِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبُلِيِّ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَكَلَ أَوْ شَرِبَ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَ وَسَقَى وَسَوَّغَهُ وَجَعَلَ لَهُ مَخْرَجًا

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ جب کوئی شے تناول فرماتے یا نوش فرماتے تو پھر یہ دعا مانگتے: سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے یے ہیں جس نے کھلایا اور پلایا اور اسے آسانی سے حلق سے نیچے اتارا اور اس کے (فضلے کے) نکلنے کا راستہ بنایا۔

بَاب فِي غَسْلِ الْيَدِ مِنَ الطَّعَامِ (کھانے کے بعد ہاتھ دھونے کا بیان)

3354۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سُهَيْلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ نَامَ وَفِي يَدِهِ غَمَرٌ وَلَمْ يَغْسِلْهُ فَأَصَابَهُ شَيْءٌ فَلَا يَلُومَنَّ إِلَّا نَفْسَهُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو آدمی سو گیا اور اس کے ہاتھ کے ساتھ چکنائی لگی ہوئی تھی اور اس نے اسے نہ دھویا پھر اسے کوئی تکلیف آپہنچی (یعنی کیڑے مکوڑوں اور موذی اشیاء میں سے کسی نے اسے تکلیف پہنچائی) تو وہ فقط اپنے آپ کو ملامت کرے (مراد یہ ہے کہ اس نے کھانے کے بعد ہاتھ نہیں دھوئے اور اس کی چکنائی کے سبب اسے کسی شے نے ڈس لیا۔ لہٰذا یہ ضروری امر ہے کہ آدمی کھانے سے فارغ ہو کر اپنے ہاتھ صاف کرے اور پانی سے دھوئے۔ یہی سنت طریقہ ہے)۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الدُّعَاءِ لِرَبِّ الطَّعَامِ إِذَا أُكِلَ عِنْدَهُ

جب کسی کے پاس کھانے کی دعوت ہو تو مالک کے لیے دعا کا بیان

3355۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَزِيدَ أَبِي خَالِدٍ الدَّالَانِيِّ عَنْ رَجُلٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ صَنَعَ أَبُو الْهَيْثَمِ بْنُ التَّيِّهَانِ لِلنَّبِيِّ ﷺ طَعَامًا فَدَعَا النَّبِيَّ ﷺ وَأَصْحَابَهُ فَلَمَّا فَرَغُوا قَالَ أَثِيبُوا أَخَاكُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ وَمَا إِثَابَتُهُ قَالَ إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا دُخِلَ بَيْتُهُ فَأُكِلَ طَعَامُهُ وَشُرِبَ شَرَابُهُ فَدَعَوْا لَهُ فَذَلِكَ إِثَابَتُهُ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا: ابوالہیثم بن تیہان نے حضور نبی کریم ﷺ کے لیے کھانا تیار کیا، پھر آپ ﷺ اور آپ کے اصحاب کو دعوت دی۔ پس جب وہ کھانے سے فارغ ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے بھائی کو عوض ادا کرو۔ صحابہ کرام نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ اس کا عوض کیا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک آدمی کو جب کسی گھر میں دعوت دی جائے، پھر اسے کھانا کھلایا جائے اور اسے مشروب پلایا جائے تو وہ اس کے لیے دعا کرے، تو یہی اس کا عوض ہے۔

3356۔ حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ جَاءَ إِلَى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فَجَاءَ بِخُبْزٍ وَزَيْتٍ فَأَكَلَ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ أَفْطَرَ عِنْدَكُمُ الصَّائِمُونَ وَأَكَلَ طَعَامَكُمُ الْأَبْرَارُ وَصَلَّتْ عَلَيْكُمُ الْمَلَائِكَةُ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے تو انہوں نے روٹی اور زیتون پیش کیا اور آپ ﷺ نے تناول فرمایا۔ پھر حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: تمہارے پاس روزے دار افطار کریں اور نیک لوگ تمہارا کھانا کھائیں اور فرشتے تم پر رحمت برسائیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ الطِّبِّ (طب کے احکام کا بیان)

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يَتَدَاوَى (ایسے آدمی کا بیان جو علاج کرتا ہے)

3357۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ النَّمَرِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ شَرِيكٍ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَأَصْحَابُهُ كَأَنَّمَا عَلَى رُءُوسِهِمُ الطَّيْرُ فَسَلَّمْتُ ثُمَّ قَعَدْتُ فَجَاءَ الْأَعْرَابُ مِنْ هَا هُنَا وَهَا هُنَا فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَنَتَدَاوَى فَقَالَ تَدَاوَوْا فَإِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يَضَعْ دَاءً إِلَّا وَضَعَ لَهُ دَوَاءً غَيْرَ دَاءٍ وَاحِدٍ الْهَرَمُ

حضرت اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ میں حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں اور آپ کے اصحاب کے پاس حاضر ہوا۔ (اور وہاں اتنی خاموشی تھی) گویا ان کے سروں پر پرندے بیٹھے ہوئے ہیں۔ میں نے سلام عرض کیا اور پھر بیٹھ گیا۔ اتنے میں ادھر ادھر سے اعرابی حاضر ہوئے۔ اور انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ کیا ہم علاج کر سکتے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم دوا کرو، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے کوئی بیماری پیدا نہیں کی مگر اس کے لیے دوا بھی پیدا کی ہے سوائے ایک بیماری کے اور وہ بڑھاپا ہے (یعنی بڑھاپے کا کوئی علاج نہیں ہے یقیناً آدمی نے اپنے مقررہ وقت پر موت کی آغوش میں جانا ہے۔ علاوہ ازیں ہر بیماری کا علاج ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ وہ آدمی کے علم وعقل سے مخفی رہے)۔

بَابٌ فِي الْحِمْيَةِ (پرہیز کا بیان)

3358۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ وَأَبُو عَامِرٍ وَهَذَا لَفْظُ أَبِي عَامِرٍ عَنْ فُلَيْحِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ صَعْصَعَةَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ عَنْ أُمِّ الْمُنْذِرِ بِنْتِ قَيْسٍ الْأَنْصَارِيَّةِ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَمَعَهُ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَام وَعَلِيٌّ نَاقِهٌ وَلَنَا دَوَالِي مُعَلَّقَةٌ فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَأْكُلُ مِنْهَا وَقَامَ عَلِيٌّ لِيَأْكُلَ فَطَفِقَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ لِعَلِيٍّ مَهْ إِنَّكَ نَاقِهٌ حَتَّى كَفَّ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَام قَالَتْ وَصَنَعْتُ شَعِيرًا وَسِلْقًا فَجِئْتُ بِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَا عَلِيُّ أَصِبْ مِنْ هَذَا فَهُوَ أَنْفَعُ لَكَ قَالَ أَبُو دَاوُد قَالَ هَارُونُ الْعَدَوِيَّةُ (1)

ام منذر بنت قیس انصاریہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور آپ کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی تھے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بیماری سے صحت یاب ہوئے ابھی تھوڑے دن ہی گزرے تھے (اس لیے ان میں کمزوری بدستور باقی تھی)۔ ہمارے ہاں کھجوروں کے خوشے لٹکے ہوئے تھے تو رسول اللہ ﷺ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو

1۔ قال ابوداؤد قال ہارون العدویۃ صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

فرمانے لگے: تم (یہ کھانے سے) باز رہو، کیونکہ تمہاری بیماری کے دن ابھی گزرے ہیں۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ اس سے رک گئے۔ وہ فرماتی ہیں: میں نے جَو اور چقندر پکایا تھا۔ سو میں وہ لے کر آئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے علی! اس میں سے کھاؤ۔ یہ تمہارے لیے بہت زیادہ مفید ہے۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ سند میں ہارون عدویہ مراد ہے۔

فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ علاج کے ساتھ ساتھ پرہیز از حد ضروری ہے تب ہی دوا مؤثر اور نفع بخش ثابت ہوتی ہے۔ صرف اتنا نہیں، بلکہ پرہیز ہر دوا کے لیے بنیاد اور اصل ہے اس کے بغیر دوا غیر مؤثر ہو جاتی ہے۔

بَابٌ فِي الْحِجَامَةِ (پچھنے لگوانے کا بیان)

3359۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ إِنْ كَانَ فِي شَيْءٍ مِمَّا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ خَيْرٌ فَالْحِجَامَةُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جن چیزوں سے تم علاج کرتے ہو اگر ان میں سے کوئی سب سے بہتر شے ہے تو وہ پچھنے لگوانا ہے۔

3360۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَزِيرِ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ حَسَّانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الْمَوَالِ حَدَّثَنَا فَائِدٌ مَوْلَى عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ مَوْلَاهُ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ جَدَّتِهِ سَلْمَى خَادِمِ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَتْ مَا كَانَ أَحَدٌ يَشْتَكِي إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ وَجَعًا فِي رَأْسِهِ إِلَّا قَالَ احْتَجِمْ وَلَا وَجَعًا فِي رِجْلَيْهِ إِلَّا قَالَ اخْضِبْهُمَا

فائد جو کہ عبید اللہ بن علی بن ابی رافع کے غلام ہیں وہ اپنے آقا عبید اللہ بن علی بن ابی رافع سے اور وہ اپنی دادی سلمیٰ سے جو کہ رسول اللہ ﷺ کی خادمہ تھیں، روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے فرمایا: جو کوئی رسول اللہ ﷺ کے پاس اپنے سر میں درد کی شکایت کرتا تھا، تو آپ ﷺ اسے فرماتے: تو پچھنے لگوا۔ اور اگر کوئی اپنے پاؤں میں درد کی شکایت کرتا، تو آپ ﷺ اسے فرماتے: تو انہیں مہندی لگا۔

بَابٌ فِي مَوْضِعِ الْحِجَامَةِ (پچھنے لگوانے کے محل کا بیان)

3361۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدِّمَشْقِيُّ وَكَثِيرُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ عَنِ ابْنِ ثَوْبَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي كَبْشَةَ الْأَنْمَارِيِّ قَالَ كَثِيرٌ إِنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَحْتَجِمُ عَلَى هَامَتِهِ وَبَيْنَ كَتِفَيْهِ وَهُوَ يَقُولُ مَنْ أَهْرَاقَ مِنْ هَذِهِ الدِّمَاءِ فَلَا يَضُرُّهُ أَنْ لَا يَتَدَاوَى بِشَيْءٍ لِشَيْءٍ

حضرت ابو کبشہ انماری سے روایت ہے کہ کثیر نے بیان کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ اپنے سر کی چوٹی اور اپنے کندھوں کے درمیان پچھنے لگواتے تھے اور آپ فرماتے تھے: جس کسی نے ان (جگہوں) سے خون نکلوایا تو اس کے لیے کسی شے کا کسی شے سے علاج نہ کرنا باعث ضرر نہیں۔ (مقصود یہ ہے کہ اس خون کے نکل جانے کے بعد وہ آدمی صحت مند رہے گا، نہ اسے کوئی

بیماری لاحق ہوگی اور نہ اسے علاج اور دوا کی ضرورت محسوس ہوگی۔ واللہ اعلم)

3362۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ يَعْنِي ابْنَ حَازِمٍ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ احْتَجَمَ ثَلَاثًا فِي الْأَخْدَعَيْنِ وَالْكَاهِلِ قَالَ مَعْمَرٌ احْتَجَمْتُ فَذَهَبَ عَقْلِي حَتَّى كُنْتُ أُلَقَّنُ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ فِي صَلَاتِي وَكَانَ احْتَجَمَ عَلَى هَامَتِهِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے گردن کی دونوں طرفوں کی رگوں میں اور کندھوں کے درمیان تین بار پچھنے لگوائے۔ معمر نے بیان کیا ہے کہ میں نے پچھنے لگوائے تو میری عقل جاتی رہی۔ یہاں تک مجھے اپنی نماز میں (بار بار) سورۃ فاتحہ پڑھنے کی تلقین کی گئی۔ انہوں نے اپنے سر کی کھوپڑی میں پچھنے لگوائے تھے۔

بَاب مَتَى تُسْتَحَبُّ الْحِجَامَةُ (اس کا بیان کہ پچھنے لگوانا کب مستحب ہوتا ہے؟)

3363۔ حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجُمَحِيُّ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ احْتَجَمَ لِسَبْعَ عَشْرَةَ وَتِسْعَ عَشْرَةَ وَإِحْدَى وَعِشْرِينَ كَانَ شِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے سترہ، انیس اور اکیس تاریخ کو پچھنے لگوائے تو یہ اس کے لیے ہر بیماری سے شفاء کا ذریعہ ہیں۔

3364۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرَةَ بَكَّارُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَخْبَرَتْنِي عَمَّتِي كَبْشَةُ بِنْتُ أَبِي بَكْرَةَ وَقَالَ غَيْرُ مُوسَى كَيِّسَةُ بِنْتُ أَبِي بَكْرَةَ[1] أَنَّ أَبَاهَا كَانَ يَنْهَى أَهْلَهُ عَنْ الْحِجَامَةِ يَوْمَ الثُّلَاثَاءِ وَيَزْعُمُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّ يَوْمَ الثُّلَاثَاءِ يَوْمُ الدَّمِ وَفِيهِ سَاعَةٌ لَا يَرْقَأُ

موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا ہے کہ مجھے ابو بکرہ بکار بن عبدالعزیز نے خبر دی ہے، (اس نے کہا) مجھے میری پھوپھی کبشہ بنت ابی بکرہ نے بتایا ہے اور موسیٰ کے سوا دوسروں نے یہ نام کیسہ بنت ابی بکرہ بیان کیا ہے کہ اس کا باپ اپنے گھر والوں کو منگل کے دن پچھنے لگوانے سے منع کرتا تھا۔ اور وہ رسول اللہ ﷺ سے یہ بیان کرتے تھے کہ منگل کا دن خون کا دن ہے اور اس میں ایک ایسی ساعت ہوتی ہے جس میں خون بہنے سے رکتا نہیں۔ (یعنی اس دن جسم میں خون کی کثرت ہوتی ہے اگر اس دن پچھنے لگوائے جائیں یا فصد وغیرہ کروایا جائے تو اگر یہ عمل اس ساعت میں ہو جائے جس میں خون بہنے لگے تو پھر رکتا نہیں تو بسا اوقات اس میں موت واقع ہو سکتی ہے۔ غالباً اسی کے پیش نظر سلسلہ چشتیہ کے بزرگان دین نے منگل کے دن قینچی اور اس جیسی کاٹ دینے والی کسی شے کے استعمال سے منع کیا ہے۔ واللہ اعلم)

3365۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ احْتَجَمَ عَلَى وَرِكِهِ مِنْ وَثْءٍ كَانَ بِهِ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی سرین پر درد کی وجہ سے پچھنے لگوائے۔ (آپ

1۔ قال غیر موسیٰ تا ابی بکرۃ کے الفاظ صرف مطبوعہ ہذا میں ہے۔

ﷺ اپنے گھوڑے سے کھجور کے تنے پر گرے۔ اس پر لگنے کے سبب آپ کو درد ہونے لگا جو کہ ہڈی تک پہنچ گیا۔ تو آپ ﷺ نے اس کے لیے پچھنے لگوائے)۔ (بذل ص 192 ج 16)

بَابٌ فِي قَطْعِ الْعِرْقِ وَمَوْضِعِ الْحَجْمِ (رگ کاٹنے اور پچھنے کے محل کا بیان)

3366۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى أُبَيٍّ طَبِيبًا فَقَطَعَ مِنْهُ عِرْقًا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے ابی کی طرف ایک طبیب بھیجا تو اس نے حضرت ابی کی رگ کاٹ کر (خون) نکالا۔

بَابٌ فِي الْكَيِّ (داغ لگانے کا بیان)

3367۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنِ الْكَيِّ فَاكْتَوَيْنَا فَمَا أَفْلَحْنَ وَلَا أَنْجَحْنَ قَالَ أَبُو دَاوُد وَكَانَ يَسْمَعُ تَسْلِيمَ الْمَلَائِكَةِ فَلَمَّا اكْتَوَى انْقَطَعَ عَنْهُ فَلَمَّا تَرَكَ رَجَعَ إِلَيْهِ(1)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے داغ لگانے سے منع فرمایا ہے۔ پس ہم نے داغ لگوائے تو انہوں نے ہمیں نہ کوئی نفع پہنچایا اور نہ ہی (بیماری سے) نجات دلائی۔ ابوداؤد نے بیان کیا ہے: اور وہ ملائکہ کا سلام سنا کرتے تھے۔ پس جب داغ لگوائے تو یہ سلسلہ منقطع ہو گیا۔ اور پھر جب داغ لگوانا چھوڑ دیے تو وہ سلسلہ دوبارہ شروع ہو گیا (اس سے یہ معلوم ہوا کہ اگر صاحب شریعت کے فرمان پر عمل نہ کیا جائے بلکہ اس کے خلاف کیا جائے تو نہ تو وہ عمل باعث نفع بنتا ہے اور رب العالمین کے خصوصی انعامات سے بھی محروم کر دیتا ہے)۔

3368۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَوَى سَعْدَ بْنَ مُعَاذٍ مِنْ رَمْيَتِهِ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کو تیر کا زخم لگنے کے سبب داغ لگوائے۔

فائدہ: اس میں اس طرف اشارہ ہے کہ اگر کوئی دوسرا علاج ممکن اور متوقع نہ ہو تو پھر عند الضرورت داغ لگوانا مباح ہے۔

بَابٌ فِي السَّعُوطِ (ناک میں دوا ڈالنے کا بیان)

3369۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَقَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ اسْتَعَطَ

1۔ قال ابوداؤد الخ صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ناک میں دوا ڈالی۔

بَابٌ فِي النُّشْرَةِ (نشرہ (مخصوص طرح کا دم یا علاج) کا بیان)

3370- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا عَقِيلُ بْنُ مَعْقِلٍ قَالَ سَمِعْتُ وَهْبَ بْنَ مُنَبِّهٍ يُحَدِّثُ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ النُّشْرَةِ فَقَالَ هُوَ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ سے نشرہ کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ شیطان کا عمل ہے۔

فائدہ: یہ ایک مخصوص طرح کا منتر تھا جس سے اہل جاہلیت علاج کرتے تھے اور یہ گمان کرتے تھے کہ یہ انہیں بیماری سے شفاء دیتا ہے اور اس میں شرکیہ الفاظ موجود تھے۔ (بذل ص 195 ج 16)

اس سے یہ معلوم ہوا کہ ایسا دم یا منتر وغیرہ جس میں شرکیہ الفاظ ہوں اس کا پڑھنا اور استعمال کرنا ممنوع ہے۔

بَابٌ فِي التِّرْيَاقِ (تریاق کا بیان)

3371- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ حَدَّثَنَا شُرَحْبِيلُ بْنُ يَزِيدَ الْمُعَافِرِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ رَافِعٍ التَّنُوخِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَا أُبَالِي مَا أَتَيْتُ إِنْ أَنَا شَرِبْتُ تِرْيَاقًا أَوْ تَعَلَّقْتُ تَمِيمَةً أَوْ قُلْتُ الشِّعْرَ مِنْ قِبَلِ نَفْسِي قَالَ أَبُو دَاوُد هَذَا كَانَ لِلنَّبِيِّ ﷺ خَاصَّةً وَقَدْ رَخَّصَ فِيهِ قَوْمٌ يَعْنِي التِّرْيَاقَ

عبدالرحمن بن رافع تنوخی نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرماتے ہیں کہ مجھے کسی کام کے کرنے میں کوئی بات اور اندیشہ نہیں اگر میں تریاق پیوں، یا گنڈا (تعویذ) لٹکاؤں یا میں اپنی جانب سے شعر کہوں۔ ابوداود نے کہا: یہ (حکم) حضور نبی کریم ﷺ کے لیے خاص ہے اور ایک قوم نے تریاق کے بارے میں رخصت دی ہے۔

فائدہ: اگر تریاق میں حرام اشیاء میں سے کسی کی آمیزش نہ ہو، اسی طرح اگر تعویذ گنڈے میں ایسی کوئی شے نہ ہو جو شرعاً ممنوع ہو اور نہ ہی اس کے بارے میں یہ اعتقاد ہو کہ یہ بالذات نفع پہنچا سکتا ہے بلکہ بالذات نفع کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف ہو اور تعویذ کی حیثیت فقط ایک وسیلہ اور علاج کی ہو اور اسی طرح شعر میں الفاظ ممنوعہ نہ ہوں تو پھر یہ تینوں چیزیں مباح اور حلال ہیں۔ اور اگر کسی بھی طرح حرام اور خلاف شرع کی آمیزش ہو تو پھر یہ ممنوع ہیں۔ (ھکذا فی بذل المجہود ص 197 ج 16)

بَابٌ فِي الْأَدْوِيَةِ الْمَكْرُوهَةِ (مکروہ ادویہ کا بیان)

3372- قَالَ لَنَا حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الدَّوَاءِ الْخَبِيثِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے خبیث (ناپاک اور نجس مثلاً شراب، پیشاب یا ان جیسی کوئی شے) دوا سے منع فرمایا ہے۔

3373۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عُثْمَانَ أَنَّ طَبِيبًا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ ضِفْدَعٍ يَجْعَلُهَا فِي دَوَاءٍ فَنَهَاهُ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ قَتْلِهَا

عبدالرحمن بن عثمان سے روایت ہے کہ کسی طبیب نے حضور نبی مکرم ﷺ سے مینڈک کے بارے میں پوچھا کہ وہ اسے دوا میں شامل کرسکتا ہے؟ تو حضور نبی مکرم ﷺ نے اسے اس کو مارنے سے منع فرمایا (کیونکہ اس طرح دوا کا انحصار مینڈک کو مار دینے پر ہوگا۔ تو جب اس کا قتل حرام ہے تو پھر وہ دوا بھی حرام ہوگی۔ اور اس لیے بھی اسے مارنے سے منع فرمایا کہ وہ ایک نجس شے ہے جو نفع بخش نہیں ہے)۔ (ھکذا فی البذل ص200ج16)

3374۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ حَسَا سُمًّا فَسُمُّهُ فِي يَدِهِ يَتَحَسَّاهُ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کسی نے (خودکشی کو حلال سمجھتے ہوئے) زہر پیا تو قیامت کے دن وہ زہر اس کے ہاتھ میں ہوگا، جسے آتش جہنم میں ہمیشہ پیے گا اور اس میں وہ ہمیشہ کے لیے رکھا جائے گا۔

3375۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ عَنْ أَبِيهِ ذَكَرَ طَارِقُ بْنُ سُوَيْدٍ أَوْ سُوَيْدُ بْنُ طَارِقٍ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الْخَمْرِ فَنَهَاهُ ثُمَّ سَأَلَهُ فَنَهَاهُ فَقَالَ لَهُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنَّهَا دَوَاءٌ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَا وَلَكِنَّهَا دَاءٌ

حضرت علقمہ بن وائل نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ طارق بن سوید نے یا سوید بن طارق نے حضور نبی مکرم ﷺ سے شراب (خمر) کے بارے میں پوچھا، تو آپ ﷺ نے اسے منع فرمایا۔ پھر اس نے اس کے بارے میں پوچھا تو آپ ﷺ نے اسے منع فرمایا۔ تو اس نے عرض کی: یا نبی اللہ! ﷺ بلاشبہ یہ دوا ہے۔ تو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: نہیں بلکہ یہ تو بیماری ہے۔

3376۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَادَةَ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ اللَّهَ أَنْزَلَ الدَّاءَ وَالدَّوَاءَ وَجَعَلَ لِكُلِّ دَاءٍ دَوَاءً فَتَدَاوَوْا وَلَا تَتَدَاوَوْا بِحَرَامٍ

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے بیماری اور دوا دونوں نازل کی ہیں اور ہر بیماری کے لیے دوا پیدا فرما دی ہے۔ لہٰذا تم دوا اور علاج کیا کرو (لیکن) حرام۔ کے ساتھ علاج نہ کرو (معلوم ہوا کہ بطور علاج ایسی چیزوں کا استعمال کرنا چاہیے جو عندالشرع حلال اور طیب ہوں۔ ہاں اگر ماہر اور حاذق طبیب کی تشخیص پر کسی ممنوع شے کا استعمال ضروری ہو، اس کے سوا علاج ممکن نہ ہو تو پھر عندالحاجت ہر شے سے علاج مباح ہے جیسا

کہ صحیحین میں عرنیین کے بارے میں روایت موجود ہے کہ انہیں علاج کے لیے پیشاب پینے کو کہا گیا۔ واللہ اعلم)۔

بَابٌ فِي تَمْرَةِ الْعَجْوَةِ (عجوہ کھجور کا بیان)

3377۔ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ سَعْدٍ قَالَ مَرِضْتُ مَرَضًا أَتَانِي رَسُولُ اللهِ ﷺ يَعُودُنِي فَوَضَعَ يَدَهُ بَيْنَ ثَدْيَيَّ حَتَّى وَجَدْتُ بَرْدَهَا فِي فُؤَادِي فَقَالَ إِنَّكَ رَجُلٌ مَفْئُودٌ ائْتِ الْحَارِثَ بْنَ كَلَدَةَ أَخَا ثَقِيفٍ فَإِنَّهُ رَجُلٌ يَتَطَبَّبُ فَلْيَأْخُذْ سَبْعَ تَمَرَاتٍ مِنْ عَجْوَةِ الْمَدِينَةِ فَلْيَجَأْهُنَّ بِنَوَاهُنَّ ثُمَّ لِيَلُدَّكَ بِهِنَّ

حضرت مجاہد نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا: میں بیمار ہوا تو رسول اللہ ﷺ میری تیمار داری کے لیے تشریف لائے۔ آپ ﷺ نے اپنا دست مبارک میری چھاتیوں کے مابین سینے پر رکھا، یہاں تک کہ میں نے اس کی ٹھنڈک اپنے دل میں محسوس کی۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ تیرے دل میں مرض ہے۔ تو حارث بن کلدہ کے پاس جا جو ثقیف کا رہنے والا ہے کیونکہ وہ (حکیم) آدمی ہے جو علاج کرتا ہے۔ پس اسے چاہیے کہ وہ مدینہ طیبہ کی سات عجوہ کھجوریں لے اور انہیں گٹھلی سمیت کوٹ ڈالے اور پھر ان کی خاص دوا تیار کر کے تیرے منہ میں رکھے۔ (لدود ایسی دوا کو کہا جاتا ہے جو منہ میں ایک طرف رکھی جائے)

3378۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ هَاشِمٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ تَصَبَّحَ سَبْعَ تَمَرَاتٍ عَجْوَةً لَمْ يَضُرَّهُ ذَلِكَ الْيَوْمَ سَمٌّ وَلَا سِحْرٌ

حضرت عامر بن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہما نے اپنے باپ کے واسطہ سے حضور نبی مکرم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جس نے صبح کے وقت سات عجوہ کھجوریں کھالیں، اس دن کوئی زہر اور کوئی جادو اسے ضرر اور نقصان نہیں پہنچائے گا۔ (عجوہ کے بارے میں حضور نبی کریم ﷺ کی خصوصی دعا کی وجہ سے ان میں یہ اثر ہے کہ زہر اور جادو ان پر اثر کرنے سے قاصر ہیں)۔

بَابٌ فِي الْعِلَاقِ (حلق کی بیماری کے سبب بچوں کا حلق دبانے کا بیان)

3379۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَحَامِدُ بْنُ يَحْيَى قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ أُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ قَالَتْ دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ بِابْنٍ لِي قَدْ أَعْلَقْتُ عَلَيْهِ مِنَ الْعُذْرَةِ فَقَالَ عَلَامَ تَدْغَرْنَ أَوْلَادَكُنَّ بِهَذَا الْعِلَاقِ عَلَيْكُنَّ بِهَذَا الْعُودِ الْهِنْدِيِّ فَإِنَّ فِيهِ سَبْعَةَ أَشْفِيَةٍ مِنْهَا ذَاتُ الْجَنْبِ يُسْعَطُ مِنَ الْعُذْرَةِ وَيُلَدُّ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ قَالَ أَبُو دَاوُد يَعْنِي بِالْعُودِ الْقُسْطَ

ام قیس بنت محصن نے بیان کیا ہے کہ میں اپنے بیٹے کو لے کر رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئی۔ میں نے عذرہ (حلق میں ورم یا اس طرح کی خاص بیماری جو عموماً بچوں کو گرمی کے موسم میں لاحق ہوتی ہے) کے سبب اس کا حلق (انگلی وغیرہ سے) دبایا تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم اس بیماری کے سبب اپنے بچوں کے حلق کیونکر دباتی ہو؟ تم پر لازم ہے کہ تم اس عود

ھندی کو استعمال کرو۔ کیونکہ اس میں سات بیماریوں سے شفاء موجود ہے۔ ان میں سے ذات الجنب بھی ہے۔ عذرہ کے سبب دوا ناک میں انڈیلی جاتی ہے اور ذات الجنب کی صورت میں منہ میں رکھی جاتی ہے۔

ابوداؤد نے فرمایا: عود سے مراد قسط ہے (ایک دوا کا نام ہے کوٹھ)

بَابٌ فِي الْأَمْرِ بِالْكُحْلِ (سرمہ لگانے کے حکم کا بیان)

3380۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم الْبَسُوا مِنْ ثِيَابِكُمُ الْبَيَاضَ فَإِنَّهَا مِنْ خَيْرِ ثِيَابِكُمْ وَكَفِّنُوا فِيهَا مَوْتَاكُمْ وَإِنَّ خَيْرَ أَكْحَالِكُمُ الْإِثْمِدُ يَجْلُو الْبَصَرَ وَيُنْبِتُ الشَّعَرَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اپنے کپڑوں میں سے سفید پہنا کرو۔ کیونکہ یہ تمہارے بہترین کپڑوں میں سے ہیں اور سفید کپڑے میں ہی اپنے مردوں کو کفن دیا کرو اور بلاشبہ تمہارے سرموں میں سے بہترین سرمہ اثمد ہے۔ یہ آنکھوں کے نور کو تیز کرتا ہے اور پلکوں کے بال اگاتا ہے۔ (اثمد سے مراد اصفہانی سرمہ ہے)۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْعَيْنِ (نظر لگ جانے کا بیان)

3381۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ الْعَيْنُ حَقٌّ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نظر حق ہے۔ (یعنی یہ درست ہے کہ آدمی کی نظر لگ جاتی ہے اور جسے لگ جائے اس کے لیے انتہائی تکلیف اور پریشانی کا سبب بنتی ہے)۔

3382۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ كَانَ يُؤْمَرُ الْعَائِنُ فَيَتَوَضَّأُ ثُمَّ يَغْتَسِلُ مِنْهُ الْمَعِينُ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ نظر لگانے والے کو حکم دیا جاتا اور وہ وضو کرتا۔ پھر اس پانی سے وہ غسل کرتا جسے نظر لگی ہوتی (یعنی یہ نظر اتارنے کا ایک حیلہ ہے کہ نظر لگانے والے کے وضو کے پانی سے اسے غسل دیا جائے جسے نظر لگ جائے تو وہ اتر جائے گی۔ واللہ اعلم)۔

بَابٌ فِي الْغَيْلِ (دودھ پلانے والی عورت کے ساتھ جماع کرنے کا بیان)

3383۔ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ أَبُو تَوْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُهَاجِرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ بْنِ السَّكَنِ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم يَقُولُ لَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ سِرًّا فَإِنَّ الْغَيْلَ يُدْرِكُ الْفَارِسَ فَيُدَعْثِرُهُ عَنْ فَرَسِهِ

حضرت اسماء بنت یزید بن سکن نے بیان کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تم اپنی اولاد کو مخفی طور پر قتل نہ کرو۔ کیونکہ دودھ پلانے والی عورت کے ساتھ جماع کرنا (بچے کو کمزور کر دے گا) اور جب وہ بچہ بڑا ہو کر شہسوار

بنے گا تو وہ اپنے گھوڑے سے گر جائے گا۔ (تب اس کی کمزوری واضح ہوگی)۔

3384۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ نَوْفَلٍ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ عَنْ جُدَامَةَ الْأَسَدِيَّةِ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَنْهَى عَنِ الْغِيلَةِ حَتَّى ذَكَرْتُ أَنَّ الرُّومَ وَفَارِسَ يَفْعَلُونَ ذَلِكَ فَلَا يَضُرُّ أَوْلَادَهُمْ قَالَ مَالِكٌ الْغِيلَةُ أَنْ يَمَسَّ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ وَهِيَ تُرْضِعُ

حضرت جدامہ الاسدیہ سے روایت ہے کہ اس نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میں نے یہ ارادہ کیا کہ میں دودھ پلانے والی کے ساتھ جماع کرنے سے روک دوں۔ یہاں تک مجھے یہ یاد آیا کہ روم اور فارس کے لوگ اس طرح کرتے ہیں اور یہ عمل ان کی اولادوں کو ضرر نہیں پہنچاتا۔ مالک نے بیان کیا ہے کہ غیلہ سے مراد یہ ہے کہ آدمی اپنی بیوی سے اس حال میں مباشرت کرے کہ وہ دودھ پلا رہی ہو۔

بَابٌ فِي تَعْلِيقِ التَّمَائِمِ (تعویذ لٹکانے کا بیان)

3385۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ عَنِ ابْنِ أَخِي زَيْنَبَ امْرَأَةِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ زَيْنَبَ امْرَأَةِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّ الرُّقَى وَالتَّمَائِمَ وَالتِّوَلَةَ شِرْكٌ قَالَتْ قُلْتُ لِمَ تَقُولُ هَذَا وَاللَّهِ لَقَدْ كَانَتْ عَيْنِي تَقْذِفُ وَكُنْتُ أَخْتَلِفُ إِلَى فُلَانٍ الْيَهُودِيِّ يَرْقِينِي فَإِذَا رَقَانِي سَكَنَتْ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ إِنَّمَا ذَلِكَ عَمَلُ الشَّيْطَانِ كَانَ يَنْخُسُهَا بِيَدِهِ فَإِذَا رَقَاهَا كَفَّ عَنْهَا إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكِ أَنْ تَقُولِي كَمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ أَذْهِبِ الْبَأْسَ رَبَّ النَّاسِ اشْفِ أَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا

حضرت عبداللہ کی زوجہ نے حضرت عبداللہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے بیان کیا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: بے شک دم، تعویذ اور تولہ (ایک قسم کا جادو ہے) یہ سب شرک ہیں۔ (جبکہ ان میں بتوں کے نام اور شرکیہ کلمات ہوں) وہ کہتی ہیں: میں نے کہا تم اس طرح کیونکر کہتے ہو؟ قسم بخدا! میری آنکھ شدت درد کے سبب نکلی جا رہی ہوتی۔ تو میں فلاں یہودی کے پاس جاتی وہ مجھے دم کرتا اور جب وہ مجھے دم کرتا تو میری آنکھ ٹھہر جاتی۔ تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: بے شک یہ شیطان کا عمل ہے وہ اپنا ہاتھ آنکھ میں چبھو دیتا اور جب وہ اسے دم کرتا ہے تو وہ اس سے رک جاتا ہے۔ بلاشبہ تیرے لیے کافی ہوگا کہ تو اس طرح کہے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کہتے تھے: اے لوگوں کے رب! تو تکلیف کو دور فرما دے، تو شفاء عطا فرما دے، تو ہی شفا دینے والا ہے، تیری شفاء کے بغیر اور کوئی شفاء نہیں ہے۔ ایسی شفاء عطا فرما کہ وہ کسی بیماری کو باقی نہ رہنے دے۔

3386۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دَاوُدَ عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ عَنْ حُصَيْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا رُقْيَةَ إِلَّا مِنْ عَيْنٍ أَوْ حُمَةٍ

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: کوئی دم نہیں ہے سوائے نظر بد کے

یا زہردار زخم کے (یعنی ایسا زخم جو سانپ، بچھو یا ان جیسی کسی اور شے کے ڈسنے کے سبب ہو)۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّقَى (دم کرنے کے بارے میں روایات کا بیان)

3387۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ وَابْنُ السَّرْحِ قَالَ أَحْمَدُ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ وَقَالَ ابْنُ السَّرْحِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى عَنْ يُوسُفَ بْنِ مُحَمَّدٍ وَقَالَ ابْنُ صَالِحٍ مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ بْنِ ثَابِتِ بْنِ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ أَحْمَدُ وَهُوَ مَرِيضٌ فَقَالَ اكْشِفِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ عَنْ ثَابِتِ بْنِ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ ثُمَّ أَخَذَ تُرَابًا مِنْ بَطْحَانَ فَجَعَلَهُ فِي قَدَحٍ ثُمَّ نَفَثَ عَلَيْهِ بِمَاءٍ وَصَبَّهُ عَلَيْهِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ قَالَ ابْنُ السَّرْحِ يُوسُفُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَهُوَ الصَّوَابُ

ابن صالح محمد بن یوسف بن ثابت بن قیس بن شماس نے اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے اور وہ بیمار تھے۔ تو آپ ﷺ نے یہ دم پڑھا: اے لوگوں کے رب! ثابت بن قیس بن شماس سے تکلیف کو دور فرما دے۔ پھر آپ ﷺ نے وادی بطحان کی مٹی لی اور اسے ایک پیالے میں رکھا پھر آپ ﷺ نے پانی پر پھونک ماری (اور وہ مٹی پر ڈال دیا) اور پھر وہ مٹی ملا ہوا پانی حضرت ثابت رضی اللہ عنہ پر انڈیل دیا۔

ابوداؤد نے کہا ہے کہ ابن سرح یوسف بن محمد نے کہا ہے اور یہی درست ہے۔

3388۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مُعَاوِيَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا نَرْقِي فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ كَيْفَ تَرَى فِي ذَلِكَ فَقَالَ اعْرِضُوا عَلَيَّ رُقَاكُمْ لَا بَأْسَ بِالرُّقَى مَا لَمْ تَكُنْ شِرْكًا

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: ہم زمانہ جاہلیت میں دم (منتر) کرتے تھے۔ تو ہم نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ آپ اس کے بارے میں کیا رائے رکھتے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم اپنے دم مجھ پر پیش کرو، دم کرنے میں کوئی حرج نہیں جب کہ اس میں شرکیہ کلمات نہ ہوں۔

3389۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَهْدِيٍّ الْمِصِّيصِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ عَنِ الشِّفَاءِ بِنْتِ عَبْدِ اللهِ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم وَأَنَا عِنْدَ حَفْصَةَ فَقَالَ لِي أَلَا تُعَلِّمِينَ هَذِهِ رُقْيَةَ النَّمْلَةِ كَمَا عَلَّمْتِيهَا الْكِتَابَةَ

حضرت شفاء بنت عبداللہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور میں حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس بیٹھی ہوئی تھی۔ تو آپ ﷺ نے مجھے ارشاد فرمایا: کیونکر تو اسے نملہ (پہلو میں ظاہر ہونے والی ایک بیماری) کا دم نہیں سکھاتی جیسا کہ تو نے اسے لکھنا سکھا دیا ہے۔

3390۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ حَدَّثَتْنِي جَدَّتِي قَالَتْ سَمِعْتُ سَهْلَ

بْنَ حُنَيْفٍ يَقُولُ مَرَرْتُ بِسَيْلٍ فَدَخَلْتُ فَاغْتَسَلْتُ فِيهِ فَخَرَجْتُ مَحْمُومًا فَنُمِيَ ذَلِكَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم فَقَالَ مُرُوا أَبَا ثَابِتٍ يَتَعَوَّذُ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا سَيِّدِي وَالرُّقَى صَالِحَةٌ فَقَالَ لَا رُقْيَةَ إِلَّا فِي نَفْسٍ أَوْ حُمَةٍ أَوْ لَدْغَةٍ قَالَ أَبُو دَاوُد الْحُمَةُ مِنَ الْحَيَّاتِ وَمَا يَلْسَعُ

حضرت عثمان بن حکیم نے بیان کیا ہے کہ میری دادی نے مجھے بتایا کہ میں نے سہل بن حنیف کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ میں ایک بہنے والے پانی سے گزرا تو میں اس میں داخل ہوا اور میں نے اس میں غسل کیا۔ چنانچہ جب میں باہر نکلا تو مجھے بخار چڑھا تھا۔ اس کی خبر رسول اللہ علیہ السلام کو دی گئی تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: ابو ثابت کو حکم دو کہ وہ (دم کے ساتھ) پناہ طلب کرے۔ وہ کہتی ہیں: میں نے عرض کی: یا سیدی! کیا دم نفع بخش ہو سکتا ہے؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: دم نفع بخش نہیں ہے مگر نظر بد میں یا سانپ وغیرہ کے ڈس جانے میں یا بچھو وغیرہ کے کاٹ دینے میں۔ ابو داؤد نے کہا کہ الحمہ سے مراد ہے سانپ کا ڈسنا اور اس شے کا جو ڈستی ہے۔

3391۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ح وَحَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا شَرِيكٌ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ ذَرِيحٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ الْعَبَّاسُ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم لَا رُقْيَةَ إِلَّا مِنْ عَيْنٍ أَوْ حُمَةٍ أَوْ دَمٍ يَرْقَأُ لَمْ يَذْكُرِ الْعَبَّاسُ الْعَيْنَ وَهَذَا لَفْظُ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ علیہ السلام نے فرمایا: نظر بد، یا سانپ وغیرہ کے ڈس جانے، یا خون بہنے کے سوا میں دم نہیں ہے۔ عباس نے اپنی روایت میں العین (نظر بد) کا ذکر نہیں اور یہ الفاظ سلیمان بن داؤد کے ہیں۔

فائدہ: مذکورہ جملہ روایات سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ دم کرنا شرعاً جائز ہے بشرطیکہ اس میں شرکیہ کلمات نہ ہوں اور دم باعث شفاء اور نفع بخش ہے۔ اور آخری دو روایتوں میں جو دم کو تین چیزوں کے ساتھ خاص کیا گیا ہے تو اس کا قطعاً یہ معنی نہیں ہے کہ ان کے سوا کسی بیماری کے لیے دم کرنا جائز نہیں یا کسی اور کے لیے یہ نفع بخش نہیں۔ ایسا ہرگز نہیں۔ ان میں فقط دم کی کثرت تاثیر کی طرف اشارہ ہے کہ ان تکالیف میں دم زیادہ مؤثر ہے۔ جب کہ دیگر تکالیف میں بھی دم کی تاثیر ظاہر ہے۔ واللہ اعلم

بَاب كَيْفَ الرُّقَى (دم کی کیفیت کا بیان)

3392۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ قَالَ قَالَ أَنَسٌ يَعْنِي لِثَابِتٍ أَلَا أَرْقِيكَ بِرُقْيَةِ رَسُولِ اللهِ قَالَ بَلَى قَالَ فَقَالَ اللَّهُمَّ رَبَّ النَّاسِ مُذْهِبَ الْبَأْسِ اشْفِ أَنْتَ الشَّافِي لَا شَافِيَ إِلَّا أَنْتَ اشْفِهِ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا

حضرت عبدالعزیز بن صہیب نے بیان کیا ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے حضرت ثابت رضی اللہ عنہ کو کہا: کیا میں تجھے یہ دم نہ کروں جو رسول اللہ علیہ السلام کیا کرتے تھے؟ تو انہوں نے کہا: کیوں نہیں ضرور کیجیے۔ تو پھر انہوں نے یہ دم کیا: اے اللہ! تمام لوگوں کے رب، تکلیف کو دور کرنے والے! شفا عطا فرما، تو ہی شفا دینے والا ہے، تیرے سوا کوئی شفا دینے والا نہیں، تو اسے ایسی شفا عطا فرما جو کسی بیماری کو باقی نہ رہنے دے۔

3393- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُصَيْفَةَ أَنَّ عَمْرَو بْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ كَعْبٍ السُّلَمِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ أَخْبَرَهُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ قَالَ عُثْمَانُ وَبِي وَجَعٌ قَدْ كَادَ يُهْلِكُنِي قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ امْسَحْهُ بِيَمِينِكَ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَقُلْ أَعُوذُ بِعِزَّةِ اللهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ قَالَ فَفَعَلْتُ ذَلِكَ فَأَذْهَبَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ مَا كَانَ بِي فَلَمْ أَزَلْ آمُرُ بِهِ أَهْلِي وَغَيْرَهُمْ

حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ حضور نبی مکرم ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اس حال میں کہ مجھے اتنا درد تھا کہ وہ مجھ ہلاک کیے جا رہا تھا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: پنا دایاں ہاتھ درد کی جگہ پر پھیرتے رہو اور سات مرتبہ یہ پڑھو: اعوذ بعزة الله الخ میں اللہ تعالیٰ کی عزت اور اس کی قدرت کے ساتھ پناہ مانگتا ہوں اس چیز کے شر سے جو میں پا رہا ہوں۔ وہ فرماتے ہیں: پس میں نے اس طرح کیا، تو اللہ تعالیٰ نے مجھ سے اس درد کو دور فرما دیا۔ اور پھر میں اس کے بارے میں اپنے گھر والوں اور دوسروں کو بتاتا رہتا ہوں۔

3394- حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ مَوْهَبٍ الرَّمْلِيُّ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ زِيَادَةَ[1] بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ مَنِ اشْتَكَى مِنْكُمْ شَيْئًا أَوِ اشْتَكَاهُ أَخٌ لَهُ فَلْيَقُلْ رَبَّنَا اللهُ الَّذِي فِي السَّمَاءِ تَقَدَّسَ اسْمُكَ أَمْرُكَ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ كَمَا رَحْمَتُكَ فِي السَّمَاءِ فَاجْعَلْ رَحْمَتَكَ فِي الْأَرْضِ اغْفِرْ لَنَا حُوبَنَا وَخَطَايَانَا أَنْتَ رَبُّ الطَّيِّبِينَ أَنْزِلْ رَحْمَةً مِنْ رَحْمَتِكَ وَشِفَاءً مِنْ شِفَائِكَ عَلَى هَذَا الْوَجَعِ فَيَبْرَأَ

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے جو کوئی تم میں سے کسی بیماری کی شکایت کرے یا کسی کا بھائی اس سے بیماری کا اظہار کرے تو اسے چاہیے کہ وہ یہ کہے: ہمارا رب وہ رب ہے جو آسمان میں ہے (اے اللہ!) تیرا نام پاک ہے، تیرا حکم آسمان و زمین میں جاری ہے، جس طرح تیری رحمت آسمان میں ہے (اسی طرح) تو اپنی رحمت زمین میں بھی فرما، تو ہمارے گناہ اور ہماری خطائیں معاف فرما دے، تو (گناہوں سے) پاک لوگوں کا رب ہے، تو اپنی رحمت میں سے کچھ رحمت نازل فرما اور اس بیماری پر اپنی شفاء میں سے شفاء نازل فرما تو وہ تندرست ہو جائے گا۔

3395- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يُعَلِّمُهُمْ مِنَ الْفَزَعِ كَلِمَاتٍ أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّةِ مِنْ غَضَبِهِ وَشَرِّ عِبَادِهِ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِينِ وَأَنْ يَحْضُرُونِ وَكَانَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو يُعَلِّمُهُنَّ مَنْ عَقَلَ مِنْ بَنِيهِ وَمَنْ لَمْ يَعْقِلْ كَتَبَهُ فَأَعْلَقَهُ عَلَيْهِ

حضرت عمرو بن شعیب نے اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ صحابہ کرام کو گھبراہٹ کے وقت یہ کلمات تعلیم فرماتے تھے: (ترجمہ) "میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کی کلمات تامہ کے ساتھ اس کے غضب سے، اور اس کے بندوں کے شر سے، اور شیاطین کے وساوس سے اور اس سے کہ وہ میرے پاس حاضر ہوں"۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ

1- ایک نسخہ میں زیادۃ کے بجائے زیاد ہے۔

عنہما اپنے سمجھدار بچوں کو یہ کلمات سکھا دیتے تھے اور جو ابھی سمجھ نہ رکھتے تو لکھ کر ان کے (گلے میں) لٹکا دیتے تھے۔

فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ تعویذ لکھنا اور لٹکانا سب شرعاً جائز ہے۔

3396۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي سُرَيْجٍ الرَّازِيُّ أَخْبَرَنَا مَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ رَأَيْتُ أَثَرَ ضَرْبَةٍ فِي سَاقِ سَلَمَةَ فَقُلْتُ مَا هَذِهِ قَالَ أَصَابَتْنِي يَوْمَ خَيْبَرَ فَقَالَ النَّاسُ أُصِيبَ سَلَمَةُ فَأُتِيَ بِي رَسُولُ اللهِ ﷺ فَنَفَثَ فِيَّ ثَلَاثَ نَفَثَاتٍ فَمَا اشْتَكَيْتُهَا حَتَّى السَّاعَةِ

یزید بن ابی عبید نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت سلمہ کی پنڈلی میں ایک ضرب کا نشان دیکھا تو میں نے پوچھا: یہ کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: یہ ضرب مجھے غزوہ خیبر کے دوران لگی تھی تو لوگوں نے کہا سلمہ کا کام تمام کر دیا گیا۔ (یعنی انہیں موت آ پہنچی ہے)۔ چنانچہ مجھے رسول اللہ ﷺ کے پاس لایا گیا تو آپ نے مجھے تین پھونکیں ماریں، تو پھر اس وقت تک مجھے اس کی کوئی تکلیف نہیں ہوئی۔

فائدہ: معلوم ہوا دم کرنا حضور نبی کریم ﷺ کی سنت ہے۔

3397۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُولُ لِلْإِنْسَانِ إِذَا اشْتَكَى يَقُولُ بِرِيقِهِ ثُمَّ قَالَ بِهِ فِي التُّرَابِ تُرْبَةُ أَرْضِنَا بِرِيقَةِ بَعْضِنَا يُشْفَى سَقِيمُنَا بِإِذْنِ رَبِّنَا

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ جب کوئی درد (تکلیف) کی شکایت کرتا تو حضور نبی کریم ﷺ اس کے لیے دم فرماتے تھے۔ آپ پہلے اپنا لعاب دہن لیتے اور پھر اسے مٹی میں ملاتے اور پھر فرماتے: یہ ہماری زمین کی مٹی ہے جو ہم میں سے بعض کے لعاب سے ملی ہوئی ہے (تاکہ) ہمارے رب کے اذن سے ہمارے بیمار کو شفا دی جائے۔

3398۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ زَكَرِيَّا قَالَ حَدَّثَنِي عَامِرٌ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ الصَّلْتِ التَّمِيمِيِّ عَنْ عَمِّهِ أَنَّهُ أَتَى رَسُولَ اللهِ ﷺ فَأَسْلَمَ ثُمَّ أَقْبَلَ رَاجِعًا مِنْ عِنْدِهِ ﷺ عَلَى قَوْمٍ عِنْدَهُمْ رَجُلٌ مَجْنُونٌ مُوثَقٌ بِالْحَدِيدِ فَقَالَ أَهْلُهُ إِنَّا حُدِّثْنَا أَنَّ صَاحِبَكُمْ هَذَا قَدْ جَاءَ بِخَيْرٍ فَهَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ تُدَاوُونَهُ فَرَقَيْتُهُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَبَرَأَ فَأَعْطَوْنِي مِائَةَ شَاةٍ فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ هَلْ إِلَّا هَذَا وَقَالَ مُسَدَّدٌ فِي مَوْضِعٍ آخَرَ هَلْ قُلْتَ غَيْرَ هَذَا قُلْتُ لَا قَالَ خُذْهَا فَلَعَمْرِي لَمَنْ أَكَلَ بِرُقْيَةِ بَاطِلٍ لَقَدْ أَكَلْتَ بِرُقْيَةِ حَقٍّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح وحَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي السَّفَرِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ الصَّلْتِ عَنْ عَمِّهِ أَنَّهُ مَرَّ قَالَ فَرَقَاهُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ غُدْوَةً وَعَشِيَّةً كُلَّمَا خَتَمَهَا جَمَعَ بُزَاقَهُ ثُمَّ تَفَلَ فَكَأَنَّمَا أُنْشِطَ مِنْ عِقَالٍ فَأَعْطَوْهُ شَيْئًا فَأَتَى [1] النَّبِيَّ ﷺ ثُمَّ ذَكَرَ مَعْنَى حَدِيثِ مُسَدَّدٍ

حضرت خارجہ بن صلت تمیمی رضی اللہ عنہ نے اپنے چچا سے روایت بیان کی ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر

1۔ ایک نسخہ میں فَأَتَيْتُ ہے۔

ہوئے اور مشرف باسلام ہوئے۔ پھر آپ سے واپس لوٹ کر آئے تو ایک قوم کے پاس سے گزرے۔ ان میں ایک مجنون آدمی تھا جو لوہے کی زنجیروں کے ساتھ بندھا ہوا تھا۔ تو اس کے گھر والوں نے کہا: بے شک ہمیں بتایا گیا ہے تمہارے یہ صاحب (یعنی رسول اللہ ﷺ) خیر اور بھلائی کے ساتھ تشریف لائے ہیں۔ تو کیا تمہارے پاس کوئی ایسی شے ہے جس کے ساتھ تم اس کا علاج کر سکتے ہو؟ چنانچہ میں نے اسے سورۂ فاتحہ پڑھ کر دم کیا تو وہ تندرست ہو گیا اور انہوں نے مجھے سو بکریاں (بطور ہدیہ) پیش کیں۔ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور آپ کو صورت حال سے آگاہ کیا۔ تو آپ ﷺ نے پوچھا: کیا اس کے سوا بھی کچھ پڑھا ہے؟ اور مسدد نے ایک دوسرے مقام پر ھل قلت غیر ھذا کے الفاظ بیان کیے ہیں۔ میں نے عرض کی: نہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو انہیں لے لے۔ مجھے اپنی عمر کی قسم! ایسے بھی ہیں جو باطل منتر کے ساتھ کھاتے ہیں، تحقیق تو نے حق (اور سچے) دم کے ساتھ کھایا ہے۔

حضرت خارجہ بن صلت نے اپنے چچا سے روایت کیا ہے کہ وہ (ایک قوم کے پاس سے) گزرے تو انہوں نے (ایک مجنون کو) تین دن صبح و شام سورۂ فاتحہ کے ساتھ دم کیا۔ جب بھی وہ اسے ختم کرتے تو اپنا لعاب جمع کرتے اور پھر اس پر تھوک دیتے۔ تو گویا اس طرح اسے قید اور بیڑی سے کھول دیا گیا۔ تو انہوں نے انہیں کچھ (بطور ہدیہ) دیا اور وہ حضور نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوئے۔ پھر آگے مسدد کی حدیث کی طرح حدیث ذکر کی۔ (اس کے راوی عبید اللہ بن معاذ ہیں)۔

3399۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سُهَيْلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا مِنْ أَسْلَمَ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَجَاءَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لُدِغْتُ اللَّيْلَةَ فَلَمْ أَنَمْ حَتَّى أَصْبَحْتُ قَالَ مَاذَا قَالَ عَقْرَبٌ قَالَ أَمَا إِنَّكَ لَوْ قُلْتَ حِينَ أَمْسَيْتَ أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ يَضُرَّكَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ

سہیل بن ابی صالح نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے قبیلہ اسلم کے ایک آدمی سے سنا کہ اس نے بیان کیا: میں رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ آپ کے اصحاب میں سے ایک آدمی حاضر ہوا، اور عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ مجھے آج رات ڈس لیا گیا ہے اور میں نہیں سویا یہاں تک کہ صبح ہو گئی۔ تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پوچھا: کس شے نے (تجھے ڈسا ہے؟) اس نے عرض کی: بچھو نے تو حضور علیہ السلام نے فرمایا: خبردار! آگاہ رہو، بلاشبہ اگر تو نے شام کے وقت یہ کہہ لیا ہوتا: میں اللہ تعالیٰ کے کلمات تامہ کے ساتھ پناہ مانگتا ہوں ہر اس شے کے شر سے جسے اس نے پیدا کیا، تو اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو وہ تجھے ضرر نہ پہنچاتا۔

3400۔ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ حَدَّثَنِي الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ طَارِقٍ يَعْنِي ابْنَ مَخَاشِنٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِلَدِيغٍ لَدَغَتْهُ عَقْرَبٌ قَالَ فَقَالَ لَوْ قَالَ أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّةِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ يُلْدَغْ أَوْ لَمْ يَضُرَّهُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ حضور نبی مکرم ﷺ کے پاس ایک ڈسا ہوا آدمی لایا گیا، اسے بچھو نے

ڈسا تھا۔ تو حضور نبی کریم علیہ السلام نے فرمایا: اگر وہ یہ پڑھ لیتا: اعوذ بکلمات اللہ التامۃ من شر ما خلق تو اسے نہ ڈسا جاتا یا فرمایا: وہ اسے ضرر نہ پہنچاتا۔

3401۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَهْطًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم انْطَلَقُوا فِي سَفْرَةٍ سَافَرُوهَا فَنَزَلُوا بِحَيٍّ مِنْ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّ سَيِّدَنَا لُدِغَ فَهَلْ عِنْدَ أَحَدٍ مِنْكُمْ (1) شَيْءٌ يَنْفَعُ صَاحِبَنَا فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ نَعَمْ وَاللَّهِ إِنِّي لَأَرْقِي وَلَكِنِ اسْتَضَفْنَاكُمْ فَأَبَيْتُمْ أَنْ تُضَيِّفُونَا مَا أَنَا بِرَاقٍ حَتَّى تَجْعَلُوا لِي جُعْلًا فَجَعَلُوا لَهُ قَطِيعًا مِنَ الشَّاءِ فَأَتَاهُ فَقَرَأَ عَلَيْهِ أُمَّ الْكِتَابِ وَيَتْفُلُ حَتَّى بَرَأَ كَأَنَّمَا أُنْشِطَ مِنْ عِقَالٍ قَالَ فَأَوْفَاهُمْ جُعْلَهُمُ الَّذِي صَالَحُوهُمْ عَلَيْهِ فَقَالُوا اقْتَسِمُوا فَقَالَ الَّذِي رَقَى لَا تَفْعَلُوا حَتَّى نَأْتِيَ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَنَسْتَأْمِرَهُ فَغَدَوْا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَذَكَرُوا لَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم مِنْ أَيْنَ عَلِمْتُمْ أَنَّهَا رُقْيَةٌ أَحْسَنْتُمُ اقْتَسِمُوا وَاضْرِبُوا لِي مَعَكُمْ بِسَهْمٍ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم علیہ السلام کے صحابہ کرام کی ایک جماعت سفر پر چلی۔ وہ سفر کرتے رہے یہاں تک کہ قبائل عرب میں سے ایک قبیلے کے پاس جا اترے۔ تو قبیلے کے بعض افراد نے کہا: ہمارے سردار کو کسی شے نے ڈس لیا ہے کیا تم میں سے کسی کے پاس کوئی شے ہے جو ہمارے سردار کے لیے نفع بخش ہو؟ تو اس جماعت میں سے ایک آدمی نے کہا: ہاں قسم بخدا! میں دم کر سکتا ہوں۔ لیکن ہم نے تم سے ضیافت کا مطالبہ کیا اور تم نے ہمیں مہمان بنانے سے انکار کر دیا۔ لہٰذا میں دم نہیں کروں گا، یہاں تک کہ تم میرے لیے اجرت مقرر کرو۔ چنانچہ انہوں نے اس کے لیے بکریوں کا ایک ریوڑ مقرر کر دیا۔ اور وہ اس کے پاس آیا اور اس پر سورۂ فاتحہ پڑھی اور اس پر تھوک دیا یہاں تک کہ وہ صحت یاب ہو گیا۔ گویا کہ اسے قید اور بیڑیوں سے کھول دیا گیا اور ان لوگوں نے انہیں وہ اجرت پوری پوری ادا کر دی جس پر انہوں نے مصالحت کی تھی۔ پھر اصحاب نے کہا: تم اسے تقسیم کر لو، تو جس نے دم کیا تھا اس نے کہا: تم ایسا نہ کرو یہاں تک کہ ہم رسول اللہ علیہ السلام کے پاس حاضر ہو لیں اور اس کا حکم معلوم کر لیں۔ چنانچہ وہ صبح کے وقت رسول اللہ علیہ السلام کے پاس گئے اور آپ کو اس واقعہ سے آگاہ کیا تو رسول اللہ علیہ السلام نے فرمایا: تم نے کہاں سے معلوم کر لیا ہے کہ یہ (سورۂ فاتحہ) دم ہے۔ تم نے بہت اچھا کیا ہے تم اس مال کو تقسیم کر لو۔

فائدہ: معلوم ہوا دم کرنا اور اس پر اجرت لینا شرعاً درست ہے۔

3402۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي السَّفَرِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ الصَّلْتِ التَّمِيمِيِّ عَنْ عَمِّهِ قَالَ أَقْبَلْنَا مِنْ عِنْدِ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَأَتَيْنَا عَلَى حَيٍّ مِنَ الْعَرَبِ فَقَالُوا إِنَّا أُنْبِئْنَا أَنَّكُمْ قَدْ جِئْتُمْ مِنْ عِنْدِ هَذَا الرَّجُلِ بِخَيْرٍ فَهَلْ عِنْدَكُمْ مِنْ دَوَاءٍ أَوْ رُقْيَةٍ فَإِنَّ عِنْدَنَا مَعْتُوهًا فِي الْقُيُودِ قَالَ فَقُلْنَا نَعَمْ قَالَ فَجَاءُوا بِمَعْتُوهٍ فِي الْقُيُودِ قَالَ فَقَرَأْتُ عَلَيْهِ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ غُدْوَةً وَعَشِيَّةً كُلَّمَا خَتَمْتُهَا (1) أَجْمَعُ بُزَاقِي ثُمَّ أَتْفُلُ فَكَأَنَّمَا نَشِطَ مِنْ عِقَالٍ قَالَ فَأَعْطَوْنِي جُعْلًا

1۔ ایک نسخہ میں أَحَدٍ كُمْ ہے۔

فَقُلْتُ لَا حَتَّى أَسْأَلَ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ كُلْ فَلَعَمْرِي مَنْ أَكَلَ بِرُقْيَةِ بَاطِلٍ لَقَدْ أَكَلْتَ بِرُقْيَةِ حَقٍّ

حضرت خارجہ بن صلت تمیمی رضی اللہ عنہ نے اپنے چچا سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور ہم عرب کے ایک قبیلے کے پاس پہنچے، تو اہل قبیلہ نے کہا: ہمیں یہ خبر پہنچی ہے کہ تم اس آدمی (محمد رسول اللہ ﷺ) کے پاس سے خیر و بھلائی کے ساتھ آئے ہو کیا تمہارے پاس کوئی دوا یا دم ہے؟ کیونکہ ہمارے پاس ایک مجنون زنجیروں میں جکڑا ہوا ہے۔ تو ہم نے کہا: ہاں۔ پس وہ اس مجنون کے پاس آئے جو بندھا ہوا تھا اور بیان کیا کہ میں نے تین دن صبح و شام سورۂ فاتحہ پڑھ کر اسے دم کیا۔ جب بھی میں دم ختم کرتا تو میں اپنا لعاب منہ میں جمع کرتا اور پھر اس پر تھوک دیتا (تو اس کے سبب وہ تندرست ہو گیا) گویا وہ رسی سے کھل گیا۔ تو قبیلہ والوں نے مجھے اجرت دی۔ میں نے کہا: نہیں۔ یہاں تک کہ میں رسول اللہ ﷺ سے اس کے بارے میں پوچھ لوں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: کھاؤ مجھے اپنی عمر کی قسم! ایسے بھی ہیں جو باطل دم کے ساتھ کھاتے ہیں۔ تو نے تو حق دم کے ساتھ کھایا ہے۔

3403۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ إِذَا اشْتَكَى يَقْرَأُ فِي نَفْسِهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ وَيَنْفُثُ فَلَمَّا اشْتَدَّ وَجَعُهُ كُنْتُ أَقْرَأُ عَلَيْهِ وَأَمْسَحُ عَلَيْهِ بِيَدِهِ رَجَاءَ بَرَكَتِهَا

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب بیمار ہوئے تو آپ ﷺ اپنے دل میں معوذات پڑھتے تھے اور اپنے آپ کو پھونکتے تھے۔ جب بھی آپ کا درد شدید ہو جاتا تو میں آپ کو پڑھ کر دم کرتی تھی اور ان سے برکت حاصل کرنے کی امید پر آپ کا ہاتھ آپ ﷺ پر پھیرتی تھی۔

بَابٌ فِي السُّمْنَةِ (موٹا کرنے کی تدبیر کا بیان)

3404۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ حَدَّثَنَا نُوحُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ سَيَّارٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ أَرَادَتْ أُمِّي أَنْ تُسَمِّنَنِي لِدُخُولِي عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَلَمْ أَقْبَلْ عَلَيْهَا بِشَيْءٍ مِمَّا تُرِيدُ حَتَّى أَطْعَمَتْنِي الْقِثَّاءَ بِالرُّطَبِ فَسَمِنْتُ عَلَيْهِ كَأَحْسَنِ السِّمَنِ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ میری ماں نے چاہا کہ وہ مجھے رسول اللہ ﷺ کے کاشانۂ اقدس میں بھیجنے کے لیے (صحت مند بنائے) موٹا کرے۔ لیکن میں نے کسی بھی شے سے وہ اثر قبول نہیں کیا جو وہ چاہتی تھیں۔ یہاں تک کہ انہوں نے تازہ کھجور کے ساتھ ککڑی ملا کر مجھے کھلائی تو میں اس کے کھانے سے خوب اچھی طرح موٹی ہو گئی۔ (یعنی اس تدبیر نے میری صحت میں حیران کن تبدیلی کی)۔

بَابٌ فِي الْكَاهِنِ (کاہن سے متعلقہ بیان)

3405۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ح وَحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ حَكِيمٍ

1۔ کلما ختمتها کے الفاظ صرف مطبوعہ بیروت میں ہیں۔

الْأَثْرَمِ عَنْ أَبِي تَمِيمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ مَنْ أَتَى كَاهِنًا قَالَ مُوسَى فِي حَدِيثِهِ فَصَدَّقَهُ بِمَا يَقُولُ ثُمَّ اتَّفَقَا(1) أَوْ أَتَى امْرَأَةً قَالَ مُسَدَّدٌ امْرَأَتَهُ حَائِضًا أَوْ أَتَى امْرَأَةً قَالَ مُسَدَّدٌ امْرَأَتَهُ فِي دُبُرِهَا فَقَدْ بَرِئَ مِمَّا أُنْزِلَ عَلَى مُحَمَّدٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو کسی کاہن کے پاس آیا۔ موسیٰ نے اپنی حدیث میں کہا ہے اور اس نے اس قول کی تصدیق کی جو وہ کہتا ہے۔ پھر آگے دونوں راوی متفق ہیں۔ یا وہ کسی عورت کے پاس آیا۔ مسدد نے کہا: وہ اپنی حائضہ عورت کے پاس آیا یا وہ عورت کے پاس آیا (یہ راوی کو شک ہے) مسدد نے کہا: جس نے اپنی بیوی کے ساتھ اس کی دبر میں وطی کی تو وہ اس دین سے بری ہے جو حضرت محمد ﷺ پر نازل کیا گیا ہے۔

بَابٌ فِي النُّجُومِ (علم نجوم کا بیان)

3406۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُسَدَّدٌ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ الْأَخْنَسِ عَنْ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهَكَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم مَنْ اقْتَبَسَ عِلْمًا مِنَ النُّجُومِ اقْتَبَسَ شُعْبَةً مِنَ السِّحْرِ زَادَ مَا زَادَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کسی نے علم نجوم میں سے کچھ سیکھا تو اس نے سحر میں سے ایک حصہ حاصل کر لیا، پھر جتنا علم نجوم زیادہ ہوتا جائے گا اتنا ہی سحر سے بھی حصہ بڑھتا جائے گا۔

فائدہ: علم نجوم کے ذریعے مستقبل میں ہونے والے واقعات اور حوادث کی خبریں دینا اور ان پر حق الیقین رکھنا اسی طرح ممنوع ہے جیسے کہ سحر اور جادو پر عمل کرنا ممنوع بلکہ حرام ہے، البتہ ستاروں سے اوقات اور سمت کا تعین کرنا جائز اور صحیح ہے۔

3407۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّهُ قَالَ صَلَّى لَنَا رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم صَلَاةَ الصُّبْحِ بِالْحُدَيْبِيَةِ فِي إِثْرِ سَمَاءٍ كَانَتْ مِنَ اللَّيْلِ فَلَمَّا انْصَرَفَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ هَلْ تَدْرُونَ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوا اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ قَالَ أَصْبَحَ مِنْ عِبَادِي مُؤْمِنٌ بِي وَكَافِرٌ فَأَمَّا مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِفَضْلِ اللهِ وَبِرَحْمَتِهِ فَذَلِكَ مُؤْمِنٌ بِي كَافِرٌ بِالْكَوْكَبِ وَأَمَّا مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِنَوْءِ كَذَا وَكَذَا فَذَلِكَ كَافِرٌ بِي مُؤْمِنٌ بِالْكَوْكَبِ

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے بیان کیا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حدیبیہ کے مقام پر (اس) بارش کے برسنے کے بعد صبح کی نماز پڑھائی، جو (بارش) رات کو ہو چکی تھی۔ پس جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے۔ اور فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ تمہارے رب نے کیا فرمایا ہے؟ صحابہ کرام نے عرض کی: اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول معظم ﷺ ہی بہتر جانتے ہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے میرے بندوں میں سے بعض نے میرے ساتھ ایمان لاتے ہوئے صبح کی اور بعض نے کفر کرتے ہوئے۔ پس وہ جنہوں نے یہ کہا ہمیں اللہ تعالیٰ کے فضل

1۔ ایک نسخہ میں ثم اتفقا کے الفاظ نہیں ہیں۔

اور اس کی رحمت سے بارش عطا کی گئی ہے وہ میرے ساتھ ایمان لانے والے ہیں اور ستاروں کا انکار کرنے والے ہیں اور وہ جنہوں نے یہ کہا کہ ہمیں فلاں فلاں ستارے کے سبب بارش دی گئی ہے تو وہ میرے ساتھ کفر کرنے والے ہیں اور ستاروں کے ساتھ ایمان لانے والے ہیں۔

بَابٌ فِي الْخَطِّ وَزَجْرِ الطَّيْرِ (علم رمل کی لکیروں اور پرندوں کو اڑا کر فال پکڑنے کا بیان)

3408۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا عَوْفٌ حَدَّثَنَا حَيَّانُ قَالَ غَيْرُ مُسَدَّدٍ حَيَّانُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا قَطَنُ بْنُ قَبِيصَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ الْعِيَافَةُ وَالطِّيَرَةُ وَالطَّرْقُ مِنَ الْجِبْتِ الطَّرْقُ الزَّجْرُ وَالْعِيَافَةُ الْخَطُّ

قطن بن قبیصہ نے اپنے باپ سے بیان کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ پرندوں کو اڑانا اور ان کی آوازوں سے فال پکڑنا اور فال نکالنے کے لیے کچھ ڈالنا اور رمل پر یقین رکھنا کفر اور شیطانی رسموں میں سے ہے۔ الطارق سے مراد پرندوں کو اڑانا اور عیافہ سے مراد رمل کی لکیریں ہیں۔

3409۔ حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ قَالَ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ عَوْفٌ الْعِيَافَةُ زَجْرُ الطَّيْرِ وَالطَّرْقُ الْخَطُّ يُخَطُّ فِي الْأَرْضِ

محمد بن جعفر نے بیان کیا ہے کہ عوف نے کہا کہ العیافہ سے مراد پرندوں کو فال پکڑنے کے لیے اڑانا ہے اور الطارق سے مراد وہ لکیریں ہیں جو زمین پر لگائی جاتی ہیں۔

3410۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنِ الْحَجَّاجِ الصَّوَّافِ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ السُّلَمِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ وَمِنَّا رِجَالٌ يَخُطُّونَ قَالَ كَانَ نَبِيٌّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ يَخُطُّ فَمَنْ وَافَقَ خَطَّهُ فَذَاكَ

معاویہ بن حکیم سلمی نے بیان کیا ہے کہ میں نے کہا: یارسول اللہ ﷺ ہم میں سے کچھ لوگ ہیں جو خط (لکیریں) کھینچ کر ان سے قیافہ لگاتے رہتے ہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: انبیاء علیہم الصلوٰت والتسلیمات میں سے ایک نبی علیہ السلام تھے جو خط کھینچا کرتے تھے۔ پس جس کے خطوط ان کے خط کے موافق ہوئے تو وہ درست ہے۔

بَابٌ فِي الطِّيَرَةِ (بدفال کا بیان)

3411۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ عِيسَى بْنِ عَاصِمٍ عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ رضی الله عنه عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ الطِّيَرَةُ شِرْكٌ الطِّيَرَةُ شِرْكٌ ثَلَاثًا وَمَا مِنَّا إِلَّا وَلَكِنَّ اللهَ يُذْهِبُهُ بِالتَّوَكُّلِ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بدشگونی شرک ہے، بدشگونی شرک ہے۔ آپ نے یہ جملہ تین بار فرمایا اور ہم میں سے کوئی بھی نہیں ہے مگر (اس کے دل میں وہم اور خلجان پیدا ہو جاتا ہے) لیکن

اللہ تعالیٰ کی ذات پر توکل اور بھروسہ کرنا اس سے اس وہم کو دور کر دیتا ہے۔

3412۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُتَوَكِّلِ الْعَسْقَلَانِيُّ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَا عَدْوَى وَلَا طِيَرَةَ[1] وَلَا صَفَرَ وَلَا هَامَةَ فَقَالَ أَعْرَابِيٌّ مَا بَالُ الْإِبِلِ تَكُونُ فِي الرَّمْلِ كَأَنَّهَا الظِّبَاءُ فَيُخَالِطُهَا الْبَعِيرُ الْأَجْرَبُ فَيُجْرِبُهَا قَالَ فَمَنْ أَعْدَى الْأَوَّلَ قَالَ مَعْمَرٌ قَالَ الزُّهْرِيُّ فَحَدَّثَنِي رَجُلٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ لَا يُورِدَنَّ مُمْرِضٌ عَلَى مُصِحٍّ قَالَ فَرَاجَعَهُ الرَّجُلُ فَقَالَ أَلَيْسَ قَدْ حَدَّثَنَا أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ لَا عَدْوَى وَلَا صَفَرَ وَلَا هَامَةَ قَالَ لَمْ أُحَدِّثْكُمُوهُ قَالَ الزُّهْرِيُّ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ قَدْ حَدَّثَ بِهِ وَمَا سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ نَسِيَ حَدِيثًا قَطُّ غَيْرَهُ

حضرت ابوسلمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے بیان کیا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی چھوت چھات کا مرض نہیں۔ (یعنی کوئی بیماری ایک مریض سے دوسرے کی طرف منتقل نہیں ہوتی) اور نہ ہی کوئی بد شگونی ہے اور نہ ہی صفر ہے (صفر سے مراد یا تو پیٹ میں کوئی کیڑا ہے جو بھوک کا احساس دلاتا ہے یا پھر اس سے مراد نسی ہے۔ یہ دونوں جاہلیت کی فکر ہیں۔ جس کا اسلام نے رد کیا ہے) اور نہ ہی کوئی ہامہ ہے (اس سے مراد یا تو رات کا معروف پرندہ ہے یا پھر اس سے مراد وہ ہے جو کسی مردے کی کھوپڑی سے نکلے۔ بذل)۔

تو ایک اعرابی نے پوچھا: ان اونٹوں کا کیا حال ہے جو صحرا میں رہتے ہیں۔ گویا کہ وہ تو ہرن ہیں۔ (یعنی انتہائی تیز رفتار اور تندرست ہیں)۔ پس ان کے ساتھ کوئی خارش زدہ اونٹ اختلاط کرتا ہے تو وہ انہیں بھی خارش زدہ کر دیتا ہے؟ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پہلے کی طرف بیماری کس نے متعدی کی۔ معمر اور زہری نے بیان کیا ہے کہ مجھے ایک آدمی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا: کوئی بیمار اونٹوں کو تندرست اونٹوں کے ساتھ پانی پلانے کے لیے نہ لائے، تو وہ آدمی ان کی طرف متوجہ ہوا اور کہا: کیا انہوں نے ہمیں یہ حدیث بیان نہیں کی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی متعدی بیماری نہیں اور صفر کی کوئی حقیقت نہیں اور نہ ہی ہامہ ہے۔ تو انہوں نے (مراد حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ) فرمایا: میں نے تمہیں یہ حدیث بیان نہیں کی ہے۔ زہری نے کہا کہ ابوسلمہ نے کہا حالانکہ انہوں نے یہ حدیث بیان کی تھی اور میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو اس حدیث کے سوا کسی حدیث میں بھولتے ہوئے نہیں سنا۔

3413۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَا عَدْوَى وَلَا هَامَةَ وَلَا نَوْءَ وَلَا صَفَرَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہ ہی کوئی چھوت چھات کا مرض ہے، نہ ہی ہامہ ہے اور نہ نوء ہے اور نہ ہی کوئی صفر کی حقیقت ہے۔

3414۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ بْنِ الْبَرْقِيِّ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْحَكَمِ حَدَّثَهُمْ قَالَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ

1۔ ایک نسخہ میں ولا طیرۃ نہیں ہے۔

حَدَّثَنِي ابْنُ عَجْلَانَ حَدَّثَنِي الْقَعْقَاعُ بْنُ حَكِيمٍ وَعُبَيْدُ اللهِ بْنُ مِقْسَمٍ وَزَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا غُولَ قَالَ أَبُو دَاوُد قُرِئَ عَلَى الْحَارِثِ بْنِ مِسْكِينٍ وَأَنَا شَاهِدٌ أَخْبَرَكُمْ أَشْهَبُ قَالَ سُئِلَ مَالِكٌ عَنْ قَوْلِهِ لَا صَفَرَ قَالَ إِنَّ أَهْلَ الْجَاهِلِيَّةِ كَانُوا يُحِلُّونَ صَفَرَ يُحِلُّونَهُ عَامًا وَيُحَرِّمُونَهُ عَامًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَفَرَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ قَالَ قُلْتُ لِمُحَمَّدٍ يَعْنِي ابْنَ رَاشِدٍ قَوْلُهُ هَامَ قَالَ كَانَتِ الْجَاهِلِيَّةُ تَقُولُ لَيْسَ أَحَدٌ يَمُوتُ فَيُدْفَنُ إِلَّا خَرَجَ مِنْ قَبْرِهِ هَامَةٌ قُلْتُ فَقَوْلُهُ صَفَرَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَّ أَهْلَ الْجَاهِلِيَّةِ يَسْتَشْئِمُونَ بِصَفَرٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَفَرَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَقَدْ سَمِعْنَا مَنْ يَقُولُ هُوَ وَجَعٌ يَأْخُذُ فِي الْبَطْنِ فَكَانُوا يَقُولُونَ هُوَ يُعْدِي فَقَالَ لَا صَفَرَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: غول کی کوئی حیثیت نہیں۔ (غول سے مراد جنات کی ایک خاص قسم ہے جو دوران سفر مسافروں کو پریشان رکھتے ہیں)۔

ابوداؤد نے کہا: حارث بن مسکین پر یہ حدیث پڑھی گئی اور میں حاضر تھا۔ اشہب نے تمہیں خبر دی ہے کہ حضرت مالک سے اس ارشاد گرامی لا صفر کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا: بے شک دور جاہلیت کے لوگ صفر کے مہینہ کو حلال قرار دیتے تھے وہ ایک سال اسے حلال مہینہ شمار کرتے تھے اور ایک سال اسے حرام قرار دیتے تھے۔ تو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: صفر کی کوئی حقیقت نہیں۔

محمد بن مصفی، بقیہ نے بیان کیا کہ میں نے محمد بن راشد سے آپ کے قول ہامہ کے متعلق پوچھا: تو انہوں نے جواب دیا کہ اہل جاہلیت کہا کرتے تھے کہ جو کوئی مرتا ہے اور اسے دفن کر دیا جاتا ہے تو اس کی قبر سے کھوپڑی باہر نکل آتی ہے۔ پھر میں نے صفر کے بارے میں پوچھا؟ تو انہوں نے کہا: میں نے سنا ہے کہ اہل جاہلیت صفر کو منحوس مہینہ قرار دیتے تھے تو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: صفر کی کوئی حیثیت نہیں۔ محمد نے کہا ہے کہ ہم نے کسی کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ اس سے مراد درد ہے جو پیٹ میں پڑتا ہے۔ تو وہ کہتے تھے: یہ متعدی ہو جاتا ہے (یعنی دوسرے کی جانب تجاوز کر جاتا ہے) تو آپ ﷺ نے فرمایا: صفر کی کوئی حیثیت نہیں۔

3415۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا عَدْوَى وَلَا طِيَرَةَ وَيُعْجِبُنِي الْفَأْلُ الصَّالِحُ وَالْفَأْلُ الصَّالِحُ الْكَلِمَةُ الْحَسَنَةُ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کوئی متعدی بیماری نہیں اور نہ ہی کوئی بدشگون لینے کی (کوئی حیثیت ہے) اور اچھی اور صالح فال نکالنا مجھے خوب پسند آتا ہے اور اچھی اور صالح فال سے مراد الکلمۃ الحسنہ یعنی اچھا کلمہ ہے۔

3416۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ كَلِمَةً فَأَعْجَبَتْهُ فَقَالَ أَخَذْنَا فَأْلَكَ مِنْ فِيكَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک کلمہ سنا تو اس نے آپ ﷺ کو حیران کر دیا۔
آپ ﷺ نے فرمایا: ہم نے تیری فال تیرے منہ سے (نکلنے والے کلمہ سے) لے لی ہے۔ (یعنی تو نے گفتگو اچھی اور خوبصورت کی ہے۔ ان شاء اللہ انجام اسی کے مطابق انتہائی حسین ہوگا۔ واللہ اعلم)

3417۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ رضی اللہ عنہ قَالَ يَقُولُ النَّاسُ الصَّفَرُ وَجَعٌ يَأْخُذُ فِي الْبَطْنِ قُلْتُ فَمَا الْهَامَةُ قَالَ يَقُولُ النَّاسُ الْهَامَةُ الَّتِي تَصْرُخُ هَامَةُ النَّاسِ وَلَيْسَتْ بِهَامَةِ الْإِنْسَانِ إِنَّمَا هِيَ دَابَّةٌ

ابن جریج سے روایت ہے کہ حضرت عطاء نے فرمایا: لوگ کہتے ہیں صفر ایک قسم کا درد ہے جو پیٹ میں واقع ہوتا ہے۔
پھر میں نے پوچھا: ہامہ کیا ہوتا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: لوگ کہتے ہیں ہامہ وہ (جانور) ہے جو بولتا ہے (لوگوں کے گھروں میں اترتا ہے اور وہ اس سے بدشگونی لیتے ہیں) وہ لوگوں کی روح ہے۔ حالانکہ وہ انسان کی روح نہیں ہے بلکہ وہ تو ایک جانور ہے (مراد الو ہے)۔

3418۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ شَيْبَةَ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ أَحْمَدُ الْقُرَشِيُّ قَالَ ذُكِرَتِ الطِّيَرَةُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ أَحْسَنُهَا الْفَأْلُ وَلَا تَرُدُّ مُسْلِمًا فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ مَا يَكْرَهُ فَلْيَقُلِ اللَّهُمَّ لَا يَأْتِي بِالْحَسَنَاتِ إِلَّا أَنْتَ وَلَا يَدْفَعُ السَّيِّئَاتِ إِلَّا أَنْتَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِكَ

حضرت عروہ بن عامر سے روایت ہے کہ احمد قرشی نے کہا: حضور نبی کریم ﷺ کے پاس شگون کا ذکر کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس میں سے احسن ترین فال ہے اور یہ (شگون) کسی مسلمان کو (اپنے مقصد کی طرف متوجہ ہونے سے) باز نہ رکھے۔ جب تم میں سے کوئی ایسی چیز دیکھے جو اسے ناپسند ہو تو یہ دعا مانگنی چاہیے: اے اللہ! تیرے سوا کوئی نیکیوں کو لانے والا نہیں اور نہ ہی تیرے سوا کوئی برائیوں کو دور کرنے والا ہے اور سوائے تیری توفیق کے کسی کے پاس کوئی قوت وطاقت نہیں ہے۔

3419۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ لَا يَتَطَيَّرُ مِنْ شَيْءٍ وَكَانَ إِذَا بَعَثَ عَامِلًا سَأَلَ عَنِ اسْمِهِ فَإِذَا أَعْجَبَهُ اسْمُهُ فَرِحَ بِهِ وَرُئِيَ بِشْرُ ذَلِكَ فِي وَجْهِهِ وَإِنْ كَرِهَ اسْمَهُ رُئِيَ كَرَاهِيَةُ ذَلِكَ فِي وَجْهِهِ وَإِذَا دَخَلَ قَرْيَةً سَأَلَ عَنِ اسْمِهَا فَإِذَا أَعْجَبَهُ اسْمُهَا[1] فَرِحَ وَرُئِيَ بِشْرُ ذَلِكَ فِي وَجْهِهِ وَإِنْ كَرِهَ اسْمَهَا رُئِيَ كَرَاهِيَةُ ذَلِكَ فِي وَجْهِهِ

حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہما نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ کسی بھی شے سے شگون نہیں لیتے تھے۔ پس جب آپ کسی کو عامل بنا کر بھیجتے تو آپ اس کا نام پوچھتے۔ اگر اس کا نام آپ کو پسند آتا، تو آپ اس سے خوش ہوتے اور اس کی خوشی آپ کے چہرے مبارک سے عیاں ہوتی اور اگر آپ اس کا نام ناپسند کرتے تو اس ناپسندیدگی کے اثرات آپ کے چہرہ مبارک میں دکھائی دیتے۔ اور جب آپ کسی بستی میں داخل ہوتے تو آپ اس کا نام دریافت کرتے۔

1۔ ایک نسخہ میں اسمہ ہے۔

اگر اس کا نام آپ کو پسند آتا تو آپ اس سے خوش ہوتے اور وہ خوشی آپ کے چہرہ سے دکھائی دیتی اور اگر اس کا نام ناپسند ہوتا تو یہ ناپسندیدگی آپ ﷺ کے چہرہ میں نظر آتی۔

3420۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا أَبَانُ حَدَّثَنِي يَحْيَى أَنَّ الْحَضْرَمِيَّ بْنَ لَاحِقٍ حَدَّثَهُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ عَنْ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ لَا هَامَةَ وَلَا عَدْوَى وَلَا طِيَرَةَ وَإِنْ تَكُنِ الطِّيَرَةُ فِي شَيْءٍ فَفِي الْفَرَسِ وَالْمَرْأَةِ وَالدَّارِ

حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے: ہامہ نہیں ہے (یعنی الّو کی نحوست یا مرے ہوئے کی روح کا جانور کی شکل اختیار کرنا) اور چھوت چھات نہیں ہے (یعنی ایک آدمی کی بیماری کا دوسرے کی طرف منتقل ہونا) اور نہ ہی کوئی شگون ہے اور اگر کسی شے میں شگون ہوتا تو گھوڑے، عورت اور گھر میں ہوتا۔

3421۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حَمْزَةَ وَسَالِمٍ ابْنَيْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ الشُّؤْمُ فِي الدَّارِ وَالْمَرْأَةِ وَالْفَرَسِ قَالَ أَبُو دَاوُد قُرِئَ عَلَى الْحَارِثِ بْنِ مِسْكِينٍ وَأَنَا شَاهِدٌ أَخْبَرَكَ ابْنُ الْقَاسِمِ قَالَ سُئِلَ مَالِكٌ عَنِ الشُّؤْمِ فِي الْفَرَسِ وَالدَّارِ قَالَ كَمْ مِنْ دَارٍ سَكَنَهَا نَاسٌ فَهَلَكُوا ثُمَّ سَكَنَهَا آخَرُونَ فَهَلَكُوا فَهَذَا تَفْسِيرُهُ فِيمَا نَرَى وَاللهُ أَعْلَمُ قَالَ أَبُو دَاوُد قَالَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ حَصِيرٌ فِي الْبَيْتِ خَيْرٌ مِنِ امْرَأَةٍ لَا تَلِدُ[1]

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نحوست گھر، عورت اور گھوڑے میں ہے۔

ابوداؤد نے کہا ہے کہ (یہ روایت) حارث بن مسکین پر پڑھی گئی اور میں حاضر تھا۔ ابن قاسم نے تجھے خبر دی ہے انہوں نے بیان کیا کہ حضرت مالک سے گھوڑے اور گھر میں نحوست ہونے کے بارے میں پوچھا گیا: تو انہوں نے فرمایا: کتنے گھر ہیں جن میں لوگ رہائش پذیر رہے اور وہ ہلاک ہو گئے۔ پھر دوسرے لوگ ان میں سکونت پذیر رہے تو وہ بھی ہلاک ہو گئے۔ پس اس بارے میں یہی تفسیر ہے جو ہم جانتے ہیں۔ واللہ اعلم

ابوداؤد نے کہا: حضرت عمر رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا: گھر میں چٹائی کا ہونا اس عورت سے بہتر ہے جو بچے نہ جنے۔

3422۔ حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ وَعَبَّاسٌ الْعَنْبَرِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ بَحِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ فَرْوَةَ بْنَ مُسَيْكٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَرْضٌ عِنْدَنَا يُقَالُ لَهَا أَرْضُ أَبْيَنَ هِيَ أَرْضُ رِيفِنَا وَمِيرَتِنَا وَإِنَّهَا وَبِئَةٌ أَوْ قَالَ وَبَاؤُهَا شَدِيدٌ فَقَالَ النَّبِيُّ دَعْهَا عَنْكَ فَإِنَّ مِنَ الْقَرَفِ التَّلَفَ

یحییٰ بن عبداللہ بن بحیر نے بیان کیا ہے کہ مجھے اس نے خبر دی ہے جس نے فروہ بن مسیک سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ ہماری زمین ہے جسے ارض ابین کہا جاتا ہے۔ یہی ہمارے کھیت اور ہمارے غلے کی زمین ہے (یعنی اسے ہم کاشت کرتے ہیں اور اس سے اناج اور غلہ لاتے ہیں) اور اس میں وبا ہے یا کہا: اس کی وبا انتہائی

1۔ قال ابوداؤد الخ صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

شدید ہے (یعنی اس میں بیماری عام ہے) تو حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: تو اس زمین کو چھوڑ دے کیونکہ بیماری کے ساتھ اختلاط باعث ہلاکت ہے۔

3423۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ إِسْحَقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّا كُنَّا فِي دَارٍ كَثِيرٌ فِيهَا عَدَدُنَا وَكَثِيرٌ فِيهَا أَمْوَالُنَا فَتَحَوَّلْنَا إِلَى دَارٍ أُخْرَى فَقَلَّ فِيهَا عَدَدُنَا وَقَلَّتْ فِيهَا أَمْوَالُنَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ذَرُوهَا ذَمِيمَةً

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ ایک آدمی نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ ہم ایک گھر میں رہائش پذیر تھے، اس میں ہماری تعداد زیادہ تھی (یعنی افراد خانہ کثیر تھے) اور اس میں ہمارا ساز و سامان بھی وافر تھا۔ پھر ہم ایک دوسرے گھر کی طرف منتقل ہوئے تو اس میں ہماری تعداد کم ہوگئی اور اس میں ہمارا ساز و سامان بھی کم ہو گیا۔ (یعنی افراد خانہ موت کا شکار ہوئے اور کاروبار میں برکت نہ رہی) تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم اسے چھوڑ دو کیونکہ یہ باعث اذیت ہے۔

فائدہ: بعض مقامات اپنے محل وقوع کے اعتبار سے صحت افزا نہیں ہوتے، ان میں وبائی امراض کثرت سے پھوٹتی ہیں۔ لہٰذا ایسی جگہوں میں سکونت اختیار کرنے سے پرہیز کرنا زیادہ مناسب ہے تا کہ آدمی ظاہری اور اعتقادی شر سے محفوظ رہے۔

3424۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُفَضَّلُ بْنُ فَضَالَةَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَخَذَ بِيَدِ مَجْذُومٍ فَوَضَعَهَا مَعَهُ فِي الْقَصْعَةِ وَقَالَ كُلْ ثِقَةً بِاللهِ وَتَوَكُّلًا عَلَيْهِ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے برص کے مریض کا ہاتھ پکڑا اور اسے اپنے (ہاتھ کے) ساتھ ایک پیالے میں رکھ لیا اور فرمایا: اللہ تعالیٰ پر اعتماد کرتے ہوئے اور اس پر توکل رکھتے ہوئے کھاؤ۔

فائدہ: اس روایت میں یہ بتانا مقصود ہے کہ کوئی مرض ذاتی طور پر کسی کی طرف متعدی نہیں ہوتا، کسی کو بیماری آتی ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کی مشیت سے ہی آتی ہے۔ ایسی روایات جن میں احتیاط اور پرہیز کا کہا گیا ہے ان کا تعلق سد ذرائع سے ہے تا کہ آدمی کسی بھی اعتقادی حرج میں مبتلا ہونے سے محفوظ رہے۔ واللہ اعلم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ الْعِتْقِ (عتق کے احکام کا بیان)

بَابٌ فِي الْمُكَاتَبِ يُؤَدِّي بَعْضَ كِتَابَتِهِ فَيَعْجِزُ أَوْ يَمُوتُ

ایسے مکاتب غلام کا بیان جو مال کتابت کا بعض حصہ ادا کردے اور بقیہ سے عاجز آجائے یا فوت ہو جائے

3425۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا أَبُو بَدْرٍ حَدَّثَنِي أَبُو عُتْبَةَ إِسْمٰعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْمُكَاتَبُ عَبْدٌ مَا بَقِيَ عَلَيْهِ مِنْ مُكَاتَبَتِهِ(1) دِرْهَمٌ

حضرت عمرو بن شعیب نے اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا سے اور انہوں نے حضور نبی مکرم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: مکاتب غلام ہی ہے جب تک اس کے ذمہ مال کتابت میں سے ایک درہم بھی باقی رہے۔

فائدہ: مکاتب ایسا غلام ہوتا ہے جس کے ساتھ آقا ایک مخصوص مقدار کے عوض معاہدہ کرتا ہے کہ وہ ادا کردے تو تو آزاد ہو جائے گا۔ وہ معینہ مقدار مال کتابت کہلاتی ہے۔

3426۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنِي عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ الْجُرَيْرِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ أَيُّمَا عَبْدٍ كَاتَبَ عَلٰى مِائَةِ أُوقِيَّةٍ فَأَدَّاهَا إِلَّا عَشَرَةَ أَوَاقٍ فَهُوَ عَبْدٌ وَأَيُّمَا عَبْدٍ كَاتَبَ عَلٰى مِائَةِ دِينَارٍ فَأَدَّاهَا إِلَّا عَشَرَةَ دَنَانِيرَ فَهُوَ عَبْدٌ قَالَ أَبُو دَاوُدَ لَيْسَ هُوَ عَبَّاسٌ الْجُرَيْرِيُّ قَالُوا هُوَ وَهْمٌ وَلٰكِنَّهُ هُوَ شَيْخٌ آخَرُ(2)

حضرت عمرو بن شعیب نے اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا سے روایت کیا ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: جو غلام سو اوقیہ (ایک اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہے) کے عوض مکاتب بنا اور اس نے دس اوقیہ کے سوا سارا مال کتابت ادا کردیا تو وہ غلام ہی ہے اور جو کوئی غلام سو دینار کے عوض مکاتب بنا پھر اس نے دس دینار کے سوا سارا مال کتابت ادا کردیا تو وہ بھی غلام ہی ہے۔

ابوداؤد نے کہا ہے کہ وہ عباس الجریری نہیں ہے۔ محدثین نے کہا: یہ وہم ہے بلکہ عباس سے مراد کوئی دوسرے شیخ ہیں۔

3427۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ نَبْهَانَ مُكَاتَبِ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ أُمَّ سَلَمَةَ تَقُولُ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِنْ(3) كَانَ لِإِحْدَاكُنَّ مُكَاتَبٌ فَكَانَ عِنْدَهُ مَا يُؤَدِّي فَلْتَحْتَجِبْ مِنْهُ

نبہان جو حضرت ام سلمہ کے مکاتب ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے ام سلمہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ رسول

1۔ ایک نسخہ میں کتابتہ ہے۔ 2۔ قال ابوداؤد الخ صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔ 3۔ ایک نسخہ میں ان کے بجائے اذا ہے۔

اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ارشاد فرمایا کہ اگر تم میں سے کسی کا مکاتب غلام ہو اور اس کے پاس اتنا مال ہو جسے وہ بدل کتابت کے طور پر ادا کر سکتا ہے تو تمہیں اس سے پردہ کرنا چاہیے۔

بَابٌ فِي بَيْعِ الْمُكَاتَبِ إِذَا فُسِخَتِ الْكِتَابَةُ

معاہدہ کتابت فسخ ہو جانے کے بعد مکاتب کو بیچنے کا بیان

3428۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ بَرِيرَةَ جَاءَتْ عَائِشَةَ تَسْتَعِينُهَا فِي كِتَابَتِهَا وَلَمْ تَكُنْ قَضَتْ مِنْ كِتَابَتِهَا شَيْئًا فَقَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ ارْجِعِي إِلَى أَهْلِكِ فَإِنْ أَحَبُّوا أَنْ أَقْضِيَ عَنْكِ كِتَابَتَكِ وَيَكُونَ وَلَاؤُكِ لِي فَعَلْتُ فَذَكَرَتْ ذَلِكَ بَرِيرَةُ لِأَهْلِهَا فَأَبَوْا وَقَالُوا إِنْ شَاءَتْ أَنْ تَحْتَسِبَ عَلَيْكِ فَلْتَفْعَلْ وَيَكُونُ لَنَا وَلَاؤُكِ فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم ابْتَاعِي فَأَعْتِقِي فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم فَقَالَ مَا بَالُ أُنَاسٍ يَشْتَرِطُونَ شُرُوطًا لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللهِ مَنِ اشْتَرَطَ شَرْطًا لَيْسَ فِي كِتَابِ اللهِ فَلَيْسَ لَهُ وَإِنْ شَرَطَهُ مِائَةَ مَرَّةٍ شَرْطُ اللهِ أَحَقُّ وَأَوْثَقُ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ جَاءَتْ بَرِيرَةُ لِتَسْتَعِينَ فِي كِتَابَتِهَا فَقَالَتْ إِنِّي كَاتَبْتُ أَهْلِي عَلَى تِسْعِ أَوَاقٍ فِي كُلِّ عَامٍ أُوقِيَّةٌ فَأَعِينِينِي فَقَالَتْ إِنْ أَحَبَّ أَهْلُكِ أَنْ أَعُدَّهَا عَدَّةً وَاحِدَةً وَأُعْتِقَكِ وَيَكُونَ وَلَاؤُكِ لِي فَعَلْتُ فَذَهَبَتْ إِلَى أَهْلِهَا وَسَاقَ الْحَدِيثَ نَحْوَ الزُّهْرِيِّ زَادَ فِي كَلَامِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم فِي آخِرِهِ مَا بَالُ رِجَالٍ يَقُولُ أَحَدُهُمْ أَعْتِقْ يَا فُلَانُ وَالْوَلَاءُ لِي إِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ

حضرت ابن شہاب نے حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے انہیں بتایا کہ حضرت بریرہ ان کے پاس آئی تا کہ بدل کتابت میں آپ اس سے معاونت کریں، ابھی تک اس نے بدل کتابت میں سے کچھ بھی ادا نہیں کیا تھا۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے اسے فرمایا: تو اپنے گھر والوں کی طرف لوٹ کر جا (اور ان سے کہہ) کہ اگر وہ پسند کریں کہ میں تیری طرف سے بدل کتابت ادا کروں اور تیری ولاء میرے لیے ہو جائے تو میں ایسا کر دیتی ہوں (ولاء سے مراد وہ ترکہ ہے جو آزاد ہونے والا غلام چھوڑ کر مر جائے)۔ پس بریرہ نے اپنے گھر والوں سے اس کا ذکر کیا تو انہوں نے انکار کر دیا اور کہا: اگر حضرت عائشہ چاہیں کہ وہ تجھ پر احسان اور نیکی کریں تو پھر وہ بدل کتابت ادا کر دیں اور تیری ولاء تو ہمارے لیے ہی ہو گی۔ چنانچہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے اس کا ذکر رسول اللہ علیہ وسلم سے کیا، تو رسول اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا: تو اسے خرید لے اور اسے آزاد کر دے۔ کیونکہ ولاء اس کے لیے ہو گی جس نے آزاد کیا۔ پھر آپ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور فرمایا: کیا ہو گیا ہے لوگوں کو کہ وہ ایسی شرطیں لگاتے ہیں جو کتاب اللہ میں نہیں ہیں۔ جس نے ایسی شرط لگائی جو کتاب اللہ میں نہیں تو اس کے لیے کچھ نہیں اگرچہ وہ سو بار شرط لگائے۔ اللہ تعالیٰ کی شرط ہی زیادہ صحیح اور زیادہ مضبوط ہے۔ (اس کے خلاف ہرگز نہیں ہو سکتا)۔

موسیٰ بن اسماعیل، وہب نے ہشام بن عروہ سے اور انہوں نے اپنے باپ کے واسطہ سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے بیان فرمایا: بریرہ آئی تا کہ وہ اپنے بدل کتابت میں معاونت طلب کرے۔ اور اس نے کہا: میں نے اپنے گھر والوں سے نو اوقیہ کی شرط پر معاہدہ کتابت کیا ہے کہ ہر سال میں ایک اوقیہ ادا کروں گی۔ پس آپ میری مدد کیجئے۔ تو آپ نے فرمایا: اگر تیرے گھر والے پسند کریں کہ میں ایک ہی بار بدل کتابت ادا کردوں اور تجھے آزاد کر دوں اور تیری ولاء میرے لیے ہوگی تو میں ایسا کر دیتی ہوں۔ سو وہ اپنے گھر والوں کی طرف گئی۔ آگے زہری کی حدیث کی طرح حدیث بیان کی۔ اس کے آخر میں حضور نبی مکرم ﷺ کے کلام میں یہ اضافہ بیان کیا ہے کہ آپ نے فرمایا: لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ ان میں سے کوئی کہتا ہے: اے فلاں! تو آزاد کر اور ولاء میرے لیے ہوگی (ہرگز نہیں) بلاشبہ ولاء اس کے لیے ہو گی جس نے آزاد کیا۔

3429۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ يَحْيَى أَبُو الْأَصْبَغِ الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ عَنِ ابْنِ إِسْحَقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ وَقَعَتْ جُوَيْرِيَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ بْنِ الْمُصْطَلِقِ فِي سَهْمِ ثَابِتِ بْنِ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ أَوِ ابْنِ عَمٍّ لَهُ فَكَاتَبَتْ عَلَى نَفْسِهَا وَكَانَتِ امْرَأَةً مَلَّاحَةً تَأْخُذُهَا الْعَيْنُ قَالَتْ عَائِشَةُ رضی اللہ عنہا فَجَاءَتْ تَسْأَلُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فِي كِتَابَتِهَا فَلَمَّا قَامَتْ عَلَى الْبَابِ فَرَأَيْتُهَا كَرِهْتُ مَكَانَهَا وَعَرَفْتُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ سَيَرَى مِنْهَا مِثْلَ الَّذِي رَأَيْتُ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ أَنَا جُوَيْرِيَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ وَإِنَّمَا كَانَ مِنْ أَمْرِي مَا لَا يَخْفَى عَلَيْكَ وَإِنِّي وَقَعْتُ فِي سَهْمِ ثَابِتِ بْنِ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ وَإِنِّي كَاتَبْتُ عَلَى نَفْسِي فَجِئْتُكَ أَسْأَلُكَ فِي كِتَابَتِي فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَهَلْ لَكِ إِلَى مَا هُوَ خَيْرٌ مِنْهُ قَالَتْ وَمَا هُوَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ أُؤَدِّي عَنْكِ كِتَابَتَكِ وَأَتَزَوَّجُكِ قَالَتْ قَدْ فَعَلْتُ قَالَتْ فَتَسَامَعَ تَعْنِي النَّاسَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَدْ تَزَوَّجَ جُوَيْرِيَةَ فَأَرْسَلُوا مَا فِي أَيْدِيهِمْ مِنَ السَّبْيِ فَأَعْتَقُوهُمْ وَقَالُوا أَصْهَارُ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَمَا رَأَيْنَا امْرَأَةً كَانَتْ أَعْظَمَ بَرَكَةً عَلَى قَوْمِهَا مِنْهَا أُعْتِقَ فِي سَبَبِهَا مِائَةُ أَهْلِ بَيْتٍ مِنْ بَنِي الْمُصْطَلِقِ قَالَ أَبُو دَاوُد هَذَا حُجَّةٌ فِي أَنَّ الْوَلِيَّ هُوَ يُزَوِّجُ نَفْسَهُ

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے بیان فرمایا: جویریہ بنت حارث بن مصطلق (غزوہ مریسیع کے قیدیوں میں سے) حضرت ثابت بن قیس بن شماس رضی اللہ عنہ کے حصہ میں آئی یا ان کے چچازاد بھائی کے حصہ میں آئی اور اس نے اپنے عوض بدل کتابت دینا پسند کیا۔ جویریہ انتہائی حسین اور ملیح عورت تھی ہر آنکھ اس کی طرف اٹھتی تھی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: وہ آئی تا کہ رسول اللہ ﷺ سے بدل کتابت طلب کرے۔ پس جب وہ دروازے پر کھڑی ہوئی اور میں نے اسے دیکھا تو میں نے اس کے کھڑے ہونے کو ناپسند کیا اور میں نے یہ پہچان لیا کہ رسول اللہ ﷺ بھی اس کی طرف اسی طرح دیکھیں گے جس طرح میں نے دیکھا ہے۔ پس اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ میں جویریہ بنت حارث ہوں اور میرے معاملے میں سے جو بھی ہے وہ آپ پر مخفی نہیں

ہے اور اب میں ثابت بن قیس بن شماس کے حصہ میں آئی ہوں اور میں نے اپنے عوض بدل کتابت دینا پسند کیا ہے۔ پس میں اپنے بدل کتابت میں معاونت کے لیے آپ کے پاس حاضر ہوئی ہوں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تیری رہنمائی اس کی طرف نہ کروں جو اس سے زیادہ بہتر ہو؟ اس نے عرض کی: وہ کیا ہے یا رسول اللہ ﷺ؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میں تیری طرف سے تیرا مال کتابت ادا کر دیتا ہوں اور تجھ سے شادی کر لیتا ہوں۔ اس نے عرض کی: تحقیق میں نے ایسا کر دیا (یعنی مجھے یہ فیصلہ قبول ہے)۔ آپ فرماتی ہیں کہ جب لوگوں نے یہ بات سنی کہ رسول اللہ ﷺ نے جویریہ سے نکاح کر لیا ہے تو ان کے قبضے میں جتنے قیدی تھے انہوں نے وہ سب چھوڑ دیئے اور انہیں آزاد کر دیا اور کہا: یہ رسول اللہ ﷺ کے سسرال ہیں۔ پس ہم نے کوئی عورت نہیں دیکھی جو اپنی قوم کے لیے جویریہ سے بڑھ کر برکت والی ہو۔ کیونکہ ان کے سبب بنی مصطلق کے سو اہل بیت (یعنی سو گھرانوں کے جملہ افراد) آزاد کیے گئے۔

ابوداؤد نے کہا ہے کہ یہ حدیث اس پر حجت ہے کہ ولی وہ ہے جو اپنا نکاح خود کر سکتا ہے۔

بَابٌ فِي الْعِتْقِ عَلَى الشَّرْطِ (مشروط آزادی کا بیان)

3430۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُمْهَانَ عَنْ سَفِينَةَ قَالَ كُنْتُ مَمْلُوكًا لِأُمِّ سَلَمَةَ فَقَالَتْ أُعْتِقُكَ وَأَشْتَرِطُ عَلَيْكَ أَنْ تَخْدُمَ رَسُولَ اللهِ ﷺ مَا عِشْتَ فَقُلْتُ وَإِنْ لَمْ تَشْتَرِطِي عَلَيَّ مَا فَارَقْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ مَا عِشْتُ فَأَعْتَقَتْنِي وَاشْتَرَطَتْ عَلَيَّ

سعید بن جمہان نے حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے بیان کیا: میں ام سلمہ کا غلام تھا۔ انہوں نے کہا: میں تجھے آزاد کرتی ہوں اور میں تجھ پر شرط عائد کرتی ہوں کہ تو جب تک زندہ رہے تو رسول اللہ ﷺ کی خدمت کرے گا۔ تو میں نے کہا: اگر تم مجھ پر یہ شرط عائد نہ کرتیں تب بھی میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت سے جدا نہ ہوتا جب تک میں زندہ رہتا۔ پھر انہوں نے مجھے آزاد کر دیا اور مجھ پر یہ شرط عائد کر دی۔

بَابٌ فِيمَنْ أَعْتَقَ نَصِيبًا لَهُ مِنْ مَمْلُوكٍ

اس کا بیان جس نے اپنے مملوک کا کچھ حصہ آزاد کر دیا

3431۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ الْمَعْنَى أَخْبَرَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ قَالَ أَبُو الْوَلِيدِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا أَعْتَقَ شِقْصًا لَهُ مِنْ غُلَامٍ فَذُكِرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ لَيْسَ لِلَّهِ شَرِيكٌ زَادَ ابْنُ كَثِيرٍ فِي حَدِيثِهِ فَأَجَازَ النَّبِيُّ ﷺ عِتْقَهُ

ابوالملیح سے روایت ہے کہ ابوالولید نے اپنے باپ سے بیان کیا کہ ایک آدمی نے اپنے غلام کا کچھ حصہ آزاد کر دیا۔ پھر حضور نبی کریم ﷺ سے اس کا ذکر کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا کوئی شریک نہیں ہے۔

ابن کثیر نے اپنی روایت میں ان الفاظ کا اضافہ کیا ہے کہ پھر حضور نبی کریم ﷺ نے اس کی آزادی کی اجازت عطا فرما دی۔

3432- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنِي هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا أَعْتَقَ شِقْصًا لَهُ مِنْ غُلَامٍ فَأَجَازَ النَّبِيُّ ﷺ عِتْقَهُ وَغَرَّمَهُ بَقِيَّةَ ثَمَنِهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ح وحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ سُوَيْدٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ بِإِسْنَادِهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ أَعْتَقَ مَمْلُوكًا بَيْنَهُ وَبَيْنَ آخَرَ فَعَلَيْهِ خَلَاصُهُ وَهَذَا لَفْظُ ابْنِ سُوَيْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي ح وحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ سُوَيْدٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَنْ قَتَادَةَ بِإِسْنَادِهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَنْ أَعْتَقَ نَصِيبًا لَهُ فِي مَمْلُوكٍ عَتَقَ مِنْ مَالِهِ إِنْ كَانَ لَهُ مَالٌ وَلَمْ يَذْكُرِ ابْنُ الْمُثَنَّى النَّضْرَ بْنَ أَنَسٍ وَهَذَا لَفْظُ ابْنِ سُوَيْدٍ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے ایک غلام کا کچھ حصہ آزاد کیا تو حضور نبی مکرم ﷺ نے اس کی آزادی کو جائز قرار دیا اور باقی ماندہ ثمن بطور تاوان اس پر لازم کر دیئے۔ (یعنی وہ بقیہ ثمن دوسرے شریک کو ادا کرے)۔ محمد بن مثنیٰ، محمد بن جعفر، دوسری سند میں احمد بن علی بن سوید اور روح دونوں نے بیان کیا ہے اور شعبہ نے حضرت قتادہ سے ان کی اسناد کے ساتھ حضور نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جس نے اپنے اور دوسرے کے درمیان مشترک غلام کو آزاد کیا تو اس پر اسے (کلی) نجات دلانا لازم ہے (یعنی اگر آزاد کرنے والا مالدار ہے تو اپنی طرف سے اپنے شریک کے حصہ کی رقم اسے ادا کر دے یا پھر غلام سے محنت و مشقت کرا کر اس کا حصہ ادا کرے تا کہ غلام مکمل آزاد رہے)۔ یہ ابن سوید کے الفاظ ہیں۔

ابن مثنیٰ، معاذ بن ہشام، دوسری سند میں احمد بن علی بن سوید، روح، ہشام بن ابی عبداللہ نے قتادہ سے ان کی سند کے ساتھ بیان کیا ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: جس کسی نے کسی مشترک غلام میں سے اپنا حصہ آزاد کر دیا تو وہ غلام اس کے مال سے آزاد ہوگا اگر اس کے پاس اتنا مال ہو۔ (یعنی وہ اپنے مال سے اپنے شریک کا حصہ ادا کرے بصورت دیگر غلام سے محنت و مشقت کرا لے)۔ ابن مثنیٰ بن انس نے یہ ذکر نہیں کیا کہ یہ الفاظ ابن سوید کے ہیں۔

بَاب مَنْ ذَكَرَ السِّعَايَةَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ

مذکورہ صورت میں غلام سے محنت مشقت کرانے کا بیان

3433- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبَانُ يَعْنِي الْعَطَّارَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ مَنْ أَعْتَقَ شِقِيصًا فِي مَمْلُوكِهِ فَعَلَيْهِ أَنْ يُعْتِقَهُ كُلَّهُ إِنْ كَانَ لَهُ مَالٌ وَإِلَّا اسْتُسْعِيَ الْعَبْدُ غَيْرَ مَشْقُوقٍ عَلَيْهِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے اپنے غلام کا ایک حصہ آزاد کیا تو اس پر لازم ہے کہ وہ اسے مکمل طور پر آزاد کرے۔ اگر اس کے پاس مال ہے ورنہ غلام سے ایسی محنت کرائی جائے جو

اس پر باعث مشقت واذیت نہ ہو۔

3434۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ ح وحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ وَهَذَا لَفْظُهُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ أَعْتَقَ شِقْصًا لَهُ أَوْ شَقِيصًا لَهُ فِي مَمْلُوكٍ فَخَلَاصُهُ عَلَيْهِ فِي مَالِهِ إِنْ كَانَ لَهُ مَالٌ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ قُوِّمَ الْعَبْدُ قِيمَةَ عَدْلٍ ثُمَّ اسْتُسْعِيَ لِصَاحِبِهِ فِي قِيمَتِهِ غَيْرَ مَشْقُوقٍ عَلَيْهِ قَالَ أَبُو دَاوُد فِي حَدِيثِهِمَا جَمِيعًا فَاسْتَسْعَى غَيْرَ مَشْقُوقٍ عَلَيْهِ وَهَذَا لَفْظُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى وَابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَاهُ رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ لَمْ يَذْكُرْ السِّعَايَةَ وَرَوَاهُ جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ وَمُوسَى بْنُ خَلَفٍ جَمِيعًا عَنْ قَتَادَةَ بِإِسْنَادِ يَزِيدَ بْنِ زُرَيْعٍ وَمَعْنَاهُ وَذَكَرَا فِيهِ السِّعَايَةَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے کسی مشترک غلام میں سے اپنا حصہ آزاد کر دیا تو اپنے مال سے اسے مکمل آزاد کرانا اس پر لازم ہے بشرطیکہ اس کے پاس ہو اور اگر اس کے پاس مال نہ ہو تو پھر انتہائی عدل کے ساتھ غلام کی قیمت لگائی جائے۔ پھر غلام سے اپنے شریک ساتھی کے لیے اس کی قیمت کے برابر محنت کرائی جائے جو محنت اس پر باعث مشقت نہ ہو۔

ابوداود نے ان دونوں حدیثوں میں کہا ہے: پس اس سے غیر مشقت آمیز محنت کرائی جائے۔ اور یہ لفظ علی کے ہیں۔

محمد بن بشار، یحییٰ اور ابن ابی عدی نے سعید سے ان کی سند کے ساتھ اسی طرح روایت بیان کی ہے۔ ابوداود نے کہا ہے اور اسے روح بن عبادہ نے سعید بن ابی عروبہ سے روایت کیا ہے اور انہوں نے سعایہ کا ذکر نہیں کیا۔ اور اسے جریر بن حازم اور موسیٰ بن خلف تمام نے قتادہ سے یزید بن زریع کی اسناد کے ساتھ ذکر کیا اور ان دونوں نے اس میں سعایہ کا ذکر کیا ہے۔

بَاب فِيمَنْ رَوَى أَنَّهُ لَا يُسْتَسْعَى (اس کا بیان جس نے کہا محنت نہیں کرائی جائے گی)

3435۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رضی الله عنه رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ أَعْتَقَ شِرْكًا لَهُ فِي مَمْلُوكٍ أُقِيمَ عَلَيْهِ قِيمَةُ الْعَدْلِ فَأَعْطَى شُرَكَاءَهُ حِصَصَهُمْ وَأُعْتِقَ عَلَيْهِ الْعَبْدُ وَإِلَّا فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلٌ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَاهُ قَالَ وَكَانَ نَافِعٌ رُبَّمَا قَالَ فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ وَرُبَّمَا لَمْ يَقُلْهُ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْعَتَكِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ أَيُّوبُ فَلَا أَدْرِي هُوَ فِي الْحَدِيثِ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ أَوْ شَيْءٌ قَالَهُ نَافِعٌ وَإِلَّا عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کسی نے مشترک غلام میں سے اپنا حصہ آزاد کیا تو اس غلام کی عدل وانصاف کے ساتھ صحیح قیمت لگائی جائے اور پھر وہ تمام شرکاء کو ان کے حصہ کی رقم ادا کرے تو اس کی جانب سے غلام آزاد ہو جائے گا۔ ورنہ غلام سے وہ حصہ آزاد ہو جائے گا جو آزاد ہوا۔ (یعنی مال نہ ہونے کی صورت

میں صرف اس کا اپنا حصہ ہی آزاد ہوگا)۔ مؤمل، اسماعیل نے ایوب عن نافع عن ابن عمر رضی اللہ عنہما کی سند سے حضور نبی کریم ﷺ سے اسی طرح حدیث بیان کی ہے۔ ایوب نے کہا ہے: نافع نے کبھی یہ بیان کیا ہے: فقد عتق منه ما عتق اور بسا اوقات اسے بیان نہیں کیا۔

سلیمان بن داؤد عتکی، حماد نے ایوب عن نافع عن ابن عمر رضی اللہ عنہما عن النبی ﷺ سے یہ حدیث بیان کی ہے۔ ایوب نے کہا ہے: میں نہیں جانتا کیا یہ جملہ حدیث میں حضور نبی کریم ﷺ سے مروی ہے یا یہ حضرت نافع کا قول ہے: والا عتق منه ما عتق۔

3436۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی الله عنهما قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ أَعْتَقَ شِرْكًا مِنْ مَمْلُوكٍ لَهُ فَعَلَيْهِ عِتْقُهُ كُلُّهُ إِنْ كَانَ لَهُ مَا يَبْلُغُ ثَمَنَهُ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ عَتَقَ نَصِيبُهُ حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَى إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُوسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَى مَالِكٍ وَلَمْ يَذْكُرْ وَإِلَّا فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ انْتَهَى حَدِيثُهُ إِلَى وَأُعْتِقَ عَلَيْهِ الْعَبْدُ عَلَى مَعْنَاهُ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کسی نے مشترکہ غلام سے اپنا حصہ آزاد کر دیا تو اس پر اسے مکمل آزاد کرنا لازم ہے اگر اس کے پاس اتنا مال ہو جو غلام کے ثمن تک پہنچ جائے اور اگر اس کے پاس مال نہ ہو تو پھر اس کا اپنا حصہ ہی آزاد ہوگا۔

مخلد بن خالد، یزید بن ہارون، یحییٰ بن سعید نے نافع سے اور انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ سے ابراہیم بن موسیٰ کی روایت کی مثل روایت بیان کی ہے۔

عبد اللہ بن محمد بن اسماء اور جویریہ نے نافع سے اور انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور انہوں نے حضور نبی مکرم ﷺ سے حضرت مالک کی مثل روایت بیان کی ہے اور یہ جملہ ذکر نہیں کیا: والا فقد عتق منه ما عتق۔ اس کی حدیث اس جملے پر ختم ہوگئی ہے: واعتق عليه العبد على معناه

3437۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَنْ أَعْتَقَ شِرْكًا لَهُ فِي عَبْدٍ عَتَقَ مِنْهُ مَا بَقِيَ فِي مَالِهِ إِذَا كَانَ لَهُ مَا يَبْلُغُ ثَمَنَ الْعَبْدِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: جس کسی نے مشترک غلام میں سے اپنا حصہ آزاد کر دیا تو اس کی طرف سے وہ آزاد ہو جائے گا اور غلام کا باقی حصہ اس کے مال سے آزاد ہوگا جب کہ اس کے پاس اتنا مال ہو جو غلام کے ثمن تک پہنچ جائے۔

3438۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ إِذَا

كَانَ الْعَبْدُ بَيْنَ اثْنَيْنِ فَأَعْتَقَ أَحَدُهُمَا نَصِيبَهُ فَإِنْ كَانَ مُوسِرًا يُقَوَّمُ عَلَيْهِ قِيمَةً لَا وَكْسَ وَلَا شَطَطَ ثُمَّ يُعْتَقُ

عمرو بن دینار نے سالم سے اور انہوں نے اپنے باپ سے اور وہ حضور نبی کریم علیہ السلام سے مرفوع بیان کرتے ہیں کہ جب ایک غلام دو آدمیوں کے درمیان مشترک ہو اور ان میں سے ایک اپنا حصہ آزاد کردے۔ پس اگر وہ خوشحال ہو تو اس پر اس کی قیمت ڈال دی جائے گی نہ اس میں کمی ہوگی اور نہ ہی زیادتی۔ پھر اسے آزاد کر دیا جائے گا۔

3439۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَبِي بِشْرٍ الْعَنْبَرِيِّ عَنِ ابْنِ التَّلِبِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا أَعْتَقَ نَصِيبًا لَهُ مِنْ مَمْلُوكٍ فَلَمْ يُضَمِّنْهُ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم قَالَ أَحْمَدُ إِنَّمَا هُوَ بِالتَّاءِ يَعْنِي التَّلِبَّ وَكَانَ شُعْبَةُ أَلْثَغَ لَمْ يُبَيِّنِ التَّاءَ مِنَ الثَّاءِ

ابوالبشر عنبری نے ابن التلب سے اور اس نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ کسی آدمی نے اپنے غلام کا کچھ حصہ آزاد کیا تو حضور نبی کریم علیہ السلام نے اسے کسی کا ضامن نہیں بنایا۔ احمد نے کہا ہے کہ التلب تاء کے ساتھ ہے اور شعبہ کی زبان سے تاء کی بجائے ثاء زیادہ نکلتی تھی (اس لیے ان کی روایت سے ثاء کا وہم ہوتا ہے)

بَابٌ فِيمَنْ مَلَكَ ذَا رَحِمٍ مَحْرَمٍ (اس کا بیان جو ذورحم محرم کا مالک بنا)

3440۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم وَقَالَ مُوسَى فِي مَوْضِعٍ آخَرَ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ فِيمَا يَحْسِبُ حَمَّادٌ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم [1] مَنْ مَلَكَ ذَا رَحِمٍ مَحْرَمٍ فَهُوَ حُرٌّ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَى مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ الْبُرْسَانِيُّ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ قَتَادَةَ وَعَاصِمٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم مِثْلَ ذَلِكَ الْحَدِيثِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَلَمْ يُحَدِّثْ ذَلِكَ الْحَدِيثَ إِلَّا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ وَقَدْ شَكَّ فِيهِ[2]

حماد بن سلمہ نے قتادہ سے انہوں نے حسن سے انہوں نے سمرہ سے اور انہوں نے حضور نبی مکرم علیہ السلام سے بیان کیا اور موسیٰ نے ایک دوسری روایت میں سمرہ بن جندب سے اس بارے میں روایت کیا ہے جسے حماد بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ علیہ السلام نے فرمایا: جو کوئی ذی رحم محرم (قریبی رشتہ دار) کا مالک بنا تو وہ آزاد ہوگا۔

ابوداؤد نے کہا ہے کہ محمد بن بکر برسانی نے حماد بن سلمہ سے اور انہوں نے قتادہ اور عاصم سے اور ان دونوں نے حسن سے اور انہوں نے سمرہ سے اور انہوں نے حضور نبی مکرم علیہ السلام سے اسی حدیث کی مثل حدیث بیان کی ہے۔

ابوداؤد نے کہا ہے کہ حماد بن سلمہ کے سوا اس حدیث کو کسی نے بیان نہیں کیا، لہٰذا اس میں شک ہے۔

3441۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَالَ مَنْ مَلَكَ ذَا رَحِمٍ مَحْرَمٍ فَهُوَ حُرٌّ

1۔ وقال موسیٰ فی موضع آخر تا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

2۔ قال ابوداؤد الخ صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: جو کوئی قریبی رشتہ دار کا مالک بنا تو وہ آزاد ہوگا۔

3442۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ مَنْ مَلَكَ ذَا رَحِمٍ مَحْرَمٍ فَهُوَ حُرٌّ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ وَالْحَسَنِ مِثْلَهُ قَالَ أَبُو دَاوُد سَعِيدٌ أَحْفَظُ مِنْ حَمَّادٍ[1]

حضرت قتادہ نے حضرت حسن سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے بیان کیا: جو کوئی ذی رحم محرم کا مالک بنا تو وہ آزاد ہو گا۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، ابواسامہ نے سعید سے انہوں نے حضرت قتادہ سے اور انہوں نے جابر بن زید اور حسن سے اسی طرح روایت بیان کی ہے۔ ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ سعید حماد سے زیادہ حافظ ہیں۔

بَابٌ فِي عِتْقِ أُمَّهَاتِ الْأَوْلَادِ (ام ولد لونڈیوں کی آزادی کا بیان)

3443۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ خَطَّابِ بْنِ صَالِحٍ مَوْلَى الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أُمِّهِ عَنْ سَلَامَةَ بِنْتِ مَعْقِلٍ امْرَأَةٍ مِنْ خَارِجَةِ قَيْسِ عَيْلَانَ قَالَتْ قَدِمَ بِي عَمِّي فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَبَاعَنِي مِنَ الْحُبَابِ بْنِ عَمْرٍو أَخِي أَبِي الْيُسْرِ بْنِ عَمْرٍو فَوَلَدْتُ لَهُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الْحُبَابِ ثُمَّ هَلَكَ فَقَالَتِ امْرَأَتُهُ الْآنَ وَاللَّهِ تُبَاعِينَ فِي دَيْنِهِ فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي امْرَأَةٌ مِنْ خَارِجَةِ قَيْسِ عَيْلَانَ قَدِمَ بِي عَمِّي الْمَدِينَةَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَبَاعَنِي مِنَ الْحُبَابِ بْنِ عَمْرٍو أَخِي أَبِي الْيُسْرِ بْنِ عَمْرٍو فَوَلَدْتُ لَهُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الْحُبَابِ فَقَالَتِ امْرَأَتُهُ الْآنَ وَاللَّهِ تُبَاعِينَ فِي دَيْنِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ وَلِيُّ الْحُبَابِ قِيلَ أَخُوهُ أَبُو الْيُسْرِ بْنُ عَمْرٍو فَبَعَثَ إِلَيْهِ فَقَالَ أَعْتِقُوهَا فَإِذَا سَمِعْتُمْ بِرَقِيقٍ قَدِمَ عَلَيَّ فَأْتُونِي أُعَوِّضْكُمْ مِنْهَا قَالَتْ فَأَعْتَقُونِي وَقَدِمَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَقِيقٌ فَعَوَّضَهُمْ مِنِّي غُلَامًا

سلامہ بنت معقل جو کہ خارجہ قیس عیلان میں سے ایک عورت تھی، اس نے بیان کیا کہ عہد جاہلیت میں میرا چچا مجھے لے کر آیا اور اس نے مجھے ابوالیسر کے بھائی حباب بن عمرو کے ہاتھ فروخت کر دیا اور میں نے اس کے لیے ایک بیٹا عبدالرحمن بن حباب کو جنم دیا پھر وہ فوت ہو گیا۔ تو اب اس کی بیوی نے کہا: قسم بخدا! تو اس کے قرضہ کے عوض بیچی جائے گی۔ سو میں رسول اللہ علیہ السلام کے پاس حاضر ہوئی اور میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! علیہ السلام میں خارجہ قیس عیلان میں سے ایک عورت ہوں۔ عہد جاہلیت میں میرا چچا مجھے لے کر مدینہ طیبہ آیا اور اس نے ابوالیسر بن عمرو کے بھائی حباب بن عمرو کے ہاتھ فروخت کر دیا اور میں نے اس کے لیے عبدالرحمن بن حباب کو جنم دیا ہے اور اب اس کی بیوی نے کہا ہے: قسم بخدا! اب تجھے اس کے قرضے کے عوض بیچا جائے گا۔ تو رسول اللہ علیہ السلام نے فرمایا: حباب کا ولی کون ہے؟ عرض کی گئی: اس کا بھائی ابوالیسر بن عمرو (اس کا ولی ہے)۔ پس آپ نے اسے بلا بھیجا اور فرمایا: تم آزاد کر دو۔ اور جب تم سنو کسی غلام کے بارے میں کہ وہ میرے پاس آیا ہے تو

1۔ قال ابوداؤد الخ صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

تم میرے پاس آنا میں تمہیں اس کا بدل عطا کروں گا۔ وہ فرماتی ہیں: پس انہوں نے مجھے آزاد کر دیا پھر رسول اللہ ﷺ کے پاس غلام آئے تو آپ ﷺ نے انہیں میرے عوض ایک غلام عطا فرمایا۔

3444۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ قَيْسٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ بِعْنَا أُمَّهَاتِ الْأَوْلَادِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَأَبِي بَكْرٍ فَلَمَّا كَانَ عُمَرُ نَهَانَا فَانْتَهَيْنَا

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا: ہم رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے زمانہ مقدس میں ام ولد لونڈیوں کو بیچ دیا کرتے تھے اور پھر جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہمیں منع فرمایا تو ہم اس سے رک گئے۔

فائدہ: ام ولد لونڈی سے مراد ایسی لونڈی ہے جس سے آقا کی اولاد ہو جائے۔

بَابٌ فِي بَيْعِ الْمُدَبَّرِ (مدبر غلام کی بیع کرنے کا بیان)

3445۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ وَإِسْمَعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ رَجُلًا أَعْتَقَ غُلَامًا لَهُ عَنْ دُبُرٍ مِنْهُ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُ فَأَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ فَبِيعَ بِسَبْعِ مِائَةٍ أَوْ بِتِسْعِ مِائَةٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ أَبِي رَبَاحٍ حَدَّثَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بِهَذَا زَادَ وَقَالَ يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ أَنْتَ أَحَقُّ بِثَمَنِهِ وَاللهُ أَغْنَى عَنْهُ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے اپنا مدبر غلام (یعنی ایسا غلام جسے آقا نے یہ کہہ رکھا ہو کہ میرے مرنے کے بعد تو آزاد ہے) آزاد کیا اور اس کے پاس اس کے سوا اور کوئی مال نہ تھا۔ تو حضور نبی کرم ﷺ نے اس کے بارے میں حکم ارشاد فرمایا تو اسے سات سو یا نو سو کے عوض بیچ دیا گیا۔ جعفر بن مسافر، بشر بن بکر، اوزاعی، عطاء بن ابی رباح اور جابر بن عبداللہ نے اسی طرح حدیث بیان کی ہے اور یہ زائد بھی کہا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اس کے ثمن کا تو زیادہ حقدار ہے اور اللہ تعالیٰ تو اس سے غنی ہے۔

3446۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ أَبُو مَذْكُورٍ أَعْتَقَ غُلَامًا لَهُ يُقَالُ لَهُ يَعْقُوبُ عَنْ دُبُرٍ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُ فَدَعَا بِهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ مَنْ يَشْتَرِيهِ فَاشْتَرَاهُ نُعَيْمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ النَّحَّامِ بِثَمَانِ مِائَةِ دِرْهَمٍ فَدَفَعَهَا إِلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ فَقِيرًا فَلْيَبْدَأْ بِنَفْسِهِ فَإِنْ كَانَ فِيهَا فَضْلٌ فَعَلَى عِيَالِهِ فَإِنْ كَانَ فِيهَا فَضْلٌ فَعَلَى ذِي قَرَابَتِهِ أَوْ قَالَ عَلَى ذِي رَحِمِهِ فَإِنْ كَانَ فَضْلًا فَهَاهُنَا وَهَاهُنَا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انصار میں سے ایک آدمی تھا جسے ابو مذکور کہا جاتا تھا، اس نے اپنا ایک غلام آزاد کیا، اسے یعقوب کہا جاتا تھا اور وہ مدبر تھا اور اس کے پاس اس کے سوا کوئی مال نہ تھا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اسے بلایا اور فرمایا: اسے کون خریدے گا؟ پس نعیم بن عبداللہ بن النحام نے آٹھ سو درہم کے عوض اسے خرید لیا اور آپ ﷺ نے وہ

دراہم اس کے حوالے کر دیئے۔ پھر فرمایا: جب تم میں سے کوئی فقیر ہو تو اسے چاہیے کہ وہ اپنے آپ سے آغاز کرے اور اگر اس میں سے کچھ بچ جائے تو اسے اپنے اہل و عیال پر خرچ کرے اور اگر مزید اس میں سے بچ جائے تو اسے اپنے قرابتداروں پر صرف کرے اور اگر پھر بھی کچھ بچ جائے تو پھر ادھر ادھر خرچ کرے۔ (اس بات میں راوی کو شک ہے کہ آیا آپ نے فعلی ذی قرابته کے الفاظ کہے یا علی ذی رحمه) کے الفاظ کہے۔

بَاب فِيمَنْ أَعْتَقَ عَبِيدًا لَهُ لَمْ يَبْلُغْهُمُ الثُّلُثُ

اس کا بیان جس نے اپنے وہ غلام آزاد کیے جو تہائی مال سے زیادہ ہوں

3447۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَجُلًا أَعْتَقَ سِتَّةَ أَعْبُدٍ عِنْدَ مَوْتِهِ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُمْ فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ لَهُ قَوْلًا شَدِيدًا ثُمَّ دَعَاهُمْ فَجَزَّأَهُمْ ثَلَاثَةَ أَجْزَاءٍ فَأَقْرَعَ بَيْنَهُمْ فَأَعْتَقَ اثْنَيْنِ وَأَرَقَّ أَرْبَعَةً حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ الْمُخْتَارِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ وَلَمْ يَقُلْ فَقَالَ لَهُ قَوْلًا شَدِيدًا حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ هُوَ الطَّحَّانُ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي زَيْدٍ أَنَّ رَجُلًا مِنْ الْأَنْصَارِ بِمَعْنَاهُ وَقَالَ يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ لَوْ شَهِدْتُهُ قَبْلَ أَنْ يُدْفَنَ لَمْ يُدْفَنْ فِي مَقَابِرِ الْمُسْلِمِينَ

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے اپنی موت کے وقت چھ غلام آزاد کیے اور اس کے پاس ان کے سوا اور کوئی مال نہ تھا۔ پس یہ خبر حضور نبی مکرم ﷺ تک پہنچی تو آپ نے اسے سخت قول ارشاد فرمایا۔ پھر آپ ﷺ نے انہیں بلا بھیجا اور آپ نے انہیں تین اجزاء میں تقسیم کر دیا اور ان کے درمیان قرعہ اندازی کی اور آپ نے ان میں سے دو کو آزاد کر دیا اور چار کو غلام باقی رکھا۔

ابو کامل، عبد العزیز ابن المختار، خالد نے ابو قلابہ سے ان کی اسناد کے ساتھ اسی کی ہم معنی روایت بیان کی ہے اور اس میں فقال له قولاً شديدا کے الفاظ نہیں کہے۔ وہب بن بقیہ، خالد بن عبد اللہ اور یہی الطحان ہیں نے خالد سے انہوں نے ابو قلابہ سے اور انہوں نے ابو زید سے نقل کیا ہے کہ انصار میں سے ایک آدمی تھا۔ آگے مذکورہ روایت کی مثل روایت بیان کی اس میں ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: اگر اسے دفن کیے جانے سے قبل میں حاضر ہوتا تو اسے مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہ کیا جاتا۔

3448۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَتِيقٍ وَأَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَجُلًا أَعْتَقَ سِتَّةَ أَعْبُدٍ عِنْدَ مَوْتِهِ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُمْ فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ ﷺ فَأَقْرَعَ بَيْنَهُمْ فَأَعْتَقَ اثْنَيْنِ وَأَرَقَّ أَرْبَعَةً

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے اپنی موت کے وقت چھ غلام آزاد کیے اور اس کے

پاس اس کے سوا کوئی مال نہ تھا۔ چنانچہ یہ خبر حضور نبی مکرم ﷺ کے پاس پہنچی تو آپ نے ان کے درمیان قرعہ ڈالا اور پھر ان میں سے دو کو آزاد کر دیا اور چار کو غلام باقی رکھا۔

بَابٌ فِيمَنْ أَعْتَقَ عَبْدًا وَلَهُ مَالٌ

(اس کا بیان جس نے کوئی غلام آزاد کیا اور اس کے پاس مال ہو)

3449۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ لَهِيعَةَ وَاللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ أَعْتَقَ عَبْدًا وَلَهُ مَالٌ فَمَالُ الْعَبْدِ لَهُ إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَهُ السَّيِّدُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کسی نے غلام آزاد کیا درآنحالیکہ اس غلام کا مال ہو تو غلام کا مال اسی کے لیے ہوگا، مگر یہ کہ آقا آزاد کرتے وقت اس مال کی شرط لگا لے۔ (یعنی اگر آقا نے اپنے لیے مال کی شرط لگائی تو پھر وہ مال اس کے لیے ہوگا ورنہ غلام ساتھ لے جائے گا۔ واللہ اعلم)۔

بَابٌ فِي عِتْقِ وَلَدِ الزِّنَا (ولد زنا کو آزاد کرنے کا بیان)

2450۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَلَدُ الزِّنَا شَرُّ الثَّلَاثَةِ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ لَأَنْ أُمَتِّعَ بِسَوْطٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُعْتِقَ وَلَدَ زِنْيَةٍ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ولد زنا تینوں کے اعتبار سے شر ہے (یعنی اصل، عنصر اور نسب کے اعتبار سے کیونکہ وہ زانی اور زانیہ کے پانی سے پیدا ہوا ہے اور وہ ماء خبیث (نجس پانی) ہے بخلاف اپنے والدین کے کیونکہ ان کی اصل ماء خبیث نہیں) اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: اللہ تعالیٰ کی راہ میں ایک کوڑا صدقہ کرنا میرے نزدیک ولد زنا کو آزاد کرنے سے زیادہ پسندیدہ ہے۔

بَابٌ فِي ثَوَابِ الْعِتْقِ (آزاد کرنے کے ثواب کا بیان)

3451۔ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّمْلِيُّ حَدَّثَنَا ضَمْرَةُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي عَبْلَةَ عَنِ الْغَرِيفِ بْنِ الدَّيْلَمِيِّ قَالَ أَتَيْنَا وَاثِلَةَ بْنَ الْأَسْقَعِ فَقُلْنَا لَهُ حَدِّثْنَا حَدِيثًا لَيْسَ فِيهِ زِيَادَةٌ وَلَا نُقْصَانٌ فَغَضِبَ وَقَالَ إِنَّ أَحَدَكُمْ لَيَقْرَأُ وَمُصْحَفُهُ مُعَلَّقٌ فِي بَيْتِهِ فَيَزِيدُ وَيَنْقُصُ قُلْنَا إِنَّمَا أَرَدْنَا حَدِيثًا سَمِعْتَهُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ أَتَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي صَاحِبٍ لَنَا أَوْجَبَ يَعْنِي النَّارَ بِالْقَتْلِ فَقَالَ أَعْتِقُوا عَنْهُ يُعْتِقِ اللَّهُ بِكُلِّ عُضْوٍ مِنْهُ عُضْوًا مِنْهُ مِنَ النَّارِ

غریف بن دیلمی نے بیان کیا ہے کہ ہم واثلہ بن اسقع کے پاس آئے اور ہم نے انہیں کہا: ہمیں ایسی حدیث بیان کیجئے جس میں نہ زیادتی ہو اور نہ ہی کمی تو وہ غضب ناک ہو گئے۔ اور کہنے لگے: بلاشبہ تم میں سے کوئی قرآن پڑھتا ہے اور قرآن کریم

اس کے گھر میں معلق ہوتا ہے اور وہ اس میں زیادتی اور کمی کر لیتا ہے۔ ہم نے کہا کہ ہم نے ایسی حدیث کا ارادہ کیا ہے جسے تم نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے۔ تو انہوں نے بیان کیا کہ ہم اپنے ساتھی کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئے، جس نے کسی کو قتل کرنے کے بعد جہنم کو اپنے لیے واجب کر لیا تھا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس کی جانب سے غلام آزاد کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ آزاد ہونے والے غلام کے ہر ہر عضو کے بدلے آزاد کرنے والے کے ہر ہر عضو کو آتش جہنم سے آزاد کر دیتا ہے۔

بَاب أَيُّ الرِّقَابِ أَفْضَلُ (کون سا غلام آزاد کرنا افضل ہوتا ہے)

3452۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ الْيَعْمَرِيِّ عَنْ أَبِي نَجِيحٍ السُّلَمِيِّ قَالَ حَاصَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِقَصْرِ الطَّائِفِ قَالَ مُعَاذٌ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ بِقَصْرِ الطَّائِفِ بِحِصْنِ الطَّائِفِ كُلَّ ذٰلِكَ فَسَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ بَلَغَ بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فَلَهُ دَرَجَةٌ وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَسَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ أَيُّمَا رَجُلٍ مُسْلِمٍ أَعْتَقَ رَجُلًا مُسْلِمًا فَإِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ جَاعِلٌ وِقَاءَ كُلِّ عَظْمٍ مِنْ عِظَامِهِ عَظْمًا مِنْ عِظَامِ مُحَرَّرِهِ مِنَ النَّارِ وَأَيُّمَا امْرَأَةٍ أَعْتَقَتْ امْرَأَةً مُسْلِمَةً فَإِنَّ اللهَ جَاعِلٌ وِقَاءَ كُلِّ عَظْمٍ مِنْ عِظَامِهَا عَظْمًا مِنْ عِظَامِ مُحَرَّرِهَا مِنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

ابو نجیح سلمی نے بیان کیا ہے کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کی معیت میں طائف کے محل کا محاصرہ کیا۔ حضرت معاذ نے کہا: میں نے اپنے باپ سے سنا ہے، وہ طائف کے محل کے بجائے طائف کا قلعہ کہا کرتے تھے۔ تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جس کسی نے اللہ تعالیٰ کے راستہ میں ایک تیر چلایا تو اس کے لیے ایک درجہ ہے۔ اور آگے حدیث بیان کی۔

اور میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس کسی مسلمان آدمی نے ایک مسلمان آدمی کو آزاد کیا تو اللہ تعالیٰ آزاد ہونے والے کی ہڈیوں میں سے ہر ہڈی کے بدلے آزاد کرنے والے کی ہڈیوں میں سے ہر ہڈی کو آتش جہنم سے بچا لے گا۔ جس کسی عورت نے ایک مسلمان عورت کو آزاد کیا تو بلاشبہ اللہ تعالیٰ آزاد ہونے والی عورت کی ہڈیوں میں سے ہر ہڈی کے عوض آزاد کرنے والی کی ہڈیوں میں سے ہر ہڈی کو قیامت کے دن آتش جہنم سے محفوظ کر دے گا۔

3453۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ نَجْدَةَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنِي سُلَيْمُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ شُرَحْبِيلَ بْنِ السِّمْطِ أَنَّهُ قَالَ لِعَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ حَدِّثْنَا حَدِيثًا سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ أَعْتَقَ رَقَبَةً مُؤْمِنَةً كَانَتْ فِدَاءَهُ مِنَ النَّارِ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ شُرَحْبِيلَ بْنِ السِّمْطِ أَنَّهُ قَالَ لِكَعْبِ بْنِ مُرَّةَ أَوْ مُرَّةَ بْنِ كَعْبٍ حَدِّثْنَا حَدِيثًا سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَذَكَرَ مَعْنَى مُعَاذٍ إِلَى قَوْلِهِ وَأَيُّمَا امْرِئٍ أَعْتَقَ مُسْلِمًا وَأَيُّمَا امْرَأَةٍ أَعْتَقَتْ امْرَأَةً مُسْلِمَةً زَادَ وَأَيُّمَا رَجُلٍ أَعْتَقَ امْرَأَتَيْنِ مُسْلِمَتَيْنِ إِلَّا كَانَتَا فِكَاكَهُ مِنَ النَّارِ يُجْزِئُ مَكَانَ كُلِّ عَظْمَيْنِ مِنْهُمَا عَظْمٌ مِنْ عِظَامِهِ قَالَ أَبُو دَاوُد سَالِمٌ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ شُرَحْبِيلَ مَاتَ شُرَحْبِيلُ بِصِفِّينَ[1]

1۔ قال ابو داؤد الخ صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

شرحبیل بن السمط سے روایت ہے کہ انہوں نے عمرو بن عبسہ کو کہا: ہمیں ایک ایسی حدیث بیان کیجئے جو تم نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہو۔ تو عمرو بن عبسہ نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جس نے ایک مومن غلام آزاد کیا تو وہ اس کے لیے آتش جہنم سے آزادی کا فدیہ ہوگا۔

حفص بن عمر، شعبہ نے عمرو بن مرہ عن سالم بن ابی الجعد عن شرحبیل بن السمط سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے کعب بن مرہ یا مرہ بن کعب کو کہا: ہمیں ایسی حدیث بیان کیجئے جسے تم نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہو۔ تو انہوں نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کی مثل حدیث بیان کی۔ ان کے اس قول تک کہ جس کسی نے مسلمان کو آزاد کیا اور جس کسی عورت نے مسلمان عورت کو آزاد کیا۔ اور یہ زائد بیان کیا کہ جس کسی آدمی نے دو مسلمان عورتوں کو آزاد کیا تو وہ دونوں اس کے لیے آتش جہنم سے چھٹکارے کا سبب ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ ان دونوں کی ہر دو ہڈیوں کو ان کی ہڈیوں میں سے ایک ہڈی کا بدلہ بنادے گا۔ ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ سالم نے شرحبیل سے سماع نہیں کیا۔ شرحبیل صفین میں فوت ہوئے۔

بَابٌ فِي فَضْلِ الْعِتْقِ فِي الصِّحَّةِ (حالت صحت میں آزاد کرنے کی فضیلت کا بیان)

3454- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ أَبِي حَبِيبَةَ الطَّائِيِّ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَثَلُ الَّذِي يَعْتِقُ عِنْدَ الْمَوْتِ كَمَثَلِ الَّذِي يُهْدِي إِذَا شَبِعَ

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس آدمی کی مثال جو موت کے وقت کسی کو آزاد کرتا ہے اس کی طرح ہے جو خوب پیٹ بھر کر کھانے کے بعد باقی ماندہ کھانا ہدیہ دے دیتا ہے۔ (مقصود یہ ہے کہ کسی کو آزاد کرنا یا کچھ صدقہ دینا یہ عمل ایسی حالت میں کرنا چاہیے جبکہ خود اپنے آپ کو اس کی ضرورت ہو تو یہ زیادہ اجر و ثواب کا سبب ہوگا)۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ الْحُرُوفِ وَالْقِرَائَاتِ (حروف اور قراءتوں کے احکام کا بیان)

3455۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَعِيلَ ح وحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَرَأَ وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت اس طرح پڑھی: وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى (یعنی آپ نے اس کی قراءت صیغہ امر کے ساتھ کی ہے اور اکثر کی قراءت اسی طرح ہے۔ جب کہ نافع اور ابن عامر نے اسے فاء کلمہ کے فتحہ کے ساتھ پڑھا ہے۔ (یعنی واتخذوا)۔

3456۔ حَدَّثَنَا مُوسَى يَعْنِي ابْنَ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّ رَجُلًا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَقَرَأَ[1] فَرَفَعَ صَوْتَهُ بِالْقُرْآنِ فَلَمَّا أَصْبَحَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَرْحَمُ اللهُ فُلَانًا كَائِنْ مِنْ آيَةٍ أَذْكَرَنِيهَا اللَّيْلَةَ كُنْتُ قَدْ أَسْقَطْتُهَا

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک آدمی رات کے وقت کھڑا ہوا اور وہ بلند آواز سے قرآن پڑھنے لگا۔ پس جب صبح ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فلاں پر رحم فرمائے کتنی ایسی آیات ہیں جو آج رات اس نے مجھے یاد دلا دی ہیں، حالانکہ میں تو انہیں بھول چکا تھا۔

فائدہ: اس حدیث میں کائن کا لفظ ہے جو قرآن کریم میں واقع ہوا ہے اور قراء نے اس میں اختلاف کیا ہے۔ ابن کثیر نے الف ممدودہ کے ساتھ، اس کے بعد ہمزہ مکسور اور پھر نون کو ساکن پڑھا ہے اور باقیوں نے کاف کے بعد ہمزہ مفتوح، اس کے بعد یاء کو مشدد مکسور پڑھا ہے اور نون پر وقف کیا ہے۔

3457۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا خُصَيْفٌ حَدَّثَنَا مِقْسَمٌ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ وَمَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَنْ يَغُلَّ فِي قَطِيفَةٍ حَمْرَاءَ فُقِدَتْ يَوْمَ بَدْرٍ فَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ لَعَلَّ رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم أَخَذَهَا فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ وَمَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَنْ يَغُلَّ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ قَالَ أَبُو دَاوُد يَغُلَّ مَفْتُوحَةَ الْيَاءِ[2]

مقسم مولی ابن عباس نے بیان کیا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یہ آیت وَمَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَنْ يَغُلَّ ایک سرخ چادر کے بارے نازل ہوئی جو کہ غزوہ بدر کے دن (مال غنیمت سے) گم ہوئی۔ تو بعض لوگوں نے کہا: شاید وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لے لی ہو۔ تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: وَمَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَنْ يَغُلَّ الی آخر الآیہ (اور نبی کی شان کے یہ

1۔ ایک نسخہ میں یقرأ ہے۔

2۔ قال ابو داؤد الخ صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

لائق نہیں کہ وہ مال غنیمت میں خیانت کرے)۔ ابوداؤد نے کہا کہ یغل یاء کے فتحہ کے ساتھ ہے۔

3458۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبَخَلِ وَالْهَرَمِ

معتمر نے بیان کیا ہے کہ میں نے اپنے باپ سے سنا ہے، انہوں نے بیان کیا: میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے اس طرح دعا فرمائی: (ترجمہ) ''اے اللہ! میں بخل اور بڑھاپے سے تیری پناہ مانگتا ہوں (بڑھاپے سے مراد ایسی شیخوخت ہے جس میں اعضاء بدنیہ اس حد تک کمزور ہو جائیں کہ آدمی عبادت کی خواہش ہونے کے باوجود اس پر قادر نہ ہو سکے)۔

ابوداؤد نے کہا ہے کہ بخل لفظ باء کے فتحہ کے ساتھ ہے۔ حمزہ اور کسائی نے باء کے فتحہ کے ساتھ سورۃ النساء میں پڑھا ہے۔ باقیوں نے باء کے ضمہ اور خاء کے سکون کے ساتھ پڑھا ہے۔

3459۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ لَقِيطِ بْنِ صَبِرَةَ عَنْ أَبِيهِ لَقِيطِ بْنِ صَبِرَةَ قَالَ كُنْتُ وَافِدَ بَنِي الْمُنْتَفِقِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ فَقَالَ يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ لَا تَحْسِبَنَّ وَلَمْ يَقُلْ لَا تَحْسَبَنَّ

عاصم بن لقیط بن صبرہ نے اپنے باپ لقیط بن صبرہ سے روایت کیا ہے کہ میں بنی منتفق کے وفد میں رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا، اور حدیث ذکر کی کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے لَا تَحْسِبَنَّ پڑھا اور لَا تَحْسَبَنَّ نہ کہا۔ (یعنی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کو سین کے کسرہ کے ساتھ پڑھا ہے۔ اس لفظ میں دو قراءتیں ہیں جمہور کی قراءت بفتحہ سین ہے)۔

3460۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَحِقَ الْمُسْلِمُونَ رَجُلًا فِي غُنَيْمَةٍ لَهُ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَتَلُوهُ وَأَخَذُوا تِلْكَ الْغُنَيْمَةَ فَنَزَلَتْ وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ أَلْقَى إِلَيْكُمُ السَّلَامَ لَسْتَ مُؤْمِنًا تَبْتَغُونَ عَرَضَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا تِلْكَ الْغُنَيْمَةَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ مسلمان ایک آدمی کو جا ملے، اس کے پاس تھوڑی سی بکریاں تھیں۔ تو اس نے کہا: السلام علیکم، لیکن انہوں نے اسے قتل کر دیا اور ان بکریوں کو لے لیا۔ تب یہ آیت نازل ہوئی: وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ أَلْقَى إِلَيْكُمُ السَّلَامَ لَسْتَ مُؤْمِنًا تَبْتَغُونَ عَرَضَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا۔ ساز و سامان سے مراد بکریاں ہیں۔

فائدہ: نافع، ابن عمر اور حمزہ نے السلام کو بغیر الف کے پڑھا ہے جب کہ دوسروں نے اسے الف کے ساتھ پڑھا ہے اور اس روایت سے مقصود الف کا اثبات ہے۔

3461۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي الزِّنَادِ وَهُوَ أَشْبَعُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ غَيْرَ أُولِي الضَّرَرِ وَلَمْ يَقُلْ سَعِيدٌ كَانَ يَقْرَأُ

حضرت خارجہ بن زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ پڑھتے تھے۔ سعید نے نہیں کہا ہے کہ آپ پڑھتے تھے (یعنی کان یقرء کے الفاظ سعید نے بیان نہیں کیے)

فائدہ: اس میں لفظ غیر کو نافع، ابن عامر اور کسائی نے راء کے فتحہ کے ساتھ پڑھا ہے جب کہ بقیہ قراء نے را کے ضمہ کے ساتھ پڑھا ہے۔

3462۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ أَبِي عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَرَأَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ وَالْعَيْنُ بِالْعَيْنِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے وَالْعَيْنُ بِالْعَيْنِ قراءت فرمائی ہے۔

فائدہ: ابن کثیر، ابوعمرو اور ابو عامر نے والعین کو مرفوع پڑھا ہے اور باقیوں نے نصب کے ساتھ قراءت کی ہے۔

3463۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ أَبِي عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنهما أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَرَأَ وَكَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيهَا أَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ وَالْعَيْنُ بِالْعَيْنِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس طرح قراءت کی وَكَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيهَا أَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ وَالْعَيْنُ بِالْعَيْنِ (اس میں النفس کو فتحہ کے ساتھ اور العین کو رفع کے ساتھ پڑھا ہے)

3464۔ حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ مَرْزُوقٍ عَنْ عَطِيَّةَ بْنِ سَعْدٍ الْعَوْفِيِّ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى[1] عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ اللهُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ ضَعْفٍ فَقَالَ مِنْ ضُعْفٍ قَرَأْتُهَا عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ كَمَا قَرَأْتَهَا عَلَيَّ فَأَخَذَ عَلَيَّ كَمَا أَخَذْتُ عَلَيْكَ

عطیہ بن سعد العوفی نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس اس طرح یہ آیت پڑھی: اللهُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ ضَعْفٍ تو انہوں نے فرمایا مِنْ ضُعْفٍ۔ میں نے یہ آیت اسی طرح رسول اللہ ﷺ کے پاس پڑھی جیسے تو نے اسے مجھ پر پڑھا ہے تو آپ ﷺ نے میری اسی طرح گرفت کی جیسے میں نے تجھ پر گرفت کی ہے۔

فائدہ: ضاد کا ضمہ یہ لغت قریش ہے اور ضاد کا فتحہ یہ لغت بنی تمیم ہے۔

3465۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْقُطَعِيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدٌ يَعْنِي ابْنَ عَقِيلٍ عَنْ هَارُونَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَابِرٍ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِنْ ضُعْفٍ

حضرت عبداللہ بن جابر نے عطیہ سے اور انہوں نے ابو سعید سے اور انہوں نے حضور نبی مکرم ﷺ سے مِنْ ضُعْفٍ روایت کیا ہے۔

3466۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَسْلَمَ الْمِنْقَرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِيهِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى

1۔ ایک نسخہ میں عَلَى کے بجائے عِنْدَ ہے۔

قَالَ قَالَ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ بِفَضْلِ اللهِ وَبِرَحْمَتِهِ فَبِذَلِكَ فَلْتَفْرَحُوا قَالَ أَبُو دَاوُدَ بِالتَّاءِ(1)

عبدالرحمن بن ابزیٰ نے بیان کیا ہے کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے یہ آیت اس طرح پڑھی: بِفَضْلِ اللهِ وَبِرَحْمَتِهِ فَبِذَلِكَ فَلْتَفْرَحُوا، ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ یہ لفظ بالتاء ہے۔

فائدہ: تاء کے ساتھ اس کی قراءت مشہور ہو یا شاذ۔ البتہ یہ سبعہ متواترہ میں سے نہیں ہے۔ جب کہ متواتر قراءت میں یہ یاء کے ساتھ فلیفرحوا ہے۔

3467۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنِ الْأَجْلَحِ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أُبَيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَرَأَ بِفَضْلِ اللهِ وَبِرَحْمَتِهِ فَبِذَلِكَ فَلْتَفْرَحُوا هُوَ خَيْرٌ مِمَّا تَجْمَعُونَ

عبداللہ بن عبدالرحمن بن ابزیٰ نے اپنے باپ سے اور انہوں نے حضرت ابی رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے یہ آیت اس طرح پڑھی: بِفَضْلِ اللهِ وَبِرَحْمَتِهِ فَبِذَلِكَ فَلْتَفْرَحُوا هُوَ خَيْرٌ مِمَّا تَجْمَعُونَ

فائدہ: ابن عامر نے تجمعون کو تاء کے ساتھ پڑھا ہے جب کہ باقیوں نے اسے یاء کے ساتھ پڑھا ہے۔

3468۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ أَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ ﷺ يَقْرَأُ إِنَّهُ عَمِلَ غَيْرَ صَالِحٍ

حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے حضور نبی مکرم ﷺ کو اس طرح پڑھتے ہوئے سنا: إِنَّهُ عَمِلَ غَيْرَ صَالِحٍ

فائدہ: یہ لفظ کسائی کی قراءت ہے۔ جب کہ باقیوں نے اسے عملٌ غیرُ صالحٍ پڑھا ہے۔

3469۔ حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ الْمُخْتَارِ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ قَالَ سَأَلْتُ أُمَّ سَلَمَةَ كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَقْرَأُ هَذِهِ الْآيَةَ إِنَّهُ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ فَقَالَتْ قَرَأَهَا إِنَّهُ عَمِلَ غَيْرَ صَالِحٍ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَاهُ هَارُونُ النَّحْوِيُّ وَمُوسَى بْنُ خَلَفٍ عَنْ ثَابِتٍ كَمَا قَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ

حضرت ثابت بن شہر بن حوشب نے بیان کیا ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: رسول اللہ ﷺ یہ آیت کس طرح پڑھتے تھے۔ إِنَّهُ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ، تو انہوں نے کہا آپ نے یہ آیت اس طرح پڑھی إِنَّهُ عَمِلَ غَيْرَ صَالِحٍ

ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ اسے ہارون نحوی اور موسیٰ بن خلف نے ثابت سے روایت کیا ہے جیسا کہ عبدالعزیز نے کہا ہے۔

3470۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا عِيسَى عَنْ حَمْزَةَ الزَّيَّاتِ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا دَعَا بَدَأَ بِنَفْسِهِ وَقَالَ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْنَا وَعَلَى مُوسَى لَوْ صَبَرَ

1۔ قال ابو داؤد بالتاء صرف مطبوعہ ہذا میں ہے۔

لَرَأَى مِنْ صَاحِبِهِ الْعَجَبَ وَلَكِنَّهُ قَالَ إِنْ سَأَلْتُكَ عَنْ شَيْءٍ بَعْدَهَا فَلَا تُصَاحِبْنِي قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَدُنِّي طَوَّلَهَا حَمْزَةُ

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ جب دعا کرتے تو سب سے پہلے اپنے لیے مانگتے اور کہتے: اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو ہم پر اور موسیٰ علیہ السلام پر۔ اگر وہ صبر کرتے تو یقیناً اپنے ساتھی (مراد حضرت خضر علیہ السلام ہیں) سے عجیب وغریب باتیں دیکھتے۔ لیکن انہوں نے یہ کہہ دیا: اگر میں تم سے اس کے بعد کسی شے کے بارے میں سوال کروں تو پھر میری سنگت (مصاحبت) اختیار نہ کرنا۔ قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَدُنِّي اس نون کو حمزہ نے مشدد پڑھا ہے (جب کہ ابو جعفر، نافع اور ابوبکر نے نون کو تخفیف کے ساتھ پڑھا ہے)

3471۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَبُو عَبْدِ اللهِ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا أُمَيَّةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْجَارِيَةِ الْعَبْدِيُّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَرَأَهَا قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَدُنِّي وَثَقَّلَهَا

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے یہ آیت پڑھی: قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَدُنِّي اور اس نون کو مشدد پڑھا۔

3472۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَسْعُودٍ الْمِصِّيصِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دِينَارٍ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ أَوْسٍ عَنْ مِصْدَعٍ أَبِي يَحْيَى قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ أَقْرَأَنِي أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ كَمَا أَقْرَأَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي عَيْنٍ حَمِئَةٍ مُخَفَّفَةً

مصدع ابی یحییٰ نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے مجھے اسی طرح پڑھایا ہے جس طرح انہیں رسول اللہ ﷺ نے پڑھایا (یعنی) فِي عَيْنٍ حَمِئَةٍ اسے بغیر الف کے یاء کی جگہ ہمزہ کے مخفف پڑھا ہے۔ (یہ ابن عباس، نافع، ابن کثیر، ابوعمرو اور حفص کی قراءت ہے۔ جب کہ ابن عامر، ابوبکر، حمزہ اور کسائی نے اسے عین حامیۃ الف اور یاء کے ساتھ پڑھا ہے)

3473۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ يَعْنِي ابْنَ عَمْرٍو النَّمَرِيَّ أَخْبَرَنَا هَارُونُ أَخْبَرَنِي أَبَانُ بْنُ تَغْلِبَ عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِنَّ الرَّجُلَ مِنْ أَهْلِ عِلِّيِّينَ لَيُشْرِفُ عَلَى أَهْلِ الْجَنَّةِ فَتُضِيءُ الْجَنَّةُ لِوَجْهِهِ كَأَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ قَالَ وَهَكَذَا جَاءَ الْحَدِيثُ دُرِّيٌّ مَرْفُوعَةٌ الدَّالُ لَا تُهْمَزُ وَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ لَمِنْهُمْ وَأَنْعَمَا

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک علیین کے باسیوں میں سے ایک آدمی اہل جنت پر جھانک کر دیکھے گا تو جنت اس کے چہرے کے (نور سے روشن) ہو جائے گی گویا کہ وہ چمکتا ہوا روشن ستارہ ہے۔ فرمایا: اسی طرح حدیث میں بیان ہوا ہے کہ دری میں دال مرفوع ہے اس میں کوئی ہمزہ نہیں اور حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما بھی ان میں سے ہیں یعنی اہل علیین میں سے ہیں اور دونوں کے حسن وفضل اور انعام میں اضافہ ہوا ہے۔

(یعنی یہ ان سے بھی افضل ہیں۔ دری کو ابو عمرو اور کسائی نے دال کے کسرہ، مد اور ہمزہ کے ساتھ پڑھا ہے۔ ابو بکر اور حمزہ نے دال کے ضمہ، مد اور ہمزہ کے ساتھ جب کہ باقیوں نے دال کے ضمہ، یائے مشدد اور بغیر ہمزہ کے پڑھا ہے)

3474۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَهَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ الْحَكَمِ النَّخَعِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو سَبْرَةَ النَّخَعِيُّ عَنْ فَرْوَةَ بْنِ مُسَيْكٍ الْغُطَيْفِيِّ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ يَا رَسُولَ اللهِ أَخْبِرْنَا عَنْ سَبَإٍ مَا هُوَ أَرْضٌ أَمِ[1] امْرَأَةٌ فَقَالَ لَيْسَ بِأَرْضٍ وَلَا امْرَأَةٍ وَلَكِنَّهُ رَجُلٌ وَلَدَ عَشَرَةً مِنَ الْعَرَبِ فَتَيَامَنَ سِتَّةٌ وَتَشَاءَمَ أَرْبَعَةٌ قَالَ عُثْمَانُ الْغَطَفَانِيُّ مَكَانَ الْغُطَيْفِيِّ وَقَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْحَكَمِ النَّخَعِيُّ

فروہ بن مسیک الغطیفی سے روایت ہے، انہوں نے بیان کیا: میں حضور نبی مکرم ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور حدیث ذکر کی۔ پھر قوم میں سے ایک آدمی نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ ہمیں سبا کے بارے میں بتائیے کہ وہ کیا ہے وہ کوئی زمین ہے یا کسی عورت کا نام ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: نہ تو یہ کوئی زمین ہے اور نہ ہی کسی عورت کا نام ہے البتہ یہ ایک آدمی کا نام ہے، اس کے عرب میں سے دس بیٹے تھے۔ ان میں سے چھ یمن میں رہے اور چار نے ملک شام میں سکونت اختیار کر لی۔ عثمان نے کہا ہے کہ غطیفی کی جگہ لفظ غطفانی ہے اور کہا ہے کہ حسن بن حکم النخعی نے ہمیں یہ روایت بیان کی ہے۔

3475۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ وَإِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَبُو مَعْمَرٍ الْهُذَلِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِسْمَعِيلُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رِوَايَةً فَذَكَرَ حَدِيثَ الْوَحْيِ قَالَ فَذَلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى حَتَّى إِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوبِهِمْ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حضور نبی مکرم ﷺ سے روایت بیان کی ہے، اسماعیل نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایک روایت ذکر کی ہے اور وحی کی حدیث ذکر کی ہے اور وہ رب العالمین کا یہ ارشاد ہے: حَتَّى إِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوبِهِمْ

فائدہ: فزع کے بارے میں مشہور قراء کے دو قول ہیں: جمہور نے اسے صیغہ مجہول کی صورت میں زاء مشددہ کے ساتھ پڑھا ہے یعنی فُزِّعَ۔ اور ابن عامر نے اسے صیغہ معروف کی صورت میں فاء اور زاء کے فتحہ کے ساتھ پڑھا ہے یعنی فَزَّعَ۔ زاء کے مشدد ہونے کے بارے میں قراء کے مابین کوئی اختلاف نہیں البتہ سفیان بن عیینہ نے اسے فرغ یعنی راء اور غین کے ساتھ پڑھا ہے لیکن یہ قراءت متواترہ سے خارج ہے۔

3476۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّازِيُّ سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ يَذْكُرُ عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ قِرَاءَةُ النَّبِيِّ ﷺ بَلَى قَدْ جَاءَتْكِ آيَاتِي فَكَذَّبْتِ بِهَا وَاسْتَكْبَرْتِ وَكُنْتِ مِنَ الْكَافِرِينَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ هَذَا مُرْسَلٌ الرَّبِيعُ لَمْ يُدْرِكْ أُمَّ سَلَمَةَ

حضرت ربیع بن انس نے ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: حضور نبی کریم

1۔ ایک نسخہ میں أم کے بجائے أو ہے۔

ﷺ کی قراءت اسی طرح ہے۔ بَلَى قَدْ جَاءَتْكِ آيَاتِي فَكَذَّبْتِ بِهَا وَاسْتَكْبَرْتِ وَكُنْتِ مِنَ الْكَافِرِينَ۔ ابوداود نے بیان کیا ہے کہ یہ روایت مرسل ہے کیونکہ ربیع نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو نہیں پایا۔

فائدہ: جمہور قراء کے نزدیک اس میں صیغہ واحد مذکر حاضر مذکور ہے، یہی اس کی مشہور قراءت ہے: یعنی بَلَى قَدْ جَاءَتْكَ آيَاتِي فَكَذَّبْتَ بِهَا وَاسْتَكْبَرْتَ وَكُنْتَ مِنَ الْكَافِرِينَ۔

3477۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مُوسَى النَّحْوِيُّ عَنْ بُدَيْلِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقْرَؤُهَا فَرُوحٌ وَرَيْحَانٌ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ میں نے حضور نبی مکرم ﷺ سے سنا: آپ یہ آیت اس طرح پڑھتے تھے: فَرُوحٌ وَرَيْحَانٌ۔

فائدہ: ابوحیان نے کہا ہے کہ راء کے ضمہ کے ساتھ ابن عباس، حسن، قتادہ، ضحاک اور اشعث وغیرہ کی قراءت ہے۔ ابن رسلان نے کہا ہے: اس کی قراءت مشہور و متواترہ راء کے فتحہ کے ساتھ ہے یعنی فَرَوْحٌ وَرَيْحَانٌ۔

3478۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عَطَاءٍ قَالَ ابْنُ حَنْبَلٍ لَمْ أَفْهَمْ جَيِّدًا عَنْ صَفْوَانَ قَالَ ابْنُ عَبْدَةَ ابْنُ يَعْلَى عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقْرَأُ وَنَادَوْا يَا مَالِكُ قَالَ أَبُو دَاوُد يَعْنِي بِلَا تَرْخِيمٍ[1]

ابن عبدہ ابن یعلی نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے بیان کیا: میں نے حضور نبی مکرم ﷺ کو منبر پر اس طرح پڑھتے ہوئے سنا ہے: وَنَادَوْا يَا مَالِكُ۔ ابومالک نے کہا: مراد یہ ہے کہ آپ ﷺ نے بلا ترخیم اس کی قراءت کی ہے۔ (علی، ابن مسعود اور اعمش نے قراءت غیر متواترہ مشہورہ میں اسے ترخیم کے ساتھ یا مَالِ بھی پڑھا ہے)

3479۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ أَخْبَرَنَا أَبُو أَحْمَدَ أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ أَقْرَأَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنِّي أَنَا الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِينُ

عبدالرحمن بن یزید نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے اس طرح پڑھایا: إِنِّي أَنَا الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِينُ۔

فائدہ: یہ قراءت قراءت متواترہ سے خارج ہے۔ اس کی مشہور اور متواتر قراءت اس طرح ہے: إِنَّ اللهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِينُ اس میں متین کو قوۃ کی صفت قرار دے کر کسرہ کے ساتھ بھی پڑھا گیا ہے۔

3480۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْرَؤُهَا فَهَلْ مِنْ مُذَّكِرٍ يَعْنِي مُثَقَّلًا[2] قَالَ أَبُو دَاوُد مَضْمُومَةُ الْمِيمِ مَفْتُوحَةُ الدَّالِ مَكْسُورَةُ الْكَافِ

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ یہ آیت اس طرح پڑھتے تھے: فَهَلْ مِنْ مُذَّكِرٍ

1۔ قال ابوداؤد الخ صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

2۔ ایک نسخہ میں یعنی مثقلا نہیں ہے۔

یعنی دال کو مشدد پڑھتے تھے۔

ابوداؤد نے کہا ہے کہ یہ لفظ میم کے ضمہ، دال کے فتحہ اور کاف کے کسرہ کے ساتھ ہے۔

3481۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الذِّمَارِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقْرَأُ أَيَحْسَبُ أَنَّ مَالَهُ أَخْلَدَهُ

حضرت محمد بن منکدر نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: میں نے حضور نبی کریم ﷺ کو اس طرح پڑھتے ہوئے دیکھا: أَيَحْسَبُ أَنَّ مَالَهُ أَخْلَدَهُ (متواتر قراءت ہمزہ کے بغیر یَحْسَبُ ہے)

3482۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَمَّنْ أَقْرَأَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَيَوْمَئِذٍ لَا يُعَذَّبُ عَذَابَهُ أَحَدٌ وَلَا يُوثَقُ وَثَاقَهُ أَحَدٌ قَالَ أَبُو دَاوُد بَعْضُهُمْ أَدْخَلَ بَيْنَ خَالِدٍ وَأَبِي قِلَابَةَ رَجُلًا[1]

خالد نے ابوقلابہ سے اور انہوں نے اس سے جسے رسول اللہ ﷺ نے پڑھایا ہے، روایت کیا ہے: فَيَوْمَئِذٍ لَا يُعَذَّبُ عَذَابَهُ أَحَدٌ وَلَا يُوثَقُ وَثَاقَهُ أَحَدٌ ابوداؤد نے کہا ہے کہ بعض نے خالد اور ابوقلابہ کے درمیان ایک اور آدمی کو داخل کیا ہے۔

فائدہ: یعذب اور یوشق صیغہ مجہول کے ساتھ قراءت کرنا یہ ابن سیرین، ابن ابی اسحاق، کسائی اور یعقوب وغیرہ کی قراءت ہے اور کسائی کی یہ قراءت قراءات متواترہ میں داخل ہے۔ البتہ قراءت مشہور کے مطابق یہ دونوں صیغے معروف ہیں۔ یعنی یعذب اور یوشق اور وثاق میں ابوجعفر اور نافع نے واؤ کو کسرہ کے ساتھ پڑھا ہے اور جمہور نے فتحہ کے ساتھ۔ زیر کی قراءت، قراءات متواترہ سے خارج ہے۔

3483۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ أَنْبَأَنِي مَنْ أَقْرَأَهُ النَّبِيُّ ﷺ أَوْ مَنْ أَقْرَأَهُ مَنْ أَقْرَأَهُ النَّبِيُّ ﷺ فَيَوْمَئِذٍ لَا يُعَذَّبُ قَالَ أَبُو دَاوُد قَرَأَ عَاصِمٌ وَالْأَعْمَشُ وَطَلْحَةُ بْنُ مُصَرِّفٍ وَأَبُو جَعْفَرٍ يَزِيدُ بْنُ الْقَعْقَاعِ وَشَيْبَةُ بْنُ نِصَاحٍ وَنَافِعُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ كَثِيرٍ الدَّارِيُّ وَأَبُو عَمْرِو بْنُ الْعَلَاءِ وَحَمْزَةُ الزَّيَّاتُ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجُ وَقَتَادَةُ وَالْحَسَنُ الْبَصْرِيُّ وَمُجَاهِدٌ وَحُمَيْدٌ الْأَعْرَجُ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ لَا يُعَذِّبُ وَلَا يُوثِقُ إِلَّا الْحَدِيثَ الْمَرْفُوعَ فَإِنَّهُ يُعَذَّبُ بِالْفَتْحِ[2]

ابوقلابہ نے بیان کیا ہے کہ مجھے اس نے خبر دی ہے کہ جسے حضور ﷺ نے پڑھایا تھا یا اس نے پڑھایا جسے حضور نبی مکرم ﷺ نے پڑھایا: فَيَوْمَئِذٍ لَا يُعَذَّبُ ابوداؤد نے کہا ہے: عاصم، اعمش، طلحہ بن مصرف، ابوجعفر یزید بن قعقاع، شیبہ بن نصاح، نافع بن عبدالرحمن، عبداللہ بن کثیر الداری، ابوعمرو بن العلاء، حمزہ الزیات، عبدالرحمن الاعرج، قتادہ، حسن بصری، مجاہد، حمید الاعرج، عبداللہ بن عباس، عبدالرحمن بن ابی بکر ان تمام نے پڑھا ہے لَا يُعَذِّبُ وَلَا يُوثِقُ حدیث مرفوع میں یعذب بالفتح مذکور ہے۔

3484۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ أَبِي عُبَيْدَةَ حَدَّثَهُمْ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَعْدٍ الطَّائِيِّ عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ حَدَّثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَدِيثًا ذَكَرَ

1۔ قال ابوداؤد الخ صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔　　2۔ قال ابوداؤد الخ صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

فِيهِ جِبْرِيلَ وَمِيكَالَ فَقَالَ جِبْرَائِلُ وَمِيكَائِلُ قَالَ أَبُو دَاوُد قَالَ خَلَفٌ مُنْذُ أَرْبَعِينَ سَنَةً لَمْ أَرْفَعِ الْقَلَمَ عَنْ كِتَابَةِ الْحُرُوفِ مَا أَعْيَانِي شَيْءٌ مَا أَعْيَانِي جِبْرَائِلُ وَمِيكَائِلُ[1]

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے حدیث بیان فرمائی اور اس میں جبریل و میکال ذکر کیا ہے۔ اور یہ بھی فرمایا: جبرائل و میکائل۔ ابوداؤد نے کہا کہ خلف نے بیان کیا ہے: میں نے چالیس برس سے حروف کی کتابت سے قلم نہیں اٹھایا۔ مجھے کسی شے نے اتنا نہیں تھکایا جتنا کہ جبرائل و میکائل نے تھکایا ہے۔

فائدہ: چونکہ ان الفاظ میں متعدد قراءتیں ہیں۔ لہٰذا رجوع لغت قریش کی طرف ہوگا۔ لغت قریش کے مطابق جبریل بروزن قندیل جیم اور راء کے کسرہ کے ساتھ ہے۔ یہی ابن عامر، ابوعمرو اور حفص کی قراءت ہے اور رہا میکائیل تو اس میں ہمزہ کو حذف کر کے بروزن مفعال، میکال یہ ابوعمرو اور حفص نے عاصم سے قراءت نقل کی ہے اور یہی لغت حجاز ہے۔

3485۔ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَخْزَمَ حَدَّثَنَا بِشْرٌ يَعْنِي ابْنَ عُمَرَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَازِمٍ قَالَ ذُكِرَ كَيْفَ قِرَائَةُ جِبْرَائِلَ وَمِيكَائِلَ عِنْدَ الْأَعْمَشِ فَحَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ سَعْدٍ الطَّائِيِّ عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ ذَكَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ صَاحِبَ الصُّورِ فَقَالَ عَنْ يَمِينِهِ جِبْرَائِلُ وَعَنْ يَسَارِهِ مِيكَائِلُ

محمد بن خازم نے بیان کیا ہے کہ اعمش کے پاس یہ ذکر ہوا کہ جبرایل اور میکائیل کی قراءت کیسے ہے؟ تو اعمش نے سعد الطائی عن عطیہ العوفی عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ کی سند سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے صور پھونکنے والے فرشتے کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا: اس کی دائیں طرف حضرت جبرائل ہیں اور اس کی بائیں طرف میکائل ہیں۔

فائدہ: ابن رسلان نے بیان کیا ہے کہ اعمش کی قراءت ان دونوں لفظوں میں ہمزہ کے بعد دو یاء کے ساتھ ہے۔

3486۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ مَعْمَرٌ وَرُبَّمَا ذَكَرَ ابْنَ الْمُسَيِّبِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ يَقْرَءُونَ مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ وَأَوَّلُ مَنْ قَرَأَهَا مَلِكِ يَوْمِ الدِّينِ مَرْوَانُ قَالَ أَبُو دَاوُد هَذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ وَالزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ

معمر نے زہری سے روایت کیا ہے اور معمر نے کہا ہے: کبھی زہری نے حضرت ابن مسیب کا ذکر بھی کیا ہے کہ انہوں نے کہا: حضور نبی کریم ﷺ، حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر فاروق اعظم اور حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہم تمام مٰلِكِ يَوْمِ الدِّينِ پڑھتے تھے۔ اور جس نے سب سے پہلے مَلِكِ يَوْمِ الدِّينِ پڑھا ہے وہ مروان ہے۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ یہ حدیث زہری عن انس اور زہری عن سالم عن ابیہ کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔

3487۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى الْأُمَوِيُّ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّهَا ذَكَرَتْ أَوْ كَلِمَةً غَيْرَهَا قِرَائَةَ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ مَلِكِ يَوْمِ الدِّينِ يُقَطِّعُ قِرَائَتَهُ آيَةً آيَةً قَالَ أَبُو دَاوُد سَمِعْتُ أَحْمَدَ يَقُولُ الْقِرَائَةُ

1۔ قال ابو داؤد الخ صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

الْقِدِيمَةُ مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ (1)

عبداللہ بن ابی ملیکہ نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے بیان فرمایا: رسول اللہ ﷺ سورۃ فاتحہ کی قراءت ایک ایک آیت کر کے وقفہ کے ساتھ کرتے تھے (یعنی ہر آیت پر وقفہ کرتے اور اسے دوسری سے جدا رکھتے تھے بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ مَلِكِ يَوْمِ الدِّينِ۔ ابوداؤد نے کہا ہے: میں نے احمد کو یہ کہتے سنا ہے قرآنی قراءت مَلِكِ يَوْمِ الدِّينِ ہے۔

3488۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ كُنْتُ رَدِيفَ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَهُوَ عَلَى حِمَارٍ وَالشَّمْسُ عِنْدَ غُرُوبِهَا فَقَالَ هَلْ تَدْرِي أَيْنَ تَغْرُبُ هَذِهِ قُلْتُ اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّهَا تَغْرُبُ فِي عَيْنٍ حَامِيَةٍ

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے بیان کیا: میں رسول اللہ ﷺ کے پیچھے سواری پر بیٹھا ہوا تھا درآنحالیکہ آپ ﷺ گدھے پر سوار تھے اور سورج غروب ہونے کے قریب تھا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تو جانتا ہے یہ کہاں غروب ہوتا ہے؟ میں نے عرض کی: اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول معظم ﷺ ہی بہتر جانتے ہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ گرم چشمے میں غروب ہوتا ہے۔ (یعنی آپ نے عین حامیۃ فرمایا۔ ابن عباس کی قراءت میں یہ عین حمئۃ بھی ہے اور یہ دونوں قراءتیں مشہور ہیں)۔

3489۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ عَطَاءٍ أَنَّ مَوْلًى لِابْنِ الْأَسْقَعِ رَجُلَ صِدْقٍ أَخْبَرَهُ عَنِ ابْنِ الْأَسْقَعِ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ جَاءَهُمْ فِي صُفَّةِ الْمُهَاجِرِينَ فَسَأَلَهُ إِنْسَانٌ أَيُّ آيَةٍ فِي الْقُرْآنِ أَعْظَمُ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ اللهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ لَا تَأْخُذُهُ سِنَةٌ وَلَا نَوْمٌ

ابن اسقع کا آزاد کردہ غلام ایک سچا آدمی تھا، اس نے اسقع سے روایت بیان کی ہے کہ اس نے ابن سقع کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا کہ حضور نبی مکرم ﷺ مہاجرین کے صفہ میں تشریف لائے، تو ایک آدمی نے آپ سے عرض کی: قرآن کریم میں کون سی آیت (از روئے اجر و ثواب کے) بڑی ہے؟ تو حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: اللهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ لَا تَأْخُذُهُ سِنَةٌ وَلَا نَوْمٌ الی آخر الآیۃ۔

فائدہ: آیۃ الکرسی کے عظیم ہونے کی وجہ یہ ہے کہ اس میں اسماء اور صفات کے اصول جمع کر دیے گئے ہیں یعنی الٰہیت، وحدانیت، حیات، الملک، قدرت اور ارادہ۔ ابن رسلان نے بیان کیا ہے کہ اس آیت میں رسول اللہ ﷺ نے القیوم پڑھا ہے اور اس لفظ کی دو غیر متواتر قراءتیں القیام اور القیم بھی ہیں۔ اسی کو بیان کرنے کے لیے حدیث یہاں ذکر کی گئی ہے۔ (بذل المجہود ص 331 ج 16)

1۔ قال ابو داؤد الخ صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

3490۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ أَبِي الْحَجَّاجِ الْمِنْقَرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّهُ قَرَأَ هَيْتَ لَكَ فَقَالَ شَقِيقٌ إِنَّا نَقْرَؤُهَا هِئْتُ لَكَ يَعْنِي فَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ أَقْرَؤُهَا كَمَا عُلِّمْتُ أَحَبُّ إِلَيَّ

شقیق نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے هِئْتُ لَكَ پڑھا ہے۔ اور شقیق نے کہا ہے کہ ہم تو اسے هِئْتُ لَكَ پڑھتے ہیں، یعنی حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تو اسے اس طرح پڑھوں گا جیسے مجھے پڑھایا گیا ہے اور یہی میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے۔

3491۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ قَالَ قِيلَ لِعَبْدِ اللهِ إِنَّ أُنَاسًا يَقْرَءُونَ هَذِهِ الْآيَةَ وَقَالَتْ هِيتَ لَكَ فَقَالَ إِنِّي أَقْرَأُ كَمَا عُلِّمْتُ أَحَبُّ إِلَيَّ وَقَالَتْ هَيْتَ لَكَ

شقیق نے بیان کیا ہے کہ حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا گیا: بلاشبہ لوگ یہ آیت اس طرح پڑھتے ہیں وَقَالَتْ هَيْتَ لَكَ تو انہوں نے فرمایا: میں تو اس طرح پڑھوں گا جس طرح مجھے پڑھایا گیا ہے اور میرے نزدیک یہی زیادہ پسندیدہ ہے۔ وَقَالَتْ هَيْتَ لَكَ۔

3492۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ح وَحَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لِبَنِي إِسْرَائِيلَ ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَقُولُوا حِطَّةٌ تُغْفَرْ لَكُمْ خَطَايَاكُمْ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو فرمایا: ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَقُولُوا حِطَّةٌ تُغْفَرْ لَكُمْ خَطَايَاكُمْ

فائدہ: تاء کے ضمہ اور فاء کے فتحہ کے ساتھ صیغہ مجہول کی صورت میں ابن عامر کی قراءت ہے۔ جب کہ نافع نے اسے یاء مضموم کے ساتھ يُغْفَرْ لَكُمْ پڑھا ہے اور باقی تمام نے نون مفتوح اور فاء مکسور کے ساتھ نَغْفِرْ لَكُمْ پڑھا ہے۔

3493۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ نَزَلَ الْوَحْيُ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَرَأَ عَلَيْنَا سُورَةٌ أَنْزَلْنَاهَا وَفَرَضْنَاهَا قَالَ أَبُو دَاوُد يَعْنِي مُخَفَّفَةً حَتَّى أَتَى عَلَى هَذِهِ الْآيَاتِ

ہشام بن عروہ نے حضرت عروہ سے بیان کیا ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا: رسول اللہ ﷺ پر وحی نازل ہوئی اور آپ نے ہم پر اس طرح قراءت فرمائی أَنْزَلْنَاهَا وَفَرَضْنَاهَا۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ آپ نے راء کو مخفف پڑھا ہے یہاں تک کہ آپ ان آیات پر آ پہنچے (جو اس کے بعد ہیں)

فائدہ: اس کی قراءت میں قراء سبعہ کا اختلاف ہے۔ ابو کثیر اور ابن عمر نے راء کو مشدد پڑھا ہے اور باقی قراء نے مخفف پڑھا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

كِتَابُ الْحَمَّامِ (حمام (غسل کرنے) کے احکام کا بیان)

3494۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ أَبِي عُذْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم نَهَى عَنْ دُخُولِ الْحَمَّامَاتِ ثُمَّ رَخَّصَ لِلرِّجَالِ أَنْ يَدْخُلُوهَا فِي الْمَيَازِرِ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ علیہ السلام نے (مردوں اور عورتوں کو) حمام میں داخل ہونے سے منع فرمایا۔ پھر آپ علیہ السلام نے مردوں کو رخصت عطا فرمائی کہ وہ تہبند باندھ کر اس میں جا سکتے ہیں۔

فائدہ: مقصود یہ ہے کہ مردوزن کا اختلاط نہ ہو، کشف عورت اور بے پردگی سے اجتناب اور احتیاط لازم اور ضروری ہے۔

3495۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ جَمِيعًا عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ قَالَ دَخَلَ نِسْوَةٌ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ عَلَى عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا فَقَالَتْ مِمَّنْ أَنْتُنَّ قُلْنَ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ قَالَتْ لَعَلَّكُنَّ مِنَ الْكُورَةِ الَّتِي تَدْخُلُ نِسَاؤُهَا الْحَمَّامَاتِ قُلْنَ نَعَمْ قَالَتْ أَمَا إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ مَا مِنِ امْرَأَةٍ تَخْلَعُ ثِيَابَهَا فِي غَيْرِ بَيْتِهَا إِلَّا هَتَكَتْ مَا بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللّٰهِ تَعَالَى قَالَ أَبُو دَاوُدَ هَذَا حَدِيثُ جَرِيرٍ وَهُوَ أَتَمُّ وَلَمْ يَذْكُرْ جَرِيرٌ أَبَا الْمَلِيحِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم

ابوالملیح نے بیان کیا ہے کہ اہل شام کی کچھ عورتیں ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئیں تو آپ نے پوچھا: تم کہاں سے آئی ہو؟ انہوں نے کہا: ہم اہل شام میں سے ہیں۔ تو آپ نے فرمایا: شاید تم ایسے شہر سے ہو جہاں کی عورتیں حمام میں داخل ہوتی ہیں۔ انہوں نے کہا: ہاں۔ تو آپ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ علیہ السلام کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جو عورت اپنے گھر کے سوا کہیں اپنے کپڑے اتارتی ہے تو اس کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان جو پردہ ہے وہ پھٹ جاتا ہے۔ ابوداؤد نے کہا: یہ جریر کی روایت ہے اور یہ زیادہ مکمل ہے اور جریر نے ابوالملیح کا ذکر نہیں کیا بلکہ کہا: قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

3496۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زِيَادِ بْنِ أَنْعُمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ إِنَّهَا سَتُفْتَحُ لَكُمْ أَرْضُ الْعَجَمِ وَسَتَجِدُونَ فِيهَا بُيُوتًا يُقَالُ لَهَا الْحَمَّامَاتُ فَلَا يَدْخُلَنَّهَا الرِّجَالُ إِلَّا بِالْأُزُرِ وَامْنَعُوهَا النِّسَاءَ إِلَّا مَرِيضَةً أَوْ نُفَسَاءَ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ علیہ السلام نے فرمایا: عنقریب تمہارے لیے عجم کی زمین (علاقہ) فتح کی جائے گی اور عنقریب تم اس میں ایسے گھر پاؤ گے جنہیں حمامات کہا جاتا ہے۔ پس چاہیے کہ مرد بغیر تہبند کے ان میں داخل نہ ہوں اور مریضہ یا نفاس والی عورت کے سوا عورتوں کو بھی ان میں داخل ہونے سے منع کرو۔

بَابُ النَّهْيِ عَنِ التَّعَرِّي (ننگے ہونے سے نہی کا بیان)

3497۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نُفَيْلٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ الْعَرْزَمِيِّ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ يَعْلَى أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم رَأَى رَجُلًا يَغْتَسِلُ بِالْبَرَازِ بِلَا إِزَارٍ[1] فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ صلى الله عليه وسلم إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ حَيِيٌّ سِتِّيرٌ يُحِبُّ الْحَيَاءَ وَالسَّتْرَ فَإِذَا اغْتَسَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْتَتِرْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي خَلَفٍ حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ أَبُو دَاوُد الْأَوَّلُ أَتَمُّ

حضرت یعلی سے روایت ہے کہ رسول اللہ علیہ السلام نے ایک آدمی کو بغیر چادر باندھے کھلی زمین میں غسل کرتے دیکھا۔ تو آپ منبر پر تشریف فرما ہوئے۔ آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کی۔ پھر آپ نے فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ بہت حیاء والا ہے، پردہ پوش ہے، حیاء اور پردے کو پسند کرتا ہے۔ پس جب تم میں سے کوئی غسل کرے تو اسے چاہیے کہ وہ ستر ڈھانپ کر غسل کرے۔ محمد بن احمد بن ابی خلف، اسود بن عامر، ابوبکر بن عیاش نے عبدالملک بن ابی سلیمان عن عطاء عن صفوان بن یعلی عن ابیہ عن النبی علیہ السلام کی سند سے اس حدیث کو بیان کیا ہے۔ ابوداؤد نے کہا ہے: پہلی حدیث اتم ہے۔

فائدہ: جب غسل لوگوں کی موجودگی میں ہو تو پردہ واجب ہے اور اگر تنہائی میں ہو تو پردہ مستحب ہے۔ حضرت عیاض سے منقول ہے کہ جمہور علماء کے نزدیک خلوت میں ننگے بدن غسل کرنا جائز ہے۔ (بذل ص 339 ج 16)

3498۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ زُرْعَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جَرْهَدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ جَرْهَدٌ هَذَا مِنْ أَصْحَابِ الصُّفَّةِ أَنَّهُ قَالَ جَلَسَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم عِنْدَنَا وَفَخِذِي مُنْكَشِفَةٌ فَقَالَ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ الْفَخِذَ عَوْرَةٌ

زرعہ بن عبدالرحمن بن جرہد نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے، انہوں نے بیان کیا: یہ جرہد اصحاب صفہ میں سے تھے۔ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ علیہ السلام ہمارے پاس تشریف فرما تھے اور میری ران ننگی ہوگئی۔ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: کیا تو جانتا نہیں کہ ران بھی شرمگاہ ہے؟ (مقصود یہ ہے کہ اسے کھلا نہیں چھوڑنا چاہیے)

3499۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَهْلٍ الرَّمْلِيُّ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أُخْبِرْتُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ رضی الله عنه قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم لَا تَكْشِفْ فَخِذَكَ وَلَا تَنْظُرْ إِلَى فَخِذِ حَيٍّ وَلَا مَيِّتٍ قَالَ أَبُو دَاوُد هَذَا الْحَدِيثُ فِيهِ نَكَارَةٌ

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: تو اپنی ران نہ کھول اور نہ ہی زندہ اور مردہ آدمی کی ران کی طرف دیکھ۔ ابوداؤد نے کہا ہے: اس حدیث میں نکارت ہے۔

1۔ ایک نسخہ میں بلا ازار نہیں ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّعَرِّي (بدن ننگا ہو جانے کا بیان)

3500۔ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأُمَوِيُّ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ حَمَلْتُ حَجَرًا ثَقِيلًا فَبَيْنَا أَمْشِي فَسَقَطَ عَنِّي ثَوْبِي فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم خُذْ عَلَيْكَ ثَوْبَكَ وَلَا تَمْشُوا عُرَاةً

حضرت مسور بن مخرمہ نے بیان کیا ہے کہ میں ایک بھاری بھرکم پتھر اٹھائے ہوئے تھا۔ پس اس اثناء میں کہ میں چل رہا تھا کہ میرا کپڑا (تہبند) مجھ سے گر گیا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: تو اپنا کپڑا اوپر اٹھا لے اور تم ننگے بدن مت چلو۔

3501۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا أَبِي ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى نَحْوَهُ عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَوْرَاتُنَا مَا نَأْتِي مِنْهَا وَمَا نَذَرُ قَالَ احْفَظْ عَوْرَتَكَ إِلَّا مِنْ زَوْجَتِكَ أَوْ مَا مَلَكَتْ يَمِينُكَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِذَا كَانَ الْقَوْمُ بَعْضُهُمْ فِي بَعْضٍ قَالَ إِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ لَا يَرَيَنَّهَا أَحَدٌ فَلَا يَرَيَنَّهَا قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِذَا كَانَ أَحَدُنَا خَالِيًا قَالَ اللَّهُ أَحَقُّ أَنْ يُسْتَحْيَا مِنْهُ مِنَ النَّاسِ

بہز بن حکیم نے اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے بیان فرمایا: میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم ہماری شرمگاہیں، نہ ہم انہیں ڈھانپتے ہیں اور نہ ہم انہیں ننگا چھوڑتے ہیں۔ (یعنی کچھ حصہ ڈھانپ لیتے ہیں اور کچھ حصہ ننگا چھوڑ دیتے ہیں ہمیں کیا کرنا چاہیے) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو اپنی زوجہ یا کنیز کے سوا ہر ایک سے اپنی شرمگاہ کو محفوظ رکھ۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم جب بہت سے لوگ آپس میں ملے جلے ہوں تو؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تو استطاعت رکھے کہ کوئی بھی اسے نہ دیکھے تو پھر چاہیے کہ اسے کوئی نہ دیکھے۔ پھر میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم جب ہم میں سے کوئی خلوت میں ہو تو؟ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس کا زیادہ حق رکھتا ہے کہ لوگوں سے زیادہ اس سے حیاء کی جائے۔

فائدہ: شرم و حیاء کا دامن کسی حال میں بھی نہ چھوڑنا چاہیے چاہے آدمی خلوت و تنہائی میں ہو یا جلوت اور دوست احباب کی محفل میں ہو۔

3502۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ لَا يَنْظُرُ الرَّجُلُ إِلَى عُرْيَةِ الرَّجُلِ وَلَا الْمَرْأَةُ إِلَى عُرْيَةِ الْمَرْأَةِ وَلَا يُفْضِي الرَّجُلُ إِلَى الرَّجُلِ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ[1] وَلَا تُفْضِي الْمَرْأَةُ إِلَى الْمَرْأَةِ فِي ثَوْبٍ

حضرت عبد الرحمن بن ابی سعید خدری رضی اللہ عنہما نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی آدمی کسی آدمی کے ننگے بدن کی طرف نہ دیکھے اور نہ ہی کوئی عورت کسی عورت کے ننگے بدن کی طرف دیکھے اور کوئی مرد کسی مرد کے ساتھ ایک کپڑے میں نہ لیٹے اور نہ ہی کوئی عورت کسی عورت کے ساتھ ایک کپڑے میں لیٹے۔ (جبکہ

1۔ ایک نسخہ میں واحد نہیں ہے۔

دونوں کے مابین کوئی پردہ یا رکاوٹ حائل نہ ہو کیونکہ اس طرح فساد اور برائی پھیلنے کا قوی اندیشہ ہے، لہٰذا اس سے اجتناب ازحد لازم ہے)۔

3503۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ الْجُرَيْرِيِّ ح و حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ عَنْ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ الطُّفَاوَةِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم لَا يُفْضِيَنَّ رَجُلٌ إِلَى رَجُلٍ وَلَا امْرَأَةٌ إِلَى امْرَأَةٍ إِلَّا وَلَدًا أَوْ وَالِدًا قَالَ وَذَكَرَ الثَّالِثَةَ فَنَسِيتُهَا

ابونضرہ نے طفاوہ قبیلے کے ایک آدمی سے اور اس نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کوئی مرد کسی مرد کے ساتھ اور کوئی عورت کسی عورت کے ساتھ (ننگے بدن ایک کپڑے میں) نہ لیٹے سوائے بچے (جو چھوٹا ہو) یا والد کے (یعنی بچہ باپ کے ساتھ یا باپ بچے کے ساتھ لیٹ سکتا ہے)۔ راوی نے بیان کیا کہ آپ نے تیسرے فرد کا بھی ذکر کیا لیکن میں اسے بھول گیا۔ (اس میں احتمال یہ ہے کہ شاید اس سے مراد والدہ یا دادا یا انہیں کے رشتے کا کوئی آدمی ہو)۔ واللہ اعلم بالصواب (بذل ص346 ج16)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ اللِّبَاسِ (لباس کے احکام کا بیان)

3504۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا اسْتَجَدَّ ثَوْبًا سَمَّاهُ بِاسْمِهِ إِمَّا قَمِيصًا أَوْ عِمَامَةً ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ كَسَوْتَنِيهِ أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِهِ وَخَيْرِ مَا صُنِعَ لَهُ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهِ وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَهُ قَالَ أَبُو نَضْرَةَ فَكَانَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ ﷺ إِذَا لَبِسَ أَحَدُهُمْ ثَوْبًا جَدِيدًا قِيلَ لَهُ تُبْلَى وَيُخْلِفُ اللهُ تَعَالَى حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دِينَارٍ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ قَالَ أَبُو دَاوُد عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ لَمْ يَذْكُرْ فِيهِ أَبَا سَعِيدٍ وَحَمَّادُ ابْنُ سَلَمَةَ قَالَ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ أَبُو دَاوُد حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ وَالثَّقَفِيُّ سَمَاعُهُمَا وَاحِدٌ[1]

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ جب کوئی کپڑا پاتے، تو اس کا نام لے کر پکارتے یعنی قمیص ہوتی یا عمامہ (دستار) شریف ہوتا۔ پھر یہ دعا کرتے: اے اللہ! تیرے لیے ہی سب تعریفات ہیں، تو نے ہی مجھے یہ لباس پہنایا ہے۔ میں تجھ سے اس کی بھلائی اور خیر کی التجا کرتا ہوں اور اس کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں جس کے لیے اسے بنایا گیا اور میں تجھ سے اس کے شر سے اور اس کے شر سے جس کے لیے اسے بنایا گیا ہے پناہ مانگتا ہوں۔

ابونصرہ نے کہا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کے اصحاب میں سے جب کوئی نیا کپڑا پہنتا تو اسے یہ کہا جاتا تھا: تو اسے پرانا کرے اور اللہ تعالیٰ اس کے بعد تجھے اور عطا فرمائے (گویا اس کے لیے درازی عمر کی دعا بھی ہے اور اللہ تعالیٰ کی عطاء پر شکران نعمت کا اظہار بھی)۔

مسدد، عیسیٰ بن یونس نے جریری سے اپنی اسناد کے ساتھ اسی طرح روایت بیان کی ہے۔ مسلم بن ابراہیم، محمد بن دینار نے جریری سے ان کی اسناد کے ساتھ اور اسی مفہوم کی حدیث بیان کی ہے۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ عبدالوہاب ثقفی نے اس کی سند سے حضرت ابوسعید کا ذکر نہیں کیا۔ اور حماد بن سلمہ نے کہا ہے: عن الجریری عن ابی العلاء عن النبی ﷺ۔

ابوداؤد نے کہا ہے کہ حماد بن سلمہ اور ثقفی دونوں کا سماع ایک ہے۔

3505۔ حَدَّثَنَا نُصَيْرُ بْنُ الْفَرَجِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ يَعْنِي ابْنَ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ أَبِي مَرْحُومٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ مَنْ أَكَلَ طَعَامًا ثُمَّ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَطْعَمَنِي هَذَا الطَّعَامَ وَرَزَقَنِيهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِنِّي وَلَا قُوَّةٍ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ قَالَ وَمَنْ لَبِسَ ثَوْبًا فَقَالَ

1۔ قال ابوداؤد حماد بن سلمة الخ صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي كَسَانِي هٰذَا الثَّوْبَ وَرَزَقَنِيهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِنِّي وَلَا قُوَّةٍ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ

حضرت سہل بن معاذ بن انس نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کسی نے کھانا کھایا اور پھر یہ کہا: سب تعریفیں اس اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے مجھے یہ کھانا کھلایا اور اس نے مجھے یہ عطا فرمایا میری جانب سے کسی حرکت اور قوت کے بغیر، تو اس کے اگلے پچھلے سب گناہ معاف کر دیے گئے۔ فرمایا: اور جس کسی نے کوئی نیا کپڑا پہنا، پھر یہ کہا: سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھے یہ کپڑا پہنایا اور میری محنت و مشقت اور قوت کے بغیر مجھے یہ عطا فرمایا اس کے اگلے پچھلے سب گناہ معاف کر دیے گئے۔

بَاب فِيمَا يُدْعَى لِمَنْ لَبِسَ ثَوْبًا جَدِيدًا (جو نیا کپڑا پہنے اس کے لیے کون سی دعا مانگی جائے؟)

3506۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ الْجَرَّاحِ الْأَذَنِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أُمِّ خَالِدٍ بِنْتِ خَالِدِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أُتِيَ بِكِسْوَةٍ فِيهَا خَمِيصَةٌ صَغِيرَةٌ فَقَالَ مَنْ تَرَوْنَ أَحَقُّ بِهٰذِهِ فَسَكَتَ الْقَوْمُ فَقَالَ ائْتُونِي بِأُمِّ خَالِدٍ فَأُتِيَ بِهَا فَأَلْبَسَهَا إِيَّاهَا ثُمَّ قَالَ أَبْلِي وَأَخْلِقِي مَرَّتَيْنِ وَجَعَلَ يَنْظُرُ إِلَى عَلَمٍ فِي الْخَمِيصَةِ أَحْمَرَ أَوْ أَصْفَرَ وَيَقُولُ سَنَاهْ سَنَاهْ يَا أُمَّ خَالِدٍ وَسَنَاهْ فِي كَلَامِ الْحَبَشَةِ الْحَسَنُ

ام خالد بنت خالد بن سعید بن العاص سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس کئی کپڑے لائے گئے: ان میں سے سیاہ رنگ کی دھاری دار چھوٹی سی اونی چادر بھی تھی۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم اس کا زیادہ مستحق کسے خیال کرتے ہو؟ تو ساری قوم خاموش رہی۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: تم ام خالد کو میرے پاس لاؤ۔ چنانچہ اسے لایا گیا تو آپ ﷺ نے اسے وہ چادر پہنا دی۔ پھر ارشاد فرمایا: تو اسے پھاڑے اور اسے پرانا کرے (مراد یہ ہے کہ تو دیر تک زندہ رہے) آپ نے یہی دعا دوبارہ فرمائی اور آپ ﷺ چادر کی تصاویر کی طرف دیکھنے لگے وہ سرخ رنگ کی تھیں یا زرد رنگ کی۔ اور فرماتے جاتے: سناہ سناہ اے ام خالد! اور لغت حبشہ میں سناہ حسن اور خوبصورتی کو کہتے ہیں۔

بَاب مَا جَاءَ فِي الْقَمِيصِ (قمیص سے متعلقہ روایات کا بیان)

3507۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنْ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ بْنِ خَالِدٍ الْحَنَفِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ أَحَبُّ الثِّيَابِ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ الْقَمِيصَ

حضرت عبداللہ بن بریدہ نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے نزدیک لباس میں سب سے زیادہ پسندیدہ قمیص تھی۔

3508۔ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا أَبُو تُمَيْلَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْمُؤْمِنِ بْنُ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ لَمْ يَكُنْ ثَوْبٌ أَحَبَّ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مِنْ قَمِيصٍ[1]

1۔ حدیث نمبر 3508 صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

حضرت عبداللہ بن بریدہ نے اپنے باپ سے اور انہوں نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: رسول اللہ علیہ کے نزدیک قمیص سے زیادہ پسندیدہ اور کوئی کپڑا نہ تھا۔

3509۔ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ بُدَيْلِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ قَالَتْ كَانَتْ يَدُ كُمِّ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم إِلَى الرُّسْغِ

شہر بن حوشب نے حضرت اسماء بنت یزید سے روایت کیا ہے، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ علیہ کی قمیص کا بازو کلائی تک ہوتا تھا۔

بَاب مَا جَاءَ فِي الْأَقْبِيَةِ (قباء سے متعلقہ روایات کا بیان)

3510۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَيَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ مَوْهَبٍ الْمَعْنَى أَنَّ اللَّيْثَ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ حَدَّثَهُمْ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ أَنَّهُ قَالَ قَسَمَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم أَقْبِيَةً وَلَمْ يُعْطِ مَخْرَمَةَ شَيْئًا فَقَالَ مَخْرَمَةُ يَا بُنَيَّ انْطَلِقْ بِنَا إِلَى رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ قَالَ ادْخُلْ فَادْعُهُ لِي قَالَ فَدَعَوْتُهُ فَخَرَجَ إِلَيْهِ وَعَلَيْهِ قَبَاءٌ مِنْهَا فَقَالَ خَبَأْتُ هَذَا لَكَ قَالَ فَنَظَرَ إِلَيْهِ زَادَ ابْنُ مَوْهَبٍ مَخْرَمَةُ ثُمَّ اتَّفَقَا قَالَ رَضِيَ مَخْرَمَةُ قَالَ قُتَيْبَةُ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ لَمْ يُسَمِّهِ

حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے بیان کیا: رسول اللہ علیہ نے قبائیں تقسیم فرمائیں اور آپ نے مخرمہ کو کوئی شے عطا نہ فرمائی۔ تو مخرمہ نے کہا: اے میرے بیٹے! ہمارے ساتھ رسول اللہ علیہ کے پاس چلو۔ چنانچہ میں ان کے ساتھ چل پڑا۔ انہوں نے مجھے کہا: تو اندر جا اور میری جانب سے آپ کو باہر بلاؤ۔ مسور کہتے ہیں: سو میں نے آپ کو بلایا۔ آپ علیہ مخرمہ کی طرف باہر تشریف لائے اور آپ ان میں سے ایک قباء پہنے ہوئے تھے اور آتے ہی فرمایا: میں نے یہ قباء تیرے لیے مخفی رکھی ہے۔ تو مخرمہ نے آپ علیہ کی طرف دیکھا۔ ابن موہب نے لفظ مخرمہ کا اس میں اضافہ کیا ہے پھر آگے دونوں راوی متفق ہیں کہ آپ علیہ نے فرمایا: مخرمہ راضی ہو گیا۔ قتیبہ نے کہا ہے: عن ابن ابی ملیکۃ انہوں نے ان کا نام ذکر نہیں کیا۔

بَاب فِي لُبْسِ الشُّهْرَةِ (شہرت کے لیے لباس پہننے کا بیان)

3511۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ عِيسَى عَنْ شَرِيكٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي زُرْعَةَ عَنِ الْمُهَاجِرِ الشَّامِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ فِي حَدِيثِ شَرِيكٍ يَرْفَعُهُ قَالَ مَنْ لَبِسَ ثَوْبَ شُهْرَةٍ أَلْبَسَهُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَوْبًا مِثْلَهُ زَادَ عَنْ أَبِي عَوَانَةَ ثُمَّ تُلَهَّبُ فِيهِ النَّارُ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ قَالَ ثَوْبَ مَذَلَّةٍ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے اور محمد بن عیسیٰ نے حدیث شریک میں کہا ہے: یرفعہ یعنی وہ اسے مرفوعاً بیان کرتے ہیں کہ آپ علیہ نے فرمایا: جس کسی نے شہرت کے لیے لباس پہنا، اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن اسی کی مثل

لباس پہنائے گا۔ اور ابوعوانہ سے یہ زائد مروی ہے کہ پھر اس لباس میں آگ بھڑکا دی جائے گی۔

مسدد اور ابوعوانہ نے بیان کیا ہے کہ آپ نے فرمایا: (اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن) ذلت و رسوائی کا لباس پہنائے گا۔

3512۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ ثَابِتٍ حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي مُنِيبٍ الْجُرَشِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی قوم سے مشابہت اختیار کی، تو وہ ان میں سے ہوگا (یعنی جس نے اپنی وضع قطع اور عادات و اطوار میں کسی قوم سے مشابہت اختیار کی چاہے وہ کفار ہوں یا فساق و فجار یا پھر صالحین و نیکوکار تو وہ انہیں میں سے سمجھا جائے گا)۔

بَابٌ فِي لُبْسِ الصُّوفِ وَالشَّعَرِ (اون اور بالوں کا لباس پہننے کا بیان)

3513۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَوْهَبٍ الرَّمْلِيُّ وَحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ شَيْبَةَ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ خَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَعَلَيْهِ مِرْطٌ مُرَحَّلٌ مِنْ شَعَرٍ أَسْوَدَ وَقَالَ حُسَيْنٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے درآنحالیکہ آپ ﷺ سیاہ بالوں سے بنی ہوئی دھاری دار چادر اپنے اوپر لیے ہوئے تھے۔ (مرحل کا یہ معنی بھی بیان کیا گیا ہے کہ اس پر پالان کی مثل تصاویر بنی ہوئی تھیں)۔ حسین نے کہا ہے: ہمیں یحییٰ بن زکریا نے یہ حدیث بیان کی ہے)۔

3514۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْعَلَاءِ الزُّبَيْدِيُّ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عَقِيلِ بْنِ مُدْرِكٍ عَنْ لُقْمَانَ بْنِ عَامِرٍ عَنْ عُتْبَةَ بْنِ عَبْدٍ السُّلَمِيِّ قَالَ اسْتَكْسَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَكَسَانِي خَيْشَتَيْنِ فَلَقَدْ رَأَيْتُنِي وَأَنَا أَكْسَى أَصْحَابِي

لقمان بن عامر نے عتبہ بن عبد السلمی سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے بیان کیا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے لباس طلب کیا، تو آپ ﷺ نے مجھے کتان کے دو کپڑے پہنا دیے۔ تحقیق میں نے اپنے آپ کو دیکھا تو میں نے لباس کے اعتبار سے اپنے آپ کو اپنے ساتھیوں سے بہتر خیال کیا۔

3515۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ قَالَ لِي أَبِي يَا بُنَيَّ لَوْ رَأَيْتَنَا وَنَحْنُ مَعَ نَبِيِّنَا ﷺ وَقَدْ أَصَابَتْنَا السَّمَاءُ حَسِبْتَ أَنَّ رِيحَنَا رِيحُ الضَّأْنِ

حضرت ابوبردہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے بیان کیا: میرے باپ نے مجھے کہا: اے میرے بیٹے! اگر تو ہمیں دیکھتا اس حال میں کہ ہم اپنے نبی مکرم ﷺ کے ساتھ ہوتے اور ہمیں بارش آلیتی، تو تجھے گمان ہونے لگتا کہ ہماری بو بھیڑوں کی بو کی مثل ہے (یعنی چونکہ ہم اون کا لباس پہنتے تھے اس وجہ سے اس سے بھیڑوں اور بکریوں کی بو آتی تھی)۔

3516۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا عُمَارَةُ بْنُ زَاذَانَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ مَلِكَ ذِي يَزَنَ أَهْدَى إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ حُلَّةً أَخَذَهَا بِثَلَاثَةٍ وَثَلَاثِينَ بَعِيرًا أَوْ ثَلَاثٍ وَثَلَاثِينَ نَاقَةً فَقَبِلَهَا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بادشاہ ذی یزن نے رسول اللہ علیہ السلام کی طرف ایک حلہ بطور ہدیہ تحفہ بھیجا۔ جسے اس نے تینتیس اونٹوں یا اتنی ہی اونٹنیوں کے بدلے لیا تھا تو آپ علیہ السلام نے اسے قبول فرمالیا۔

3517۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ إِسْحَقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ اشْتَرَى حُلَّةً بِبِضْعَةٍ وَعِشْرِينَ قَلُوصًا فَأَهْدَاهَا إِلَى ذِي يَزَنَ

اسحاق بن عبداللہ بن حارث سے روایت ہے کہ رسول اللہ علیہ السلام نے بیس سے کچھ زائد اونٹنیوں کے عوض ایک حلہ (مراد دو کپڑے ہیں) خریدا اور پھر ذی یزن کی طرف اسے ہدیہ بھیجا۔ واللہ اعلم بالصواب۔

بَاب لِبَاسِ الْغَلِيظِ (موٹا لباس پہننے کا بیان)

3518۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ح و حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ الْمُغِيرَةِ الْمَعْنَى عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا فَأَخْرَجَتْ إِلَيْنَا إِزَارًا غَلِيظًا مِمَّا يُصْنَعُ بِالْيَمَنِ وَكِسَاءً مِنَ الَّتِي يُسَمُّونَهَا الْمُلَبَّدَةَ فَأَقْسَمَتْ بِاللهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قُبِضَ فِي هَذَيْنِ الثَّوْبَيْنِ

حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: میں ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس حاضر ہوا تو وہ ہماری طرف ایک موٹی چادر نکال کر لائیں جو یمن میں بنائی جاتی ہے اور ایک کمبل جسے وہ ملبدہ کا نام دیتے تھے اور پھر انہوں نے اللہ کی قسم کھا کر فرمایا: بلاشبہ رسول اللہ علیہ السلام کا وصال انہیں دو کپڑوں میں ہوا۔

3519۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ خَالِدٍ أَبُو ثَوْرٍ الْكَلْبِيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ بْنِ الْقَاسِمِ الْيَمَامِيُّ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو زُمَيْلٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا خَرَجَتِ الْحَرُورِيَّةُ أَتَيْتُ عَلِيًّا رضی اللہ عنہ فَقَالَ ائْتِ هَؤُلَاءِ الْقَوْمَ فَلَبِسْتُ أَحْسَنَ مَا يَكُونُ مِنْ حُلَلِ الْيَمَنِ قَالَ أَبُو زُمَيْلٍ وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَجُلًا جَمِيلًا جَهِيرًا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَأَتَيْتُهُمْ فَقَالُوا مَرْحَبًا بِكَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ مَا هَذِهِ الْحُلَّةُ قَالَ مَا تَعِيبُونَ عَلَيَّ لَقَدْ رَأَيْتُ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ أَحْسَنَ مَا يَكُونُ مِنَ الْحُلَلِ قَالَ أَبُو دَاوُد اسْمُ أَبِي زُمَيْلٍ سِمَاكُ بْنُ الْوَلِيدِ الْحَنَفِيُّ[1]

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ہے کہ جب حروریہ (برگشتہ ہو کر) نکلے تو میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو آپ نے فرمایا: تم اس قوم کے پاس جاؤ۔ چنانچہ میں یمن کے بنے ہوئے حلوں میں سے انتہائی خوبصورت لباس پہنے ہوئے وہاں گیا۔ راوی حدیث ابوزمیل نے بیان کیا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما انتہائی خوبصورت اور وجیہ آدمی تھے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میں ان کے پاس آیا تو انہوں نے کہا: اے ابن عباس! مرحبا۔ یہ حلہ کیسا ہے؟ تو آپ نے جواب فرمایا: جس پر تم مجھے طعنہ اور عیب دے رہے ہو۔ تحقیق میں نے رسول اللہ علیہ السلام کو اس سے زیادہ خوبصورت حلہ پہنے ہوئے دیکھا ہے۔ ابوداؤد نے کہا ہے: ابوزمیل کا نام سماک بن ولید حنفی ہے۔

1۔ قال ابوداؤد الخ صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْخَزِّ (خز سے متعلقہ روایات کا بیان)

3520۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَنْمَاطِيُّ الْمِصْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللهِ الرَّازِيُّ ح وحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو أَخْبَرَنِي أَبِي عَبْدِ اللهِ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ سَعْدٍ قَالَ رَأَيْتُ رَجُلًا بِبُخَارَى عَلَى بَغْلَةٍ بَيْضَاءَ عَلَيْهِ عِمَامَةُ خَزٍّ سَوْدَاءُ فَقَالَ كَسَانِيهَا رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم هَذَا لَفْظُ عُثْمَانَ وَالْإِخْبَارُ فِي حَدِيثِهِ

ابوعبداللہ بن سعد نے اپنے باپ سعد سے بیان کیا ہے کہ میں نے بخارا میں ایک آدمی کو سفید خچر پر سوار دیکھا۔ اس کے سر پر سیاہ خز کا عمامہ تھا (خز سے مراد ایسا کپڑا ہے جو ریشم اور اون کو ملا کر بنا جائے) اس نے کہا: مجھے یہ عمامہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہنایا ہے۔ یہ عثمان کے الفاظ ہیں اور ان کی حدیث میں اخبار ہے۔

3521۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ نَجْدَةَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَطِيَّةُ بْنُ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ غَنْمٍ الْأَشْعَرِيَّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو عَامِرٍ أَوْ أَبُو مَالِكٍ وَاللهِ يَمِينٌ أُخْرَى مَا كَذَّبَنِي أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ لَيَكُونَنَّ مِنْ أُمَّتِي أَقْوَامٌ يَسْتَحِلُّونَ الْخَزَّ وَالْحَرِيرَ وَذَكَرَ كَلَامًا قَالَ يُمْسَخُ مِنْهُمْ آخَرُونَ قِرَدَةً وَخَنَازِيرَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَعِشْرُونَ نَفْسًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم أَوْ أَكْثَرُ لَبِسُوا الْخَزَّ مِنْهُمْ أَنَسٌ وَالْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ[1]

ابو عامر یا ابو مالک نے بیان کیا ہے: قسم بخدا! مجھے کسی نے نہیں جھٹلایا کہ اس نے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے (یعنی میرے سماع میں کسی نے شک نہیں کیا) کہ میری امت میں ایسے لوگ ہوں گے جو خز اور ریشم کو حلال سمجھنے لگیں گے۔ پھر کچھ اور بیان کیا پھر فرمایا: ان میں سے کچھ کو بندر اور کچھ کو خنزیر بنا دیا جائے گا قیامت کے دن تک۔

ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے بیس افراد ہیں یا اس سے بھی زیادہ جنہوں نے خز (یعنی اون ملا ریشمی کپڑا) پہنا ہے۔ ان میں سے حضرت انس اور حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما بھی ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي لُبْسِ الْحَرِيرِ (ریشم پہننے کے بارے میں روایات کا بیان)

3522۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَأَى حُلَّةً سِيَرَاءَ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ تُبَاعُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ لَوْ اشْتَرَيْتَ هَذِهِ فَلَبِسْتَهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَلِلْوَفْدِ[2] إِذَا قَدِمُوا عَلَيْكَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم إِنَّمَا يَلْبَسُ هَذِهِ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ فِي الْآخِرَةِ ثُمَّ جَاءَ رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم مِنْهَا حُلَلٌ فَأَعْطَى عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ مِنْهَا حُلَّةً فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللهِ كَسَوْتَنِيهَا وَقَدْ قُلْتَ فِي حُلَّةِ عُطَارِدٍ مَا قُلْتَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم إِنِّي لَمْ أَكْسُكَهَا لِتَلْبَسَهَا فَكَسَاهَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَخًا لَهُ مُشْرِكًا بِمَكَّةَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ وَعَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِيهِ بِهَذِهِ الْقِصَّةِ

1۔ قال ابو داؤد الخ صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

2۔ ایک نسخہ میں وللوفود ہے۔

قَالَ حُلَّةُ إِسْتَبْرَقٍ وَقَالَ فِيهِ ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَيْهِ بِجُبَّةِ دِيبَاجٍ وَقَالَ تَبِيعُهَا وَتُصِيبُ بِهَا حَاجَتَكَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مسجد کے دروازے کے قریب ریشمی حلہ دیکھا جو بیچا جارہا تھا۔ تو انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ اگر آپ اسے خرید فرمالیں اور آپ اسے جمعہ کے دن اور کسی وفد سے ملاقات کے دن پہنا کریں (تو انتہائی خوبصورت لگے گا)۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسے وہ پہنے گا جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہ ہوگا۔ پھر ان میں سے کچھ حلے رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے تو آپ نے ان میں سے ایک حلہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو عطا فرمایا۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ آپ نے مجھے وہ حلہ پہننے کے لیے عطا فرمایا ہے حالانکہ آپ نے عطارد کے حلہ کے بارے میں اس طرح فرمایا تھا جو فرمایا تھا۔ (عطارد اس آدمی کا نام ہے جو مسجد کے پاس حلہ بیچ رہا تھا) تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ میں نے وہ اس لیے نہیں دیا کہ تم اسے پہن لو۔ پھر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے وہ حلہ اپنے ایک مشرک بھائی کو مکہ مکرمہ میں دے دیا۔ (اس کا نام عثمان بن حکیم تھا)

احمد بن صالح، ابن وہب، یونس اور عمرو بن حارث نے ابن شہاب عن سالم بن عبداللہ عن ابیہ کی سند سے یہی واقعہ بیان کیا ہے اور اس میں حلہ استبرق کے الفاظ ہیں اور اس میں مزید یہ ہے کہ پھر آپ نے حضرت عمر کی طرف دیباج کا جبہ بھیجا اور فرمایا: تم اسے بیچ دو اور اس کے ساتھ اپنی حاجات وضروریات پوری کرو۔

3523۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ الْأَحْوَلُ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ قَالَ كَتَبَ عُمَرُ إِلَى عُتْبَةَ بْنِ فَرْقَدٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنِ الْحَرِيرِ إِلَّا مَا كَانَ هَكَذَا وَهَكَذَا أُصْبُعَيْنِ وَثَلَاثَةً وَأَرْبَعَةً

ابوعثمان النہدی نے بیان کیا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عتبہ بن فرقد کی طرف لکھا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ریشم سے منع فرمایا ہے سوائے اس کے کہ وہ اتنا اور اتنا یعنی دو، تین اور چار انگلیاں ہو۔

3524۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي عَوْنٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا صَالِحٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ أُهْدِيَتْ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ حُلَّةٌ سِيَرَاءُ فَأَرْسَلَ بِهَا إِلَيَّ فَلَبِسْتُهَا فَأَتَيْتُهُ فَرَأَيْتُ الْغَضَبَ فِي وَجْهِهِ وَقَالَ إِنِّي لَمْ أُرْسِلْ بِهَا إِلَيْكَ لِتَلْبَسَهَا وَأَمَرَنِي فَأَطَرْتُهَا بَيْنَ نِسَائِي

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو ریشمی حلہ بطور ہدیہ پیش کیا گیا تو آپ ﷺ نے میری طرف بھیجا۔ پس میں نے اسے پہنا اور آپ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا۔ تو میں نے آپ کے چہرہ مقدس پر غضب کے آثار دیکھے۔ اور آپ نے فرمایا: میں نے تمہاری طرف یہ اس لیے نہیں بھیجا تھا کہ تم اسے پہن لو۔ پھر آپ نے مجھے حکم ارشاد فرمایا تو میں نے اسے اپنی عورتوں کے درمیان تقسیم کردیا۔

بَابُ مَنْ كَرِهَهُ (ان کا بیان جنہوں نے اسے مکروہ جانا)

3525۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى عَنْ لُبْسِ الْقَسِّيِّ وَعَنْ لُبْسِ الْمُعَصْفَرِ وَعَنْ تَخَتُّمِ الذَّهَبِ وَعَنِ الْقِرَاءَةِ

فِي الرُّكُوعِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ يَعْنِي الْمَرْوَزِيَّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا قَالَ عَنِ الْقِرَاءَةِ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بِهَذَا زَادَ وَلَا أَقُولُ نَهَاكُمْ

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ریشم پہننے سے، عصفر سے رنگے ہوئے کپڑے پہننے سے، سونے کی انگوٹھی پہننے سے اور رکوع میں قراءت کرنے سے منع فرمایا۔

احمد بن محمد مروزی، عبدالرزاق، معمر سے زہری عن ابراہیم بن عبداللہ بن حنین عن ابیہ کی سند سے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ سے اسی طرح روایت کیا ہے اور اس میں یہ بیان کیا ہے کہ آپ نے رکوع اور سجود میں قراءت کرنے سے منع فرمایا ہے۔

موسیٰ بن اسماعیل، حماد نے محمد بن عمرو عن ابراہیم بن عبداللہ کی سند سے یہ روایت بیان کی ہے اور اس میں یہ زائد ہے: میں نہیں کہتا کہ آپ نے تمہیں منع فرمایا ہے۔

3526۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ مَلِكَ الرُّومِ أَهْدَى إِلَى النَّبِيِّ ﷺ مُسْتُقَةً مِنْ سُنْدُسٍ فَلَبِسَهَا فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى يَدَيْهِ تَذَبْذَبَانِ ثُمَّ بَعَثَ بِهَا إِلَى جَعْفَرٍ فَلَبِسَهَا ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِنِّي لَمْ أُعْطِكَهَا لِتَلْبَسَهَا قَالَ فَمَا أَصْنَعُ بِهَا قَالَ أَرْسِلْ بِهَا إِلَى أَخِيكَ النَّجَاشِيِّ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ شاہ روم نے حضور نبی مکرم ﷺ کی طرف باریک اور انتہائی لطیف ریشم (سندس) کا ایک چغہ بطور تحفہ بھیجا۔ آپ ﷺ نے اسے پہنا اور میں آپ کے ہاتھوں کی طرف دیکھ رہا تھا کہ وہ حرکت کر رہے تھے۔ پھر آپ نے وہ حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کی طرف بھیج دیا۔ تو آپ نے اسے پہنا اور آپ ﷺ کے پاس حاضر ہوئے۔ تو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں نے تجھے یہ اس لیے نہیں دیا تھا کہ تو اسے پہن لے۔ انہوں نے عرض کی: پھر میں اسے کیا کروں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو اسے اپنے بھائی نجاشی کی طرف بھیج دے۔

3527۔ حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ قَالَ لَا أَرْكَبُ الْأُرْجُوَانَ وَلَا أَلْبَسُ الْمُعَصْفَرَ وَلَا أَلْبَسُ الْقَمِيصَ الْمُكَفَّفَ بِالْحَرِيرِ قَالَ وَأَوْمَأَ الْحَسَنُ إِلَى جَيْبِ قَمِيصِهِ قَالَ وَقَالَ أَلَا وَطِيبُ الرِّجَالِ رِيحٌ لَا لَوْنَ لَهُ أَلَا وَطِيبُ النِّسَاءِ لَوْنٌ لَا رِيحَ لَهُ قَالَ سَعِيدٌ أُرَاهُ قَالَ إِنَّمَا حَمَلُوا قَوْلَهُ فِي طِيبِ النِّسَاءِ عَلَى أَنَّهَا إِذَا خَرَجَتْ فَأَمَّا إِذَا كَانَتْ عِنْدَ زَوْجِهَا فَلْتَتَطَيَّبْ بِمَا شَاءَتْ

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: میں سرخ اون کے زین پوش پر سوار نہیں ہوتا اور میں عصفر سے رنگا ہوا کپڑا نہیں پہنتا اور نہ میں ایسی قمیص پہنتا ہوں جسے ریشم سے بند لگا ہوا ہو اور حسن نے اس سے اشارہ اپنی قمیص کے گریبان کی طرف کیا۔ اور فرمایا: خبردار! آگاہ رہو مردوں کی خوشبو ایسی ہوا ہے جس کی رنگت نہ ہو (یعنی خوشبو تو ہو لیکن اس کا کوئی ظاہر رنگ نہ ہو جیسا کہ گلاب وغیرہ) اور آگاہ رہو! عورتوں کی خوشبو ایسا رنگ ہے جس کی ہوا نہ

ہو (یعنی وہ نظر تو آئے لیکن اس کی خوشبو دوسرے تک نہ پہنچے جیسے مہندی وغیرہ) سعید نے کہا ہے کہ گمان یہ ہے کہ علماء نے عورتوں کی خوشبو کے بارے میں قول کو اس معنی پر محمول کیا ہے کہ ایسا تب ہے جب وہ عورت اپنے خاوند کے گھر سے باہر نکلے۔ اور جب وہ اپنے خاوند کے پاس اس کے گھر میں ہو تو پھر جو چاہے وہی خوشبو لگائے۔

3528۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَوْهَبِ الْهَمْدَانِيُّ أَخْبَرَنَا الْمُفَضَّلُ يَعْنِي ابْنَ فَضَالَةَ عَنْ عَيَّاشِ بْنِ عَبَّاسِ الْقِتْبَانِيِّ عَنْ أَبِي الْحُصَيْنِ يَعْنِي الْهَيْثَمَ بْنَ شَفِيٍّ قَالَ خَرَجْتُ أَنَا وَصَاحِبٌ لِي يُكْنَى أَبَا عَامِرٍ رَجُلٌ مِنَ الْمَعَافِرِ لِنُصَلِّيَ بِإِيلِيَاءَ وَكَانَ قَاصُّهُمْ رَجُلٌ مِنَ الْأَزْدِ يُقَالُ لَهُ أَبُو رَيْحَانَةَ مِنَ الصَّحَابَةِ قَالَ أَبُو الْحُصَيْنِ فَسَبَقَنِي صَاحِبِي إِلَى الْمَسْجِدِ ثُمَّ رَدِفْتُهُ[1] فَجَلَسْتُ إِلَى جَنْبِهِ فَسَأَلَنِي هَلْ أَدْرَكْتَ قَصَصَ أَبِي رَيْحَانَةَ قُلْتُ لَا قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم عَنْ عَشْرٍ عَنِ الْوَشْرِ وَالْوَشْمِ وَالنَّتْفِ وَعَنْ مُكَامَعَةِ الرَّجُلِ الرَّجُلَ بِغَيْرِ شِعَارٍ وَعَنْ مُكَامَعَةِ الْمَرْأَةِ الْمَرْأَةَ بِغَيْرِ شِعَارٍ وَأَنْ يَجْعَلَ الرَّجُلُ فِي أَسْفَلِ ثِيَابِهِ حَرِيرًا مِثْلَ الْأَعَاجِمِ أَوْ يَجْعَلَ عَلَى مَنْكِبَيْهِ حَرِيرًا مِثْلَ الْأَعَاجِمِ وَعَنِ النُّهْبَى وَرُكُوبِ النُّمُورِ وَلُبُوسِ الْخَاتَمِ إِلَّا لِذِي سُلْطَانٍ قَالَ أَبُو دَاوُد الَّذِي تَفَرَّدَ بِهِ مِنْ هَذَا الْحَدِيثِ ذِكْرُ الْخَاتَمِ[2]

ابو الحصین الہیثم بن شفی نے بیان کیا ہے کہ میں اپنے ساتھی کے ہمراہ نکلا، اس کی کنیت ابو عامر تھی اور وہ بنی معافر کا ایک آدمی تھا، تاکہ ہم بیت المقدس میں جا کر نماز پڑھیں۔ اس وقت ان کا خطیب بنی ازد کا ایک آدمی تھا جسے ابو ریحانہ کہا جاتا تھا اور وہ صحابہ کرام میں سے تھا۔ ابو الحصین نے کہا: میرا ساتھی مجھ سے پہلے مسجد کی جانب گیا پھر اس کے پیچھے میں بھی گیا اور جا کر اس کے پہلو میں بیٹھ گیا۔ تو اس نے مجھ سے پوچھا: کیا تو ابو ریحانہ کے واقعہ پر آگاہ ہوا ہے؟ میں نے کہا: نہیں۔ پھر اس نے کہا: میں نے اسے یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دس چیزوں سے منع فرمایا ہے: دانتوں کو رگڑ کر باریک کرنے سے، بڑھاپے کے بال اکھیڑنے سے، بغیر لباس کے ایک مرد کے دوسرے مرد کے پاس سونے سے اور اسی طرح بغیر لباس کے ایک عورت کے دوسری عورت کے پاس لیٹنے سے، عجمیوں کی طرح کسی آدمی کو اپنے کپڑوں کے نیچے ریشم پہننے سے، یا عجمیوں کی مثل اپنے کندھوں پر ریشم کا کپڑا ڈالنے سے، کسی کا سامان اچک لینے سے، چیتوں کی کھال پہننے سے اور صاحب سلطنت کے سوا (مراد مفتی، قاضی اور سلطان وقت یا ہر وہ فرد جسے مہر لگانے کے لیے انگوٹھی کی ضرورت ہو) کسی اور کو انگوٹھی پہننے سے۔ ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ یہ اس حدیث میں انگوٹھی کا ذکر کرنے میں منفرد ہے۔

3529۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبِيدَةَ عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ قَالَ نُهِيَ عَنْ مَيَاثِرِ الْأُرْجُوَانِ

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ سرخ زین پوش سے منع کیا گیا ہے۔

3530۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ وَمُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ هُبَيْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ

1۔ ایک نسخہ میں ثم ردفتہ کے بجائے ثم جئت ہے۔

2۔ قال ابوداؤد الخ صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

عنہ قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ وَعَنْ لُبْسِ الْقَسِّيِّ وَالْمِيثَرَةِ الْحَمْرَاءِ

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے سونے کی انگوٹھی پہننے سے، ریشم کا لباس پہننے سے اور سرخ زین پوش سے منع فرمایا ہے۔

3531۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ الزُّهْرِيُّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ صَلَّى فِي خَمِيصَةٍ لَهَا أَعْلَامٌ فَنَظَرَ إِلَى أَعْلَامِهَا فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ اذْهَبُوا بِخَمِيصَتِي هَذِهِ إِلَى أَبِي جَهْمٍ فَإِنَّهَا أَلْهَتْنِي آنِفًا فِي صَلَاتِي وَأْتُونِي بِأَنْبِجَانِيَّتِهِ قَالَ أَبُو دَاوُد أَبُو جَهْمِ بْنُ حُذَيْفَةَ مِنْ بَنِي عَدِيِّ بْنِ كَعْبِ بْنِ غَانِمٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ فِي آخَرِينَ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ نَحْوَهُ وَالْأَوَّلُ أَشْبَعُ[1]

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک چادر پر نماز پڑھی، اس پر نقش و نگار بنے ہوئے تھے۔ تو (دوران نماز) آپ ﷺ کی نظر اس کے نقوش پر پڑی۔ پس جونہی آپ نے سلام پھیرا تو فرمایا: میری یہ چادر ابوجہم کی طرف لے جاؤ، کیونکہ اس نے تو مجھے اپنی نماز سے غافل کر دیا ہے اور اس سے ایک سادہ چادر لیتے آؤ۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ ابوجہم بن حذیفہ بن عدی بن کعب بن غانم میں سے تھا (اور اسی نے آپ کو پہلی چادر بطور ہدیہ پیش کی تھی)۔

ایک سند اس طرح بھی ہے۔ حدثنا عثمان بن ابی شیبۃ فی آخرین قالوا حدثنا سفیان عن الزھری عن عروۃ عن عائشہ رضی اللہ عنہا، آگے روایت اسی طرح ہے۔ اور پہلی سند زیادہ موزوں ہے۔

بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الْعَلَمِ وَخَيْطِ الْحَرِيرِ (نقش و نگار اور ریشم کے ساتھ سینے کی رخصت کا بیان)

3532۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ أَبُو عُمَرَ مَوْلَى أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ فِي السُّوقِ اشْتَرَى ثَوْبًا شَامِيًّا فَرَأَى فِيهِ خَيْطًا أَحْمَرَ فَرَدَّهُ فَأَتَيْتُ أَسْمَاءَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهَا فَقَالَتْ يَا جَارِيَةُ نَاوِلِينِي جُبَّةَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَأَخْرَجَتْ جُبَّةَ طَيَالِسَةٍ مَكْفُوفَةَ الْجَيْبِ وَالْكُمَّيْنِ وَالْفَرْجَيْنِ بِالدِّيبَاجِ

عبداللہ ابوعمر جو کہ حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا کے آزاد کردہ غلام ہیں نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو بازار میں دیکھا۔ انہوں نے شام کا بنا ہوا ایک کپڑا خریدا اور اس میں سرخ ریشمی دھاگہ دیکھا تو وہ واپس کر دیا۔ پھر میں حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کے پاس آیا اور میں نے ان سے اس کا ذکر کیا۔ تو انہوں نے اپنی کنیز کو فرمایا: اے کنیز! رسول اللہ ﷺ کا جبہ میرے پاس لے آؤ۔ چنانچہ وہ ایک طیالسی جبہ (منقش اونی کپڑے کا بنا ہوا جبہ) نکال کر لائی جس کا گریبان، دونوں آستینیں اور آگے پیچھے کی مخصوص جگہیں ریشم سے سلی ہوئی تھیں۔

3533۔ حَدَّثَنَا ابْنُ نُفَيْلٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا خُصَيْفٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّمَا نَهَى رَسُولُ اللهِ

1۔ حدثنا عثمان بن أبي شيبة الخ صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

ﷺ عَنِ الثَّوْبِ الْمُصْمَتِ مِنَ الْحَرِيرِ فَأَمَّا الْعَلَمُ مِنَ الْحَرِيرِ وَسَدَى الثَّوْبِ فَلَا بَأْسَ بِهِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے خالص ریشمی کپڑا پہننے سے منع فرمایا ہے۔ لیکن جہاں تک ریشم کے نقش ونگار کا تعلق ہے اور کپڑے میں تانا ریشم کا ہونا ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

بَابٌ فِي لُبْسِ الْحَرِيرِ لِعُذْرٍ (عذر کے سبب ریشم پہننے کا بیان)

ق 3534۔ حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا عِيسَى يَعْنِي ابْنَ يُونُسَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ رَخَّصَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَلِلزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ فِي قُمُصِ الْحَرِيرِ فِي السَّفَرِ مِنْ حِكَّةٍ كَانَتْ بِهِمَا

حضرت قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے عبدالرحمن بن عوف اور زبیر بن عوام رضی اللہ عنہما کو سفر کے دوران ریشم کی قمیصیں پہننے کی رخصت عطا فرمائی، (کیونکہ) ان دونوں کو خارش لگی ہوئی تھی۔

بَابٌ فِي الْحَرِيرِ لِلنِّسَاءِ (عورتوں کے لیے ریشم پہننے کا بیان)

3535۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي أَفْلَحَ الْهَمْدَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زُرَيْرٍ يَعْنِي الْغَافِقِيَّ أَنَّهُ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رضی الله عنه يَقُولُ إِنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ أَخَذَ حَرِيرًا فَجَعَلَهُ فِي يَمِينِهِ وَأَخَذَ ذَهَبًا فَجَعَلَهُ فِي شِمَالِهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ هَذَيْنِ حَرَامٌ عَلَى ذُكُورِ أُمَّتِي

عبداللہ بن زریر غافقی نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ریشم اٹھایا اور اسے اپنے دائیں ہاتھ میں رکھا اور سونا اٹھایا اور اسے اپنے بائیں ہاتھ میں رکھا اور پھر ارشاد فرمایا: بلاشبہ یہ دونوں میری امت کے مردوں پر حرام ہیں۔ (تو اسی سے یہ معلوم ہوا کہ عورتوں کے لیے پہننے میں کوئی حرج نہیں)۔

3536۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ وَكَثِيرُ بْنُ عُبَيْدٍ الْحِمْصِيَّانِ قَالَا حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ رَأَى عَلَى أُمِّ كُلْثُومٍ بِنْتِ رَسُولِ اللهِ ﷺ بُرْدًا سِيَرَاءَ قَالَ وَالسِّيَرَاءُ الْمُضَلَّعُ بِالْقَزِّ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ انہوں نے خود حضرت ام کلثوم بنت رسول اللہ ﷺ پر دھاری دار چادر دیکھی۔ فرمایا: سیراء سے مراد ہے کہ اس میں عرضاً ریشم کے خطوط بنے ہوئے تھے۔

3537۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ يَعْنِي الزُّبَيْرِيَّ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرٍ رضی الله عنه قَالَ كُنَّا نَنْزِعُهُ عَنِ الْغِلْمَانِ وَنَتْرُكُهُ عَلَى الْجَوَارِي قَالَ مِسْعَرٌ فَسَأَلْتُ عَمْرَو بْنَ دِينَارٍ عَنْهُ فَلَمْ يَعْرِفْهُ

حضرت عمرو بن دینار نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ ہم ریشم کو بچوں سے کھینچ لیتے ہیں اور بچیوں کے اوپر رہنے دیتے ہیں۔ مسعر نے کہا ہے کہ میں نے عمرو بن دینار سے اس کے بارے میں پوچھا تو وہ اسے نہ

پہچانتے تھے۔

بَابٌ فِي لُبْسِ الْحِبَرَةِ (یمنی دھاری دار کپڑا پہننے کا بیان)

3538۔ حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ الْأَزْدِيُّ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ قُلْنَا لِأَنَسٍ يَعْنِي ابْنَ مَالِكٍ أَيُّ اللِّبَاسِ كَانَ أَحَبَّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَوْ أَعْجَبَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ الْحِبَرَةُ

ہمام نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ ہم نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کون سا لباس رسول اللہ ﷺ کے نزدیک زیادہ محبوب تھا یا کون سا لباس آپ ﷺ کے نزدیک زیادہ پسندیدہ تھا؟ (یہ راوی کو شک ہے کہ کون سے الفاظ کہے) تو انہوں نے فرمایا: حبرہ (یعنی یمنی دھاری دار کپڑا)۔

بَابٌ فِي الْبَيَاضِ (سفید لباس کا بیان)

3539۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْبَسُوا مِنْ ثِيَابِكُمُ الْبَيَاضَ فَإِنَّهَا مِنْ خَيْرِ ثِيَابِكُمْ وَكَفِّنُوا فِيهَا مَوْتَاكُمْ وَإِنَّ خَيْرَ أَكْحَالِكُمُ الْإِثْمِدُ يَجْلُو الْبَصَرَ وَيُنْبِتُ الشَّعْرَ

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے بیان کیا: رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اپنے سفید کپڑے پہنا کرو، کیونکہ وہ تمہارے کپڑوں میں سے بہترین (اور عمدہ) کپڑے ہیں اور اسی کپڑے میں اپنے مردوں کو کفن دو اور تمہارے سرمہ میں سے بہترین اثمد ہے (اس سے مراد سرمے کا پتھر ہے) وہ آنکھوں کو روشن کرتا ہے اور پلکوں کے بال اگاتا ہے۔

بَابٌ فِي غَسْلِ الثَّوْبِ وَفِي الْخُلْقَانِ (کپڑوں کو دھونے اور میل کچیل نکالنے کا بیان)

3540۔ حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا مِسْكِينٌ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ ح و حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ وَكِيعٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ نَحْوَهُ عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَتَانَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَرَأَى رَجُلًا شَعِثًا قَدْ تَفَرَّقَ شَعْرُهُ فَقَالَ أَمَا كَانَ يَجِدُ هَذَا مَا يُسَكِّنُ بِهِ شَعْرَهُ وَرَأَى رَجُلًا آخَرَ وَعَلَيْهِ ثِيَابٌ وَسِخَةٌ فَقَالَ أَمَا كَانَ هَذَا يَجِدُ مَاءً يَغْسِلُ بِهِ ثَوْبَهُ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے تو آپ ﷺ نے ایک آدمی کو پراگندہ حال دیکھا درآنحالیکہ اس کے بال بکھرے پڑے تھے۔ تو آپ نے فرمایا: کیا یہ کوئی ایسی شے نہیں پاتا جس کے ساتھ یہ اپنے بالوں کو آراستہ کر سکے۔ پھر آپ نے ایک دوسرے آدمی کو دیکھا، وہ میلے کچیلے کپڑے پہنے ہوئے تھا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا اسے پانی میسر نہیں آتا کہ اس کے ساتھ یہ اپنے کپڑے دھولے۔

فائدہ: نظافت نصف ایمان ہے اس لیے ابتر اور پراگندہ حالت میں رہنا قطعاً موزوں نہیں ہے بلکہ صفائی اور طہارت

کا اہتمام کرنا از حد ضروری ہے اگرچہ لباس زیادہ قیمتی نہ بھی ہو۔

3541۔ حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِي ثَوْبٍ دُونٍ فَقَالَ أَلَكَ مَالٌ قَالَ نَعَمْ قَالَ مِنْ أَيِّ الْمَالِ قَالَ قَدْ آتَانِي اللَّهُ مِنَ الْإِبِلِ وَالْغَنَمِ وَالْخَيْلِ وَالرَّقِيقِ قَالَ فَإِذَا آتَاكَ اللَّهُ مَالًا فَلْيُرَ أَثَرُ نِعْمَةِ اللَّهِ عَلَيْكَ وَكَرَامَتِهِ

ابوالاحوص نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ میں حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں میلے کپڑوں کے ساتھ حاضر ہوا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تیرے پاس مال ہے؟ عرض کی: جی ہاں۔ پھر آپ نے پوچھا: کون سی قسم کا مال ہے؟ تو عرض کی: اللہ تعالیٰ نے مجھے اونٹ، بکریاں، گھوڑے اور غلام وغیرہ سبھی کچھ عطا فرمایا ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے تجھے اتنا مال عطا فرمایا ہے تو پھر چاہیے کہ تجھ پر اللہ تعالیٰ کی نعمت و کرامت کا اثر دکھائی دے۔

فائدہ: اگر رب کریم وسعت و خوشحالی عطا فرمائے تو پھر اظہار تشکر کے لیے اپنی بود و باش اور وضع قطع سے اس کا اظہار کرنا چاہیے۔ لیکن یہ احتیاط ضرور ملحوظ خاطر رہے کہ اس سے مقصود فخر و مباہات اور تکبر و غرور نہ ہو۔

بَابٌ فِي الْمَصْبُوغِ بِالصُّفْرَةِ (زرد رنگ سے رنگنے کا بیان)

3542۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ زَيْدٍ يَعْنِي ابْنَ أَسْلَمَ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَصْبُغُ لِحْيَتَهُ بِالصُّفْرَةِ حَتَّى تَمْتَلِئَ ثِيَابُهُ مِنَ الصُّفْرَةِ فَقِيلَ لَهُ لِمَ تَصْبُغُ بِالصُّفْرَةِ فَقَالَ إِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَصْبُغُ بِهَا وَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْهَا وَقَدْ كَانَ يَصْبُغُ بِهَا ثِيَابَهُ كُلَّهَا حَتَّى عِمَامَتَهُ

زید بن اسلم سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اپنی ریش مبارک کو صفرہ (زرد رنگ کی خوشبو) سے رنگتے تھے یہاں تک کہ آپ کے کپڑے بھی اس کی زردی سے زرد ہو جاتے تھے۔ تو ان سے کہا گیا: آپ صفرہ سے کیوں رنگتے ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس سے رنگتے ہوئے دیکھا ہے اور آپ ﷺ کے نزدیک اس سے پسندیدہ اور کوئی شے نہ تھی۔ اور حال یہ تھا کہ آپ ﷺ اپنے سارے کپڑے حتی کہ دستار مبارک بھی اس سے رنگتے تھے۔

فائدہ: اس حدیث طیبہ سے معلوم ہوتا ہے کہ صحابہ کرام کے نزدیک پسند و ناپسند کا معیار حضور نبی کریم ﷺ کا عمل تھا کہ جو عمل آپ ﷺ نے کیا وہ سب سے زیادہ محبوب تھا اور جو آپ نے ناپسند کیا اس سے انہیں کوئی سروکار نہ تھا۔ یہی بندۂ مومن کے ایمان کی معراج ہے۔

بَابٌ فِي الْخُضْرَةِ (سبز رنگ کا بیان)

3543۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ إِيَادٍ حَدَّثَنَا إِيَادٌ عَنْ أَبِي رِمْثَةَ قَالَ انْطَلَقْتُ مَعَ أَبِي نَحْوَ النَّبِيِّ ﷺ فَرَأَيْتُ عَلَيْهِ بُرْدَيْنِ أَخْضَرَيْنِ

ابورمثہ نے بیان کیا ہے کہ میں اپنے باپ کے ہمراہ حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو میں نے آپ پر دو سبز

رنگ کی چادریں دیکھیں۔

فائدہ: ابن رسلان نے کہا ہے کہ سبز رنگ کا لباس اہل جنت کا لباس ہے اور سبز رنگ تمام رنگوں سے بڑھ کر آنکھوں کے لیے مفید اور نفع بخش ہے۔ (بذل ص590 ج16)

بَابٌ فِي الْحُمْرَةِ (سرخ رنگ کا بیان)

3544۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ الْغَازِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ هَبَطْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنْ ثَنِيَّةٍ فَالْتَفَتَ إِلَيَّ وَعَلَيَّ رَيْطَةٌ مُضَرَّجَةٌ بِالْعُصْفُرِ فَقَالَ مَا هَذِهِ الرَّيْطَةُ عَلَيْكَ فَعَرَفْتُ مَا كَرِهَ فَأَتَيْتُ أَهْلِي وَهُمْ يَسْجُرُونَ تَنُّورًا لَهُمْ فَقَذَفْتُهَا فِيهِ ثُمَّ أَتَيْتُهُ مِنَ الْغَدِ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللَّهِ مَا فَعَلَتِ الرَّيْطَةُ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ أَفَلَا كَسَوْتَهَا بَعْضَ أَهْلِكَ فَإِنَّهُ لَا بَأْسَ بِهِ لِلنِّسَاءِ

حضرت عمرو بن شعیب نے اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے بیان کیا: ہم رسول اللہ ﷺ کی معیت میں ایک گھاٹی سے اترے۔ تو آپ ﷺ میری طرف متوجہ ہوئے درآنحالیکہ مجھ پر کسم سے رنگا ہوا ایک باریک کپڑا تھا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تجھ پر یہ کپڑا کیسا ہے؟ میں نے پہچان لیا کہ آپ ﷺ نے اسے ناپسند کیا ہے۔ پس میں اپنے گھر پہنچا، گھر والے تنور جلا رہے تھے تو میں نے وہ کپڑا اس میں ڈال دیا۔ پھر دوسرے دن میں آپ ﷺ کے پاس آیا۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا: اے عبداللہ! اس کپڑے کے بارے میں کیا کیا؟ میں نے آپ ﷺ کو سارے واقعہ کی خبر دی تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو نے اسے اپنے گھر والوں میں سے کسی (عورت) کو کیوں نہ پہنا دیا کیونکہ عورتوں کے لیے تو اسے کے پہننے میں کوئی حرج نہیں۔

فائدہ: اس حدیث طیبہ سے ایک تو یہ معلوم ہوا ہے کہ مردوں کے لیے سرخ رنگ ناپسند کیا گیا ہے۔ اور دوسرا صحابی کی محبت رسول کا بیان ہے کہ جس کپڑے کو رسول اللہ ﷺ نے پسند نہیں فرمایا آپ نے اسے اپنے پاس رکھنا یا گھر والوں کو پہنانا بھی پسند نہیں فرمایا بلکہ اسے جلا کر راکھ بنا دیا۔ یہی ایمان کامل کا تقاضا ہے۔

3545۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ الْحِمْصِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ قَالَ قَالَ هِشَامٌ يَعْنِي ابْنَ الْغَازِ الْمُضَرَّجَةُ الَّتِي لَيْسَتْ بِمُشَبَّعَةٍ وَلَا الْمُوَرَّدَةُ

ہشام بن الغاز نے بیان کیا ہے کہ مضرجہ سے مراد ایسا سرخ رنگ ہے جو نہ انتہائی گہرا ہو اور نہ بالکل ہلکا (گلابی) رنگ ہو۔

3546۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ شُرَحْبِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ شُفْعَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ رَآنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ أَبُو عَلِيٍّ اللُّؤْلُؤِيُّ أُرَاهُ وَعَلَيَّ ثَوْبٌ مَصْبُوغٌ بِعُصْفُرٍ مُوَرَّدٌ فَقَالَ مَا هَذَا فَانْطَلَقْتُ فَأَحْرَقْتُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ مَا صَنَعْتَ بِثَوْبِكَ فَقُلْتُ أَحْرَقْتُهُ قَالَ أَفَلَا كَسَوْتَهُ بَعْضَ أَهْلِكَ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ ثَوْرٌ عَنْ خَالِدٍ فَقَالَ مُوَرَّدٌ وَطَاوُسٌ قَالَ مُعَصْفَرٌ

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے دیکھا۔ ابو علی اللؤلؤی نے

بیان کیا ہے کہ آپ علیہ السلام کی جانب سے مجھے اس حال میں دیکھا گیا کہ مجھ پر ایسا کپڑا تھا جو کسم کے ساتھ خفیف سا رنگا ہوا تھا۔ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: یہ کیا ہے؟ سو میں چلا گیا اور میں نے اسے جلا دیا۔ تو پھر حضور نبی کریم علیہ السلام نے پوچھا: تو نے اپنے کپڑے کو کیا کیا ہے؟ میں نے عرض کی: میں نے اسے جلا دیا ہے۔ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: تو نے اپنے گھر والوں میں سے کسی (عورت) کو کیوں نہیں پہنا دیا؟ ابوداؤد نے کہا ہے: اسے ثور نے خالد سے روایت کیا ہے اور لفظ مورد ذکر کیا ہے اور طاؤس نے معصفر ذکر کیا ہے (دونوں لفظ قریب المعنی ہیں، البتہ معصفر زیادہ واضح ہے)

3547۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُزَابَةَ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ يَعْنِي ابْنَ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي يَحْيَى عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ مَرَّ عَلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم رَجُلٌ عَلَيْهِ ثَوْبَانِ أَحْمَرَانِ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ ایک آدمی حضور نبی کریم علیہ السلام کے پاس سے گزرا۔ اس پر دو سرخ کپڑے تھے۔ اس نے آپ علیہ السلام کو سلام عرض کیا تو حضور نبی کریم علیہ السلام نے اسے سلام کا جواب نہ دیا۔

3548۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ أَخْبَرَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيدِ يَعْنِي ابْنَ كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي حَارِثَةَ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم فِي سَفَرٍ فَرَأَى رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم عَلَى رَوَاحِلِنَا وَعَلَى إِبِلِنَا أَكْسِيَةً فِيهَا خُيُوطُ عِهْنٍ حُمْرٌ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم أَلَا أَرَى هَذِهِ الْحُمْرَةَ قَدْ عَلَتْكُمْ فَقُمْنَا سِرَاعًا لِقَوْلِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم حَتَّى نَفَرَ بَعْضُ إِبِلِنَا فَأَخَذْنَا الْأَكْسِيَةَ فَنَزَعْنَاهَا عَنْهَا

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ ہم ایک سفر میں رسول اللہ علیہ السلام کے ساتھ نکلے تو رسول اللہ علیہ السلام نے ہماری سواریوں اور ہمارے اونٹوں پر ایسے زین پوش دیکھے جن میں سرخ اون کے دھاگوں کی دھاریاں تھی۔ تو رسول اللہ علیہ السلام نے فرمایا: خبردار! آگاہ رہو میں اس سرخی کو دیکھ رہا ہوں کہ یہ تم پر غالب آ رہی ہے۔ پس ہم رسول اللہ علیہ السلام کا ارشاد سن کر اتنی تیزی سے اٹھے کہ ہمارے بعض اونٹ بھاگ پڑے اور ہم نے ان زین پوشوں کو پکڑا اور انہیں ان سے اتار لیا۔

فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ صحابہ کرام نے جونہی محسوس کیا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس پر ناگواری کا اظہار کیا ہے تو بغیر کسی لیت و لعل کے انہیں فوراً اتار پھینکا اور اس میں ذرہ بھر تاخیر گوارا نہ کی۔ اتباع مصطفی کریم کا یہی تقاضا ہے رب کریم بے لاگ اتباع اور محبت کی توفیق، مرحمت فرمائے۔ آمین

3549۔ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْفٍ الطَّائِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ ابْنُ عَوْفٍ الطَّائِيُّ وَقَرَأْتُ فِي أَصْلِ إِسْمَعِيلَ قَالَ حَدَّثَنِي ضَمْضَمٌ يَعْنِي ابْنَ زُرْعَةَ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ حُرَيْثِ بْنِ الْأَبَحِّ السَّلِيحِيِّ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ بَنِي أَسَدٍ قَالَتْ كُنْتُ يَوْمًا عِنْدَ زَيْنَبَ امْرَأَةِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم وَنَحْنُ نَصْبُغُ ثِيَابًا لَهَا بِمَغْرَةٍ فَبَيْنَا نَحْنُ كَذَلِكَ إِذْ طَلَعَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم فَلَمَّا رَأَى الْمَغْرَةَ رَجَعَ فَلَمَّا رَأَتْ ذَلِكَ زَيْنَبُ عَلِمَتْ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم قَدْ كَرِهَ مَا فَعَلَتْ فَأَخَذَتْ فَغَسَلَتْ ثِيَابَهَا وَوَارَتْ كُلَّ حُمْرَةٍ ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم رَجَعَ فَاطَّلَعَ فَلَمَّا لَمْ يَرَ شَيْئًا دَخَلَ

حریث بن ابح سلیحی سے روایت ہے کہ بنی اسد کی ایک عورت نے بیان کیا کہ میں ایک دن رسول اللہ ﷺ کی زوجہ محترمہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے پاس تھی اور ہم آپ کے کپڑے گیرو کے ساتھ رنگ رہی تھیں۔ پس ہم اسی کام میں لگی ہوئی تھیں کہ اچانک رسول اللہ ﷺ نے ہم پر جھانکا۔ پس جب آپ نے گیرو دیکھا تو آپ واپس لوٹ گئے۔ جب حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے یہ دیکھا تو آپ فوراً جان گئیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اس عمل کو ناپسند کیا ہے جو انہوں نے کیا ہے (یعنی کپڑوں کو گیرو کے ساتھ رنگنا)۔ چنانچہ انہوں نے کپڑے اٹھائے اور انہیں دھوڈالا اور ساری سرخی کو مکمل طور پر ختم کر دیا۔ پھر (کچھ وقت کے بعد) رسول اللہ ﷺ لوٹ کر آئے اور جھانک کر دیکھا اور جب (سرخی میں سے) کوئی شے نہ دیکھی تو اندر تشریف لے آئے۔

بَابٌ فِي الرُّخْصَةِ فِي ذَلِكَ (سرخ رنگ کی رخصت کا بیان)

3550۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ النَّمَرِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَهُ شَعْرٌ يَبْلُغُ شَحْمَةَ أُذُنَيْهِ وَرَأَيْتُهُ فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ لَمْ أَرَ شَيْئًا قَطُّ أَحْسَنَ مِنْهُ

حضرت براء رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے بال مبارک کانوں کی لو تک ہوتے تھے اور میں نے آپ ﷺ کو سرخ حلہ میں ملبوس دیکھا تو میں نے آپ ﷺ سے بڑھ کر حسین کبھی کسی کو نہیں دیکھا۔

فائدہ: اس سے استدلال کرتے ہوئے امام شافعی وغیرہ ارشاد فرماتے ہیں کہ ریشم کے سوا سرخ کپڑا پہننے میں کوئی کراہت نہیں۔ جب کہ احناف کا موقف یہ ہے کہ ریشم اور معصفر کے سوا سرخ کپڑا پہننا جائز ہے۔ واللہ اعلم (بذل المجہود ص398 ج16)

3551۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِلَالِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ بِمِنًى يَخْطُبُ عَلَى بَغْلَةٍ وَعَلَيْهِ بُرْدٌ أَحْمَرُ وَعَلِيٌّ رضی اللہ عنہ أَمَامَهُ يُعَبِّرُ عَنْهُ

ہلال بن عامر نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے بیان کیا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو منیٰ میں دیکھا آپ خچر پر خطبہ ارشاد فرما رہے تھے اور آپ اپنے اوپر سرخ رنگ کی چادر لیے ہوئے تھے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ آپ کے سامنے کھڑے تھے اور آپ کے ارشاد بلند آواز سے لوگوں تک پہنچا رہے تھے۔

بَابٌ فِي السَّوَادِ (سیاہ رنگ کا بیان)

3552۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ صَنَعْتُ[1] لِرَسُولِ اللهِ ﷺ بُرْدَةً سَوْدَاءَ فَلَبِسَهَا فَلَمَّا عَرِقَ فِيهَا وَجَدَ رِيحَ الصُّوفِ فَقَذَفَهَا قَالَ وَأَحْسِبُهُ قَالَ وَكَانَ تُعْجِبُهُ الرِّيحُ الطَّيِّبَةُ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے لیے ایک چادر سیاہ رنگ

1۔ ایک نسخہ میں صَبَغْتُ ہے۔

سے رنگی تو آپ علیہ السلام نے اسے اپنے اوپر لیا۔ لیکن جب آپ کو اس میں پسینہ آیا، تو آپ نے اس میں اون کی بو پائی تو آپ نے اسے اتار پھینکا۔ راوی نے کہا: اور میرا گمان یہ ہے کہ اس نے کہا کہ اچھی خوشبو آپ علیہ السلام کو بہت پسند ہوتی تھی۔

بَابٌ فِي الْهُدْبِ (کپڑے کے سرے (کنارے) کا بیان)

3553۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ عُبَيْدَةَ أَبِي خِدَاشٍ عَنْ أَبِي تَمِيمَةَ الْهُجَيْمِيِّ عَنْ جَابِرٍ يَعْنِي ابْنَ سُلَيْمٍ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم وَهُوَ مُحْتَبٍ بِشَمْلَةٍ وَقَدْ وَقَعَ هُدْبُهَا عَلَى قَدَمَيْهِ

حضرت جابر بن سلیم نے بیان کیا کہ میں حضور نبی کریم علیہ السلام کے پاس آیا، درآنحالیکہ آپ علیہ السلام ایک کپڑے کے ساتھ حالت احتباء میں تشریف فرما تھے اور اس کپڑے کا سرا آپ علیہ السلام کے پاؤں مبارک پر پڑا ہوا تھا۔

فائدہ: احتباء سے مراد اس طرح بیٹھنا ہے کہ سرین زمین پر لگی ہو، گھٹنے کھڑے ہوں پیٹ کے ساتھ لگ رہے ہوں اور پیٹھ کی جانب سے کپڑا گزار کر اس کے دونوں سرے گھٹنوں کے قریب بندھے ہوئے ہوں۔ کبھی یہ احتباء بغیر کپڑے کے صرف ہاتھوں کے ساتھ بھی ہوتا ہے کہ دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو ایک دوسرے میں داخل کر کے گھٹنوں کو مضبوط کر لیا جائے۔

بَابٌ فِي الْعَمَائِمِ (دستار کا بیان)

3554۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ وَمُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ قَالُوا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم دَخَلَ عَامَ الْفَتْحِ مَكَّةَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ علیہ السلام فتح مکہ کے سال مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے اور آپ علیہ السلام کے (سر) پر سیاہ رنگ کی دستار تھی۔

3555۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ مُسَاوِرٍ الْوَرَّاقِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم عَلَى الْمِنْبَرِ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ قَدْ أَرْخَى طَرَفَهَا بَيْنَ كَتِفَيْهِ

حضرت جعفر بن عمرو بن حریث نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے بیان کیا: میں نے حضور نبی رحمت علیہ السلام کو منبر پر دیکھا اور آپ علیہ السلام کے سر پر سیاہ رنگ کا عمامہ تھا، درآنحالیکہ آپ علیہ السلام اس کی ایک طرف اپنے کندھوں کے درمیان لٹکائے ہوئے تھے۔

فائدہ: طبرانی نے ایک روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ علیہ السلام نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے جمعہ کے دن دستار باندھنے والوں پر رحمتیں نازل فرماتے ہیں۔ (بذل ص 401 ج 16)

3556۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَبِيعَةَ حَدَّثَنَا أَبُو الْحَسَنِ الْعَسْقَلَانِيُّ عَنْ أَبِي جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ رُكَانَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رُكَانَةَ صَارَعَ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم فَصَرَعَهُ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ رُكَانَةُ وَسَمِعْتُ

النَّبِیَّ ﷺ یَقُولُ فَرْقُ مَا بَیْنَنَا وَبَیْنَ الْمُشْرِکِینَ الْعَمَائِمُ عَلَی الْقَلَانِسِ

ابو جعفر بن محمد بن علی بن رکانہ نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ رکانہ نے حضور نبی کریم ﷺ سے کشتی لڑی تو حضور نبی مکرم ﷺ نے اسے پچھاڑ دیا۔ اس رکانہ نے بیان کیا: میں نے حضور نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ہمارے اور مشرکین کے درمیان فرق ٹوپیوں پر دستار باندھنا ہے۔ (یعنی مشرک بغیر ٹوپی کے دستار باندھتے ہیں اور ہم ٹوپی پر باندھتے ہیں۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ مشرکین کے ساتھ کسی چھوٹے بڑے عمل میں مشابہت نہیں اختیار کرنی چاہیے)۔

3557۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمٰعِیلَ مَوْلَی بَنِی هَاشِمٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُثْمَانَ الْغَطَفَانِیُّ حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ خَرَّبُوذَ حَدَّثَنِی شَیْخٌ مِنْ أَهْلِ الْمَدِینَةِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ یَقُولُ عَمَّمَنِی رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَسَدَلَهَا بَیْنَ یَدَیَّ[1] وَمِنْ خَلْفِی

سلیمان بن خربوذ نے بیان کیا کہ اہل مدینہ میں سے ایک شخص نے مجھے بتایا کہ میں نے حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے دستار بندھائی اور اس کی اطراف کو میرے سامنے اور پیچھے کی طرف لٹکا دیا (یعنی ایک طرف کو سامنے سینے پر ڈال دیا اور دوسری طرف کو پیچھے پیٹھ پر لٹکا دیا)۔

بَابٌ فِی لِبْسَةِ الصَّمَّاءِ (بطور صماء کپڑے میں لپٹنے کا بیان)

3558۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِی شَیْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِیرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِی صَالِحٍ عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ نَهَی رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ لِبْسَتَیْنِ أَنْ یَحْتَبِیَ الرَّجُلُ مُفْضِیًا بِفَرْجِهِ إِلَی السَّمَاءِ وَیَلْبَسُ ثَوْبَهُ وَأَحَدُ جَانِبَیْهِ خَارِجٌ وَیُلْقِی ثَوْبَهُ عَلَی عَاتِقِهِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے دو طرح کپڑا پہننے سے منع فرمایا ہے: ایک یہ کہ آدمی کپڑے کے ساتھ احتباء کرے درآنحالیکہ اس کی شرمگاہ آسمان تک کھلی ہو (یعنی وہ اپنے ستر کا لحاظ نہ رکھے) اور ایک یہ کہ وہ اپنا کپڑا اس طرح لپیٹے کہ اس کی دو جانبوں میں سے ایک کھلی ہو اور وہ اپنے کپڑے کو اپنے کندھے پر ڈال لے۔ (اس صورت میں بھی ستر کھلنے کا اندیشہ ہوتا ہے)۔

3559۔ حَدَّثَنَا مُوسَی بْنُ إِسْمٰعِیلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَی رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الصَّمَّاءِ وَعَنِ الِاحْتِبَاءِ فِی ثَوْبٍ وَاحِدٍ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے صماء سے اور ایک ہی کپڑے میں احتباء سے منع فرمایا ہے۔ (صماء سے مراد یہ ہے کہ آدمی اس طرح ایک کپڑے میں لپٹ جائے کہ کہیں سے اس کے ہاتھ پاؤں باہر نہ نکل سکیں۔ چونکہ اس حالت میں گرنے کا خدشہ ہوتا ہے اس لیے اس سے منع فرمادیا گیا ہے)۔

1۔ ایک نسخہ میں مِنْ بَیْنِ یَدَیَّ ہے۔

بَابٌ فِي حَلِّ الْأَزْرَارِ (قمیص کا گریبان کھلا رکھنے کا بیان)

3560- حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَا حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا عُرْوَةُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ ابْنُ نُفَيْلٍ ابْنُ قُشَيْرٍ أَبُو مَهَلٍ الْجُعْفِيُّ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ قُرَّةَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم فِي رَهْطٍ مِنْ مُزَيْنَةَ فَبَايَعْنَاهُ وَإِنَّ قَمِيصَهُ لَمُطْلَقُ الْأَزْرَارِ قَالَ فَبَايَعْتُهُ[1] ثُمَّ أَدْخَلْتُ يَدَيَّ فِي جَيْبِ قَمِيصِهِ فَمَسِسْتُ الْخَاتَمَ قَالَ عُرْوَةُ فَمَا رَأَيْتُ مُعَاوِيَةَ وَلَا ابْنَهُ قَطُّ إِلَّا مُطْلِقَيْ أَزْرَارِهِمَا فِي شِتَاءٍ وَلَا حَرٍّ وَلَا يُزَرِّرَانِ أَزْرَارَهُمَا أَبَدًا

معاویہ بن قرہ نے حدیث بیان کی ہے کہ میرے باپ نے بیان کیا ہے کہ میں قبیلہ مزینہ کی ایک جماعت کے ساتھ رسول اللہ علیہ السلام کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور ہم نے آپ علیہ السلام کے دست مبارک پر بیعت اسلام کی۔ بلاشبہ اس وقت آپ علیہ السلام کی قمیص کا گریبان کھلا تھا۔ انہوں نے بیان فرمایا: میں نے آپ علیہ السلام کی بیعت کی، پھر میں نے اپنا ہاتھ آپ کی قمیص کے گریبان میں ڈالا اور (حصول برکت کے لیے) مہر نبوت کو مس کیا۔ حضرت عروہ نے بیان کیا ہے: بعدازاں میں نے معاویہ اور ان کے بیٹے کو کبھی نہیں دیکھا مگر اس حال میں کہ ان دونوں کے گریبان کھلے ہوتے چاہے سردی ہو یا گرمی ہو۔ وہ دونوں کبھی اپنے گریبان بند نہ کرتے تھے۔

فائدہ: یہ اتباع سنت مصطفی اور محبت مصطفی علیہ السلام کے حسین انداز ہیں کہ آقا کریم کو ایک بار کسی خاص حالت میں دیکھا تو پھر زندگی بھر کے لیے آپ کے عمل کو اپنے اوپر لازم کر لیا اور ہر قسم کے حالات سے بے نیاز ہو کر سنت مصطفی کریم علیہ السلام کو بھی اپنی عزت و ناموس اور نجات اخروی کا ذریعہ اور وسیلہ قرار دیا۔ غلامان مصطفی کے لیے اتباع سنت ہی سب سے بڑا اعزاز ہے۔ رب کریم اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

بَابٌ فِي التَّقَنُّعِ (سر کو کپڑے سے ڈھانپنے کا بیان)

3561- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ قَالَ الزُّهْرِيُّ قَالَ عُرْوَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ رضی اللہ عنہا بَيْنَا نَحْنُ جُلُوسٌ فِي بَيْتِنَا فِي نَحْرِ الظَّهِيرَةِ قَالَ قَائِلٌ لِأَبِي بَكْرٍ رضی اللہ عنہ هَذَا رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم مُقْبِلًا مُتَقَنِّعًا فِي سَاعَةٍ لَمْ يَكُنْ يَأْتِينَا فِيهَا فَجَاءَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم فَاسْتَأْذَنَ فَأُذِنَ لَهُ فَدَخَلَ

حضرت عروہ نے بیان کیا کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ ایک دفعہ ہم اپنے گھر میں دوپہر کی شدید گرمی کے وقت بیٹھے ہوئے تھے کہ کسی کہنے والے نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو کہا: یہ رسول اللہ علیہ السلام تشریف لا رہے ہیں اس حال میں کہ آپ سر مبارک ڈھانپے ہوئے ہیں اور یہ ایسی ساعت تھی جس میں آپ ہمارے پاس تشریف نہیں لاتے تھے۔ پس اتنے میں رسول اللہ علیہ السلام تشریف لائے اور (اندر آنے کے لیے) اجازت طلب فرمائی۔ چنانچہ آپ کو اجازت دی گئی تو آپ علیہ السلام اندر تشریف لائے۔

1۔ ایک نسخہ میں فَبَايَعْنَاهُ ہے۔

فائدہ: اس حدیث طیبہ میں کسی گھر میں داخل ہونے کے آداب بھی موجود ہیں کہ کوئی کتنا ہی ذی مرتبہ ہو اگر وہ کسی غلام کے گھر میں بھی جائے تو پہلے اندر داخل ہونے کے لیے اجازت طلب کرے۔ یہی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سنت ہے۔ بلا اجازت کسی کے گھر میں داخل نہیں ہونا چاہیے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي إِسْبَالِ الْإِزَارِ (تہبند کو ٹخنوں سے نیچے لٹکانے سے متعلقہ روایات کا بیان)

3562۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ أَبِي غِفَارٍ حَدَّثَنَا أَبُو تَمِيمَةَ الْهُجَيْمِيُّ وَأَبُو تَمِيمَةَ اسْمُهُ طَرِيفُ بْنُ مُجَالِدٍ عَنْ أَبِي جُرَيٍّ جَابِرِ بْنِ سُلَيْمٍ قَالَ رَأَيْتُ رَجُلًا يَصْدُرُ النَّاسُ عَنْ رَأْيِهِ لَا يَقُولُ شَيْئًا إِلَّا صَدَرُوا عَنْهُ قُلْتُ مَنْ هَذَا قَالُوا هَذَا رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم قُلْتُ عَلَيْكَ السَّلَامُ يَا رَسُولَ اللهِ مَرَّتَيْنِ قَالَ لَا تَقُلْ عَلَيْكَ السَّلَامُ فَإِنَّ عَلَيْكَ السَّلَامُ تَحِيَّةُ الْمَيِّتِ قُلِ السَّلَامُ عَلَيْكَ قَالَ قُلْتُ أَنْتَ رَسُولُ اللهِ قَالَ أَنَا رَسُولُ اللهِ الَّذِي إِذَا أَصَابَكَ ضُرٌّ فَدَعَوْتَهُ كَشَفَهُ عَنْكَ وَإِنْ أَصَابَكَ عَامُ سَنَةٍ فَدَعَوْتَهُ أَنْبَتَهَا لَكَ وَإِذَا كُنْتَ بِأَرْضٍ قَفْرَاءَ أَوْ فَلَاةٍ فَضَلَّتْ رَاحِلَتُكَ فَدَعَوْتَهُ رَدَّهَا عَلَيْكَ قَالَ قُلْتُ اعْهَدْ إِلَيَّ قَالَ لَا تَسُبَّنَّ أَحَدًا قَالَ فَمَا سَبَبْتُ بَعْدَهُ حُرًّا وَلَا عَبْدًا وَلَا بَعِيرًا وَلَا شَاةً قَالَ وَلَا تَحْقِرَنَّ شَيْئًا مِنَ الْمَعْرُوفِ وَأَنْ تُكَلِّمَ أَخَاكَ وَأَنْتَ مُنْبَسِطٌ إِلَيْهِ وَجْهُكَ إِنَّ ذَلِكَ مِنَ الْمَعْرُوفِ وَارْفَعْ إِزَارَكَ إِلَى نِصْفِ السَّاقِ فَإِنْ أَبَيْتَ فَإِلَى الْكَعْبَيْنِ وَإِيَّاكَ وَإِسْبَالَ الْإِزَارِ فَإِنَّهَا مِنَ الْمَخِيلَةِ وَإِنَّ اللهَ لَا يُحِبُّ الْمَخِيلَةَ وَإِنِ امْرُؤٌ شَتَمَكَ وَعَيَّرَكَ بِمَا يَعْلَمُ فِيكَ فَلَا تُعَيِّرْهُ بِمَا تَعْلَمُ فِيهِ فَإِنَّمَا وَبَالُ ذَلِكَ عَلَيْهِ

ابوجری جابر بن سلیم نے بیان کیا ہے: میں نے ایک آدمی کو دیکھا کہ لوگ اس کی رائے اور حکم کے مطابق عمل کر رہے ہیں۔ وہ جو کچھ کہتا ہے لوگ اسے قبول کر لیتے ہیں (اور اسی کے مطابق عمل کرتے ہیں)۔ میں نے پوچھا: یہ کون ہیں؟ لوگوں نے بتایا: یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ چنانچہ میں آگے بڑھا اور عرض کی: علیک السلام یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ میں نے دوبار اسی طرح کہا تو آپ نے فرمایا: تو اس طرح نہ کہہ: علیک السلام، کیونکہ علیک السلام تو مردوں کے لیے سلام ہے بلکہ تو اس طرح کہہ السلام علیک۔ میں نے عرض کی: کیا آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اس اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں کہ جب تجھے کوئی تکلیف اور ضرر پہنچے اور اس سے دعا مانگے تو وہ اسے تجھ سے دور فرما دے اور اگر تجھے قحط سالی پہنچے اور تو اس سے دعا مانگے تو وہ تیرے لیے ضرورت کی ہر چیز اگا دے (مراد خوراک اور چارہ وغیرہ ہے) اور جب تو کسی ایسی زمین میں ہو جو آبادی اور پانی و خوراک وغیرہ سے خالی ہو اور پھر وہاں تیری سواری گم ہو جائے اور تو اس سے دعا مانگے تو وہ تیری سواری واپس لوٹا دے۔ پھر میں نے عرض کی: مجھے کوئی نصیحت فرمائیے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو ہرگز کسی کو گالی نہ دے۔ سو میں نے اس کے بعد کسی آزاد کو گالی نہ دی اور نہ کسی غلام کو، نہ کسی اونٹ کو اور نہ ہی کسی بکری کو گالی دی۔ حضور نے فرمایا: تو نیکی کے کسی عمل کو حقیر نہ جان۔ یہ کہ تو اپنے بھائی سے گفتگو کرے اس حال میں کہ تیرا چہرہ اس کی طرف خوشی سے متوجہ ہو تو بلاشبہ یہ بھی نیکی ہے اور تو اپنی چادر کو نصف پنڈلی تک اٹھا کر رکھ اور اگر یہ نہ ہو سکے تو اسے ٹخنوں سے اٹھا کر رکھ۔ اور چادر ٹخنوں سے نیچے لٹکانے سے اجتناب کر، کیونکہ ایسا غرور اور تکبر کے سبب ہوتا ہے اور بلاشبہ اللہ تعالیٰ غرور اور تکبر کو پسند نہیں

فرماتا اور اگر کوئی آدمی تجھے گالی گلوچ دے اور تجھے اس عیب کے سبب عار دلائے جو وہ تجھ میں جانتا ہے تو تو اسے اس (عیب) کے سبب عار نہ دلا جو اس میں تو جانتا ہے، کیونکہ اس طرح اس کا وبال اسی پر ہوگا۔

3563۔ حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خُيَلَاءَ لَمْ يَنْظُرِ اللهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ إِنَّ أَحَدَ جَانِبَيْ إِزَارِي يَسْتَرْخِي إِنِّي لَأَتَعَاهَدُ(1) ذٰلِكَ مِنْهُ قَالَ لَسْتَ مِمَّنْ يَفْعَلُهُ خُيَلَاءَ

حضرت سالم بن عبد اللہ نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے بیان کیا: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے اپنا کپڑا (تہبند وغیرہ) تکبر و غرور کے سبب زمین پر گھسیٹا، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف نظر رحمت نہیں فرمائے گا۔ تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میری چادر کی دو جانبوں میں سے ایک نیچے لٹکی رہتی ہے میری اسی طرح عادت بن چکی ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو ان میں سے نہیں ہے جو تکبر و غرور کی وجہ سے اس طرح کرتے ہیں۔

3564۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا أَبَانُ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يُصَلِّي مُسْبِلًا إِزَارَهُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ اذْهَبْ فَتَوَضَّأْ فَذَهَبَ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ اذْهَبْ فَتَوَضَّأْ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللهِ مَا لَكَ أَمَرْتَهُ أَنْ يَتَوَضَّأَ ثُمَّ سَكَتَّ عَنْهُ قَالَ إِنَّهُ كَانَ يُصَلِّي وَهُوَ مُسْبِلٌ إِزَارَهُ وَإِنَّ اللهَ لَا يَقْبَلُ صَلَاةَ رَجُلٍ مُسْبِلٍ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ ایک آدمی اپنی چادر کو ٹخنوں سے نیچے لٹکا کر نماز پڑھ رہا تھا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا: تو جا اور وضو کر۔ چنانچہ وہ گیا اور اس نے وضو کیا۔ پھر حاضر خدمت ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو جا اور پھر وضو کر۔ تو ایک آدمی نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ آپ کو کیا ہوا ہے کہ آپ نے اسے وضو کرنے کا حکم دیا ہے اور پھر آپ اس سے خاموش ہو گئے ہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ نماز پڑھ رہا تھا در آنحالیکہ اس کی چادر (تہبند) ٹخنوں سے نیچے تھی اور بلاشبہ اللہ تعالیٰ ایسے آدمی کی نماز کو قبول نہیں کرتا جو چادر ٹخنوں سے نیچے لٹکانے والا ہو۔

3565۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُدْرِكٍ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ عَنْ خَرَشَةَ بْنِ الْحُرِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللهُ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ قُلْتُ مَنْ هُمْ يَا رَسُولَ اللهِ قَدْ خَابُوا وَخَسِرُوا فَأَعَادَهَا ثَلَاثًا قُلْتُ مَنْ هُمْ يَا رَسُولَ اللهِ خَابُوا وَخَسِرُوا فَقَالَ الْمُسْبِلُ وَالْمَنَّانُ وَالْمُنَفِّقُ سِلْعَتَهُ بِالْحَلِفِ الْكَاذِبِ أَوِ الْفَاجِرِ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُسْهِرٍ عَنْ خَرَشَةَ بْنِ الْحُرِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا وَالْأَوَّلُ أَتَمُّ قَالَ الْمَنَّانُ الَّذِي لَا يُعْطِي شَيْئًا إِلَّا مَنَّهُ

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تین قسم کے لوگ ہیں جن سے قیامت کے

1۔ ایک نسخہ میں ان لأتعاهد کے بجائے إلا أن تعاهد ہے۔

دن اللہ تعالیٰ کلام نہیں فرمائے گا اور نہ ان کی طرف نظر رحمت فرمائے گا اور نہ ہی انہیں (گناہوں سے) پاک فرمائے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہوگا۔ میں نے عرض کی: وہ کون ہیں؟ یارسول اللہ! ﷺ وہ تو یقیناً خائب و خاسر ہو گئے۔ آپ نے تین بار اسی طرح فرمایا: میں نے عرض کی: وہ کون ہیں؟ یارسول اللہ! ﷺ وہ تو خائب و خاسر ہو گئے۔ تب آپ ﷺ نے فرمایا: چادر لٹکا کر چلنے والا، احسان جتلانے والا اور جھوٹی قسمیں کھا کر اپنا سامان بیچنے والا۔

مسدد، یحییٰ نے سفیان عن الاعمش عن سلیمان بن مسہر عن خرشہ بن الحر عن ابی ذر رضی اللہ عنہ عن النبی ﷺ کی سند سے اس حدیث کو بیان کیا ہے اور پہلی روایت زیادہ مکمل ہے اور فرمایا: منان وہ ہوتا ہے جو کسی کو کوئی چیز نہیں دیتا مگر اس پر اسے احسان جتلاتا ہے۔

3566۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ يَعْنِي عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ عَمْرٍو حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ بِشْرٍ التَّغْلِبِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي وَكَانَ جَلِيسًا لِأَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ كَانَ بِدِمَشْقَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ يُقَالُ لَهُ ابْنُ الْحَنْظَلِيَّةِ وَكَانَ رَجُلًا مُتَوَحِّدًا قَلَّمَا يُجَالِسُ النَّاسَ إِنَّمَا هُوَ صَلَاةٌ فَإِذَا فَرَغَ فَإِنَّمَا هُوَ تَسْبِيحٌ وَتَكْبِيرٌ حَتَّى يَأْتِيَ أَهْلَهُ فَمَرَّ بِنَا وَنَحْنُ عِنْدَ أَبِي الدَّرْدَاءِ فَقَالَ لَهُ أَبُو الدَّرْدَاءِ كَلِمَةً تَنْفَعُنَا وَلَا تَضُرُّكَ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللهِ ﷺ سَرِيَّةً فَقَدِمَتْ فَجَاءَ رَجُلٌ مِنْهُمْ فَجَلَسَ فِي الْمَجْلِسِ الَّذِي يَجْلِسُ فِيهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ لِرَجُلٍ إِلَى جَنْبِهِ لَوْ رَأَيْتَنَا حِينَ الْتَقَيْنَا نَحْنُ وَالْعَدُوُّ فَحَمَلَ فُلَانٌ فَطَعَنَ فَقَالَ خُذْهَا مِنِّي وَأَنَا الْغُلَامُ الْغِفَارِيُّ كَيْفَ تَرَى فِي قَوْلِهِ قَالَ مَا أُرَاهُ إِلَّا قَدْ بَطَلَ أَجْرُهُ فَسَمِعَ بِذَلِكَ آخَرُ فَقَالَ مَا أَرَى بِذَلِكَ بَأْسًا فَتَنَازَعَا حَتَّى سَمِعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ سُبْحَانَ اللهِ لَا بَأْسَ أَنْ يُؤْجَرَ وَيُحْمَدَ فَرَأَيْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ سُرَّ بِذَلِكَ وَجَعَلَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ إِلَيْهِ وَيَقُولُ أَنْتَ سَمِعْتَ ذَلِكَ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَيَقُولُ نَعَمْ فَمَا زَالَ يُعِيدُ عَلَيْهِ حَتَّى إِنِّي لَأَقُولُ لَيَبْرُكَنَّ عَلَى رُكْبَتَيْهِ قَالَ فَمَرَّ بِنَا يَوْمًا آخَرَ فَقَالَ لَهُ أَبُو الدَّرْدَاءِ كَلِمَةً تَنْفَعُنَا وَلَا تَضُرُّكَ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ الْمُنْفِقُ عَلَى الْخَيْلِ كَالْبَاسِطِ يَدَهُ[1] بِالصَّدَقَةِ لَا يَقْبِضُهَا[2] ثُمَّ مَرَّ بِنَا يَوْمًا آخَرَ فَقَالَ لَهُ أَبُو الدَّرْدَاءِ كَلِمَةً تَنْفَعُنَا وَلَا تَضُرُّكَ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ نِعْمَ الرَّجُلُ خُرَيْمٌ الْأَسَدِيُّ لَوْلَا طُولُ جُمَّتِهِ وَإِسْبَالُ إِزَارِهِ فَبَلَغَ ذَلِكَ خُرَيْمًا فَعَجِلَ فَأَخَذَ شَفْرَةً فَقَطَعَ بِهَا جُمَّتَهُ إِلَى أُذُنَيْهِ وَرَفَعَ إِزَارَهُ إِلَى أَنْصَافِ سَاقَيْهِ ثُمَّ مَرَّ بِنَا يَوْمًا آخَرَ فَقَالَ لَهُ أَبُو الدَّرْدَاءِ كَلِمَةً تَنْفَعُنَا وَلَا تَضُرُّكَ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّكُمْ قَادِمُونَ عَلَى إِخْوَانِكُمْ فَأَصْلِحُوا رِحَالَكُمْ وَأَصْلِحُوا لِبَاسَكُمْ حَتَّى تَكُونُوا كَأَنَّكُمْ شَامَةٌ فِي النَّاسِ فَإِنَّ اللهَ لَا يُحِبُّ الْفُحْشَ وَلَا التَّفَحُّشَ قَالَ أَبُو دَاوُد وَكَذَلِكَ قَالَ أَبُو نُعَيْمٍ عَنْ هِشَامٍ قَالَ حَتَّى تَكُونُوا كَالشَّامَةِ فِي النَّاسِ

قیس بن بشر تغلبی نے بیان کیا ہے کہ میرے باپ نے مجھے بتایا اور وہ حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ کے ہمنشین تھے۔ انہوں نے بیان کیا کہ دمشق میں حضور نبی کریم ﷺ کے اصحاب میں سے ایک تھا اسے ابن حنظلیہ کہا جاتا تھا اور وہ خلوت پسند

1۔ ایک نسخہ میں یَدَیْهِ ہے۔ 2۔ ایک نسخہ میں لَا یَقْبِضُهُمَا ہے۔

آدمی تھا۔ بہت کم لوگوں کے ساتھ مجالست کرتا تھا۔ وہ نماز میں مشغول رہتا اور جب نماز سے فارغ ہوتا تو وہ تسبیح وتکبیر میں مشغول ہو جاتا، یہاں تک کہ پھر اپنے گھر آ جاتا۔ پس ایک دن ہم حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ وہ ہمارے پاس سے گزرا۔ تو حضرت الدرداء رضی اللہ عنہ نے اسے کہا: ہم سے کوئی ایسا کلمہ کہو جو ہمارے لیے نفع بخش ہو اور تمہارے لیے نقصان دہ نہ ہو۔ تو اس نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ایک سریہ بھیجا۔ پس وہ واپس آیا تو ان میں سے ایک آدمی آیا اور وہ اس مجلس میں آکر بیٹھا جس میں رسول اللہ ﷺ تشریف رکھتے تھے اور اس نے اپنے پہلو میں بیٹھے ہوئے آدمی سے کہا: کاش! تو ہمیں اس وقت دیکھتا جب ہم اپنے دشمن کے بالمقابل تھے۔ پس فلاں آدمی نے حملہ کیا اور نیزہ مارا اور ساتھ کہا: میری طرف سے یہ وار لے اور میں قبیلہ غفار کا پروردہ ہوں۔ تو اس کے اس قول کے بارے میں کیا رائے رکھتا ہے؟ اس آدمی نے جواب دیا: میرا خیال تو یہ ہے کہ اس کے سبب اس کا اجر ضائع ہو چکا ہے۔ اس کے بارے میں ایک دوسرے آدمی نے سنا تو اس نے کہا: میں تو اس کے بارے میں کوئی حرج نہیں دیکھتا۔ پس ان دونوں کے درمیان تنازع شروع ہو گیا۔ یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ نے اسے سن لیا۔ تو آپ نے فرمایا: سبحان اللہ! کوئی حرج نہیں ہے کہ اسے اجر دیا جائے اور اس کی تعریف کی جائے۔ پس میں نے حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کو دیکھا اس سے آپ کو انتہائی خوشی ہوئی اور آپ اپنا سر اس کی طرف اٹھانے لگے اور کہنے لگے: کیا تو نے رسول اللہ ﷺ سے یہ سنا ہے؟ تو وہ کہنے لگا: جی ہاں۔ پس وہ اس سے مسلسل بار بار پوچھتے رہے یہاں تک کہ میں یہ کہنے لگا کہ وہ اس کے گھٹنوں پر بیٹھ جائیں گے۔ مزید بیان کیا کہ پھر وہ ایک دوسرے دن ہمارے پاس سے گزرے تو حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے اسے کہا: ہم سے کوئی ایسی بات کہو جو ہمارے لیے نفع بخش ہو اور تمہارے لیے نقصان دہ نہ ہو۔ اس نے بیان کیا: ہمیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (جہاد کی نیت سے) گھوڑے پر خرچ کرنے والا اس آدمی کی طرح ہے جو اپنا ہاتھ صدقہ دیتے ہوئے کھول دے اور اسے کبھی بند نہ کرے۔ پھر ایک اور دن وہ ہمارے پاس سے گزرے تو حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے انہیں فرمایا: ہمارے ساتھ ایسی بات کیجئے جو ہمیں نفع پہنچائے اور آپ کو نقصان نہ دے۔ تو اس نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں فرمایا: خریم الاسدی کتنا اچھا آدمی ہے اگر اس کی زلفیں لمبی نہ ہوتیں اور اس کی چادر نیچے لٹکتی نہ رہتی۔ پس یہ خبر خریم کے پاس پہنچی تو اس نے بہت تیزی کی اور چھری اٹھائی اور اپنی زلفوں کو کانوں تک کاٹ دیا اور اپنی چادر کو نصف پنڈلیوں تک اوپر اٹھالیا۔ پھر وہ ایک دن ہمارے پاس سے گزرے تو حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے انہیں کہا: ہم سے کوئی بات کرو جو ہمیں نفع دے اور تمہارے لیے باعث نقصان نہ ہو۔ تو انہوں نے بیان کیا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے، بے شک تم اپنے بھائیوں کے پاس پہنچنے والے ہو۔ لہٰذا تم اپنی سواریوں، کجاووں کی اصلاح کر لو اور تم اپنے لباس کی اصلاح کر لو، یہاں تک کہ تم لوگوں میں تل کی مانند ہو جاؤ۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ فحش اور تفحش کو پسند نہیں کرتا۔ ابوداؤد نے بیان کیا ہے اور اسی طرح ابونعیم نے ہشام سے بیان کیا ہے اور کہا ہے: یہاں تک کہ لوگوں میں تل کی طرح ہو جاؤ۔

بَاب مَا جَاءَ فِي الْكِبْرِ (تکبر وغرور سے متعلقہ روایات کا بیان)

3567۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ح وحَدَّثَنَا هَنَّادٌ يَعْنِي ابْنَ السَّرِيِّ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ الْمَعْنَى عَنْ

عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ مُوسَى عَنْ سَلْمَانَ الْأَغَرِّ وَقَالَ هَنَّادٌ عَنِ الْأَغَرِّ أَبِي مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ هَنَّادٌ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ الْكِبْرِيَاءُ رِدَائِي وَالْعَظَمَةُ إِزَارِي فَمَنْ نَازَعَنِي وَاحِدًا مِنْهُمَا قَذَفْتُهُ فِي النَّارِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ہناد نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمایا کہ اللہ تعالیٰ عزوجل نے ارشاد فرمایا: کبریائی میری چادر ہے اور عظمت (بھی) میری چادر ہے (یعنی عظمت و کبریائی میری شان ہے اور مجھے ہی زیبا ہیں)۔ پس جس کسی نے ان دونوں میں سے کسی ایک میں میرے ساتھ شریک ہونا چاہا (یعنی مجھ سے تنازع کی کوشش کی) تو میں اسے آتش جہنم میں ڈال دوں گا۔ (اس شدید وعید کے ساتھ انسان کے ذہن میں یہ بات راسخ کی کہ اس کے لیے عجز و انکساری اور تواضع ہی زیبا ہے، لہٰذا اس کا دامن اسے کبھی نہیں چھوڑنا چاہیے)۔

3568۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ يَعْنِي ابْنَ عَيَّاشٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ كِبْرٍ وَلَا يَدْخُلُ النَّارَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ خَرْدَلَةٍ مِنْ إِيمَانٍ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ الْقَسْمَلِيُّ عَنِ الْأَعْمَشِ مِثْلَهُ

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کسی کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی غرور اور تکبر ہوگا وہ جنت میں داخل نہیں ہوگا اور نہ ہی وہ جہنم میں داخل ہوگا جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہوگا۔ (یعنی ایسا انسان ہمیشہ جہنم میں باقی نہیں رہے گا)۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ اسے قسملی نے اعمش سے بھی اسی طرح روایت کیا ہے۔

3569۔ حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ وَكَانَ رَجُلًا جَمِيلًا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي رَجُلٌ حُبِّبَ إِلَيَّ الْجَمَالُ وَأُعْطِيتُ مِنْهُ مَا تَرَى حَتَّى مَا أُحِبُّ أَنْ يَفُوقَنِي أَحَدٌ إِمَّا قَالَ بِشِرَاكِ نَعْلِي وَإِمَّا قَالَ بِشِسْعِ نَعْلِي أَفَمِنَ الْكِبْرِ ذَلِكَ قَالَ لَا وَلَكِنَّ الْكِبْرَ مَنْ بَطِرَ الْحَقَّ وَغَمَطَ النَّاسَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی حضور نبی مکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور وہ انتہائی خوبصورت آدمی تھا۔ اس نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ میں ایسا آدمی ہوں کہ میرے نزدیک حسن و جمال انتہائی محبوب اور پسندیدہ ہے اور اس سے مجھے اتنا وافر حصہ عطا فرمایا گیا ہے جو کہ آپ ملاحظہ فرما رہے ہیں۔ یہاں تک کہ میں یہ پسند کرنے لگا ہوں کہ کوئی بھی میرے جوتے کے تسمے برابر بھی مجھ سے بڑھنے نہ پائیں، کیا یہ بھی تکبر اور غرور میں سے ہے؟ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: نہیں۔ بلکہ تکبر یہ ہے کہ آدمی حق کا انکار کرے اور لوگوں کو ذلیل اور حقیر سمجھے۔

بَابٌ فِي قَدْرِ مَوْضِعِ الْإِزَارِ (تہبند کے محل کی مقدار کا بیان)

3570۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ عَنِ الْإِزَارِ فَقَالَ عَلَى الْخَبِيرِ سَقَطْتَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِزْرَةُ الْمُسْلِمِ إِلَى نِصْفِ السَّاقِ وَلَا حَرَجَ أَوْ لَا

جُنَاحَ فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْكَعْبَيْنِ مَا كَانَ أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ فَهُوَ فِي النَّارِ مَنْ جَرَّ إِزَارَهُ بَطَرًا لَمْ يَنْظُرِ اللَّهُ إِلَيْهِ

حضرت علاء بن عبدالرحمن نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے بیان کیا: میں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے تہبند کے بارے میں پوچھا (کہ وہ کہاں تک ہونا چاہیے؟) تو انہوں نے فرمایا: تو نے انتہائی باخبر آدمی سے اس کے بارے میں پوچھا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مسلمان کی چادر نصف پنڈلی تک ہوتی ہے اور اگر ٹخنوں کے اوپر تک ہو تو پھر بھی کوئی حرج نہیں اور جو دونوں ٹخنوں سے نیچے ہو تو وہ آگ میں ہے اور جو کوئی تکبر و غرور کی وجہ سے اپنی چادر کو (زمین پر) گھسیٹ کر چلا تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف نظر رحمت نہیں فرمائے گا۔

3571۔ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْجُعْفِيُّ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي رَوَّادٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رضی اللہ عنہ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْإِسْبَالُ فِي الْإِزَارِ وَالْقَمِيصِ وَالْعِمَامَةِ مَنْ جَرَّ مِنْهَا شَيْئًا خُيَلَاءَ لَمْ يَنْظُرِ اللَّهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اپنے باپ سے اور انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ لٹکانا تہبند، قمیص اور پگڑی (تمام) میں ہے۔ جس کسی نے از روئے تکبر ان میں سے کسی کو لٹکایا تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی طرف نظر رحمت نہیں فرمائے گا۔

3572۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ أَبِي الصَّبَّاحِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي سُمَيَّةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ مَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الْإِزَارِ فَهُوَ فِي الْقَمِيصِ

یزید بن ابی سمیہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو یہ فرماتے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جو کچھ تہبند کے بارے میں فرمایا ہے تو وہی کچھ قمیص کے بارے میں بھی ہے۔

3573۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنِي عِكْرِمَةُ أَنَّهُ رَأَى ابْنَ عَبَّاسٍ يَأْتَزِرُ فَيَضَعُ حَاشِيَةَ إِزَارِهِ مِنْ مُقَدَّمِهِ عَلَى ظَهْرِ قَدَمَيْهِ وَيَرْفَعُ مِنْ مُؤَخَّرِهِ قُلْتُ لِمَ تَأْتَزِرُ هَذِهِ الْإِزْرَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَأْتَزِرُهَا

محمد بن ابی یحییٰ نے بیان کیا ہے کہ حضرت عکرمہ نے بیان کیا ہے کہ انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کو دیکھا آپ چادر باندھتے تھے اور اپنی چادر کا کنارہ آگے کی جانب سے اپنے پاؤں کے ظاہر پر رکھتے تھے اور پیچھے کی جانب سے چادر اٹھ جاتی تھی۔ میں نے پوچھا: اس طرح چادر کیوں باندھتے ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح چادر باندھے ہوئے دیکھا ہے۔

بَابٌ فِي لِبَاسِ النِّسَاءِ (عورتوں کے لباس کا بیان)

3574۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ لَعَنَ الْمُتَشَبِّهَاتِ مِنَ النِّسَاءِ بِالرِّجَالِ وَالْمُتَشَبِّهِينَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَاءِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے حضور نبی مکرم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ نے ایسی عورتوں پر لعنت کی ہے جو مردوں کے ساتھ مشابہت اختیار کرتی ہیں اور عورتوں کے ساتھ مشابہت کرنے والے مردوں پر بھی لعنت کی ہے۔

3575۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الرَّجُلَ يَلْبَسُ لِبْسَةَ الْمَرْأَةِ وَالْمَرْأَةَ تَلْبَسُ لِبْسَةَ الرَّجُلِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایسے آدمی پر لعنت بھیجی ہے جو عورت کے لباس کی طرح کا لباس پہنتا ہے اور ایسی عورت پر لعنت کی ہے جو مرد کی طرح کا لباس پہنتی ہے۔

3576۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ لُوَيْنٌ وَبَعْضُهُ قِرَاءَةً عَلَيْهِ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ قِيلَ لِعَائِشَةَ رضی اللہ عنہا إِنَّ امْرَأَةً تَلْبَسُ النَّعْلَ فَقَالَتْ لَعَنَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الرَّجُلَةَ مِنَ النِّسَاءِ

حضرت ابن ابی ملیکہ نے بیان کیا ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے عرض کی گئی: (کیا حکم ہے) اس عورت کا جو جوتا پہنتی ہے (یعنی ایسا جوتا جو مردوں کے لیے خاص ہے)۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے عورتوں میں سے مرد کی طرح بننے والی پر لعنت کی ہے۔

فائدہ: جملہ روایات میں مقصود یہی ہے کہ آدمی کو دل و جان سے رب العالمین کا فیصلہ قبول کرنا چاہیے اور جس صنف میں اس نے انسان کو پیدا فرمایا ہے اسی کے آداب اور تقاضے پورے کرتے ہوئے حیات مستعار گزارنی چاہیے۔ آداب بندگی کا تقاضا بھی یہی ہے۔

بَابٌ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيبِهِنَّ

اس ارشاد باری تعالیٰ کا بیان کہ ''عورتیں اپنی چادریں اپنے اوپر لٹکا لیں''

3577۔ حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّهَا ذَكَرَتْ نِسَاءَ الْأَنْصَارِ فَأَثْنَتْ عَلَيْهِنَّ وَقَالَتْ لَهُنَّ مَعْرُوفًا وَقَالَتْ لَمَّا نَزَلَتْ سُورَةُ النُّورِ عَمَدْنَ إِلَى حُجُورٍ أَوْ حُجُوزٍ شَكَّ أَبُو كَامِلٍ فَشَقَقْنَهُنَّ فَاتَّخَذْنَهُ[1] خُمُرًا

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے انصار کی عورتوں کا ذکر کیا، ان کی تعریف کی اور ان کے بارے میں اچھے کلمات کہے۔ اور فرمایا: جب سورۂ نور نازل ہوئی یعنی یہ آیت: وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ۔ الآیہ (یعنی فرمادیجئے ایمان والوں کو! نیچی رکھیں اپنی آنکھیں اور حفاظت کریں اپنی شرمگاہوں کی اور نہ ظاہر کریں اپنے بناؤ سنگھار کو سوائے ان کے جو ان میں سے ظاہر ہیں اور اپنی اوڑھنیاں اپنے گریبانوں پر ڈال لیں) تو انہوں نے پردوں کا قصد کیا اور

1۔ ایک نسخہ میں فَاتَّخَذْنَهُنَّ ہے۔

انہیں پھاڑ ڈالا اور ان کی اوڑھنیاں بنالیں)۔

فائدہ: مقصود یہ ہے کہ جونہی پردے کے احکام نازل ہوئے تو انہوں نے ذرّہ بھر لیت ولعل سے کام نہ لیا اور نہ ہی تاخیری حربے اپنانے کی کوشش کی بلکہ بالفور دستیاب وسائل بروئے کار لا کر پردے کا انتظام کیا اور حکم خداوندی کو تسلیم کرنے کی عملی شہادت پیش کی۔ یہی تقاضائے ایمان ہے۔

3578۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ ثَوْرٍ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ ابْنِ خُثَيْمٍ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ لَمَّا نَزَلَتْ يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيبِهِنَّ خَرَجَ نِسَاءُ الْأَنْصَارِ كَأَنَّ عَلَى رُؤُسِهِنَّ الْغِرْبَانَ مِنَ الْأَكْسِيَةِ

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی: يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيبِهِنَّ تو انصار کی عورتیں باہر نکلیں (اس حال میں) گویا کہ ان کے سروں پر (سیاہ) کپڑوں کے سبب کوے بیٹھے ہوئے ہیں (یعنی انہوں نے فوری پردے کا اہتمام کیا اور اپنے سروں پر اس طرح چادر ڈال کر باہر آتیں گویا کہ سروں پر کوے بیٹھے ہوئے ہیں اور یہی حکم الٰہی کی تعلیم کا تقاضا ہے۔ یہ ان عورتوں کے لیے لمحہ فکریہ ہے جو اپنے سر ڈھانپنے میں ہچکچاہٹ محسوس کرتی ہیں)

بَابٌ فِي قَوْلِهِ وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلَى جُيُوبِهِنَّ

اس ارشاد ربانی کا بیان کہ ”وہ اپنے دوپٹے اپنے گریبانوں میں ڈال لیں“

3579۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ ح وحَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ وَابْنُ السَّرْحِ وَأَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ قَالُوا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي قُرَّةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَعَافِرِيُّ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّهَا قَالَتْ يَرْحَمُ اللهُ نِسَاءَ الْمُهَاجِرَاتِ الْأُوَلَ لَمَّا أَنْزَلَ اللهُ وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلَى جُيُوبِهِنَّ شَقَقْنَ أَكْنَفَ قَالَ ابْنُ صَالِحٍ أَكْثَفَ مُرُوطِهِنَّ فَاخْتَمَرْنَ بِهَا حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ قَالَ رَأَيْتُ فِي كِتَابِ خَالِي عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ پہلے پہلے ہجرت کرنے والی عورتوں پر رحم فرمائے۔ جب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلَى جُيُوبِهِنَّ (اور انہیں چاہیے کہ وہ اپنے دوپٹے اپنے گریبانوں پر ڈال لیں) تو انہوں نے پردے یا موٹے کپڑے کی چادریں پھاڑ دیں اور ان سے اوڑھنیاں بنالیں (اور فوراً حکم کی تعمیل کی) ابن سرح نے بیان کیا ہے کہ میں نے اپنے ماموں کی کتاب میں عقیل سے روایت دیکھی ہے کہ انہوں نے ابن شہاب سے ان کی سند کے ساتھ اسی طرح کی روایت بیان کی ہے۔

بَابٌ فِيمَا تُبْدِي الْمَرْأَةُ مِنْ زِينَتِهَا (ان مقامات زینت کا بیان جنہیں عورت ظاہر کر سکتی ہے)

3580۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ كَعْبٍ الْأَنْطَاكِيُّ وَمُؤَمَّلُ بْنُ الْفَضْلِ الْحَرَّانِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ بَشِيرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ خَالِدٍ قَالَ يَعْقُوبُ ابْنُ دُرَيْكٍ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّ أَسْمَاءَ بِنْتَ أَبِي بَكْرٍ دَخَلَتْ عَلَى رَسُولِ

اللهِ ﷺ وَعَلَيْهَا ثِيَابٌ رِقَاقٌ فَأَعْرَضَ عَنْهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ وَقَالَ يَا أَسْمَاءُ إِنَّ الْمَرْأَةَ إِذَا بَلَغَتِ الْمَحِيضَ لَمْ تَصْلُحْ أَنْ يُرَى مِنْهَا إِلَّا هَذَا وَهَذَا وَأَشَارَ إِلَى وَجْهِهِ وَكَفَّيْهِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ هَذَا مُرْسَلٌ خَالِدُ بْنُ دُرَيْكٍ لَمْ يُدْرِكْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئیں اوران کے بدن پر باریک لباس تھا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے اعراض کرلیا اور ارشاد فرمایا: اے اسماء! بلاشبہ جب عورت سن بلوغت کو پہنچ جائے تو پھر مناسب نہیں کہ اس کا بدن دکھائی دے سوائے اس اور اس کے۔ اور آپ ﷺ نے اپنے چہرہ مقدس اور اپنی ہتھیلیوں کی طرف اشارہ کیا۔ ابوداود نے کہا ہے: یہ حدیث مرسل ہے کیونکہ خالد بن دریک نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا زمانہ نہیں پایا۔

فائدہ: اس حدیث سے بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ عورت کے لیے چہرے اور ہاتھوں کو ڈھانپنے کی ضرورت نہیں کیونکہ اپنے معاملات سرانجام دینے کے لیے انہیں کھلا رکھنا اس کی ضرورت ہے، لہٰذا اسے رخصت دی گئی ہے۔ لیکن علماء نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ یہ رخصت تب تک ہے جب تک فتنہ وفساد کا کوئی اندیشہ نہ ہو۔ حالات مکمل پر امن اور پرسکون ہوں اور اگر چہرہ کو کھلا رکھنے سے فتنہ وفساد کا اندیشہ ہو تو پھر یہ رخصت باقی نہیں رہے گی بلکہ ہر قسم کی بے راہروی سے بچنے کے لیے مکمل پردے کا اہتمام کرنا ازحد ضروری اور لازم ہوگا۔ موجودہ حالات کا تقاضا یہی ہے کہ ایسے ہی پردے کا اہتمام کیا جائے۔ واللہ اعلم (بذل المجہود ص 431 ج 16)

بَابٌ فِي الْعَبْدِ يَنْظُرُ إِلَى شَعْرِ مَوْلَاتِهِ (غلام کے لیے اپنی مالکن کے بال دیکھنے کا بیان)

3581۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَابْنُ مَوْهَبٍ قَالَا حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا اسْتَأْذَنَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ فِي الْحِجَامَةِ فَأَمَرَ أَبَا طَيْبَةَ أَنْ يَحْجُمَهَا قَالَ حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ كَانَ أَخَاهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ أَوْ غُلَامًا مَا لَمْ يَحْتَلِمْ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے پچھنے لگوانے کی اجازت طلب کی تو آپ ﷺ نے ابوطیبہ کو حکم ارشاد فرمایا کہ وہ انہیں پچھنے لگا دے۔ راوی نے بیان کیا کہ میرا خیال یہ ہے کہ ابوطیبہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے رضاعی بھائی تھے یا ابھی بچے تھے بالغ نہیں ہوئے تھے۔

3582۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا أَبُو جُمَيْعٍ سَالِمُ بْنُ دِينَارٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَتَى فَاطِمَةَ بِعَبْدٍ كَانَ قَدْ وَهَبَهُ لَهَا قَالَ وَعَلَى فَاطِمَةَ رضی اللہ عنہا ثَوْبٌ إِذَا قَنَّعَتْ بِهِ رَأْسَهَا لَمْ يَبْلُغْ رِجْلَيْهَا وَإِذَا غَطَّتْ بِهِ رِجْلَيْهَا لَمْ يَبْلُغْ رَأْسَهَا فَلَمَّا رَأَى النَّبِيُّ ﷺ مَا تَلْقَى قَالَ إِنَّهُ لَيْسَ عَلَيْكِ بَأْسٌ إِنَّمَا هُوَ أَبُوكِ وَغُلَامُكِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ ایک غلام لے کر اپنی لخت جگر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے اور وہ غلام انہیں عطا فرمایا۔ اس وقت حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا پر ایک کپڑا تھا۔ جب آپ اس سے

اپنا سر ڈھانپتیں تو وہ ان کے پاؤں تک نہ پہنچ سکتا اور جب اس کے ساتھ پاؤں کو ڈھانپتیں تو وہ ان کے سر تک نہ پہنچ سکتا۔ (یعنی سر کو ڈھانپنے سے پاؤں ننگے رہ جاتے اور پاؤں کو ڈھانپنے سے سر ننگا رہ جاتا)۔ پس جب حضور نبی کریم ﷺ نے ان کی اس پریشان کن حالت کو دیکھا تو ارشاد فرمایا: تمہارے لیے یہ کوئی باعث حرج نہیں کیونکہ ایک تمہارے والد ہیں اور ایک تمہارا غلام ہے۔

فائدہ: ابن رسلان نے کہا ہے کہ یہ حدیث اس پر دلیل ہے کہ غلام اپنی مالکن کا محرم ہوتا ہے۔ لیکن شیخ ابو حامد نے کہا ہے کہ یہاں غلام صغیر مراد ہے اور اس کی دلیل لفظ غلام ہے۔ الختصر احناف کا نقطہ نظر یہ ہے کہ غلام اپنی مالکن کا محرم نہیں ہے۔ لہٰذا اسے چاہیے کہ وہ اجنبی مردوں کی طرح اپنے غلام سے بھی پردے کا اہتمام کرے۔ واللہ اعلم (بذل المجہود ص 434 ج 16)

3583۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ ثَوْرٍ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَهِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ كَانَ يَدْخُلُ عَلَى أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ مُخَنَّثٌ فَكَانُوا يَعُدُّونَهُ مِنْ غَيْرِ أُولِي الْإِرْبَةِ فَدَخَلَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ يَوْمًا وَهُوَ عِنْدَ بَعْضِ نِسَائِهِ وَهُوَ يَنْعَتُ امْرَأَةً فَقَالَ إِنَّهَا إِذَا أَقْبَلَتْ أَقْبَلَتْ بِأَرْبَعٍ وَإِذَا أَدْبَرَتْ أَدْبَرَتْ بِثَمَانٍ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ أَلَا أَرَى هَذَا يَعْلَمُ مَا هَاهُنَا لَا يَدْخُلَنَّ عَلَيْكُنَّ هَذَا فَحَجَبُوهُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ بِمَعْنَاهُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ بِهَذَا الْحَدِيثِ زَادَ وَأَخْرَجَهُ فَكَانَ بِالْبَيْدَاءِ يَدْخُلُ كُلَّ جُمُعَةٍ يَسْتَطْعِمُ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ فِي هَذِهِ الْقِصَّةِ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ إِذَنْ يَمُوتُ مِنَ الْجُوعِ فَأَذِنَ لَهُ أَنْ يَدْخُلَ فِي كُلِّ جُمُعَةٍ مَرَّتَيْنِ فَيَسْأَلُ ثُمَّ يَرْجِعُ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ حضور نبی کریم ﷺ کی ازواج مطہرات کے پاس ایک مخنث آتا رہتا تھا اور وہ اسے غیر اولی الاربۃ (جس میں شہوت اور عورتوں کی حاجت نہ ہو) شمار کرتے تھے۔ پس ایک دن حضور نبی مکرم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور وہ بعض عورتوں کے پاس بیٹھا ہوا تھا اور ایک عورت کا وصف بیان کر رہا تھا۔ تو اس نے کہا: جب وہ سامنے آتی ہے تو چار سلوٹوں کے ساتھ سامنے آتی ہے (مراد وہ سلوٹیں ہیں جو موٹاپے کے سبب پیٹ پر پڑ جاتی ہیں) اور جب واپس پیٹھ پھرتی ہے تو آٹھ سلوٹوں کے ساتھ واپس پھرتی ہے۔ تو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: خبردار! میں دیکھ رہا ہوں کہ یہ عورتوں کے بارے میں جانتا ہے، لہٰذا یہ تمہارے پاس یہاں داخل نہ ہو۔ چنانچہ اس وقت سے ازواج مطہرات نے اس سے پردہ کرلیا۔

محمد بن داؤد بن سفیان، عبدالرزاق اور معمر نے زہری عن عروہ بن عائشہ رضی اللہ عنہا سے اسی طرح روایت بیان کی ہے۔

احمد بن صالح، ابن وہب، یونس نے ابن شہاب عن عروہ عن عائشہ رضی اللہ عنہا کی سند سے یہ حدیث بیان کی ہے۔ اس میں بزائد ہے کہ آپ ﷺ نے اسے مقام بیداء کی طرف نکلوا دیا کہ وہ کھانا وغیرہ لینے کے لیے ہر جمعہ کو شہر میں داخل ہو سکتا ہے۔

محمود بن خالد، عمر نے اوزاعی سے اس واقعہ میں نقل کیا ہے۔ عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ بلاشبہ وہ تو بھوک سے مر

جائے گا۔ چنانچہ آپ نے اسے ہفتے میں دو بار شہر میں داخل ہونے کی اجازت دے دی۔ پس وہ آتا، کھانا طلب کرتا اور پھر واپس لوٹ جاتا۔

بَابٌ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ وَقُلْ لِلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ

ارشاد باری تعالیٰ: قُلْ لِلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ کا بیان

3584۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَزِيدَ النَّحْوِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَقُلْ لِلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ الْآيَةَ فَنُسِخَ وَاسْتَثْنَى مِنْ ذٰلِكَ وَالْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَاءِ اللَّاتِي لَا يَرْجُونَ نِكَاحًا الْآيَةَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اس آیت: قُلْ لِلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ الآیہ سے ان عورتوں کی طرف دیکھنے کا جواز منسوخ ہو گیا جو گھروں میں ہی بیٹھی رہیں اور اس حکم سے گھروں میں بیٹھی رہنے والی وہ عورتیں مستثنیٰ ہیں جو نکاح کی خواہش وامید نہیں رکھتیں اور بوڑھی ہو چکی ہیں۔

3585۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي نَبْهَانُ مَوْلَى أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كُنْتُ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَعِنْدَهُ مَيْمُونَةُ فَأَقْبَلَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ وَذٰلِكَ بَعْدَ أَنْ أُمِرْنَا بِالْحِجَابِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ احْتَجِبَا مِنْهُ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَلَيْسَ أَعْمَى لَا يُبْصِرُنَا وَلَا يَعْرِفُنَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ أَفَعَمْيَاوَانِ أَنْتُمَا أَلَسْتُمَا تُبْصِرَانِهِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ هٰذَا لِأَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ خَاصَّةً أَلَا تَرَى إِلَى اعْتِدَادِ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ عِنْدَ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ قَدْ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِفَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ اعْتَدِّي عِنْدَ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ فَإِنَّهُ رَجُلٌ أَعْمَى تَضَعِينَ ثِيَابَكِ عِنْدَهُ[1]

ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر تھی اور آپ کے پاس ہی ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا بھی تھیں تو اتنے میں حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے اور یہ واقعہ ہمیں حجاب کا حکم دیے جانے کے بعد پیش آیا۔ تو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم دونوں اس سے پردہ کرو۔ تو ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ کیا یہ نابینا نہیں ہیں؟ وہ تو نہ ہمیں دیکھ سکتے ہیں اور نہ ہمیں پہچان سکتے ہیں۔ تو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کیا تم دونوں بھی اندھی ہو۔ کیا تم دونوں اسے نہیں دیکھ رہی ہو؟ ابوداؤد نے کہا ہے کہ یہ حضور نبی کریم ﷺ کی ازواج کے لیے خاص ہے۔ کیا تم دیکھتے نہیں کہ فاطمہ بنت قیس نے حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کے پاس عدت گزاری کیونکہ حضور نبی کریم ﷺ نے فاطمہ بنت قیس کو فرمایا: تو ابن ام مکتوم کے پاس عدت گزار کیونکہ وہ نابینا آدمی ہے۔ تو کپڑے تبدیل کرنے کے لیے اس کے پاس اپنے کپڑے اتار سکے گی۔

1۔ قال ابوداؤد الخ صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

3586۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْمَيْمُونِ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ إِذَا زَوَّجَ أَحَدُكُمْ عَبْدَهُ أَمَتَهُ فَلَا يَنْظُرْ إِلَى عَوْرَتِهَا

حضرت عمرو بن شعیب نے اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا سے اور انہوں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ آپ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی اپنے غلام کا نکاح اپنی لونڈی سے کردے تو پھر اسے چاہیے کہ وہ لونڈی کی شرمگاہ کی طرف نہ دیکھے (یعنی اب لونڈی سے استمتاع اس کے لیے جائز نہیں رہا)۔

3587۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنِي دَاوُدُ بْنُ سَوَّارٍ الْمُزَنِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ إِذَا زَوَّجَ أَحَدُكُمْ خَادِمَهُ عَبْدَهُ أَوْ أَجِيرَهُ فَلَا يَنْظُرْ إِلَى مَا دُونَ السُّرَّةِ وَفَوْقَ الرُّكْبَةِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَصَوَابُهُ سَوَّارُ بْنُ دَاوُدَ الْمُزَنِيُّ الصَّيْرَفِيُّ وَهِمَ فِيهِ وَكِيعٌ

حضرت عمرو بن شعیب نے اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا سے اور انہوں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت بیان کی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی اپنے خادم کی شادی کردے چاہے وہ اس کا غلام ہو یا اس کا ملازم ہو۔ تو پھر اسے چاہیے کہ وہ اس کی ناف کے نیچے سے لے کر گھٹنے سے اوپر تک کی جگہ کی طرف نہ دیکھے۔ ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ سند میں صحیح نام سوار بن داؤد مزنی صیرفی ہے۔ اس میں وکیع کو وہم ہوا ہے۔

بَابٌ فِي الِاخْتِمَارِ (سر کے ساتھ اوڑھنی لپیٹنے کا بیان)

3588۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ ح وحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ وَهْبٍ مَوْلَى أَبِي أَحْمَدَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم دَخَلَ عَلَيْهَا وَهِيَ تَخْتَمِرُ فَقَالَ لَيَّةً لَا لَيَّتَيْنِ قَالَ أَبُو دَاوُد مَعْنَى قَوْلِهِ لَيَّةً لَا لَيَّتَيْنِ يَقُولُ لَا تَعْتَمُّ مِثْلَ الرَّجُلِ لَا تُكَرِّرُهُ طَاقًا أَوْ طَاقَيْنِ

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے اور وہ اوڑھنی لپیٹ رہی تھیں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صرف ایک بل نہ کہ دو بل۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ آپ کے ارشاد لية لا ليتين کا معنی یہ ہے کہ وہ اسے سر کے ساتھ مرد کی مثل نہ باندھے اور نہ ہی ایک یا دو بلوں کا تکرار کرے (یعنی مقصود یہ ہے کہ مردوں کے ساتھ مشابہت سے اجتناب کرنا چاہیے کہیں ایسا نہ ہو کہ جس طرح مرد پگڑی کے بل دیتے ہیں اسی طرح عورتیں دوپٹے باندھنے شروع کردیں)۔

بَابٌ فِي لُبْسِ الْقَبَاطِيِّ لِلنِّسَاءِ (عورتوں کے لیے باریک کپڑا پہننے کا بیان)

3589۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ وَأَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّ عُبَيْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ حَدَّثَهُ عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَنْ دِحْيَةَ بْنِ خَلِيفَةَ الْكَلْبِيِّ أَنَّهُ قَالَ أُتِيَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم بِقَبَاطِيَّ فَأَعْطَانِي مِنْهَا قُبْطِيَّةً فَقَالَ اصْدَعْهَا صَدْعَيْنِ فَاقْطَعْ أَحَدَهُمَا قَمِيصًا وَأَعْطِ

الآخَرَ امْرَأَتَكَ تَخْتَمِرُ بِهِ فَلَمَّا أَدْبَرَ قَالَ وَأْمُرِ امْرَأَتَكَ أَنْ تَجْعَلَ تَحْتَهُ ثَوْبًا لَا يَصِفُهَا قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ فَقَالَ عَبَّاسُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ

حضرت دحیہ بن خلیفہ کلبی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس مصر کا بنا ہوا باریک سفید کپڑا لایا گیا۔ پس ان میں سے ایک کپڑا آپ ﷺ نے مجھے بھی عطا فرمایا اور ارشاد فرمایا: اسے دو حصوں میں پھاڑ لے اور پھر ان میں سے ایک حصے کی قمیص بنا لے اور دوسرا حصہ اپنی بیوی کو عطا کر دے کہ وہ اس سے اوڑھنی بنا لے۔ پس جب وہ پیٹھ پھیر کر واپس چلے تو آپ ﷺ نے فرمایا: اپنی بیوی کو حکم دینا کہ وہ اس کے نیچے دوسرا کپڑا رکھ لے جو اس (کے سر کے بالوں) کو ظاہر نہ ہونے دے۔ (مقصود یہ ہے کہ کپڑے کے اندر سے عورت کا بدن ظاہر نہیں ہونا چاہیے کیونکہ لباس کا مقصد ہی بدن کو ڈھانپنا ہے) ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ اسے یحیٰی بن ایوب نے روایت کیا ہے اور کہا ہے: عباس بن عبید اللہ بن عباس۔

بَابٌ فِي قَدْرِ الذَّيْلِ ((عورتوں کے لیے) چادر لٹکانے کی مقدار کا بیان)

3590۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ أَبِي عُبَيْدٍ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ حِينَ ذَكَرَ الْإِزَارَ فَالْمَرْأَةُ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ تُرْخِي شِبْرًا قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ إِذًا يَنْكَشِفُ عَنْهَا قَالَ فَذِرَاعًا لَا تَزِيدُ عَلَيْهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا عِيسَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ ابْنُ إِسْحَقَ وَأَيُّوبُ بْنُ مُوسَى عَنْ نَافِعٍ عَنْ صَفِيَّةَ

ابوبکر بن نافع نے اپنے باپ کے واسطے سے صفیہ بنت ابی عبید سے روایت بیان کی ہے کہ ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے اس وقت رسول اللہ ﷺ سے عرض کی جب آپ ﷺ نے تہبند کا ذکر فرمایا کہ یا رسول اللہ! ﷺ عورت کے لیے اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟ (وہ کتنا اسے نیچے لٹکا سکتی ہے؟) تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ ایک بالشت لٹکا سکتی ہے۔ (یعنی ٹخنوں سے نیچے) تو حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: تب اس کا ستر کھل سکتا ہے۔ تو پھر آپ ﷺ نے فرمایا: پس وہ ایک ہاتھ (چادر نیچے لٹکا سکتی ہے) اس پر زیادتی نہیں کر سکتی (یعنی اس سے زیادہ چادر نہیں لٹکا سکتی کیونکہ پھر غرور اور تکبر کی بو آنے لگ جاتی ہے) ابراہیم بن موسیٰ عیسیٰ نے عبید اللہ عن نافع سلیمان بن یسار عن ام سلمہ عن النبی ﷺ کی سند سے یہ حدیث بیان کی ہے۔ ابوداؤد نے کہا ہے: اسے ابن اسحاق اور ایوب بن موسیٰ نے نافع عن صفیہ کی سند سے روایت کیا ہے۔

3591۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ أَخْبَرَنِي زَيْدٌ الْعَمِّيُّ عَنْ أَبِي الصِّدِّيقِ النَّاجِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَخَّصَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِأُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ فِي الذَّيْلِ شِبْرًا ثُمَّ اسْتَزَدْنَهُ فَزَادَهُنَّ شِبْرًا فَكُنَّ يُرْسِلْنَ إِلَيْنَا فَنَذْرَعُ لَهُنَّ ذِرَاعًا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے امہات المومنین کو تہبند لٹکانے کے بارے میں ایک بالشت (ٹخنوں سے نیچے رکھنے) کی اجازت عطا فرمائی۔ پھر انہوں نے اس میں اضافہ کا مطالبہ کیا تو آپ ﷺ نے ان کے لیے

ایک بالشت کا اضافہ کر دیا۔ پس وہ ہمارے پاس (کپڑا) بھیجتی تھیں اور ہم ہاتھ کے ساتھ ان کے لیے کپڑا ناپ دیتے تھے۔

بَابٌ فِي أُهُبِ الْمَيْتَةِ (مردار کی کھال کا بیان)

3592۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَوَهْبُ بْنُ بَيَانٍ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ أَبِي خَلَفٍ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مُسَدَّدٌ وَوَهْبٌ عَنْ مَيْمُونَةَ قَالَتْ أُهْدِيَ لِمَوْلَاةٍ لَنَا شَاةٌ مِنَ الصَّدَقَةِ فَمَاتَتْ فَمَرَّ بِهَا النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ أَلَا دَبَغْتُمْ إِهَابَهَا وَاسْتَنْفَعْتُمْ بِهِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّهَا مَيْتَةٌ قَالَ إِنَّمَا حَرُمَ أَكْلُهَا حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْحَدِيثِ لَمْ يَذْكُرْ مَيْمُونَةَ قَالَ فَقَالَ أَلَا انْتَفَعْتُمْ بِإِهَابِهَا ثُمَّ ذَكَرَ مَعْنَاهُ لَمْ يَذْكُرِ الدِّبَاغَ

ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ ہماری آزاد کردہ ایک کنیز کو صدقہ کی ایک بکری دی گئی اور وہ مر گئی تو حضور نبی مکرم ﷺ اس کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا: کیونکر تم نے اس کے چمڑے کو نہیں رنگا اور تم نے اس سے فائدہ نہیں اٹھایا؟ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ یہ تو مردار ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کا کھانا حرام کیا گیا ہے (نہ کہ دباغت کے بعد اس کی کھال سے نفع اٹھانا)۔

مسدد، یزید اور معمر نے زہری سے یہ حدیث نقل کی ہے اور حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کا ذکر نہیں کیا۔ اس میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم نے اس کی کھال سے نفع نہیں اٹھایا۔ پھر مذکورہ حدیث کی طرح ذکر کیا اور دباغت کا ذکر نہیں کیا۔

3593۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ قَالَ مَعْمَرٌ وَكَانَ الزُّهْرِيُّ يُنْكِرُ الدِّبَاغَ وَيَقُولُ يُسْتَمْتَعُ بِهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ قَالَ أَبُو دَاوُد لَمْ يَذْكُرِ الْأَوْزَاعِيُّ وَيُونُسُ وَعُقَيْلٌ فِي حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ الدِّبَاغَ وَذَكَرَهُ الزُّبَيْدِيُّ وَسَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَحَفْصُ بْنُ الْوَلِيدِ ذَكَرُوا الدِّبَاغَ

عبدالرزاق نے بیان کیا ہے کہ معمر نے کہا: زہری دباغت کا انکار کرتے تھے اور کہتے تھے کہ چمڑے سے ہر حال میں نفع اٹھایا جا سکتا ہے۔ ابوداود نے بیان کیا ہے کہ اوزاعی، یونس اور عقیل نے زہری کی حدیث میں دباغت کا ذکر نہیں کیا اور زبیدی نے اس کا ذکر کیا ہے اور سعید بن عبدالعزیز اور حفص بن ولید نے بھی دباغت کا ذکر کیا ہے۔ (دباغت سے مراد نمک، راکھ، مٹی اور بیری کے پتوں وغیرہ کے ساتھ چمڑے کو صاف کرنا اور اس کی بو کو ختم کرنا ہے)۔

3594۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ وَعْلَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ إِذَا دُبِغَ الْإِهَابُ فَقَدْ طَهُرَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جب چمڑے کی دباغت کر دی جائے تو وہ پاک ہو جاتا ہے۔

3595۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ قُسَيْطٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَوْبَانَ عَنْ أُمِّهِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَمَرَ أَنْ يُسْتَمْتَعَ بِجُلُودِ الْمَيْتَةِ إِذَا دُبِغَتْ

محمد بن عبدالرحمن بن ثوبان نے اپنی ماں سے اور انہوں نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حکم ارشاد فرمایا کہ مردار کے چمڑے سے نفع اٹھایا جائے جب اس کی دباغت کر دی جائے۔

3596۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ وَمُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ قَالَا حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ جَوْنِ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْمُحَبَّقِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ أَتَى عَلَى بَيْتٍ فَإِذَا قِرْبَةٌ مُعَلَّقَةٌ فَسَأَلَ الْمَاءَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّهَا مَيْتَةٌ فَقَالَ دِبَاغُهَا طُهُورُهَا

سلمہ بن محبق سے روایت ہے کہ غزوۂ تبوک کے دوران رسول اللہ ﷺ ایک گھر میں تشریف لائے۔ وہاں ایک مشکیزہ لٹکا ہوا تھا۔ تو آپ ﷺ نے پانی طلب فرمایا تو انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ یہ تو مردار کی کھال ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس کی دباغت اس کے لیے باعث طہارت ہے (یعنی دباغت کے سبب یہ پاک ہو چکا ہے)۔

3597۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ عَنْ كَثِيرِ بْنِ فَرْقَدٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَالِكِ بْنِ حُذَافَةَ حَدَّثَهُ عَنْ أُمِّهِ الْعَالِيَةِ بِنْتِ سُبَيْعٍ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ لِي غَنَمٌ بِأُحُدٍ فَوَقَعَ فِيهَا الْمَوْتُ فَدَخَلْتُ عَلَى مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهَا فَقَالَتْ لِي مَيْمُونَةُ لَوْ أَخَذْتِ جُلُودَهَا فَانْتَفَعْتِ بِهَا فَقَالَتْ أَوَيَحِلُّ ذَلِكَ قَالَتْ نَعَمْ مَرَّ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ رِجَالٌ مِنْ قُرَيْشٍ يَجُرُّونَ شَاةً لَهُمْ مِثْلَ الْحِمَارِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَوْ أَخَذْتُمْ إِهَابَهَا قَالُوا إِنَّهَا مَيْتَةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُطَهِّرُهَا الْمَاءُ وَالْقَرَظُ

حضرت عبداللہ بن مالک بن حذافہ نے اپنی ماں عالیہ بنت سبیع سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے بیان کیا میرا احد پہاڑ میں بکریوں کا ریوڑ تھا۔ ان میں موت واقع ہونے لگی۔ چنانچہ میں ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے پاس حاضر ہوئی اور ان سے اس کا تذکرہ کیا۔ تو حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نے مجھے فرمایا: اگر تو ان کے چمڑے حاصل کر لے تو تو ان سے فائدہ اٹھا سکتی ہے۔ تو اس نے عرض کی: کیا وہ چمڑا حلال ہوتا ہے؟ انہوں نے فرمایا: ہاں۔ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ کے پاس سے قریش کے کچھ لوگ اس حال میں گزرے کہ وہ گدھے کی مثل اپنی بکری کو کھینچے جا رہے تھے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں فرمایا: اگر تم اس کے چمڑے کو اتار لیتے (تو اس سے نفع اٹھا سکتے تھے)۔ انہوں نے عرض کی: یہ تو مردار ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پانی اور قرظ (ایک درخت کے پتے جن کے ساتھ کھال صاف ہو جاتی ہے) اسے پاک کر دیتے ہیں۔

بَاب مَنْ رَوَى أَنْ لَا يُنْتَفَعَ بِإِهَابِ الْمَيْتَةِ

جنہوں نے بیان کیا کہ مردار کی کھال سے نفع نہیں اٹھایا جا سکتا

3598۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُكَيْمٍ رضی الله عنه قَالَ قُرِئَ عَلَيْنَا كِتَابُ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِأَرْضِ جُهَيْنَةَ وَأَنَا غُلَامٌ شَابٌّ أَنْ لَا تَسْتَمْتِعُوا مِنَ الْمَيْتَةِ بِإِهَابٍ وَلَا عَصَبٍ

حضرت عبداللہ بن عکیم نے بیان کیا ہے کہ قبیلہ جہینہ کی سرزمین پر ہمارے سامنے رسول اللہ ﷺ کی ایک تحریر پڑھی گئی تھی اور اس وقت میں نوجوان تھا۔ (اس میں یہ تحریر تھا) کہ تم مردار سے نفع حاصل نہ کرو نہ اس کی کھال سے اور نہ ہی اس کے پٹھوں سے۔

3599۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَعِيلَ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ عَنْ خَالِدٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ أَنَّهُ انْطَلَقَ هُوَ وَنَاسٌ مَعَهُ إِلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ عُكَيْمٍ رَجُلٌ مِنْ جُهَيْنَةَ قَالَ الْحَكَمُ فَدَخَلُوا وَقَعَدْتُ عَلَى الْبَابِ فَخَرَجُوا إِلَيَّ فَأَخْبَرُونِي أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُكَيْمٍ أَخْبَرَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَتَبَ إِلَى جُهَيْنَةَ قَبْلَ مَوْتِهِ بِشَهْرٍ أَنْ لَا تَنْتَفِعُوا مِنَ الْمَيْتَةِ بِإِهَابٍ وَلَا عَصَبٍ قَالَ أَبُو دَاوُد قَالَ النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ يُسَمَّى إِهَابًا مَا لَمْ يُدْبَغْ فَإِذَا دُبِغَ لَا يُقَالُ لَهُ إِهَابٌ إِنَّمَا يُسَمَّى شَنًّا وَقِرْبَةً

حکیم بن عتیبہ سے روایت ہے کہ وہ کچھ اور لوگوں کے ہمراہ جہینہ کے ایک آدمی عبداللہ بن عکیم کے پاس چل کر گئے۔ حکم نے بیان کیا ہے کہ وہ لوگ اندر داخل ہوئے اور میں دروازے پر ہی بیٹھ گیا۔ پھر وہ میری طرف آئے اور انہوں نے مجھے بتایا کہ عبداللہ بن عکیم رضی اللہ عنہ نے انہیں بتایا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے وصال سے ایک مہینہ قبل جہینہ کی طرف ایک خط تحریر فرمایا (اور اس میں لکھا) کہ تم مردار کی کھال اور اس کے پٹھوں سے نفع حاصل نہ کرو (یعنی انہیں اپنے کام میں نہ لاؤ)۔ ابو داؤد نے بیان کیا ہے کہ نضر بن شمیل نے کہا ہے: جب تک چمڑے کی دباغت نہ کی جائے اسے اہاب کہا جاتا ہے اور جب دباغت کردی جائے تو پھر اسے اہاب نہیں کہا جاتا بلکہ اسے شن اور قربہ کا نام دیا جاتا ہے (اس وضاحت سے یہ معلوم ہوا کہ ان روایات میں دباغت سے قبل مردار کی کھال کا حکم مذکور ہے اور جو حکم اس سے پہلے باب میں مذکور ہے وہ دباغت سے بعد کا ہے اس لیے دونوں میں کوئی منافات نہیں)۔

بَابٌ فِي جُلُودِ النُّمُورِ وَالسِّبَاعِ (چیتوں اور درندوں کی کھالوں کا بیان)

3600۔ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ وَكِيعٍ عَنْ أَبِي الْمُعْتَمِرِ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا تَرْكَبُوا الْخَزَّ وَلَا النِّمَارَ قَالَ وَكَانَ مُعَاوِيَةُ لَا يُتَّهَمُ فِي الْحَدِيثِ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ لَنَا أَبُو سَعِيدٍ قَالَ لَنَا أَبُو دَاوُدَ أَبُو الْمُعْتَمِرِ اسْمُهُ يَزِيدُ بْنُ طَهْمَانَ كَانَ يَنْزِلُ الْحِيرَةَ[1]

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم ریشم کی زینوں اور چیتوں کی کھالوں پر سوار نہ ہو اور حضرت ابن سیرین نے بیان کیا ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے حدیث بیان کرنے میں متہم نہ تھے۔ ابوسعید نے ہمیں کہا ہے کہ ہمیں ابوداؤد نے بتایا ہے کہ ابوالمعتمر جن کا اسم گرامی یزید بن طہمان تھا وہ حیرہ میں رہتے تھے۔

3601۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تَصْحَبُ الْمَلَائِكَةُ رُفْقَةً فِيهَا جِلْدُ نَمِرٍ

1۔ قال لنا ابوداؤد الخ صرف مطبوعہ ہذا میں ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ملائکہ ان کی سنگت اور مصاحبت اختیار نہیں کرتے جن کے پاس چیتے کی کھال ہو۔

فائدہ: کہا گیا ہے کہ یہ نہی یا تو اس لیے ہے کہ یہ عجمیوں کا لباس ہے یا پھر اس لیے کہ اس کے بال دباغت کو قبول نہیں کرتے، لہٰذا یہ پاک نہیں ہوتے۔ (بذل المجہود ص 13 ج 17)

3602۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدٍ الْحِمْصِيُّ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ عَنْ بَحِيرٍ عَنْ خَالِدٍ قَالَ وَفَدَ الْمِقْدَامُ بْنُ مَعْدِي كَرِبَ وَعَمْرُو بْنُ الْأَسْوَدِ وَرَجُلٌ مِنْ بَنِي أَسَدٍ مِنْ أَهْلِ قِنَّسْرِينَ إِلَى مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ لِلْمِقْدَامِ أَعَلِمْتَ أَنَّ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ تُوُفِّيَ فَرَجَّعَ الْمِقْدَامُ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ أَتَرَاهَا (1) مُصِيبَةً قَالَ لَهُ وَلِمَ لَا أَرَاهَا مُصِيبَةً وَقَدْ وَضَعَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي حِجْرِهِ فَقَالَ هَذَا مِنِّي وَحُسَيْنٌ مِنْ عَلِيٍّ فَقَالَ الْأَسَدِيُّ جَمْرَةٌ أَطْفَأَهَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ فَقَالَ الْمِقْدَامُ أَمَّا أَنَا فَلَا أَبْرَحُ الْيَوْمَ حَتَّى أُغَيِّظَكَ وَأُسْمِعَكَ مَا تَكْرَهُ ثُمَّ قَالَ يَا مُعَاوِيَةُ إِنْ أَنَا صَدَقْتُ فَصَدِّقْنِي وَإِنْ أَنَا كَذَبْتُ فَكَذِّبْنِي قَالَ أَفْعَلُ قَالَ فَأَنْشُدُكَ بِاللَّهِ هَلْ تَعْلَمُ أَنَّ (2) رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى (3) عَنْ لُبْسِ الذَّهَبِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَأَنْشُدُكَ بِاللَّهِ هَلْ تَعْلَمُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَأَنْشُدُكَ بِاللَّهِ هَلْ تَعْلَمُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ لُبْسِ جُلُودِ السِّبَاعِ وَالرُّكُوبِ عَلَيْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَوَاللَّهِ لَقَدْ رَأَيْتُ هَذَا كُلَّهُ فِي بَيْتِكَ يَا مُعَاوِيَةُ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ قَدْ عَلِمْتُ أَنِّي لَنْ أَنْجُوَ مِنْكَ يَا مِقْدَامُ قَالَ خَالِدٌ فَأَمَرَ لَهُ مُعَاوِيَةُ بِمَا لَمْ يَأْمُرْ لِصَاحِبَيْهِ وَفَرَضَ لِابْنِهِ فِي الْمِائَتَيْنِ فَفَرَّقَهَا الْمِقْدَامُ فِي أَصْحَابِهِ قَالَ وَلَمْ يُعْطِ الْأَسَدِيُّ أَحَدًا شَيْئًا مِمَّا أَخَذَ فَبَلَغَ ذَلِكَ مُعَاوِيَةَ فَقَالَ أَمَّا الْمِقْدَامُ فَرَجُلٌ كَرِيمٌ بَسَطَ يَدَهُ وَأَمَّا الْأَسَدِيُّ فَرَجُلٌ حَسَنُ الْإِمْسَاكِ لِشَيْئِهِ

مقدام بن معدی کرب، عمرو بن اسود اور اہل قنسرین میں سے بنی اسد کا ایک آدمی وفد بن کر حضرت امیر معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ کے پاس آئے۔ تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت مقدام کو کہا: کیا تم جانتے ہو کہ حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما کا وصال ہو گیا؟ تو حضرت مقدام نے یہ سن کر اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ پڑھا۔ تو اس آدمی نے اسے کہا: کیا تم اسے ایک مصیبت دیکھ رہے ہو (کہ تم نے اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ پڑھا ہے یہ تو مصیبت کے وقت پڑھا جاتا ہے؟) تو انہوں نے اسے فرمایا: میں اسے کیونکر مصیبت نہ قرار دوں، حالانکہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں اپنی گود میں بٹھایا اور فرمایا: یہ مجھ سے ہے اور حسین علی سے ہے (یعنی حسن کی مشابہت مجھ سے ہے اور حسین کی مشابہت علی سے ہے)۔ تو اسدی نے کہا: یہ آگ کا ایک انگارہ تھا جسے اللہ تعالیٰ نے بجھا دیا ہے۔ تو اس پر حضرت مقدام نے فرمایا: پھر آج میں مسلسل ایسی گفتگو کروں گا، میں تجھے غصہ دلاؤں گا اور میں تجھے ایسی باتیں سناؤں گا جو تجھے ناپسند ہوں گی۔ پھر فرمایا: اے معاویہ رضی اللہ عنہ! اگر میں سچ

1۔ ایک نسخہ میں رجل اتراھا کے بجائے فُلَانٌ أَتَعُدُّهَا ہے۔　2۔ ایک نسخہ میں تعلم ان کے بجائے سَمِعْتَ ہے۔
3۔ ایک نسخہ میں نھی کے بجائے یَنْهٰی ہے۔

کہوں تو میری تصدیق کرنا اور اگر میں جھوٹ بولوں تو میری تکذیب کرنا۔ انہوں نے کہا: میں اسی طرح کروں گا۔ تو پھر حضرت مقدام نے کہا: میں تمہیں اللہ تعالیٰ کی قسم دیتا ہوں کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ ﷺ نے سونا پہننے سے منع فرمایا ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں۔ پھر حضرت مقدام نے کہا: میں تمہیں اللہ کی قسم دیتا ہوں کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ ﷺ نے ریشم پہننے سے منع فرمایا ہے۔ انہوں نے کہا: ہاں۔ پھر کہا: میں تمہیں اللہ تعالیٰ کی قسم دیتا ہوں کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ ﷺ نے درندوں کی کھالیں پہننے سے اور ان پر سوار ہونے سے منع فرمایا ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں۔ پھر حضرت مقدام نے کہا: قسم بخدا! اے معاویہ! (رضی اللہ عنہ) یہ سب کچھ میں نے تمہارے گھر میں دیکھا ہے۔ تو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اے مقدام! میں جانتا ہوں کہ میں تم سے ہرگز نجات نہیں پا سکوں گا۔ خالد نے بیان کیا ہے: پھر حضرت معاویہ نے مقدام کے لیے ایسے مال کا حکم دیا جس کا اس کے دونوں ساتھیوں کے لیے حکم نہیں دیا تھا اور ان کے بیٹے کے لیے دوسو (درہم) لینے والوں میں حصہ مقرر کر دیا تو حضرت مقدام نے وہ مال اپنے ساتھیوں میں تقسیم کر دیا اور اسدی نے جو کچھ لیا اس میں سے کوئی شے کسی کو نہ دی۔ پس حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو یہ خبر پہنچی تو انہوں نے فرمایا: مقدام ایک کریم اور سخی آدمی ہے وہ اپنا ہاتھ کھلا رکھتا ہے اور جہاں تک اسدی کا تعلق ہے تو وہ اپنی شے کو اچھی طرح روک کر رکھنے والا آدمی ہے۔

3603۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ أَنَّ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ وَإِسْمَعِيلَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَاهُمُ الْمَعْنَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ بْنِ أُسَامَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى عَنْ جُلُودِ السِّبَاعِ

حضرت قتادہ نے ابو الملیح بن اسامہ سے اور انہوں نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے درندوں کی کھالوں سے منع فرمایا ہے۔

فائدہ: خطابی نے کہا ہے کہ دباغت فقط ان جانوروں کی جلد میں مؤثر ہوتی ہے جن کا گوشت کھایا جاتا ہے۔ یہی قول امام اوزاعی کا بھی ہے اور ان کے علاوہ دوسروں نے حدیث طیبہ کی تاویل یہ کی ہے کہ دباغت سے قبل ان کی کھالوں کا استعمال ممنوع ہے۔ اور اصحاب شافعی کا خیال ہے کہ دباغت سے درندوں کی کھالیں تو پاک ہو جاتی ہیں لیکن ان کے بال پاک نہیں ہوتے۔ لہٰذا ان کے بالوں کی وجہ سے کھالوں کا استعمال بھی ممنوع ہے۔ واللہ اعلم (بذل المجہود ص 17 ج 17)

بَابٌ فِي الِانْتِعَالِ (جوتا پہننے کا بیان)

3604۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ فَقَالَ أَكْثِرُوا مِنَ النِّعَالِ فَإِنَّ الرَّجُلَ لَا يَزَالُ رَاكِبًا مَا انْتَعَلَ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ ہم ایک سفر میں حضور نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اکثر اوقات جوتا پہنے رکھو کیونکہ آدمی مسلسل سوار رہتا ہے جب تک جوتا پہنے رکھتا ہے (یعنی پاؤں اذیت و تکلیف اور زخمی وغیرہ ہونے سے محفوظ رہتے ہیں)۔

3605۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ نَعْلَ النَّبِيِّ ﷺ كَانَ لَهَا قِبَالَانِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم علیہ السلام کے نعلین مبارک میں دو تسمے تھے۔ (ایک میں بیچ کی انگلی اور انگوٹھا ڈالتے تھے اور دوسرے میں دوسری انگلیاں)۔

3606۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ أَبُو يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم أَنْ يَنْتَعِلَ الرَّجُلُ قَائِمًا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ علیہ السلام نے آدمی کو کھڑے ہو کر جوتا پہننے سے منع فرمایا۔

فائدہ: خطابی نے کہا ہے کہ یہ نہی محض آسانی کے لیے ہے کیونکہ بیٹھ کر جوتا پہننا آسان ہوتا ہے اور ہاتھ سے مدد لینا بھی آسان ہوتا ہے۔ جب کہ اس کے برعکس بسا اوقات کھڑے ہو کر پہننے میں دقت ہوتی ہے اور بسا اوقات پاؤں کے الٹا ہونے کا خدشہ ہوتا ہے۔ ہاں اگر ایسی کوئی الجھن نہ ہو تو پھر کھڑے ہو کر پہننے میں کوئی مضائقہ نہیں۔

3607۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ لاَ يَمْشِي أَحَدُكُمْ فِي النَّعْلِ الْوَاحِدَةِ لِيَنْتَعِلْهُمَا جَمِيعًا أَوْ لِيَخْلَعْهُمَا جَمِيعًا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ علیہ السلام نے فرمایا: تم میں سے کوئی ایک جوتا پہن کر نہ چلے۔ بلکہ اسے چاہیے کہ وہ دونوں جوتے اکٹھے پہنے رکھے یا ان دونوں کو اکٹھا اتار دے۔

3608۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم إِذَا انْقَطَعَ شِسْعُ أَحَدِكُمْ فَلاَ يَمْشِ فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ حَتَّى يُصْلِحَ شِسْعَهُ وَلاَ يَمْشِ فِي خُفٍّ وَاحِدٍ وَلاَ يَأْكُلْ بِشِمَالِهِ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کسی کے ایک جوتے کا تسمہ کٹ جائے تو اسے چاہیے کہ وہ ایک جوتا پہن کر نہ چلے، یہاں تک کہ وہ اپنے جوتے کے تسمے کی مرمت کرا لے اور نہ ہی کوئی ایک خف پہن کر چلے اور نہ ہی کوئی بائیں ہاتھ سے کھائے (کیونکہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا پیتا ہے)۔

3609۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ هَارُونَ عَنْ زِيَادِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي نَهِيكٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مِنَ السُّنَّةِ إِذَا جَلَسَ الرَّجُلُ أَنْ يَخْلَعَ نَعْلَيْهِ فَيَضَعَهُمَا بِجَنْبِهِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ سنت میں یہ ہے کہ جب کوئی آدمی کہیں بیٹھے تو اسے چاہیے کہ وہ اپنے جوتے اتار لے اور انہیں اپنے پہلو میں رکھ لے۔

3610۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ إِذَا انْتَعَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِالْيَمِينِ وَإِذَا نَزَعَ فَلْيَبْدَأْ بِالشِّمَالِ وَلْتَكُنِ الْيَمِينُ أَوَّلَهُمَا يُنْتَعَلُ وَآخِرَهُمَا يُنْزَعُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ علیہ السلام نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی جوتا پہنے تو اسے چاہیے کہ وہ دایاں جوتا پہلے پہنے اور جب اتارنے لگے تو اسے چاہیے کہ وہ پہلے بایاں جوتا اتارے اور چاہیے کہ جوتا پہنتے وقت دایاں اول ہو اور اتارتے وقت دایاں آخر ہو۔

3611۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ وَمُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَشْعَثِ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُحِبُّ التَّيَمُّنَ مَا اسْتَطَاعَ فِي شَأْنِهِ كُلِّهِ فِي طُهُورِهِ وَتَرَجُّلِهِ وَنَعْلِهِ قَالَ مُسْلِمٌ وَسِوَاكِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي شَأْنِهِ كُلِّهِ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ عَنْ شُعْبَةَ مُعَاذٌ وَلَمْ يَذْكُرْ سِوَاكَهُ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ اپنے تمام کاموں میں حتی المقدور دائیں طرف سے آغاز کرنا پسند فرماتے تھے (یعنی) اپنے وضو میں، کنگھی کرنے میں اور جوتا پہننے میں۔ مسلم نے بیان کیا ہے: اور مسواک کرنے میں۔ اور انہوں نے فی شانہ کلہ کے الفاظ ذکر نہیں کیے۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ اسے شعبہ سے حضرت معاذ نے روایت کیا ہے اور انہوں نے وسواکہ کے الفاظ ذکر نہیں کیے۔

3612۔ حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا لَبِسْتُمْ وَإِذَا تَوَضَّأْتُمْ فَابْدَءُوا بِأَيَامِنِكُمْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم لباس پہنو اور جب تم وضو کرو تو اپنی دائیں طرف سے ابتدا کرو۔

بَابٌ فِي الْفُرُشِ (بستر کا بیان)

3613۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدٍ الْهَمْدَانِيُّ الرَّمْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ أَبِي هَانِئٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبُلِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ ذَكَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْفُرُشَ فَقَالَ فِرَاشٌ لِلرَّجُلِ وَفِرَاشٌ لِلْمَرْأَةِ وَفِرَاشٌ لِلضَّيْفِ وَالرَّابِعُ لِلشَّيْطَانِ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے بستروں کا ذکر فرمایا اور ارشاد فرمایا: ایک بستر مرد کے لیے اور ایک بستر عورت کے لیے اور ایک بستر مہمان کے لیے ہوتا ہے اور چوتھا بستر شیطان کے لیے ہے۔

فائدہ: مقصود یہ ہے کہ وہ بستر جو اپنی گھریلو حاجت اور ضرورت کے لیے بنائے جائیں وہ درست ہیں اور جو بغیر حاجت اور ضرورت کے محض فخر ومباہات کے اظہار کے لیے بنایا جائے تو اس کے بارے میں فرمایا: وہ شیطان کے لیے ہے کیونکہ وہ طرح طرح سے وسوسہ اندازی کا سبب بنتا ہے۔ (هكذا في البذل)

3614۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْجَرَّاحِ عَنْ وَكِيعٍ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فِي بَيْتِهِ فَرَأَيْتُهُ مُتَّكِئًا عَلَى وِسَادَةٍ زَادَ ابْنُ الْجَرَّاحِ عَلَى يَسَارِهِ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ إِسْرَائِيلَ أَيْضًا عَلَى يَسَارِهِ

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں حضور نبی کریم ﷺ کے پاس آپ کے کاشانہ اقدس میں حاضر ہوا تو میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ تکیے پر ٹیک لگائے تشریف فرما تھے۔ ابن الجراح نے ان الفاظ کا اضافہ کیا ہے کہ آپ بائیں پہلو سے ٹیک لگائے ہوئے تھے۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ اس روایت کو اسحاق بن منصور نے بھی اسرائیل سے روایت کیا ہے اور اس

میں بھی علی یسارہ کے الفاظ ہیں۔

3615۔ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ وَكِيعٍ عَنْ إِسْحَقَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ عَمْرٍو الْقُرَشِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی الله عنهما أَنَّهُ رَأَى رُفْقَةً مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ رِحَالُهُمُ الْأَدَمُ فَقَالَ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى أَشْبَهِ رُفْقَةٍ كَانُوا بِأَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ فَلْيَنْظُرْ إِلَى هَؤُلَاءِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے اہل یمن میں سے سفر کے کچھ ساتھیوں کو دیکھا کہ ان کے اونٹوں کی زینیں چمڑے کی ہیں۔ تو ارشاد فرمایا کہ جسے یہ زیادہ پسند ہو کہ وہ حضور نبی کریم ﷺ کے اصحاب سے زیادہ مشابہت رکھنے والی جماعت کو دیکھے تو اسے چاہیے کہ وہ ان کو دیکھ لے۔

3616۔ حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ أَتَّخَذْتُمْ أَنْمَاطًا قُلْتُ وَأَنَّى لَنَا الْأَنْمَاطُ قَالَ أَمَا إِنَّهَا سَتَكُونُ لَكُمْ أَنْمَاطٌ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے ارشاد فرمایا: تم نے زین پوش (یا عمدہ بچھونے) بنا لیے ہیں۔ میں نے عرض کی: ہمارے لیے زین پوش کہاں ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: عنقریب تمہارے لیے زین پوش (یا عمدہ بچھونے) آجائیں گے۔

3617۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رضی الله عنها قَالَتْ كَانَ وِسَادَةُ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ ابْنُ مَنِيعٍ الَّتِي(1) يَنَامُ عَلَيْهَا(2) بِاللَّيْلِ ثُمَّ اتَّفَقَا(3) مِنْ أَدَمٍ حَشْوُهَا لِيفٌ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کا تکیہ تھا۔ ابن منیع نے بیان کیا ہے کہ آپ کا وہ تکیہ جس پر آپ رات کے وقت آرام فرماہوتے تھے وہ چمڑے کا تھا اور اس میں کھجور کے پتے بھرے ہوئے تھے۔

فائدہ: یہ اس ذات اقدس کی اپنی حیات مستعار کو عدیم النظیر سادگی کے ساتھ گزارنے کا انداز ہے جسے خالق کائنات نے اپنا محبوب اور دو جہاں کا والی بنایا۔ اس میں انؐ کے لیے لمحہ فکریہ ہے جن کے پاس عارضی چند نعمتیں ہوتی ہیں اور وہ فخر و تکبر میں ڈوب جاتے ہیں۔

3618۔ حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ حَيَّانَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رضی الله عنها قَالَتْ كَانَتْ ضِجْعَةُ رَسُولِ اللهِ ﷺ مِنْ أَدَمٍ حَشْوُهَا لِيفٌ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے آرام فرما ہونے کا گدا چمڑے کا بنا ہوا تھا اور اس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی۔

3619۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ

1۔ ایک نسخہ میں الَّذِي ہے۔ 2۔ ایک نسخہ میں عَلَيْهِ ہے۔ 3۔ ایک نسخہ میں ثم اتفقا نہیں ہے۔

سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ فِرَاشُهَا حِيَالَ مَسْجِدِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا ہے کہ ان کا بستر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جائے نماز کے سامنے لگا ہوا تھا۔

بَابٌ فِي اتِّخَاذِ السُّتُورِ (پردے لٹکانے کا بیان)

3620۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ غَزْوَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم أَتَى فَاطِمَةَ رضی اللہ عنہا فَوَجَدَ عَلَى بَابِهَا سِتْرًا فَلَمْ يَدْخُلْ قَالَ وَقَلَّمَا كَانَ يَدْخُلُ إِلَّا بَدَأَ بِهَا فَجَاءَ عَلِيٌّ رضی اللہ عنہ فَرَآهَا مُهْتَمَّةً فَقَالَ مَا لَكِ قَالَتْ جَاءَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم إِلَيَّ فَلَمْ يَدْخُلْ فَأَتَاهُ عَلِيٌّ رضی اللہ عنہ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ فَاطِمَةَ اشْتَدَّ عَلَيْهَا أَنَّكَ جِئْتَهَا فَلَمْ تَدْخُلْ عَلَيْهَا قَالَ وَمَا أَنَا وَالدُّنْيَا وَمَا أَنَا وَالرَّقْمُ فَذَهَبَ إِلَى فَاطِمَةَ فَأَخْبَرَهَا بِقَوْلِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم فَقَالَتْ قُلْ لِرَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم مَا يَأْمُرُنِي[1] بِهِ قَالَ قُلْ لَهَا فَلْتُرْسِلْ بِهِ إِلَى بَنِي فُلَانٍ حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الْأَسَدِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ وَكَانَ سِتْرًا مَوْشِيًّا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے (گھر) تشریف لائے اور ان کے دروازے پر پردہ لٹکا ہوا دیکھا تو پھر اندر داخل نہ ہوئے۔ راوی فرماتے ہیں کہ بہت کم ایسا ہوتا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر تشریف لے جائیں اور پہلے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس نہ جائیں۔ چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ گھر تشریف لائے تو آپ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو رنجیدہ خاطر دیکھا، تو فرمایا: تمہیں کیا ہوا ہے؟ انہوں نے بتایا: حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میری جانب تشریف لائے اور پھر اندر تشریف فرما نہ ہوئے (معلوم نہیں آپ کیوں واپس تشریف لے گئے)۔ چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم (آپ کی لخت جگر) حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا پر یہ انتہائی گراں گزرا ہے کہ آپ ان کی طرف تشریف لائے اور پھر اندر داخل نہ ہوئے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرا اور اس دنیا کا کیا تعلق ہے، میرا ان نقش و نگار کے ساتھ کیا واسطہ ہے۔ چنانچہ حضرت علی، حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے اور انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے بارے بتایا۔ تو انہوں نے پھر کہا: جاؤ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کرو: آپ مجھے اس منقش پردے کے بارے کیا حکم ارشاد فرماتے ہیں (تاکہ میں وہی کچھ کروں)۔ چنانچہ آپ گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا بھیجا تو اسے بنی فلاں کی طرف بھیج دے (کیونکہ وہ حاجت مند لوگ ہیں)۔

واصل بن عبدالاعلیٰ اسدی اور ابن فضیل نے اپنے باپ سے یہ حدیث بیان کی ہے اور اس میں ہے کہ وہ منقش پردہ تھا۔

فائدہ: اس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اپنے آپ کو دنیا سے دور رکھنے اور اپنی اولاد کی اعلیٰ تربیت کرنے کی بہترین مثال ہے۔

1۔ ایک نسخہ میں مَا تَأْمُرُنِي ہے۔

بَابٌ فِي الصَّلِيبِ فِي الثَّوْبِ (ایسے کپڑے کا بیان جس میں صلیب کی تصویر ہو)

3621۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا أَبَانُ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ حِطَّانَ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ لَا يَتْرُكُ فِي بَيْتِهِ شَيْئًا فِيهِ تَصْلِيبٌ إِلَّا قَضَبَهُ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کوئی ایسی شے نہ چھوڑتے تھے جس پر صلیب کی تصویر بنی ہو مگر آپ اسے توڑ دیتے تھے، کاٹ دیتے تھے۔

بَابٌ فِي الصُّوَرِ (تصویروں کا بیان)

3622۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُدْرِكٍ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُجَيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ وَلَا كَلْبٌ وَلَا جُنُبٌ

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ملائکہ ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویر ہو اور نہ ہی اس میں جس میں کتا ہو اور نہ ہی اس میں جس میں کوئی جنبی حالت میں آدمی ہو۔

فائدہ: تصویر سے مراد ذی روح کی تصویر ہے، چاہے وہ دیوار پر لگی ہوئی ہو یا کسی کپڑے کے پردے وغیرہ پر ہو اور کتے سے مراد ایسا کتا جسے رکھنا ممنوع ہے اور جو شکار یا حفاظت کے لیے رکھنا مباح ہے وہ اس میں حکم میں شامل نہیں۔ لیکن امام نووی فرماتے ہیں کہ اظہر یہی ہے کہ لفظ کلب ہر قسم کے کتے کو شامل ہے اور جنبی کے بارے میں خطابی نے کہا کہ اس سے مراد ایسا آدمی ہے کہ جس کی عادت یہ ہو کہ غسل کرنے میں سستی کرتا ہو اور ناپاک حالت میں ہی عموماً رہتا ہو۔ (بذل ص 34 ج 17)

3623۔ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ أَخْبَرَنَا خَالِدٌ عَنْ سُهَيْلٍ يَعْنِي ابْنَ أَبِي صَالِحٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا تِمْثَالٌ وَقَالَ انْطَلِقْ بِنَا إِلَى أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ نَسْأَلُهَا عَنْ ذَلِكَ فَانْطَلَقْنَا فَقُلْنَا يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ أَبَا طَلْحَةَ حَدَّثَنَا عَنْ رَسُولِ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم بِكَذَا وَكَذَا فَهَلْ سَمِعْتِ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم يَذْكُرُ ذَلِكَ قَالَتْ لَا وَلَكِنْ سَأُحَدِّثُكُمْ بِمَا رَأَيْتُهُ فَعَلَ خَرَجَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِي بَعْضِ مَغَازِيهِ وَكُنْتُ أَتَحَيَّنُ قُفُولَهُ فَأَخَذْتُ نَمَطًا كَانَ لَنَا فَسَتَرْتُهُ عَلَى الْعَرَضِ فَلَمَّا جَاءَ اسْتَقْبَلْتُهُ فَقُلْتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَعَزَّكَ وَأَكْرَمَكَ فَنَظَرَ إِلَى الْبَيْتِ فَرَأَى النَّمَطَ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ شَيْئًا وَرَأَيْتُ الْكَرَاهِيَةَ فِي وَجْهِهِ فَأَتَى النَّمَطَ حَتَّى هَتَكَهُ ثُمَّ قَالَ إِنَّ اللهَ لَمْ يَأْمُرْنَا فِيمَا رَزَقَنَا أَنْ نَكْسُوَ الْحِجَارَةَ وَاللَّبِنَ قَالَتْ فَقَطَعْتُهُ وَجَعَلْتُهُ وِسَادَتَيْنِ وَحَشَوْتُهُمَا لِيفًا فَلَمْ يُنْكِرْ ذَلِكَ عَلَيَّ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ قَالَ فَقُلْتُ يَا أُمَّهْ إِنَّ هَذَا حَدَّثَنِي أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ وَقَالَ فِيهِ سَعِيدُ بْنُ يَسَارٍ مَوْلَى بَنِي النَّجَّارِ

حضرت ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ملائکہ

ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا ہو اور نہ ہی اس میں جس میں کسی ذی روح کی تصویر ہو۔ زید بن خالد جہنی نے حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کو کہا: ہمارے ساتھ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس چلو، ہم اس کے بارے ان سے پوچھیں گے۔ چنانچہ ہم چل کر وہاں حاضر ہوئے اور عرض کی: اے ام المومنین! ابوطلحہ نے ہمیں رسول اللہ ﷺ سے اس اس طرح حدیث بیان کی ہے، کیا آپ نے بھی حضور نبی کریم ﷺ کو اس طرح بیان کرتے ہوئے سنا ہے۔ انہوں نے فرمایا: نہیں۔ البتہ میں تمہیں ایسی حدیث بیان کرتی ہوں جو کچھ میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ نے کیا۔ رسول اللہ ﷺ ایک غزوہ میں تشریف لے گئے اور اس وقت آپ ﷺ کے واپس لوٹنے کا انتظار کر رہی تھی۔ چنانچہ میں نے ایک اون کا کپڑا لیا اور میں نے اسے (گھر کی) لکڑی پر بطور پردہ لٹکا دیا۔ پس جب آپ ﷺ تشریف لائے تو میں نے آپ ﷺ کا استقبال کیا اور عرض کی: السلام علیك یا رسول الله و رحمة الله و برکاته۔ سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں (یعنی اللہ تعالیٰ کا شکر ہے) جس نے آپ کو عزت و تکریم عطا فرمائی۔ سو آپ ﷺ نے گھر کی طرف دیکھا اور آپ کی نظر پردے پر پڑی تو آپ ﷺ نے مجھے کسی طرح کا جواب نہ لوٹایا (یعنی میرے سلام کا جواب نہ دیا) اور میں نے آپ کے چہرے پر ناگواری کے آثار دیکھ لیے۔ پھر آپ اس پردے کے پاس آئے اور اسے کاٹ ڈالا۔ پھر ارشاد فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں جو رزق عطا فرمایا ہے اس میں ہمیں یہ حکم نہیں دیا کہ ہم پتھروں اور اینٹوں کو کپڑے پہنائیں۔ حضرت ام المومنین نے فرمایا: پھر میں نے اس پردے کو کاٹ ڈالا اور میں نے اس کے دو تکیے بنا دیے اور ان دونوں میں کھجور کے پتے بھر لیے تو آپ ﷺ نے مجھے کسی شے سے منع نہ فرمایا۔

عثمان بن ابی شیبہ، جریر نے سہیل سے اپنی سند کے ساتھ اسی طرح روایت بیان کی ہے، انہوں نے بیان کیا اور پھر میں نے کہا: اے اماں! بے شک اس نے مجھے حدیث بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا اور اس میں ہے کہ سعید بن یسار بنی نجار کے آزاد کردہ غلام ہیں۔

3624۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ إِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ قَالَ بُسْرٌ ثُمَّ اشْتَكَى زَيْدٌ فَعُدْنَاهُ فَإِذَا عَلَى بَابِهِ سِتْرٌ فِيهِ صُورَةٌ فَقُلْتُ لِعُبَيْدِ اللهِ الْخَوْلَانِيِّ رَبِيبِ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَلَمْ يُخْبِرْنَا زَيْدٌ عَنِ الصُّوَرِ يَوْمَ الْأَوَّلِ فَقَالَ عُبَيْدُ اللهِ أَلَمْ تَسْمَعْهُ حِينَ قَالَ إِلَّا رَقْمًا فِي ثَوْبٍ

زید بن خالد نے حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے بیان کیا: بے شک رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ملائکہ اس گھر میں داخل نہیں ہوئے جس میں (ذی روح کی) کوئی تصویر ہو۔ بسر نے بیان کیا: پھر زید بیمار ہو گئے تو ہم ان کی عیادت کے لیے گئے۔ دیکھا ان کے دروازے پر پردہ لگا ہوا تھا۔ اس میں تصویریں تھیں۔ تو میں نے عبید اللہ خولانی جو کہ ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے زیر پرورش رہے، سے کہا: کیا پہلے زید نے ہمیں تصویروں کی ممانعت کے بارے میں خبر نہیں دی تھی (اور اب خود پردہ لگائے بیٹھے ہیں) تو عبید اللہ نے کہا: کیا تم نے ان سے یہ نہیں سنا کہ انہوں

نے یہ بھی کہا مگر وہ تصویر جو کپڑے میں ہو۔

فائدہ: جمہور نے یہ موقف اختیار کیا ہے کہ اس سے مراد درخت وغیرہ کی تصاویر ہیں اور یہ ہمارے نزدیک جائز ہیں اور بعض نے یہ بھی کہا ہے کہ کپڑے پر تصاویر مباح ہیں۔ واللہ اعلم (بذل ص 38 ج 17)

3625۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ أَنَّ إِسْمٰعِيلَ بْنَ عَبْدِ الْكَرِيمِ حَدَّثَهُمْ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ يَعْنِي ابْنَ عَقِيلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ زَمَنَ الْفَتْحِ وَهُوَ بِالْبَطْحَاءِ أَنْ يَأْتِيَ الْكَعْبَةَ فَيَمْحُوَ كُلَّ صُورَةٍ فِيهَا فَلَمْ يَدْخُلْهَا النَّبِيُّ ﷺ حَتَّى مُحِيَتْ كُلُّ صُورَةٍ فِيهَا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فتح مکہ کے وقت حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو حکم ارشاد فرمایا، درآنحالیکہ آپ مقام بطحاء میں تھے کہ وہ کعبہ معظمہ میں جائیں اور اس میں موجود تمام مورتیوں کو مٹا دیں (ضائع کردیں) اور پھر حضور نبی کریم ﷺ کعبہ معظمہ میں داخل نہ ہوئے یہاں تک کہ اس میں موجود تمام تصاویر کو مٹا دیا گیا۔ (ان تصاویر سے مراد وہ ہیں جو دیواروں پر بنی ہوئی تھیں اور رہے وہ بت وغیرہ جو اس میں مشرکین نے رکھے ہوئے تھے تو انہیں حضور نبی کریم ﷺ نے بنفس نفیس جا کر ختم کیا)۔

3626۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ السَّبَّاقِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَتْنِي مَيْمُونَةُ زَوْجُ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ وَعَدَنِي أَنْ يَلْقَانِي اللَّيْلَةَ فَلَمْ يَلْقَنِي ثُمَّ وَقَعَ فِي نَفْسِهِ جِرْوُ كَلْبٍ تَحْتَ بِسَاطٍ لَنَا فَأَمَرَ بِهِ فَأُخْرِجَ ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِهِ مَاءً فَنَضَحَ بِهِ مَكَانَهُ فَلَمَّا لَقِيَهُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ إِنَّا لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا صُورَةٌ فَأَصْبَحَ النَّبِيُّ ﷺ فَأَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ حَتَّى إِنَّهُ لَيَأْمُرُ بِقَتْلِ كَلْبِ الْحَائِطِ الصَّغِيرِ وَيَتْرُكُ كَلْبَ الْحَائِطِ الْكَبِيرِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ مجھے حضور نبی کریم ﷺ کی رفیقۂ حیات حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ آج کی رات حضرت جبرائیل علیہ السلام نے مجھ سے ملاقات کرنے کا وعدہ کیا تھا اور پھر وہ مجھے نہ ملے تو اچانک میرے دل میں خیال آیا کہ ہماری چارپائی کے نیچے تو کتے کا بچہ ہے۔ سو آپ نے اس کے بارے میں حکم دیا اور اسے باہر نکال دیا گیا۔ پھر آپ نے اپنے دست مبارک میں پانی لیا اور اس پر پانی کا چھڑکاؤ کر دیا۔ پھر جب حضرت جبرائیل علیہ السلام نے آپ سے ملاقات کی تو انہوں نے کہا: بے شک ہم اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا ہو یا تصویر ہو۔ پھر صبح کے وقت حضور نبی مکرم ﷺ نے کتوں کو مار ڈالنے کا حکم ارشاد فرمایا یہاں تک کہ آپ نے حکم دیا کہ چھوٹے باغ (کی حفاظت کرنے والے) کتے کو بھی مار ڈالا جائے اور بڑے باغ کے کتوں کو چھوڑ دیا جائے (کیونکہ وسیع باغ کی حفاظت کے لیے کتے کی ضرورت ہوتی ہے)۔

3627۔ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ مَحْبُوبُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحٰقَ الْفَزَارِيُّ عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَتَانِي جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ لِي أَتَيْتُكَ الْبَارِحَةَ فَلَمْ

يَنْبَغِي أَنْ أَكُونَ دَخَلْتُ إِلَّا أَنَّهُ كَانَ عَلَى الْبَابِ تَمَاثِيلُ وَكَانَ فِي الْبَيْتِ قِرَامُ سِتْرٍ فِيهِ تَمَاثِيلُ وَكَانَ فِي الْبَيْتِ كَلْبٌ فَمُرْ بِرَأْسِ التِّمْثَالِ الَّذِي فِي الْبَيْتِ يُقْطَعُ فَيَصِيرُ كَهَيْئَةِ الشَّجَرَةِ وَمُرْ بِالسِّتْرِ فَلْيُقْطَعْ فَلْيُجْعَلْ مِنْهُ وِسَادَتَيْنِ مَنْبُوذَتَيْنِ تُوطَآنِ وَمُرْ بِالْكَلْبِ فَلْيُخْرَجْ فَفَعَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَإِذَا الْكَلْبُ لِحَسَنٍ أَوْ حُسَيْنٍ كَانَ تَحْتَ نَضَدٍ لَهُمْ فَأَمَرَ بِهِ فَأُخْرِجَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّضَدُ شَيْءٌ تُوضَعُ عَلَيْهِ الثِّيَابُ شِبْهُ السَّرِيرِ (1)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے پاس حضرت جبرئیل علیہ السلام آئے اور انہوں نے مجھے کہا: میں گزشتہ رات آپ کے پاس آیا اور مجھے اندر داخل ہونے سے سوائے اس کے کسی نے نہ روکا کہ دروازے پر تصاویر تھیں اور گھر میں ایسا منقش پردہ تھا جس میں تصاویر تھیں اور گھر میں کتا بھی تھا۔ پس آپ گھر میں موجود تصاویر کے بارے میں یہ حکم فرمایئے کہ ان کے سر کاٹ دیے جائیں تو وہ درختوں کی طرح ہو جائیں گی اور پردے کے بارے میں حکم فرمایئے کہ اسے کاٹ دیا جائے اور اس سے دو تکیے بنا دیے جائیں جنہیں زمین پر رکھا جائے اور انہیں روندا جاتا رہے اور کتے کے بارے میں حکم فرمایئے کہ اسے نکال دیا جائے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اسی طرح کہا۔ اور کتا امام حسن یا امام حسین رضی اللہ عنہما نے رکھا ہوا تھا اور وہ ان کے تخت کے نیچے تھا۔ اس کے بارے میں بھی حکم دیا گیا تو اسے نکال دیا گیا۔ ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ نضد سے مراد چارپائی کی طرح کی وہ شے ہے جس پر کپڑے رکھے جائیں۔

1۔ قال ابوداؤد الخ صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَاب التَّرَجُّلِ (کنگھی کرنے کے احکام کا بیان)

3628۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم عَنِ التَّرَجُّلِ إِلَّا غِبًّا

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ علیہ السلام نے کنگھی کرنے سے منع فرمایا مگر ایک دن چھوڑ کر۔ (مقصود یہ ہے کہ ہمہ وقت آدمی بناؤ سنگھار میں ہی نہ لگا رہے اور پھر اس طرح کرنے میں عورتوں کے ساتھ مشابہت کا احتمال بھی ہے۔ لہٰذا اگر حاجت اور ضرورت نہ ہو تو پھر ایک دن کے وقفہ کے ساتھ تیل کنگھی کا اہتمام کرنا چاہیے۔ بصورت دیگر ہر روز کنگھی کرنے میں کوئی حرج نہیں)۔

3629۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا الْجُرَيْرِيُّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم رَحَلَ إِلَى فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ وَهُوَ بِمِصْرَ فَقَدِمَ عَلَيْهِ فَقَالَ أَمَا إِنِّي لَمْ آتِكَ زَائِرًا وَلَكِنِّي سَمِعْتُ أَنَا وَأَنْتَ حَدِيثًا مِنْ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم رَجَوْتُ أَنْ يَكُونَ عِنْدَكَ مِنْهُ عِلْمٌ قَالَ وَمَا هُوَ قَالَ كَذَا وَكَذَا قَالَ فَمَا لِي أَرَاكَ شَعِثًا وَأَنْتَ أَمِيرُ الْأَرْضِ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم كَانَ يَنْهَانَا عَنْ كَثِيرٍ مِنَ الْإِرْفَاهِ قَالَ فَمَا لِي لَا أَرَى عَلَيْكَ حِذَاءً قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم يَأْمُرُنَا أَنْ نَحْتَفِيَ أَحْيَانًا

حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم علیہ السلام کے اصحاب میں سے ایک آدمی حضرت فضالہ بن عبید کی طرف چل کر گیا اور اس وقت وہ مصر میں تھے۔ پس وہ ان کے پاس پہنچا تو کہا: میں تمہارے پاس فقط تمہاری ملاقات کے لیے نہیں آیا بلکہ میں نے اور تم نے رسول اللہ علیہ السلام کی ایک حدیث سنی ہے اور مجھے امید ہے کہ اس کے بارے میں تمہارے پاس علم ہوگا۔ انہوں نے فرمایا: وہ کیا ہے؟ اس آدمی نے بتایا کہ وہ اس طرح ہے۔ پھر اس نے کہا: مجھے کیا ہے کہ میں تمہیں اس حال میں دیکھ رہا ہوں کہ تمہارے بال پریشان اور بکھرے ہوئے ہیں حالانکہ تم اس سرزمین کے امیر ہو؟ تو فضالہ نے فرمایا: بے شک رسول اللہ علیہ السلام ہمیں کثرت عیش سے منع فرماتے تھے۔ پھر اس آدمی نے کہا: کیا ہے مجھے کہ میں آپ کے جوتے بھی نہیں دیکھ رہا ہوں؟ تو حضرت فضالہ نے فرمایا: حضور نبی کریم علیہ السلام ہمیں حکم ارشاد فرماتے تھے کہ ہم کبھی کبھار ننگے پاؤں رہا کریں۔

فائدہ: ایسا کرنے سے ایک تو انسان غرور و تکبر سے محفوظ رہتا ہے اور دوسرا ان افراد امت کے بارے میں ہمدردی اور غمخواری کے جذبات کو مہمیز لگتی ہے جن کے پاس استعمال کا ساز و سامان نہیں ہوتا۔

3630۔ حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي أُمَامَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ

بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ ذَكَرَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم يَوْمًا عِنْدَهُ الدُّنْيَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم أَلَا تَسْمَعُونَ أَلَا تَسْمَعُونَ إِنَّ الْبَذَاذَةَ مِنَ الْإِيمَانِ إِنَّ الْبَذَاذَةَ مِنَ الْإِيمَانِ يَعْنِي التَّقَحُّلَ قَالَ أَبُو دَاوُد هُوَ أَبُو أُمَامَةَ بْنُ ثَعْلَبَةَ الْأَنْصَارِيُّ

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ ایک دن رسول اللہ علیہ السلام کے اصحاب نے آپ کے پاس دنیا کا ذکر کیا تو رسول اللہ علیہ السلام نے فرمایا: کیا تم سنتے نہیں، کیا تم سنتے نہیں؟ بلاشبہ لباس کی سادگی ایمان میں سے ہے، بلاشبہ لباس کی سادگی ایمان میں سے ہے (یعنی ہمہ وقت زیب وزینت میں اپنے آپ کو مصروف رکھنے سے باز رہنا یہ بھی ایمان کی علامات میں سے ہے)۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ مراد حضرت ابوامامہ بن ثعلبہ انصاری ہیں۔

بَاب مَا جَاءَ فِي اسْتِحْبَابِ الطِّيبِ (اس کا بیان کہ خوشبو لگانا پسندیدہ عمل اور سنت رسول ہے)

3631۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ عَنْ شَيْبَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُخْتَارِ عَنْ مُوسَى بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَتْ لِلنَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم سُكَّةٌ يَتَطَيَّبُ مِنْهَا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ حضور نبی رحمت علیہ السلام کے پاس مرکب خوشبو تھی اور آپ علیہ السلام اسی سے خوشبو لگاتے تھے۔

بَاب فِي إِصْلَاحِ الشَّعْرِ (بالوں کو سنوارنے اور آراستہ کرنے کا بیان)

3632۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ مَنْ كَانَ لَهُ شَعْرٌ فَلْيُكْرِمْهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ علیہ السلام نے فرمایا: جس کے بال ہوں تو اسے چاہیے کہ وہ ان کی تکریم کرے (یعنی انہیں صاف ستھرا اور سنوار کر رکھے اور انہیں پراگندہ حال نہ چھوڑے رکھے)۔

بَاب فِي الْخِضَابِ لِلنِّسَاءِ (عورتوں کے لیے مہندی وغیرہ لگانے کا بیان)

3633۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَتْنِي كَرِيمَةُ بِنْتُ هَمَّامٍ أَنَّ امْرَأَةً أَتَتْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا فَسَأَلَتْهَا عَنْ خِضَابِ الْحِنَّاءِ فَقَالَتْ لَا بَأْسَ بِهِ وَلَكِنْ أَكْرَهُهُ كَانَ حَبِيبِي رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم يَكْرَهُ رِيحَهُ قَالَ أَبُو دَاوُد تَعْنِي خِضَابَ شَعْرِ الرَّأْسِ[1]

کریمہ بنت ہمام نے بیان کیا ہے کہ ایک عورت ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس حاضر ہوئی اور آپ سے مہندی لگانے کے بارے میں پوچھا۔ تو آپ نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں البتہ میں اسے ناپسند کرتی ہوں کیونکہ میرے محبوب علیہ السلام اس کی بو کو ناپسند فرماتے تھے۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ اس سے مراد سر کے بالوں کو مہندی کے ساتھ رنگنا ہے۔

1۔ قال ابو داؤد الخ صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

3634۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَتْنِي غِبْطَةُ بِنْتُ عَمْرٍو الْمُجَاشِعِيَّةُ قَالَتْ حَدَّثَتْنِي عَمَّتِي أُمُّ الْحَسَنِ عَنْ جَدَّتِهَا عَنْ عَائِشَةَ رضی الله عنها أَنَّ هِنْدَ بِنْتَ عُتْبَةَ قَالَتْ يَا نَبِيَّ اللهِ بَايِعْنِي قَالَ لَا أُبَايِعُكِ حَتَّى تُغَيِّرِي كَفَّيْكِ كَأَنَّهُمَا كَفَّا سَبُعٍ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ہند بنت عتبہ نے عرض کی: یا نبی اللہ! ﷺ مجھے بیعت فرمائیے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: میں تیری بیعت نہیں لوں گا۔ یہاں تک کہ تو اپنی ہتھیلیوں کو (مہندی وغیرہ لگا کر) تبدیل کر دے۔ گویا کہ یہ دونوں درندوں کی ہتھیلیاں ہیں (یعنی ان کے ہاتھ بالکل صاف تھے، لہٰذا فرق قائم رکھنے کی غرض سے ہاتھوں پر مہندی وغیرہ لگانے کی ترغیب دلائی)۔

3635۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصُّورِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا مُطِيعُ بْنُ مَيْمُونٍ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ عِصْمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رضی الله عنها قَالَتْ أَوْمَأَتْ امْرَأَةٌ مِنْ وَرَاءِ سِتْرٍ بِيَدِهَا كِتَابٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَبَضَ النَّبِيُّ ﷺ يَدَهُ فَقَالَ مَا أَدْرِي أَيَدُ رَجُلٍ أَمْ يَدُ امْرَأَةٍ قَالَتْ بَلْ امْرَأَةٌ قَالَ لَوْ كُنْتِ امْرَأَةً لَغَيَّرْتِ أَظْفَارَكِ يَعْنِي بِالْحِنَّاءِ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ ایک عورت نے پردے کے پیچھے سے اپنے ہاتھ کے ساتھ اشارہ کیا کہ یہ رسول اللہ ﷺ کے نام ایک خط ہے۔ تو حضور نبی کریم ﷺ نے اپنا دست مبارک پیچھے کھینچ لیا اور فرمایا: میں نہیں جانتا کیا یہ مرد کا ہاتھ ہے یا عورت کا ہاتھ ہے؟ اس نے عرض کی: یہ عورت (کا ہاتھ) ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تو عورت ہوتی تو تو اپنے ناخنوں کو مہندی کے ساتھ ضرور رنگتی۔

بَابٌ فِي صِلَةِ الشَّعْرِ (عورت کا اپنے بالوں کے ساتھ دوسرے بال ملانے کا بیان)

3636۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ عَامَ حَجَّ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَتَنَاوَلَ قُصَّةً مِنْ شَعْرٍ كَانَتْ فِي يَدِ حَرَسِيٍّ يَقُولُ يَا أَهْلَ الْمَدِينَةِ أَيْنَ عُلَمَاؤُكُمْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَنْهَى عَنْ مِثْلِ هَذِهِ وَيَقُولُ إِنَّمَا هَلَكَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ حِينَ اتَّخَذَ هَذِهِ نِسَاؤُهُمْ

حمید بن عبدالرحمن سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت امیر معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ سے سنا، جس سال انہوں نے حج کیا وہ منبر پر تشریف فرما تھے۔ بالوں کا ایک گچھا جوان کے ایک محافظ کے ہاتھ میں تھا، انہوں نے لیا اور فرمانے لگے: اے اہل مدینہ! تمہارے علماء کہاں ہیں؟ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس طرح عمل کرنے سے منع کرتے ہوئے سنا ہے۔ اور آپ ﷺ فرماتے ہیں: بنو اسرائیل اس وقت ہلاک ہوئے جب ان کی عورتوں نے ایسا کام کرنا شروع کیا۔ (یعنی جب وہ اپنے بالوں کو بڑھانے اور ان میں اضافہ کرنے کے لیے ان کے ساتھ دوسرے بال جوڑنے لگیں تو وہ ہلاک ہو گئے)۔

3637۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَمُسَدَّدٌ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے بال جوڑنے اور جڑوانے والی پر لعنت کی ہے۔ (اور اسی طرح) گودنے اور گدوانے والی (پر لعنت کی ہے) (کیونکہ یہ فعل حرام ہے، مشرکوں کا انداز ہے اور اللہ تعالیٰ کی خلقت کو بدلنا ہے۔ وشم سے مراد سوئی کے ساتھ گودنا اور پھر اس میں نیل یا سرمہ بھر دینا ہے)

3638- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ لَعَنَ اللهُ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَالْوَاصِلَاتِ وَقَالَ عُثْمَانُ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ ثُمَّ اتَّفَقَا وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللهِ عَزَّوَجَلَّ فَبَلَغَ ذَلِكَ امْرَأَةً مِنْ بَنِي أَسَدٍ يُقَالُ لَهَا أُمُّ يَعْقُوبَ زَادَ عُثْمَانُ كَانَتْ تَقْرَأُ الْقُرْآنَ ثُمَّ اتَّفَقَا فَأَتَتْهُ فَقَالَتْ بَلَغَنِي عَنْكَ أَنَّكَ لَعَنْتَ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَالْوَاصِلَاتِ وَقَالَ عُثْمَانُ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ ثُمَّ اتَّفَقَا وَالْمُتَفَلِّجَاتِ قَالَ عُثْمَانُ لِلْحُسْنِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللهِ تَعَالَى فَقَالَ وَمَا لِي لَا أَلْعَنُ مَنْ لَعَنَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَهُوَ فِي كِتَابِ اللهِ تَعَالَى قَالَتْ لَقَدْ قَرَأْتُ مَا بَيْنَ لَوْحَيِ الْمُصْحَفِ فَمَا وَجَدْتُهُ فَقَالَ وَاللهِ لَئِنْ كُنْتِ قَرَأْتِيهِ لَقَدْ وَجَدْتِيهِ ثُمَّ قَرَأَ وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا قَالَتْ إِنِّي أَرَى بَعْضَ هَذَا عَلَى امْرَأَتِكَ قَالَ فَادْخُلِي فَانْظُرِي فَدَخَلَتْ ثُمَّ خَرَجَتْ فَقَالَ مَا رَأَيْتِ وَقَالَ عُثْمَانُ فَقَالَتْ مَا رَأَيْتُ فَقَالَ لَوْ كَانَ ذَلِكَ مَا كَانَتْ مَعَنَا

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے گودنے والیوں اور گدوانے والیوں پر لعنت کی ہے۔ محمد نے بیان کیا ہے اور اپنے بالوں کے درمیان دوسرے بال ملانے والیوں پر بھی۔ اور عثمان نے بیان کیا ہے اور چہرے کے بال اکھیڑنے والیوں پر بھی، پھر آگے دونوں راوی متفق ہیں۔ اور ان پر بھی جو حسن وخوبصورتی کے لیے دانتوں کو کرید کر کھلا کریں اور اللہ تعالیٰ کی خلقت کو بدلنے والیوں پر۔ پس یہ خبر بنی اسد کی ایک عورت کو پہنچی، اسے ام یعقوب کہا جاتا تھا۔ عثمان نے یہ الفاظ زائد کیے ہیں۔ وہ قرآن پڑھ رہی تھی پھر آگے دونوں متفق ہیں۔ پس وہ آپ کے پاس آئی اور کہنے لگی: مجھے تمہاری جانب سے یہ خبر پہنچی ہے کہ آپ نے گودنے اور گدوانے والیوں پر لعنت کی ہے۔ محمد نے بیان کیا اور اپنے بالوں کے ساتھ بال جوڑنے والیوں پر بھی۔ اور عثمان نے بیان کیا اور چہرے کے بال اکھیڑنے والیوں پر بھی۔ پھر دونوں راوی متفق ہیں۔ اور دانتوں میں کشادگی کرنے والیوں پر لعنت کی ہے۔ عثمان نے کہا کہ حسن کے لیے اللہ تعالیٰ کی تخلیق میں تبدیلی لانے کے لیے۔ تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا ہے مجھے کہ میں اس پر لعنت نہ کروں جس پر رسول اللہ ﷺ نے لعنت کی ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کی کتاب میں بھی ہے۔ اس عورت نے کہا: میں نے دو تختیوں کے مابین موجود مصحف (قرآن کریم) پڑھا ہے اور میں نے تو ایسا نہیں پایا۔ تو آپ نے فرمایا: قسم بخدا! اگر تو نے اسے (توجہ سے) پڑھا ہوتا تو تو اسے ضرور پالیتی۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی: وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا۔ وہ عورت بولی: میں نے ان میں سے بعض چیزیں تمہاری بیوی میں دیکھی ہیں۔ تو آپ نے فرمایا: تو اندر چلی جا اور غور سے دیکھ لے۔ پس وہ اندر داخل ہوئی پھر باہر آئی تو آپ نے پوچھا: تو نے کیا دیکھا اور عثمان کی راویت ہے کہ اس نے کہا: میں نے کچھ نہیں دیکھا۔ تو آپ نے

فرمایا: اگر ایسا ہوتا تو وہ ہمارے ساتھ نہ ہوتی۔

3639۔ حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ أُسَامَةَ عَنْ أَبَانَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ مُجَاهِدِ بْنِ جَبْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ لُعِنَتِ الْوَاصِلَةُ وَالْمُسْتَوْصِلَةُ وَالنَّامِصَةُ وَالْمُتَنَمِّصَةُ وَالْوَاشِمَةُ وَالْمُسْتَوْشِمَةُ مِنْ غَيْرِ دَاءٍ قَالَ أَبُو دَاوُد وَتَفْسِيرُ الْوَاصِلَةِ الَّتِي تَصِلُ الشَّعْرَ بِشَعْرِ النِّسَاءِ وَالْمُسْتَوْصِلَةُ الْمَعْمُولُ بِهَا وَالنَّامِصَةُ الَّتِي تَنْقُشُ الْحَاجِبَ حَتَّى تُرِقَّهُ وَالْمُتَنَمِّصَةُ الْمَعْمُولُ بِهَا وَالْوَاشِمَةُ الَّتِي تَجْعَلُ الْخِيلَانَ فِي وَجْهِهَا بِكُحْلٍ أَوْ مِدَادٍ وَالْمُسْتَوْشِمَةُ الْمَعْمُولُ بِهَا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ہے کہ بال جوڑنے والی اور بال جڑوانے والی پر، چہرے کے بال اکھیڑنے والی اور اکھڑوانے والی پر اور گودنے والی اور گدوانے والی پر لعنت کی گئی ہے جب کہ یہ سب بغیر عذر کے ہو۔

ابوداؤد نے کہا ہے کہ واصلہ وہ ہوتی ہے جو عورتوں کے بالوں کے ساتھ بال ملاتی ہے اور مستوصلہ وہ ہوتی ہے جس پر عمل کیا جاتا ہے اور نامصہ وہ ہوتی ہے جو ابروؤں کے بال اکھیڑتی ہے یہاں تک کہ انہیں خوب باریک کر دیتی ہے اور متنمصہ وہ ہوتی ہے جس پر یہ عمل کیا جائے اور واشمہ وہ ہوتی ہے جو اپنے چہرے پر سرمے یا سیاہی کے ساتھ تل بناتی ہے اور مستوشمہ وہ ہوتی ہے جس پر یہ عمل کیا جاتا ہے۔

3640۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ زِيَادٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ سَالِمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ لَا بَأْسَ بِالْقَرَامِلِ قَالَ أَبُو دَاوُد كَأَنَّهُ يَذْهَبُ إِلَى أَنَّ الْمَنْهِيَّ عَنْهُ شُعُورُ النِّسَاءِ قَالَ أَبُو دَاوُد كَانَ أَحْمَدُ يَقُولُ الْقَرَامِلُ لَيْسَ بِهِ بَأْسٌ (1)

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ بالوں کی مینڈھیاں بنانے میں کوئی حرج نہیں۔ ابوداؤد نے بیان کیا ہے: گویا کہ وہ اس طرف جا رہے ہیں کہ جس سے منع کیا گیا ہے وہ عورتوں کے بال ہیں (کیونکہ آدمی کے جز کو استعمال کرنا حرام ہے)۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ احمد کہتے ہیں کہ بالوں کی مینڈھیاں بنانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

بَابٌ فِي رَدِّ الطِّيبِ (خوشبو کا تحفہ واپس لوٹانے کا بیان)

3641۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَهَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْمَعْنَى أَنَّ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُقْرِءَ حَدَّثَهُمْ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ عُرِضَ عَلَيْهِ طِيبٌ فَلَا يَرُدَّهُ فَإِنَّهُ طَيِّبُ الرِّيحِ خَفِيفُ الْمَحْمَلِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جسے خوشبو پیش کی جائے تو اسے چاہیے کہ وہ اسے رد نہ کرے (بلکہ اسے لے لے) کیونکہ خوشبو بوجھ اور مشقت کے اعتبار سے خفیف اور ہلکی ہے۔ (یعنی یہ ایسا احسان اور بوجھ نہیں جسے اٹھانا اور جواباً کچھ دینا مشکل ہو)۔

1۔ یہ حدیث صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمَرْأَةِ تَتَطَيَّبُ لِلْخُرُوجِ (عورت کے لیے خوشبو لگا کر باہر نکلنے کا بیان)

3642۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى أَخْبَرَنَا ثَابِتُ بْنُ عُمَارَةَ حَدَّثَنِي غُنَيْمُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا اسْتَعْطَرَتِ الْمَرْأَةُ فَمَرَّتْ عَلَى الْقَوْمِ لِيَجِدُوا رِيحَهَا فَهِيَ كَذَا وَكَذَا قَالَ قَوْلًا شَدِيدًا

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: جب کوئی عورت عطر لگائے اور پھر کسی قوم (مردوں) کے پاس سے گزرے تاکہ وہ اس کی خوشبو پائیں (یعنی خوشبو کی وجہ سے اس کی طرف متوجہ ہوں) تو وہ اس اس طرح ہے۔ آپ ﷺ نے اس کے لیے انتہائی سخت الفاظ استعمال کیے۔

3643۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ عُبَيْدٍ مَوْلَى أَبِي رُهْمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَقِيَتْهُ امْرَأَةٌ وَجَدَ مِنْهَا رِيحَ الطِّيبِ يَنْفَحُ[1] وَلِذَيْلِهَا إِعْصَارٌ فَقَالَ يَا أَمَةَ الْجَبَّارِ جِئْتِ مِنَ الْمَسْجِدِ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ وَلَهُ تَطَيَّبْتِ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ إِنِّي سَمِعْتُ حِبِّي أَبَا الْقَاسِمِ ﷺ يَقُولُ لَا تُقْبَلُ صَلَاةٌ لِامْرَأَةٍ تَطَيَّبَتْ لِهَذَا الْمَسْجِدِ حَتَّى تَرْجِعَ فَتَغْتَسِلَ غُسْلَهَا مِنَ الْجَنَابَةِ قَالَ أَبُو دَاوُد الْإِعْصَارُ غُبَارٌ[2]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ انہیں ایک عورت ملی۔ آپ نے اس سے خوشبو کی مہک محسوس کی جو اس سے اٹھ رہی تھی اور اس کے دامن سے مہک کی لپٹیں آرہی تھیں (جیسا کہ ہوا سے گرد وغبار اڑتا ہے)۔ تو آپ نے فرمایا: اے جبار (یعنی اللہ تعالیٰ جس کا قہر انتہائی سخت ہے) کی کنیز! (اسے ڈرانے اور خوفزدہ کرنے کے لیے آپ نے اس نام سے بلایا) تو مسجد سے آئی ہے؟ اس نے عرض کی: ہاں۔ پھر آپ نے فرمایا: کیا مسجد کی طرف نکلنے کے لیے تو نے خوشبو لگائی ہے؟ اس نے عرض کی: جی ہاں۔ تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بلاشبہ میں نے اپنے محبوب ابوالقاسم ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے: ایسی عورت کی نماز قبول نہیں کی جائے گی جس نے مسجد کی طرف جانے کے لیے خوشبو لگائی یہاں تک کہ وہ واپس لوٹ آئے اور اسے زائل کرنے کے لیے اپنا غسل کرلے۔ ابوداؤد نے بیان فرمایا ہے کہ اعصار کا معنی غبار ہے۔

3644۔ حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ وَسَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ أَبُو عَلْقَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ خُصَيْفَةَ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَيُّمَا امْرَأَةٍ أَصَابَتْ بَخُورًا فَلَا تَشْهَدَنَّ مَعَنَا الْعِشَاءَ قَالَ ابْنُ نُفَيْلٍ عِشَاءَ الْآخِرَةِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس کسی عورت نے خوشبو آگ میں جلا کر اس کا دھواں لیا ہو تو اسے چاہیے کہ وہ بالضرور ہمارے ساتھ عشاء کی نماز میں (مسجد میں) حاضر نہ ہو۔ (بلکہ اپنی نماز اپنے گھر میں ہی ادا کرے)۔

فائدہ: مذکورہ جملہ روایات میں اسی طرف توجہ مبذول کرائی گئی ہے کہ عورت کو نماز تک کے لیے بھی گھر سے باہر اس حال میں قدم نہیں رکھنا چاہیے کہ اس سے خوشبو کی مہک پھوٹ رہی ہو اور وہ جہاں سے گزرے وہاں موجود افراد کو وہ اپنی

1۔ ایک نسخہ میں ینفح نہیں ہے۔ 2۔ قال ابوداؤد الاعصار غبار صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

طرف متوجہ کر رہی ہو۔ کیونکہ اس صورت میں بے راہ روی اور معاشرتی فساد کا احتمال غالب ہے۔ تو جب نماز کے لیے وہ نہیں نکل سکتی اور اس کے لیے شدید ترین وعیدیں ہیں تو پھر دیگر معاملات کے لیے اس کا ایسی مہک اور بناؤ سنگھار کے ساتھ نکلنا کیسے درست ہوسکتا ہے؟

بَابٌ فِی الْخَلُوقِ لِلرِّجَالِ (مردوں کے لیے زعفران ملی خوشبو لگانے کا بیان)

3645۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا عَطَاءٌ الْخُرَاسَانِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَدِمْتُ عَلَى أَهْلِي لَيْلًا وَقَدْ تَشَقَّقَتْ يَدَايَ فَخَلَّقُونِي بِزَعْفَرَانٍ فَغَدَوْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ وَلَمْ يُرَحِّبْ بِي وَقَالَ اذْهَبْ فَاغْسِلْ هَذَا عَنْكَ فَذَهَبْتُ فَغَسَلْتُهُ ثُمَّ جِئْتُ وَقَدْ بَقِيَ عَلَيَّ مِنْهُ رَدْعٌ فَسَلَّمْتُ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ وَلَمْ يُرَحِّبْ بِي وَقَالَ اذْهَبْ فَاغْسِلْ هَذَا عَنْكَ فَذَهَبْتُ فَغَسَلْتُهُ ثُمَّ جِئْتُ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ عَلَيَّ وَرَحَّبَ بِي وَقَالَ إِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تَحْضُرُ جَنَازَةَ الْكَافِرِ بِخَيْرٍ وَلَا الْمُتَضَمِّخَ بِالزَّعْفَرَانِ وَلَا الْجُنُبَ قَالَ وَرَخَّصَ لِلْجُنُبِ إِذَا نَامَ أَوْ أَكَلَ أَوْ شَرِبَ أَنْ يَتَوَضَّأَ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ عَطَاءِ ابْنِ أَبِي الْخُوَارِ أَنَّهُ سَمِعَ يَحْيَى بْنَ يَعْمَرَ يُخْبِرُ عَنْ رَجُلٍ أَخْبَرَهُ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ زَعَمَ عُمَرُ أَنَّ يَحْيَى سَمَّى ذَلِكَ الرَّجُلَ فَنَسِيَ عُمَرُ اسْمَهُ أَنَّ عَمَّارًا قَالَ تَخَلَّقْتُ بِهَذِهِ الْقِصَّةِ وَالْأَوَّلُ أَتَمُّ بِكَثِيرٍ فِيهِ ذِكْرُ الْغُسْلِ قَالَ قُلْتُ لِعُمَرَ وَهُمْ حُرُمٌ قَالَ لَا الْقَوْمُ مُقِيمُونَ

عطاء خراسانی نے یحییٰ بن یعمر سے اور انہوں نے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: میں رات کے وقت اپنے گھر والوں کے پاس آیا در آنحالیکہ میرے دونوں ہاتھ پھٹے ہوئے تھے۔ تو انہوں نے مجھے زعفران ملی خوشبو لگا دی۔ پھر میں صبح کے وقت حضور نبی مکرم ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور آپ کو سلام عرض کیا۔ تو آپ ﷺ نے نہ مجھے سلام کا جواب دیا اور نہ ہی مجھے مرحبا کہا اور ارشاد فرمایا: تو جا اور اپنے ہاتھوں سے اسے (زعفران کو) دھو ڈال۔ چنانچہ میں گیا اور میں نے اسے خوب دھویا پھر حاضر خدمت ہوا اس حال میں کہ زعفران کا کچھ داغ مجھ پر باقی رہ گیا تھا۔ میں نے سلام عرض کیا اور آپ نے مجھے سلام کا جواب نہ دیا اور نہ ہی مرحبا کہا اور فرمایا: تو جا اور اسے اپنے سے دھو ڈال۔ پس میں گیا اور اسے اچھی طرح دھویا پھر حاضر ہوا اور آپ کو سلام عرض کیا۔ تو آپ ﷺ نے مجھے سلام کا جواب بھی دیا اور مجھے مرحبا بھی کہا اور ساتھ ارشاد فرمایا: بے شک ملائکہ کافر کے جنازہ میں خیر و بھلائی کے ساتھ حاضر نہیں ہوتے، نہ اس کے پاس آتے ہیں جو زعفران میں لتھڑا پڑا ہوا اور نہ ہی جنبی کے پاس (یعنی جس پر غسل فرض ہو چکا ہو)۔ فرمایا: پھر جنبی کے لیے رخصت عطا فرمائی جب وہ سونا، کھانا یا پینا چاہے تو وہ وضو کرلے۔ نصر بن علی، محمد بن بکر، ابن جریج، عمر بن عطاء ابن ابی الخوار کہ انہوں نے یحییٰ بن یعمر کو ایک آدمی سے خبر بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ انہیں ایک آدمی نے عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے خبر دی ہے۔ عمر نے یہ گمان کیا ہے کہ یحییٰ نے اس آدمی کا نام لیا اور پھر عمر اس کا نام بھول گئے کہ عمار رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ میں نے زعفران کی خوشبو لگائی۔ آگے یہی واقعہ بیان کیا اور پہلی روایت زیادہ مکمل ہے اس میں غسل کا ذکر ہے۔ انہوں نے کہا: میں نے عمر کو کہا:

اس وقت لوگ احرام باندھے ہوئے تھے۔ انہوں نے کہا: نہیں لوگ تو اپنے گھروں میں مقیم تھے۔

3646۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ الْأَسَدِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ابْنِ الزُّبَيْرِ1 الْأَسَدِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ جَدَّيْهِ قَالَا سَمِعْنَا أَبَا مُوسَى يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَا يَقْبَلُ اللهُ تَعَالَى صَلَاةَ رَجُلٍ فِي جَسَدِهِ شَيْءٌ مِنْ خَلُوقٍ قَالَ أَبُو دَاوُد جَدَّاهُ زَيْدٌ وَزِيَادٌ

ابوموسیٰ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ایسے آدمی کی نماز قبول نہیں فرمائے گا جس کے جسم میں زعفران ملی خوشبو میں سے کوئی شے لگی ہوئی ہو۔ ابوداود نے کہا کہ ربیع بن انس کے جدین سے مراد زید اور زیاد ہیں۔

3647۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ أَنَّ حَمَّادَ بْنَ زَيْدٍ وَإِسْمَعِيلَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَاهُمْ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنِ التَّزَعْفُرِ لِلرِّجَالِ وَقَالَ عَنْ إِسْمَعِيلَ أَنْ يَتَزَعْفَرَ الرَّجُلُ

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مردوں کو زعفران لگانے سے منع فرمایا ہے اور کہا ہے کہ اسماعیل سے ان یتزعفر الرجل کے الفاظ مروی ہیں۔

3648۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْأُوَيْسِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ ثَلَاثَةٌ لَا تَقْرَبُهُمُ الْمَلَائِكَةُ جِيفَةُ الْكَافِرِ وَالْمُتَضَمِّخُ بِالْخَلُوقِ وَالْجُنُبُ إِلَّا أَنْ يَتَوَضَّأَ

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین قسم کے آدمی ہیں ملائکہ جن کے قریب نہیں جاتے: مردہ کافر یا زعفران ملی خوشبو لگانے والا اور تیسرا اجنبی ہے مگر یہ کہ وہ وضو کرلے۔

3649۔ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّقِّيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَيُّوبَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ الْحَجَّاجِ عَنْ عَبْدِ اللهِ الْهَمْدَانِيِّ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عُقْبَةَ قَالَ لَمَّا فَتَحَ نَبِيُّ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَكَّةَ جَعَلَ أَهْلُ مَكَّةَ يَأْتُونَهُ بِصِبْيَانِهِمْ فَيَدْعُو لَهُمْ بِالْبَرَكَةِ وَيَمْسَحُ رُءُوسَهُمْ قَالَ فَجِيءَ بِي إِلَيْهِ وَأَنَا مُخَلَّقٌ فَلَمْ يَمَسَّنِي مِنْ أَجْلِ الْخَلُوقِ

حضرت ولید بن عقبہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ جب نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ فتح کیا تو اہل مکہ اپنے بچے لے کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے لیے برکت کی دعا فرماتے اور ان کے سروں پر ہاتھ پھیرتے تھے۔ حضرت ولید بیان کرتے ہیں کہ مجھے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا اور مجھے زعفران لگایا گیا تھا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس زعفرانی خوشبو کی وجہ سے مجھے مس نہ کیا۔

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مقربین بارگاہ الٰہی کے پاس اپنے بچوں کو برکت کے حصول کے لیے پیش کرنا اور ان کا ان کے لیے دعائے برکت فرمانا یہ سنت صحابہ کرام بھی ہے اور سنت مصطفیٰ کریم بھی۔

3650۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا سَلْمٌ الْعَلَوِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ

1۔ ایک نسخہ میں محمد بن عبد اللہ بن حرب ہے۔

رَجُلًا دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَعَلَيْهِ أَثَرُ صُفْرَةٍ وَكَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم قَلَّمَا يُوَاجِهُ رَجُلًا فِي وَجْهِهِ بِشَيْءٍ يَكْرَهُهُ فَلَمَّا خَرَجَ قَالَ لَوْ أَمَرْتُمْ هَذَا أَنْ يَغْسِلَ هَذَا عَنْهُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ علیہ السلام کے پاس حاضر ہوا اور اس پر (زعفران کی) زردی کا نشان تھا۔ اور حضور نبی مکرم علیہ السلام بہت کم کسی آدمی کے سامنے ایسی شے کا تذکرہ فرماتے تھے جسے آپ ناپسند کرتے۔ پس جب وہ نکلا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر تم اسے یہ کہہ دو کہ وہ اپنے سے اس (زردی) کو دھو ڈالے (تو یہ بہت اچھا ہوگا)۔

فائدہ: اس حدیث طیبہ سے یہ اشارہ ملتا ہے کہ اگر کسی میں کوئی ناپسندیدہ بات دکھائی دے تو اسے سامنے کہہ کر اس کی دل شکنی کرنے یا لوگوں کے درمیان کہہ کر اسے شرمندہ کرنے کی بجائے زیادہ موزوں اور بہتر یہ ہے کہ بالواسطہ تنہائی میں اسے اس کمزوری پر مطلع کر دیا جائے تاکہ وہ اسے قبول بھی کرے اور اصلاح کی کوشش بھی کرے۔ یہی تربیت کا حسین انداز ہے۔

بَاب مَا جَاءَ فِي الشَّعْرِ (بالوں (کی مقدار) کا بیان)

3651- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ الْبَرَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ مَا رَأَيْتُ مِنْ ذِي لِمَّةٍ أَحْسَنَ فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ مِنْ رَسُولِ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم زَادَ مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ لَهُ شَعْرٌ يَضْرِبُ مَنْكِبَيْهِ قَالَ أَبُو دَاوُد كَذَا رَوَاهُ إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ قَالَ يَضْرِبُ مَنْكِبَيْهِ وَقَالَ شُعْبَةُ يَبْلُغُ شَحْمَةَ أُذُنَيْهِ

حضرت براء رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ میں نے کندھوں تک بال رکھنے والوں میں سے سرخ حلہ میں ملبوس رسول اللہ علیہ السلام سے بڑھ کر حسین کسی کو نہیں دیکھا۔ محمد بن سلیمان نے یہ زائد بیان کیا ہے کہ آپ علیہ السلام کے بال (زلفیں) کندھوں تک طویل تھے۔ ابوداؤد نے کہا ہے: اسی طرح اسے اسرائیل نے ابواسحاق سے روایت کیا ہے اور بیان کیا ہے کہ وہ آپ کے کندھوں پر لگتے تھے۔ اور شعبہ نے کہا ہے کہ وہ آپ کے کانوں کی لوؤں تک پہنچتے تھے۔

3652- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ الْبَرَاءِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَهُ شَعْرٌ يَبْلُغُ شَحْمَةَ أُذُنَيْهِ

حضرت براء رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ علیہ السلام کی زلفیں آپ کے کانوں کی لوؤں تک پہنچتی تھیں۔

3653- حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ شَعْرُ رَسُولِ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم إِلَى شَحْمَةِ أُذُنَيْهِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ علیہ السلام کے بال مبارک آپ کے کانوں کی لوؤں تک تھے۔

3654- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ شَعْرُ رَسُولِ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم إِلَى أَنْصَافِ أُذُنَيْهِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کی زلفیں آپ ﷺ کے کانوں کے نصف تک تھیں۔

3655۔ حَدَّثَنَا ابْنُ نُفَيْلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ شَعْرُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَوْقَ الْوَفْرَةِ وَدُونَ الْجُمَّةِ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کی زلفیں کانوں کی لوؤں سے زیادہ اور کندھوں پر پہنچنے سے کم تھیں۔ (یعنی کانوں کی لو سے نیچے تک تھیں اور کندھوں سے اوپر ہی تھیں)۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْفَرْقِ (مانگ نکالنے کا بیان)

3656۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ أَهْلُ الْكِتَابِ يَعْنِي يَسْدِلُونَ أَشْعَارَهُمْ وَكَانَ الْمُشْرِكُونَ يَفْرُقُونَ رُءُوسَهُمْ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تُعْجِبُهُ مُوَافَقَةُ أَهْلِ الْكِتَابِ فِيمَا لَمْ يُؤْمَرْ بِهِ فَسَدَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَاصِيَتَهُ ثُمَّ فَرَقَ بَعْدُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ اہل کتاب اپنے بالوں کو لٹکا کر رکھتے تھے (یعنی انہیں لمبا چھوڑ دیتے تھے) اور مشرک اپنے بالوں میں مانگ نکالتے تھے اور رسول اللہ ﷺ ان امور میں اہل کتاب کی موافقت کو پسند فرماتے تھے جن کے بارے میں آپ کو کوئی خاص حکم نہ دیا گیا۔ پہلے رسول اللہ ﷺ بھی اپنی پیشانی کے بال لٹکا کر رکھتے تھے پھر اس کے بعد آپ مانگ نکالنے لگے۔

3657۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ مُحَمَّدٍ يَعْنِي ابْنَ إِسْحَقَ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ كُنْتُ إِذَا أَرَدْتُ أَنْ أَفْرُقَ رَأْسَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ صَدَعْتُ الْفَرْقَ مِنْ يَافُوخِهِ وَأُرْسِلُ نَاصِيَتَهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ میں جب رسول اللہ ﷺ کے سر مبارک میں مانگ نکالنے کا ارادہ کرتی تھی تو سر کے درمیان سے بالوں کو چیر ڈالتی تھی اور پیشانی کے بال آپ کی آنکھوں کے سامنے (دو حصوں میں) چھوڑ دیتی تھی۔ (یعنی نصف بال دائیں جانب اور نصف بال بائیں جانب ڈال دیتی تھی)۔

بَابٌ فِي تَطْوِيلِ الْجُمَّةِ (بالوں کو بہت زیادہ بڑھانے کا بیان)

3658۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ وَسُفْيَانُ بْنُ عُقْبَةَ السُّوَائِيُّ هُوَ أَخُو قَبِيصَةَ وَحُمَيْدُ بْنُ خُوَارٍ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَلِي شَعْرٌ طَوِيلٌ فَلَمَّا رَآنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ ذُبَابٌ ذُبَابٌ قَالَ فَرَجَعْتُ فَجَزَزْتُهُ ثُمَّ أَتَيْتُهُ مِنَ الْغَدِ فَقَالَ إِنِّي لَمْ أَعْنِكَ وَهَذَا أَحْسَنُ

عاصم بن کلیب نے اپنے باپ کے واسطہ سے حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: میں

حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور میرے بال بہت بڑھے ہوئے تھے۔ پس جب رسول اللہ ﷺ نے مجھے دیکھا تو فرمایا: یہ نحوست ہے، یہ نحوست ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں: پھر میں واپس لوٹ گیا اور میں نے بال کٹوا دیئے۔ پھر دوسرے دن آپ ﷺ کے پاس حاضر ہوا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے تجھے رد نہیں کیا اور یہ (یعنی بالوں کو کٹوا کر رکھنا) اچھا ہے۔

فائدہ: حدیث طیبہ میں مراد بالوں کی وہ مقدار جو کندھوں سے نیچے تک پھیلے ہوئے ہوں، ایسی زلفیں جو کندھوں تک پہنچتی ہوں وہ رکھنا درست ہے لیکن بالوں کی صفائی کا اہتمام رکھنا ضروری ہے۔

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يَعْقِصُ شَعْرَهُ (اس کا بیان جو اپنے بالوں کی مینڈھیاں بنا کر رکھتا ہے)

3659- حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ قَالَتْ أُمُّ هَانِئٍ قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى مَكَّةَ وَلَهُ أَرْبَعُ غَدَائِرَ تَعْنِي عَقَائِصَ

حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا نے بیان کیا ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ (فتح مکہ کے موقع پر) مکہ مکرمہ تشریف لائے تو اس وقت آپ کے بالوں کی چار مینڈھیاں بنی ہوئی تھیں۔ (یعنی آپ ﷺ نے سر کے بالوں کو چار حصوں میں تقسیم کر کے باندھ رکھا تھا تاکہ وہ دوران سفر پراگندہ نہ ہو جائیں)۔

بَابٌ فِي حَلْقِ الرَّأْسِ (سر کو منڈوانے کا بیان)

3660- حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ وَابْنُ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ أَبِي يَعْقُوبَ يُحَدِّثُ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمْهَلَ آلَ جَعْفَرٍ ثَلَاثًا أَنْ يَأْتِيَهُمْ ثُمَّ أَتَاهُمْ فَقَالَ لَا تَبْكُوا عَلَى أَخِي بَعْدَ الْيَوْمِ ثُمَّ قَالَ ادْعُوا لِي بَنِي أَخِي فَجِيءَ بِنَا كَأَنَّا أَفْرُخٌ فَقَالَ ادْعُوا لِي الْحَلَّاقَ فَأَمَرَهُ فَحَلَقَ رُءُوسَنَا

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے آل جعفر کو تین دنوں کی مہلت دی کہ وہ ان کے پاس آئیں گے۔ پھر آپ ﷺ ان (آل جعفر) کے پاس تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: آج کے بعد تم میرے بھائی پر نہ رونا۔ پھر فرمایا: میرے بھتیجوں کو میرے پاس لاؤ۔ چنانچہ ہمیں آپ کے پاس لایا گیا تو چڑیا کے بچوں کی مثل بنے ہوئے تھے۔ (یعنی بال وغیرہ بکھرے ہوئے تھے) تو آپ ﷺ نے فرمایا: حجام کو بلا لاؤ۔ پس آپ نے اسے حکم دیا اور اس نے ہمارے سر مونڈ دیئے۔

فائدہ: یہ اس وقت کا ذکر ہے جب جنگ موتہ میں حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے جام شہادت نوش کیا تو آپ ﷺ نے تین دن تک ان کے اہل خانہ اور خاندان کو غم اور سوگ منانے کی اجازت مرحمت فرمائی اور تین دنوں کے بعد انہیں رونے دھونے سے منع فرما دیا۔ معلوم ہوا کسی کی موت پر اظہار غم کرنا اور آنسو بہانا اور تین دن تک سوگ منانا عین سنت کے مطابق ہے۔ اسی طرح بذل المجہود میں بھی ہے۔

بَاب فِي الذُّؤَابَةِ (سر کی چوٹی پر بال رکھنے (یعنی لٹ) کا بیان)

3661- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُثْمَانَ قَالَ أَحْمَدُ كَانَ رَجُلًا صَالِحًا قَالَ أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْقَزَعِ وَالْقَزَعُ أَنْ يُحْلَقَ رَأْسُ الصَّبِيِّ فَيُتْرَكَ بَعْضُ شَعْرِهِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے قزع سے منع فرمایا ہے اور قزع سے مراد یہ ہے کہ بچے کا سر مونڈ دیا جائے اور ایک جگہ اس کے بال چھوڑ دیے جائیں۔

3662- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنِ الْقَزَعِ وَهُوَ أَنْ يُحْلَقَ رَأْسُ الصَّبِيِّ فَتُتْرَكَ لَهُ ذُؤَابَةٌ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے قزع سے منع فرمایا ہے اور وہ یہ ہے کہ بچے کا سر مونڈ دیا جائے اور اس کی چوٹی کے بال (لٹ) چھوڑ دیے جائیں۔

3663- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى صَبِيًّا قَدْ حُلِقَ بَعْضُ شَعْرِهِ وَتُرِكَ بَعْضُهُ فَنَهَاهُمْ عَنْ ذَلِكَ وَقَالَ احْلِقُوهُ كُلَّهُ أَوِ اتْرُكُوهُ كُلَّهُ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے ایک بچے کو دیکھا اس حال میں کہ اس کے بعض بال مونڈ دیے گئے ہیں اور بعض چھوڑ دیے گئے ہیں۔ تو آپ ﷺ نے انہیں (صحابہ کرام کو) اس سے منع فرمایا اور ارشاد فرمایا: تم سارے کا سارا سر مونڈا کرو یا پھر سارا ہی چھوڑ دیا کرو۔

فائدہ: چونکہ عمومی طور پر بچوں کی لٹ رکھ دی جاتی ہے اس لیے حدیث طیبہ میں بچوں کا ذکر ہے۔ ورنہ جس طرح بچوں کے لیے ایسا کرنا ممنوع ہے اسی طرح بڑوں کے لیے بھی لٹ رکھنا ممنوع ہے اور سر کا کچھ حصہ مونڈنا اور کچھ چھوڑ دینا اسے مکروہ قرار دیا گیا ہے۔

بَاب مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ (اس (لٹ) کی رخصت کا بیان)

3664- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَتْ لِي ذُؤَابَةٌ فَقَالَتْ لِي أُمِّي لَا أَجُزُّهَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَمُدُّهَا وَيَأْخُذُ بِهَا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: میرے سر کی چوٹی میں لٹکے ہوئے لمبے بال تھے۔ تو میری ماں نے مجھے کہا: میں انہیں نہیں کاٹوں گی (کیونکہ) رسول اللہ ﷺ (پیار اور شفقت کے طور پر) انہیں کھینچتے تھے اور انہیں پکڑتے تھے۔

فائدہ: بذل المجہود میں ہے کہ اس میں آثار صالحین سے حصول برکت کا ذکر ہے اور جس شے کو انہوں نے اپنے ہاتھوں سے مس کیا ہو یا اس پر بیٹھے ہوں یا وہ ان کے لباس سے ہو اسے باقی اور محفوظ رکھنے کی حرص کا اظہار ہے۔ اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اگر سر کے دیگر بالوں کے ساتھ یہ بڑھے ہوئے بال رہنے دیے جائیں تو پھر یہ ممنوع نہیں۔ ہاں اگر سارا سر بالکل مونڈ دیا

جائے اور فقط چوٹی کے بال لمبے چھوڑ دیے جائیں تو اس سے رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے۔ (بذل ص 82 ج 17)

3665۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ حَسَّانَ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَحَدَّثَتْنِي أُخْتِي الْمُغِيرَةُ قَالَتْ وَأَنْتَ يَوْمَئِذٍ غُلَامٌ وَلَكَ قَرْنَانِ أَوْ قُصَّتَانِ فَمَسَحَ رَأْسَكَ وَبَرَّكَ عَلَيْكَ وَقَالَ احْلِقُوا هَذَيْنِ أَوْ قُصُّوهُمَا فَإِنَّ هَذَا زِيُّ الْيَهُودِ

حجاج بن حسان نے بیان کیا ہے کہ ہم حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور میری بہن مغیرہ نے مجھے بتایا کہ تو اس وقت بچہ تھا اور تیرے سر پر بالوں کی دو لٹیں تھیں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے تیرے سر پر ہاتھ پھیرا اور تیرے لیے برکت کی دعا فرمائی اور فرمایا: تم ان دونوں کو منڈوا دو، کیونکہ یہ یہودیوں کا طریقہ ہے۔

بَابٌ فِي أَخْذِ الشَّارِبِ (لبیں کاٹنے کا بیان)

3666۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ الْفِطْرَةُ خَمْسٌ أَوْ خَمْسٌ مِنَ الْفِطْرَةِ الْخِتَانُ وَالِاسْتِحْدَادُ وَنَتْفُ الْإِبِطِ وَتَقْلِيمُ الْأَظْفَارِ وَقَصُّ الشَّارِبِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: پانچ چیزیں فطرت میں داخل ہیں: ختنہ کرانا، زیر ناف بال صاف کرنا، بغلوں کے بال صاف کرنا، ناخن تراشنا اور لبیں (مونچھیں) کاٹنا۔

فائدہ: طہارت اور نظافت نصف ایمان ہے اور مذکورہ تمام چیزیں طہارت و نظافت کے لیے بنیادی حیثیت رکھتی ہیں۔ اس لیے ان پر عمل کرنا ہر انسان کی فطرت میں داخل ہے۔

3667۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَ بِإِحْفَاءِ الشَّوَارِبِ[1] وَإِعْفَاءِ اللِّحَى

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے لبوں کو کاٹنے اور داڑھی کو چھوڑ دینے کا حکم ارشاد فرمایا ہے۔

فائدہ: امام مالک نے فرمایا کہ لبوں کے وہ بال جو ہونٹوں پر پڑے ہوئے ہوں انہیں کاٹ دینا چاہیے۔ یہی حدیث میں مراد ہے۔ حضرت امام احمد بن حنبل سے اس بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے بھی فرمایا: ہونٹوں پر پڑے ہوئے بال کاٹنا سنت ہے۔ ان کا اپنا عمل بھی اسی کے مطابق تھا۔ اور امام مالک نے تو یہ بھی کہا ہے کہ لبوں کو رگڑ کر صاف کرنا یہ مثلہ کے مترادف ہے اور داڑھی کے بارے میں کہا گیا کہ اہل فارس داڑھی کاٹ دیتے تھے تو شارع علیہ السلام نے اپنے غلاموں کو ایسا کرنے سے منع فرمایا۔ اب قبضہ (ایک مشت) کی مقدار داڑھی رکھنا سنت ہے۔ اس سے زائد کو کاٹ دینے میں کوئی حرج نہیں۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور جماعت تابعین کا اسی پر عمل تھا۔ اور امام نووی نے کہا ہے کہ صحیح یہ ہے کہ داڑھی سے کچھ کاٹنا مکروہ ہے۔ بہر حال خوبصورت اور حسین یہ ہے کہ داڑھی اتنی ہو جو ایک مشت دکھائی دے۔ واللہ اعلم (بذل ص 86 ج 17)

1۔ ایک نسخہ میں الشَّارِبِ ہے۔

3668۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ الدَّقِيقِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ وَقَّتَ لَنَا رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم حَلْقَ الْعَانَةِ وَتَقْلِيمَ الْأَظْفَارِ وَقَصَّ الشَّارِبِ وَنَتْفَ الْإِبِطِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا مَرَّةً قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ عَنْ أَنَسٍ لَمْ يَذْكُرْ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم قَالَ وُقِّتَ لَنَا وَهَذَا أَصَحُّ[1]

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمارے لیے زیر ناف بال مونڈنے، ناخن تراشنے، لبیں کاٹنے اور بغلوں کے بال صاف کرنے کا وقت مقرر فرما دیا کہ چالیس دنوں میں ایک بار ضرور یہ عمل کریں۔

ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ اسے جعفر بن سلیمان نے ابوعمران سے اور انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اور انہوں نے نبی مکرم ﷺ کا ذکر نہیں کیا، بلکہ کہا: ہمارے لیے وقت مقرر کر دیا گیا (یعنی صیغہ مجہول ذکر کیا) اور یہ زیادہ صحیح ہے۔

3669۔ حَدَّثَنَا ابْنُ نُفَيْلٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَرَأْتُ عَلَى عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ وَقَرَأَهُ عَبْدُ الْمَلِكِ عَلَى أَبِي الزُّبَيْرِ وَرَوَاهُ أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا نُعْفِي السِّبَالَ إِلَّا فِي حَجٍّ أَوْ عُمْرَةٍ قَالَ أَبُو دَاوُد الِاسْتِحْدَادُ حَلْقُ الْعَانَةِ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ ہم حج یا عمرہ کے سوا دیگر ایام میں لبوں کی اطراف کو چھوڑ دیتے تھے۔ (مراد لبوں کی اطراف کے بال ہیں کیونکہ وہ داڑھی میں مل جاتے ہیں اور کھانے پینے کی چیزوں میں ان کے ملنے کا کوئی اندیشہ نہیں ہوتا اس لیے وہ انہیں کاٹتے نہ تھے اور جب حج یا عمرہ کے لیے جاتے تو اگر داڑھی کے بال قبضہ سے بڑھ جاتے تو وہ بھی کاٹ دیتے اور بسا اوقات لبوں کی اطراف کے بال بھی کاٹ دیتے)۔ ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ استحداد سے مراد زیر ناف بال صاف کرنا ہے۔

بَابٌ فِي نَتْفِ الشَّيْبِ (سفید بالوں کو اکھیڑنے کا بیان)

3670۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى ح و حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الْمَعْنَى عَنْ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم لَا تَنْتِفُوا الشَّيْبَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَشِيبُ شَيْبَةً فِي الْإِسْلَامِ قَالَ عَنْ سُفْيَانَ إِلَّا كَانَتْ لَهُ نُورًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَقَالَ فِي حَدِيثِ يَحْيَى إِلَّا كَتَبَ اللهُ لَهُ بِهَا حَسَنَةً وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةً

حضرت عمرو بن شعیب نے اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم سفید بالوں کو نہ اکھیڑو کیونکہ کوئی ایسا مسلمان نہیں جس کے بال حالت اسلام میں سفید ہو جائیں (یعنی وہ بوڑھا ہو جائے) مگر وہ قیامت کے دن اس کے لیے نور ہوں گے۔ یہ سفیان کی روایت ہے اور یحییٰ کی روایت میں ہے مگر اللہ تعالیٰ ہر ایک کے بدلے اس کے لیے نیکی لکھ دیتا ہے اور ہر ایک کے بدلے اس سے ایک گناہ معاف فرما دیتا ہے (معلوم ہوا بڑھاپے کو چھپانے کے لیے سفید بالوں کو اکھیڑنا ممنوع ہے)۔

1۔ وھذا أصح صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

بَابٌ فِي الْخِضَابِ (بالوں کو رنگنے کے احکام کا بیان)

3671۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَسُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى لَا يَصْبُغُونَ فَخَالِفُوهُمْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا کہ یہود و نصاریٰ (اپنی داڑھی) کے بالوں کو نہیں رنگتے۔ پس تم ان کی مخالفت کرو (یعنی تم اپنے بالوں کو رنگا کرو تا کہ مشابہت لازم نہ آئے)۔

3672۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ وَأَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ أُتِيَ بِأَبِي قُحَافَةَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَرَأْسُهُ وَلِحْيَتُهُ كَالثَّغَامَةِ بَيَاضًا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ غَيِّرُوا هَذَا بِشَيْءٍ وَاجْتَنِبُوا السَّوَادَ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ فتح مکہ کے دن حضرت ابوقحافہ رضی اللہ عنہ کو لایا گیا اور ان کے سر اور ان کی ریش مبارک کے بال ثغامہ (سفید پتوں والی بوٹی) کی طرح سفید تھے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم اسے کسی شے سے بدل دو اور سیاہ رنگ سے اجتناب کرو (یعنی تم اپنے بالوں کو زرد یا سرخ کوئی رنگ لگا دو مگر انہیں سیاہ کرنے سے پرہیز کرو) (امام نووی ارشاد فرماتے ہیں کہ امام غزالی، بغوی اور دوسرے اصحاب نے کہا ہے کہ سیاہ خضاب مکروہ ہے اور ظاہر عبارت سے بھی یہی لگتا ہے۔ پھر آگے کہا کہ صحیح اور درست یہ ہے کہ یہ حرام ہے اور صاحب الحاوی نے اسی کی تصریح کی ہے مگر یہ کہ وہ جہاد میں ہو تو پھر سیاہ خضاب کی رخصت ہے)۔

3673۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ سَعِيدٍ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ الدِّيلِيِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّ أَحْسَنَ مَا غُيِّرَ بِهِ هَذَا الشَّيْبُ الْحِنَّاءُ وَالْكَتَمُ

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ وہ سب سے حسین اور خوبصورت شے جس سے اس بڑھاپے کو بدلا جائے وہ مہندی اور کتم (وسمہ) ہیں۔ (یعنی ان کے ساتھ بالوں کو رنگ دیا جائے)۔

3674۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ يَعْنِي ابْنَ إِيَادٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِيَادٌ عَنْ أَبِي رِمْثَةَ قَالَ انْطَلَقْتُ مَعَ أَبِي نَحْوَ النَّبِيِّ ﷺ فَإِذَا هُوَ ذُو وَفْرَةٍ بِهَا رَدْعُ حِنَّاءٍ وَعَلَيْهِ بُرْدَانِ أَخْضَرَانِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبْجَرَ عَنْ إِيَادِ بْنِ لَقِيطٍ عَنْ أَبِي رِمْثَةَ فِي هَذَا الْخَبَرِ قَالَ فَقَالَ لَهُ أَبِي أَرِنِي هَذَا الَّذِي بِظَهْرِكَ فَإِنِّي رَجُلٌ طَبِيبٌ قَالَ اللهُ الطَّبِيبُ بَلْ أَنْتَ رَجُلٌ رَفِيقٌ طَبِيبُهَا الَّذِي خَلَقَهَا

حضرت ابورمثہ نے بیان کیا ہے کہ میں اپنے باپ کے ساتھ حضور نبی مکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا۔ تو اس وقت آپ ﷺ کی زلفیں کانوں کی لوؤں کے برابر تھیں، ان پر مہندی لگی ہوئی تھی اور آپ ﷺ دو سبز چادریں اپنے اوپر لیے ہوئے تھے۔

محمد بن علاء، ابن ادریس نے کہا: میں نے ابن ابجر سے ایاد بن لقیط عن ابی رمثہ کی سند سے اس خبر کے بارے میں سنا ہے

کہ انہوں نے بیان کیا: میرے باپ نے آپ ﷺ سے عرض کی: مجھے وہ دکھایئے جو آپ کی پشت پر ہے کیونکہ میں ایک طبیب آدمی ہوں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: طبیب تو اللہ تعالیٰ ہے تو تو نرم دل اور راحت پہنچانے والا آدمی ہے اور اس کا طبیب تو وہی ہے جس نے اسے پیدا کیا ہے۔

3675۔ حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِيَادِ بْنِ لَقِيطٍ عَنْ أَبِي رِمْثَةَ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ أَنَا وَأَبِي فَقَالَ لِرَجُلٍ أَوْ لِأَبِيهِ مَنْ هٰذَا قَالَ ابْنِي قَالَ لَا تَجْنِي عَلَيْهِ وَكَانَ قَدْ لَطَخَ لِحْيَتَهُ بِالْحِنَّاءِ

ابو رمثہ نے بیان کیا ہے کہ میں اور میرا باپ حضور نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوئے۔ تو آپ ﷺ نے کسی آدمی سے یا اس کے باپ سے پوچھا: یہ کون ہے؟ تو انہوں نے عرض کی: یہ میرا بیٹا ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: (قیامت کے دن) تیری جنایت کا بوجھ اس پر نہیں ہوگا (بلکہ تیرے افعال کی باز پرس تجھ سے ہی ہوگی)۔ اس وقت آپ ﷺ اپنی ریش مبارک کو مہندی کے ساتھ رنگے ہوئے تھے۔

3676۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ خِضَابِ النَّبِيِّ ﷺ فَذَكَرَ أَنَّهُ لَمْ يَخْضِبْ وَلٰكِنْ قَدْ خَضَبَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ رضی اللہ عنہما

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان سے حضور نبی کریم ﷺ کے خضاب لگانے کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ آپ ﷺ نے خضاب نہیں لگایا، البتہ حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما نے خضاب لگایا ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي خِضَابِ الصُّفْرَةِ (زرد خضاب لگانے کا بیان)

3677۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ مُطَرِّفٍ أَبُو سُفْيَانَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي رَوَّادٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَلْبَسُ النِّعَالَ السِّبْتِيَّةَ وَيُصَفِّرُ لِحْيَتَهُ بِالْوَرْسِ وَالزَّعْفَرَانِ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ دباغت کی ہوئی کھال کا جوتا پہنتے تھے اور اپنی ریش مبارک کو ورس (زرد رنگ رکھنے والی بوٹی) اور زعفران کے ساتھ زرد رنگ کرتے تھے۔ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بھی اسی طرح کرتے تھے۔

3678۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ رَجُلٌ قَدْ خَضَبَ بِالْحِنَّاءِ فَقَالَ مَا أَحْسَنَ هٰذَا قَالَ فَمَرَّ آخَرُ قَدْ خَضَبَ بِالْحِنَّاءِ وَالْكَتَمِ فَقَالَ هٰذَا أَحْسَنُ مِنْ هٰذَا قَالَ فَمَرَّ آخَرُ قَدْ خَضَبَ بِالصُّفْرَةِ فَقَالَ هٰذَا أَحْسَنُ مِنْ هٰذَا كُلِّهِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ حضور نبی کریم ﷺ کے پاس سے ایک آدمی کا گزر ہوا، درآنحالیکہ وہ مہندی کے ساتھ رنگ کیے ہوئے تھا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کتنا خوبصورت ہے۔ پھر بیان کیا کہ پھر ایک دوسرا آدمی گزرا، وہ حنا مہندی اور کتم (وسمہ) لگائے ہوئے تھا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ اس سے زیادہ حسین ہے۔ راوی نے بیان کیا کہ پھر

ایک اور (تیسرا) آدمی حاضر خدمت ہوا، درآنحالیکہ وہ زرد رنگ کا خضاب کیے ہوئے تھا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ ان تمام سے اچھا اور خوبصورت ہے (یہ سند کے درجات ہیں۔ تینوں اپنی جگہ پر حسین اور خوبصورت ہیں لیکن زرد رنگ کا خضاب سب سے زیادہ حسین اور پسندیدہ ہے)۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي خِضَابِ السَّوَادِ (سیاہ خضاب لگانے کا بیان)

3679۔ حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَكُونُ قَوْمٌ يَخْضِبُونَ فِي آخِرِ الزَّمَانِ بِالسَّوَادِ كَحَوَاصِلِ الْحَمَامِ لَا يَرِيحُونَ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول معظم ﷺ نے ارشاد فرمایا: آخر زمانہ میں ایسی قوم ہوگی جو کبوتروں کے پوٹوں (سینوں) کی طرح کا سیاہ خضاب لگائیں گے۔ وہ (آخرت میں) جنت کی خوشبو بھی نہیں پاسکیں گے۔

فائدہ: یہ ان لوگوں کے لیے انتہائی سخت وعید ہے جو بلاوجہ سیاہ خضاب لگاتے ہیں اور اس میں اس کے مکروہ تحریمی ہونے کی جانب صریح اشارہ ہے۔ لہٰذا اس سے احتیاط اور پرہیز کرنی چاہیے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الِانْتِفَاعِ بِالْعَاجِ (ہاتھی دانت سے نفع اٹھانے کا بیان)

3680۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُحَادَةَ عَنْ حُمَيْدٍ الشَّامِيِّ عَنْ سُلَيْمَانَ الْمُنَبِّهِيِّ عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا سَافَرَ كَانَ آخِرُ عَهْدِهِ بِإِنْسَانٍ مِنْ أَهْلِهِ فَاطِمَةَ وَأَوَّلُ مَنْ يَدْخُلُ عَلَيْهَا إِذَا قَدِمَ فَاطِمَةَ فَقَدِمَ مِنْ غَزَاةٍ لَهُ وَقَدْ عَلَّقَتْ مِسْحًا أَوْ سِتْرًا عَلَى بَابِهَا وَحَلَّتِ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ قُلْبَيْنِ مِنْ فِضَّةٍ فَقَدِمَ فَلَمْ يَدْخُلْ فَظَنَّتْ أَنَّ مَا مَنَعَهُ أَنْ يَدْخُلَ مَا رَأَى فَهَتَكَتِ السِّتْرَ وَفَكَّكَتِ الْقُلْبَيْنِ عَنِ الصَّبِيَّيْنِ وَقَطَّعَتْهُ بَيْنَهُمَا فَانْطَلَقَا إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ وَهُمَا يَبْكِيَانِ فَأَخَذَهُ مِنْهُمَا وَقَالَ يَا ثَوْبَانُ اذْهَبْ بِهَذَا إِلَى آلِ فُلَانٍ أَهْلِ بَيْتٍ بِالْمَدِينَةِ إِنَّ هَؤُلَاءِ أَهْلُ بَيْتِي أَكْرَهُ أَنْ يَأْكُلُوا طَيِّبَاتِهِمْ فِي حَيَاتِهِمُ الدُّنْيَا يَا ثَوْبَانُ اشْتَرِ لِفَاطِمَةَ قِلَادَةً مِنْ عَصَبٍ وَسِوَارَيْنِ مِنْ عَاجٍ

رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ جب سفر پر تشریف لے جاتے تھے تو اپنے گھر کے افراد میں سب سے آخر میں ملاقات حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا سے کرتے تھے اور جب واپس تشریف لاتے تو سب سے پہلے آپ حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لے جاتے۔ پس (ایک دفعہ) آپ ﷺ ایک غزوہ سے واپس تشریف لائے (دیکھا) حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بالوں سے بنا ہوا ٹاٹ یا پردہ اپنے دروازے پر لٹکائے ہوئے ہیں اور انہوں نے حضرات حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کو چاندی کے دو کنگن پہنائے ہوئے ہیں۔ پس آپ ﷺ تشریف لائے (لیکن) اندر داخل نہ ہوئے۔ سو اس سے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو یہ گمان ہوا کہ جن چیزوں نے آپ ﷺ کو اندر تشریف لانے سے روکا ہے وہ یہی ہیں جو آپ نے دیکھیں۔ (یعنی پردہ اور کنگن)۔ چنانچہ انہوں نے

پردے کو پھاڑ ڈالا اور بچوں کے ہاتھوں سے کنگن اتار لیے اور انہیں ان کے سامنے کاٹ ڈالا۔ چنانچہ دونوں بچے روتے ہوئے رسول اللہ علیہ کی بارگاہ میں پیش ہو گئے۔ پس آپ علیہ نے دونوں سے وہ ٹوٹے ہوئے ٹکڑے لے لیے اور فرمایا: اے ثوبان! اسے آل فلاں کے پاس لے جاؤ یہ کوئی مدینہ طیبہ کے رہنے والے لوگ تھے۔ بلاشبہ یہ میرے اہل بیت میں ہیں اور میں یہ ناپسند کرتا ہوں کہ یہ اپنی دنیوی حیات میں ہی اپنی ساری نعمتیں استعمال کر لیں (بلکہ میں تو یہ پسند کرتا ہوں کہ ان کی دنیا کے سبب ان کی اخروی نعمتوں میں کوئی کمی واقع نہ ہو)۔ اے ثوبان! فاطمہ (رضی اللہ عنہا) کے لیے موتیوں کا ایک ہار اور ہاتھی دانت کے دو کنگن خرید لانا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ الْخَاتَمِ (انگوٹھی سے متعلقہ احکام کا بیان)

بَابُ مَا جَاءَ فِي اتِّخَاذِ الْخَاتَمِ (انگوٹھی بنانے سے متعلقہ روایات کا بیان)

3681۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ مُطَرِّفٍ الرُّؤَاسِيُّ حَدَّثَنَا عِيسَى عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أَرَادَ رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم أَنْ يَكْتُبَ إِلَى بَعْضِ الْأَعَاجِمِ فَقِيلَ لَهُ إِنَّهُمْ لَا يَقْرَءُونَ كِتَابًا إِلَّا بِخَاتَمٍ فَاتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ وَنَقَشَ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ عَنْ خَالِدٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ بِمَعْنَى حَدِيثِ عِيسَى بْنِ يُونُسَ زَادَ فَكَانَ فِي يَدِهِ حَتَّى قُبِضَ وَفِي يَدِ أَبِي بَكْرٍ حَتَّى قُبِضَ وَفِي يَدِ عُمَرَ حَتَّى قُبِضَ وَفِي يَدِ عُثْمَانَ فَبَيْنَمَا هُوَ عِنْدَ بِئْرٍ إِذْ سَقَطَ فِي الْبِئْرِ فَأَمَرَ بِهَا فَنُزِحَتْ فَلَمْ يَقْدِرْ عَلَيْهِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض شاہان عجم کو (دعوت اسلام کے لیے) خطوط لکھنے کا ارادہ فرمایا تو آپ سے عرض کی گئی کہ وہ بغیر مہر کے خط پڑھتے ہی نہیں۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنوائی اور اس میں محمد رسول اللہ نقش کروایا (یہ تین سطروں میں انہی لفظوں کی ترتیب پر تھا یعنی پہلی میں محمد، دوسری میں رسول اور تیسری میں اللہ) وہب بن بقیہ نے خالد عن سعید عن قتادہ عن انس کی سند کے ساتھ عیسیٰ بن یونس کی حدیث کی طرح حدیث بیان کی ہے اور اس میں یہ زائد ہے کہ وہ انگوٹھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال تک آپ کے دست مبارک میں رہی۔ پھر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں ان کے وصال تک رہی۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں ان کے وصال تک اور پھر حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ نے اسے پہنے رکھا۔ پس اس دوران کہ آپ ایک کنوئیں کے قریب بیٹھے ہوئے تھے تو وہ کنوئیں میں گر پڑی۔ آپ نے اسے تلاش کرنے کا حکم دیا اور کنوئیں کا سارا پانی نکالا گیا لیکن اس کے باوجود آپ اسے نہ پا سکے۔

3682۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَنَسٌ قَالَ كَانَ خَاتَمُ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم مِنْ وَرِقٍ فَصُّهُ حَبَشِيٌّ

ابن شہاب نے بیان کیا ہے کہ مجھے حضرت انس رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی ہے کہ حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی چاندی سے بنی ہوئی تھی، اس کا نگینہ حبشی تھا (مراد یہ ہے کہ نگینہ حبشی طرز پر بنا ہوا تھا یا پھر اسے بنانے والا حبشی تھا۔ واللہ اعلم)۔

3683۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ خَاتَمُ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم مِنْ فِضَّةٍ كُلُّهُ فَصُّهُ مِنْهُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی مکمل طور پر چاندی کی تھی اور اس کا نگینہ بھی اسی میں سے تھا۔

3684۔ حَدَّثَنَا نُصَيْرُ بْنُ الْفَرَجِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اتَّخَذَ رَسُولُ اللهِ ﷺ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ وَجَعَلَ فَصَّهُ مِمَّا يَلِي بَطْنَ كَفِّهِ وَنَقَشَ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ فَاتَّخَذَ النَّاسُ خَوَاتِمَ الذَّهَبِ فَلَمَّا رَآهُمْ قَدِ اتَّخَذُوهَا رَمَى بِهِ وَقَالَ لَا أَلْبَسُهُ أَبَدًا ثُمَّ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ نَقَشَ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ ثُمَّ لَبِسَ الْخَاتَمَ بَعْدَهُ أَبُو بَكْرٍ ثُمَّ لَبِسَهُ بَعْدَ أَبِي بَكْرٍ عُمَرُ ثُمَّ لَبِسَهُ بَعْدَهُ عُثْمَانُ حَتَّى وَقَعَ فِي بِئْرِ أَرِيسٍ قَالَ أَبُو دَاوُد وَلَمْ يَخْتَلِفِ النَّاسُ عَلَى عُثْمَانَ حَتَّى سَقَطَ الْخَاتَمُ مِنْ يَدِهِ[1] حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ فِي هَذَا الْخَبَرِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فَنَقَشَ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ وَقَالَ لَا يَنْقُشُ أَحَدٌ عَلَى نَقْشِ خَاتَمِي هَذَا ثُمَّ سَاقَ الْحَدِيثَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ بِهَذَا الْخَبَرِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ فَالْتَمَسُوهُ فَلَمْ يَجِدُوهُ فَاتَّخَذَ عُثْمَانُ خَاتَمًا وَنَقَشَ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ قَالَ فَكَانَ يَخْتِمُ بِهِ أَوْ يَتَخَتَّمُ بِهِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے سونے کی انگوٹھی بنوائی اور آپ ﷺ اس کا نگینہ اپنی ہتھیلی کی اندرونی طرف رکھتے اور اس میں محمد رسول اللہ ﷺ نقش کرایا۔ پھر اور لوگ بھی سونے کی انگوٹھیاں بنوانے لگے اور جب آپ نے اسے اتار کر پھینک دیا اور فرمایا: میں اسے کبھی نہیں پہنوں گا۔ بعد ازاں آپ ﷺ نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی اور اس میں محمد رسول اللہ نقش کروایا۔ پھر آپ ﷺ کے (وصال کے) بعد حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے وہ انگوٹھی پہنے رکھی۔ پھر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے پہنا۔ پھر ان کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اسے پہنے رکھا یہاں تک کہ وہ بیر اریس میں گر گئی۔ ابو داؤد نے بیان کیا ہے کہ لوگوں کا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے بارے میں کوئی اختلاف نہیں ہوا، یہاں تک کہ آپ کے ہاتھ سے انگوٹھی گر گئی۔

عثمان بن ابی شیبہ، سفیان بن عیینہ نے ایوب بن موسیٰ عن نافع عن ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس خبر میں حضور نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے اور اس میں محمد رسول اللہ نقش کروایا اور فرمایا: میری اس انگوٹھی کے نقش (کی طرز) پر کوئی انگوٹھی میں نقش نہ کروائے۔ پھر آگے حدیث بیان کی۔

محمد بن یحییٰ بن فارس، ابو عاصم نے مغیرہ بن زیاد عن نافع عن ابن عمر رضی اللہ عنہما کی سند سے حضور نبی کریم ﷺ سے اس خبر میں بیان کیا ہے کہ لوگوں نے اس انگوٹھی کو بہت تلاش کیا لیکن انہوں نے اسے نہ پایا۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ایک انگوٹھی بنوائی اور اس میں محمد رسول اللہ نقش کروایا۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر آپ وہ انگوٹھی پہنتے تھے یا آپ اس سے مہر لگاتے تھے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي تَرْكِ الْخَاتَمِ (انگوٹھی پہننے کو ترک کرنے کا بیان)

3685۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ لُوَيْنٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ رَأَى فِي يَدِ النَّبِيِّ ﷺ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ يَوْمًا وَاحِدًا فَصَنَعَ النَّاسُ فَلَبِسُوا وَطَرَحَ النَّبِيُّ ﷺ فَطَرَحَ النَّاسُ قَالَ أَبُو دَاوُد

1۔ قال ابوداؤد تا من یدہ صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

رَوَاهُ عَنِ الزُّهْرِيِّ زِيَادُ بْنُ سَعْدٍ وَشُعَيْبٌ وَابْنُ مُسَافِرٍ كُلُّهُمْ قَالَ مِنْ وَرِقٍ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک دن حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک میں چاندی کی انگوٹھی دیکھی۔ پس لوگوں نے بھی بنوائیں اور پہن لیں۔ پھر حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اتار دیا، تو لوگوں نے بھی (انگوٹھیاں) اتار دیں۔ ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ اسے زیاد بن سعد، شعیب اور ابن مسافر تمام نے زہری سے روایت کیا ہے اور اس میں الفاظ من ورق ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي خَاتَمِ الذَّهَبِ (سونے کی انگوٹھی کا بیان)

3686۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ الرُّكَيْنَ بْنَ الرَّبِيعِ يُحَدِّثُ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَرْمَلَةَ أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ كَانَ يَقُولُ كَانَ نَبِيُّ اللهِ صلى الله عليه وسلم يَكْرَهُ عَشْرَ خِلَالٍ الصُّفْرَةَ يَعْنِي الْخَلُوقَ وَتَغْيِيرَ الشَّيْبِ وَجَرَّ الْإِزَارِ وَالتَّخَتُّمَ بِالذَّهَبِ وَالتَّبَرُّجَ بِالزِّينَةِ لِغَيْرِ مَحَلِّهَا وَالضَّرْبَ بِالْكِعَابِ وَالرُّقَى إِلَّا بِالْمُعَوِّذَاتِ وَعَقْدَ التَّمَائِمِ وَعَزْلَ الْمَاءِ لِغَيْرِ أَوْ غَيْرَ مَحَلِّهِ أَوْ عَنْ مَحَلِّهِ وَفَسَادَ الصَّبِيِّ غَيْرَ مُحَرِّمِهِ قَالَ أَبُو دَاوُد انْفَرَدَ بِإِسْنَادِ هَذَا الْحَدِيثِ أَهْلُ الْبَصْرَةِ وَاللهُ أَعْلَمُ[1]

حضرت عبدالرحمن بن حرملہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم دس خصلتیں ناپسند فرماتے تھے: زردی یعنی خلوق لگانا، (یہ ایک مرکب خوشبو ہے جو زعفران وغیرہ کئی چیزوں سے ملا کر بنائی جاتی ہے اس کا رنگ سرخ یا زرد ہوتا ہے) بڑھاپے کو بدلنا، (یعنی سیاہ خضاب لگانا یا سفید بال اکھیڑنا) تہبند کو ٹخنوں سے نیچے تک لٹکانا، سونے کی انگوٹھی پہننا، خاوند کے سوا دوسروں کو دکھلانے کے لیے عورتوں کا بناؤ سنگھار کرنا، (چوسر وغیرہ میں) گوٹیوں سے کھیلنا، معوذات (یعنی قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس) کے سوا کوئی اور دم کرنا، منکوں کو گلے میں ڈالنا، غیر محل میں منی کو ٹپکانا (غالباً اس میں اس طرف اشارہ ہے کہ آزاد منکوحہ عورت کے ساتھ اس کی رضامندی کے بغیر عزل کرنا ممنوع ہے) اور بچے کو کمزور کرنا (یعنی عورت جب اپنے بچے کو دودھ پلا رہی ہو تو اس مدت میں اس سے تعلق ازدواج قائم کرنا یعنی جماع کرنا) مگر یہ حرام نہیں ہے۔ ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ اہل بصرہ اس حدیث کی اسناد میں منفرد ہیں۔ واللہ اعلم

بَابُ مَا جَاءَ فِي خَاتَمِ الْحَدِيدِ (لوہے کی انگوٹھی پہننے کا بیان)

3687۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي رِزْمَةَ الْمَعْنَى أَنَّ زَيْدَ بْنَ حُبَابٍ أَخْبَرَهُمْ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُسْلِمٍ السُّلَمِيِّ الْمَرْوَزِيِّ أَبِي طَيْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم وَعَلَيْهِ خَاتَمٌ مِنْ شَبَهٍ فَقَالَ لَهُ مَا لِي أَجِدُ مِنْكَ رِيحَ الْأَصْنَامِ فَطَرَحَهُ ثُمَّ جَاءَ وَعَلَيْهِ خَاتَمٌ مِنْ حَدِيدٍ فَقَالَ مَا لِي أَرَى عَلَيْكَ حِلْيَةَ أَهْلِ النَّارِ فَطَرَحَهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ مِنْ أَيِّ شَيْءٍ أَتَّخِذُهُ قَالَ اتَّخِذْهُ مِنْ وَرِقٍ وَلَا تُتِمَّهُ مِثْقَالًا وَلَمْ يَقُلْ مُحَمَّدٌ عَبْدَ اللهِ بْنَ مُسْلِمٍ وَلَمْ يَقُلِ الْحَسَنُ السُّلَمِيَّ الْمَرْوَزِيَّ

1۔ قال ابوداؤد الخ صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہما نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ ایک آدمی حضور نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور وہ پیتل کی انگوٹھی پہنے ہوئے تھے۔ تو آپ ﷺ نے اسے فرمایا: کیا ہے مجھے کہ میں تجھ سے بتوں کی بو پارہا ہوں تو اس نے اسے اتار کر پھینک دیا۔ پھر حاضر خدمت ہوا اور لوہے کی انگوٹھی پہنے ہوئے تھا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا ہے مجھے کہ میں تجھ پہ اہل نار کا زیور دیکھ رہا ہوں۔ پس اس نے اسے اتار کر پھینک دیا۔ اور عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ کون سی شے سے میں انگوٹھی بنواؤں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تو چاندی کی انگوٹھی بنوالے اور پورا مثقال نہ لگانا (یعنی وہ انگوٹھی ایک مثقال یعنی ساڑھے چار ماشے سے کم ہو)۔

محمد (بن عبدالعزیز) نے عبداللہ بن مسلم کا ذکر نہیں کیا (بلکہ ان کی کنیت ذکر کی) اور حسن (بن علی) نے سلمی مروزی کا ذکر نہیں کیا (بلکہ عبداللہ بن مسلم ابی طیبہ ذکر کیا ہے)۔

3688۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى وَزِيَادُ بْنُ يَحْيَى وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ قَالُوا حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ حَمَّادٍ أَبُو عَتَّابٍ حَدَّثَنَا أَبُو مَكِينٍ نُوحُ بْنُ رَبِيعَةَ حَدَّثَنِي إِيَاسُ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ الْمُعَيْقِيبِ وَجَدُّهُ مِنْ قِبَلِ أُمِّهِ أَبُو ذُبَابٍ عَنْ جَدِّهِ قَالَ كَانَ خَاتَمُ النَّبِيِّ مِنْ حَدِيدٍ مَلْوِيٌّ عَلَيْهِ فِضَّةٌ قَالَ فَرُبَّمَا كَانَ فِي يَدِهِ قَالَ وَكَانَ الْمُعَيْقِيبُ عَلَى خَاتَمِ النَّبِيِّ ﷺ

ایاس بن حارث بن معیقیب نے اپنے دادا سے جب کہ ان کے نانا کا نام ابوذباب تھا، روایت کیا ہے کہ انہوں نے بیان فرمایا: حضور نبی کریم ﷺ کی انگوٹھی لوہے کی تھی اور اس پر چاندی کا پانی چڑھایا گیا تھا اور کبھی کبھار آپ ﷺ کی انگوٹھی ان کے ہاتھ میں ہوتی تھی۔ راوی نے بیان کیا ہے کہ حضرت معیقیب رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم ﷺ کی انگوٹھی پر امین تھے۔

فائدہ: اس روایت کے بارے میں ایک قول تو یہ کیا گیا ہے کہ سند کے اعتبار سے یہ حدیث پہلی روایت سے بہتر ہے کیونکہ اس کی سند میں ایک راوی عبداللہ بن مسلم متکلم فیہ ہے اور دوسرا قول یہ ہے کہ ممنوع وہ انگوٹھی ہے جو صرف لوہے کی ہو۔ چونکہ اس پر چاندی کا ملمع کر دیا گیا لہٰذا کراہت ختم ہو گئی۔ واللہ اعلم (بذل المجہود ص 115 ج 17 بحوالہ ابن عابدین)

3689۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قُلِ اللَّهُمَّ اهْدِنِي وَسَدِّدْنِي وَاذْكُرْ بِالْهِدَايَةِ هِدَايَةَ الطَّرِيقِ وَاذْكُرْ بِالسَّدَادِ تَسْدِيدَكَ السَّهْمَ قَالَ وَنَهَانِي أَنْ أَضَعَ الْخَاتَمَ فِي هَذِهِ أَوْ فِي هَذِهِ لِلسَّبَّابَةِ وَالْوُسْطَى شَكَّ عَاصِمٌ وَنَهَانِي عَنِ الْقَسِّيَّةِ وَالْمِيثَرَةِ قَالَ أَبُو بُرْدَةَ فَقُلْنَا لِعَلِيٍّ مَا الْقَسِّيَّةُ قَالَ ثِيَابٌ تَأْتِينَا مِنَ الشَّامِ أَوْ مِنْ مِصْرَ مُضَلَّعَةٌ فِيهَا أَمْثَالُ الأُتْرُجِّ قَالَ وَالْمِيثَرَةُ شَيْءٌ كَانَتْ تَصْنَعُهُ النِّسَاءُ لِبُعُولَتِهِنَّ

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: یہ دعا کرو: اللھم اھدنی و سددنی اے اللہ! مجھے ہدایت عطا فرما اور مجھے سیدھی اور مستقیم راہ پر چلا۔ اور ہدایت سے راہ ہدایت کا ارادہ کرو، اور سداد سے مراد ایسی سیدھی اور استقامت مراد لو جیسے تم تیر کو سیدھا کرتے ہو۔ (یعنی تمہیں اللہ تعالیٰ ایسی راہ پر چلائے جو تیر کی مثل سیدھی اور مستقیم ہو)۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ پھر رسول اللہ ﷺ نے مجھے اس میں یا اس میں انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا اور آپ نے اشارہ شہادت کی انگلی اور بڑی انگلی کی طرف کیا۔ یہ شک راوی عاصم بن کلیب کو ہے اور پھر آپ نے مجھے قسیہ اور

میثرہ سے منع فرمایا۔ ابو بردہ نے بیان کیا کہ ہم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا: قسیہ کیا ہوتا ہے؟ آپ نے فرمایا: یہ وہ کپڑا ہے جو شام سے یا مصر سے ہمارے پاس آتا ہے اور اس کی دھاریوں میں اترج (لیموں) کی تصویر بنی ہوتی ہے۔ اور میثرہ وہ شے ہے جو عورتیں اپنے خاوندوں کے لیے بناتی ہیں (یعنی زین پوش جو کہ ریشم کا ہو یا سرخ رنگ کا ہو)۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّخَتُّمِ فِي الْيَمِينِ أَوِ الْيَسَارِ

اس کا بیان کہ انگوٹھی کہاں پہننی چاہیے دائیں ہاتھ میں یا بائیں میں؟

3690۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ شَرِيكِ بْنِ أَبِي نَمِرَةَ[1] عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ شَرِيكٌ وَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ يَتَخَتَّمُ فِي يَمِينِهِ

ابراہیم بن عبداللہ بن حسنین نے اپنے باپ سے، انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔ شریک نے کہا ہے اور مجھے ابوسلمہ بن عبدالرحمن نے خبر دی ہے کہ حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے۔

3691۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي رَوَّادٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ يَتَخَتَّمُ فِي يَسَارِهِ وَكَانَ فَصُّهُ فِي بَاطِنِ كَفِّهِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ قَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ وَأُسَامَةُ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ عَنْ نَافِعٍ بِإِسْنَادِهِ فِي يَمِينِهِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے اور اس کا نگینہ اپنی ہتھیلی کے اندر کی جانب رکھتے تھے۔

ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ ابن اسحاق اور اسامہ بن زید نے نافع سے ان کی سند کے ساتھ فی یمینہ ذکر کیا ہے یعنی (آپ اپنے دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے)۔

3692۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ عَنْ عَبْدَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَلْبَسُ خَاتَمَهُ فِي يَدِهِ الْيُسْرَى

حضرت نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اپنی انگوٹھی اپنے بائیں ہاتھ میں پہنا کرتے تھے۔

3693۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ قَالَ رَأَيْتُ عَلَى الصَّلْتِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ نَوْفَلِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ خَاتَمًا فِي خِنْصَرِهِ الْيُمْنَى فَقُلْتُ مَا هَذَا قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما يَلْبَسُ خَاتَمَهُ هَكَذَا وَجَعَلَ فَصَّهُ عَلَى ظَهْرِهَا قَالَ وَلَا يَخَالُ ابْنَ عَبَّاسٍ إِلَّا قَدْ كَانَ يَذْكُرُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ يَلْبَسُ خَاتَمَهُ كَذَلِكَ

محمد بن اسحاق نے بیان کیا ہے کہ میں نے صلت بن عبداللہ بن نوفل بن عبدالمطلب کو اپنے دائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی میں

1۔ ایک نسخہ میں شریک بن ابی نمر ہے۔

انگوٹھی پہنے ہوئے دیکھا۔ تو میں نے کہا: یہ کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو اسی طرح اپنی انگوٹھی پہنے ہوئے دیکھا ہے اور وہ اس کا نگینہ اپنی ہتھیلی کے ظاہر کی طرف رکھتے تھے۔ اور فرمایا: یہ صرف حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں خیال نہیں کرنا چاہیے، بلکہ وہ ذکر کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ بھی اپنی انگوٹھی اسی طرح پہنتے تھے۔

بَاب مَا جَاءَ فِي الْجَلَاجِلِ (عورتوں کے لیے پاؤں میں آواز دار گھونگرو پہننے کا بیان)

3694۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَهْلٍ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَا حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ أَنَّ عَامِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ عَلِيُّ بْنُ سَهْلٍ بْنِ الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ أَنَّ مَوْلَاةً لَهُمْ ذَهَبَتْ بِابْنَةِ الزُّبَيْرِ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَفِي رِجْلِهَا أَجْرَاسٌ فَقَطَعَهَا عُمَرُ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّ مَعَ كُلِّ جَرَسٍ شَيْطَانًا

عامر بن عبد اللہ نے بیان کیا ہے کہ علی بن سہل بن زبیر نے انہیں خبر دی ہے کہ ان کی ایک آزاد کی ہوئی لونڈی تھی وہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کی بیٹی کو ساتھ لے کر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس گئی، اس کے پاؤں میں گھونگرو یعنی آواز دینے والی گھنٹیاں تھیں۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں کاٹ دیا اور فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ بے شک ہر گھنٹی کے ساتھ ایک شیطان ہے۔

فائدہ: اس روایت میں لفظ کی عمومیت اس پر دلالت کرتی ہے کہ ہر قسم کے گھونگرو عورتوں کے لیے پہننا یا بچیوں کو پہنانا ممنوع ہے چاہے وہ سونے یا چاندی کے بنے ہوئے ہوں یا لوہے یا تانبے اور پیتل وغیرہ کے اور اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ ہر ایسا زیور جس میں آواز ہو اور وہ لوگوں کو عورت کی طرف متوجہ کرنے کا ذریعہ اور سبب ہو اسے پہننا ممنوع ہے کیونکہ اس طرح شدید فساد پھیلنے کا اندیشہ ہے۔ واللہ اعلم

3695۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ بُنَانَةَ مَوْلَاةِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَسَّانَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ بَيْنَمَا هِيَ عِنْدَهَا إِذْ دُخِلَ عَلَيْهَا بِجَارِيَةٍ وَعَلَيْهَا جَلَاجِلُ يُصَوِّتْنَ فَقَالَتْ لَا تُدْخِلْنَهَا عَلَيَّ إِلَّا أَنْ تَقْطَعُوا جَلَاجِلَهَا وَقَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ جَرَسٌ

بنانہ جو کے عبد الرحمن بن حسان انصاری کی آزاد کردہ کنیز ہے، نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے اس نے بیان کیا کہ اس اثناء میں کہ وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھی کہ ان کے پاس ایک بچی کو لایا گیا اور اسے آواز دینے والے گھونگرو پہنائے ہوئے تھے۔ تو ام المومنین رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: تم اسے میرے پاس اندر نہ لانا مگر اس کے بعد کہ تم اس کے گھونگرو کاٹ دو۔ اور فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ملائکہ ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں گھنٹیاں ہوں۔ (مراد یہ ہے کہ جس میں عورتیں ایسا زیور پہنتی ہوں جو آواز دار ہو۔ ہاں اگر اس کی ساخت ایسی ہو جس میں کوئی آواز نہ ہو تو پھر باعث حرج نہیں۔ واللہ اعلم)۔

بَاب مَا جَاءَ فِي رَبْطِ الْأَسْنَانِ بِالذَّهَبِ (دانتوں کو سونے کے ساتھ باندھنے کا بیان)

3696۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْخُزَاعِيُّ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو الْأَشْهَبِ عَنْ عَبْدِ

الرَّحْمَنِ بْنِ طَرَفَةَ أَنَّ جَدَّهُ عَرْفَجَةَ بْنَ أَسْعَدَ قُطِعَ أَنْفُهُ يَوْمَ الْكُلَابِ فَاتَّخَذَ أَنْفًا مِنْ وَرِقٍ فَأَنْتَنَ عَلَيْهِ فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم فَاتَّخَذَ أَنْفًا مِنْ ذَهَبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ وَأَبُو عَاصِمٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو الْأَشْهَبِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ طَرَفَةَ عَنْ عَرْفَجَةَ بْنِ أَسْعَدَ بِمَعْنَاهُ قَالَ يَزِيدُ قُلْتُ لِأَبِي الْأَشْهَبِ أَدْرَكَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ طَرَفَةَ جَدَّهُ عَرْفَجَةَ قَالَ نَعَمْ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ عَنْ أَبِي الْأَشْهَبِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ طَرَفَةَ عَنْ عَرْفَجَةَ بْنِ أَسْعَدَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عَرْفَجَةَ بِمَعْنَاهُ

عبدالرحمن بن طرفہ سے روایت ہے کہ ان کے دادا عرفجہ بن اسعد کی ناک جنگ کلاب میں کٹ گئی تھی (کلاب کوفہ اور بصرہ کے درمیان ایک چشمے کا نام ہے جہاں زمانہ جاہلیت میں جنگ لڑی گئی) تو انہوں نے چاندی کی ناک بنوالی۔ پھر اس میں بو پیدا ہوگئی تو حضور نبی مکرم ﷺ نے انہیں حکم دیا کہ وہ سونے کی ناک بنوالیں۔ حسن بن زید، علی بن ہارون اور ابو عاصم دونوں نے بیان کیا کہ ابوالاشہب نے عبدالرحمن بن طرفہ سے اور انہوں نے عرفجہ بن اسعد سے اسی طرح حدیث بیان کی ہے۔ یزید نے کہا ہے کہ میں نے ابوالاشہب کو کہا کہ کیا عبدالرحمن بن طرفہ نے اپنے دادا عرفجہ کو پایا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: ہاں۔

مؤمل بن ہشام، اسماعیل نے ابوالاشہب عن عبدالرحمن بن طرفہ بن عرفجہ بن اسعد عن ابیہ کی سند سے بیان کیا ہے کہ عرفجہ کو اس طرح کا واقعہ پیش آیا اور پھر اس نے اس اس طرح کیا ہے۔ (یعنی مذکورہ روایت کے مطابق آگے بیان کیا)۔

بَاب مَا جَاءَ فِي الذَّهَبِ لِلنِّسَاءِ (عورتوں کے لیے سونا پہننے کا بیان)

3697- حَدَّثَنَا ابْنُ نُفَيْلٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ عَبَّادٍ عَنْ أَبِيهِ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ قَدِمَتْ عَلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم حِلْيَةٌ مِنْ عِنْدِ النَّجَاشِيِّ أَهْدَاهَا لَهُ فِيهَا خَاتَمٌ مِنْ ذَهَبٍ فِيهِ فَصٌّ حَبَشِيٌّ قَالَتْ فَأَخَذَهُ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم بِعُودٍ مُعْرِضًا عَنْهُ أَوْ بِبَعْضِ أَصَابِعِهِ ثُمَّ دَعَا أُمَامَةَ ابْنَةَ أَبِي الْعَاصِ ابْنَةَ ابْنَتِهِ زَيْنَبَ فَقَالَ تَحَلَّيْ بِهَذَا يَا بُنَيَّةُ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ کے پاس (شاہ حبشہ) نجاشی کی طرف سے کچھ زیورات آئے جو اس نے آپ ﷺ کو بطور ہدیہ اور تحفہ بھیجے۔ ان میں سونے کی ایک انگوٹھی تھی اس میں حبشہ کا بنا ہوا (خصوصی) نگینہ جڑا ہوا تھا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اسے ایک لکڑی یا اپنی ایک انگلی کے ساتھ پکڑا مگر اس کی طرف توجہ نہ کی اور امامہ بنت ابی العاص کو بلایا، یہ آپ کی صاحبزادی حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی بیٹی تھی۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے بیٹی! تو پہن لے (معلوم ہوا عورتوں کے لیے سونا پہننا جائز ہے)۔

3698- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ أَسِيدِ بْنِ أَبِي أَسِيدٍ الْبَرَّادِ عَنْ نَافِعِ بْنِ عَيَّاشٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُحَلِّقَ حَبِيبَهُ حَلْقَةً مِنْ نَارٍ فَلْيُحَلِّقْهُ حَلْقَةً مِنْ ذَهَبٍ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُطَوِّقَ حَبِيبَهُ طَوْقًا مِنْ نَارٍ فَلْيُطَوِّقْهُ طَوْقًا مِنْ ذَهَبٍ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُسَوِّرَ حَبِيبَهُ سِوَارًا مِنْ نَارٍ فَلْيُسَوِّرْهُ سِوَارًا مِنْ ذَهَبٍ وَلَكِنْ عَلَيْكُمْ بِالْفِضَّةِ فَالْعَبُوا بِهَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو یہ پسند کرے کہ وہ اپنے دوست کو آگ کا ایک چھلہ پہنائے تو اسے چاہیے کہ وہ سونے کا چھلہ پہنا دے اور جو یہ پسند کرے کہ وہ اپنے دوست کو آگ کا طوق پہنائے تو اسے چاہیے کہ وہ اسے سونے کا طوق پہنا دے اور جو یہ پسند کرے کہ وہ اپنے دوست کو آگ کا کنگن پہنائے تو اسے چاہیے کہ وہ اسے سونے کا کنگن پہنا دے۔ البتہ تمہارے لیے چاندی پہننا جائز ہے، سو تم اسی کے ساتھ کھیلو (یعنی وہی پہنا کرو)۔

3699۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنِ امْرَأَتِهِ عَنْ أُخْتٍ لِحُذَيْفَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ أَمَا لَكُنَّ فِي الْفِضَّةِ مَا تَحَلَّيْنَ بِهِ أَمَا إِنَّهُ لَيْسَ مِنْكُنَّ امْرَأَةٌ تَحَلَّى ذَهَبًا تُظْهِرُهُ إِلَّا عُذِّبَتْ بِهِ

ربعی بن حراش نے اپنی ایک عورت سے اور اس نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی بہن سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عورتوں کے گروہ! کیا تمہارے لیے چاندی میں وہ نہیں ہے جسے تم بطور زیور پہنتی ہو۔ آگاہ رہو! تم میں سے جو عورتیں سونے کا زیور پہنیں اور اسے ظاہر کرتی ہوں انہیں اسی کے ساتھ عذاب دیا جائے گا۔

3700۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا أَبَانُ بْنُ يَزِيدَ الْعَطَّارُ حَدَّثَنَا يَحْيَى أَنَّ مَحْمُودَ بْنَ عَمْرٍو الْأَنْصَارِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّ أَسْمَاءَ بِنْتَ يَزِيدَ حَدَّثَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ أَيُّمَا امْرَأَةٍ تَقَلَّدَتْ قِلَادَةً مِنْ ذَهَبٍ قُلِّدَتْ فِي عُنُقِهَا مِثْلَهُ مِنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَيُّمَا امْرَأَةٍ جَعَلَتْ فِي أُذُنِهَا خُرْصًا مِنْ ذَهَبٍ جُعِلَ فِي أُذُنِهَا مِثْلُهُ مِنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

حضرت اسماء بنت یزید نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کسی عورت نے بھی سونے کا ہار پہنا تو قیامت کے دن اس کی گردن میں اسی کی طرح آگ کا ہار ڈالا جائے گا اور جس عورت نے اپنے کانوں میں سونے کی بالیاں ڈالیں تو قیامت کے دن اسی کی مثل اس کے کانوں میں آگ کی بالیاں ڈالی جائیں گی۔

فائدہ: غالباً اس سے مراد سونے کی کثیر مقدار ہے جس میں تکبر اور فخر کا پہلو غالب ہو۔ جب کہ اتنی قلیل مقدار جس میں فخر و تکبر کی بو نہ ہو تو وہ عورتوں کے لیے مباح ہے۔

3701۔ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ مَيْمُونٍ الْقَنَّادِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى عَنْ رُكُوبِ النِّمَارِ وَعَنْ لُبْسِ الذَّهَبِ إِلَّا مُقَطَّعًا قَالَ أَبُو دَاوُد أَبُو قِلَابَةَ لَمْ يَلْقَ مُعَاوِيَةَ[1]

حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے چیتوں کی کھالوں پر سوار ہونے اور سونا پہننے سے منع فرمایا ہے مگر یہ کہ وہ تھوڑا سا ٹکڑا ہو۔ ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ ابوقلابہ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے ملاقات نہیں کی۔

فائدہ: اس میں چیتے کی کھال کی زین پوش بنانے کی ممانعت بھی فخر و تکبر کی وجہ سے ہے۔ واللہ اعلم

1۔ قال ابوداؤد الخ صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ الْفِتَنِ وَالْمَلَاحِمِ (فتنوں اور حادثات سے متعلقہ احکام کا بیان)

بَابُ ذِكْرِ الْفِتَنِ وَدَلَائِلِهَا (فتنوں اور ان کے دلائل کا ذکر)

3702۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَامَ فِينَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَائِمًا فَمَا تَرَكَ شَيْئًا يَكُونُ فِي مَقَامِهِ ذٰلِكَ إِلَى قِيَامِ السَّاعَةِ إِلَّا حَدَّثَهُ حَفِظَهُ مَنْ حَفِظَهُ وَنَسِيَهُ مَنْ نَسِيَهُ قَدْ عَلِمَهُ أَصْحَابُهُ[1] هٰؤُلَاءِ وَإِنَّهُ لَيَكُونُ مِنْهُ الشَّيْءُ فَأَذْكُرُهُ كَمَا يَذْكُرُ الرَّجُلُ وَجْهَ الرَّجُلِ إِذَا غَابَ عَنْهُ ثُمَّ إِذَا رَآهُ عَرَفَهُ

ابو وائل نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے بیان فرمایا: رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور آپ ﷺ نے اس مقام پر کھڑے ہو کر قیامت قائم ہونے تک ظاہر ہونے والی چیزوں میں سے کوئی شے نہ چھوڑی مگر آپ نے اسے بیان کر دیا۔ پس جس نے اسے یاد رکھا اس نے اسے یاد رکھا اور جس نے اسے بھلا دیا سو اس نے اسے بھلا دیا۔ تحقیق آپ کے یہ اصحاب اسے جانتے ہیں اور جونہی ان میں سے کوئی شے ظاہر ہوتی ہے تو مجھے وہ اسی طرح یاد آ جاتی ہے جیسے ایک آدمی کو اس آدمی کا چہرہ یاد آتا ہے جب وہ اس سے غائب ہو اور پھر جب وہ اسے دیکھے تو اسے پہچان لے۔

فائدہ: یہ حدیث طیبہ اس پر دلالت کرتی ہے کہ رب کریم نے اپنے محبوب ﷺ کو قیامت تک ظہور پذیر ہونے والے واقعات کا علم عطا فرمایا تھا۔ آپ ﷺ نے ایک مجلس میں ان کا اپنی شان کے مطابق اجمالی ذکر فرما دیا۔ گویا آپ کی نگاہ نبوت مستقبل کے فتنوں کا مشاہدہ کر رہی تھی۔

3703۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ عَنْ بَدْرِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ عَامِرٍ عَنْ رَجُلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ يَكُونُ[2] فِي هٰذِهِ الْأُمَّةِ أَرْبَعُ فِتَنٍ فِي آخِرِهَا الْفَنَاءُ

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: اس امت میں (بڑے بڑے) چار فتنے ظاہر ہوں گے اور پھر ان کے آخر میں فنا (یعنی قیامت کا قائم ہونا) ہے۔

3704۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدٍ الْحِمْصِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَالِمٍ حَدَّثَنِي الْعَلَاءُ بْنُ عُتْبَةَ عَنْ عُمَيْرِ بْنِ هَانِئٍ الْعَنْسِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ كُنَّا قُعُودًا عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ فَذَكَرَ الْفِتَنَ فَأَكْثَرَ فِي ذِكْرِهَا حَتَّى ذَكَرَ فِتْنَةَ الْأَحْلَاسِ فَقَالَ قَائِلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَمَا فِتْنَةُ الْأَحْلَاسِ قَالَ هِيَ هَرَبٌ وَحَرْبٌ ثُمَّ فِتْنَةُ السَّرَّاءِ دَخَنُهَا مِنْ تَحْتِ قَدَمَيْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي يَزْعُمُ أَنَّهُ مِنِّي وَلَيْسَ مِنِّي وَإِنَّمَا أَوْلِيَائِي الْمُتَّقُونَ ثُمَّ

1۔ ایک نسخہ میں أَصْحَابِي ہے۔ 2۔ ایک نسخہ میں تکون ہے۔

يَصْطَلِحُ النَّاسُ عَلَى رَجُلٍ كَوَرِكٍ عَلَى ضِلَعٍ ثُمَّ فِتْنَةُ الدُّهَيْمَاءِ لَا تَدَعُ أَحَدًا مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ إِلَّا لَطَمَتْهُ لَطْمَةً فَإِذَا قِيلَ انْقَضَتْ تَمَادَتْ يُصْبِحُ الرَّجُلُ فِيهَا مُؤْمِنًا وَيُمْسِي كَافِرًا حَتَّى يَصِيرَ النَّاسُ إِلَى فُسْطَاطَيْنِ فُسْطَاطِ إِيمَانٍ لَا نِفَاقَ فِيهِ وَفُسْطَاطِ نِفَاقٍ لَا إِيمَانَ فِيهِ فَإِذَا كَانَ ذَاكُمْ فَانْتَظِرُوا الدَّجَّالَ مِنْ يَوْمِهِ أَوْ مِنْ غَدِهِ

عمیر بن ہانی عنسی نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو فرماتے سنا ہے کہ ہم رسول اللہ علیہ کے پاس حاضر تھے۔ تو آپ علیہ نے فتنوں کا ذکر کیا اور ان کا ذکر خوب کثرت سے کیا۔ یہاں تک کہ آپ نے فتنۂ احلاس کا ذکر کیا۔ تو کہنے والے نے عرض کی: یارسول اللہ! علیہ فتنۂ احلاس کیا ہے؟ تو آپ علیہ نے فرمایا: یہ بھاگنا اور لڑنا ہے۔ پھر فتنہ السراء کا ذکر کیا کہ اس کا دھواں میرے اہل بیت میں سے ایک آدمی کے پاؤں کے نیچے سے اٹھے گا۔ وہ آدمی گمان کرتا ہوگا کہ وہ مجھ سے ہے حالانکہ وہ مجھ سے نہیں ہوگا، کیونکہ میرے دوست تو متقین ہیں۔ پھر لوگ ایک آدمی پر صلح کر لیں گے جیسا کہ سرین ایک پسلی پر ہو (یعنی اس آدمی میں استقامت نہ ہوگی)۔ پھر آپ نے تاریکی اور اندھیرے کے فتنے کا ذکر کیا کہ وہ اس امت کے کسی فرد کو نہیں چھوڑے گا مگر اسے سخت طمانچہ لگائے گا۔ (یعنی اسے متاثر کیے بغیر نہیں چھوڑے گا) اور جب یہ کہا جائے گا کہ فتنہ ختم ہو چکا ہے تو وہ اور بڑھ جائے گا، اس دوران آدمی ایمان کی حالت میں صبح کرے گا اور وہ شام کے وقت کافر ہو جائے گا، یہاں تک کہ لوگ دو خیموں میں منقسم ہو جائیں گے۔ ایک ایمان والوں کا خیمہ ہوگا جس میں کوئی نفاق نہ ہوگا اور ایک نفاق والوں کا خیمہ ہوگا جس میں ایمان نہ ہوگا۔ پس یہ فتنہ تم میں ظاہر ہو جائے تو پھر تم اس دن یا آنے والے دن میں دجال کے ظہور کا انتظار کرو۔

3705۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا ابْنُ فَرُّوخَ أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ أَخْبَرَنِي ابْنٌ لِقَبِيصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ حُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ وَاللَّهِ مَا أَدْرِي أَنَسِيَ أَصْحَابِي أَمْ تَنَاسَوْا وَاللَّهِ مَا تَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم مِنْ قَائِدِ فِتْنَةٍ إِلَى أَنْ تَنْقَضِيَ الدُّنْيَا يَبْلُغُ مَنْ مَعَهُ ثَلَاثَ مِائَةٍ فَصَاعِدًا إِلَّا قَدْ سَمَّاهُ لَنَا بِاسْمِهِ وَاسْمِ أَبِيهِ وَاسْمِ قَبِيلَتِهِ

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: قسم بخدا! میں نہیں جانتا کہ میرے اصحاب بھول گئے یا جان بوجھ کر انہوں نے بھول کا بہانہ کیا۔ قسم بخدا! رسول اللہ علیہ نے دنیا کے اختتام تک ظاہر ہونے والے فتنوں کے قائدین میں سے کسی قائد کو جس کے ساتھ تین سو یا اس سے زائد افراد ہوں گے نہیں چھوڑا مگر آپ علیہ نے ہمارے سامنے اس کا اپنا نام، اس کے باپ کا نام اور اس کے قبیلہ کا نام ذکر فرمایا۔

3706۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ نَصْرِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ سُبَيْعِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ أَتَيْتُ الْكُوفَةَ فِي زَمَنٍ فُتِحَتْ تُسْتَرُ أَجْلُبُ مِنْهَا بِغَالًا فَدَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَإِذَا صَدْعٌ مِنَ الرِّجَالِ وَإِذَا رَجُلٌ جَالِسٌ تَعْرِفُ إِذَا رَأَيْتَهُ أَنَّهُ مِنْ رِجَالِ أَهْلِ الْحِجَازِ قَالَ قُلْتُ مَنْ هَذَا فَتَجَهَّمَنِي الْقَوْمُ وَقَالُوا أَمَا تَعْرِفُ هَذَا هَذَا حُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ صَاحِبُ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ حُذَيْفَةُ إِنَّ النَّاسَ كَانُوا يَسْأَلُونَ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنِ الْخَيْرِ وَكُنْتُ

أَسْأَلُهُ عَنِ الشَّرِّ فَأَحْدَقَهُ الْقَوْمُ بِأَبْصَارِهِمْ فَقَالَ إِنِّي أَرَى الَّذِي تُنْكِرُونَ إِنِّي قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَرَأَيْتَ هَذَا الْخَيْرَ الَّذِي أَعْطَانَا اللهُ أَيَكُونُ بَعْدَهُ شَرٌّ كَمَا كَانَ قَبْلَهُ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ فَمَا الْعِصْمَةُ مِنْ ذَلِكَ قَالَ السَّيْفُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ ثُمَّ مَاذَا يَكُونُ قَالَ إِنْ كَانَ لِلَّهِ خَلِيفَةٌ فِي الْأَرْضِ فَضَرَبَ ظَهْرَكَ وَأَخَذَ مَالَكَ فَأَطِعْهُ وَإِلَّا فَمُتْ وَأَنْتَ عَاضٌّ بِجِذْلِ شَجَرَةٍ قُلْتُ ثُمَّ مَاذَا قَالَ ثُمَّ يَخْرُجُ الدَّجَّالُ مَعَهُ نَهْرٌ وَنَارٌ فَمَنْ وَقَعَ فِي نَارِهِ وَجَبَ أَجْرُهُ وَحُطَّ وِزْرُهُ وَمَنْ وَقَعَ فِي نَهْرِهِ وَجَبَ وِزْرُهُ وَحُطَّ أَجْرُهُ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ مَاذَا قَالَ ثُمَّ هِيَ قِيَامُ السَّاعَةِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ نَصْرِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ خَالِدٍ الْيَشْكُرِيِّ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ قُلْتُ بَعْدَ السَّيْفِ قَالَ بَقِيَّةٌ عَلَى أَقْذَاءٍ وَهُدْنَةٌ عَلَى دَخَنٍ ثُمَّ سَاقَ الْحَدِيثَ قَالَ وَكَانَ قَتَادَةُ يَضَعُهُ عَلَى الرِّدَّةِ الَّتِي فِي زَمَنِ أَبِي بَكْرٍ عَلَى أَقْذَاءٍ يَقُولُ قَذًى وَهُدْنَةٌ يَقُولُ صُلْحٌ عَلَى دَخَنٍ عَلَى ضَغَائِنَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ الْمُغِيرَةِ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ نَصْرِ بْنِ عَاصِمٍ اللَّيْثِيِّ قَالَ أَتَيْنَا الْيَشْكُرِيَّ فِي رَهْطٍ مِنْ بَنِي لَيْثٍ فَقَالَ مَنِ الْقَوْمُ قُلْنَا بَنُو لَيْثٍ أَتَيْنَاكَ نَسْأَلُكَ عَنْ حَدِيثِ حُذَيْفَةَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ هَلْ بَعْدَ هَذَا الْخَيْرِ شَرٌّ قَالَ فِتْنَةٌ وَشَرٌّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ هَلْ بَعْدَ هَذَا الشَّرِّ خَيْرٌ قَالَ يَا حُذَيْفَةُ تَعَلَّمْ كِتَابَ اللهِ وَاتَّبِعْ مَا فِيهِ ثَلَاثَ مِرَارٍ(1) قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ هَلْ بَعْدَ هَذَا الشَّرِّ خَيْرٌ قَالَ هُدْنَةٌ عَلَى دَخَنٍ وَجَمَاعَةٌ عَلَى أَقْذَاءٍ فِيهَا أَوْ فِيهِمْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ الْهُدْنَةُ عَلَى الدَّخَنِ مَا هِيَ قَالَ لَا تَرْجِعُ قُلُوبُ أَقْوَامٍ عَلَى الَّذِي كَانَتْ عَلَيْهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ هَلْ بَعْدَ هَذَا الْخَيْرِ شَرٌّ قَالَ فِتْنَةٌ عَمْيَاءُ صَمَّاءُ عَلَيْهَا دُعَاةٌ عَلَى أَبْوَابِ النَّارِ فَإِنْ تَمُتْ يَا حُذَيْفَةُ وَأَنْتَ عَاضٌّ عَلَى جِذْلٍ خَيْرٌ لَكَ مِنْ أَنْ تَتَّبِعَ أَحَدًا مِنْهُمْ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا أَبُو التَّيَّاحِ عَنْ صَخْرِ بْنِ بَدْرٍ الْعِجْلِيِّ عَنْ سُبَيْعِ بْنِ خَالِدٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ عَنْ حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ فَإِنْ لَمْ تَجِدْ يَوْمَئِذٍ خَلِيفَةً فَاهْرُبْ حَتَّى تَمُوتَ فَإِنْ تَمُتْ وَأَنْتَ عَاضٌّ وَقَالَ فِي آخِرِهِ قَالَ قُلْتُ فَمَا يَكُونُ بَعْدَ ذَلِكَ قَالَ لَوْ أَنَّ رَجُلًا نَتَجَ فَرَسًا لَمْ تُنْتَجْ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ

سبیع بن خالد نے بیان کیا ہے کہ میں اس دور میں کوفہ آیا، جب تستر فتح ہوا تھا اور میں وہاں سے خچر لے کر آیا تھا۔ تو میں ایک مسجد میں داخل ہوا وہاں لوگوں کی ایک جماعت تھی اور ان میں ایک آدمی بیٹھا ہوا تھا جسے دیکھ کر تو پہچان سکتا ہے کہ وہ اہل حجاز کے لوگوں میں سے ہے۔ میں نے پوچھا: یہ آدمی کون ہے؟ تو لوگ مجھ پر ٹوٹ پڑے اور کہنے لگے: کیا تو انہیں نہیں جانتا یہ تو رسول اللہ علیہ کے صحابی حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ ہیں۔ پھر حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لوگ رسول اللہ علیہ سے خیر اور بھلائی کے بارے میں سوال کرتے تھے اور میں آپ علیہ سے شر کے بارے میں پوچھتا تھا۔ پس لوگ خوب توجہ سے اپنی آنکھیں کھول کر ان کی طرف دیکھنے لگے۔ تو انہوں نے فرمایا: بلاشبہ میں اسے جانتا ہوں جسے تم ناپسند کر رہے ہو۔ بہر حال میں نے عرض کی: یارسول اللہ! علیہ آپ اس خیر اور بھلائی کو ملاحظہ فرما رہے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں عطا

1۔ ایک نسخہ میں مَرَّاتٍ ہے۔

فرمائی ہے، کیا اس کے بعد شر بھی ہوگا جیسا کہ اس سے پہلے تھا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ تو میں نے عرض کی: اس سے بچنے کی تدبیر کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: تلوار۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ پھر کیا ہوگا؟ آپ نے فرمایا: اگر زمین میں اللہ تعالیٰ کا کوئی خلیفہ ہو اور وہ تیری پیٹھ توڑ دے اور تیرا مال لے لے، تو پھر بھی تو اس کی اطاعت و فرمانبرداری کر اور اگر ایسا نہ ہو تو پھر مرجا در آنحالیکہ تو جنگل میں درخت کی جڑ چبا رہا ہو (یعنی پھر زندہ رہنے سے مرجانا بہتر ہے)۔ میں نے عرض کی: پھر کیا ہو گا؟ آپ نے فرمایا: پھر دجال ظاہر ہوگا اس کے ساتھ ایک نہر ہوگی اور آگ ہوگی۔ پس جو کوئی اس کی آگ میں گر پڑا اس کا اجر ثابت ہو گیا اور اس کا بوجھ گرا دیا گیا (یعنی اس کے گناہ معاف کر دیئے گئے) اور جو کوئی اس کی نہر میں واقع ہوا، اس (کے گناہوں) کا بوجھ ثابت ہو گیا اور اس کا اجر ختم کر دیا گیا۔ میں نے عرض کی: پھر کیا ہوگا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: بعد ازاں قیامت قائم ہوگی۔ (یعنی اس کی علامات کبریٰ کا ظہور ہوگا)۔

محمد بن یحییٰ بن فارس، عبدالرزاق نے معمر عن قتادہ عن نصر بن عاصم عن خالد بن خالد یشکری کی سند سے یہ حدیث بیان کی ہے۔ اس میں ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے عرض کی: تلوار کے بعد کیا ہوگا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: لوگ باطناً حقد و کینہ اور فساد پر باقی رہیں گے اور ظاہراً وہ صلح کرلیں گے۔ پھر آگے پوری حدیث بیان کی۔ فرمایا: حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ اسے اس فتنہ ارتداد پر محمول کرتے تھے جو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں برپا ہوا تھا۔ اس روایت میں علی اقذاء ہے جو کہ قذی کی واحد ہے اور ھدنہ کا معنی صلح ہے اور علی دخن کا معنی علی ضغائن ہے۔ (یعنی اندر کینہ رکھے ہوئے ظاہر پر صلح کرنا)۔

عبداللہ بن مسلم قعنبی، سلیمان ابن المغیرہ نے حمید عن نصر بن عاصم لیثی کی سند سے بیان کیا ہے کہ ہم یشکری کے پاس بنی لیث کی ایک جماعت کے ساتھ آئے۔ تو انہوں نے پوچھا: کون سی قوم میں سے ہو؟ ہم نے کہا: ہم بنولیث ہیں اور ہم آپ سے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی حدیث سننے کے لیے حاضر ہوئے ہیں۔ پھر انہوں نے حدیث بیان کی کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ کیا اس خیر کے بعد شر ہوگا؟ تو آپ نے فرمایا: (ہاں) فتنے اور شر ہیں۔ پھر میں نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ کیا اس شر کے بعد خیر ہے تو آپ نے فرمایا: اے حذیفہ! کتاب اللہ کو پڑھ اور اس میں جو کچھ ہے اس کی اتباع کر۔ آپ نے یہ تین بار ارشاد فرمایا: پھر میں نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ کیا اس شر کے بعد خیر ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ظاہر پر صلح ہوگی اور اس میں لوگ فتنہ و فساد پر ہوں گے یعنی ان کے اندر بغض و کینہ ہوگا۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! ھدنہ علی الدخن کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: لوگوں کے دل اس حالت پر نہیں لوٹ کر آئیں گے جس پر وہ پہلے تھے۔ پھر میں نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ کیا اس خیر کے بعد بھی شر ہوگا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ایک اندھا اور بہرا فتنہ ہوگا اس کی طرف دعوت دینے والے آگ کے دروازوں پر کھڑے ہوں گے۔ اے حذیفہ! اگر تو اس حال میں فوت ہو جائے کہ تو جنگل میں جڑیں کاٹ کر چبانے پر مجبور ہو تو یہ تیرے لیے ان میں سے کسی کی اتباع و پیروی کرنے سے کہیں بہتر ہے۔

مسدد، عبدالوارث، ابوالتیاح نے صخر بن بدر عجلی عن سبیع بن خالد کی سند سے یہ حدیث حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے اور

انہوں نے حضور نبی مکرم ﷺ سے بیان کی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تو ان دنوں کوئی خلیفہ نہ پائے تو تو بھاگ جا، یہاں تک کہ تو فوت ہو جائے۔ اگرچہ تیری موت اس حال میں واقع ہو کہ تو درختوں کو کاٹ کاٹ کر کھانے پر مجبور ہو (تو پھر بھی یہ موت ان لوگوں میں رہنے کی نسبت بہتر ہے) اور اس روایت کے آخر میں ہے کہ حضرت حذیفہ نے بیان کیا کہ میں نے عرض کی: اس کے بعد پھر کیا ہوگا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اگر کوئی آدمی (اسباب استعمال میں لاکر) کسی گھوڑی سے بچے جننے کی خواہش کرے گا تو ابھی وہ بچہ نہیں جنے گی کہ قیامت قائم ہو جائے گی (یعنی یہ فتنہ قیامت کے انتہائی قریب وقوع پذیر ہوگا)۔

3707۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ رَبِّ الْكَعْبَةِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رضی الله عنهما أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَنْ بَايَعَ إِمَامًا فَأَعْطَاهُ صَفْقَةَ يَدِهِ وَثَمَرَةَ قَلْبِهِ فَلْيُطِعْهُ مَا اسْتَطَاعَ فَإِنْ جَاءَ آخَرُ يُنَازِعُهُ فَاضْرِبُوا رَقَبَةَ الْآخَرِ قُلْتُ أَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ سَمِعَتْهُ أُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِي قُلْتُ هَذَا ابْنُ عَمِّكَ مُعَاوِيَةُ يَأْمُرُنَا أَنْ نَفْعَلَ وَنَفْعَلَ قَالَ أَطِعْهُ فِي طَاعَةِ اللهِ وَاعْصِهِ فِي مَعْصِيَةِ اللهِ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے کسی امام کی بیعت کر لی اور اس کے ہاتھ میں ہاتھ دے دیا اور اپنے قلبی اخلاص کا معاہدہ کر لیا تو پھر اسے چاہیے کہ وہ مقدور بھر اس کی اطاعت و فرمانبرداری کرے اور اگر دوسرا (امام) آ کر اس سے جھگڑنے لگے تو تم اس دوسرے کی گردن اڑا دو۔ (عبدالرحمن کہتے ہیں) کہ میں نے ان سے کہا: کیا تم نے یہ رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے؟ تو حضرت ابن عمرو رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میرے کانوں نے اسے سنا ہے اور میرے دل نے اسے یاد کیا ہے۔ پھر میں نے کہا: یہ تمہارے چچا کا بیٹا معاویہ ہے جو ہمیں اس طرح کرنے کا حکم دیتا ہے (یعنی ہمیں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ جھگڑا کرنے اور ان سے قتال کرنے کے بارے میں کہتے ہیں حالانکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ان کی نسبت پہلے امام ہیں اور وہ بعد میں جھگڑا کرنے کے لیے اٹھے) تو حضرت ابن عمرو رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تو ایسے امور میں ان کی اطاعت کر جن میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہے اور ان میں ان کی پیروی نہ کر جن میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی لازم آئے۔

3708۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى عَنْ شَيْبَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ أَفْلَحَ مَنْ كَفَّ يَدَهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: ہلاکت اور بربادی ہے عربوں کے لیے اس فتنے سے جو بالکل قریب ہے اور وہ فلاح پا جائے گا جس نے اس سے اپنا آپ روکے رکھا۔ (یعنی اس میں اپنے آپ کو ملوث نہ کیا)

فائدہ: علامہ طیبی نے فرمایا کہ اس میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے شہید کیے جانے اور آپ کے بعد حضرت علی اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہما کے مابین پیدا ہونے والے حالات کی طرف اشارہ ہے۔ یا پھر اس سے مراد حضرت امام حسین

رضی اللہ عنہ اور یزید کے مابین ہونے والا واقعہ ہے کیونکہ یہ ایسا شر تھا جو قریب بھی تھا اور عرب وعجم میں سے ہر ایک پر ظاہر بھی تھا۔ واللہ اعلم

3709۔ قَالَ أَبُو دَاوُد حُدِّثْتُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم يُوشِكُ الْمُسْلِمُونَ أَنْ يُحَاصَرُوا إِلَى الْمَدِينَةِ حَتَّى يَكُونَ أَبْعَدَ مَسَالِحِهِمْ سَلَاحِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ عَنْبَسَةَ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ وَسَلَاحِ قَرِيبٌ مِنْ خَيْبَرَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمانوں کے لیے وہ زمانہ قریب ہے کہ انہیں مدینہ طیبہ میں محصور کر دیا جائے گا یہاں تک کہ ان کی سرحدوں میں سے نسبتاً زیادہ دور سلاح ہوگی۔ احمد بن صالح نے عنبسہ سے اور انہوں نے یونس کے واسطہ سے زہری سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: سلاح خیبر کے قریب ایک جگہ ہے۔

3710۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم إِنَّ اللهَ زَوَى لِي الْأَرْضَ أَوْ قَالَ إِنَّ رَبِّي زَوَى لِي الْأَرْضَ فَرَأَيْتُ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا وَإِنَّ مُلْكَ أُمَّتِي سَيَبْلُغُ مَا زُوِيَ لِي مِنْهَا وَأُعْطِيتُ الْكَنْزَيْنِ الْأَحْمَرَ وَالْأَبْيَضَ وَإِنِّي سَأَلْتُ رَبِّي لِأُمَّتِي أَنْ لَا يُهْلِكَهَا بِسَنَةٍ بِعَامَّةٍ وَلَا يُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ سِوَى أَنْفُسِهِمْ فَيَسْتَبِيحَ بَيْضَتَهُمْ وَإِنَّ رَبِّي قَالَ لِي يَا مُحَمَّدُ إِنِّي إِذَا قَضَيْتُ قَضَاءً فَإِنَّهُ لَا يُرَدُّ وَلَا أُهْلِكُهُمْ بِسَنَةٍ بِعَامَّةٍ وَلَا أُسَلِّطُ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ سِوَى أَنْفُسِهِمْ فَيَسْتَبِيحَ بَيْضَتَهُمْ وَلَوِ اجْتَمَعَ عَلَيْهِمْ مِنْ بَيْنِ أَقْطَارِهَا أَوْ قَالَ بِأَقْطَارِهَا حَتَّى يَكُونَ بَعْضُهُمْ يُهْلِكُ بَعْضًا وَحَتَّى يَكُونَ بَعْضُهُمْ يَسْبِي بَعْضًا وَإِنَّمَا أَخَافُ عَلَى أُمَّتِي الْأَئِمَّةَ الْمُضِلِّينَ وَإِذَا وُضِعَ السَّيْفُ فِي أُمَّتِي لَمْ يُرْفَعْ عَنْهَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَلْحَقَ قَبَائِلُ مِنْ أُمَّتِي بِالْمُشْرِكِينَ وَحَتَّى تَعْبُدَ قَبَائِلُ مِنْ أُمَّتِي الْأَوْثَانَ وَإِنَّهُ سَيَكُونُ فِي أُمَّتِي كَذَّابُونَ ثَلَاثُونَ كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ لَا نَبِيَّ بَعْدِي وَلَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي عَلَى الْحَقِّ قَالَ ابْنُ عِيسَى ظَاهِرِينَ ثُمَّ اتَّفَقَا لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَالَفَهُمْ حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللهِ

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے میرے لیے زمین لپیٹ دی یا فرمایا: بے شک میرے رب نے میرے لیے زمین لپیٹ دی اور میں نے اس کے مشارق و مغارب کو دیکھ لیا اور بے شک میری امت کی بادشاہی عنقریب اس تک پہنچ جائے گی جو کچھ میرے لیے لپیٹا گیا ہے اور دو خزانے مجھے عطا کر دیئے گئے ہیں: (یعنی) سرخ (سونا) اور سفید (چاندی) اور میں نے اپنے رب کریم سے اپنی امت کے لیے یہ التجا کی ہے کہ وہ اسے عام قحط کے سبب ہلاک و برباد نہ کرے اور نہ ہی ان پر ان کے اپنے سوا کسی غیر دشمن کو مسلط کرے کہ وہ ان کی جڑ کاٹ کر مکمل طور پر انہیں ہلاک کر دے۔ بلاشبہ میرے رب نے مجھے فرمایا ہے: اے محمد! صلی اللہ علیہ وسلم بلاشبہ جب میں کوئی فیصلہ فرما دیتا ہوں تو اسے رد نہیں کیا جا سکتا۔ میں انہیں عام قحط کے سبب ہلاک نہیں کروں گا اور نہ ہی میں ان کے اپنے سوا کوئی غیر دشمن ان پر مسلط کروں گا کہ وہ انہیں مکمل طور پر ہلاک و برباد کر دے۔ اگرچہ دشمن ان پر ہر جانب سے اکٹھے ہو جائیں۔ (وہ بھی ان پر

کامیاب نہ ہوسکیں گے) یہاں تک کہ یہ آپس میں بعض بعض کو ہلاک کریں گے اور ان میں سے بعض بعض کو قیدی بنائیں گے۔ البتہ مجھے اپنی امت کے بارے میں گمراہ کرنے والے ائمہ کا خوف ہے (کہ وہ اپنی غلط دعوت کے سبب اسے صراط مستقیم سے بھٹکا دیں گے جیسا کہ فتنہ خلق قرآن، معتزلی نظریات اور انہی کی طرح کی دیگر تحریکیں۔ واللہ اعلم) اور جب میری امت میں تلوار چلا دی جائے گی تو پھر یوم قیامت تک ان سے اٹھائی نہیں جائے گی (یعنی قتل و غارت گری ہمیشہ ہوتی رہے گی) اور قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ میری امت کے کچھ قبائل مشرکین سے جاملیں گے اور یہاں تک کہ میری امت کے کچھ قبائل بتوں کی پوجا کرنے لگیں گے اور عنقریب میری امت میں تیس کذاب ظاہر ہوں گے، ان میں سے ہر کوئی یہ گمان کرے گا کہ وہ نبی ہے حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں اور میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا اور میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق پر رہے گا۔ ابن عیسی نے کہا: وہی گروہ (دلائل کے ساتھ) غالب رہے گا اور جس نے بھی ان سے اختلاف کیا وہ انہیں کوئی نقصان اور ضرر نہیں پہنچا سکے گا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا حکم آجائے (اور ہر ایک کی موت واقع ہو جائے) واللہ اعلم۔

3711۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ الطَّائِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ ابْنُ عَوْفٍ وَقَرَأْتُ فِي أَصْلِ إِسْمَعِيلَ قَالَ حَدَّثَنِي ضَمْضَمٌ عَنْ شُرَيْحٍ عَنْ أَبِي مَالِكٍ يَعْنِي الْأَشْعَرِيَّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّ اللهَ أَجَارَكُمْ مِنْ ثَلَاثِ خِلَالٍ أَنْ لَا يَدْعُوَ عَلَيْكُمْ نَبِيُّكُمْ فَتَهْلَكُوا جَمِيعًا وَأَنْ لَا يَظْهَرَ أَهْلُ الْبَاطِلِ عَلَى أَهْلِ الْحَقِّ وَأَنْ لَا تَجْتَمِعُوا عَلَى ضَلَالَةٍ

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہیں تین خصلتوں سے امان عطا فرمائی ہے: یہ کہ تمہارا نبی تمہارے خلاف دعا کرے اور پھر تم تمام کے تمام ہلاک ہو جاؤ، (ایسا نہ ہوگا) یہ کہ اہل باطل اہل حق پر غالب آجائیں اور یہ کہ تم گمراہی اور ضلالت پر جمع نہ ہوگے۔ (یعنی اللہ تعالیٰ نے ان تینوں سے اس امت کو محفوظ رکھا ہے کہ نہ تو اہل باطل اہل حق پر غالب آسکتے ہیں اور نہ ہی یہ امت گمراہی پر اتفاق کرسکتی ہے)۔

3712۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ نَاجِيَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ تَدُورُ رَحَى الْإِسْلَامِ لِخَمْسٍ وَثَلَاثِينَ أَوْ سِتٍّ وَثَلَاثِينَ أَوْ سَبْعٍ وَثَلَاثِينَ فَإِنْ يَهْلَكُوا فَسَبِيلُ مَنْ هَلَكَ وَإِنْ يَقُمْ لَهُمْ دِينُهُمْ يَقُمْ لَهُمْ سَبْعِينَ عَامًا قَالَ قُلْتُ أَمِمَّا بَقِيَ أَوْ مِمَّا مَضَى قَالَ مِمَّا مَضَى قَالَ أَبُو دَاوُد مَنْ قَالَ خِرَاشٍ فَقَدْ أَخْطَأَ[1]

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: اسلام کی چکی پینتیس یا چھتیس یا سینتیس برس گھومتی رہے گی۔ پس اگر وہ ہلاک ہو گئے تو یہ راستہ انہی کا ہوگا جو پہلے لوگوں میں سے ہلاک ہو گئے اور اگر ان کا دین ان کے لیے قائم ہو گیا تو وہ ان کے لیے ستر برس تک قائم ہو جائے گا۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے عرض کی: کیا یہ اس زمانے میں سے ہے جو باقی ہے یا اس میں سے جو گزر چکا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس میں سے جو گزر چکا ہے۔

1۔ قال ابو داؤد الخ صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

ابوداؤد نے بیان کیا ہے: جس نے خراش کہا ہے اس نے خطاء کی ہے۔

3713۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَتَقَارَبُ الزَّمَانُ وَيَنْقُصُ الْعِلْمُ وَتَظْهَرُ الْفِتَنُ وَيُلْقَى الشُّحُّ وَيَكْثُرُ الْهَرْجُ قِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ أَيَّةُ هُوَ قَالَ الْقَتْلُ الْقَتْلُ

حضرت حمید بن عبدالرحمن نے بیان کیا ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: زمانہ قریب ہو جائے گا، (یعنی قیامت قریب آ جائے گی) علم کم ہو جائے گا (یعنی علماء اٹھ جائیں گے) اور فتنے ظاہر ہوں گے، بخل القاء کیا جائے گا اور ہرج بہت زیادہ ہو جائے گا۔ تو عرض کی گئی: یا رسول اللہ! ﷺ ہرج کون سی شے ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: قتل، قتل۔ (یعنی قتل عام ہو جائے گا۔ واللہ اعلم)۔

بَابٌ فِي النَّهْيِ عَنِ السَّعْيِ فِي الْفِتْنَةِ (فتنہ میں سعی کرنے سے نہی کا بیان)

3714۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ عُثْمَانَ الشَّحَّامِ قَالَ حَدَّثَنِي مُسْلِمُ بْنُ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّهَا سَتَكُونُ فِتْنَةٌ يَكُونُ الْمُضْطَجِعُ فِيهَا خَيْرًا مِنَ الْجَالِسِ وَالْجَالِسُ خَيْرًا مِنَ الْقَائِمِ وَالْقَائِمُ خَيْرًا مِنَ الْمَاشِي وَالْمَاشِي خَيْرًا مِنَ السَّاعِي قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ مَا تَأْمُرُنِي قَالَ مَنْ كَانَتْ لَهُ إِبِلٌ فَلْيَلْحَقْ بِإِبِلِهِ وَمَنْ كَانَتْ لَهُ غَنَمٌ فَلْيَلْحَقْ بِغَنَمِهِ وَمَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَلْحَقْ بِأَرْضِهِ قَالَ فَمَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ شَيْءٌ مِنْ ذَلِكَ قَالَ فَلْيَعْمِدْ إِلَى سَيْفِهِ فَلْيَضْرِبْ بِحَدِّهِ عَلَى حَرَّةٍ ثُمَّ لِيَنْجُ مَا اسْتَطَاعَ النَّجَاءَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدٍ الرَّمْلِيُّ حَدَّثَنَا مُفَضَّلٌ عَنْ عَيَّاشٍ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَشْجَعِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي هَذَا الْحَدِيثِ قَالَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَرَأَيْتَ إِنْ دَخَلَ عَلَيَّ بَيْتِي وَبَسَطَ يَدَهُ لِيَقْتُلَنِي قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ كُنْ كَابْنَيْ آدَمَ وَتَلَا يَزِيدُ لَئِنْ بَسَطْتَ إِلَيَّ يَدَكَ الْآيَةَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شِهَابُ بْنُ خِرَاشٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ غَزْوَانَ عَنْ إِسْحَقَ بْنِ رَاشِدٍ الْجَزَرِيِّ عَنْ سَالِمٍ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ وَابِصَةَ الْأَسَدِيُّ عَنْ أَبِيهِ وَابِصَةَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ فَذَكَرَ بَعْضَ حَدِيثِ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ قَتْلَاهَا كُلُّهُمْ فِي النَّارِ قَالَ فِيهِ قُلْتُ مَتَى ذَاكَ يَا ابْنَ مَسْعُودٍ قَالَ تِلْكَ أَيَّامُ الْهَرْجِ حَيْثُ لَا يَأْمَنُ الرَّجُلُ جَلِيسَهُ قُلْتُ فَمَا تَأْمُرُنِي إِنْ أَدْرَكَنِي ذَلِكَ الزَّمَانُ قَالَ تَكُفُّ لِسَانَكَ وَيَدَكَ وَتَكُونُ حِلْسًا مِنْ أَحْلَاسِ بَيْتِكَ فَلَمَّا قُتِلَ عُثْمَانُ طَارَ قَلْبِي مَطَارَهُ فَرَكِبْتُ حَتَّى أَتَيْتُ دِمَشْقَ فَلَقِيتُ خُرَيْمَ بْنَ فَاتِكٍ فَحَدَّثْتُهُ فَحَلَفَ بِاللهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ لَسَمِعَهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ كَمَا حَدَّثَنِيهِ ابْنُ مَسْعُودٍ

مسلم بن ابی بکرہ نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: عنقریب فتنہ برپا ہوگا جس میں لیٹنے والا بیٹھنے والے سے بہتر ہوگا اور بیٹھنے والا کھڑا ہونے والے سے بہتر ہوگا اور کھڑا ہونے والا چلنے والے کی نسبت بہتر ہوگا اور چلنے والا دوڑنے والے کی نسبت بہتر ہوگا۔ انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ آپ مجھے کیا حکم ارشاد فرماتے ہیں؟ تو

آپ ﷺ نے فرمایا: جس کے پاس اونٹ ہو اسے چاہیے کہ وہ اپنے اونٹ سے جا ملے اور جس کے پاس بکریاں ہوں اسے چاہیے کہ وہ اپنے ریوڑ سے جا ملے اور جس کی کوئی زمین ہو تو اسے چاہیے کہ وہ اپنی زمین میں چلا جائے۔ پھر ابوبکرہ نے عرض کی: جس کے پاس ان میں سے کوئی شے بھی نہ ہو تو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اسے چاہیے کہ وہ اپنی تلوار اٹھائے اور اس کی دھار پتھر پر مار دے (یعنی اس کی دھار کو ختم کر دے تا کہ وہ کسی کو قتل کرنے کے قابل نہ رہے) پھر اسے چاہیے کہ وہ حتی المقدور اس (فتنہ) سے دور رہے۔ (یعنی فتنہ کی جگہ سے پوری عجلت اور تیزی کے ساتھ دور چلا جائے۔ اس فتنہ سے مراد مسلمانوں کا باہمی فتنہ ہے جو ان کے اپنے درمیان قتال و فساد کا سبب بنے اور کسی فریق کو حق کی حمایت حاصل نہ ہو)۔ یزید بن خالد رملی، مفضل نے عیاض عن بکر عن بسر بن سعید عن حسین بن عبدالرحمن اشجعی کی سند سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ سے اس حدیث میں یہ بھی سنا کہ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ آپ کا کیا خیال ہے اگر کوئی میرے گھر میں داخل ہو جائے اور مجھے قتل کرنے کے لیے اپنا ہاتھ پھیلا دے (تو مجھے کیا کرنا چاہیے؟) تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تو حضرت آدم علیہ السلام کے دو بیٹوں (میں سے ہابیل) کی طرح ہو جا۔ اور یزید (شیخ مصنف) نے یہ آیت تلاوت کی: لَئِنْ بَسَطْتَ اِلَیَّ یَدَکَ الآیہ۔ (یعنی جیسا ہابیل نے قابیل کو کہا تھا کہ اگر تو میرے مارنے کے لیے ہاتھ اٹھائے گا تو میں اپنا ہاتھ تیرے مارنے کے لیے نہ اٹھاؤں گا میں اللہ سے ڈرتا ہوں جو سارے جہان کا مالک ہے اسی طرح تو بھی اس فسادی سے کہہ اور قتل ہو جا لیکن مسلمانوں کو قتل نہ کر)۔

عمرو بن عثمان، شہاب بن خراش نے قاسم بن غزوان عن اسحاق بن راشد جزری نے سالم سے روایت کیا کہ عمرو بن وابصہ اسدی نے اپنے باپ وابصہ سے اور انہوں نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے اور پھر ابوبکرہ کی کچھ حدیث بیان کی اور (اس میں) کہا کہ اس فتنے کے تمام مقتول آتش جہنم میں جائیں گے۔ وابصہ کہتے ہیں: میں نے پوچھا: اے ابن مسعود! وہ فتنہ کب برپا ہوگا؟ آپ نے فرمایا: وہ ایام ہرج ہوں گے اس طرح کہ کوئی آدمی اپنے پاس بیٹھنے والے سے بھی امن میں نہ ہوگا۔ پھر میں نے کہا: اگر وہ زمانہ مجھے پالے تو آپ مجھے کیا حکم دیتے ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا: تو اپنی زبان اور اپنے ہاتھ کو روک لے اور اپنے گھر کے کملوں میں سے ایک کمل ہو جا (یعنی اپنے گھر میں ہی رہ اور باہر نکل کر اس فتنے میں بالکل شریک نہ ہو)۔ پس جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا تو فوراً میرے دل میں اس فتنے کا خیال آیا۔ چنانچہ میں سوار ہوا اور دمشق آپہنچا۔ میں خریم بن فاتک سے ملا اور ان سے اس کا ذکر کیا۔ تو انہوں نے اس اللہ تعالیٰ کی قسم کھائی جس کے سوا کوئی معبود نہیں کہ انہوں نے بھی رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح سنا ہے جیسا کہ حضرت ابن مسعود نے مجھے یہ حدیث بیان کی تھی۔

3715۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُحَادَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَرْوَانَ عَنْ هُزَيْلٍ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ فِتَنًا كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ يُصْبِحُ الرَّجُلُ فِيهَا مُؤْمِنًا وَيُمْسِي كَافِرًا وَيُمْسِي مُؤْمِنًا وَيُصْبِحُ كَافِرًا الْقَاعِدُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ وَالْمَاشِي فِيهَا خَيْرٌ مِنْ

السَّاعِي فَكَسِّرُوا قِسِيَّكُمْ وَقَطِّعُوا أَوْتَارَكُمْ وَاضْرِبُوا سُيُوفَكُمْ بِالْحِجَارَةِ فَإِنْ دُخِلَ يَعْنِي عَلَى أَحَدٍ مِنْكُمْ فَلْيَكُنْ كَخَيْرِ ابْنَيْ آدَمَ

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: بے شک قیامت سے پہلے کئی فتنے ہیں جو تاریک رات کے ٹکڑوں کی مثل ہیں۔ ان میں آدمی صبح کے وقت مومن ہوگا اور شام کے وقت کافر ہو جائے گا اور اگر شام کے وقت مومن ہوگا تو صبح کے وقت کافر ہو جائے گا۔ اس دوران بیٹھنے والا کھڑے ہونے والے سے بہتر ہوگا اور چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہوگا۔ پس تم اپنی کمانوں کو توڑ دو اور اپنی تانتوں کو کاٹ دو اور اپنی تلواریں پتھروں پر مار دو۔ اگر تم میں سے کسی کو اس میں ڈال دیا جائے تو اسے چاہیے کہ وہ حضرت آدم علیہ السلام کے دو بیٹوں میں سے بہتر کی مثل ہو جائے۔ (یعنی وہ قتل و غارت گری میں شریک نہ ہو)۔

3716۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ رَقَبَةَ بْنِ مَصْقَلَةَ عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يَعْنِي ابْنَ سَمُرَةَ قَالَ كُنْتُ آخِذًا بِيَدِ ابْنِ عُمَرَ فِي طَرِيقٍ مِنْ طُرُقِ الْمَدِينَةِ إِذْ أَتَى عَلَى رَأْسٍ مَنْصُوبٍ فَقَالَ شَقِيَ قَاتِلُ هَذَا فَلَمَّا مَضَى قَالَ وَمَا أُرَى هَذَا إِلَّا قَدْ شَقِيَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم يَقُولُ مَنْ مَشَى إِلَى رَجُلٍ مِنْ أُمَّتِي لِيَقْتُلَهُ فَلْيَقُلْ هَكَذَا فَالْقَاتِلُ فِي النَّارِ وَالْمَقْتُولُ فِي الْجَنَّةِ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ الثَّوْرِيُّ عَنْ عَوْنٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سُمَيْرٍ أَوْ سُمَيْرَةَ وَرَوَاهُ لَيْثُ بْنُ أَبِي سُلَيْمٍ عَنْ عَوْنٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سُمَيْرَةَ قَالَ أَبُو دَاوُد قَالَ لِي الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ يَعْنِي بِهَذَا الْحَدِيثِ عَنْ أَبِي عَوَانَةَ وَقَالَ هُوَ فِي كِتَابِي ابْنُ سَبْرَةَ وَقَالُوا سَمُرَةَ وَقَالُوا سُمَيْرَةَ هَذَا كَلَامُ أَبِي الْوَلِيدِ

حضرت عبدالرحمن بن سمرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ میں مدینہ طیبہ کے راستوں میں سے ایک راستہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا ہاتھ پکڑے ہوئے تھا کہ اچانک آپ ایک سر کے پاس سے گزرے جو لٹکا ہوا تھا۔ تو فرمایا: اس کا قاتل شقی (بدبخت) ہے اور جب آگے گزر گئے تو فرمایا: مجھے اس کے بارے میں بالیقین معلوم ہے کہ یہ بدبخت ہے (کیونکہ) میں نے رسول اللہ علیہ السلام کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو کوئی میری امت کے کسی آدمی کی طرف اس لیے چل کر گیا تا کہ وہ اسے قتل کر دے تو اس کے بارے میں اسی طرح کہنا چاہیے کیونکہ قاتل جہنم میں ہوگا اور مقتول جنت میں۔

ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ اسے ثوری نے عون عن عبدالرحمن بن سمیر یا سمیرہ کی سند سے روایت کیا ہے اور اسے لیث بن ابی سلیم نے عون عن عبدالرحمن بن سمیرہ کی سند سے بیان کیا ہے۔

ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ مجھے حسن بن علی نے کہا ہے کہ ابوالولید نے یہ حدیث ابوعوانہ سے بیان کی ہے اور کہا ہے کہ میری کتاب میں ابن سبرہ ہے۔ بعض نے سمرہ اور بعض نے سمیرہ کہا ہے۔ یہ ابوالولید کا کلام ہے۔

3717۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنِ الْمُشَعَّثِ بْنِ طَرِيفٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم يَا أَبَا ذَرٍّ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدَيْكَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ

قَالَ فِيهِ كَيْفَ أَنْتَ إِذَا أَصَابَ النَّاسَ مَوْتٌ يَكُونُ الْبَيْتُ فِيهِ بِالْوَصِيفِ يَعْنِي الْقَبْرَ قُلْتُ اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ أَوْ قَالَ مَا خَارَ اللهُ لِي وَرَسُولُهُ قَالَ عَلَيْكَ بِالصَّبْرِ أَوْ قَالَ تَصْبِرُ ثُمَّ قَالَ لِي يَا أَبَا ذَرٍّ قُلْتُ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ قَالَ كَيْفَ أَنْتَ إِذَا رَأَيْتَ أَحْجَارَ الزَّيْتِ قَدْ غَرِقَتْ بِالدَّمِ قُلْتُ مَا خَارَ اللهُ لِي وَرَسُولُهُ قَالَ عَلَيْكَ بِمَنْ أَنْتَ مِنْهُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَفَلَا آخُذُ سَيْفِي وَأَضَعُهُ عَلَى عَاتِقِي قَالَ شَارَكْتَ الْقَوْمَ إِذَنْ قُلْتُ فَمَا تَأْمُرُنِي قَالَ تَلْزَمُ بَيْتَكَ قُلْتُ فَإِنْ دُخِلَ عَلَيَّ بَيْتِي قَالَ فَإِنْ خَشِيتَ أَنْ يَبْهَرَكَ شُعَاعُ السَّيْفِ فَأَلْقِ ثَوْبَكَ عَلَى وَجْهِكَ يَبُوءُ بِإِثْمِكَ وَإِثْمِهِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ لَمْ يَذْكُرِ الْمُشَعَّثَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ غَيْرُ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے بلایا اے ابوذر! میں نے عرض کی: لبیک یا رسول اللہ! وسعدیک! پھر یہ حدیث ذکر کی اور اس میں فرمایا: اس وقت تیرا کیا حال ہوگا جب لوگوں کو موت آ پہنچے گی اور اس میں ایک گھر یعنی قبر ایک غلام کے عوض ہوگا (یعنی ایک قبر ایک غلام کے عوض ملے گی اور اس کی کھدائی کی اجرت ایک غلام ہوگا۔ واللہ اعلم) میں نے عرض کی: اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول معظم ﷺ ہی بہتر جانتے ہیں یا یہ کہا کہ جو کچھ میرے لیے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول معظم ﷺ پسند فرمائیں گے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تجھ پر صبر کرنا لازم ہے۔ پھر آپ نے مجھے فرمایا: اے ابوذر! میں نے عرض کی: لبیک وسعدیک۔ آپ نے فرمایا: اس وقت تیری کیفیت کیا ہوگی جب تو احجار زیت (مدینہ طیبہ میں جگہ کا نام ہے) کو دیکھے گا کہ وہ خون میں لت پت ہو چکی ہے؟ میں نے عرض کی: جو کچھ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول معظم ﷺ میرے لیے پسند فرمائیں گے۔ تو آپ نے فرمایا: تجھ پر لازم ہے کہ تو انہیں کے ساتھ رہے جن کے ساتھ تو رہ رہا ہے۔ (یعنی اپنے گھر میں ہی رہے) میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ کیا میں تلوار نہ اٹھالوں اور اسے اپنے کندھوں پر رکھ لوں؟ تو آپ نے فرمایا: تب تو تو قوم کے ساتھ شریک ہو گیا۔ پھر میں نے عرض کی: آپ مجھے کیا حکم ارشاد فرماتے ہیں؟ تو آپ نے فرمایا: اپنے گھر کو ہی لازم پکڑے رہ۔ تو میں نے عرض کی: اگر کوئی میرے گھر میں میرے پاس گھس آئے؟ تو آپ نے فرمایا: اگر تو ڈر جائے کہ تلوار کی چمک تجھ پر غالب آجائے گی تو اپنے چہرے پر کپڑا ڈال لے تا کہ (وہی آنے والا) تیرے قتل کے گناہ اور اپنے گناہ کے ساتھ واپس لوٹے۔ ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ اس حدیث میں حماد بن زید کے سوا کسی نے مشعث کا ذکر نہیں کیا۔

3718۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ الْأَحْوَلُ عَنْ أَبِي كَبْشَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا مُوسَى يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّ بَيْنَ أَيْدِيكُمْ فِتَنًا كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ يُصْبِحُ الرَّجُلُ فِيهَا مُؤْمِنًا وَيُمْسِي كَافِرًا وَيُمْسِي مُؤْمِنًا وَيُصْبِحُ كَافِرًا الْقَاعِدُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ وَالْقَائِمُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْمَاشِي وَالْمَاشِي فِيهَا خَيْرٌ مِنَ السَّاعِي قَالُوا فَمَا تَأْمُرُنَا قَالَ كُونُوا أَحْلَاسَ بُيُوتِكُمْ

ابوکبشہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت ابوموسیٰ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک تمہارے سامنے تاریک رات کے ٹکڑوں کی طرح کئی فتنے ہیں۔ ان میں آدمی صبح کے وقت مومن ہوگا اور شام کے وقت کافر ہو جائے گا اور شام کے وقت مومن ہوگا اور صبح کے وقت کافر ہوگا۔ ان میں بیٹھنے والا کھڑے ہونے والے سے بہتر ہوگا اور ان

میں کھڑا ہونے والا چلنے والے سے بہتر ہوگا اور ان میں چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہوگا۔ صحابہ کرام نے عرض کی: آپ ہمارے لیے کیا حکم ارشاد فرماتے ہیں؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: تم اپنے گھروں کے کملوں کی طرح ہو جاؤ (یعنی تم گھروں کے اندر ہی رہو باہر نکل کر فتنوں میں شریک نہ ہو)۔

3719۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ الْمِصِّيصِيُّ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ جُبَيْرٍ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْأَسْوَدِ قَالَ ايْمُ اللهِ لَقَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم يَقُولُ إِنَّ السَّعِيدَ لَمَنْ جُنِّبَ الْفِتَنَ إِنَّ السَّعِيدَ لَمَنْ جُنِّبَ الْفِتَنَ إِنَّ السَّعِيدَ لَمَنْ جُنِّبَ الْفِتَنَ وَلَمَنِ ابْتُلِيَ فَصَبَرَ فَوَاهًا

حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: قسم بخدا! میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ وہ سعید اور خوش بخت ہے جسے فتنوں سے دور رکھا گیا۔ بے شک وہ سعادت مند ہے جسے فتنوں سے محفوظ رکھا گیا۔ بے شک وہ خوش بخت ہے جسے فتنوں سے بچالیا گیا اور جسے فتنے میں مبتلا کیا گیا اور اس نے صبر کیا تو وہ بھی بہت خوب ہے (کیونکہ فتنہ میں پڑ کر صبر کرنا انتہائی مشکل عمل ہے)۔

بَابٌ فِي كَفِّ اللِّسَانِ (زبان کو روکنے کا بیان)

3720۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ قَالَ خَالِدُ بْنُ أَبِي عِمْرَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْبَيْلَمَانِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرْمُزَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ سَتَكُونُ فِتْنَةٌ صَمَّاءُ بَكْمَاءُ عَمْيَاءُ مَنْ أَشْرَفَ لَهَا اسْتَشْرَفَتْ لَهُ وَإِشْرَافُ اللِّسَانِ فِيهَا كَوُقُوعِ السَّيْفِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عنقریب ایک بہرا، گونگا اور اندھا فتنہ ظاہر ہوگا۔ جو کوئی اس پر جھانک کر اس کے قریب ہوگا تو وہ فتنہ اسے اپنی طرف کھینچ لے گا اور اس دوران زبان درازی کرنا تلوار چلانے کی طرح ہوگا۔

فائدہ: مراد ایسا فتنہ ہے جس سے نجات پانے کے لیے اس میں مبتلا ہونے والے لوگ نہ کوئی معاون پائیں گے اور نہ ہی انہیں کوئی خلاصی پانے اور نکلنے کی راہ ملے گی۔ وہ حق و باطل کے درمیان تمیز نہ کر سکیں گے اور نہ ہی کوئی نصیحت اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے بارے میں گفتگو سنیں گے بلکہ جو کوئی ایسی گفتگو کرے گا تو اسے اذیت دی جائے گی۔ رب کریم ہر قسم کے فتنہ اور شر سے محفوظ و مامون رکھے۔ آمین۔

3721۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ رَجُلٍ يُقَالُ لَهُ زِيَادٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم إِنَّهَا سَتَكُونُ فِتْنَةٌ تَسْتَنْظِفُ الْعَرَبَ قَتْلَاهَا فِي النَّارِ اللِّسَانُ فِيهَا أَشَدُّ

مِنْ وَقْعِ السَّيْفِ[1]، قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ الثَّوْرِيُّ عَنْ لَيْثٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ الْأَعْجَمِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى بْنِ الطَّبَّاعِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الْقُدُّوسِ قَالَ زِيَادُ سِيمِينُ كُوشَ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ عنقریب ایک فتنہ (ہلاکت کے ساتھ) سارے عرب کو گھیر لے گا اور اس میں قتل ہونے والے جہنم میں ہوں گے (اس لیے کہ وہ سب دنیا اور شیطان کی اتباع میں قتل کیے جائیں گے)۔ اس دوران زبان کا استعمال تلوار چلانے سے زیادہ سخت اور خطرناک ہوگا۔ ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ اسے ثوری نے لیث عن طاؤس عن الاعجم کی سند سے روایت کیا ہے۔ محمد بن عیسیٰ بن طباع، عبداللہ بن عبدالقدوس نے بیان کیا ہے کہ زیاد سے مراد زیاد سیمین گوش ہے۔

بَاب مَا يُرَخَّصُ فِيهِ مِنَ الْبَدَاوَةِ فِي الْفِتْنَةِ

(فتنہ کے دوران جنگل کی طرف نکلنے کی رخصت کا بیان)

3722۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُوشِكُ أَنْ يَكُونَ خَيْرُ مَالِ الْمُسْلِمِ غَنَمٌ يَتْبَعُ بِهَا شَعَفَ الْجِبَالِ وَمَوَاقِعَ الْقَطْرِ يَفِرُّ بِدِينِهِ مِنَ الْفِتَنِ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قریب ہے کہ مسلمان کا بہترین مال بکریوں کا ریوڑ ہو اور وہ انہیں لے کر پہاڑوں کی چوٹیوں اور بارش برسنے کی جگہوں پر جائے گا اور وہ اپنے دین کی حفاظت کیلئے فتنوں سے بھاگے گا (یعنی حالات اتنے ابتر ہوں گے کہ گاؤں اور شہر میں رہ کر دین کی حفاظت ممکن نہ رہے گی۔ چنانچہ دین کو بچانے کی خاطر جنگل میں خلوت اختیار کرنا زیادہ پسندیدہ ہوگا اور اس نسبت سے بکریاں آدمی کا پسندیدہ مال قرار پائے گا۔ واللہ اعلم)

بَاب فِي النَّهْيِ عَنِ الْقِتَالِ فِي الْفِتْنَةِ (فتنہ میں قتال سے نہی کا بیان)

3723۔ حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ وَيُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ الْأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ خَرَجْتُ وَأَنَا أُرِيدُ يَعْنِي فِي الْقِتَالِ فَلَقِيَنِي أَبُو بَكْرَةَ فَقَالَ ارْجِعْ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ إِذَا تَوَاجَهَ الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُولُ فِي النَّارِ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ هَذَا الْقَاتِلُ فَمَا بَالُ الْمَقْتُولِ قَالَ إِنَّهُ أَرَادَ قَتْلَ صَاحِبِهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُتَوَكِّلِ الْعَسْقَلَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ مُخْتَصَرًا

احنف بن قیس نے بیان کیا ہے کہ میں جنگ میں شریک ہونے کے ارادہ سے نکلا۔ (ایک دوسری روایت کے مطابق

1۔ ایک نسخہ میں مِنْ وُقُوعِ السَّيْفِ ہے۔

مراد جنگ جمل ہے) اور میری ملاقات ابوبکرہ سے ہوگئی تو انہوں نے کہا تو واپس لوٹ جا، کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب دو مسلمان اپنی تلواریں لے کر ایک دوسرے کے مقابلے میں آ جائیں تو قاتل اور مقتول دونوں جہنم میں جائیں گے۔ تو انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ یہ تو قاتل ہے (اس لیے جہنم میں جائے گا) تو مقتول کو کیا ہوا ہے (کہ وہ بھی جہنم میں جائے گا؟) آپ ﷺ نے فرمایا: اس لیے کہ وہ بھی اپنے ساتھی کو قتل کرنے کے ارادہ سے سامنے آیا ہے۔ محمد بن متوکل عسقلانی، عبدالرزاق، معمر نے ایوب عن الحسن کی سند سے اسی طرح مختصر روایت بیان کی ہے۔

بَابٌ فِي تَعْظِيمِ قَتْلِ الْمُؤْمِنِ (اس کا بیان کہ مومن کا قتل شدید گناہ ہے)

3724۔ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ الْفَضْلِ الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ دِهْقَانَ قَالَ كُنَّا فِي غَزْوَةِ الْقُسْطَنْطِينِيَّةِ بِذُلُقْيَةَ فَأَقْبَلَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ فِلَسْطِينَ مِنْ أَشْرَافِهِمْ وَخِيَارِهِمْ يَعْرِفُونَ ذَلِكَ لَهُ يُقَالُ لَهُ هَانِئُ بْنُ كُلْثُومِ بْنِ شَرِيكٍ الْكِنَانِيُّ فَسَلَّمَ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي زَكَرِيَّا وَكَانَ يَعْرِفُ لَهُ حَقَّهُ قَالَ لَنَا خَالِدٌ فَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي زَكَرِيَّا قَالَ سَمِعْتُ أُمَّ الدَّرْدَاءِ تَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ كُلُّ ذَنْبٍ عَسَى اللَّهُ أَنْ يَغْفِرَهُ إِلَّا مَنْ مَاتَ مُشْرِكًا أَوْ مُؤْمِنٌ قَتَلَ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَقَالَ هَانِئُ بْنُ كُلْثُومٍ سَمِعْتُ مَحْمُودَ بْنَ الرَّبِيعِ يُحَدِّثُ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّهُ سَمِعَهُ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ مَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا فَاعْتَبَطَ بِقَتْلِهِ لَمْ يَقْبَلِ اللَّهُ مِنْهُ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا قَالَ لَنَا خَالِدٌ ثُمَّ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي زَكَرِيَّا عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا يَزَالُ الْمُؤْمِنُ مُعْنِقًا صَالِحًا مَا لَمْ يُصِبْ دَمًا حَرَامًا فَإِذَا أَصَابَ دَمًا حَرَامًا بَلَّحَ وَحَدَّثَ هَانِئُ بْنُ كُلْثُومٍ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِثْلَهُ سَوَاءً حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُبَارَكٍ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ أَوْ غَيْرُهُ قَالَ قَالَ خَالِدُ بْنُ دِهْقَانَ سَأَلْتُ يَحْيَى بْنَ يَحْيَى الْغَسَّانِيَّ عَنْ قَوْلِهِ اعْتَبَطَ بِقَتْلِهِ قَالَ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَ فِي الْفِتْنَةِ فَيَقْتُلُ أَحَدُهُمْ فَيَرَى أَنَّهُ عَلَى هُدًى لَا يَسْتَغْفِرُ اللَّهَ يَعْنِي مِنْ ذَلِكَ قَالَ أَبُو دَاوُد فَاعْتَبَطَ يَصُبُّ دَمَهُ صَبًّا[1]

خالد بن دہقان نے بیان کیا ہے کہ ہم قسطنطنیہ کی جنگ میں مقام ذلقیہ پر تھے کہ فلسطین کے باسیوں میں سے ایک آدمی آیا اور وہ ان کے سرداروں اور معززین میں سے تھا۔ وہ اس کے شرف وعظمت کو پہچانتے تھے، اس کا نام ہانی بن کلثوم بن شریک کنانی تھا اور اس نے عبداللہ بن ابی زکریا کو سلام عرض کیا اور وہ اس کے مقام کو جانتے تھے۔ خالد نے ہمیں بتایا کہ عبداللہ بن ابی زکریا نے حدیث بیان کرتے ہوئے کہا کہ میں نے ام درداء رضی اللہ عنہا کو کہتے ہوئے سنا ہے کہ میں نے حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرماتے ہیں: قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر گناہ کی مغفرت فرما دے مگر وہ جو اس حال میں مرا کہ وہ مشرک ہو یا ایسا مومن جس نے کسی دوسرے مومن کو قصداً قتل کر دیا (ان کی مغفرت نہ ہوگی)۔ تو ہانی بن کلثوم نے کہا: میں نے محمود بن ربیع کو حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ

1۔ قال ابوداؤد فاعتبط الخ صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

عنہ سے حدیث بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ انہوں نے وہ حدیث رسول اللہ ﷺ سے سنی کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کسی نے کسی مومن کو (قصداً) قتل کیا اور اسے قتل کرنے پر اظہار مسرت کیا تو اللہ تعالیٰ اس سے نفلی اور فرضی (کوئی) عبادت قبول نہیں فرمائے گا۔ خالد نے ہمیں بتایا کہ پھر مجھے ابن ابی زکریا نے ام درداء رضی اللہ عنہا کے واسطہ سے حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مومن مسلسل اپنے عمل پر مطمئن اور صالح رہتا ہے جب تک وہ خون حرام میں ملوث نہ ہو (یعنی کسی کا ناحق خون نہ بہائے) اور جب وہ خون حرام سے ملوث ہو جائے تو پھر وہ ست پڑ جاتا ہے (اور حرکت کے قابل نہیں رہتا)۔ ہانی بن کلثوم نے محمود بن ربیع عن عبادہ بن صامت عن رسول اللہ ﷺ کی سند سے اسی طرح روایت بیان کی ہے۔ عبدالرحمن بن عمرو نے محمد بن مبارک سے اور صدقہ بن خالد یا کسی اور نے بیان کیا کہ خالد بن دہقان نے کہا کہ میں نے یحییٰ بن یحییٰ غسانی سے اعتبط بقتلہ کے معنی کے بارے میں پوچھا: تو انہوں نے کہا: وہ لوگ جو فتنہ کے دوران باہم قتال کرتے ہیں اور ان میں سے کوئی کسی کو قتل کر کے یہ گمان کرتا ہے کہ وہ ہدایت اور سیدھی راہ پر ہے اور وہ اس (جرم) پر اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب نہیں کرتا۔ ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ وہ مطمئن ہوتا ہے اور اپنے ساتھی کا خون خوب بہاتا ہے (تو ایسے آدمی کی بخشش نہ ہوگی کیونکہ اس نے اپنے عمل پر اظہار ندامت بھی نہیں کیا)۔

3725۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِسْحَقَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ مُجَالِدِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّ خَارِجَةَ بْنَ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ فِي هَذَا الْمَكَانِ يَقُولُ أُنْزِلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيهَا بَعْدَ الَّتِي فِي الْفُرْقَانِ وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ بِسِتَّةِ أَشْهُرٍ

مجالد بن عوف سے روایت ہے کہ خارجہ بن زید نے بیان کیا ہے کہ میں نے اس جگہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ یہ آیت: وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيهَا اس آیت کے چھ مہینے بعد نازل ہوئی جو سورۂ فرقان میں ہے: وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ

فائدہ: دونوں آیات سے روز روشن کی طرح عیاں ہو رہا ہے کہ کسی کو ناحق قتل کرنا فعل حرام ہے اور اکبر الکبائر گناہوں میں سے ہے اور اس کی سزا ہمیشہ کے لیے جہنم کا ایندھن بننا ہے۔

3726۔ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ أَوْ حَدَّثَنِي الْحَكَمُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ لَمَّا نَزَلَتْ الَّتِي فِي الْفُرْقَانِ وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ قَالَ مُشْرِكُو أَهْلِ مَكَّةَ قَدْ قَتَلْنَا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ وَدَعَوْنَا مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ وَأَتَيْنَا الْفَوَاحِشَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ إِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَأُولَئِكَ يُبَدِّلُ اللَّهُ سَيِّئَاتِهِمْ حَسَنَاتٍ فَهَذِهِ لِأُولَئِكَ قَالَ وَأَمَّا الَّتِي فِي النِّسَاءِ وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ الْآيَةَ قَالَ الرَّجُلُ إِذَا عَرَفَ شَرَائِعَ الْإِسْلَامِ ثُمَّ قَتَلَ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ لَا تَوْبَةَ لَهُ فَذَكَرْتُ هَذَا لِمُجَاهِدٍ فَقَالَ إِلَّا مَنْ نَدِمَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ

بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي يَعْلَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي هَذِهِ الْقِصَّةِ فِي وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ أَهْلِ الشِّرْكِ قَالَ وَنَزَلَ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَى أَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا۔ تو انہوں نے فرمایا: جب وہ آیت نازل ہوئی جو سورہ فرقان میں ہے: وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ تو اہل مکہ میں سے مشرکین نے کہا: ہم نے تو ایسے نفس کو قتل کیا ہے جسے اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے اور ہم نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ دوسرے الہوں کو بھی پکارا ہے (یعنی شرک کا ارتکاب کیا ہے) اور ہم نے برائیوں کا ارتکاب بھی کیا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد نازل فرمایا: إِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَأُولَئِكَ يُبَدِّلُ اللَّهُ سَيِّئَاتِهِمْ حَسَنَاتٍ (مگر وہ جنہوں نے توبہ کی اور ایمان لائے اور عمل صالح کیا تو اللہ تعالیٰ ان کی برائیوں کو نیکیوں میں تبدیل کر دے گا) تو یہ آیت ان کے لیے ہے اور وہ آیت جو سورہ نساء میں ہے (یعنی) وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ الآیہ۔ فرمایا (یہ ایسے آدمی کے بارے میں ہے) کہ احکام اسلام جان لے اور پھر کسی مومن کو جان بوجھ کر قتل کرے تو اس کی سزا جہنم ہے اور اس کے لیے کوئی توبہ نہیں۔ میں نے اس کا ذکر مجاہد سے کیا تو انہوں نے بیان کیا: مگر یہ کہ وہ نادم ہو جائے (یعنی اگر نادم ہو کر خلوص نیت سے توبہ کرلے تو پھر توبہ قبول ہو جائے گی)۔

احمد بن ابراہیم، حجاج نے ابن جریج سے بیان کیا کہ یعلیٰ نے سعید بن جبیر سے اور انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس واقعہ میں یہ بیان کیا ہے کہ وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ سے مراد اہل شرک ہیں۔ (کہ انہوں نے شرک بھی کیا اور خون ناحق بھی بہایا، ان کے گناہ ایمان لانے اور توبہ کرنے کے سبب معاف کر دیئے جائیں گے)۔ لہٰذا انہی کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی: يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَى أَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ (مگر وہ جو ایمان لانے کے بعد کسی کو جان بوجھ کر ناحق قتل کرے گا اس کی جزا جہنم ہے)

3727۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا قَالَ مَا نَسَخَهَا شَيْءٌ

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ آیت: وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا کسی شے سے بھی منسوخ نہیں ہے۔

3728۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا أَبُو شِهَابٍ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ فِي قَوْلِهِ وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ قَالَ هِيَ جَزَاؤُهُ فَإِنْ شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَتَجَاوَزَ عَنْهُ فَعَلَ

سلیمان تیمی نے ابو مجلز سے روایت کیا ہے کہ قول باری تعالیٰ: وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ کے مطابق جہنم ہی اس کی جزا ہے اور اگر اللہ تعالیٰ اس سے درگزر فرمانا چاہے تو وہ غفور اور رحیم ہے ایسا کر سکتا ہے۔

بَابُ مَا يُرْجَى فِي الْقَتْلِ (قتل کی امید اور آرزو رکھنے کا بیان)

3729۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ سَلَّامُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَذَكَرَ فِتْنَةً فَعَظَّمَ أَمْرَهَا فَقُلْنَا أَوْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ لَئِنْ أَدْرَكَتْنَا هَذِهِ لَتُهْلِكَنَّا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ كَلَّا إِنَّ بِحَسْبِكُمُ الْقَتْلَ قَالَ سَعِيدٌ فَرَأَيْتُ إِخْوَانِي قُتِلُوا

حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ ہم حضور نبی مکرم ﷺ کے پاس حاضر تھے کہ آپ نے ایک فتنہ کا ذکر کیا اور اس کی شدت اور سختی کو بیان فرمایا۔ تو ہم نے یا صحابہ کرام نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ اگر اس فتنہ نے ہمیں پالیا تو یقیناً وہ ہمیں ہلاک کر دے گا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہرگز نہیں۔ بلاشبہ تمہارے لیے قتل ہو جانا ہی کافی ہے۔ سعید نے بیان کیا ہے کہ پھر میں نے اپنے بھائیوں کو دیکھا کہ انہیں قتل کر دیا گیا (اور ہمیں ان پر غم اور صدمہ لاحق ہوا اور ہم نے اس پر صبر اختیار کیا لیکن قتال میں شریک نہیں ہوئے)۔

3730۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا الْمَسْعُودِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أُمَّتِي هَذِهِ أُمَّةٌ مَرْحُومَةٌ لَيْسَ عَلَيْهَا عَذَابٌ فِي الْآخِرَةِ عَذَابُهَا فِي الدُّنْيَا الْفِتَنُ وَالزَّلَازِلُ وَالْقَتْلُ

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری یہ امت امت مرحومہ ہے (یعنی اس کے حق میں اللہ تعالیٰ کی رحمت اس کے غضب پر غالب ہے۔ تبھی تو احکام میں اس کے لیے آسانی پیدا کی گئی ہے اور اس کے اجروں میں اضافہ کیا گیا ہے)۔ لہٰذا اس پر آخرت میں (دائمی) عذاب نہیں ہوگا۔ (بلکہ) اس کا عذاب دنیا میں (طرح طرح کے) فتنے، زلزلے اور قتل (وغارت گری) ہے۔ (یعنی اس کی بداعمالیوں اور گناہوں کے سبب دنیا میں ہی اسے ان مشقتوں اور تکلیفوں میں مبتلا کیا جاتا رہے گا)۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ الْمَهْدِيِّ (حضرت امام مہدی علیہ السلام کے ذکر کا بیان)

3731۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ إِسْمَعِيلَ يَعْنِي ابْنَ أَبِي خَالِدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم يَقُولُ لَا يَزَالُ هٰذَا الدِّينُ قَائِمًا حَتّٰى يَكُونَ عَلَيْكُمْ اثْنَا عَشَرَ خَلِيفَةً كُلُّهُمْ تَجْتَمِعُ عَلَيْهِ الْأُمَّةُ فَسَمِعْتُ كَلَامًا مِنَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم لَمْ أَفْهَمْهُ قُلْتُ لِأَبِي مَا يَقُولُ قَالَ كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ یہ دین مسلسل قائم رہے گا یہاں تک کہ تم پر بارہ خلفاء ہوں گے اور ان تمام پر امت کا اجماع ہوگا۔ پھر میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ کلام سنا مگر میں اسے سمجھ نہ سکا۔ تو میں نے اپنے باپ سے پوچھا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیا فرما رہے تھے، (تو انہوں نے بتایا) کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ سب کے سب قریش میں سے ہوں گے۔

3732۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا دَاوُدُ عَنْ عَامِرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم يَقُولُ لَا يَزَالُ هٰذَا الدِّينُ عَزِيزًا إِلَى اثْنَيْ عَشَرَ خَلِيفَةً قَالَ فَكَبَّرَ النَّاسُ وَضَجُّوا ثُمَّ قَالَ كَلِمَةً خَفِيفَةً قُلْتُ لِأَبِي يَا أَبَتِ مَا قَالَ قَالَ كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ حَدَّثَنَا ابْنُ نُفَيْلٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ خَيْثَمَةَ حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ بِهٰذَا الْحَدِيثِ زَادَ فَلَمَّا رَجَعَ إِلَى مَنْزِلِهِ أَتَتْهُ قُرَيْشٌ فَقَالُوا ثُمَّ يَكُونُ مَاذَا قَالَ ثُمَّ يَكُونُ الْهَرْجُ

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ یہ دین بارہ خلفاء کی آمد تک مسلسل غالب رہے گا تو لوگوں نے بلند آواز سے نعرہ تکبیر لگایا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ آہستہ آواز میں گفتگو فرمائی۔ تو میں نے اپنے باپ سے کہا: ابا جان! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فرمایا ہے؟ تو (انہوں نے بتایا) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ سب قریش میں سے ہوں گے۔

ابن نفیل، زہیر، زیاد بن خیثمہ اور اسود بن سعید ہمدانی نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے یہی حدیث بیان کی ہے اور اس میں یہ زائد ہے: پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے کاشانہ اقدس کی طرف لوٹ کر آئے تو قریش آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کرنے لگے: پھر کیا ہوگا؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر ہرج ہوگا (یعنی قتل و غارت اور فتنہ و فساد برپا ہوں گے)۔

3733۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عُبَيْدٍ حَدَّثَهُمْ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ يَعْنِي ابْنَ عَيَّاشٍ ح وَحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ ح وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا زَائِدَةُ ح وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى عَنْ فِطْرٍ الْمَعْنَى وَاحِدٌ كُلُّهُمْ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زِرٍّ عَنْ عَبْدِ اللهِ عَنْ

النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَوْلَمْ يَبْقَ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا يَوْمٌ قَالَ زَائِدَةُ فِي حَدِيثِهِ لَطَوَّلَ اللهُ ذَلِكَ الْيَوْمَ ثُمَّ اتَّفَقُوا حَتَّى يَبْعَثَ فِيهِ رَجُلًا مِنِّي أَوْ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي يُوَاطِئُ اسْمُهُ اسْمِي وَاسْمُ أَبِيهِ اسْمَ أَبِي زَادَ فِي حَدِيثِ فِطْرٍ يَمْلَأُ الْأَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَجَوْرًا وَقَالَ فِي حَدِيثِ سُفْيَانَ لَا تَذْهَبُ أَوْ لَا تَنْقَضِي الدُّنْيَا حَتَّى يَمْلِكَ الْعَرَبَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي يُوَاطِئُ اسْمُهُ اسْمِي قَالَ أَبُو دَاوُد لَفْظُ عُمَرَ وَأَبِي بَكْرٍ بِمَعْنَى سُفْيَانَ

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: اگر دنیا میں سے صرف ایک دن بھی باقی رہ گیا تو اللہ تعالیٰ اس دن کو طویل فرما دے گا۔ یہاں تک کہ اس میں ایک ایسے آدمی کو بھیجے گا جو مجھ سے ہوگا یا میرے اہل بیت سے ہوگا۔ اس کا نام میرے نام کے اور اس کے باپ کا نام میرے باپ کے نام کے موافق ہوگا۔ آگے فطر کی حدیث میں یہ زائد ہے اور وہ زمین کو عدل وانصاف سے اس طرح بھر دے گا جیسا کہ پہلے اسے ظلم وجور سے بھرا گیا ہوگا۔

اور حدیث سفیان میں ہے کہ یہ دنیا ختم نہیں ہوگی یہاں تک کہ میرے اہل بیت میں سے ایک آدمی ملک عرب کا مالک بنے گا، اس کا نام میرے نام کے مطابق ہوگا۔

ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ عمر اور ابوبکر کی روایت کے الفاظ سفیان کی روایت کے ہم معنی ہیں۔

3734۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ حَدَّثَنَا فِطْرٌ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ أَبِي بَزَّةَ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ عَلِيٍّ رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَوْلَمْ يَبْقَ مِنَ الدَّهْرِ إِلَّا يَوْمٌ لَبَعَثَ اللهُ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ بَيْتِي يَمْلَؤُهَا عَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ جَوْرًا

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا کہ اگر زمانے میں سے صرف ایک دن بھی باقی رہ گیا، تو بھی اللہ تعالیٰ میری اہل بیت میں سے ایک آدمی کو بھیجے گا جو اسے عدل وانصاف سے اسی طرح بھر دے گا جس طرح اسے (پہلے) ظلم وستم سے بھرا گیا۔

3735۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ الرَّقِّيُّ حَدَّثَنَا أَبُو الْمَلِيحِ الْحَسَنُ بْنُ عُمَرَ عَنْ زِيَادِ بْنِ بَيَانٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ نُفَيْلٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ الْمَهْدِيُّ مِنْ عِتْرَتِي مِنْ وُلْدِ فَاطِمَةَ قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ وَسَمِعْتُ أَبَا الْمَلِيحِ يُثْنِي عَلَى عَلِيِّ بْنِ نُفَيْلٍ وَيَذْكُرُ مِنْهُ صَلَاحًا

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ مہدی میری نسل میں سے حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے ہوگا۔ عبداللہ بن جعفر نے بیان کیا ہے کہ میں نے ابوالملیح کو سنا ہے کہ وہ علی بن نفیل کی تعریف کرتے تھے اور اچھے الفاظ میں ان کا ذکر کرتے تھے۔

فائدہ: بعض نے کہا ہے کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے ہوں گے اور بعض نے کہا کہ وہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے ہوں گے اور یہ کہنا زیادہ بہتر ہے کہ وہ دونوں کی اولاد سے

ہوں گے یعنی والد کی جانب سے حسنی اور والدہ کی جانب سے حسینی۔ واللہ اعلم

3736۔ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ تَمَّامِ بْنِ بَزِيعٍ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ الْقَطَّانُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم الْمَهْدِيُّ مِنِّي أَجْلَى الْجَبْهَةِ أَقْنَى الأَنْفِ يَمْلأُ الأَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلاً كَمَا مُلِئَتْ جَوْرًا وَظُلْمًا يَمْلِكُ سَبْعَ سِنِينَ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حضرت مہدی رضی اللہ عنہ میری اہل بیت سے ہوں گے۔ ان کی پیشانی وسیع اور روشن ہوگی اور ناک اونچی ہوگی۔ وہ زمین کو عدل وانصاف سے اسی طرح بھر دیں گے جیسا کہ اسے پہلے ظلم وستم سے بھرا گیا ہوگا اور وہ سات برس تک حکومت کریں گے۔

3737۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ صَالِحٍ أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ صَاحِبٍ لَهُ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ يَكُونُ اخْتِلاَفٌ عِنْدَ مَوْتِ خَلِيفَةٍ فَيَخْرُجُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ هَارِبًا إِلَى مَكَّةَ فَيَأْتِيهِ نَاسٌ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ فَيُخْرِجُونَهُ وَهُوَ كَارِهٌ فَيُبَايِعُونَهُ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ وَيُبْعَثُ إِلَيْهِ بَعْثٌ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ[1] فَيُخْسَفُ بِهِمْ بِالْبَيْدَاءِ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ فَإِذَا رَأَى النَّاسُ ذَلِكَ أَتَاهُ أَبْدَالُ الشَّامِ وَعَصَائِبُ أَهْلِ الْعِرَاقِ فَيُبَايِعُونَهُ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ[2] ثُمَّ يَنْشَأُ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ أَخْوَالُهُ كَلْبٌ فَيَبْعَثُ إِلَيْهِمْ بَعْثًا فَيَظْهَرُونَ عَلَيْهِمْ وَذَلِكَ بَعْثُ كَلْبٍ وَالْخَيْبَةُ لِمَنْ لَمْ يَشْهَدْ غَنِيمَةَ كَلْبٍ فَيَقْسِمُ الْمَالَ وَيَعْمَلُ فِي النَّاسِ بِسُنَّةِ نَبِيِّهِمْ صلى الله عليه وسلم وَيُلْقِي الإِسْلاَمُ بِجِرَانِهِ فِي الأَرْضِ فَيَلْبَثُ سَبْعَ سِنِينَ ثُمَّ يُتَوَفَّى وَيُصَلِّي عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ قَالَ بَعْضُهُمْ عَنْ هِشَامٍ تِسْعَ سِنِينَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ سَبْعَ سِنِينَ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَقَالَ تِسْعَ سِنِينَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَقَالَ غَيْرُ مُعَاذٍ عَنْ هِشَامٍ تِسْعَ سِنِينَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَوَّامِ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم بِهَذَا الْحَدِيثِ وَحَدِيثُ مُعَاذٍ أَتَمُّ

ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک خلیفہ کی موت کے وقت اختلاف رونما ہوگا۔ پس اہل مدینہ میں سے ایک آدمی بھاگتے ہوئے مکہ کی طرف نکل آئے گا (اس خوف سے کہ کہیں اسے خلیفہ نہ بنالیا جائے) تو اہل مکہ میں سے کچھ لوگ اس کے پاس آئیں گے اور وہ اسے (امامت کے لیے) نکال کر لے جائیں گے حالانکہ وہ اسے ناپسند کرے گا اور وہ لوگ رکن (حجر اسود) اور مقام ابراہیم کے درمیان اس کی بیعت کریں گے اور پھر اس کی جانب اہل شام میں سے ایک لشکر بھیجا جائے گا اور انہیں مکہ مکرمہ اور مدینہ طیبہ کے درمیان مقام بیداء پر دھنسا دیا جائے گا۔ پس جب لوگ اسے دیکھیں گے تو شام کے ابدال اور اہل عراق کی جماعتیں اس کے پاس آئیں گی اور وہ سب حجر اسود اور

1۔ ایک نسخہ میں مِنَ الشَّامِ ہے۔ 2۔ دیگر نسخوں میں بین الرکن والمقام کے الفاظ نہیں ہیں۔

مقام ابراہیم کے درمیان اس کی بیعت کریں گے۔ پھر قریش میں سے ایک آدمی پیدا ہوگا۔ اس کے ننہال بنو کلب ہوں گے۔ پس وہ ان کی طرف ایک لشکر بھیجے گا اور یہ ان پر غالب آجائیں گے اور یہی بنی کلب کا لشکر ہے (جو اس دوران ناکامی سے دو چار ہوگا اور خائب و خاسر ہوگا وہ آدمی جو بنی کلب کی غنیمت کے وقت حاضر نہ ہوا۔ پس وہ مال تقسیم کرے گا اور لوگوں میں ان کے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سنت کے مطابق عمل کرے گا اور ساری زمین میں اسلام پوری جرأت کے ساتھ پھیل جائے گا اور وہ سات برس تک حکمرانی کرے گا، پھر اس کا وصال ہو جائے گا اور مسلمان اس پر نماز جنازہ پڑھیں گے۔ ابو داؤد نے کہا ہے کہ بعض نے حضرت ہشام سے روایت کیا ہے کہ وہ نو سال تک حاکم رہے گا اور بعض نے سات برس کا ذکر کیا ہے۔

ہارون بن عبد اللہ، عبد الصمد نے ہمام عن قتادہ کی سند سے یہی حدیث بیان کی ہے اور اس میں نو برس کا ذکر کیا ہے۔ ابو داؤد نے بیان کیا ہے کہ معاذ کے سوا دوسروں نے ہشام سے نو برس کا ذکر کیا ہے۔

ابن مثنیٰ، عمرو بن عاصم، ابو العوام، قتادہ نے ابو الخلیل عن عبد اللہ بن الحارث عن ام سلمہ عن النبی ﷺ کی سند سے یہ حدیث بیان کی ہے اور حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کی حدیث زیادہ مکمل ہے۔

3738۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ابْنِ الْقِبْطِيَّةِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِقِصَّةِ جَيْشِ الْخَسْفِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ ﷺ فَكَيْفَ بِمَنْ كَانَ كَارِهًا قَالَ يُخْسَفُ بِهِمْ وَلَكِنْ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى نِيَّتِهِ

ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی مکرم ﷺ سے دھنسنے والے لشکر کے بارے پوچھا کہ اس شخص کا کیا جرم ہے جو اس میں شامل ہونے پر مجبور تھا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اسے بھی ان کے ساتھ دھنسا دیا جائے گا۔ لیکن قیامت کے دن اسے اپنی نیت کے مطابق اٹھایا جائے گا۔

3739۔ قَالَ أَبُو دَاوُد حُدِّثْتُ عَنْ هَارُونَ بْنِ الْمُغِيرَةِ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي قَيْسٍ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ رضی اللہ عنہ وَنَظَرَ إِلَى ابْنِهِ الْحَسَنِ فَقَالَ إِنَّ ابْنِي هَذَا سَيِّدٌ كَمَا سَمَّاهُ النَّبِيُّ ﷺ وَسَيَخْرُجُ مِنْ صُلْبِهِ رَجُلٌ يُسَمَّى بِاسْمِ نَبِيِّكُمْ يُشْبِهُهُ فِي الْخُلُقِ وَلَا يُشْبِهُهُ فِي الْخَلْقِ ثُمَّ ذَكَرَ قِصَّةً يَمْلَأُ الْأَرْضَ عَدْلًا وَقَالَ هَارُونُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي قَيْسٍ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ طَرِيفٍ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ[1]، عَنْ هِلَالِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا رضی اللہ عنہ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ يَخْرُجُ رَجُلٌ مِنْ وَرَاءِ النَّهْرِ يُقَالُ لَهُ الْحَارِثُ بْنُ حَرَّاثٍ عَلَى مُقَدِّمَتِهِ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ مَنْصُورٌ يُوَطِّئُ أَوْ يُمَكِّنُ لِآلِ مُحَمَّدٍ كَمَا مَكَّنَتْ قُرَيْشٌ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ وَجَبَ عَلَى كُلِّ مُؤْمِنٍ نَصْرُهُ أَوْ قَالَ إِجَابَتُهُ

ابو اسحاق نے بیان کیا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اور اپنے صاحبزادے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھا اور فرمایا: بلاشبہ میرا یہ بیٹا تو سردار ہے۔ جیسا کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے اس کا نام رکھا اور عنقریب اس کی صلب

1۔ ایک نسخہ میں عن الحسن ہے۔

سے ایک آدمی پیدا ہوگا۔ اس کا نام تمہارے نبی علیہ السلام کے نام پر رکھا جائے گا۔ وہ سیرت واخلاق میں ان کے مشابہ ہوگا۔ لیکن صورت میں وہ آپ سے مشابہت نہ رکھتا ہوگا۔ پھر یہ بیان کیا کہ وہ زمین کو عدل وانصاف سے بھر دے گا۔ ہارون نے بیان کیا ہے کہ عمرو بن ابی قیس نے مطرف بن طریف عن ابی الحسن عن ہلال بن عمرو کی سند سے بیان کیا ہے کہ ہلال بن عمرو نے کہا کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ حضور نبی مکرم علیہ السلام نے فرمایا کہ ماوراء النہر سے ایک آدمی ظاہر ہو گا۔ اس کا نام حارث بن حراث ہوگا اور وہ آل محمد (یعنی حضرت امام مہدی علیہ السلام) کی خلافت کے معاملہ کو مضبوط اور پختہ کرے گا جیسا کہ قریش نے رسول اللہ علیہ السلام کو مضبوط اور مستحکم کیا (یہاں قریش سے مراد وہ ہے جو ایمان کی سعادت سے بہرہ ور ہوئے)۔ چنانچہ ہر مومن پر اس کی مدد کرنا، یا فرمایا: اس کا حکم ماننا واجب ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

كِتَابُ الْمَلَاحِمِ (جنگوں کے احکام کا بیان)

بَابُ مَا يُذْكَرُ فِي قَرْنِ الْمِائَةِ (اس کا بیان جو صدی سے متعلق ذکر کیا گیا)

3740۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ شَرَاحِيلَ بْنِ يَزِيدَ الْمُعَافِرِيِّ عَنْ أَبِي عَلْقَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ فِيمَا أَعْلَمُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ إِنَّ اللهَ يَبْعَثُ لِهَذِهِ الْأُمَّةِ عَلَى رَأْسِ كُلِّ مِائَةِ سَنَةٍ مَنْ يُجَدِّدُ لَهَا دِينَهَا قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ شُرَيْحٍ الْإِسْكَنْدَرَانِيُّ لَمْ يَجُزْ بِهِ شَرَاحِيلَ

ابوعلقمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اور مجھے یقین ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ آپ نے فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ ہر صدی کے آخر پر اس امت کے لیے ایسا شخص بھیجے گا جو اس کے لیے اس کے دین کی تجدید کرے گا (یعنی وہ دینی معاملات میں درآنے والی غفلت اور بگاڑ کا خاتمہ کر کے نظریات دینیہ کو مستحکم اور مضبوط کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ دین کو حیات نو عطا کرتا ہے اور نئے حالات کو دین کے سانچے میں ڈھالنے کی کوشش کرتا ہے۔ واللہ اعلم)۔ ابو داؤد نے بیان کیا ہے کہ اسے عبدالرحمن بن شریح اسکندرانی نے روایت کیا ہے اور انہوں نے شراحیل بن یزید سے تجاوز نہیں کیا۔

بَابُ مَا يُذْكَرُ مِنْ مَلَاحِمِ الرُّومِ (ان روایات کا ذکر جو روم کی جنگوں سے متعلق ہیں)

3741۔ حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ قَالَ مَالَ مَكْحُولٌ وَابْنُ أَبِي زَكَرِيَّا إِلَى خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ وَمِلْتُ مَعَهُمْ فَحَدَّثَنَا عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنِ الْهُدْنَةِ قَالَ قَالَ جُبَيْرٌ انْطَلِقْ بِنَا إِلَى ذِي مِخْبَرٍ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَأَتَيْنَاهُ فَسَأَلَهُ جُبَيْرٌ عَنِ الْهُدْنَةِ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ سَتُصَالِحُونَ الرُّومَ صُلْحًا آمِنًا فَتَغْزُونَ أَنْتُمْ وَهُمْ عَدُوًّا مِنْ وَرَائِكُمْ فَتُنْصَرُونَ وَتَغْنَمُونَ وَتَسْلَمُونَ ثُمَّ تَرْجِعُونَ حَتَّى تَنْزِلُوا بِمَرْجٍ ذِي تُلُولٍ فَيَرْفَعُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ النَّصْرَانِيَّةِ الصَّلِيبَ فَيَقُولُ غَلَبَ الصَّلِيبُ فَيَغْضَبُ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَيَدُقُّهُ فَعِنْدَ ذَلِكَ تَغْدِرُ الرُّومُ وَتَجْمَعُ لِلْمَلْحَمَةِ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ الْفَضْلِ الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَزَادَ فِيهِ وَيَثُورُ الْمُسْلِمُونَ إِلَى أَسْلِحَتِهِمْ فَيَقْتَتِلُونَ[1] فَيُكْرِمُ اللهُ تِلْكَ الْعِصَابَةَ بِالشَّهَادَةِ إِلَّا أَنَّ الْوَلِيدَ جَعَلَ الْحَدِيثَ عَنْ جُبَيْرٍ عَنْ ذِي مِخْبَرٍ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَاهُ رَوْحٌ وَيَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ وَبِشْرُ بْنُ بَكْرٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ كَمَا قَالَ عِيسَى

حسان بن عطیہ نے بیان کیا ہے کہ مکحول اور ابن ابی زکریا خالد بن معدان کی طرف گئے اور میں بھی ان کے ساتھ گیا، تو

1۔ دیگر نسخوں میں فَيَقْتَتِلُونَ ہے۔

انہوں نے ہمیں جبیر بن نفیر سے صلح سے متعلق حدیث بیان کی۔ انہوں نے بیان کیا کہ جبیر نے کہا: ہمارے ساتھ ذی مخبر کی طرف چلو جو کہ حضور نبی کریم ﷺ کے اصحاب میں سے ایک آدمی ہے۔ چنانچہ ہم ان کے پاس آئے۔ تو جبیر نے ان سے صلح کے بارے سوال کیا۔ تو انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ عنقریب تم اہل روم سے انتہائی امن لانے والی صلح کرو گے۔ پھر تم اور وہ مل کر اپنے ایک دشمن سے جنگ لڑو گے۔ سو تمہاری مدد کی جائے گی اور غلبہ عطا کیا جائے گا۔ تم مال غنیمت حاصل کرو گے اور محفوظ رہو گے اور پھر واپس لوٹ آؤ گے۔ یہاں تک کہ تم ایسی گھاس والی جگہ پر پڑاؤ ڈالو گے جس میں ٹیلے ہوں گے۔ پھر نصاریٰ میں سے ایک آدمی صلیب بلند کرے گا اور کہے گا: صلیب غالب آگئی۔ پس یہ سن کر مسلمانوں میں سے ایک آدمی غضب ناک ہو جائے گا اور اسے خوب مارے گا۔ تو اس وقت اہل روم معاہدہ توڑ دیں گے اور وہ جنگ کے لیے جمع ہو جائیں گے۔ مؤمل بن فضل حرانی، ولید بن مسلم، ابو عمرو نے حسان بن عطیہ سے اس حدیث کو بیان کیا ہے اور اس میں یہ زائد ہے: اور مسلمان اپنے اسلحہ کی طرف دوڑ کر آئیں گے اور جنگ شروع کر دیں گے۔ تو اللہ تعالیٰ اس جماعت کو شہادت کے اعزاز سے سرفراز فرمائے گا۔ مگر ولید نے اس حدیث کو جبیر عن ذی مخبر عن النبی ﷺ کی سند سے بیان کیا ہے۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ اسے روح، یحییٰ بن حمزہ اور بشیر بن بکر نے اوزاعی سے اسی طرح روایت کیا ہے جس طرح عیسیٰ نے بیان کیا ہے۔

بَابٌ فِي أَمَارَاتِ الْمَلَاحِمِ (جنگوں (اور حادثات) کی علامات کا بیان)

3742۔ حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ ثَابِتِ بْنِ ثَوْبَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ يَخَامِرَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عِمْرَانُ بَيْتِ الْمَقْدِسِ خَرَابُ يَثْرِبَ وَخَرَابُ يَثْرِبَ خُرُوجُ الْمَلْحَمَةِ وَخُرُوجُ الْمَلْحَمَةِ فَتْحُ قُسْطَنْطِينِيَّةَ وَفَتْحُ الْقُسْطَنْطِينِيَّةِ خُرُوجُ الدَّجَّالِ ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدِهِ عَلَى فَخِذِ الَّذِي حَدَّثَهُ أَوْ مَنْكِبِهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ هَذَا لَحَقٌّ كَمَا أَنَّكَ هَاهُنَا أَوْ كَمَا أَنَّكَ قَاعِدٌ يَعْنِي مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیت المقدس کی آبادی یثرب (مدینہ طیبہ) کی خرابی کا سبب ہوگی اور یثرب میں فساد کا برپا ہونا (بہت بڑی) جنگ کے ظاہر ہونے کا سبب ہوگا اور جنگ کا ظاہر ہونا قسطنطنیہ کی فتح کا سبب ہوگا اور قسطنطنیہ کی فتح دجال کے نکلنے کا سبب بنے گی۔ پھر آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کی ران یا ان کے کندھے پر مارا اور پھر فرمایا: بلاشبہ یہ اسی طرح حق ہے جس طرح (اے معاذ بن جبل) تم یہاں ہو یا جس طرح تم یہاں بیٹھے ہوئے ہو (یعنی جس طرح تمہارے یہاں ہونے میں کوئی شبہ نہیں اسی طرح ان واقعات کے رونما ہونے میں بھی کوئی شبہ نہیں۔ گویا آپ ﷺ اپنی نگاہ نبوت کے ساتھ تمام حجابات کو چیرتے ہوئے مستقبل میں ہونے والے واقعات اور فتنوں کا مشاہدہ فرما رہے تھے اور ساتھ ہی اپنی زبان حق ترجمان سے انہیں بیان کر رہے تھے اور کون ایسا ہو سکتا ہے جس کی نظر میں اتنی قوت اور تاثیر موجود ہو)۔

بَابٌ فِي تَوَاتُرِ الْمَلَاحِمِ (مسلسل ہونے والی جنگوں کا بیان)

3743 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ سُفْيَانَ الْغَسَّانِيِّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ قُطَيْبٍ السَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي بَحْرِيَّةَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْمَلْحَمَةُ الْكُبْرَى وَفَتْحُ الْقُسْطَنْطِينِيَّةِ وَخُرُوجُ الدَّجَّالِ فِي سَبْعَةِ أَشْهُرٍ

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فتنہ کبریٰ (جنگ عظیم) قسطنطنیہ کی فتح اور دجال کا خروج یہ سب سات مہینوں میں ہو جائے گا (یعنی یہ سب فتنے اور حادثات تسلسل کے ساتھ سات ماہ کے عرصہ میں ظہور پذیر ہوں گے)۔

3744 - حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ الْحِمْصِيُّ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ عَنْ بَحِيرٍ عَنْ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي بِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُسْرٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ بَيْنَ الْمَلْحَمَةِ وَفَتْحِ الْمَدِينَةِ سِتُّ سِنِينَ وَيَخْرُجُ الْمَسِيحُ الدَّجَّالُ فِي السَّابِعَةِ قَالَ أَبُو دَاوُد هَذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ عِيسَى

حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ فتنہ (کبریٰ) اور شہر کی فتح (مراد قسطنطنیہ کی فتح ہے) کے درمیان چھ برس کا فاصلہ ہوگا اور ساتویں برس مسیح دجال ظاہر ہوگا۔

ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ یہ روایت عیسیٰ کی روایت سے زیادہ صحیح ہے۔

بَابٌ فِي تَدَاعِي الْأُمَمِ عَلَى الْإِسْلَامِ (اسلام پر دیگر امتوں کے اجتماعی طور پر ٹوٹ پڑنے کا بیان)

3745 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جَابِرٍ حَدَّثَنِي أَبُو عَبْدِ السَّلَامِ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُوشِكُ الْأُمَمُ أَنْ تَدَاعَى عَلَيْكُمْ كَمَا تَدَاعَى الْأَكَلَةُ إِلَى قَصْعَتِهَا فَقَالَ قَائِلٌ وَمِنْ قِلَّةٍ نَحْنُ يَوْمَئِذٍ قَالَ بَلْ أَنْتُمْ يَوْمَئِذٍ كَثِيرٌ وَلَكِنَّكُمْ غُثَاءٌ كَغُثَاءِ السَّيْلِ وَلَيَنْزَعَنَّ اللهُ مِنْ صُدُورِ عَدُوِّكُمُ الْمَهَابَةَ مِنْكُمْ وَلَيَقْذِفَنَّ اللهُ فِي قُلُوبِكُمُ الْوَهْنَ فَقَالَ قَائِلٌ يَا رَسُولَ اللهِ وَمَا الْوَهْنُ قَالَ حُبُّ الدُّنْيَا وَكَرَاهِيَةُ الْمَوْتِ

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قریب ہے کہ دیگر امتیں جمع ہو کر تمہارے اوپر اس طرح ٹوٹ پڑیں، جس طرح کھانے والے کھانے کے پیالے پر ٹوٹ پڑتے ہیں۔ تو کسی کہنے والے نے عرض کیا: کیا ان دنوں ہم قلیل ہوں گے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: (نہیں) بلکہ ان دنوں تمہاری تعداد کثیر ہوگی۔ لیکن تم سیلاب کے پانی پر بہہ کر آنے والے میل سے بھری جھاگ کے تودے کی مثل ہو گے۔ اللہ تعالیٰ تمہارے دشمنوں کے سینوں سے تمہارا خوف اور ڈر نکال دے گا اور اللہ تعالیٰ تمہارے دلوں میں وہن (ضعف، بزدلی) ڈال دے گا۔ تو کسی نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ وہن کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا (اس سے مراد) دنیا سے محبت کرنا اور موت کو ناپسند کرنا ہے۔

فائدہ: موجودہ حالات میں غور وفکر کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ کا یہ ارشاد حرف بحرف سچ ہے کہ آج امت مسلمہ تعداد کے لحاظ سے کثیر ہے، وافر وسائل سے آراستہ ہے، ہر قسم کے اسلحہ سے لیس ہے لیکن اس کے باوجود ذلت و رسوائی ان کا مقدر بنی ہوئی ہے۔ کفر ہر محاذ پر برسر پیکار ہے اور مسلمانوں کی زندگی اجیرن بنائے ہوئے ہے اور مسلمانوں میں سے کوئی پوری جرأت اور دلیری کے ساتھ ان کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات کرنے کے لیے تیار نہیں، اور ہر کوئی اپنی دنیا کو بچانے کے لیے ان کے اشاروں پر قربان ہو رہا ہے۔ رب کریم کی بارگاہ میں ہی التجا ہے کہ وہ امت مسلمہ کو عظمت رفتہ پھر سے عطا فرمائے اور دین اسلام کے نور سے ہر سو اجالا فرمائے۔ آمین

بَابٌ فِي الْمَعْقِلِ مِنَ الْمَلَاحِمِ (جنگوں میں (مسلمانوں کی) قیام گاہ کا بیان)

3746۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ جَابِرٍ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَرْطَاةَ قَالَ سَمِعْتُ جُبَيْرَ بْنَ نُفَيْرٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنَّ فُسْطَاطَ الْمُسْلِمِينَ يَوْمَ الْمَلْحَمَةِ بِالْغُوطَةِ إِلَى جَانِبِ مَدِينَةٍ يُقَالُ لَهَا دِمَشْقُ مِنْ خَيْرِ مَدَائِنِ الشَّامِ۔ قَالَ أَبُو دَاوُدَ حُدِّثْتُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُوشِكُ الْمُسْلِمُونَ أَنْ يُحَاصَرُوا إِلَى الْمَدِينَةِ حَتَّى يَكُونَ أَبْعَدَ مَسَالِحِهِمْ سَلَاحِ۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ عَنْبَسَةَ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ وَسَلَاحِ قَرِيبٌ مِنْ خَيْبَرَ۔

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنگ کے دن مسلمانوں کا خیمہ (مراد قلعہ اور قیام گاہ ہے) شہر کی جانب غوطہ میں ہوگا۔ شہر سے مراد دمشق ہے جو شام کے شہروں میں سے بہت خوبصورت شہر ہے۔ حضرت ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ مجھے ابن وہب سے بتایا گیا کہ انہوں نے کہا: مجھے جریر بن حازم نے عبیداللہ بن عمر نے نافع سے اور انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قریب ہے کہ مسلمان مدینہ کا محاصرہ کریں گے یہاں تک کہ ان کا بعید ترین مورچہ سلاح ہوگا۔ احمد بن صالح نے عنبسہ سے انہوں نے یونس سے اور انہوں نے زہری سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: اور سلاح خیبر کے قریب ایک مقام کا نام ہے۔

فائدہ: المعجم میں ہے کہ غوطہ دمشق کی ایک طرف میں واقع ہے۔ دمشق کی گولائی اٹھارہ میل ہے، اسے ہر طرف سے بلند پہاڑ گھیرے ہوئے ہیں۔ بالخصوص اس کے شمال میں انتہائی اونچے پہاڑ ہیں اور غوطہ میں ہر قسم کے درخت اور نہریں ہیں اور یہ بالاجماع انتہائی محفوظ اور حسین شہر ہے۔

بَابُ ارْتِفَاعِ الْفِتْنَةِ فِي الْمَلَاحِمِ (جنگ کے دوران آپس کا فتنہ ختم ہو جانے کا بیان)

3747۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ نَجْدَةَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ ح وَحَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَوَّارٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ جَابِرٍ الطَّائِيِّ قَالَ هَارُونُ فِي حَدِيثِهِ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَنْ يَجْمَعَ اللَّهُ عَلَى هَذِهِ الْأُمَّةِ سَيْفَيْنِ سَيْفًا مِنْهَا وَسَيْفًا مِنْ عَدُوِّهَا

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ ہرگز اس امت پر دو تلواروں کو جمع نہیں کرے گا (یعنی) ایک تلوار ان کی اپنی طرف سے ہو اور ایک تلوار ان کے دشمن کی جانب سے ہو۔

فائدہ: مراد یہ ہے کہ جب اہل کفر اکٹھے ہو کر اس امت پر حملہ آور ہوں گے تو پھر یہ امت آپس کے فتنے ختم کر کے پورے اتحاد اور یگانگت کے ساتھ سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن کر دشمن کے مقابلے میں آ جائے گی۔ واللہ اعلم

بَابٌ فِي النَّهْيِ عَنْ تَهْيِيجِ التُّرْكِ وَالْحَبَشَةِ (ترک اور اہل حبشہ کو بھڑکانے سے نہی کا بیان)

3748۔ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّمْلِيُّ حَدَّثَنَا ضَمْرَةُ عَنِ السَّيْبَانِيِّ عَنْ أَبِي سُكَيْنَةَ رَجُلٌ مِنَ الْمُحَرَّرِينَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ دَعُوا الْحَبَشَةَ مَا وَدَعُوكُمْ وَاتْرُكُوا التُّرْكَ مَا تَرَكُوكُمْ

محررین میں سے ایک آدمی ابوسکینہ نے حضور نبی مکرم ﷺ کے اصحاب میں سے ایک آدمی سے اور انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: تم اہل حبشہ کو چھوڑ دو جب تک وہ تمہیں چھوڑے رکھیں اور ترکوں کو چھوڑ دو جب تک وہ تمہیں چھوڑے رکھیں (یعنی اگر وہ تم سے پہلے چھیڑ چھاڑ نہ کریں تو پھر تمہیں پہل کرنے کی ضرورت نہیں)۔

بَابٌ فِي قِتَالِ التُّرْكِ (ترکوں سے قتال کا بیان)

3749۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي الْإِسْكَنْدَرَانِيَّ عَنْ سُهَيْلٍ يَعْنِي ابْنَ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يُقَاتِلَ الْمُسْلِمُونَ التُّرْكَ قَوْمًا وُجُوهُهُمْ كَالْمَجَانِّ الْمُطْرَقَةِ يَلْبَسُونَ الشَّعْرَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ مسلمان ترکوں سے قتال کریں گے اور یہ ایک ایسی قوم ہے جن کے چہرے تہہ لگی ہوئی ڈھال کی مثل ہوں گے اور وہ بالوں سے بنا ہوا لباس (اور جوتے) پہنتے ہوں گے۔

3750۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَابْنُ السَّرْحِ وَغَيْرُهُمَا قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رِوَايَةً قَالَ ابْنُ السَّرْحِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا قَوْمًا نِعَالُهُمُ الشَّعْرُ وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا قَوْمًا صِغَارَ الْأَعْيُنِ ذُلْفَ الْآنُفِ[1] كَأَنَّ وُجُوهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے اور ایک روایت میں ہے کہ ابن سرح نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت قائم نہیں ہوگی۔ یہاں تک کہ تم ایسی قوم سے جنگ کر لو جن کے جوتے بالوں کے ہوں گے اور قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ تم ایسی قوم سے قتال کر لو جن کی آنکھیں چھوٹی ہوں گی، ناکیں چپٹی ہوں گی گویا کہ ان کے چہرے تہہ لگی ہوئی ڈھال کی مثل ہوں گی۔

1۔ ایک نسخہ میں ذلف الآنوف ہے۔

3751۔ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ التِّنِّيسِيُّ حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا بَشِيرُ بْنُ الْمُهَاجِرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم فِي حَدِيثٍ يُقَاتِلُكُمْ قَوْمٌ صِغَارُ الْأَعْيُنِ يَعْنِي التُّرْكَ قَالَ تَسُوقُونَهُمْ ثَلَاثَ مِرَارٍ حَتَّى تُلْحِقُوهُمْ بِجَزِيرَةِ الْعَرَبِ فَأَمَّا فِي السِّيَاقَةِ الْأُولَى فَيَنْجُو مَنْ هَرَبَ مِنْهُمْ وَأَمَّا فِي الثَّانِيَةِ فَيَنْجُو بَعْضٌ وَيَهْلِكُ بَعْضٌ وَأَمَّا فِي الثَّالِثَةِ فَيُصْطَلَمُونَ أَوْ كَمَا قَالَ

حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہما نے اپنے باپ کے واسطہ سے حضور نبی کریم علیہ السلام سے اس حدیث میں بیان کیا ہے کہ ایک چھوٹی آنکھوں والی قوم تم سے جنگ لڑے گی۔ (اس سے مراد ترک کافر ہیں)۔ فرمایا: تم انہیں تین بار دھکیل کر پیچھے لے جاؤ گے یہاں تک کہ تم انہیں جزیرۂ عرب سے ملا دو گے۔ پس پہلی بار دھکیلتے وقت ان میں جو لوگ بھاگ گئے وہ نجات پا جائیں گے اور دوسری بار جو بھاگ گئے ان میں سے بعض بچ جائیں گے اور بعض ہلاک ہو جائیں گے اور تیسری بار میں تو انہیں جڑ سے اکھیڑ دیا جائے گا (یعنی انہیں بالکل برباد کر دیا جائے گا) یا جیسا آپ نے فرمایا۔

بَابٌ فِي ذِكْرِ الْبَصْرَةِ (بصرہ کا بیان)

3752۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ جُمْهَانَ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ يَنْزِلُ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي بِغَائِطٍ يُسَمُّونَهُ الْبَصْرَةَ عِنْدَ نَهَرٍ يُقَالُ لَهُ دِجْلَةُ يَكُونُ عَلَيْهِ جِسْرٌ يَكْثُرُ أَهْلُهَا وَتَكُونُ[1] مِنْ أَمْصَارِ الْمُهَاجِرِينَ قَالَ ابْنُ يَحْيَى قَالَ أَبُو مَعْمَرٍ وَتَكُونُ مِنْ أَمْصَارِ الْمُسْلِمِينَ فَإِذَا كَانَ فِي آخِرِ الزَّمَانِ جَاءَ بَنُو قَنْطُورَاءَ عِرَاضُ الْوُجُوهِ صِغَارُ الْأَعْيُنِ حَتَّى يَنْزِلُوا عَلَى شَطِّ النَّهَرِ فَيَتَفَرَّقُ أَهْلُهَا ثَلَاثَ فِرَقٍ فِرْقَةٌ يَأْخُذُونَ أَذْنَابَ الْبَقَرِ وَالْبَرِّيَّةَ وَهَلَكُوا وَفِرْقَةٌ يَأْخُذُونَ لِأَنْفُسِهِمْ وَكَفَرُوا وَفِرْقَةٌ يَجْعَلُونَ ذَرَارِيَّهُمْ خَلْفَ ظُهُورِهِمْ وَيُقَاتِلُونَهُمْ وَهُمُ الشُّهَدَاءُ

مسلم بن ابی بکرہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے اپنے باپ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: میری امت کے کچھ لوگ ایک ہموار زمین پر اتریں گے۔ وہ اسے بصرہ کا نام دیں گے اور وہ دریا کے قریب ہے جسے دجلہ کہا جاتا ہے۔ اس پر ایک پل ہوگا۔ اس کے باسی کثیر ہوں گے اور وہ مہاجرین کے شہروں سے آ کر یہاں آباد ہوں گے۔

ابن یحییٰ نے کہا کہ ابو معمر نے بیان کیا ہے: یہ شہر مسلمانوں کے شہر میں سے ہوگا (یعنی اس میں مسلمان کثرت سے آباد ہوں گے) اور جب آخری زمانہ آئے گا۔ تو وہاں بنو قنطوراء (قنطوراء ترکوں کے جد اعلیٰ کا نام ہے) آئیں گے۔ ان کے چہرے چوڑے اور آنکھیں چھوٹی ہوں گی۔ یہاں تک کہ وہ دریا کے کنارے پڑاؤ ڈالیں گے اور اسی شہر کے باسی تین گروہوں میں بٹ جائیں گے۔ ان میں سے ایک گروہ گائے بیلوں کی دمیں پکڑ لے گا اور جنگل کی راہ لے گا اور وہ ہلاک ہو جائیں گے اور ایک گروہ اپنے نفسوں کو بچانے کے لیے کفر اختیار کر لے گا۔ اور تیسرا گروہ اپنی اولادوں کو اپنے پیچھے چھوڑ جائے گا اور وہ ان (بنو قنطورا) سے جنگ لڑیں گے اور یہی لوگ شہداء ہوں گے۔

1۔ ایک نسخہ میں وَیَکُونُ ہے۔

فائدہ: سن 656ھ میں بالکل اسی طرح واقعات رونما ہوئے ہیں جیسا کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے اور فتح الودود میں ہے کہ بصرہ سے مراد بغداد ہے۔ اس میں ایک دروازہ ہے جس کا نام باب البصرہ ہے اور اسی کو آپ ﷺ نے بصرہ کے نام سے تعبیر فرمایا ہے اور اس کی تائید دجلہ کے بغداد میں چلنے سے بھی ہوتی ہے اور بغداد میں عباسی خلیفہ معتصم باللہ کے دور میں بالکل اسی طرح حالات پیش آئے۔ واللہ اعلم

3753۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا مُوسَى الْحَنَّاطُ لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا ذَكَرَهُ عَنْ مُوسَى بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لَهُ يَا أَنَسُ إِنَّ النَّاسَ يُمَصِّرُونَ أَمْصَارًا وَإِنَّ مِصْرًا مِنْهَا يُقَالُ لَهُ الْبَصْرَةُ أَوِ الْبُصَيْرَةُ فَإِنْ أَنْتَ مَرَرْتَ بِهَا أَوْ دَخَلْتَهَا فَإِيَّاكَ وَسِبَاخَهَا وَكِلَاءَهَا وَسُوقَهَا وَبَابَ أُمَرَائِهَا وَعَلَيْكَ بِضَوَاحِيهَا فَإِنَّهُ يَكُونُ بِهَا خَسْفٌ وَقَذْفٌ وَرَجْفٌ وَقَوْمٌ يَبِيتُونَ يُصْبِحُونَ قِرَدَةً وَخَنَازِيرَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے انس! بے شک لوگ شہر آباد کریں گے اور ان میں سے ایک شہر کو بصرہ یا بصیرہ کہا جائے گا۔ پس اگر تو اس کے پاس سے گزرے یا اس میں داخل ہو تو وہاں کے سباخ اور کلاء سے (دونوں شہر میں جگہوں کے نام ہیں) وہاں کے بازار سے، امیروں کے دروازے سے بچنا اور تجھ پر لازم ہے کہ تو وہاں کے جنگلوں میں رہے۔ کیونکہ وہاں خسف (زمین میں دھنسنا) قذف (پتھروں کا برسنا) اور رجف (زلزلے) ہوں گے اور وہاں ایک قوم رات بسر کرے گی اور وہ صبح بندروں اور خنزیروں کی حالت میں کریں گے۔

3754۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ صَالِحِ بْنِ دِرْهَمٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ انْطَلَقْنَا حَاجِّينَ فَإِذَا رَجُلٌ فَقَالَ لَنَا إِلَى جَنْبِكُمْ قَرْيَةٌ يُقَالُ لَهَا الْأُبُلَّةُ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ مَنْ يَضْمَنُ لِي مِنْكُمْ أَنْ يُصَلِّيَ لِي فِي مَسْجِدِ الْعَشَّارِ رَكْعَتَيْنِ أَوْ أَرْبَعًا وَيَقُولَ هَذِهِ لِأَبِي هُرَيْرَةَ سَمِعْتُ خَلِيلِي رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّ اللهَ يَبْعَثُ مِنْ مَسْجِدِ الْعَشَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُهَدَاءَ لَا يَقُومُ مَعَ شُهَدَاءِ بَدْرٍ غَيْرُهُمْ قَالَ أَبُو دَاوُد هَذَا الْمَسْجِدُ مِمَّا يَلِي النَّهْرَ

ابراہیم بن صالح بن درہم نے بیان کیا ہے کہ میں نے اپنے باپ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ ہم حج کرنے کے لیے نکلے تو وہاں ایک آدمی تھا۔ اس نے ہمیں کہا: تمہارے پہلو میں ایک گاؤں ہے جسے ابلہ کہا جاتا ہے۔ ہم نے کہا: ہاں (وہ گاؤں ہے)۔ تو اس آدمی نے کہا: تم میں سے کون میرے لیے ضمانت دے گا کہ وہ میرے لیے عشار کی مسجد میں دو یا چار رکعتیں نماز پڑھے گا اور یہ کہے گا کہ یہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے لیے ہے (یعنی اس کا ثواب) کیونکہ میں نے اپنے خلیل رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن عشار کی مسجد سے شہداء کو اٹھائے گا اور ان کے سوا کوئی شہدائے بدر کے ساتھ نہیں اٹھے گا۔ ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ یہ مسجد اس جگہ ہے جو دریا سے ملی ہوئی ہے۔ (یہاں دریا سے مراد دریائے فرات ہے)۔

بَابُ النَّهْيِ عَنْ تَهْيِيجِ الْحَبَشَةِ (اہل حبشہ کو بھڑکانے سے نہی کا بیان)

3755۔ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ أَحْمَدَ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ عَنْ زُهَيْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُوسَى بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اتْرُكُوا الْحَبَشَةَ مَا تَرَكُوكُمْ فَإِنَّهُ لَا

يَسْتَخْرِجُ كَنْزَ الْكَعْبَةِ إِلَّا ذُو السُّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے حضور نبی مکرم ﷺ سے روایت بیان کی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اہل حبشہ کو چھوڑ دو جب تک وہ تمہیں چھوڑے رکھیں۔ کیونکہ اہل حبشہ میں سے چھوٹی پنڈلیوں والے کے سوا کوئی اور کعبہ معظمہ کے خزانے کو نہیں نکال سکے گا۔ (شاید اس کا اظہار قیامت کے قریب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ظہور کے وقت میں ہوگا)۔

بَابُ أَمَارَاتِ السَّاعَةِ (قیامت کی علامات کا بیان)

3756۔ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ عَنْ أَبِي حَيَّانَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ قَالَ جَاءَ نَفَرٌ إِلَى مَرْوَانَ بِالْمَدِينَةِ فَسَمِعُوهُ يُحَدِّثُ فِي الْآيَاتِ أَنَّ أَوَّلَهَا الدَّجَّالُ قَالَ فَانْصَرَفْتُ إِلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو فَحَدَّثْتُهُ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ لَمْ يَقُلْ شَيْئًا سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّ أَوَّلَ الْآيَاتِ خُرُوجًا طُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا أَوِ الدَّابَّةُ عَلَى النَّاسِ ضُحًى فَأَيَّتُهُمَا كَانَتْ قَبْلَ صَاحِبَتِهَا فَالْأُخْرَى عَلَى أَثَرِهَا قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ وَكَانَ يَقْرَأُ الْكُتُبَ وَأَظُنُّ أَوَّلَهُمَا خُرُوجًا طُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا

ابوزرعہ نے بیان کیا ہے: لوگوں کا ایک گروہ مدینہ طیبہ میں ان کے پاس آیا۔ تو انہوں نے اسے سنا کہ وہ قیامت کی علامات کے بارے حدیث بیان کر رہا ہے کہ ان میں سے پہلی علامت دجال کا ظاہر ہونا ہے۔ ابوزرعہ فرماتے ہیں کہ میں پھر حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کے پاس گیا اور ان سے اس کے بارے عرض کیا۔ تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس نے کچھ نہیں کہا (یعنی جو اس نے کہا ہے اس کی کوئی اصل موجود نہیں)۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ علامات قیامت میں سے پہلی مغرب سے سورج کا طلوع ہونا ہے یا پھر چاشت کے وقت لوگوں پر ایک جانور کا نکلنا ہے۔ پس ان میں سے جو علامت بھی پہلے ظاہر ہوئی تو دوسری قریب ہی اس کے پیچھے ظاہر ہوگی۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کتابیں (مراد تورایت و انجیل ہیں) پڑھتے رہتے تھے۔ اور میرا گمان یہ ہے کہ ان دونوں علامات میں سے پہلے سورج کا مغرب سے طلوع ہونا ہے۔

3757۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَهَنَّادٌ الْمَعْنَى قَالَ مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ حَدَّثَنَا فُرَاتٌ الْقَزَّازُ عَنْ عَامِرِ بْنِ وَاثِلَةَ وَقَالَ هَنَّادٌ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ أَسِيدٍ الْغِفَارِيِّ قَالَ كُنَّا قُعُودًا نَتَحَدَّثُ فِي ظِلِّ غُرْفَةٍ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرْنَا السَّاعَةَ فَارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُنَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَنْ تَكُونَ أَوْ لَنْ تَقُومَ السَّاعَةُ[1] حَتَّى يَكُونَ[2] قَبْلَهَا عَشْرُ آيَاتٍ طُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَخُرُوجُ الدَّابَّةِ وَخُرُوجُ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ وَالدَّجَّالُ وَعِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَالدُّخَانُ وَثَلَاثَةُ خُسُوفٍ خَسْفٌ بِالْمَغْرِبِ وَخَسْفٌ بِالْمَشْرِقِ وَخَسْفٌ بِجَزِيرَةِ الْعَرَبِ وَآخِرُ ذَلِكَ تَخْرُجُ نَارٌ مِنَ الْيَمَنِ مِنْ قَعْرِ عَدَنٍ تَسُوقُ النَّاسَ إِلَى الْمَحْشَرِ

ابوالطفیل سے روایت ہے کہ حضرت حذیفہ بن اسید غفاری رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے

1۔ ایک نسخہ میں الساعۃ نہیں ہے۔　2۔ دیگر نسخوں میں تکون ہے۔

کاشانۂ اقدس کے سائے میں بیٹھ کر باہم گفتگو کر رہے تھے۔ تو ہم نے اسی اثناء میں قیامت کا ذکر کیا اور ہماری آوازیں بلند ہو گئیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت ہرگز قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ اس سے پہلے دس علامات ظاہر نہ ہو جائیں (یعنی) سورج کا مغرب سے طلوع ہونا، دابۃ (جانور) کا نکلنا، یاجوج ماجوج کا نکلنا، دجال کا ظاہر ہونا، حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کا نزول فرمانا، دھواں کا ظاہر ہونا، تین مقامات پر زمین کا دھنس جانا، یعنی ایک خسف مغرب میں، ایک خسف مشرق میں اور ایک خسف جزیرۃ العرب میں ہوگا اور سب سے آخر میں یمن میں قعر عدن سے ایک آگ نکلے گی جو لوگوں کو میدان حشر کی جانب ہانک کر لے جائے گی۔

3758۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي شُعَيْبٍ الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفُضَيْلِ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا فَإِذَا طَلَعَتْ وَرَآهَا النَّاسُ آمَنَ مَنْ عَلَيْهَا فَذَاكَ حِينَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ فِي إِيمَانِهَا خَيْرًا الْآيَةَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ سورج مغرب سے طلوع ہو اور جب وہ طلوع ہوگا اور لوگ اسے دیکھیں گے تو وہ لوگ اس پر ایمان لائیں گے جو زمین پر ہوں گے۔ تو اس وقت ان کا ایمان لانا ان کے نفسوں کو کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکے گا جو اس سے قبل ایمان نہیں لائے یا (اس سے قبل) حالت ایمان میں کوئی اچھا کام نہیں کیا تھا۔

فائدہ: اس حدیث طیبہ میں اس طرف اشارہ موجود ہے کہ مغرب سے سورج کے طلوع ہونے تک توبہ کا دروازہ کھلا رہے گا اور اگر ایک گنہگار آدمی اپنے گناہ پر خلوص نیت سے اظہار ندامت کرے گا تو اس کی توبہ قبول کر لی جائے گی۔ لیکن جب سورج مغرب سے طلوع ہوگا تو اس کے ساتھ ہی توبہ کا دروازہ بند ہو جائے گا۔ لہٰذا اس کے بعد کسی کا ایمان لانا یا اپنے گناہوں پر اظہار ندامت کرنا اس کے حق میں مفید اور نفع بخش نہ ہوگا۔ واللہ اعلم

بَابٌ فِي حَسْرِ الْفُرَاتِ عَنْ كَنْزٍ (دریائے فرات سے خزانے ظاہر ہونے کا بیان)

3759۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ الْكِنْدِيُّ حَدَّثَنِي عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ السَّكُونِيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُوشِكُ الْفُرَاتُ أَنْ يَحْسِرَ عَنْ كَنْزٍ مِنْ ذَهَبٍ فَمَنْ حَضَرَهُ فَلَا يَأْخُذْ مِنْهُ شَيْئًا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ الْكِنْدِيُّ حَدَّثَنِي عُقْبَةُ يَعْنِي ابْنَ خَالِدٍ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ يَحْسِرُ عَنْ جَبَلٍ مِنْ ذَهَبٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قریب ہے کہ دریائے فرات سونے کے خزانے ظاہر کر دے۔ پس جو کوئی وہاں حاضر ہو تو اسے چاہیے کہ وہ اس سے کوئی شے نہ لے (کیونکہ یہ خزانہ باعث فتنہ ہوگا، باہمی فساد اور قتال کا سبب ہوگا اور جو کوئی اسے لے گا گویا وہ اس فتنہ میں شریک ہوگا۔ اس لیے آپ ﷺ نے اس سے منع فرما دیا)

عبداللہ بن سعید کندی، عقبہ بن خالد، عبیداللہ نے ابوالزناد سے اس نے اعرج سے اور اس نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ

عنہ سے اور انہوں نے حضور نبی مکرم ﷺ سے اسی طرح حدیث بیان کی ہے۔ مگر اس میں ہے کہ آپ نے فرمایا: اس میں سونے کا ایک پہاڑ ظاہر ہو جائے گا۔

بَاب خُرُوجِ الدَّجَّالِ (دجال کے نکلنے کا بیان)

3760۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ قَالَ اجْتَمَعَ حُذَيْفَةُ وَأَبُو مَسْعُودٍ فَقَالَ حُذَيْفَةُ لَأَنَا بِمَا مَعَ الدَّجَّالِ أَعْلَمُ مِنْهُ إِنَّ مَعَهُ بَحْرًا مِنْ مَاءٍ وَنَهَرًا مِنْ نَارٍ فَالَّذِي تَرَوْنَ أَنَّهُ نَارٌ مَاءٌ وَالَّذِي تَرَوْنَ أَنَّهُ مَاءٌ نَارٌ فَمَنْ أَدْرَكَ ذَلِكَ مِنْكُمْ فَأَرَادَ الْمَاءَ فَلْيَشْرَبْ مِنَ الَّذِي يَرَى أَنَّهُ نَارٌ فَإِنَّهُ سَيَجِدُهُ مَاءً قَالَ أَبُو مَسْعُودٍ الْبَدْرِيُّ هَكَذَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ

ربعی بن حراش نے بیان کیا ہے کہ حضرت حذیفہ اور ابو مسعود اکٹھے ہوئے تو حضرت حذیفہ نے کہا: جو کچھ دجال کے ساتھ ہو گا میں اسے بہت اچھی طرح جانتا ہوں۔ بے شک اس کے ساتھ پانی کا ایک سمندر ہو گا اور آگ کا ایک دریا ہو گا۔ پس وہ جسے تم یہ دیکھو گے کہ یہ آگ ہے، وہ پانی ہو گا اور جسے تم دیکھو گے کہ یہ پانی ہے، وہ آگ ہو گی۔ پس تم میں سے جو کوئی اسے پائے پھر وہ پانی کا ارادہ کرے، تو اسے چاہیے کہ وہ اس سے پیے جسے وہ آگ دیکھ رہا ہے کیونکہ وہ اسے پانی پائے گا۔ حضرت ابو مسعود بدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اسی طرح میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے۔

3761۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ مَا بُعِثَ نَبِيٌّ إِلَّا قَدْ أَنْذَرَ أُمَّتَهُ الدَّجَّالَ الْأَعْوَرَ الْكَذَّابَ أَلَا وَإِنَّهُ أَعْوَرُ وَإِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِأَعْوَرَ وَإِنَّ بَيْنَ عَيْنَيْهِ مَكْتُوبًا كَافِرٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ ك ف ر حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ الْحَبْحَابِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي هَذَا الْحَدِيثِ قَالَ يَقْرَؤُهُ كُلُّ مُسْلِمٍ

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو حضور نبی کریم ﷺ سے حدیث بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: کوئی نبی علیہ السلام بھی مبعوث نہیں ہوا مگر اس نے اپنی امت کو کانے اور جھوٹے دجال سے ڈرایا ہے۔ خبردار! جان لو، وہ کانا ہے اور تمہارا رب کانا نہیں ہے (کیونکہ یہ ایک عیب اور نقص ہے اور رب کریم ہر قسم کے عیب اور نقص سے پاک ہے) اور یہ کہ اس کی دونوں آنکھوں کے مابین کافر لکھا ہوا ہے۔

محمد بن مثنیٰ نے محمد بن جعفر کے واسطہ سے حضرت شعبہ سے ک ف ر بیان کیا ہے۔ مسدد، عبدالوارث نے شعیب بن حبحاب کے واسطہ سے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ اور انہوں نے حضور نبی مکرم ﷺ سے اس حدیث میں بیان کیا ہے کہ آپ نے فرمایا: اسے ہر مسلمان پڑھ سکے گا۔

3762۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ عَنْ أَبِي الدَّهْمَاءِ قَالَ سَمِعْتُ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ يُحَدِّثُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ سَمِعَ بِالدَّجَّالِ فَلْيَنْأَ عَنْهُ فَوَاللَّهِ إِنَّ الرَّجُلَ لَيَأْتِيهِ وَهُوَ يَحْسِبُ أَنَّهُ مُؤْمِنٌ فَيَتَّبِعُهُ مِمَّا يَبْعَثُ بِهِ مِنَ الشُّبُهَاتِ أَوْ لِمَا يَبْعَثُ بِهِ مِنَ الشُّبُهَاتِ هَكَذَا قَالَ

ابوالدہماء نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو کوئی دجال کے بارے سنے، تو اسے چاہیے کہ وہ اس سے دور رہے۔ قسم بخدا! جو آدمی اس کے پاس آئے گا، تو وہ یہ گمان کرے گا کہ یہ مومن ہے اور پھر ان شبہات میں وہ اس کی پیروی کرے گا جن کے ساتھ اللہ تعالیٰ اسے بھیجے گا یا جن شبہات کے لیے اللہ تعالیٰ اسے بھیجے گا جیسا کہ آپ ﷺ نے فرمایا۔

3763۔ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ حَدَّثَنِي بَحِيرٌ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ جُنَادَةَ بْنِ أَبِي أُمَيَّةَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّهُ حَدَّثَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ إِنِّي قَدْ حَدَّثْتُكُمْ عَنِ الدَّجَّالِ حَتَّى خَشِيتُ أَنْ لَا تَعْقِلُوا إِنَّ مَسِيحَ الدَّجَّالِ رَجُلٌ قَصِيرٌ أَفْحَجُ جَعْدٌ أَعْوَرُ مَطْمُوسُ الْعَيْنِ لَيْسَ بِنَاتِئَةٍ وَلَا حَجْرَاءَ فَإِنْ أُلْبِسَ عَلَيْكُمْ فَاعْلَمُوا أَنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِأَعْوَرَ قَالَ أَبُو دَاوُد عَمْرُو بْنُ الْأَسْوَدِ وَلِيَ الْقَضَاءَ

جنادہ بن ابی امیہ نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے ان کے سامنے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ میں نے تمہیں دجال کے بارے بتادیا ہے۔ اس کے باوجود مجھے یہ خوف ہے کہ تم اسے نہ جان سکو۔ بلاشبہ مسیح دجال چھوٹے قد کا آدمی ہے، چلتے وقت اس کی ٹانگوں کے درمیان فاصلہ ہوگا، بال گھونگریالے ہوں گے، کانا ہوگا، آنکھ کی جگہ ہموار ہوگی (یعنی سرے سے آنکھ نہیں ہوگی) یعنی نہ اوپر اٹھی ہوگی اور نہ ہی اندر دھنسی ہوگی۔ پس اگر تمہیں شک میں ڈالا جائے تو یہ یقین جانو کہ تمہارا رب کانا نہیں ہے۔ ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ عمرو بن اسود منصب قضا پر فائز ہوئے۔

3764۔ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ صَالِحٍ الدِّمَشْقِيُّ الْمُؤَذِّنُ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ حَدَّثَنَا ابْنُ جَابِرٍ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ جَابِرٍ الطَّائِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ الْكِلَابِيِّ قَالَ ذَكَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الدَّجَّالَ فَقَالَ إِنْ يَخْرُجْ وَأَنَا فِيكُمْ فَأَنَا حَجِيجُهُ دُونَكُمْ وَإِنْ يَخْرُجْ وَلَسْتُ فِيكُمْ فَامْرُؤٌ حَجِيجُ نَفْسِهِ وَاللهُ خَلِيفَتِي عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ فَمَنْ أَدْرَكَهُ مِنْكُمْ فَلْيَقْرَأْ عَلَيْهِ فَوَاتِحَ سُورَةِ الْكَهْفِ فَإِنَّهَا جِوَارُكُمْ مِنْ فِتْنَتِهِ قُلْنَا وَمَا لَبْثُهُ فِي الْأَرْضِ قَالَ أَرْبَعُونَ يَوْمًا يَوْمٌ كَسَنَةٍ وَيَوْمٌ كَشَهْرٍ وَيَوْمٌ كَجُمُعَةٍ وَسَائِرُ أَيَّامِهِ كَأَيَّامِكُمْ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ هَذَا الْيَوْمُ الَّذِي كَسَنَةٍ أَتَكْفِينَا فِيهِ صَلَاةُ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ قَالَ لَا اقْدُرُوا لَهُ قَدْرَهُ ثُمَّ يَنْزِلُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عِنْدَ الْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ شَرْقِيَّ دِمَشْقَ فَيُدْرِكُهُ عِنْدَ بَابِ لُدٍّ فَيَقْتُلُهُ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ضَمْرَةُ عَنِ السَّيْبَانِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ وَذَكَرَ الصَّلَوَاتِ مِثْلَ مَعْنَاهُ

نواس بن سمعان کلابی نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دجال کا ذکر کیا اور فرمایا: اگر وہ ظاہر ہوا اور میں تم میں موجود ہوا، تب تم سے پہلے میں اس کا خصم اور مدمقابل ہوں گا۔ اور اگر وہ اس حال میں ظاہر ہوا کہ میں تم میں موجود نہ ہوا تو پھر ہر آدمی اپنی طرف سے خود مدمقابل ہوگا (اور دفاع اس کے اپنے ذمہ ہوگا) اور اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کے لیے میرا خلیفہ ہے۔ پس تم میں سے جو کوئی اسے پالے، تو اسے چاہیے کہ وہ اس پر سورۂ کہف کی پہلی آیات پڑھے، کیونکہ یہ آیات اس کے فتنہ سے امن اور پناہ دینے والی ہیں۔ ہم نے عرض کی: زمین میں وہ کتنی دیر تک ٹھہرا رہے گا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: چالیس دن،

پہلا دن سال کے برابر ہوگا، دوسرا دن مہینے کی مثل ہوگا، تیسرا دن ہفتہ کے برابر ہوگا اور بقیہ تمام دن تمہارے ان ایام کی مثل ہوں گے۔ تو ہم نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ وہ دن جو سال کے برابر ہوگا کیا اس میں ہمارے لیے ایک دن اور ایک رات کی نمازیں کافی ہوں گی؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں، تم اس دن (عام) دن رات کی مقدار کا اندازہ کر لینا۔ بعد ازاں حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام شہر دمشق کے مشرق میں سفید مینارہ کے پاس نزول فرمائیں گے اور آپ اسے باب لد (جو بیت المقدس کے قریب ایک گاؤں ہے) کے پاس پائیں گے اور اسے قتل کر دیں گے۔

عیسیٰ بن محمد، حمزہ نے سیبانی عن عمرو بن عبداللہ عن ابی امامۃ عن النبی ﷺ کی سند سے بھی اسی طرح بیان کیا ہے اور اسی کے ہم معنی نمازوں کا بھی ذکر کیا ہے۔

3765۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ حَدِيثِ أَبِي الدَّرْدَاءِ يَرْوِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ حَفِظَ عَشْرَ آيَاتٍ مِنْ أَوَّلِ سُورَةِ الْكَهْفِ عُصِمَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَكَذَا قَالَ هِشَامٌ الدَّسْتُوَائِيُّ عَنْ قَتَادَةَ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ مَنْ حَفِظَ مِنْ خَوَاتِيمِ سُورَةِ الْكَهْفِ وَ قَالَ شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ مِنْ آخِرِ الْكَهْفِ

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جس کسی نے سورۂ کہف کی ابتدائی دس آیات یاد کر لیں اسے دجال کے فتنہ سے محفوظ رکھا جائے گا۔

ابوداؤد نے بیان کیا ہے: اسی طرح ہشام دستوائی نے قتادہ سے بھی روایت کیا ہے مگر اس میں ہے کہ آپ نے فرمایا: جس نے سورۂ کہف کی آخری آیات یاد کر لیں اور شعبہ نے قتادہ سے من آخر الکہف کے الفاظ بیان کیے ہیں۔

3766۔ حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ آدَمَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ نَبِيٌّ يَعْنِي عِيسَى وَإِنَّهُ نَازِلٌ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَاعْرِفُوهُ رَجُلٌ مَرْبُوعٌ إِلَى الْحُمْرَةِ وَالْبَيَاضِ بَيْنَ مُمَصَّرَتَيْنِ كَأَنَّ رَأْسَهُ يَقْطُرُ وَإِنْ لَمْ يُصِبْهُ بَلَلٌ فَيُقَاتِلُ النَّاسَ عَلَى الْإِسْلَامِ فَيَدُقُّ الصَّلِيبَ وَيَقْتُلُ الْخِنْزِيرَ وَيَضَعُ الْجِزْيَةَ وَيُهْلِكُ اللَّهُ فِي زَمَانِهِ الْمِلَلَ كُلَّهَا إِلَّا الْإِسْلَامَ وَيُهْلِكُ الْمَسِيحَ الدَّجَّالَ فَيَمْكُثُ فِي الْأَرْضِ أَرْبَعِينَ سَنَةً ثُمَّ يُتَوَفَّى فَيُصَلِّي عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میرے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے درمیان اور کوئی نبی نہ ہوگا اور وہ نزول فرمائیں گے اور جب تم انہیں دیکھو تو تم ان کی (اس طرح) پہچان کر لو کہ وہ درمیانی قد و قامت کے آدمی ہیں ان کی رنگت سرخی و سفیدی کے مابین ہے۔ ان کا لباس ہلکے زرد رنگ کا ہوگا اور ان کے سر کے بال اس طرح ہوں گے، گویا ان سے پانی کے قطرات ٹپک رہے ہیں اگرچہ اس تک تری بھی نہ پہنچی ہو۔ وہ اسلام کے نام پر لوگوں سے قتال کریں گے اور صلیب کو توڑ ڈالیں گے اور خنزیر کو قتل کر دیں گے اور آپ جزیہ کو ساقط کر دیں گے (یعنی اس وقت دو میں سے ایک کام ہوگا یا قبول اسلام یا پھر قتل) اللہ تعالیٰ اس زمانے میں دین اسلام کے سوا تمام ادیان کو ختم کر دے گا اور وہ مسیح دجال کو ہلاک کریں گے اور زمین

پر چالیس سال تک زندہ باقی رہیں گے۔ بعدازاں وصال فرمائیں گے اور مسلمان ان پر نماز جنازہ ادا کریں گے۔

بَابٌ فِي خَبَرِ الْجَسَّاسَةِ (دجال کے جاسوس کا بیان)

3767۔ حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَخَّرَ الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ ذَاتَ لَيْلَةٍ ثُمَّ خَرَجَ فَقَالَ إِنَّهُ حَبَسَنِي حَدِيثٌ كَانَ يُحَدِّثُنِيهِ تَمِيمٌ الدَّارِيُّ عَنْ رَجُلٍ كَانَ فِي جَزِيرَةٍ مِنْ جَزَائِرِ الْبَحْرِ فَإِذَا أَنَا بِامْرَأَةٍ تَجُرُّ شَعْرَهَا قَالَ مَا أَنْتِ قَالَتْ أَنَا الْجَسَّاسَةُ اذْهَبْ إِلَى ذَلِكَ الْقَصْرِ فَأَتَيْتُهُ فَإِذَا رَجُلٌ يَجُرُّ شَعْرَهُ مُسَلْسَلٌ فِي الْأَغْلَالِ يَنْزُو فِيمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ فَقُلْتُ مَنْ أَنْتَ قَالَ أَنَا الدَّجَّالُ خَرَجَ نَبِيُّ الْأُمِّيِّينَ بَعْدُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ أَطَاعُوهُ أَمْ عَصَوْهُ قُلْتُ بَلْ أَطَاعُوهُ قَالَ ذَاكَ خَيْرٌ لَهُمْ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ أَبِي يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ حُسَيْنًا الْمُعَلِّمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ بُرَيْدَةَ حَدَّثَنَا عَامِرُ بْنُ شَرَاحِيلَ الشَّعْبِيُّ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَتْ سَمِعْتُ مُنَادِيَ رَسُولِ اللهِ ﷺ يُنَادِي أَنَّ الصَّلَاةَ جَامِعَةٌ فَخَرَجْتُ فَصَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَلَمَّا قَضَى رَسُولُ اللهِ ﷺ صَلَاتَهُ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَضْحَكُ قَالَ لِيَلْزَمْ كُلُّ إِنْسَانٍ مُصَلَّاهُ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُونَ لِمَ جَمَعْتُكُمْ قَالُوا اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ إِنِّي مَا جَمَعْتُكُمْ لِرَهْبَةٍ وَلَا رَغْبَةٍ وَلَكِنْ جَمَعْتُكُمْ أَنَّ تَمِيمًا الدَّارِيَّ كَانَ رَجُلًا نَصْرَانِيًّا فَجَاءَ فَبَايَعَ وَأَسْلَمَ وَحَدَّثَنِي حَدِيثًا وَافَقَ الَّذِي حَدَّثْتُكُمْ عَنِ الدَّجَّالِ حَدَّثَنِي أَنَّهُ رَكِبَ فِي سَفِينَةٍ بَحْرِيَّةٍ مَعَ ثَلَاثِينَ رَجُلًا مِنْ لَخْمٍ وَجُذَامٍ فَلَعِبَ بِهِمُ الْمَوْجُ شَهْرًا فِي الْبَحْرِ وَأَرْفَئُوا إِلَى جَزِيرَةٍ حِينَ مَغْرِبِ الشَّمْسِ فَجَلَسُوا فِي أَقْرُبِ السَّفِينَةِ فَدَخَلُوا الْجَزِيرَةَ فَلَقِيَتْهُمْ دَابَّةٌ أَهْلَبُ كَثِيرَةُ الشَّعْرِ قَالُوا وَيْلَكِ مَا أَنْتِ قَالَتْ أَنَا الْجَسَّاسَةُ انْطَلِقُوا إِلَى هَذَا الرَّجُلِ فِي هَذَا الدَّيْرِ فَإِنَّهُ إِلَى خَبَرِكُمْ بِالْأَشْوَاقِ قَالَ لَمَّا سَمَّتْ لَنَا رَجُلًا فَرِقْنَا مِنْهَا أَنْ تَكُونَ شَيْطَانَةً فَانْطَلَقْنَا سِرَاعًا حَتَّى دَخَلْنَا الدَّيْرَ فَإِذَا فِيهِ أَعْظَمُ إِنْسَانٍ رَأَيْنَاهُ قَطُّ خَلْقًا وَأَشَدُّهُ وَثَاقًا مَجْمُوعَةٌ يَدَاهُ إِلَى عُنُقِهِ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ وَسَأَلَهُمْ عَنْ نَخْلِ بَيْسَانَ وَعَنْ عَيْنِ زُغَرَ وَعَنِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ قَالَ إِنِّي أَنَا الْمَسِيحُ وَإِنَّهُ يُوشِكُ أَنْ يُؤْذَنَ لِي فِي الْخُرُوجِ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ وَإِنَّهُ فِي بَحْرِ الشَّامِ أَوْ بَحْرِ الْيَمَنِ لَا بَلْ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَا هُوَ مَرَّتَيْنِ وَأَوْمَأَ بِيَدِهِ قِبَلَ الْمَشْرِقِ قَالَتْ حَفِظْتُ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَسَاقَ الْحَدِيثَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صُدْرَانَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ مُجَالِدِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَامِرٍ قَالَ حَدَّثَتْنِي فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ وَكَانَ لَا يَصْعَدُ عَلَيْهِ إِلَّا يَوْمَ جُمُعَةٍ قَبْلَ يَوْمِئِذٍ ثُمَّ ذَكَرَ هَذِهِ الْقِصَّةَ قَالَ أَبُو دَاوُد وَابْنُ صُدْرَانَ بَصْرِيٌّ غَرِقَ فِي الْبَحْرِ مَعَ ابْنِ مِسْوَرٍ لَمْ يَسْلَمْ مِنْهُمْ غَيْرُهُ حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى أَخْبَرَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ جُمَيْعٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ عَلَى الْمِنْبَرِ إِنَّهُ بَيْنَمَا أُنَاسٌ يَسِيرُونَ فِي الْبَحْرِ فَنَفِدَ طَعَامُهُمْ فَرُفِعَتْ لَهُمْ جَزِيرَةٌ فَخَرَجُوا يُرِيدُونَ الْخُبْزَ فَلَقِيَتْهُمُ الْجَسَّاسَةُ قُلْتُ لِأَبِي سَلَمَةَ وَمَا الْجَسَّاسَةُ قَالَ امْرَأَةٌ تَجُرُّ شَعْرَ جِلْدِهَا وَرَأْسِهَا قَالَتْ فِي هَذَا الْقَصْرِ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ وَسَأَلَ عَنْ نَخْلِ

بَيْسَانَ وَعَنْ عَيْنِ زُغَرَ قَالَ هُوَ الْمَسِيحُ فَقَالَ لِي ابْنُ أَبِي سَلَمَةَ إِنَّ فِي هَذَا الْحَدِيثِ شَيْئًا مَا حَفِظْتُهُ قَالَ شَهِدَ جَابِرٌ أَنَّهُ هُوَ ابْنُ صَيَّادٍ قُلْتُ فَإِنَّهُ قَدْ مَاتَ قَالَ وَإِنْ مَاتَ قُلْتُ فَإِنَّهُ أَسْلَمَ قَالَ وَإِنْ أَسْلَمَ قُلْتُ فَإِنَّهُ قَدْ دَخَلَ الْمَدِينَةَ قَالَ وَإِنْ دَخَلَ الْمَدِينَةَ

حضرت ابوسلمہ نے فاطمہ بنت قیس سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک رات عشاء کی نماز میں تاخیر کی پھر آپ تشریف لائے اور فرمایا: مجھے ایک بات نے روکے رکھا ہے جو تمیم داری ایک آدمی کے بارے میں بیان کررہے تھے کہ وہ سمندر کے جزیروں میں سے ایک جزیرے میں تھے کہ اچانک میرے سامنے ایک عورت آئی جو اپنے بالوں کو کھینچ رہی تھی۔ انہوں نے اس سے پوچھا: تو کون ہے؟ اس نے جواب دیا: میں جاسوس ہوں۔ تو اس محل کے اندر جا۔ چنانچہ میں اس میں آیا (تو دیکھا) ایک آدمی اپنے بال کھینچ رہا ہے اور وہ زنجیروں کے ساتھ جکڑا ہوا ہے (اور انہیں آہنی طوقوں میں) وہ زمین وآسمان کے مابین اچھل رہا ہے۔ تو میں نے اس سے کہا: تو کون ہے؟ اس نے کہا: میں دجال ہوں، کیا نبی الامی تشریف لا چکے ہیں؟ میں نے کہا: ہاں۔ پھر اس نے کہا: کیا لوگوں نے ان کی اطاعت کی ہے یا ان کی نافرمانی کی ہے؟ میں نے کہا: لوگوں نے ان کی اطاعت وفرمانبرداری کی ہے۔ تو اس نے کہا: یہ ان کے لیے بہتر ہے۔ حجاج بن ابی یعقوب، عبدالصمد، عبدالوارث نے بیان کیا: میں نے حسین معلم سے سنا، عبداللہ بن بریدہ، عامر بن شراحیل شعبی نے فاطمہ بنت قیس سے روایت کیا کہ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے منادی کو سنا، وہ ندا دے رہا ہے: بے شک نماز تیار ہے، اس کے لیے جمع ہو جاؤ۔ پس میں نکلا اور رسول اللہ ﷺ کی معیت میں نماز ادا کی۔ جب رسول اللہ ﷺ اپنی نماز مکمل کر چکے تو آپ منبر پر تشریف فرما ہوئے اور آپ مسکرانے لگے اور فرمایا: ہر آدمی اپنی جائے نماز پر ہی بیٹھا رہے۔ پھر ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو میں نے تمہیں کیوں جمع کیا ہے؟ صحابہ کرام نے عرض کی: اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول معظم ﷺ ہی بہتر جانتے ہیں۔ پھر فرمایا: میں نے تمہیں کسی ترہیب وترغیب کے لیے جمع نہیں کیا۔ بلکہ میں نے تمہیں (یہ بتانے کے لیے) جمع کیا ہے کہ تمیم داری ایک نصرانی آدمی تھا، وہ حاضر ہوا، اس نے بیعت کی اور دین اسلام قبول کر لیا اور اس نے مجھے ایک بات بیان کی جو اس کے موافق ہے جو کچھ میں نے تمہیں دجال کے بارے فرمایا ہے کہ وہ بنی لخم اور جذام سے تعلق رکھنے والے تیس آدمیوں کے ہمراہ ایک بحری جہاز میں سوار ہوا اور ایک مہینہ تک موجیں انہیں سمندر میں ہی حرکت دیتی رہی اور بالآخر وہ غروب آفتاب کے وقت ایک جزیرہ کے قریب لنگر انداز ہونے کی جگہ جا پہنچے۔ وہاں وہ اتر کر قریب ہی چھوٹی کشتیوں میں جا بیٹھے اور جزیرہ میں داخل ہو گئے۔ تو وہاں انہیں ایک بہت بڑا کثیر بالوں والا جانور ملا۔ تو انہوں نے کہا: تیری بربادی ہو تو کون ہے؟ اس نے جواب دیا: میں (دجال کا) جاسوس ہوں۔ تم اس آدمی کے پاس چلو جو اس دیر (عیسائیوں کی عبادت گاہ) میں ہے کیونکہ وہ تمہاری خبر کا بہت زیادہ اشتیاق اور رغبت رکھتا ہے۔ تمیم داری نے کہا کہ جب اس نے ہمارے سامنے اس آدمی کا نام لیا تو ہمیں اس سے خوف آنے لگا کہ کہیں یہ شیطان نہ ہو۔ چنانچہ ہم تیزی سے چل پڑے۔ یہاں تک کہ ہم اس دیر میں داخل ہو گئے۔ تو اس میں اتنا بڑا انسان تھا کہ ہم نے کبھی بھی مخلوق میں سے اس کی مثل نہ دیکھا تھا۔ وہ لوہے کی بیڑیوں میں سخت جکڑا ہوا تھا اور اس کے ہاتھ اس کی گردن سے

بندھے ہوئے تھے۔ پھر راوی نے آخر تک یہ حدیث بیان کی۔ اور پھر اس نے ان سے بیسان (یہ شام کی سرحد پر اردن کا ایک شہر ہے۔ کہا جاتا ہے کہ لسان الارض ہے جو حوران اور فلسطین کے درمیان واقع ہے) نخلستان کے بارے اور زغر (یہ بھی شام کا ایک گاؤں ہے) کے چشمے کے بارے اور النبی الامی کے بارے پوچھا اور اس نے بتایا کہ میں مسیح دجال ہوں اور قریب ہے کہ مجھے (یہاں سے) نکلنے کی اجازت دے دی جائے گی۔ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک وہ بحر شام میں ہے یا بحر یمن میں ہے، نہیں بلکہ وہ مشرق کی جانب ہے۔ آپ ﷺ نے اسی طرح دو بار فرمایا اور اپنے ہاتھ مبارک سے مشرق کی جانب اشارہ بھی کیا۔ فاطمہ کہتی ہیں: میں نے اسے رسول اللہ ﷺ سے سن کر یاد کیا ہے۔

محمد بن صدران، معتمر، اسماعیل بن ابی خالد نے مجالد بن سعید سے انہوں نے عامر سے بیان کیا کہ اس نے کہا: مجھے فاطمہ بنت قیس نے حدیث بیان کی کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے ظہر کی نماز پڑھی پھر منبر پر تشریف فرما ہوئے۔ حالانکہ اس دن سے پہلے آپ جمعہ کے سوا کسی دن منبر پر تشریف نہ لے جاتے تھے۔ پھر آپ نے یہ واقعہ بیان فرمایا۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ ابن صدران بصری، ابن مسور کے ساتھ سمندر میں ڈوب گیا اور ان میں سے اس کے سوا کوئی اسلام نہ لایا۔

واصل بن عبدالاعلیٰ نے بیان کیا کہ ہمیں ابن فضیل نے ولید بن عبداللہ بن جمیع سے انہوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمن سے اور انہوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دن منبر پر ارشاد فرمایا: اس اثناء میں کہ کچھ لوگ سمندر میں سفر کر رہے تھے تو ان کا کھانا ختم ہو گیا۔ چنانچہ انہیں ایک جزیرہ میں پہنچایا گیا تو وہ کھانا تلاش کرنے کے ارادہ سے نکلے۔ تو اسی دوران انہیں ایک جساسہ (جاسوس) ملی۔ (ولید کہتے ہیں کہ) میں نے ابوسلمہ سے پوچھا کہ جساسہ کون ہے؟ تو انہوں نے بتایا: وہ ایک عورت ہے جو اپنی جلد اور اپنے سر کے بال کھینچ رہی تھی۔ اس نے کہا: اس محل میں چلو۔ آگے راوی نے پوری حدیث ذکر کی اور دجال نے بیسان کے نخلستان اور زغر کے چشمے کے بارے پوچھا۔ پھر اس نے کہا: وہ دجال ہے۔ تو ابن ابی سلمہ نے مجھے کہا: بے شک اس حدیث میں کچھ چیزیں ہیں جو مجھے یاد نہیں رہیں۔ (ابوسلمہ) نے کہا: حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے قسم کھائی کہ وہ ابن صیاد ہی ہے۔ میں نے کہا: وہ تو مر گیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: اگرچہ وہ مر جائے۔ پھر میں نے کہا: وہ اسلام لے آیا تھا۔ انہوں نے کہا: اگرچہ وہ اسلام لے آئے۔ میں نے کہا: وہ تو مدینہ طیبہ میں داخل ہوا تھا۔ انہوں نے کہا: اگرچہ وہ مدینہ طیبہ میں داخل ہوا ہو۔

بَابٌ فِي خَبَرِ ابْنِ صَائِدٍ (ابن صائد کا بیان)

3768۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ خُشَيْشُ بْنُ أَصْرَمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّ بِابْنِ صَائِدٍ فِي نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فِيهِمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَهُوَ يَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ عِنْدَ أُطُمِ بَنِي مَغَالَةَ وَهُوَ غُلَامٌ فَلَمْ يَشْعُرْ حَتَّى ضَرَبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ظَهْرَهُ بِيَدِهِ ثُمَّ قَالَ أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ قَالَ فَنَظَرَ إِلَيْهِ ابْنُ صَيَّادٍ[1] فَقَالَ أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ الْأُمِّيِّينَ ثُمَّ قَالَ ابْنُ صَيَّادٍ لِلنَّبِيِّ ﷺ أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ فَقَالَ لَهُ

1۔ دیگر نسخوں میں ابن صیاد ہے۔

النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم آمَنْتُ بِاللهِ وَرُسُلِهِ ثُمَّ قَالَ لَهُ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم مَا يَأْتِيكَ قَالَ يَأْتِينِي صَادِقٌ وَكَاذِبٌ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم خُلِطَ عَلَيْكَ الْأَمْرُ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم إِنِّي قَدْ خَبَأْتُ لَكَ خَبِيئَةً وَخَبَأَ لَهُ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِينٍ قَالَ ابْنُ صَيَّادٍ هُوَ الدُّخُّ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم اخْسَأْ فَلَنْ تَعْدُوَ قَدْرَكَ فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللهِ ائْذَنْ لِي فَأَضْرِبَ عُنُقَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم إِنْ يَكُنْ فَلَنْ تُسَلَّطَ عَلَيْهِ يَعْنِي الدَّجَّالَ وَإِلَّا يَكُنْ هُوَ فَلَا خَيْرَ فِي قَتْلِهِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کرام کی جماعت کے ہمراہ ابن صائد کے پاس سے گزرے، ان میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بھی تھے اور ابن صائد بنی مغالہ (یہودیوں کا ایک قبیلہ) کے قلعے کے پاس بچوں سے کھیل رہا تھا اور وہ بھی بچہ تھا۔ اسے (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کا) علم ہی نہ ہوا۔ یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی پشت پر اپنا ہاتھ مارا۔ پھر فرمایا: کیا تو شہادت دیتا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں۔ راوی کا بیان ہے کہ ابن صیاد نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھا اور کہا: میں شہادت دیتا ہوں کہ تم رسول الامیین ہوں۔ پھر ابن صیاد نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا: کیا آپ شہادت دیتے ہیں کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں؟ تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسے فرمایا: میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں پر ایمان لایا۔ بعد ازاں حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا: تیرے پاس کیا آتا ہے؟ اس نے کہا: میرے پاس تو سچے اور جھوٹے (سب) آتے ہیں۔ تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا: تجھ پر معاملہ مشتبہ کر دیا گیا ہے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلاشبہ میں نے تیرے لیے (اپنے دل میں) کچھ چھپا رکھا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لیے یہ آیت چھپا رکھی تھی: يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِينٍ تو ابن صیاد نے کہا: وہ دخ ہے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دور ہو جا تو ہرگز اپنے حقیر سے انداز سے تجاوز نہیں کر سکے گا۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی یارسول اللہ! مجھے اجازت عطا فرمایئے تاکہ میں اسے قتل کر دوں۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر یہ وہ ہے (یعنی دجال) تو پھر تمہیں اس پر غلبہ نہیں دیا جائے گا۔ اگر وہ نہیں ہے تو پھر اسے قتل کرنے میں کوئی بہتری اور بھلائی نہیں ہے (کیونکہ یہودی امن وصلح سے رہ رہے ہیں)۔

3769۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُولُ وَاللهِ مَا أَشُكُّ أَنَّ الْمَسِيحَ الدَّجَّالَ ابْنُ صَيَّادٍ

موسیٰ بن عقبہ نے حضرت نافع سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے بیان کیا: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے تھے: قسم بخدا! مجھے کوئی شک نہیں ہے کہ مسیح دجال ابن صیاد ہے۔

3770۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ رَأَيْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَحْلِفُ بِاللهِ أَنَّ ابْنَ صَائِدٍ[1] الدَّجَّالُ فَقُلْتُ تَحْلِفُ بِاللهِ فَقَالَ إِنِّي سَمِعْتُ عُمَرَ يَحْلِفُ عَلَى ذَلِكَ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم فَلَمْ يُنْكِرْهُ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم

محمد بن منکدر نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کو دیکھا، وہ اللہ تعالیٰ کی قسم اٹھا کر کہتے تھے کہ

1۔ دیگر نسخوں میں ابن صیاد ہے۔

ابن صائد ہی دجال ہے۔ تو میں نے ان سے عرض کی: آپ اس پر اللہ تعالیٰ کی قسم کھا رہے ہیں۔ تو انہوں نے فرمایا: میں نے اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ کے پاس قسم اٹھاتے ہوئے سنا ہے اور رسول اللہ ﷺ نے انہیں منع نہیں فرمایا ہے۔

3771۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ يَعْنِي ابْنَ مُوسَى حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَالِمٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ فَقَدْنَا ابْنَ صَيَّادٍ يَوْمَ الْحَرَّةِ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: ہم نے ابن صیاد کو یوم الحرہ کو گم کر دیا (یوم الحرہ سے مراد وہ دن ہے جس میں یزید کی فوجوں نے مدینہ طیبہ پر حملہ کیا اور سارے آداب کو پامال کرتے ہوئے اہل مدینہ کا قتل عام کیا)۔

3772۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ[1] بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَخْرُجَ ثَلَاثُونَ دَجَّالُونَ كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ رَسُولُ اللهِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت قائم نہیں ہو گی یہاں تک کہ تیس دجال ظاہر ہوں گے اور ان میں سے ہر کوئی یہ دعویٰ کرے گا کہ وہ اللہ کا رسول ہے۔ (معلوم ہوا ابن صیاد بھی انہیں میں سے ایک ہے نہ کہ اس سے مراد وہ ہے جو قیامت کے قریب ظاہر ہو گا۔ واللہ اعلم)

3773۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَخْرُجَ ثَلَاثُونَ كَذَّابًا دَجَّالًا كُلُّهُمْ يَكْذِبُ عَلَى اللهِ وَعَلَى رَسُولِهِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ الْجَرَّاحِ عَنْ جَرِيرٍ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ قَالَ عَبِيدَةُ السَّلْمَانِيُّ بِهَذَا الْخَبَرِ قَالَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ فَقُلْتُ لَهُ أَتَرَى هَذَا مِنْهُمْ يَعْنِي الْمُخْتَارَ فَقَالَ عَبِيدَةُ أَمَا إِنَّهُ مِنَ الرُّؤُسِ

حضرت ابو سلمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت قائم نہیں ہو گی یہاں تک کہ تیس کذاب دجال ظاہر ہوں گے۔ وہ تمام کے تمام اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول معظم ﷺ کے خلاف جھوٹ بولیں گے۔

عبداللہ بن جراح نے جریر عن مغیرہ عن ابراہیم کی سند سے بیان کیا کہ عبیدہ سلمانی نے یہ خبر بیان کی اور اسی طرح ذکر کی۔ تو میں نے عبیدہ سے کہا: تمہاری کیا رائے ہے یہ مختار (بن ابی عبید) بھی ان میں سے ہے (یعنی دجالوں میں سے)؟ تو عبیدہ نے کہا: ہاں یہ تو سرداروں میں سے ہے۔

بَابُ الْأَمْرِ وَالنَّهْيِ (امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا بیان)

3774۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ رَاشِدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ بَذِيمَةَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّ أَوَّلَ مَا دَخَلَ النَّقْصُ عَلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ كَانَ الرَّجُلُ يَلْقَى الرَّجُلَ فَيَقُولُ يَا هَذَا اتَّقِ اللهَ وَدَعْ مَا تَصْنَعُ فَإِنَّهُ لَا يَحِلُّ لَكَ ثُمَّ يَلْقَاهُ مِنَ الْغَدِ فَلَا يَمْنَعُهُ ذَلِكَ أَنْ يَكُونَ أَكِيلَهُ وَشَرِيبَهُ

1۔ ایک نسخہ میں عبیداللہ ہے۔

وَقَعِيدَهُ فَلَمَّا فَعَلُوا ذَلِكَ ضَرَبَ اللهُ قُلُوبَ بَعْضِهِمْ بِبَعْضٍ[1] ثُمَّ قَالَ لُعِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ عَلَى لِسَانِ دَاوُدَ وَعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ إِلَى قَوْلِهِ فَاسِقُونَ ثُمَّ قَالَ كَلَّا وَاللهِ لَتَأْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَلَتَنْهَوُنَّ عَنِ الْمُنْكَرِ وَلَتَأْخُذُنَّ عَلَى يَدَيِ الظَّالِمِ وَلَتَأْطُرُنَّهُ عَلَى الْحَقِّ أَطْرًا وَلَتَقْصُرُنَّهُ عَلَى الْحَقِّ قَصْرًا حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا أَبُو شِهَابٍ الْحَنَّاطُ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِهِ زَادَ أَوْ لَيَضْرِبَنَّ اللهُ بِقُلُوبِ بَعْضِكُمْ عَلَى بَعْضٍ ثُمَّ لَيَلْعَنَنَّكُمْ كَمَا لَعَنَهُمْ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ الْمُحَارِبِيُّ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ سَالِمٍ الْأَفْطَسِ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ وَرَوَاهُ خَالِدٌ الطَّحَّانُ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ پہلی کمزوری اور نقص جو بنی اسرائیل میں داخل ہوا (وہ یہ تھا) کہ ایک آدمی دوسرے آدمی کو ملتا تھا اور اسے یہ کہتا: اے فلاں! تو اللہ تعالیٰ سے ڈر اور جو کچھ تو کر رہا ہے اسے چھوڑ دے، کیونکہ ایسا کرنا تیرے لیے حلال نہیں ہے۔ پھر وہ دوسرے دن اس سے ملاقات کرتا لیکن اسے ایسا کرنے سے منع نہ کرتا (اس لیے کہ) وہ کھانے پینے اور سنگت اختیار کرنے میں وہ اس کے ساتھ شامل ہو جاتا (چنانچہ جب اسی طرح خود کرنے لگتا تو پھر اسے برائی چھوڑنے اور نیکی کی تلقین کرنے سے باز رہتا)۔ پس جب انہوں نے اسی طرح کیا تو اللہ تعالیٰ نے ان کے دل آپس میں ایک دوسرے کے موافق کر دیے۔ (یعنی ان کے جو نیکی کی تلقین کرتے تھے اور ان کے جو معصیت کا ارتکاب کرتے تھے)۔ پھر فرمایا: لُعِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ عَلَى لِسَانِ دَاوُدَ وَعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ إِلَى قَوْلِهِ فَاسِقُونَ (کہ بنی اسرائیل کے کافروں پر داؤد علیہ السلام اور عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کی زبان سے لعنت کی گئی ہے) پھر فرمایا: ہرگز نہیں۔ قسم بخدا! تم ضرور بہ ضرور نیکی کا حکم دو گے اور برائی سے منع کرو گے اور ظالم کے ہاتھ پکڑو گے اور تم اسے اس طرح راہ حق پر ڈال دو گے جیسا کہ حق ہے اور تم اسے حق پر ہی محصور کر دو گے۔ خلف بن شام، ابوشہاب الحناط نے عطاء بن مسیب عن عمرو بن مرۃ عن سالم عن ابی عبیدہ عن ابن مسعود عن النبی ﷺ کی سند سے اسی طرح بیان کیا ہے اور اس میں یہ زائد ہے: اللہ تعالیٰ تمہارے بعض کے دلوں کو بعض کے موافق کر دے گا اور پھر تم پر اسی طرح لعنت کرے گا جیسا کہ اس نے ان پر لعنت کی ہے۔

ابوداؤد نے کہا ہے کہ اسے محاربی نے علاء بن مسیب عن عبداللہ بن عمرو بن مرہ عن سالم الافطس عن ابی عبیدہ عن عبداللہ کی سند سے روایت کیا ہے اور خالد نے اسے طحان عن العلاء عن عمرو بن مرۃ عن ابی عبیدہ کی سند سے روایت کیا ہے۔

3775۔ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ عَنْ خَالِدٍ ح وَحَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ الْمَعْنَى عَنْ إِسْمَعِيلَ عَنْ قَيْسٍ قَالَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ بَعْدَ أَنْ حَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّكُمْ تَقْرَءُونَ هَذِهِ الْآيَةَ وَتَضَعُونَهَا عَلَى غَيْرِ مَوَاضِعِهَا عَلَيْكُمْ أَنْفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ قَالَ عَنْ خَالِدٍ وَإِنَّا سَمِعْنَا النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ إِنَّ النَّاسَ إِذَا رَأَوُا الظَّالِمَ فَلَمْ يَأْخُذُوا عَلَى يَدَيْهِ أَوْشَكَ أَنْ يَعُمَّهُمُ اللهُ بِعِقَابٍ وَقَالَ عَمْرٌو عَنْ هُشَيْمٍ وَإِنِّي سَمِعْتُ

[1]۔ ایک نسخہ میں علی بعض ہے۔

رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ مَا مِنْ قَوْمٍ يُعْمَلُ فِيهِمْ بِالْمَعَاصِي ثُمَّ يَقْدِرُونَ عَلَى أَنْ يُغَيِّرُوا ثُمَّ لَا يُغَيِّرُوا إِلَّا يُوشِكُ أَنْ يَعُمَّهُمُ اللهُ مِنْهُ بِعِقَابٍ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَاهُ كَمَا قَالَ خَالِدٌ أَبُو أُسَامَةَ وَجَمَاعَةٌ وَقَالَ شُعْبَةُ فِيهِ مَا مِنْ قَوْمٍ يُعْمَلُ فِيهِمْ بِالْمَعَاصِي هُمْ أَكْثَرُ مِمَّنْ يَعْمَلُهُ

اسماعیل نے قیس سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے بیان کیا: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کرنے کے بعد فرمایا: اے لوگو! بلاشبہ تم یہ آیت پڑھتے ہو اور تم اسے غیر محل پر محمول کرتے ہو (یعنی اس سے صحیح معنی مراد نہیں لیتے) آیت یہ ہے عَلَيْكُمْ أَنْفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ (تم پر اپنے نفسوں کی فکر کرنا لازم ہے جب تم ہدایت پا جاؤ گے تو کوئی گمراہ تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا) یعنی تم اسے عموم اشخاص و اوقات پر محمول کرتے ہو اور یہ سمجھتے ہو کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر مطلقاً واجب نہیں۔ یہ صحیح نہیں ہے۔

وہب نے کہا کہ خالد سے روایت ہے: بلاشبہ ہم نے حضور نبی مکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ لوگ جب ظالم کو دیکھیں (کہ وہ ظلم کر رہا ہے) اور وہ اس کا ہاتھ نہ پکڑیں تو قریب ہے اللہ تعالیٰ انہیں بھی سزا میں شامل کرلے۔

عمرو نے ہشیم سے روایت کیا ہے: بلاشبہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: کوئی بھی قوم جس میں گناہوں کے اعمال کیے جاتے ہوں اور وہ انہیں تبدیل کرنے کی قدرت رکھتے ہوں پھر وہ تبدیل نہ کریں تو قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ ان تمام کو سزا میں شامل کرلے۔ ابوداؤد نے کہا: اور ابواسامہ اور جماعت نے اسی طرح روایت کیا ہے جیسا کہ خالد نے بیان کیا ہے اور شعبہ نے کہا ہے: ایسی کوئی قوم نہیں ہے جس میں گناہ کے اعمال نہ کیے جاتے ہوں۔ درآنحالیکہ وہ گناہ کرنے والوں سے زیادہ ہوں (لیکن وہ انہیں نہ روکیں تو پھر وہ تمام سزا میں گرفتار نہ ہوں۔ معلوم ہوا کہ اگر برائی کو روکنے کی قوت اور قدرت ہو تو اس سے روکنا واجب ہے۔ تاکہ سارے معاشرے کو عذاب الٰہی میں گرفتار ہونے سے بچایا جاسکے۔ لیکن حکمت عملی اور وعظ وارشاد کا حسین انداز اپنانا ہر حال میں لازم وضروری ہے)۔

3776۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ أَظُنُّهُ[1] عَنِ ابْنِ جَرِيرٍ عَنْ جَرِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ مَا مِنْ رَجُلٍ يَكُونُ فِي قَوْمٍ يُعْمَلُ فِيهِمْ بِالْمَعَاصِي يَقْدِرُونَ عَلَى أَنْ يُغَيِّرُوا عَلَيْهِ فَلَا يُغَيِّرُوا إِلَّا أَصَابَهُمُ اللهُ بِعَذَابٍ[2] مِنْ قَبْلِ أَنْ يَمُوتُوا

حضرت جریر (بن عبداللہ بجلی) رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: کوئی آدمی نہیں جو ایسی قوم میں ہو جس میں گناہوں کا عمل کیا جاتا ہو اور وہ قدرت رکھتے ہوں کہ وہ اسے تبدیل کردیں مگر وہ اسے تبدیل نہ کریں تو اللہ تعالیٰ انہیں ان کی موت سے پہلے عذاب میں مبتلا کر دیتا ہے۔

3777۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَهَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ رَجَاءٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَعَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ

1۔ ایک نسخہ میں اظنہ نہیں ہے۔　2۔ دیگر نسخوں میں بِعِقَابٍ ہے۔

اللهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ رَأَى مُنْكَرًا فَاسْتَطَاعَ أَنْ يُغَيِّرَهُ بِيَدِهِ فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهِ وَقَطَعَ هَنَّادٌ بَقِيَّةَ الْحَدِيثِ وَفَّاهُ ابْنُ الْعَلَاءِ فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهِ فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ بِلِسَانِهِ فَبِقَلْبِهِ وَذَلِكَ أَضْعَفُ الْإِيمَانِ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو کوئی برائی کو دیکھے اور وہ اپنے ہاتھ کے ساتھ اسے روکنے کی قدرت رکھتا ہو تو اسے چاہیے کہ وہ اسے اپنے ہاتھ سے روکے، ہناد نے بقیہ حدیث کو کاٹ دیا ہے اور اسے ذکر نہیں کیا۔ لیکن ابن علاء نے اسے مکمل ذکر کیا ہے۔ اور اگر وہ ہاتھ سے روکنے کی طاقت نہ رکھے تو پھر اپنی زبان سے روکے اور اگر اپنی زبان سے روکنے کی طاقت نہ رکھے تو پھر اپنے دل سے (اسے برا جانے) اور یہ ایمان کا کمزور اور ادنیٰ درجہ ہے۔

فائدہ: یہ حدیث طیبہ اس طرف راہنمائی کرتی ہے کہ ہر آدمی پر اپنی حیثیت اور استطاعت کے مطابق معاشرے میں نیکی کو رواج دینے اور برائی کا قلع قمع کرنے میں اپنا کردار ادا کرنا چاہیے۔ اگر اور کچھ بھی ممکن نہ ہو تو برے لوگوں سے دلی نفرت کا اظہار کرنا چاہیے تاکہ ان کے حوصلے پست ہوں اور قوت پکڑنے میں کامیاب نہ ہو سکیں۔ یہی ایمان کی سلامتی کی علامت ہے۔

3778۔ حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْعَتَكِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عُتْبَةَ بْنِ أَبِي حَكِيمٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ جَارِيَةَ اللَّخْمِيُّ حَدَّثَنِي أَبُو أُمَيَّةَ الشَّعْبَانِيُّ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا ثَعْلَبَةَ رضی الله عنه الْخُشَنِيَّ فَقُلْتُ يَا أَبَا ثَعْلَبَةَ كَيْفَ تَقُولُ فِي هَذِهِ الْآيَةِ عَلَيْكُمْ أَنْفُسَكُمْ قَالَ أَمَا وَاللَّهِ لَقَدْ سَأَلْتَ عَنْهَا خَبِيرًا سَأَلْتُ عَنْهَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ بَلِ ائْتَمِرُوا بِالْمَعْرُوفِ وَتَنَاهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ حَتَّى إِذَا رَأَيْتَ شُحًّا مُطَاعًا وَهَوًى مُتَّبَعًا وَدُنْيَا مُؤْثَرَةً وَإِعْجَابَ كُلِّ ذِي رَأْيٍ بِرَأْيِهِ فَعَلَيْكَ يَعْنِي بِنَفْسِكَ وَدَعْ عَنْكَ الْعَوَامَّ فَإِنَّ مِنْ وَرَائِكُمْ أَيَّامَ الصَّبْرِ الصَّبْرُ فِيهِ مِثْلُ قَبْضٍ عَلَى الْجَمْرِ لِلْعَامِلِ فِيهِمْ مِثْلُ أَجْرِ خَمْسِينَ رَجُلًا يَعْمَلُونَ مِثْلَ عَمَلِهِ وَزَادَنِي غَيْرُهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَجْرُ خَمْسِينَ مِنْهُمْ قَالَ أَجْرُ خَمْسِينَ مِنْكُمْ

ابو امیہ شعبانی نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت ابو ثعلبہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا اور کہا: اے ابو ثعلبہ! اس آیت کے بارے میں تم کیا کہتے ہو: عَلَيْكُمْ أَنْفُسَكُمْ "تم پر اپنی فکر کرنا لازم ہے"۔ انہوں نے کہا: قسم بخدا! تو نے اس کے بارے ایک باخبر آدمی سے سوال کیا ہے (یعنی اس سے پوچھا ہے جو اس کے مفہوم کو جانتا ہے) میں نے اس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ سے پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم نیکی اور خیر کا حکم دو اور برائی سے روکتے رہو۔ یہاں تک کہ جب تو ایسا بخل دیکھے جس کی اطاعت کی جائے اور ایسی خواہش دیکھے جس کی پیروی کی جائے اور دنیا دیکھے جسے ترجیح دی جائے اور ہر صاحب رائے کو اپنی رائے کے سبب خود پسندی میں مبتلا دیکھے تو پھر تو اپنے آپ کو لازم پکڑ لے (یعنی فقط اپنی فکر کر) اور عوام کی فکر چھوڑ دے۔ کیونکہ اس وقت تمہارے سامنے صبر کرنے کے دن ہیں اور ان میں صبر کرنا (یعنی نیکی پر استقامت اختیار کرنا) آگ کا انگارہ ہاتھ میں پکڑنے کی مثل ہے۔ ان دنوں میں شریعت پر عمل کرنے والے کے لیے پچاس آدمیوں کی مثل اجر ہوگا۔ جو اس کی طرح عمل کرتے ہیں (عتبہ کے سوا) کسی اور نے یہ اضافہ بیان کیا ہے کہ صحابہ کرام نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ کیا ان

میں سے پچاس آدمیوں کی مثل اجر ہوگا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: (نہیں بلکہ) تم میں سے پچاس آدمیوں کے اجر کی مثل ہو گا۔ (بتانا یہ مقصود ہے کہ یہ برائیاں ایسا شدید اور ہلاکت خیز فتنہ ہیں کہ کوئی نیکی اور خیر کی بات سننے کے لیے تیار نہ ہوگا اور نہ ہی کوئی کسی کی رہنمائی کو قبول کرنے کے لیے تیار ہوگا۔ لہٰذا ایسے حالات میں اپنے ایمان کی حفاظت کرنا اور شریعت پر ثابت قدم رہنا بہت بڑے اجر کا موجب ہوگا۔ واللہ اعلم)

3779۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ أَنَّ عَبْدَ الْعَزِيزِ بْنَ أَبِي حَازِمٍ حَدَّثَهُمْ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ كَيْفَ بِكُمْ وَبِزَمَانٍ أَوْ يُوشِكُ أَنْ يَأْتِيَ زَمَانٌ يُغَرْبَلُ النَّاسُ فِيهِ غَرْبَلَةً تَبْقَى حُثَالَةٌ مِنَ النَّاسِ قَدْ مَرِجَتْ عُهُودُهُمْ وَأَمَانَاتُهُمْ وَاخْتَلَفُوا فَكَانُوا هَكَذَا وَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ فَقَالُوا وَكَيْفَ بِنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ تَأْخُذُونَ مَا تَعْرِفُونَ وَتَذَرُونَ مَا تُنْكِرُونَ وَتُقْبِلُونَ عَلَى أَمْرِ خَاصَّتِكُمْ وَتَذَرُونَ أَمْرَ عَامَّتِكُمْ قَالَ أَبُو دَاوُد هَكَذَا رُوِيَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ[1]

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارے اور زمانے کا کیا حال ہوگا، یا فرمایا قریب ہے کہ وہ زمانہ آئے گا جس میں لوگوں کو چھانی میں چھان دیا جائے (یعنی اس میں اچھے اور نیک لوگ اٹھالیے جائیں گے) اور رذیل اور گھٹیا قسم کے لوگ باقی رہ جائیں گے۔ ان کے معاہدے ٹوٹ جائیں گے، امانتیں فاسد ہو جائیں گی اور ان میں اختلاف عام ہو جائے گا اور وہ اس طرح ہو جائیں گے آپ نے ساتھ ہی ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈال کر جال سا بنایا۔ تو صحابہ کرام نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ ہمیں کیا کرنا چاہیے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم وہ کرتے رہو جسے تم نیکی جانتے ہو اور تم اسے چھوڑ دو جسے تم برا جانتے ہو اور تم صرف اپنے معاملات کی طرف توجہ کرو اور تم عام لوگوں کے معاملات کو چھوڑ دو۔ ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ اسی طرح یہ حدیث حضرت عبداللہ بن عمرو عن النبی ﷺ کی سند سے کئی طرح مروی ہے۔

3780۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ هِلَالِ بْنِ خَبَّابٍ أَبِي الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنِي عِكْرِمَةُ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ حَوْلَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِذْ ذَكَرَ الْفِتْنَةَ فَقَالَ إِذَا رَأَيْتُمُ النَّاسَ قَدْ مَرِجَتْ عُهُودُهُمْ وَخَفَّتْ أَمَانَاتُهُمْ وَكَانُوا هَكَذَا وَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ قَالَ فَقُمْتُ إِلَيْهِ فَقُلْتُ كَيْفَ أَفْعَلُ عِنْدَ ذَلِكَ جَعَلَنِي اللَّهُ فِدَاكَ قَالَ الْزَمْ بَيْتَكَ وَامْلِكْ عَلَيْكَ لِسَانَكَ وَخُذْ بِمَا تَعْرِفُ وَدَعْ مَا تُنْكِرُ وَعَلَيْكَ بِأَمْرِ خَاصَّةِ نَفْسِكَ وَدَعْ عَنْكَ أَمْرَ الْعَامَّةِ

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ ہم ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ کے گرد حلقہ بنائے بیٹھے ہوئے تھے جب کہ آپ ﷺ نے ایک فتنہ کا ذکر کیا اور فرمایا: جب تم لوگوں کو دیکھو کہ ان کے معاہدے ٹوٹ گئے ہیں (یعنی معاہدے کی خلاف ورزی عام ہوگئی ہے) اور ان میں امانتداری کم ہوگئی ہے اور وہ اس طرح ہو گئے ہیں اور ساتھ ہی آپ نے

1۔ قال ابوداؤد الخ صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

اپنی انگلیاں ایک دوسرے میں داخل کر کے ان کا جال بنایا۔ (یعنی لوگ اس طرح آپس میں مل جائیں)۔ حضرت عبداللہ فرماتے ہیں: تو میں اٹھ کر آپ ﷺ کے قریب ہوا اور عرض کی: اس وقت میں کیا کروں اللہ تعالیٰ مجھے آپ پر قربان کر دے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو اپنے گھر کو ہی لازم پکڑ لے (یعنی باہر نکلنا، عوام میں جانا چھوڑ دے) اپنی زبان پر کنٹرول کر لے (یعنی اسے بے جا بولنے سے روک لے) اور وہ کر جسے تو نیکی سمجھتا ہے اور اسے چھوڑ دے جسے تو برائی جانتا ہے اور تجھ پر لازم ہے کہ تو صرف اپنے بارے میں فکر کرے اور دوسروں کے بارے میں فکر کرنا چھوڑ دے (یعنی چونکہ کوئی کسی کی رہنمائی قبول کرنے کے لیے تیار نہ ہوگا اور کوئی کسی کی تنقید کو برداشت نہ کر سکے گا۔ تو ایسے حالات میں آدمی پر لازم ہوگا کہ وہ اپنے معاملات کو شریعت مطہرہ کے مطابق بنانے کی کوشش کرتا رہے لہٰذا امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ ادا کرنا اس کے ذمے لازم نہ رہے گا۔ واللہ اعلم)

3781۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَادَةَ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ هَارُونَ أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جُحَادَةَ عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَفْضَلُ الْجِهَادِ كَلِمَةُ عَدْلٍ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ أَوْ أَمِيرٍ جَائِرٍ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: افضل ترین جہاد جابر سلطان یا جابر حاکم کے سامنے کلمہ حق بیان کرنا ہے۔ (یعنی بغیر کسی خوف اور ڈر کے اور بلا لومۃ لائم جابر اور ظالم حاکم کے سامنے عدل و انصاف کی بات کرنا افضل ترین جہاد ہے، کیونکہ سلطان وقت کی سیرت و کردار کا اثر اس کی ساری رعایا پر ہوتا ہے۔ اگر اس کے دل میں خوف الٰہی ہوگا تو سارے معاشرے میں عدل و انصاف اور دین کا پرچار ہوگا اور اگر خدانخواستہ وہی دین کا باغی اور متکبر ہوا تو پورے معاشرے میں بے دینی اور بے انصافی عام ہوگی اور ظلم و بربریت اور قتل و غارتگری کا چرچا ہوگا۔ اس لیے حاکم وقت کا انصاف پسند ہونا اور محب دین ہونا لازم و ضروری ہے)۔

3782۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا مُغِيرَةُ بْنُ زِيَادٍ الْمَوْصِلِيُّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ عَدِيٍّ عَنِ الْعُرْسِ ابْنِ عَمِيرَةَ الْكِنْدِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا عُمِلَتِ الْخَطِيئَةُ فِي الْأَرْضِ كَانَ مَنْ شَهِدَهَا فَكَرِهَهَا وَقَالَ مَرَّةً أَنْكَرَهَا كَانَ كَمَنْ غَابَ عَنْهَا وَمَنْ غَابَ عَنْهَا فَرَضِيَهَا كَانَ كَمَنْ شَهِدَهَا حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا أَبُو شِهَابٍ عَنْ مُغِيرَةَ ابْنِ زِيَادٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ عَدِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ قَالَ مَنْ شَهِدَهَا فَكَرِهَهَا كَانَ كَمَنْ غَابَ عَنْهَا

عرس بن عمیرہ کندی نے حضور نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: جب زمین میں گناہ کا عمل کیا جائے جس کسی نے اسے دیکھا اور اسے خوب ناپسند کیا (اس پر نفرت کا اظہار کیا) تو وہ اس کی طرح ہے اور جو کوئی وہاں سے غائب تھا (یعنی جس نے اسے دیکھا نہیں) لیکن اس پر رضامندی کا اظہار کیا ہے (یعنی اس کی خبر سن کر اسے پسند کیا) تو وہ اس کی طرح ہے جس نے اسے دیکھا ہے (یعنی گناہ میں دونوں برابر ہیں)۔ احمد بن یونس، ابوشہاب نے مغیرہ ابن زیاد عن عدی بن عدی عن النبی ﷺ کی سند سے اسی طرح حدیث بیان کی ہے۔ اس میں ہے جس نے اسے دیکھا اور اسے ناپسند کیا تو وہ

اس کی طرح ہے جو وہاں سے غائب ہے (یعنی جس نے اسے نہیں دیکھا)۔

3783۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَحَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ وَهَذَا لَفْظُهُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ وَقَالَ سُلَيْمَانُ حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَنْ يَهْلِكَ النَّاسُ حَتَّى يَعْذِرُوا أَوْ يُعْذِرُوا مِنْ أَنْفُسِهِمْ

ابوالبختری نے بیان کیا ہے کہ مجھے اس نے خبر دی ہے جس نے حضور نبی مکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا۔ سلیمان نے بیان کیا ہے کہ مجھے حضور نبی مکرم ﷺ کے اصحاب میں سے ایک آدمی نے حدیث بیان کی ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: لوگ ہرگز ہلاک نہیں ہوں گے یہاں تک کہ ان کے عیوب اور گناہ کثیر ہو جائیں یا یہاں تک کہ وہ اپنے بارے میں کوئی عذر پیش نہ کر سکیں۔

بَابُ قِيَامِ السَّاعَةِ (قیامت قائم ہونے کا بیان)

3784۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ سُلَيْمَانَ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ صَلَاةَ الْعِشَاءِ فِي آخِرِ حَيَاتِهِ فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ فَقَالَ أَرَأَيْتُكُمْ[1] لَيْلَتَكُمْ هَذِهِ فَإِنَّ عَلَى رَأْسِ مِائَةِ سَنَةٍ مِنْهَا لَا يَبْقَى مِمَّنْ هُوَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ أَحَدٌ قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَوَهِلَ النَّاسُ فِي مَقَالَةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ تِلْكَ فِيمَا يَتَحَدَّثُونَ عَنْ هَذِهِ الْأَحَادِيثِ عَنْ مِائَةِ سَنَةٍ وَإِنَّمَا قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا يَبْقَى مِمَّنْ هُوَ الْيَوْمَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ يُرِيدُ بِأَنْ يَنْخَرِمَ ذَلِكَ الْقَرْنُ

حضرت سالم بن عبداللہ اور ابوبکر بن سلیمان دونوں نے بیان کیا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ ایک رات اپنی آخری عمر میں رسول اللہ ﷺ نے ہمیں عشاء کی نماز پڑھائی۔ جب آپ نے سلام پھیرا، آپ کھڑے ہوئے اور فرمایا: کیا میں تمہیں تمہاری اس رات کے بارے میں بتاؤں؟ فرمایا: بے شک جتنے لوگ اس رات تمام روئے زمین پر موجود ہیں سو سال گزرنے کے بعد ان میں سے کوئی بھی روئے زمین پر باقی نہیں رہے گا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ہے کہ لوگ رسول اللہ ﷺ کے اس ارشاد کو سمجھنے میں مغالطے میں مبتلا ہو گئے اور سو برس کی ان احادیث کے بارے میں طرح طرح گفتگو کرنے لگے (اور انہوں نے یہ سمجھا کہ شاید سو برس کے بعد قیامت آ جائے گی) حالانکہ رسول اللہ ﷺ نے یہ فرمایا: جو کوئی آج روئے زمین پر ہے وہ باقی نہیں رہے گا۔ مراد یہ ہے کہ ایک صدی ختم ہو جائے گی۔

فائدہ: ابن ابطال نے کہا ہے کہ اس سے آپ کی مراد یہ ہے کہ اتنی مدت میں ایک نسل ختم ہو جائے گی۔ گویا آپ نے عمروں کے مختصر اور قلیل ہونے کا اشارہ دیا کہ تمہاری عمریں سابقہ امم کی طرح نہیں ہوں گی۔ اس لیے چاہیے کہ یہ مختصر مدت لایعنی کاموں میں نہ گزرے، عبادت و ریاضت میں غفلت اور سستی نہ پائی جائے۔ بلکہ اسے ایسے کاموں میں بسر ہونا چاہیے جو

1۔ دیگر نسخوں میں أَرَأَيْتُمْ ہے۔

رب العالمین کی رضا اور خوشنودی کا باعث ہوں۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (بذل المجھود ص280 ج17)

3785۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ سَهْلٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَنْ يُعْجِزَ اللَّهُ هَذِهِ الْأُمَّةَ مِنْ نِصْفِ يَوْمٍ

حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ہرگز اس امت کو نصف دن سے عاجز نہیں کرے گا۔ (مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس امت کو یوم قیامت کے نصف یعنی پانچ سو برس کی مہلت تو ضرور عطا فرمائے گا اور اس سے زیادہ جتنا چاہے وہ اسے باقی رکھے گا۔ واللہ اعلم)۔

3786۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنِي صَفْوَانُ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ لَا تَعْجِزَ أُمَّتِي عِنْدَ رَبِّهَا أَنْ يُؤَخِّرَهُمْ نِصْفَ يَوْمٍ قِيلَ لِسَعْدٍ وَكَمْ نِصْفُ ذَلِكَ الْيَوْمِ قَالَ خَمْسُ مِائَةِ سَنَةٍ

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: میں امید رکھتا ہوں کہ میری امت اپنے رب کے نزدیک اتنی عاجز نہیں ہوگی کہ وہ انہیں نصف دن کی بھی مہلت عطا نہ فرمائے۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا: اس دن کا نصف کتنا ہے؟ انہوں فرمایا: پانچ سو برس (کیونکہ رب کریم کے ہاں ایک دن ہزار برس کا شمار ہوتا ہے۔ جیسا کہ ارشاد ربانی ہے: ان یوما عند ربك كالف سنة مما تعدون)

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ الْحُدُوْدِ (حدود کا بیان)

بَابُ الْحُكْمِ فِيْمَنِ ارْتَدَّ (مرتد کے حکم کا بیان)

3787۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ أَنَّ عَلِيًّا عَلَيْهِ السَّلَامُ أَحْرَقَ نَاسًا ارْتَدُّوا عَنِ الْإِسْلَامِ فَبَلَغَ ذَلِكَ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ لَمْ أَكُنْ لِأُحْرِقَهُمْ بِالنَّارِ إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لَا تُعَذِّبُوا بِعَذَابِ اللهِ وَكُنْتُ قَاتِلَهُمْ بِقَوْلِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ مَنْ بَدَّلَ دِيْنَهُ فَاقْتُلُوهُ فَبَلَغَ ذَلِكَ عَلِيًّا عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ وَيْحَ ابْنِ عَبَّاسٍ

حضرت عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کچھ لوگوں کو آگ میں جلا دیا، جب کہ وہ اسلام سے مرتد ہوئے۔ پس اس کی خبر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو پہنچی (آپ ان دنوں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی جانب سے بصرہ کے والی تھے) تو انہوں نے فرمایا: (اگر میں ہوتا) تو میں انہیں آگ کے ساتھ نہ جلاتا۔ بلاشبہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: تم اللہ تعالیٰ کے عذاب کے ساتھ عذاب نہ دو (یعنی وہ جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ مختص ہے وہ عذاب تم نہ دو)۔ البتہ میں انہیں قتل کر دیتا۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو کوئی اپنا دین تبدیل کرلے (یعنی دین اسلام کو چھوڑ کر کوئی اور دین اختیار کرلے) تو تم اسے قتل کر دو۔ جب ان کا یہ قول حضرت علی رضی اللہ عنہ تک پہنچا تو انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں تعریفی کلمات کہے۔

فائدہ: کہا گیا ہے کہ یہ ایسے لوگ تھے جنہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں کہا تھا: تم ہمارے رب، خالق اور رازق ہو۔ تو آپ نے ان کے نظریہ کو رد کرتے ہوئے ان کو توبہ کی تلقین کی مگر اصرار کے باوجود وہ نہ مانے۔ بالآخر آپ نے کھائیاں کھدوا کر ان میں انہیں جلا دیا تا کہ اس عبرت ناک سزا کو دیکھ کر بعد میں کسی کو ایسا کرنے کی جرأت نہ ہو۔ واللہ اعلم

3788۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا يَحِلُّ دَمُ رَجُلٍ مُسْلِمٍ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللهِ إِلَّا بِإِحْدَى ثَلَاثٍ الثَّيِّبُ الزَّانِي وَالنَّفْسُ بِالنَّفْسِ وَالتَّارِكُ لِدِينِهِ الْمُفَارِقُ لِلْجَمَاعَةِ

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو مسلمان آدمی شہادت دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں اس کا خون بہانا حلال نہیں مگر تین میں سے کسی ایک سبب سے (یعنی) شادی شدہ آدمی زنا کا ارتکاب کرے، نفس کے بدلے نفس کا قتل، اپنے دین کو چھوڑ کر جماعت سے علیحدگی اختیار کرنے والا یعنی مرتد (یعنی اسلام میں کسی کا خون بہانا قطعاً مباح نہیں ہے۔ ہاں یہ تین صورتیں ہیں (۱) شادی شدہ آدمی زنا کرے تو اس کی سزا رجم ہے (۲) کوئی دوسرے کو قتل کرے تو اس کا بدلہ قتل ہے۔ لہٰذا قاتل کو قصاصاً قتل کیا جائے گا (۳) مرتد جو دین اسلام

کوترک کردے۔ اگر توبہ کی دعوت قبول نہ کرے تو اس کی سزا قتل ہے)۔

3789۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ الْبَاهِلِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ إِلَّا بِإِحْدَى ثَلَاثٍ(1) رَجُلٌ زَنَى بَعْدَ إِحْصَانٍ فَإِنَّهُ يُرْجَمُ وَرَجُلٌ خَرَجَ مُحَارِبًا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ فَإِنَّهُ يُقْتَلُ أَوْ يُصْلَبُ أَوْ يُنْفَى مِنَ الْأَرْضِ أَوْ يَقْتُلُ نَفْسًا فَيُقْتَلُ بِهَا

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو مسلمان آدمی یہ شہادت دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں، اس کا خون بہانا حلال نہیں ہوتا مگر تین میں سے کسی ایک سبب سے۔ ایک وہ آدمی جس نے محصن ہونے کے بعد زنا کیا تو اسے رجم (سنگسار) کیا جائے گا اور ایک وہ آدمی جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول معظم ﷺ کے ساتھ جنگ کے لیے نکلا (مراد ڈاکہ زنی وغیرہ ہے) تو اسے قتل کیا جائے گا (اگر اس نے کسی کو قتل کیا ہے) یا اسے سولی دی جائے گی (اگر اس نے قتل کے ساتھ مال بھی لوٹا ہے) یا اسے اس زمین (علاقے) سے نکال دیا جائے گا۔ (اگر اس نے نہ کسی کو قتل کیا اور نہ ہی مال لوٹا بلکہ فقط دہشت زدہ کیا) یا کوئی آدمی کسی کو قتل کرے تو پھر اس کے بدلے اسے بھی قتل کیا جائے گا۔

3790۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَمُسَدَّدٌ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ حَدَّثَنَا أَبُو بُرْدَةَ قَالَ قَالَ أَبُو مُوسَى أَقْبَلْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَمَعِي رَجُلَانِ مِنَ الْأَشْعَرِيِّينَ أَحَدُهُمَا عَنْ يَمِينِي وَالْآخَرُ عَنْ يَسَارِي فَكِلَاهُمَا سَأَلَ الْعَمَلَ وَالنَّبِيُّ ﷺ سَاكِتٌ فَقَالَ مَا تَقُولُ يَا أَبَا مُوسَى أَوْ يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ قَيْسٍ قُلْتُ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا أَطْلَعَانِي عَلَى مَا فِي أَنْفُسِهِمَا وَمَا شَعَرْتُ أَنَّهُمَا يَطْلُبَانِ الْعَمَلَ وَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى سِوَاكِهِ تَحْتَ شَفَتِهِ قَلَصَتْ قَالَ لَنْ نَسْتَعْمِلَ أَوْ لَا نَسْتَعْمِلُ عَلَى عَمَلِنَا مَنْ أَرَادَهُ وَلَكِنِ اذْهَبْ أَنْتَ يَا أَبَا مُوسَى أَوْ يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ قَيْسٍ فَبَعَثَهُ عَلَى الْيَمَنِ ثُمَّ أَتْبَعَهُ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ قَالَ فَلَمَّا قَدِمَ عَلَيْهِ مُعَاذٌ قَالَ انْزِلْ وَأَلْقَى لَهُ وِسَادَةً وَإِذَا رَجُلٌ عِنْدَهُ مُوثَقٌ قَالَ مَا هَذَا قَالَ هَذَا كَانَ يَهُودِيًّا فَأَسْلَمَ ثُمَّ رَاجَعَ دِينَهُ دِينَ السُّوءِ قَالَ لَا أَجْلِسُ حَتَّى يُقْتَلَ قَضَاءُ اللَّهِ وَرَسُولِهِ قَالَ اجْلِسْ نَعَمْ قَالَ لَا أَجْلِسُ حَتَّى يُقْتَلَ قَضَاءُ اللَّهِ وَرَسُولِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ(2) فَأَمَرَ بِهِ فَقُتِلَ ثُمَّ تَذَاكَرَا قِيَامَ اللَّيْلِ فَقَالَ أَحَدُهُمَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ أَمَّا أَنَا فَأَنَامُ وَأَقُومُ أَوْ أَقُومُ وَأَنَامُ وَأَرْجُو فِي نَوْمَتِي مَا أَرْجُو فِي قَوْمَتِي

حضرت ابو بردہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے بتایا: میں حضور نبی مکرم ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور میرے ساتھ دو اشعری آدمی بھی تھے۔ ان میں سے ایک میری دائیں جانب تھا اور دوسرا میری بائیں جانب تھا اور دونوں نے یہ التجا کی کہ آپ انہیں کسی جگہ کا عامل بنا دیں۔ حضور نبی کریم ﷺ خاموش رہے۔ پھر فرمایا: اے ابو موسیٰ، یا فرمایا: اے

1۔ دیگر نسخوں میں لا باحدی ثلاث ہے۔　2۔ دیگر نسخوں میں مرار ہے۔

عبداللہ بن قیس!(یہ حضرت ابوموسیٰ کا نام ہے) تم کیا کہتے ہو؟ میں نے عرض کی: قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے! ان دونوں نے مجھے اس کے بارے میں کوئی آگاہ نہیں کیا جو کچھ ان کے دلوں میں تھا اور مجھے معلوم نہ تھا کہ یہ دونوں عامل بننے کا مطالبہ کریں گے۔ (ابوموسیٰ فرماتے ہیں) گویا کہ میں آپ کے اس ہونٹ کے نیچے آپ کی مسواک کو دیکھ رہا ہوں جو قدرے اوپر اٹھا ہوا تھا۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہم ہرگز اسے اپنے کام پر مقرر نہیں کریں گے جس نے اس کا ارادہ اور خواہش کی۔ البتہ اے ابوموسیٰ! یا فرمایا: اے عبداللہ بن قیس! تو جا۔ چنانچہ آپ علیہ السلام نے انہیں یمن (کا والی بنا کر) بھیج دیا۔ پھر ان کے پیچھے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو بھیجا (انہیں یمن کے دوسرے علاقے پر عامل مقرر کیا) پس جب حضرت معاذ رضی اللہ عنہ وہاں پہنچے تو ابوموسیٰ نے کہا: (سواری سے) نیچے اترو۔ اور انہوں نے ان کے لیے ایک تکیہ رکھا۔ جب کہ ان کے پاس ایک آدمی بندھا ہوا تھا۔ حضرت معاذ نے پوچھا: یہ کون ہے؟ ابوموسیٰ نے بتایا: یہ ایک یہودی آدمی تھا۔ پھر اس نے اسلام قبول کیا اور اب پھر یہ دین اسلام کو چھوڑ کر اپنے برے دین کی طرف لوٹ گیا ہے (یعنی مرتد ہو گیا ہے)۔ حضرت معاذ نے کہا: میں نہیں بیٹھوں گا یہاں تک کہ اسے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول معظم علیہ السلام کے فیصلے کے مطابق قتل کیا جائے۔ ابوموسیٰ نے کہا: آپ بیٹھیں ہم اسی طرح کریں گے۔ انہوں نے فرمایا: میں نہیں بیٹھوں گا یہاں تک کہ اسے اللہ تعالیٰ اور رسول مکرم علیہ السلام کے فیصلے کے مطابق قتل کر دیا جائے یہی جملہ تین بار کہا۔ چنانچہ ابوموسیٰ نے اس کے بارے میں حکم دیا تو اسے قتل کر دیا گیا۔ پھر دونوں قیام لیل کے بارے میں گفتگو کرتے رہے اور ان میں سے ایک یعنی معاذ بن جبل نے کہا: میں تو رات کے وقت سوتا بھی ہوں اور قیام بھی کرتا ہوں یا یہ کہا: میں قیام بھی کرتا ہوں اور سوتا بھی ہوں اور میں اپنی نیند سے بھی اسی اجر و ثواب کی امید رکھتا ہوں جس قدر میں اپنے قیام سے امید رکھتا ہوں۔ (یہ نیند اس قیام کے لیے انتہائی معاون ثابت ہوتی ہے کیونکہ اس کے سبب اطمینان، راحت اور سکون میسر آتا ہے اور پھر قیام میں یکسوئی نصیب ہوتی ہے)۔

3791۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا الْحِمَّانِيُّ يَعْنِي عَبْدَ الْحَمِيدِ ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى وَبُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَدِمَ عَلَيَّ مُعَاذٌ وَأَنَا بِالْيَمَنِ وَرَجُلٌ كَانَ يَهُودِيًّا فَأَسْلَمَ فَارْتَدَّ عَنِ الْإِسْلَامِ فَلَمَّا قَدِمَ مُعَاذٌ قَالَ لَا أَنْزِلُ عَنْ دَابَّتِي حَتَّى يُقْتَلَ فَقُتِلَ قَالَ أَحَدُهُمَا وَكَانَ قَدِ اسْتُتِيبَ قَبْلَ ذَلِكَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا حَفْصٌ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بِهَذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ فَأُتِيَ أَبُو مُوسَى بِرَجُلٍ قَدِ ارْتَدَّ عَنِ الْإِسْلَامِ فَدَعَاهُ عِشْرِينَ لَيْلَةً أَوْ قَرِيبًا مِنْهَا فَجَاءَ مُعَاذٌ فَدَعَاهُ فَأَبَى فَضَرَبَ عُنُقَهُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَاهُ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ لَمْ يَذْكُرِ الِاسْتِتَابَةَ وَرَوَاهُ ابْنُ فُضَيْلٍ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي مُوسَى لَمْ يَذْكُرْ فِيهِ الِاسْتِتَابَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْمَسْعُودِيُّ عَنِ الْقَاسِمِ بِهَذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ فَلَمْ يَنْزِلْ حَتَّى ضُرِبَ عُنُقُهُ وَمَا اسْتَتَابَهُ

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: حضرت معاذ رضی اللہ عنہ میرے پاس آئے اور میں یمن میں تھا۔ ایک آدمی پہلے یہودی تھا پھر وہ اسلام لایا اور پھر وہ اسلام سے مرتد ہو گیا۔ پس جب حضرت معاذ رضی اللہ عنہ آئے تو انہوں نے کہا: میں

اپنی سواری سے نہیں اتروں گا یہاں تک کہ اسے قتل کر دیا جائے تو پھر اسے قتل کر دیا گیا۔ دونوں راویوں (یعنی طلحہ اور برید) میں سے ایک نے کہا کہ اس سے پہلے اسے ارتداد سے توبہ کرنے کو کہا گیا تھا۔ (لیکن اس نے انکار کر دیا)

محمد بن علاء، حفص، شیبانی نے ابو بردہ سے یہی قصہ بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ ابو موسیٰ کے پاس ایک آدمی لایا گیا۔ وہ اسلام سے مرتد ہو گیا تھا تو آپ نے اسے بیس راتیں یا کم وبیش اسے توبہ کی دعوت دی۔ پھر حضرت معاذ رضی اللہ عنہ آئے تو انہوں نے بھی اسلام قبول کرنے کی دعوت دی لیکن اس نے انکار کیا تو آپ نے اس کی گردن ماردی (یعنی اسے قتل کر دیا)۔ ابو داؤد نے بیان کیا ہے کہ اسے عبدالملک بن عمیر نے ابو بردہ سے روایت کیا ہے اور اس میں توبہ کرنے کی دعوت کا ذکر نہیں کیا اور اسے ابن فضیل نے شیبانی عن سعید بن ابی بردہ عن ابیہ عن ابی موسیٰ کی سند سے روایت کیا ہے اور اس میں توبہ کرنے کی دعوت کا ذکر نہیں کیا ہے۔

ابن معاذ، معاذ اور مسعود نے قاسم سے یہ واقعہ بیان کیا ہے، اس میں کہا ہے کہ وہ (سواری سے) نہ اترے، یہاں تک کہ اس کی گردن ماردی گئی اور آپ نے اسے توبہ کرنے کی دعوت نہیں دی۔

3792۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَزِيدَ النَّحْوِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنهما قَالَ كَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ أَبِي سَرْحٍ يَكْتُبُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَزَلَّهُ الشَّيْطَانُ فَلَحِقَ بِالْكُفَّارِ فَأَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُقْتَلَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَاسْتَجَارَ لَهُ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَأَجَارَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ہے کہ عبداللہ بن سعد بن ابی سرح رسول اللہ ﷺ کے کاتب تھے۔ شیطان نے اسے پھسلا دیا اور وہ کفار سے جا ملے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اس کے بارے میں حکم ارشاد فرمایا کہ فتح مکہ کے دن اسے قتل کر دیا جائے (جہاں وہ ملے)۔ چنانچہ اس کے لیے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے امان (پناہ) طلب کی تو رسول اللہ ﷺ نے اسے امان عطا فرما دی۔

3793۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ زَعَمَ السُّدِّيُّ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ فَتْحِ مَكَّةَ اخْتَبَأَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ أَبِي سَرْحٍ عِنْدَ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ فَجَاءَ بِهِ حَتَّى أَوْقَفَهُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ بَايِعْ عَبْدَ اللَّهِ فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَنَظَرَ إِلَيْهِ ثَلَاثًا كُلُّ ذَلِكَ يَأْبَى فَبَايَعَهُ بَعْدَ ثَلَاثٍ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ أَمَا كَانَ فِيكُمْ رَجُلٌ رَشِيدٌ يَقُومُ إِلَى هَذَا حَيْثُ[1] رَآنِي كَفَفْتُ يَدِي عَنْ بَيْعَتِهِ فَيَقْتُلُهُ فَقَالُوا مَا نَدْرِي يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا فِي نَفْسِكَ أَلَا أَوْمَأْتَ إِلَيْنَا بِعَيْنِكَ قَالَ إِنَّهُ لَا يَنْبَغِي لِنَبِيٍّ أَنْ تَكُونَ لَهُ خَائِنَةُ الْأَعْيُنِ

حضرت مصعب بن سعد نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے بیان کیا: جب فتح مکہ کا دن تھا تو

1۔ دیگر نسخوں میں حیث کے بجائے حین ہے۔

عبداللہ بن سعد بن ابی سرح حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے پاس آ کر چھپ گیا۔ چنانچہ آپ اسے لے کر آئے یہاں تک کہ اسے حضور نبی کریم ﷺ کے سامنے کھڑا کر دیا اور عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ اس سے بیعت لے لیجئے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے اپنا سر مبارک اوپر اٹھایا اور اس کی طرف تین بار دیکھا اور ہر بار آپ انکار کرتے رہے۔ لیکن تین بار کے بعد آپ نے اس سے بیعت لے لی۔ بعد ازاں آپ ﷺ اپنے اصحاب کی طرف متوجہ ہوئے اور ارشاد فرمایا: کیا تم میں کوئی اتنا عقل مند آدمی نہیں تھا جو اس وقت اس کی طرف اٹھ کھڑا ہوتا جب میں نے اس کی بیعت سے اپنا ہاتھ روکا اور وہ اسے قتل کر دیتا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ کسی نبی کے لیے نہیں چاہیے کہ اس کی آنکھیں خیانت کی مرتکب ہوں۔

فائدہ: اس میں رسول اللہ ﷺ کی شان کریمی کی عظمت کا بیان ہے کہ ایسا آدمی جو دین اسلام سے قطع تعلق کر کے کفار سے جاملتا ہے اور پھر اپنے کیے پر نادم ہو کر بواسطہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوتا ہے تو کریم آقا کئی بار انکار کے باوجود پھر اسے سینے سے لگا لیتے ہیں اور اپنی آغوش رحمت میں اسے پناہ دیتے ہیں۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ خیر اور نیکی کے کام میں سفارش قبول کرنا سنت مصطفی کریم ہے کہ آپ نے حضرت عثمان کی سفارش کو شرف قبول عطا فرما کر عبداللہ کو سینے سے لگایا۔ واللہ اعلم

3794۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَرِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ إِذَا أَبَقَ الْعَبْدُ إِلَى الشِّرْكِ فَقَدْ حَلَّ دَمُهُ

حضرت جریر رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ میں نے حضور نبی مکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب بندہ (دین اسلام کو چھوڑ کر) شرک کی جانب بھاگ جائے تو اس کا خون حلال ہے (یعنی اسے قتل کرنا مباح ہے)۔

بَابُ الْحُكْمِ فِيمَنْ سَبَّ النَّبِيَّ ﷺ

حضور نبی مکرم ﷺ کی شان میں گستاخی کرنے والے کے حکم کا بیان

3795۔ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ مُوسَى الْخُتَّلِيُّ أَخْبَرَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَدَنِيُّ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ عُثْمَانَ الشَّحَّامِ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما أَنَّ أَعْمٰى كَانَتْ لَهُ أُمُّ وَلَدٍ تَشْتُمُ النَّبِيَّ ﷺ وَتَقَعُ فِيهِ فَيَنْهَاهَا فَلَا تَنْتَهِي وَيَزْجُرُهَا فَلَا تَنْزَجِرُ قَالَ فَلَمَّا كَانَتْ ذَاتَ لَيْلَةٍ جَعَلَتْ تَقَعُ فِي النَّبِيِّ ﷺ وَتَشْتُمُهُ فَأَخَذَ الْمِغْوَلَ فَوَضَعَهُ فِي بَطْنِهَا وَاتَّكَأَ عَلَيْهَا فَقَتَلَهَا فَوَقَعَ بَيْنَ رِجْلَيْهَا طِفْلٌ فَلَطَخَتْ مَا هُنَاكَ بِالدَّمِ فَلَمَّا أَصْبَحَ ذُكِرَ ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَجَمَعَ النَّاسَ فَقَالَ أَنْشُدُ اللّٰهَ رَجُلًا فَعَلَ مَا فَعَلَ لِي عَلَيْهِ حَقٌّ إِلَّا قَامَ فَقَامَ الْأَعْمٰى يَتَخَطَّى النَّاسَ وَهُوَ يَتَزَلْزَلُ حَتّٰى قَعَدَ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَنَا صَاحِبُهَا كَانَتْ تَشْتُمُكَ وَتَقَعُ فِيكَ فَأَنْهَاهَا فَلَا تَنْتَهِي وَأَزْجُرُهَا فَلَا تَنْزَجِرُ وَلِي مِنْهَا ابْنَانِ مِثْلُ اللُّؤْلُؤَتَيْنِ وَكَانَتْ بِي رَفِيقَةً فَلَمَّا كَانَ الْبَارِحَةَ جَعَلَتْ تَشْتُمُكَ وَتَقَعُ فِيكَ فَأَخَذْتُ الْمِغْوَلَ فَوَضَعْتُهُ فِي بَطْنِهَا وَاتَّكَأْتُ عَلَيْهَا حَتّٰى قَتَلْتُهَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ أَلَا

اشْهَدُوا أَنَّ دَمَهَا هَدَرٌ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ ایک نابینا آدمی اور اس کی ایک ام ولد کنیز تھی وہ حضور نبی مکرم ﷺ کو گالی گلوچ دیتی تھی اور ہجو یہ کلام کہتی تھی اور وہ نابینا اسے منع کرتا لیکن وہ نہ رکتی تھی اور وہ اسے جھڑکتا تھا لیکن وہ اس کا اثر قبول نہ کرتی تھی۔ چنانچہ ایک رات وہ حضور نبی مکرم ﷺ کے بارے میں ہجو یہ کلام کہنے میں شروع ہوگئی اور آپ کو گالی گلوچ دینے لگی تو اس آدمی نے خنجر یا چھرا اٹھایا اور اسے اس کے پیٹ پر رکھ دیا اور اسے خوب زور سے دبایا تو اسے قتل کر دیا اور اس کی دونوں ٹانگوں کے درمیان بچہ گر گیا اور وہاں جو کچھ تھا وہ خون سے لت پت ہوگیا۔ جب صبح ہوئی اس کا ذکر رسول اللہ ﷺ کے پاس کیا گیا تو آپ ﷺ نے لوگوں کو جمع فرمایا اور ارشاد فرمایا: میں اس آدمی کو اللہ تعالیٰ کی قسم دیتا ہوں جس نے یہ کیا ہے جو کچھ اس نے کیا ہے اس پر میرا حق ہے (کہ وہ میری اطاعت کرے اور میری بات کو مانے) کہ وہ کھڑا ہو جائے۔ چنانچہ وہ نابینا آدمی کھڑا ہوا، لوگوں کو پھلانگتے ہوئے اور خوفزدہ حالت میں لڑکھڑاتے ہوئے آگے آیا یہاں تک حضور نبی مکرم ﷺ کے سامنے آکر بیٹھ گیا۔ اور عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ میں اس کا مالک (قاتل) ہوں یہ آپ کو گالی گلوچ دیتی تھی اور آپ کے بارے میں ہجو یہ کلام کہتی تھی اور میں اسے منع کرتا لیکن یہ باز نہ آتی تھی اور میں اسے جھڑکتا تھا لیکن یہ کوئی اثر قبول نہ کرتی تھی اور میرے اس سے موتیوں کی مثل دو بیٹے ہیں اور یہ میری رفیق (اچھا ساتھی) تھی۔ پس جب گزشتہ رات آئی تو یہ آپ کو گالی گلوچ دینے لگی اور آپ کی ہجو کرنے لگی تو میں نے خنجر اٹھایا اور وہ اس کے پیٹ پر رکھ دیا اور پھر اوپر سے اسے دبایا یہاں تک کہ میں نے اسے قتل کر دیا۔ تو حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: خبردار! گواہ رہو اس کا خون رائیگاں (ضائع) گیا۔

3796۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ الْجَرَّاحِ عَنْ جَرِيرٍ عَنْ مُغِيرَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ أَنَّ يَهُودِيَّةً كَانَتْ تَشْتُمُ النَّبِيَّ ﷺ وَتَقَعُ فِيهِ فَخَنَقَهَا رَجُلٌ حَتَّى مَاتَتْ فَأَبْطَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ دَمَهَا

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی عورت حضور نبی کریم ﷺ کو گالی گلوچ دیتی تھی اور آپ کی شان میں ہجو یہ کلام کہتی تھی۔ تو ایک آدمی نے اس کا گلا دبایا یہاں تک کہ وہ مرگئی۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اس کا خون باطل (ضائع) قرار دیا (اور قاتل کے لیے کسی قصاص یا دیت وغیرہ کا حکم نافذ نہ کیا۔ مذکورہ دونوں روایات سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ گستاخ رسول کی سزا قتل ہے۔ وہ کسی نرمی کا مستحق نہیں۔ واللہ اعلم)۔

3797۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ يُونُسَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ح وحَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ وَنُصَيْرُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ زُرَيْعٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُطَرِّفٍ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ أَبِي بَكْرٍ رضی اللہ عنہ فَتَغَيَّظَ عَلَى رَجُلٍ فَاشْتَدَّ عَلَيْهِ فَقُلْتُ تَأْذَنُ لِي يَا خَلِيفَةَ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَضْرِبُ عُنُقَهُ قَالَ فَأَذْهَبَتْ كَلِمَتِي غَضَبَهُ فَقَامَ فَدَخَلَ فَأَرْسَلَ إِلَيَّ فَقَالَ مَا الَّذِي قُلْتَ آنِفًا قُلْتُ ائْذَنْ لِي أَضْرِبْ عُنُقَهُ قَالَ أَكُنْتَ فَاعِلًا لَوْ أَمَرْتُكَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ لَا وَاللهِ مَا كَانَتْ لِبَشَرٍ بَعْدَ مُحَمَّدٍ ﷺ قَالَ أَبُو دَاوُد هَذَا اللَّفْظُ يَزِيدَ قَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ أَيْ لَمْ يَكُنْ لِأَبِي بَكْرٍ أَنْ يَقْتُلَ رَجُلًا إِلَّا

بِإِحْدَى الثَّلَاثِ الَّتِي قَالَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ كُفْرٌ بَعْدَ إِيمَانٍ أَوْ زِنًا بَعْدَ إِحْصَانٍ أَوْ قَتْلُ نَفْسٍ بِغَيْرِ نَفْسٍ وَكَانَ لِلنَّبِيِّ ﷺ أَنْ يَقْتُلَ[1]

حضرت ابو برزہ نے بیان کیا ہے کہ میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس تھا۔ آپ ایک آدمی پر غصے ہوئے تو اس نے آپ کے بارے میں شدت میں نازیبا کلمات کہہ دیئے۔ تو میں نے عرض کی: اے خلیفہ رسول اللہ! ﷺ آپ مجھے اجازت عطا فرمایئے میں اس کی گردن مار دیتا ہوں۔ راوی کہتے ہیں کہ میرے ان کلمات نے آپ کا غصہ ختم کر دیا۔ چنانچہ آپ اٹھے اور اندر تشریف لے گئے پھر آپ نے مجھے بلا بھیجا اور فرمایا: تو نے ابھی کیا کہا تھا۔ میں نے عرض کی: (یہ کہا تھا کہ) آپ مجھے اس کی گردن مار دینے کی اجازت فرمائیں۔ تو آپ نے فرمایا: کیا تو ایسا کر گزرتا اگر میں تجھے حکم دیتا؟ میں نے کہا: ہاں۔ تو انہوں نے فرمایا: نہیں۔ قسم بخدا! حضور نبی رحمت محمد مصطفی ﷺ کے بعد کسی بشر کی یہ شان نہیں کہ وہ اپنی گستاخی پر کسی کے قتل کا حکم دے۔

ابوداؤد نے بیان کیا ہے: یہ الفاظ یزید کے ہیں۔ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے لیے جائز نہیں کہ وہ کسی آدمی کو قتل کر دیں مگر ان تین خصلتوں میں سے کسی ایک کے سبب، جنہیں خود رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمایا ہے۔ (اور وہ یہ ہیں) ایمان کے بعد کفر کرنا (مرتد ہو جانا) یا احصان کے بعد زنا کرنا، یا پھر بغیر نفس کے بدلے کسی نفس کو قتل کرنا اور حضور نبی مکرم ﷺ کے لیے کسی کو قتل کرنا جائز ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُحَارَبَةِ

اللہ تعالیٰ اور رسول مکرم ﷺ سے لڑنے یا ڈاکہ زنی سے متعلقہ روایات کا بیان

3798۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ قَوْمًا مِنْ عُكْلٍ أَوْ قَالَ مِنْ عُرَيْنَةَ قَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَاجْتَوَوُا الْمَدِينَةَ فَأَمَرَلَهُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِلِقَاحٍ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَشْرَبُوا مِنْ أَبْوَالِهَا وَأَلْبَانِهَا فَانْطَلَقُوا فَلَمَّا صَحُّوا قَتَلُوا رَاعِيَ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَاسْتَاقُوا النَّعَمَ فَبَلَغَ النَّبِيَّ ﷺ خَبَرُهُمْ مِنْ أَوَّلِ النَّهَارِ فَأَرْسَلَ النَّبِيُّ ﷺ فِي آثَارِهِمْ فَمَا ارْتَفَعَ النَّهَارُ حَتَّى جِيءَ بِهِمْ فَأَمَرَ بِهِمْ فَقُطِعَتْ أَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُمْ وَسُمِرَ أَعْيُنُهُمْ وَأُلْقُوا فِي الْحَرَّةِ يَسْتَسْقُونَ فَلَا يُسْقَوْنَ قَالَ أَبُو قِلَابَةَ فَهَؤُلَاءِ قَوْمٌ سَرَقُوا وَقَتَلُوا وَكَفَرُوا بَعْدَ إِيمَانِهِمْ وَحَارَبُوا اللهَ وَرَسُولَهُ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ أَيُّوبَ بِإِسْنَادِهِ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ فِيهِ فَأَمَرَ بِمَسَامِيرَ فَأُحْمِيَتْ فَكَحَلَهُمْ وَقَطَعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ وَمَا حَسَمَهُمْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ بْنِ سُفْيَانَ قَالَ أَخْبَرَنَا ح وَحَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ فِيهِ فَبَعَثَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي طَلَبِهِمْ قَافَةً فَأُتِيَ بِهِمْ قَالَ فَأَنْزَلَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فِي ذَلِكَ إِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللهَ وَرَسُولَهُ وَيَسْعَوْنَ فِي الْأَرْضِ فَسَادًا الْآيَةَ

1۔ وقال أحمد بن حنبل الخ صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ وَقَتَادَةُ وَحُمَيْدٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ذَكَرَ هَذَا الْحَدِيثَ قَالَ أَنَسٌ فَلَقَدْ رَأَيْتُ أَحَدَهُمْ يَكْدِمُ الْأَرْضَ بِفِيهِ عَطَشًا حَتَّى مَاتُوا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ هِشَامٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ نَحْوَهُ زَادَ ثُمَّ نَهَى عَنِ الْمُثْلَةِ وَلَمْ يَذْكُرْ مِنْ خِلَافٍ وَرَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ وَسَلَّامُ بْنُ مِسْكِينٍ عَنْ ثَابِتٍ جَمِيعًا عَنْ أَنَسٍ لَمْ يَذْكُرَا مِنْ خِلَافٍ وَلَمْ أَجِدْ فِي حَدِيثِ أَحَدٍ قَطَعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ مِنْ خِلَافٍ إِلَّا فِي حَدِيثِ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ[1]

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قبیلہ عکل یا قبیلہ عرینہ کے کچھ لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور انہیں مدینہ طیبہ کی آب و ہوا موافق نہ آئی (اور وہ پیٹ کی بیماری میں مبتلا رہنے لگے)۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ان کے لیے دودھ دینے والی اونٹنیوں کا حکم ارشاد فرمایا اور انہیں یہ حکم دیا کہ وہ ان کا پیشاب اور ان کا دودھ پئیں۔ چنانچہ وہ (باہر جنگل میں) چلے گئے جب وہ تندرست ہو گئے (تو وہ مرتد ہو گئے)۔ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے چرواہے کو قتل کر دیا اور اونٹ ہانک کر لے گئے۔ دن کے پہلے حصہ میں ان کی یہ خبر حضور نبی مکرم ﷺ کے پاس پہنچی تو حضور نبی معظم ﷺ نے ان کے تعاقب میں کچھ لوگوں کو بھیجا، ابھی دن چڑھا ہی تھا کہ انہیں پکڑ کر آپ ﷺ کے پاس لایا گیا۔ تو آپ نے ان کے بارے میں حکم ارشاد فرمایا تو ان کے ہاتھ اور پاؤں کاٹ دیئے گئے اور ان کی آنکھوں میں گرم سلائیاں پھیر دی گئیں اور پھر وہ شدید دھوپ میں پھینک دیئے گئے۔ وہ پانی مانگتے تھے لیکن انہیں پانی نہ دیا جاتا تھا (چنانچہ وہ اسی طرح تڑپتے تڑپتے مر گئے)۔ ابو قلابہ نے کہا: یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے چوری کی، قتل کیا، ایمان کے بعد دوبارہ کفر اختیار کیا اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے ساتھ جنگ کی۔ (اسی وجہ سے انہیں اتنی سخت سزا دی گئی تاکہ دوسروں کے لیے وہ باعث عبرت بن جائیں)۔

موسیٰ بن اسماعیل اور وہیب نے ایوب سے ان کی سند کے ساتھ یہ حدیث بیان کی ہے اور اس میں کہا ہے سو آپ نے سلائیوں کا حکم دیا، پھر انہیں آگ پر گرم کیا گیا اور وہ ان کی آنکھوں میں پھیر دی گئیں اور ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیئے اور ان کا خون بند کرنے کے لیے انہیں گرم تیل میں نہیں ڈالا (کیونکہ یہ عمل زندگی بچانے کے لیے ہوتا ہے اور یہاں مقصود انہیں مارنا تھا اس لیے ایسا نہیں کیا گیا)۔

محمد بن صباح بن سفیان، دوسری سند عمرو بن عثمان، ولید نے اوزاعی عن یحییٰ ابن ابی کثیر عن ابی قلابہ عن انس بن مالک کی سند سے یہ حدیث بیان کی ہے۔ اس میں کہا ہے: پس رسول اللہ ﷺ نے ان کی تلاش میں کھوجیوں کو بھیجا (یعنی وہ لوگ جو پاؤں کے نشانات دیکھ کر چور تک پہنچ جاتے ہیں) اور انہیں پکڑ کر لایا گیا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے انہیں کے بارے میں یہ آیت نازل فرمائی: إِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَسْعَوْنَ فِي الْأَرْضِ فَسَادًا (یہی ان لوگوں کی جزا ہے جو اللہ اور اس کے رسول سے جنگ لڑتے ہیں اور زمین میں فساد برپا کرنے کی کوشش کرتے ہیں)

موسیٰ بن اسماعیل، حماد، ثابت، قتادہ اور حمید نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ حضرت

1۔ ولم یذکر من خلاف ورواہ شعبۃ الخ صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تحقیق میں نے ان میں سے ایک کو دیکھا ہے کہ وہ شدت پیاس کی وجہ سے اپنے منہ (یعنی دانتوں) سے زمین کو کاٹ رہا تھا یہاں تک کہ اسی حالت میں وہ مر گئے۔

محمد بن بشار، ابن ابی عدی نے ہشام عن قتادہ عن انس بن مالک کی سند سے اسی طرح یہ حدیث بیان کی ہے اور اس میں یہ زائد ہے کہ پھر آپ علیہ السلام نے مثلہ سے (یعنی اعضاء بدن کاٹنے وغیرہ سے) منع فرما دیا اور اس میں من خلاف (یعنی مخالف سمتوں سے کہ ہاتھ دایاں کاٹا ہو تو پاؤں بایاں کاٹنا چاہیے) کے الفاظ مذکور نہیں۔

اسے شعبہ نے قتادہ اور سلام بن مسکین سے انہوں نے ثابت سے مکمل حدیث اور انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بیان کی اور دونوں نے من خلاف کے الفاظ ذکر نہیں کیے اور میں نے حماد بن سلمہ کی حدیث کے سوا کسی کی روایت میں یہ الفاظ نہیں پائے۔ قطع ایدیھم وارجلھم من خلاف (کہ آپ نے ان کے ہاتھ اور پاؤں مخالف سمتوں سے کاٹ دیئے)۔

3799۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ أَحْمَدُ هُوَ يَعْنِي عَبْدَ اللهِ بْنَ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ نَاسًا أَغَارُوا عَلَى إِبِلِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم فَاسْتَاقُوهَا وَارْتَدُّوا عَنِ الْإِسْلَامِ وَقَتَلُوا رَاعِيَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم مُؤْمِنًا فَبَعَثَ فِي آثَارِهِمْ فَأُخِذُوا فَقَطَعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ وَسَمَلَ أَعْيُنَهُمْ قَالَ وَنَزَلَتْ فِيهِمْ آيَةُ الْمُحَارَبَةِ وَهُمُ الَّذِينَ أَخْبَرَ عَنْهُمْ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ الْحَجَّاجَ حِينَ سَأَلَهُ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ کچھ لوگوں نے حضور نبی مکرم علیہ السلام کے اونٹوں کو لوٹ لیا اور وہ انہیں ہانک کر لے گئے اور انہوں نے دین اسلام چھوڑ دیا اور رسول اللہ علیہ السلام کے چرواہے کو قتل کر ڈالا جو مومن تھا۔ تو رسول اللہ علیہ السلام نے ان کے پیچھے لوگوں کو بھیجا۔ وہ پکڑ لیے گئے تو آپ نے ان کے ہاتھ اور پاؤں کاٹ دیئے اور ان کی آنکھوں میں سلائیاں پھیر دیں۔ انہیں کے بارے میں آیت محاربہ نازل ہوئی اور یہی وہ لوگ ہیں جن کے بارے حضرت انس بن مالک نے حجاج کو بتلایا تھا جب اس نے آپ سے پوچھا تھا۔

3800۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم لَمَّا قَطَعَ الَّذِينَ سَرَقُوا لِقَاحَهُ وَسَمَلَ أَعْيُنَهُمْ بِالنَّارِ عَاتَبَهُ اللهُ تَعَالَى فِي ذَلِكَ فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى إِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللهَ وَرَسُولَهُ وَيَسْعَوْنَ فِي الْأَرْضِ فَسَادًا أَنْ يُقَتَّلُوا أَوْ يُصَلَّبُوا الْآيَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا ح وَحَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ كَانَ هَذَا قَبْلَ أَنْ تَنْزِلَ الْحُدُودُ يَعْنِي حَدِيثَ أَنَسٍ

ابوالزناد سے روایت ہے کہ رسول اللہ علیہ السلام نے جب ان لوگوں کے ہاتھ، پاؤں کٹوا دیئے جنہوں نے آپ کے اونٹ چوری کیے تھے اور آپ نے ان کی آنکھوں میں سلائیاں پھیر دیں تو اس پر اللہ تعالیٰ نے آپ کو عتاب فرمایا اور یہ آیت نازل فرمائی: إِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللهَ وَرَسُولَهُ وَيَسْعَوْنَ فِي الْأَرْضِ فَسَادًا أَنْ يُقَتَّلُوا أَوْ يُصَلَّبُوا۔

محمد بن کثیر، دوسری سند موسیٰ بن اسماعیل، ہمام نے قتادہ سے انہوں نے محمد بن سیرین سے بیان کیا ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث حدود کے احکام نازل ہونے سے پہلے کی ہے۔

3801۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ ثَابِتٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَزِيدَ النَّحْوِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَسْعَوْنَ فِي الْأَرْضِ فَسَادًا أَنْ يُقَتَّلُوا أَوْ يُصَلَّبُوا أَوْ تُقَطَّعَ أَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُمْ مِنْ خِلَافٍ أَوْ يُنْفَوْا مِنَ الْأَرْضِ إِلَى قَوْلِهِ غَفُورٌ رَحِيمٌ نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ فِي الْمُشْرِكِينَ فَمَنْ تَابَ مِنْهُمْ قَبْلَ أَنْ يُقْدَرَ عَلَيْهِ لَمْ يَمْنَعْهُ ذَلِكَ أَنْ يُقَامَ فِيهِ الْحَدُّ الَّذِي أَصَابَهُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ إِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَسْعَوْنَ فِي الْأَرْضِ فَسَادًا أَنْ يُقَتَّلُوا أَوْ يُصَلَّبُوا أَوْ تُقَطَّعَ أَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُمْ مِنْ خِلَافٍ أَوْ يُنْفَوْا مِنَ الْأَرْضِ إِلَى قَوْلِهِ غَفُورٌ رَحِيمٌ آیت مشرکین کے بارے میں نازل ہوئی۔ پس ان میں سے جس نے توبہ کر لی اس سے پہلے کہ اسے گرفت میں لیا جائے تو یہ اس پر وہ حد قائم کیے جانے کے مانع نہیں ہے جو اس پر ثابت ہو چکی ہے۔

بَابٌ فِي الْحَدِّ يُشْفَعُ فِيهِ (حد کے بارے میں سفارش کرنے کا بیان)

3802۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ الْهَمْدَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي ح و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّ قُرَيْشًا أَهَمَّهُمْ شَأْنُ الْمَرْأَةِ الْمَخْزُومِيَّةِ الَّتِي سَرَقَتْ فَقَالُوا مَنْ يُكَلِّمُ فِيهَا يَعْنِي رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالُوا وَمَنْ يَجْتَرِئُ إِلَّا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ حِبُّ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَكَلَّمَهُ أُسَامَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَا أُسَامَةُ أَتَشْفَعُ فِي حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللَّهِ ثُمَّ قَامَ فَاخْتَطَبَ فَقَالَ إِنَّمَا هَلَكَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ أَنَّهُمْ كَانُوا إِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الشَّرِيفُ تَرَكُوهُ وَإِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الضَّعِيفُ أَقَامُوا عَلَيْهِ الْحَدَّ وَايْمُ اللَّهِ لَوْ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ كَانَتِ امْرَأَةٌ مَخْزُومِيَّةٌ تَسْتَعِيرُ الْمَتَاعَ وَتَجْحَدُهُ فَأَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ بِقَطْعِ يَدِهَا وَقَصَّ نَحْوَ حَدِيثِ اللَّيْثِ قَالَ فَقَطَعَ النَّبِيُّ ﷺ يَدَهَا قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَى ابْنُ وَهْبٍ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ فِيهِ كَمَا قَالَ اللَّيْثُ إِنَّ امْرَأَةً سَرَقَتْ فِي عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ فِي غَزْوَةِ الْفَتْحِ وَرَوَاهُ اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِإِسْنَادِهِ فَقَالَ اسْتَعَارَتِ امْرَأَةٌ وَرَوَى مَسْعُودُ بْنُ الْأَسْوَدِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَ هَذَا الْخَبَرِ قَالَ سَرَقَتْ قَطِيفَةً مِنْ بَيْتِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَرَوَاهُ أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ امْرَأَةً سَرَقَتْ فَعَاذَتْ بِزَيْنَبَ بِنْتِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ قریش کو بنی مخزوم کی اس عورت کی حالت نے بہت زیادہ غمزدہ اور پریشان کیا جس نے چوری کی تھی۔ تو انہوں نے کہا: کون ہے جو اس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ سے بات کرے گا؟ پھر کہنے لگے: کون ہے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کے سوا جو یہ جرأت کر سکتا ہے؟ رسول اللہ ﷺ ان سے پیار و محبت فرماتے

ہیں۔ چنانچہ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے آپ سے عرض کی: تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اسامہ! کیا تو حدود اللہ میں سے ایک حد کے بارے میں سفارش کر رہا ہے۔ پھر آپ ﷺ کھڑے ہوئے اور خطبہ ارشاد فرمایا: اور فرمایا: وہ لوگ جو تم سے پہلے تھے وہ اس لیے ہلاک ہو گئے کہ جب ان میں سے کوئی ذی شرف چوری کرتا تو وہ اسے چھوڑ دیتے اور جب کوئی ضعیف اور کمزور چوری کرتا تو وہ اس پر حد قائم کرتے۔ قسم بخدا!! اگر فاطمہ بنت محمد ﷺ نے بھی چوری کی تو میں یقیناً اس کا ہاتھ بھی کاٹ دوں گا۔

عباس بن عبدالعظیم اور محمد بن یحییٰ دونوں نے کہا ہے کہ عبدالرزاق، معمر نے زہری سے انہوں نے عروہ سے اور انہوں نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے بیان کیا: بنی مخزوم کی ایک عورت تھی جو ساز و سامان عاریۃً لیتی اور پھر اس کا انکار کر دیتی۔ تو حضور نبی کریم ﷺ نے اس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم ارشاد فرمایا اور لیث کی حدیث کی طرح حدیث بیان کی۔ اور کہا: حضور نبی کریم ﷺ نے اس کا ہاتھ کاٹ دیا۔ ابوداؤد نے کہا ہے: ابن وہب نے یہ حدیث یونس عن زہری کی سند سے روایت کی ہے اور اس میں اس طرح بیان کیا ہے جس میں لیث نے بیان کیا ہے کہ ایک عورت نے حضور نبی مکرم ﷺ کے زمانہ میں فتح مکہ کے دوران چوری کی اور اسے لیث نے یونس کے واسطہ سے ابن شہاب سے ان کی سند کے ساتھ بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ ایک عورت نے عاریۃً (مال) لیا۔ مسعود بن اسود نے حضور نبی مکرم ﷺ سے اسی طرح یہ خبر بیان کی ہے کہ اس نے رسول اللہ ﷺ کے کاشانہ اقدس سے ایک چادر چوری کی تھی اور یہ روایت ابوالزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے کہ ایک عورت نے چوری کی اور اس نے رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے پاس آ کر پناہ لی۔

فائدہ: مذکورہ روایات میں غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ کامیابی و کامرانی کا انحصار عدل و انصاف قائم رکھنے میں ہے اور قوموں کی ہلاکت اور بربادی بے اعتدالی اور بے انصافی کے سبب ہے اور پھر رب العالمین کی قائم کردہ حدود میں تبدیلی کا حق قطعاً بندے کو حاصل نہیں اور نہ ہی کسی سفارش کے سبب ان کا نفاذ رد کیا جا سکتا ہے ورنہ تباہی سے کوئی شے نہیں بچا سکتی۔ اگر اس میں کچھ رعایت ہوتی تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت اسامہ کی سفارش ضرور قبول فرماتے مگر آپ نے اسے سختی کے ساتھ رد کر دیا اور حد نافذ کر دی۔ آج بھی امن اور ترقی کا راستہ یہی ہے۔ واللہ اعلم

3803۔ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ زَيْدٍ نَسَبَهُ جَعْفَرٌ إِلَى سَعِيدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَقِيلُوا ذَوِي الْهَيْئَاتِ عَثَرَاتِهِمْ إِلَّا الْحُدُودَ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: صاحب مقام و مرتبہ (مراد اوصاف حمیدہ سے متصف لوگ) لوگوں کی لغزش سے سوائے حدود کے درگزر کرو (یعنی جب عمومی طور پر وہ اخلاق حمیدہ سے متصف ہیں تو اگر انسان ہونے کے ناطے سے کبھی کوئی لغزش ہو جائے تو اسے معاف کر دو۔ ہاں اگر کسی ایسے فعل کا ارتکاب کر بیٹھیں جس کے سبب ان پر حد جاری ہو سکتی ہو تو پھر اس کا نفاذ ضروری ہوگا)۔

بَابُ الْعَفْوِ عَنِ الْحُدُودِ مَا لَمْ تَبْلُغِ السُّلْطَانَ

حاکم کے پاس حد کا مقدمہ دائر ہونے سے قبل حدود سے درگزر کرنے کا بیان

3804۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ جُرَيْجٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ تَعَافُوا الْحُدُودَ فِيمَا[1] بَيْنَكُمْ فَمَا بَلَغَنِي مِنْ حَدٍّ فَقَدْ وَجَبَ

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ علیہ السلام نے فرمایا: تم آپس میں ایک دوسرے کو حدود معاف کردو۔ پس جب میرے پاس حد کا مقدمہ آپہنچا تو پھر حد واجب ہوگی۔ (یعنی اگر آپس میں ایک دوسرے کو معاف کردو یا اسے مخفی رکھو تو فبہا اور نہ جب مسئلہ مجھ تک پہنچے گا تو پھر حد ضرور واجب ہوگی۔ یعنی جب بات قاضی تک آپہنچے تو پھر قاضی کا اختیار کسی کے پاس نہیں اور حد کے نفاذ کے بغیر کوئی چارہ کار نہیں)۔

بَابٌ فِي السَّتْرِ عَلَى أَهْلِ الْحُدُودِ (حدود کے مستحق پر پردہ ڈالنے کا بیان)

3805۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ نُعَيْمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ مَاعِزًا أَتَى النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم فَأَقَرَّ عِنْدَهُ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ فَأَمَرَ بِرَجْمِهِ وَقَالَ لِهَزَّالٍ لَوْ سَتَرْتَهُ بِثَوْبِكَ كَانَ خَيْرًا لَكَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ أَنَّ هَزَّالًا أَمَرَ مَاعِزًا أَنْ يَأْتِيَ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم فَيُخْبِرَهُ

یزید بن نعیم نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ حضرت ماعز رضی اللہ عنہ حضور نبی مکرم علیہ السلام کے پاس حاضر ہوئے اور آپ علیہ السلام کے پاس چار مرتبہ (فعل زنا) کا اقرار کیا۔ تو آپ علیہ السلام نے ان کے لیے رجم کا حکم ارشاد فرمایا اور آپ علیہ السلام نے ہزال کو فرمایا: اگر تو اسے اپنے کپڑے کے ساتھ چھپالیتا تو تیرے لیے بہتر تھا۔

محمد بن عبید، حماد بن زید، یحییٰ نے ابن المنکدر سے بیان کیا ہے کہ ہزال نے حضرت ماعز کو حکم دیا تھا کہ وہ حضور نبی مکرم علیہ السلام کے پاس حاضر ہو اور آپ کو اپنے فعل کے بارے میں آگاہ کرے۔

فائدہ: مذکورہ بالا روایت میں غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ دین اسلام نے بنیادی ترغیب یہ دی ہے کہ آدمی اگر کسی کے فعل بد پر آگاہ بھی ہے تو اسے افشاء کرنے کی نسبت چھپانا اور مخفی رکھنا زیادہ بہتر اور موزوں ہے تاکہ معاشرے میں اس کی تحقیر اور رسوائی نہ ہو اور ذاتی حوالے سے اس کی اصلاح کرے تاکہ وہ دوبارہ ایسے فعل بد کا ارتکاب نہ کرے۔ ہاں اگر وہ تلقین کے باوجود باز نہ آئے تو پھر معاشرے کو اس کے شر سے محفوظ رکھنے کے لیے اسے اپنے انجام تک پہنچانا ضروری ہے۔

بَابٌ فِي صَاحِبِ الْحَدِّ يَجِيءُ فَيُقِرُّ (فعل حد کا ارتکاب کرنے والے کا خود اقرار کرنے کا بیان)

3806۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ حَدَّثَنَا سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ عَلْقَمَةَ

1۔ ایک نسخہ میں فیما نہیں ہے۔

بْنِ وَائِلٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ امْرَأَةً خَرَجَتْ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ تُرِيدُ الصَّلَاةَ فَتَلَقَّاهَا رَجُلٌ فَتَجَلَّلَهَا فَقَضَى حَاجَتَهُ مِنْهَا فَصَاحَتْ وَانْطَلَقَ فَمَرَّ عَلَيْهَا رَجُلٌ فَقَالَتْ إِنَّ ذَاكَ فَعَلَ بِي كَذَا وَكَذَا وَمَرَّتْ عِصَابَةٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ فَقَالَتْ إِنَّ ذَلِكَ الرَّجُلَ فَعَلَ بِي كَذَا وَكَذَا فَانْطَلَقُوا فَأَخَذُوا الرَّجُلَ الَّذِي ظَنَّتْ أَنَّهُ وَقَعَ عَلَيْهَا فَأَتَوْهَا بِهِ فَقَالَتْ نَعَمْ هُوَ هَذَا فَأَتَوْا بِهِ النَّبِيَّ ﷺ فَلَمَّا أَمَرَ بِهِ قَامَ صَاحِبُهَا الَّذِي وَقَعَ عَلَيْهَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَا صَاحِبُهَا فَقَالَ لَهَا اذْهَبِي فَقَدْ غَفَرَ اللَّهُ لَكِ وَقَالَ لِلرَّجُلِ قَوْلًا حَسَنًا قَالَ أَبُو دَاوُد يَعْنِي الرَّجُلَ الْمَأْخُوذَ (1) وَقَالَ لِلرَّجُلِ الَّذِي وَقَعَ عَلَيْهَا ارْجُمُوهُ فَقَالَ لَقَدْ تَابَ تَوْبَةً لَوْ تَابَهَا أَهْلُ الْمَدِينَةِ لَقُبِلَ مِنْهُمْ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ أَسْبَاطُ بْنُ نَصْرٍ أَيْضًا عَنْ سِمَاكٍ

حضرت علقمہ بن وائل نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کے عہد میں ایک عورت نماز کے ارادہ سے نکلی تو اسے ایک آدمی ملا اور اس نے اسے دبوچ لیا اور اس سے اپنی حاجت پوری کی۔ اس عورت نے شور برپا کیا اور وہ آدمی چلا گیا۔ اتنے میں اس عورت کے پاس سے ایک آدمی گزرا تو اس عورت نے اسے بتایا میرے ساتھ فلاں آدمی نے اس طرح کیا ہے۔ پھر مہاجرین کی ایک جماعت ان کے پاس سے گزری تو اس عورت نے بتایا: بے شک اس آدمی نے میرے ساتھ اس اس طرح کیا ہے۔ پس وہ لوگ چل پڑے اور انہوں نے اس آدمی کو پکڑ لیا، جس کے بارے میں عورت کو گمان تھا کہ اس نے اس کے ساتھ بدکاری کی ہے۔ چنانچہ وہ اسے لے کر اس کے پاس آئے، تو اس عورت نے کہا: ہاں یہی وہ آدمی ہے۔ پھر وہ اسے لے کر حضور نبی کریم ﷺ کے پاس آئے۔ پس جونہی آپ ﷺ نے اس کے بارے میں (حد جاری کرنے کا) حکم دینا چاہا تو فوراً وہ آدمی کھڑا ہوا جس نے اس کے ساتھ وہ فعل کیا تھا۔ عرض کی یا رسول اللہ! ﷺ میں ہی وہ آدمی ہوں۔ تو آپ ﷺ نے اس عورت کو فرمایا: تو چلی جا۔ اللہ تعالیٰ نے تجھے بخش دیا (کیونکہ تو مکرہ ہے) اور مرد کے بارے میں اچھا قول فرمایا۔ ابوداؤد نے کہا: مراد وہ آدمی ہے جو پکڑا ہوا تھا اور آپ نے اس فعل کا ارتکاب کرنے والے آدمی کے بارے میں حکم فرمایا: تم اسے رجم کر دو۔ پھر فرمایا: اس نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر اہل مدینہ ایسی توبہ کریں تو ان سے وہ قبول کر لی جائے۔

ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ اسے اسباط بن نصر نے بھی سماک سے روایت کیا ہے۔

بَابٌ فِي التَّلْقِينِ فِي الْحَدِّ (حد کے بارے میں تلقین کرنے کا بیان)

3807۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ إِسْحَقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَبِي الْمُنْذِرِ مَوْلَى أَبِي ذَرٍّ عَنْ أَبِي أُمَيَّةَ الْمَخْزُومِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أُتِيَ بِلِصٍّ قَدِ اعْتَرَفَ اعْتِرَافًا وَلَمْ يُوجَدْ مَعَهُ مَتَاعٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا إِخَالُكَ سَرَقْتَ قَالَ بَلَى فَأَعَادَ عَلَيْهِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا فَأَمَرَ بِهِ فَقُطِعَ وَجِيءَ بِهِ فَقَالَ اسْتَغْفِرِ اللَّهَ وَتُبْ إِلَيْهِ فَقَالَ أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ فَقَالَ اللَّهُمَّ تُبْ عَلَيْهِ ثَلَاثًا قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ إِسْحَقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ عَنْ أَبِي أُمَيَّةَ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

1۔ قال ابوداؤد تا الماخوذ صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

حضرت ابوامیہ مخزومی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ کے پاس ایک چور لایا گیا اس نے مکمل اعتراف کرلیا اور اس کے پاس سامان نہ پایا گیا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تیرے بارے میں میرا گمان نہیں ہے کہ تو نے چوری کی ہے۔ اس نے عرض کی: کیوں نہیں۔ تو آپ ﷺ نے اس پر دو یا تین مرتبہ اسی بات کو لوٹایا۔ پھر آپ نے اس کے بارے میں (حد کے نفاذ) کا حکم دیا تو اس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا اور اسے لایا گیا تو آپ نے اسے فرمایا: تو اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کر اور اس سے توبہ کر۔ اور کہا: اے اللہ! تو اس کی توبہ قبول فرما۔ آپ نے یہی جملہ تین مرتبہ فرمایا۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ اسے عمرو بن عاصم نے ہمام عن اسحاق بن عبداللہ سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے کہا: عن ابی امیہ جو کہ انصار میں سے ایک آدمی تھا اور انہوں نے اسے حضور نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے۔

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يَعْتَرِفُ بِحَدٍّ وَلَا يُسَمِّيهِ

ایسے آدمی کا بیان جو حد کا اعتراف تو کرتا ہے لیکن اس کا نام نہیں لیتا

3808۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو عَمَّارٍ حَدَّثَنِي أَبُو أُمَامَةَ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي أَصَبْتُ حَدًّا فَأَقِمْهُ عَلَيَّ قَالَ تَوَضَّأْتَ حِينَ أَقْبَلْتَ قَالَ نَعَمْ قَالَ هَلْ صَلَّيْتَ مَعَنَا حِينَ صَلَّيْنَا قَالَ نَعَمْ قَالَ اذْهَبْ فَإِنَّ اللهَ تَعَالَى قَدْ عَفَا عَنْكَ

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ ایک آدمی حضور نبی مکرم ﷺ کے پاس آیا اور عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ بلاشبہ میں نے (فعل) حد کا ارتکاب کیا ہے۔ سو آپ اسے مجھ پر نافذ فرمایئے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تو نے آتے وقت وضو کیا ہے؟ اس نے کہا: ہاں۔ پھر آپ نے فرمایا: کیا تو نے ہمارے ساتھ نماز پڑھی ہے جب ہم نے نماز پڑھی؟ اس نے عرض کی: ہاں۔ تو آپ نے فرمایا تو جا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تجھے معاف فرما دیا ہے۔

فائدہ: چونکہ اس آدمی نے اپنے فعل کا تفصیلی ذکر نہیں کیا اس لیے علامہ خطابی، امام نووی اور دیگر علماء نے فرمایا ہے کہ در حقیقت اس کا گناہ صغائر میں سے تھا، جو موجب حد نہ تھا اور حضور نبی کریم ﷺ نے اسے نور نبوت سے جان لیا تھا اور اس کے اثرات کو نماز نے ختم کر دیا تھا۔ اس لیے اسے حضور نے واپس جانے کی اجازت دے دی۔ (ھکذا فی البذل ص 325 ج 17)

بَابٌ فِي الِامْتِحَانِ بِالضَّرْبِ (دوران تفتیش مارنے کا بیان)

3809۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ نَجْدَةَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ حَدَّثَنَا أَزْهَرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْحَرَازِيُّ أَنَّ قَوْمًا مِنَ الْكَلَاعِيِّينَ سُرِقَ لَهُمْ مَتَاعٌ فَاتَّهَمُوا أُنَاسًا مِنَ الْحَاكَةِ فَأَتَوُا النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ رضی اللہ عنہ صَاحِبَ النَّبِيِّ ﷺ فَحَبَسَهُمْ أَيَّامًا ثُمَّ خَلَّى سَبِيلَهُمْ فَأَتَوُا النُّعْمَانَ فَقَالُوا خَلَّيْتَ سَبِيلَهُمْ بِغَيْرِ ضَرْبٍ وَلَا امْتِحَانٍ فَقَالَ النُّعْمَانُ مَا شِئْتُمْ إِنْ شِئْتُمْ أَنْ أَضْرِبَهُمْ فَإِنْ خَرَجَ مَتَاعُكُمْ فَذَاكَ وَإِلَّا أَخَذْتُ مِنْ ظُهُورِكُمْ مِثْلَ مَا أَخَذْتُ مِنْ ظُهُورِهِمْ فَقَالُوا هَذَا حُكْمُكَ فَقَالَ هَذَا حُكْمُ اللهِ وَحُكْمُ رَسُولِهِ ﷺ قَالَ أَبُو دَاوُدَ إِنَّمَا أَرْهَبَهُمْ بِهَذَا الْقَوْلِ أَيْ لَا

يَجِبُ الضَّرْبُ إِلَّا بَعْدَ الِاعْتِرَافِ[1]

ازہر بن عبداللہ حرازی نے بیان کیا ہے کہ کلاع میں سے کچھ لوگوں کا مال چرا لیا گیا تو انہوں نے جولاہوں میں سے کچھ لوگوں کو متہم ٹھہرایا۔ چنانچہ وہ انہیں لے کر (امیر کوفہ) حضرت نعمان بن بشیر کے پاس آئے جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی تھے۔ تو آپ نے انہیں چند دن قید میں رکھا اور پھر انہیں چھوڑ دیا۔ وہ حضرت نعمان رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہنے لگے: تم نے انہیں بغیر مار اور بغیر تفتیش (باز پرس) کے چھوڑ دیا ہے۔ تو حضرت نعمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم کیا چاہتے ہو؟ اگر تم چاہتے ہو کہ میں انہیں ماروں (سزا دوں) تو پھر اگر تمہارا سامان ان سے نکلا تو فبہا ورنہ میں تمہاری پیٹھوں پر اتنا ہی ماروں گا جتنا ان کی پیٹھوں پر ماروں گا۔ تو انہوں نے کہا: کیا یہ تمہارا فیصلہ ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: یہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے اور اس کے رسول معظم ﷺ کا حکم ہے۔ ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ آپ نے اس قول کے ساتھ انہیں خوفزدہ کر دیا یعنی مارنا ضروری نہیں ہے مگر اعتراف کے بعد۔ (یعنی جرم کا اعتراف کیے بغیر کسی کو سزا دینا مناسب نہیں)۔

بَاب مَا يُقْطَعُ فِيهِ السَّارِقُ (اس (مقدار) کا بیان جس میں سارق کا ہاتھ کاٹا جائے گا)

3810۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُهُ مِنْهُ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْطَعُ فِي رُبْعِ دِينَارٍ فَصَاعِدًا

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ دینار کے چوتھائی یا اس سے زائد میں ہاتھ کاٹتے تھے۔

3811۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ وَوَهْبُ بْنُ بَيَانٍ قَالَا حَدَّثَنَا ح و حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ وَعَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ تُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ فِي رُبْعِ دِينَارٍ فَصَاعِدًا قَالَ أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ الْقَطْعُ فِي رُبْعِ دِينَارٍ فَصَاعِدًا

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: سارق کا ہاتھ دینار کے چوتھائی یا اس سے زائد چرا لینے کی صورت میں کاٹا جائے گا۔ احمد بن صالح نے کہا ہے کہ دینار کے چوتھائی یا اس سے زائد میں قطع ید ہے۔

3812۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَطَعَ فِي مِجَنٍّ ثَمَنُهُ ثَلَاثَةُ دَرَاهِمَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک ڈھال (سپر) چوری ہونے کی صورت میں ہاتھ کاٹا اور اس کی قیمت تین درہم تھی۔

3813۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي إِسْمَعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ أَنَّ نَافِعًا مَوْلَى

1۔ قال ابوداؤد الخ صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ حَدَّثَهُ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُمْ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَطَعَ يَدَ رَجُلٍ سَرَقَ تُرْسًا مِنْ صُفَّةِ النِّسَاءِ ثَمَنُهُ ثَلَاثَةُ دَرَاهِمَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے آزاد کردہ غلام نافع نے بیان کیا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے انہیں بتایا کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے ایک آدمی کا ہاتھ کاٹا، اس نے صفۃ النساء سے ایک ڈھال چوری کی تھی اس کی قیمت تین درہم تھی۔

فائدہ: اہل علم نے نصاب سرقہ کی مقدار میں اختلاف کیا ہے۔ جمہور نے مذکورہ بالا روایات سے استدلال کرتے ہوئے کہا ہے کہ اس کی مقدار تین درہم یا ایک دینار کا چوتھائی ہے اور اگر سونے، چاندی کے سوا کوئی شے ہو تو اس میں پھر اختلاف ہے۔ امام مالک نے فرمایا ہے کہ اس کی قیمت دراہم سے لگائی جائے گی۔ جبکہ امام شافعی نے فرمایا ہے کہ اشیاء کی قیمت لگانے میں اصل سونا ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ تین دراہم جب دینار کے چوتھائی کے برابر نہ ہوں تو پھر قطع ید کا حکم ثابت نہ ہوگا۔ اور اس مسئلہ میں امام ابوحنیفہ، ان کے اصحاب اور فقہاء عراق کا موقف ہے کہ نصاب سرقہ دس درہم ہے۔ اس سے کم میں قطع ید کا حکم ثابت نہ ہوگا۔ اس کا استدلال آگے آنے والی حدیث سے ہے۔

3814۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبِي السَّرِيِّ الْعَسْقَلَانِيُّ وَهٰذَا لَفْظُهُ وَهُوَ أَتَمُّ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسٰى عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَطَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَدَ رَجُلٍ فِي مِجَنٍّ قِيمَتُهُ دِينَارٌ أَوْ عَشَرَةُ دَرَاهِمَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَسَعْدَانُ بْنُ يَحْيٰى عَنِ ابْنِ إِسْحٰقَ بِإِسْنَادِهِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ڈھال چرانے کے جرم میں ایک آدمی کا ہاتھ کاٹا، اس کی قیمت ایک دینار یا دس درہم تھی۔ ابوداؤد نے کہا ہے: اسے محمد بن سلمہ اور سعدان بن یحیٰی نے ابن اسحاق سے ان کی اسناد کے ساتھ روایت کیا ہے۔

فائدہ: یہی حدیث احناف کی دلیل ہے اور اس کی تائید کئی دیگر روایات سے بھی ہوتی ہے۔ مثلاً عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ عبداللہ بن عمرو بن العاص عنہ ﷺ انہ کان لا یقطع الا فی ثمن مجن وھو یومئذ یساوی عشرۃ دراہم (کہ آپ ﷺ ڈھال کی قیمت کے برابر مال چرانے میں قطع ید کی سزا دیتے تھے اور ان دنوں ڈھال کی قیمت دس درہم کے برابر تھی)۔ آپ ہی سے ایک روایت ہے کہ حضور نے فرمایا: دس درہم سے کم میں قطع ید نہیں ہے۔ حضرت ابن مسعود کی روایت میں ہے کہ حضور نے فرمایا: ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا مگر ایک دینار میں یا دس دراہم میں۔ اسی طرح حضرت عمر، حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہم کا عمل بھی ہے۔ گویا اجماع اس پر ہے کہ نصاب سرقہ دس درہم ہے اور اس سے کم مقدار میں اختلاف ہے۔ واللہ اعلم۔ (ملخص المنہل، ھکذا قال الکاسانی فی البدائع (بذل ص333 ج17)

بَابُ مَا لَا قَطْعَ فِيهِ (اس مقدار کا بیان جس میں قطع ید نہیں ہوتی)

3815۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ يَحْيٰى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيٰى بْنِ حَبَّانَ أَنَّ عَبْدًا سَرَقَ وَدِيًّا مِنْ حَائِطِ رَجُلٍ فَغَرَسَهُ فِي حَائِطِ سَيِّدِهِ فَخَرَجَ صَاحِبُ الْوَدِيِّ يَلْتَمِسُ وَدِيَّهُ فَوَجَدَهُ فَاسْتَعْدٰى

عَلَى الْعَبْدِ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ وَهُوَ أَمِيرُ الْمَدِينَةِ يَوْمَئِذٍ فَسَجَنَ مَرْوَانُ الْعَبْدَ وَأَرَادَ قَطْعَ يَدِهِ فَانْطَلَقَ سَيِّدُ الْعَبْدِ إِلَى رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ فَسَأَلَهُ عَنْ ذَلِكَ فَأَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ لَا قَطْعَ فِي ثَمَرٍ وَلَا كَثَرٍ فَقَالَ الرَّجُلُ إِنَّ مَرْوَانَ أَخَذَ غُلَامِي وَهُوَ يُرِيدُ قَطْعَ يَدِهِ وَأَنَا أُحِبُّ أَنْ تَمْشِيَ مَعِي إِلَيْهِ فَتُخْبِرَهُ بِالَّذِي سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَمَشَى مَعَهُ رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ حَتَّى أَتَى مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ فَقَالَ لَهُ رَافِعٌ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ لَا قَطْعَ فِي ثَمَرٍ وَلَا كَثَرٍ فَأَمَرَ مَرْوَانُ بِالْعَبْدِ فَأُرْسِلَ قَالَ أَبُو دَاوُد الْكَثَرُ الْجُمَّارُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ فَجَلَدَهُ مَرْوَانُ جَلَدَاتٍ وَخَلَّى سَبِيلَهُ

محمد بن یحییٰ بن حبان سے روایت ہے کہ ایک غلام نے ایک آدمی کے باغ سے کھجور کا ایک پودا چرایا اور اسے اپنے آقا کے باغ میں جا کر لگایا۔ پس اس پودے کا مالک اپنے پودے کی تلاش میں نکلا تو اس نے اسے پالیا اور اس نے اس غلام کے خلاف مروان بن حکم کے پاس دعویٰ دائر کر دیا۔ ان دنوں وہ مدینہ طیبہ کا امیر تھا۔ پس مروان نے غلام کو قید کر لیا اور اس کا ہاتھ کاٹنے کا ارادہ کیا۔ چنانچہ اس غلام کا آقا حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور اس کے بارے میں ان سے دریافت کیا تو انہوں نے اسے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ پھلوں میں قطع ید نہیں ہے اور نہ ہی خوشوں کی چوری میں۔ تو اس آدمی نے عرض کی: مروان نے میرے غلام کو پکڑ رکھا ہے اور وہ اس کا ہاتھ کاٹنا چاہتا ہے اور میں یہ چاہتا ہوں کہ آپ میرے ساتھ اس کے پاس تشریف لے چلیں اور اسے اس حدیث کے بارے آگاہ کریں جو آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے۔ چنانچہ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ اس کے ساتھ چلے یہاں تک کہ مروان بن حکم کے پاس آ گئے اور اسے حضرت رافع نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: قطع ید نہیں ہے پھلوں میں اور نہ ہی خوشوں (کی چوری میں)۔ پس مروان نے غلام کے بارے حکم دیا اور اسے چھوڑ دیا گیا۔ ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ الکثر کا معنی الجمار یعنی خوشے ہے۔ محمد بن عبید، حماد، یحییٰ نے محمد بن یحییٰ بن حبان سے یہ حدیث بیان کی ہے اور اس میں کہا ہے کہ مروان نے اسے چند کوڑے لگائے اور پھر اسے چھوڑ دیا۔

3816۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الثَّمَرِ الْمُعَلَّقِ فَقَالَ مَنْ أَصَابَ بِفِيهِ مِنْ ذِي حَاجَةٍ غَيْرَ مُتَّخِذٍ خُبْنَةً فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ وَمَنْ خَرَجَ بِشَيْءٍ مِنْهُ فَعَلَيْهِ غَرَامَةُ مِثْلَيْهِ وَالْعُقُوبَةُ وَمَنْ سَرَقَ مِنْهُ شَيْئًا بَعْدَ أَنْ يُؤْوِيَهُ الْجَرِينُ فَبَلَغَ ثَمَنَ الْمِجَنِّ فَعَلَيْهِ الْقَطْعُ وَمَنْ سَرَقَ دُونَ ذَلِكَ فَعَلَيْهِ غَرَامَةُ مِثْلَيْهِ وَالْعُقُوبَةُ قَالَ أَبُو دَاوُد الْجَرِينُ الْجُوخَانُ[1]

حضرت عمرو بن شعیب نے اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے کہ آپ سے درخت کے ساتھ لٹکے ہوئے پھلوں کے بارے میں پوچھا گیا۔ تو

1۔ ومن سرق دون ذلك الخ حرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

آپ علیہ السلام نے فرمایا: جس حاجت مند نے اپنی ضرورت کے مطابق اسے توڑ کر کھالیا درآنحالیکہ اسے اپنی گود یا کسی کپڑے میں جمع نہ کیا تو اس پر (تاوان یا ضمانت میں سے) کوئی شے نہیں۔ اور جو کوئی اس سے نکال کرلے گیا (یعنی کپڑے میں ڈال کرلے گیا) تو اس پر دوگنا تاوان ہوگا اور سزا بھی ہوگی اور پھل کو خشک کرنے کے لیے توڑ کر ایک جگہ پر ڈال دینے کے بعد جس کسی نے اس سے چوری کی اور اس کی قیمت ڈھال کی قیمت کے برابر ہو جائے تو پھر اس پر قطع ید ہوگی اور جس نے اس سے کم چوری کیا تو اس پر دوگنا تاوان اور سزا ہوگی۔ ابوداؤد نے کہا ہے: الجرین سے مراد الجوخان ہے یعنی وہ جگہ جو پھل محفوظ اور خشک کرنے کے لیے مخصوص ہو۔

بَابُ الْقَطْعِ فِي الْخُلْسَةِ وَالْخِيَانَةِ

(اعلانیہ مال چھین لینے اور خیانت کرنے کے سبب قطع ید کا بیان)

3817۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ قَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ قَالَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَيْسَ عَلَى الْمُنْتَهِبِ قَطْعٌ وَمَنِ انْتَهَبَ نُهْبَةً مَشْهُورَةً فَلَيْسَ مِنَّا

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ علیہ السلام نے فرمایا: اعلانیہ مال چھیننے پر قطع ید نہیں ہے اور جس کسی نے اعلانیہ کسی کا مال چھین لیا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

3818۔ وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَيْسَ عَلَى الْخَائِنِ قَطْعٌ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رضی الله عنهما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ زَادَ وَلَا عَلَى الْمُخْتَلِسِ قَطْعٌ قَالَ أَبُو دَاوُد هَذَانِ الْحَدِيثَانِ لَمْ يَسْمَعْهُمَا ابْنُ جُرَيْجٍ مِنْ أَبِي الزُّبَيْرِ وَبَلَغَنِي عَنْ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ أَنَّهُ قَالَ إِنَّمَا سَمِعَهُمَا ابْنُ جُرَيْجٍ مِنْ يَاسِينَ الزَّيَّاتِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَقَدْ رَوَاهُمَا الْمُغِيرَةُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

مذکورہ اسناد سے ہی یہ بھی مروی ہے کہ رسول اللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ (امانت میں) خیانت کرنے والے پر قطع ید نہیں ہے۔

نصر بن علی، عیسیٰ بن یونس نے ابن جریج عن ابی الزبیر عن جابر عن النبی علیہ السلام کی سند سے اسی طرح حدیث بیان کی ہے اور اس میں یہ زائد ہے اور اعلانیہ تیزی سے اچک لے جانے والے پر قطع ید نہیں ہے۔

ابوداؤد نے کہا ہے: یہ دونوں حدیثیں ابن جریج نے ابوالزبیر سے نہیں سنیں اور امام احمد بن حنبل سے مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ انہوں نے فرمایا: ابن جریج نے یہ دونوں حدیثیں یاسین الزیات سے سنی ہیں۔ ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ مغیرہ بن مسلم نے ان دونوں کو ابوالزبیر عن جابر عن النبی علیہ السلام کی سند سے روایت کیا ہے۔

فائدہ: قطع ید سرقہ پر ہے اور سرقہ سے مراد کسی غیر کا مملوکہ مال خفیۃً حرز سے اٹھالینا ہے۔ یعنی وہ غیر کا مملوکہ بھی ہو، محفوظ مقام پر ہو اور اٹھانے والا اسے چھپ کر اٹھائے۔ لہٰذا اعلانیہ جبراً مال چھین لینے، تیزی کے ساتھ مال ہاتھ سے کھینچ کر نکل جانے اور امانت میں خیانت کرنے پر سرقہ کا حکم بوجوہ نہیں ہو سکتا ہے۔ اس لیے ان صورتوں میں قطع ید کی سزا نہیں ہوگی لیکن

دوسری سزا سے مفر نہیں۔

بَابُ مَنْ سَرَقَ مِنْ حِرْزٍ (حرز سے مال چرانے والے کا بیان)

3819۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ حَمَّادِ بْنِ طَلْحَةَ حَدَّثَنَا أَسْبَاطٌ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ حُمَيْدٍ ابْنِ أُخْتِ صَفْوَانَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ كُنْتُ نَائِمًا فِي الْمَسْجِدِ عَلَى خَمِيصَةٍ لِي ثَمَنُ ثَلَاثِينَ دِرْهَمًا فَجَاءَ رَجُلٌ فَاخْتَلَسَهَا مِنِّي فَأُخِذَ الرَّجُلُ فَأُتِيَ بِهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَأَمَرَ بِهِ لِيُقْطَعَ قَالَ فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ أَتَقْطَعُهُ مِنْ أَجْلِ ثَلَاثِينَ دِرْهَمًا أَنَا أَبِيعُهُ وَأُنْسِئُهُ ثَمَنَهَا قَالَ فَهَلَّا كَانَ هَذَا قَبْلَ أَنْ تَأْتِيَنِي بِهِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَاهُ زَائِدَةُ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ جُعَيْدِ بْنِ حُجَيْرٍ قَالَ نَامَ صَفْوَانُ وَرَوَاهُ مُجَاهِدٌ وَطَاوُسٌ أَنَّهُ كَانَ نَائِمًا فَجَاءَ سَارِقٌ فَسَرَقَ خَمِيصَةً مِنْ تَحْتِ رَأْسِهِ وَرَوَاهُ أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ فَاسْتَلَّهُ مِنْ تَحْتِ رَأْسِهِ فَاسْتَيْقَظَ فَصَاحَ بِهِ فَأُخِذَ وَرَوَاهُ الزُّهْرِيُّ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ فَنَامَ فِي الْمَسْجِدِ وَتَوَسَّدَ رِدَاءَهُ فَجَاءَ سَارِقٌ فَأَخَذَ رِدَاءَهُ فَأُخِذَ السَّارِقُ فَجِيءَ[1] بِهِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ

صفوان بن امیہ نے بیان کیا ہے کہ میں مسجد میں سو رہا تھا۔ میری ایک اون کی چادر تھی۔ اس کی قیمت تیس درہم تھی۔ ایک آدمی آیا اور اس نے وہ چادر مجھ سے چھین لی۔ پھر وہ آدمی پکڑا گیا اور اسے رسول اللہ ﷺ کے پاس لایا گیا۔ تو آپ ﷺ نے اس کے بارے حکم دیا کہ اس کا ہاتھ کاٹ دیا جائے۔ چنانچہ میں حاضر خدمت ہوا اور عرض کی: کیا آپ تیس درہم کے بدلے اس کا ہاتھ کاٹ دیں گے۔ میں وہ چادر اسے بیچ دیتا ہوں اور اس کے ثمن اسے ادھار کیے دیتا ہوں (تاکہ وہ اس سزا سے بچ جائے) تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس طرح تیرے میرے پاس آنے سے پہلے ہو سکتا تھا (یعنی جب مسئلہ پیش ہو جائے تو پھر حد کا فیصلہ روکا نہیں جا سکتا)۔

ابوداؤد نے بیان کیا ہے: اسے زائدہ نے سماک عن جعید بن حجیر سے بیان کیا ہے کہ صفوان سوئے ہوئے تھے اور مجاہد اور طاؤس نے بیان کیا ہے کہ وہ سو رہے تھے، ایک چور آیا اور اس نے ان کے سر کے نیچے سے چادر چرا لی اور اسے ابو سلمہ بن عبدالرحمن نے بیان کیا ہے کہ اس نے ان کے سر کے نیچے سے چادر کھینچی تو وہ بیدار ہو گئے اور انہوں نے شور مچایا تو وہ پکڑا گیا اور زہری نے صفوان بن عبداللہ سے اسے روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ وہ مسجد میں سوئے اور اپنی چادر کا تکیہ بنایا، پس ایک چور آیا اس نے آپ کی چادر اٹھا لی وہ چور پکڑا گیا اور اسے حضور نبی کریم ﷺ کے پاس لایا گیا۔

بَابٌ فِي الْقَطْعِ فِي الْعَوَرِ إِذَا جُحِدَتْ

عاریۃً سامان لے کر جب اس کا انکار کر دیا جائے تو اس پر قطع کا بیان

3820۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَمَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ مَخْلَدٌ عَنْ

1۔ دیگر نسخوں میں فَجَاءَ ہے۔

مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ امْرَأَةً مَخْزُومِيَّةً كَانَتْ تَسْتَعِيرُ الْمَتَاعَ فَتَجْحَدُهُ فَأَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ بِهَا فَقُطِعَتْ يَدُهَا قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَوْ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ أَبِي عُبَيْدٍ زَادَ فِيهِ وَأَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَامَ خَطِيبًا فَقَالَ هَلْ مِنِ امْرَأَةٍ تَائِبَةٍ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَرَسُولِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَتِلْكَ شَاهِدَةٌ فَلَمْ تَقُمْ وَلَمْ تَتَكَلَّمْ وَرَوَاهُ ابْنُ غَنَجٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ فِيهِ فَشَهِدَ عَلَيْهَا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ بنی مخزوم کی ایک عورت سامان ادھار لیتی تھی اور پھر اس کا انکار کر دیتی تھی تو حضور نبی مکرم ﷺ نے اس کے بارے حکم ارشاد فرمایا تو اس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا۔

ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ اسے جویریہ نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے یا صفیہ بنت ابی عبید سے روایت کیا ہے اور اس میں یہ زائد ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ خطبہ ارشاد فرمانے کے لیے کھڑے ہوئے اور فرمایا: کیا کوئی عورت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول معظم ﷺ کی بارگاہ میں توبہ کرنے والی ہے؟ آپ نے یہ تین مرتبہ فرمایا: وہ عورت حاضر تھی لیکن نہ وہ اٹھی اور نہ اس نے کوئی گفتگو کی۔ اسے ابن غنج نے نافع سے انہوں نے صفیہ بنت ابی عبید سے روایت کیا ہے۔ اس میں ہے: پس آپ نے اس کی چوری پر شہادت دی۔

3821۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ عَنِ اللَّيْثِ قَالَ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ كَانَ عُرْوَةُ يُحَدِّثُ أَنَّ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ اسْتَعَارَتْ امْرَأَةٌ تَعْنِي حُلِيًّا عَلَى أَلْسِنَةِ أُنَاسٍ يُعْرَفُونَ وَلَا تُعْرَفُ هِيَ فَبَاعَتْهُ فَأُخِذَتْ فَأُتِيَ بِهَا النَّبِيُّ ﷺ فَأَمَرَ بِقَطْعِ يَدِهَا وَهِيَ الَّتِي شَفَعَ فِيهَا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَقَالَ فِيهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا قَالَ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ امْرَأَةٌ مَخْزُومِيَّةٌ تَسْتَعِيرُ الْمَتَاعَ وَتَجْحَدُهُ فَأَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ بِقَطْعِ يَدِهَا وَقَصَّ نَحْوَ حَدِيثِ قُتَيْبَةَ عَنِ اللَّيْثِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ زَادَ فَقَطَعَ النَّبِيُّ ﷺ يَدَهَا

ابن شہاب نے بیان کیا ہے کہ حضرت عروہ بیان کرتے تھے کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ ایک عورت نے کچھ ایسے لوگوں کی وساطت سے زیور عاریۃً لیا جو اپنے اعتبار اور اعتماد میں معروف تھے، حالانکہ اس کی کوئی پہچان نہ تھی۔ تو اس نے اسے بیچ دیا۔ پھر اسے پکڑ لیا گیا اور اسے حضور نبی مکرم ﷺ کے پاس لایا گیا، تو آپ نے اس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم ارشاد فرمایا اور یہ وہی عورت ہے جس کے بارے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے سفارش کی اور پھر رسول اللہ ﷺ نے اس کے بارے جو فرمایا سو فرمایا۔

عباس بن عبدالعظیم اور محمد بن یحییٰ دونوں نے عبدالرزاق، معمر نے زہری عن عروہ عن عائشہ رضی اللہ عنہا کی سند سے بیان کیا ہے کہ ام المومنین نے فرمایا کہ بنی مخزوم کی ایک عورت تھی جو سامان ادھار لیتی تھی اور پھر اس کا انکار کر دیتی تھی۔ تو حضور نبی مکرم ﷺ نے اس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم ارشاد فرمایا۔ پھر قتیبہ عن لیث عن ابن شہاب کی حدیث کی مثل بیان کی اور حضور نبی مکرم ﷺ نے اس کا ہاتھ کاٹ دیا۔

بَابٌ فِي الْمَجْنُونِ يَسْرِقُ أَوْ يُصِيبُ حَدًّا

کوئی مجنون آدمی چوری کرے یا کسی اور فعل حد کا ارتکاب کرے تو اس کا بیان

3822۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ رُفِعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلَاثَةٍ عَنِ النَّائِمِ حَتَّى يَسْتَيْقِظَ وَعَنِ الْمُبْتَلَى حَتَّى يَبْرَأَ وَعَنِ الصَّبِيِّ حَتَّى يَكْبَرَ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین آدمیوں سے قلم اٹھالیا گیا ہے (یعنی ان سے کسی عمل پر باز پرس نہ ہوگی) سونے والے سے یہاں تک کہ وہ بیدار ہوجائے، جنون میں مبتلا آدمی سے یہاں تک کہ وہ صحت یاب ہوجائے اور بچے سے یہاں تک کہ وہ بالغ ہوجائے۔

فائدہ: یہ تینوں افراد احکام کے مکلف نہیں ہوتے، لہٰذا ان پر احکام جاری نہ ہوں گے۔

3823۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أُتِيَ عُمَرُ بِمَجْنُونَةٍ قَدْ زَنَتْ فَاسْتَشَارَ فِيهَا أُنَاسًا فَأَمَرَ بِهَا عُمَرُ أَنْ تُرْجَمَ مُرَّ بِهَا عَلَى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رِضْوَانُ اللهِ عَلَيْهِ فَقَالَ مَا شَأْنُ هَذِهِ قَالُوا مَجْنُونَةُ بَنِي فُلَانٍ زَنَتْ فَأَمَرَ بِهَا عُمَرُ أَنْ تُرْجَمَ قَالَ فَقَالَ ارْجِعُوا بِهَا ثُمَّ أَتَاهُ فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ الْقَلَمَ قَدْ رُفِعَ عَنْ ثَلَاثَةٍ عَنِ الْمَجْنُونِ حَتَّى يَبْرَأَ وَعَنِ النَّائِمِ حَتَّى يَسْتَيْقِظَ وَعَنِ الصَّبِيِّ حَتَّى يَعْقِلَ قَالَ بَلَى قَالَ فَمَا بَالُ هَذِهِ تُرْجَمُ قَالَ لَا شَيْءَ قَالَ فَأَرْسِلْهَا قَالَ فَأَرْسَلَهَا قَالَ فَجَعَلَ يُكَبِّرُ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ نَحْوَهُ وَقَالَ أَيْضًا حَتَّى يَعْقِلَ وَقَالَ وَعَنِ الْمَجْنُونِ حَتَّى يُفِيقَ قَالَ فَجَعَلَ عُمَرُ يُكَبِّرُ حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مُرَّ عَلَى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضی اللہ عنہ بِمَعْنَى عُثْمَانَ قَالَ أَوَمَا تَذْكُرُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ رُفِعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلَاثَةٍ عَنِ الْمَجْنُونِ الْمَغْلُوبِ عَلَى عَقْلِهِ حَتَّى يُفِيقَ[1] وَعَنِ النَّائِمِ حَتَّى يَسْتَيْقِظَ وَعَنِ الصَّبِيِّ حَتَّى يَحْتَلِمَ قَالَ صَدَقْتَ قَالَ فَخَلَّى عَنْهَا سَبِيلَهَا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک مجنونہ عورت لائی گئی اس حال میں کہ اس نے زنا کیا تھا۔ تو آپ نے اس کے بارے لوگوں سے مشورہ کیا اور پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے بارے میں یہ حکم دیا کہ اسے رجم کردیا جائے۔ پھر وہ اسے لے کر حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے، تو آپ نے پوچھا: اس کا کیا معاملہ ہے؟ لوگوں نے بتایا: یہ بنی فلاں کی مجنونہ عورت ہے، اس نے زنا کیا ہے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے بارے رجم کرنے کا حکم دیا ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے

1۔ ایک نسخہ میں حتی یفیق نہیں ہے۔

فرمایا: تم اسے واپس لے چلو۔ پھر وہ خود حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا: اے امیر المومنین! کیا آپ جانتے نہیں کہ تین (آدمیوں) سے قلم اٹھالیا گیا ہے: ایک مجنون سے یہاں تک کہ وہ صحت یاب ہو جائے، سونے والے سے یہاں تک کہ وہ بیدار ہو جائے اور بچے سے یہاں تک کہ وہ عاقل (اور بالغ) ہو جائے۔ انہوں نے فرمایا: ہاں (کیوں نہیں میں جانتا ہوں) تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: تو پھر اسے کیا ہوا ہے کہ اسے رجم کیا جا رہا ہے۔ آپ نے فرمایا: کچھ نہیں۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: پھر اسے چھوڑ دیجئے۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے چھوڑ دیا اور پھر تکبیر کہنے لگے (کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اس عمل سے بچالیا ہے)۔

یوسف بن موسیٰ، وکیع نے اعمش سے اسی طرح بیان کیا ہے اور یہ بھی کہا ہے: یہاں تک کہ عقل مند ہو جائے اور مجنون سے یہاں تک کہ اس کا جنون زائل ہو جائے اور یہ الفاظ بھی کہے: پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ تکبیر کہنے لگے (یعنی اس روایت میں عمر کا لفظ زائد ذکر کیا)۔ ابن سرح، ابن وہب، جریر بن حازم نے سلیمان بن مہران عن ابی ظبیان عن ابن عباس رضی اللہ عنہما کی سند سے بیان کیا ہے کہ اسے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزارا گیا۔ یعنی الفاظ یہ ہیں: مر علی علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ آگے عثمان کی روایت کی طرح ہے۔ اس میں ہے: کیا آپ کو یاد نہیں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین سے قلم کو اٹھالیا گیا ہے: مجنون سے جس کی عقل پر جنون غالب ہو یہاں تک کہ اسے افاقہ ہو جائے اور سونے والے سے یہاں تک کہ وہ بیدار ہو جائے اور بچے سے یہاں تک کہ وہ بالغ ہو جائے۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے سچ کہا ہے۔ آپ نے اس کا راستہ چھوڑ دیا (یعنی اسے آزاد کر دیا)۔

3824۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ ح وحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ الْمَعْنَى عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ قَالَ هَنَّادٌ الْجَنْبِيُّ قَالَ أُتِيَ عُمَرُ بِامْرَأَةٍ قَدْ فَجَرَتْ فَأَمَرَ بِرَجْمِهَا فَمَرَّ عَلِيٌّ رضی اللہ عنہ فَأَخَذَهَا فَخَلَّى سَبِيلَهَا فَأُخْبِرَ عُمَرُ قَالَ ادْعُوا لِي عَلِيًّا فَجَاءَ عَلِيٌّ رضی اللہ عنہ فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ لَقَدْ عَلِمْتَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ رُفِعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلَاثَةٍ عَنِ الصَّبِيِّ حَتَّى يَبْلُغَ وَعَنِ النَّائِمِ حَتَّى يَسْتَيْقِظَ وَعَنِ الْمَعْتُوهِ حَتَّى يَبْرَأَ وَإِنَّ هَذِهِ مَعْتُوهَةُ بَنِي فُلَانٍ لَعَلَّ الَّذِي أَتَاهَا وَهِيَ فِي بَلَائِهَا قَالَ فَقَالَ عُمَرُ لَا أَدْرِي فَقَالَ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَأَنَا لَا أَدْرِي

ابوظبیان سے روایت ہے کہ ہناد الجنبی نے بیان کیا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک عورت لائی گئی۔ اس نے بدکاری کی تھی۔ تو آپ نے اس کے رجم کا حکم دے دیا۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ وہاں سے گزرے۔ تو آپ نے اسے پکڑا اور اسے چھوڑ دیا۔ چنانچہ اس کی خبر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ہوئی تو آپ نے فرمایا: حضرت علی رضی اللہ عنہ کو میرے پاس بلاؤ۔ پس حضرت علی رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور کہا: اے امیر المومنین! یقیناً آپ جانتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین سے قلم اٹھالیا گیا ہے: بچے سے یہاں تک کہ وہ بالغ ہو جائے، سونے والے سے یہاں تک کہ وہ بیدار ہو جائے اور مجنون سے یہاں تک کہ وہ صحت یاب ہو جائے۔ اور بلاشبہ یہ بنی فلاں کی مجنونہ عورت ہے اور یہ ہو سکتا ہے کہ کسی نے اس کے ساتھ فعل زنا اس حال میں کیا ہو جب کہ یہ جنون میں مبتلا تھی۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اسے میں نہیں جانتا اور حضرت علی رضی اللہ

عنہ نے کہا: میں بھی نہیں جانتا (کہ اس پر فعل زنا افاقہ اور عقل مندی کی حالت میں کیا گیا ہے۔ چنانچہ اس میں دونوں احتمال ہونے کی وجہ سے شبہ پایا گیا اور شبہ کی وجہ سے حد ساقط ہو جاتی ہے)۔

3825۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ رُفِعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلَاثَةٍ عَنِ النَّائِمِ حَتَّى يَسْتَيْقِظَ وَعَنِ الصَّبِيِّ حَتَّى يَحْتَلِمَ وَعَنِ الْمَجْنُونِ حَتَّى يَعْقِلَ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ زَادَ فِيهِ وَالْخَرِفِ

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: تین سے قلم کو اٹھالیا گیا ہے: سونے والے سے یہاں تک کہ وہ بیدار ہو جائے، بچے سے یہاں تک کہ وہ بالغ ہو جائے اور مجنون سے یہاں تک کہ وہ عاقل ہو جائے (یعنی اس کا جنون زائل ہو جائے)۔ ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ اسے ابن جریج نے قاسم بن یزید عن علی رضی اللہ عنہ عن النبی ﷺ کی سند سے بیان کیا ہے اور اس میں یہ لفظ زائد ہے: والخرف۔ اس کا معنی ہے بڑھاپے کے سبب عقل کا زائل ہو جانا۔

بَابٌ فِي الْغُلَامِ يُصِيبُ الْحَدَّ (بچہ فعل حد کا ارتکاب کرے تو اس کا بیان)

3826۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ حَدَّثَنِي عَطِيَّةُ الْقُرَظِيُّ قَالَ كُنْتُ مِنْ سَبْيِ بَنِي قُرَيْظَةَ فَكَانُوا يَنْظُرُونَ فَمَنْ أَنْبَتَ الشَّعْرَ قُتِلَ وَمَنْ لَمْ يُنْبِتْ لَمْ يُقْتَلْ فَكُنْتُ فِيمَنْ لَمْ يُنْبِتْ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ فَكَشَفُوا عَانَتِي فَوَجَدُوهَا لَمْ تَنْبُتْ فَجَعَلُونِي فِي السَّبْيِ

عطیہ قرظی نے بیان کیا ہے کہ میں بنی قریظہ کے قیدیوں میں شامل تھا۔ (فیصلہ یہ ہوا کہ جنگ کے قاتل مردوں کو قتل کر دیا جائے اور عورتوں، بچوں وغیرہ کو قیدی بنا لیا جائے)۔ چنانچہ وہ لوگ دیکھتے تھے کہ جس کے زیر ناف بال اگے ہوئے تھے اسے قتل کر دیا گیا اور جس کے بال نہیں اگے تھے اسے قتل نہ کیا گیا اور میں ان میں سے تھا جن کے بال نہیں اگے تھے۔

مسدد، ابوعوانہ نے عبدالملک بن عمیر سے یہ حدیث بیان کی ہے۔ اس میں ہے: انہوں نے میرے زیر ناف بال دیکھنے کے لیے چادر کو کھولا اور دیکھا کہ بال ابھی تک نہیں اگے۔ تو انہوں نے مجھے قیدیوں میں شامل رکھا (اور میں قتل ہونے سے محفوظ رہا)۔

3827۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ عَرَضَهُ يَوْمَ أُحُدٍ وَهُوَ ابْنُ أَرْبَعَ عَشْرَةَ سَنَةً فَلَمْ يُجِزْهُ وَعَرَضَهُ يَوْمَ الْخَنْدَقِ وَهُوَ ابْنُ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً فَأَجَازَهُ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ نَافِعٌ حَدَّثْتُ بِهَذَا الْحَدِيثِ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَقَالَ إِنَّ هَذَا الْحَدَّ بَيْنَ الصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے غزوۂ احد کے وقت اپنے آپ کو حضور نبی مکرم ﷺ کے پاس پیش کیا۔ اس وقت ان کی عمر چودہ برس تھی۔ تو حضور نبی مکرم ﷺ نے انہیں اجازت نہ عطا فرمائی۔ پھر غزوۂ خندق کے وقت اپنے آپ کو (جہاد کے لیے) پیش کیا۔ اس وقت ان کی عمر پندرہ برس تھی۔ تو آپ ﷺ نے اجازت عطا فرما دی۔

عثمان بن ابی شیبہ، ابن ادریس نے عبید اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے: حضرت نافع نے کہا: میں نے یہ حدیث حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ تعالیٰ کے سامنے بیان کی تو انہوں نے فرمایا: یہ صغیر (نابالغ) اور کبیر (بالغ) کے درمیان ایک حد ہے۔

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يَسْرِقُ فِي الْغَزْوِ أَيُقْطَعُ

جو آدمی غزوہ کے درمیان چوری کرتا ہے کیا اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا؟

3828۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ عَنْ عَيَّاشِ بْنِ عَبَّاسٍ الْقِتْبَانِيِّ عَنْ شُيَيْمِ بْنِ بَيْتَانَ وَيَزِيدَ بْنِ صُبْحٍ الْأَصْبَحِيِّ عَنْ جُنَادَةَ بْنِ أَبِي أُمَيَّةَ رضی اللہ عنہ قَالَ كُنَّا مَعَ بُسْرِ بْنِ أَرْطَاةَ فِي الْبَحْرِ فَأُتِيَ بِسَارِقٍ يُقَالُ لَهُ مِصْدَرٌ قَدْ سَرَقَ بُخْتِيَّةً فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ لَا تُقْطَعُ الْأَيْدِي فِي السَّفَرِ وَلَوْلَا ذَلِكَ لَقَطَعْتُهُ

جنادہ بن ابی امیہ نے بیان کیا ہے کہ ہم بسر بن ارطاۃ کے ساتھ سمندر میں تھے کہ ایک چور لایا گیا، اسے مصدر کہا جاتا تھا۔ اس نے ایک بختی اونٹنی کی چوری کی تھی۔ تو انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ سفر میں ہاتھ نہیں کاٹے جائیں گے۔ اگر یہ ارشاد نہ ہوتا تو میں یقیناً اس کا ہاتھ کاٹ دیتا۔

فائدہ: اکثر فقہاء کا موقف یہ ہے کہ اس سے مراد مال غنیمت سے مال چرانا ہے۔ کیونکہ اس مال میں بذات خود چور کا حصہ بھی موجود ہوتا ہے۔ اس لیے اس پر قطع ید کی سزا نافذ نہ ہوگی۔

بَابٌ فِي قَطْعِ النَّبَّاشِ (کفن چور کا ہاتھ کاٹنے کا بیان)

3829۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ عَنِ الْمُشَعَّثِ بْنِ طَرِيفٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ يَا أَبَا ذَرٍّ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ وَسَعْدَيْكَ فَقَالَ كَيْفَ أَنْتَ إِذَا أَصَابَ النَّاسَ مَوْتٌ يَكُونُ الْبَيْتُ فِيهِ بِالْوَصِيفِ يَعْنِي الْقَبْرَ قُلْتُ اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ أَوْ مَا خَارَ اللهُ وَرَسُولُهُ قَالَ عَلَيْكَ بِالصَّبْرِ أَوْ قَالَ تَصْبِرُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَمَّادُ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ يُقْطَعُ النَّبَّاشُ لِأَنَّهُ دَخَلَ عَلَى الْمَيِّتِ بَيْتَهُ

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے ارشاد فرمایا: اے ابوذر! میں نے عرض کی: لبیک یا رسول اللہ! ﷺ وسعدیک (یعنی میں حاضر اور فرمانبردار ہوں) تو آپ ﷺ نے فرمایا: تیرا حال کیا ہوگا جب لوگوں کو موت آ پہنچے گی۔ اس دوران بیت یعنی قبر (کی جگہ) غلام کے عوض ملے گی۔ میں نے عرض کی: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول معظم ﷺ بہتر جانتے ہیں۔ یا کہا: جو کچھ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول کریم ﷺ پسند فرمائیں (میں تعمیل ارشاد کروں گا)۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تجھ پر صبر لازم ہے۔ یا فرمایا: تو صبر کرنا۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ حماد بن ابی سلیمان نے کہا ہے: کفن چور کا ہاتھ کاٹا جائے گا کیونکہ وہ میت کے گھر (قبر) میں داخل ہوا ہے (اور وہی اس کی حرز ہے اور اگر حرز سے چوری کی جائے تو قطع ید لازم ہوتا ہے)۔

بَابٌ فِي السَّارِقِ يَسْرِقُ مِرَارًا (ایک سارق کے بار بار چوری کرنے کا بیان)

3830- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عَقِيلٍ الْهِلَالِيُّ حَدَّثَنَا جَدِّي عَنْ مُصْعَبِ بْنِ ثَابِتِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ جِيءَ بِسَارِقٍ إِلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم فَقَالَ اقْتُلُوهُ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّمَا سَرَقَ فَقَالَ اقْطَعُوهُ قَالَ فَقُطِعَ ثُمَّ جِيءَ بِهِ الثَّانِيَةَ فَقَالَ اقْتُلُوهُ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّمَا سَرَقَ فَقَالَ اقْطَعُوهُ قَالَ فَقُطِعَ ثُمَّ جِيءَ بِهِ الثَّالِثَةَ فَقَالَ اقْتُلُوهُ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّمَا سَرَقَ فَقَالَ اقْطَعُوهُ ثُمَّ أُتِيَ بِهِ الرَّابِعَةَ فَقَالَ اقْتُلُوهُ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّمَا سَرَقَ قَالَ اقْطَعُوهُ فَأُتِيَ بِهِ الْخَامِسَةَ فَقَالَ اقْتُلُوهُ قَالَ جَابِرٌ فَانْطَلَقْنَا بِهِ فَقَتَلْنَاهُ ثُمَّ اجْتَرَرْنَاهُ فَأَلْقَيْنَاهُ فِي بِئْرٍ وَرَمَيْنَا عَلَيْهِ الْحِجَارَةَ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ حضور نبی مکرم علیہ السلام کے پاس ایک چور لایا گیا۔ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: تم اسے قتل کر دو۔ صحابہ کرام نے عرض کی: یا رسول اللہ! علیہ السلام اس نے صرف چوری کی ہے۔ تو پھر آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس کا ہاتھ کاٹ دو۔ چنانچہ (دایاں) ہاتھ کاٹ دیا گیا۔ پھر اسے دوبارہ لایا گیا۔ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: تم اسے قتل کر دو۔ تو صحابہ کرام نے عرض کی: یا رسول اللہ! علیہ السلام اس نے صرف چوری کی ہے۔ تو پھر آپ نے فرمایا: تم اس کا (کوئی عضو) کاٹ دو۔ چنانچہ اس کا (بایاں) پاؤں کاٹ دیا گیا۔ پھر اسے تیسری بار لایا گیا تو آپ نے فرمایا: تم اسے قتل کر دو۔ تو انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! علیہ السلام اس نے صرف چوری کی ہے۔ تو آپ نے فرمایا: تم اس کا عضو کاٹ دو (مراد بایاں ہاتھ ہے) پھر اسے چوتھی بار لایا گیا۔ تو آپ نے فرمایا: تم اسے قتل کر دو۔ تو صحابہ نے عرض کی: یا رسول اللہ علیہ السلام اس نے صرف چوری کی ہے۔ تو آپ نے فرمایا: اس کا کوئی عضو کاٹ دو (چنانچہ اس کا دایاں پاؤں بھی کاٹ دیا گیا) پھر اسے پانچویں بار لایا گیا تو آپ نے فرمایا: تم اسے قتل کر دو۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: پس ہم اسے لے کر چلے اور ہم نے اسے قتل کر دیا۔ پھر ہم نے اسے کھینچا اور گھسیٹ کر ایک کنوئیں میں پھینک دیا اور اوپر سے اس پر پتھر پھینکے۔

بَابٌ فِي تَعْلِيقِ يَدِ السَّارِقِ فِي عُنُقِهِ (چور کا ہاتھ اس کے گلے میں لٹکانے کا بیان)

3831- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُحَيْرِيزٍ قَالَ سَأَلْنَا فَضَالَةَ بْنَ عُبَيْدٍ عَنْ تَعْلِيقِ الْيَدِ فِي الْعُنُقِ لِلسَّارِقِ أَمِنَ السُّنَّةِ هُوَ قَالَ أُتِيَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم بِسَارِقٍ فَقُطِعَتْ يَدُهُ ثُمَّ أَمَرَ بِهَا فَعُلِّقَتْ فِي عُنُقِهِ

عبدالرحمن بن محیریز نے بیان کیا ہے کہ ہم نے فضالہ بن عبید سے چور کا کٹا ہوا ہاتھ اس کے گلے میں لٹکائے جانے کے بارے پوچھا: کیا یہ سنت میں سے ہے؟ تو انہوں نے بیان کیا: رسول اللہ علیہ السلام کے پاس ایک چور لایا گیا اور اس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا۔ پھر آپ نے اس کے بارے حکم دیا تو وہ اس کی گردن میں لٹکا دیا گیا۔

بَابٌ فِي بَيْعِ الْمَمْلُوكِ إِذَا سَرَقَ (غلام جب چوری کرے تو اسے بیچ دینے کا بیان)

3832۔ حَدَّثَنَا مُوسَى يَعْنِي ابْنَ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم إِذَا سَرَقَ الْمَمْلُوكُ فَبِعْهُ وَلَوْ بِنَشٍّ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب غلام چوری کرے تو اسے فروخت کر دو اگر چہ نصف اوقیہ (یعنی بیس درہم) کے عوض ہی ہو۔

بَابٌ فِي الرَّجْمِ (رجم (سنگسار) کرنے کا بیان)

3833۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ ثَابِتٍ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَزِيدَ النَّحْوِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ وَاللَّاتِي يَأْتِينَ الْفَاحِشَةَ مِنْ نِسَائِكُمْ فَاسْتَشْهِدُوا عَلَيْهِنَّ أَرْبَعَةً مِنْكُمْ فَإِنْ شَهِدُوا فَأَمْسِكُوهُنَّ فِي الْبُيُوتِ حَتَّى يَتَوَفَّاهُنَّ الْمَوْتُ أَوْ يَجْعَلَ اللهُ لَهُنَّ سَبِيلًا وَذَكَرَ الرَّجُلَ بَعْدَ الْمَرْأَةِ ثُمَّ جَمَعَهُمَا فَقَالَ وَاللَّذَانِ يَأْتِيَانِهَا مِنْكُمْ فَآذُوهُمَا فَإِنْ تَابَا وَأَصْلَحَا فَأَعْرِضُوا عَنْهُمَا فَنَسَخَ ذَلِكَ بِآيَةِ الْجَلْدِ فَقَالَ الزَّانِيَةُ وَالزَّانِي فَاجْلِدُوا كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ ثَابِتٍ حَدَّثَنَا مُوسَى يَعْنِي ابْنَ مَسْعُودٍ عَنْ شِبْلٍ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ السَّبِيلُ الْحَدُّ قَالَ سُفْيَانُ فَآذُوهُمَا الْبِكْرَانِ فَأَمْسِكُوهُنَّ فِي الْبُيُوتِ الثَّيِّبَاتُ[1]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رب العالمین نے فرمایا: تمہاری عورتوں میں سے جو بدکاری (زنا) کا ارتکاب کریں تو ان پر اپنے میں سے چار گواہ بناؤ۔ پس اگر وہ شہادت دے دیں تو تم انہیں گھروں میں روکے رکھو (یعنی محبوس کر دو) یہاں تک کہ موت انہیں ختم کر دے یا اللہ تعالیٰ ان کے لیے کوئی راستہ بنا دے اور عورتوں کے بعد مردوں کا ذکر کیا اور پھر دونوں کا اکٹھا ذکر کیا اور فرمایا: وَاللَّذَانِ يَأْتِيَانِهَا مِنْكُمْ الآیہ اور تم میں سے وہ مرد و عورت جو زنا کریں تو تم انہیں اذیت دو پس اگر وہ توبہ کر لیں اور اپنی اصلاح کر لیں تو ان سے اعراض کر لو (یعنی انہیں چھوڑ دو)۔ یہ آیتیں آیت جلد کے ساتھ منسوخ ہو چکی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: الزَّانِيَةُ وَالزَّانِي فَاجْلِدُوا كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ زنا کرنے والی عورت اور زنا کرنے والا مرد، تم ان میں سے ہر ایک کو سو سو کوڑے لگاؤ۔

احمد بن محمد بن ثابت، موسیٰ ابن مسعود نے شبل عن ابن ابی نجیح عن مجاہد کی سند سے کہا ہے کہ آیت میں سبیل سے مراد حد ہے۔ سفیان نے کہا ہے: تم ان دونوں کو اذیت دو (مگر وہ دونوں) غیر شادی شدہ ہوں اور تم انہیں گھروں میں محبوس کر دو (اگر وہ) شادی شدہ ہوں۔

3834۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ

1۔ قال سفیان الخ صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

الرَّقَاشِيِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ خُذُوا عَنِّي خُذُوا عَنِّي قَدْ جَعَلَ اللهُ لَهُنَّ سَبِيلًا الثَّيِّبُ بِالثَّيِّبِ جَلْدُ مِائَةٍ وَرَمْيٌ بِالْحِجَارَةِ وَالْبِكْرُ بِالْبِكْرِ جَلْدُ مِائَةٍ وَنَفْيُ سَنَةٍ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ بْنِ سُفْيَانَ قَالَا حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِ يَحْيَى وَمَعْنَاهُ قَالَ جَلْدُ مِائَةٍ وَالرَّجْمُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ الطَّائِيُّ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ رَوْحِ بْنِ خُلَيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ يَعْنِي الْوَهْبِيَّ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دَلْهَمٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْمُحَبَّقِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ نَاسٌ لِسَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ يَا أَبَا ثَابِتٍ قَدْ نَزَلَتِ الْحُدُودُ لَوْ أَنَّكَ وَجَدْتَ مَعَ امْرَأَتِكَ رَجُلًا كَيْفَ كُنْتَ صَانِعًا قَالَ كُنْتُ ضَارِبَهُمَا بِالسَّيْفِ حَتَّى يَسْكُتَا أَفَأَنَا أَذْهَبُ فَأَجْمَعُ أَرْبَعَةَ شُهَدَاءَ فَإِلَى ذَلِكَ قَدْ قَضَى الْحَاجَةَ فَانْطَلَقُوا فَاجْتَمَعُوا عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ أَلَمْ تَرَ إِلَى أَبِي ثَابِتٍ قَالَ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ كَفَى بِالسَّيْفِ شَاهِدًا ثُمَّ قَالَ لَا لَا أَخَافُ أَنْ يَتَتَابَعَ فِيهَا السَّكْرَانُ وَالْغَيْرَانُ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَى وَكِيعٌ أَوَّلَ هَذَا الْحَدِيثِ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ دَلْهَمٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْمُحَبَّقِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَإِنَّمَا هَذَا إِسْنَادُ حَدِيثِ ابْنِ الْمُحَبَّقِ أَنَّ رَجُلًا وَقَعَ عَلَى جَارِيَةِ امْرَأَتِهِ قَالَ أَبُو دَاوُد الْفَضْلُ بْنُ دَلْهَمٍ لَيْسَ بِالْحَافِظِ كَانَ قَصَّابًا بِوَاسِطَ[1]

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھ سے سیکھ لو (زنا سے متعلقہ احکام) مجھ سے سیکھ لو، تحقیق اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے راستہ بنا دیا ہے۔ شادی شدہ آدمی جب ثیبہ عورت سے زنا کرے تو اس کے لیے سو کوڑے اور رجم کی سزا ہے اور اگر غیر شادی شدہ باکرہ کے ساتھ زنا کرے تو اس کے لیے سو کوڑے اور ایک سال کی جلا وطنی ہے۔

وہب بن بقیہ اور محمد بن الصباح بن سفیان دونوں نے بیان کیا کہ ہشیم نے منصور سے انہوں نے الحسن سے یحییٰ کی اسناد کے ساتھ اور انہیں کی ہم معنی روایت بیان کی ہے۔ اس میں الفاظ یہ ہیں: جلد مائة والرجم۔

محمد بن عوف الطائی، ربیع بن روح بن خلید، محمد بن خالد وہبی، فضل بن دلہم نے حسن عن سلمہ بن محبق عن عبادہ بن صامت عن النبی ﷺ کی سند سے یہی حدیث بیان کی ہے۔ تو لوگوں نے حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے کہا: اے ابو ثابت! حدود (کے احکام) نازل ہو چکے ہیں، اگر تو اپنی عورت کے ساتھ کسی آدمی کو پائے تو تو کیا کرے گا؟ انہوں نے فرمایا: میں ان دونوں کو تلوار کے ساتھ مار دوں گا یہاں تک کہ وہ مر جائیں۔ کیا میں جاؤں گا اور چار گواہ جمع کروں گا؟ اتنے تک تو وہ اپنی حاجت پوری کر لے گا۔ پس وہ چل پڑے اور رسول اللہ ﷺ کے پاس جمع ہوئے اور عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ کیا آپ ابو ثابت کے بارے جانتے نہیں، اس نے اس اس طرح کہا ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تلوار شہادت کے لیے کافی ہے۔ پھر فرمایا: نہیں نہیں مجھے خوف ہے کہ نشہ باز اور غیرت مند لوگ یہ کام (عورتوں کا قتل کرنا) مسلسل کرنے لگیں گے (اور یہ

1۔ حدثنا محمد بن عوف الطائی الخ یہ حدیث صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

کہیں گے ہم نے ان کے پاس غیر مردوں کو پایا ہے)۔

ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ وکیع نے یہ پہلی حدیث فضل بن دلہم عن الحسن عن قبیصہ بن حریث عن سلمہ بن المحبق عن النبی ﷺ کی سند سے بیان کی ہے اور یہی ابن محبق کی حدیث کی اسناد ہے کہ ایک آدمی نے اپنی بیوی کی لونڈی کے ساتھ زنا کیا۔

ابوداؤد نے کہا ہے کہ فضل بن دلہم حافظ (حدیث) نہیں ہے (بلکہ) وہ واسط کا قصاب ہے۔

3835۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ عُمَرَ يَعْنِي ابْنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ خَطَبَ فَقَالَ إِنَّ اللهَ بَعَثَ مُحَمَّدًا ﷺ بِالْحَقِّ وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ فَكَانَ فِيمَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ آيَةُ الرَّجْمِ فَقَرَأْنَاهَا وَوَعَيْنَاهَا وَرَجَمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَرَجَمْنَا مِنْ بَعْدِهِ وَإِنِّي خَشِيتُ إِنْ طَالَ بِالنَّاسِ الزَّمَانُ أَنْ يَقُولَ قَائِلٌ مَا نَجِدُ آيَةَ الرَّجْمِ فِي كِتَابِ اللهِ فَيَضِلُّوا بِتَرْكِ فَرِيضَةٍ أَنْزَلَهَا اللهُ تَعَالَى فَالرَّجْمُ حَقٌّ عَلَى مَنْ زَنَى مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ إِذَا كَانَ مُحْصَنًا إِذَا قَامَتِ الْبَيِّنَةُ أَوْ كَانَ حَمْلٌ أَوِ اعْتِرَافٌ وَايْمُ اللهِ لَوْلَا أَنْ يَقُولَ النَّاسُ زَادَ عُمَرُ فِي كِتَابِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ لَكَتَبْتُهَا

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے خطبہ ارشاد فرمایا اور فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد مصطفی ﷺ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے اور آپ پر کتاب نازل فرمائی ہے اور اس میں آپ پر آیت رجم بھی نازل کی گئی۔ ہم نے اسے پڑھا اور ہم نے اسے یاد کیا ہے اور رسول اللہ ﷺ نے خود رجم کیا ہے اور آپ کے بعد ہم نے بھی رجم کیا ہے۔ اور بلاشبہ مجھے یہ خوف ہے کہ اگر لوگوں پر طویل زمانہ گزر گیا تو کوئی کہنے والا یہ کہے گا کہ ہم تو کتاب اللہ میں آیت رجم نہیں پاتے۔ اس طرح وہ اس فریضہ کو ترک کرنے کے سبب گمراہ ہو جائیں گے جسے اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا ہے۔ مردوں اور عورتوں میں سے جو بھی زنا کرے تو رجم اس پر لازم ہے جب کہ وہ محصن ہو۔ بشرطیکہ بینہ قائم ہو جائے یا حمل ظاہر ہو یا وہ اس کا اعتراف واقرار کرے۔ قسم بخدا! اگر یہ خوف نہ ہوتا کہ لوگ کہیں گے: عمر نے کتاب اللہ میں زیادتی کی ہے تو میں یقیناً اسے کتاب میں لکھ دیتا (تاکہ رجم کا حکم ضائع نہ ہو)۔

فائدہ: رجم کے لیے محصن ہونا شرط ہے اور البدائع میں ہے کہ رجم کے لیے سات شرائط کا پایا جانا ضروری ہے: یعنی عاقل ہونا، بالغ ہونا، آزاد ہونا، مسلمان ہونا، نکاح صحیح کا ہونا۔ دونوں میں سے ہر ایک کے محصن ہونے کے لیے ان شرائط کا جمع ہونا ضروری ہے اور سب سے آخر یہ کہ نکاح صحیح کی صورت میں دخول ہو چکا ہو۔ ان شرائط کے ہوتے ہوئے جس آدمی نے فعل زنا کا ارتکاب کیا اس کے لیے سزا رجم ہے، نصوص قطعیہ سے ثابت ہے کسی صورت میں انکار ممکن نہیں اور عقلی اعتبار سے بھی ایسا آدمی اسی سلوک کے لائق ہے کیونکہ اس نے حلال اور طیب چیز کو چھوڑ کر حرام اور غلیظ شے کو اپنایا ہے اور کسی کی چادر عزت کو داغدار کیا ہے لہٰذا وہ کسی نرمی کا مستحق نہیں۔

بَاب رَجْمِ مَاعِزِ بْنِ مَالِكٍ (ماعز بن مالک کے رجم کا بیان)

3836۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ نُعَيْمِ بْنِ

هَزَّالٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ مَاعِزُ بْنُ مَالِكٍ يَتِيمًا فِي حِجْرِ أَبِي فَأَصَابَ جَارِيَةً مِنَ الْحَيِّ فَقَالَ لَهُ أَبِي ائْتِ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَأَخْبِرْهُ بِمَا صَنَعْتَ لَعَلَّهُ يَسْتَغْفِرُ لَكَ وَإِنَّمَا يُرِيدُ بِذَلِكَ رَجَاءَ أَنْ يَكُونَ لَهُ مَخْرَجًا فَأَتَاهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي زَنَيْتُ فَأَقِمْ عَلَيَّ كِتَابَ اللَّهِ فَأَعْرَضَ عَنْهُ فَعَادَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي زَنَيْتُ فَأَقِمْ عَلَيَّ كِتَابَ اللَّهِ فَأَعْرَضَ عَنْهُ فَعَادَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي زَنَيْتُ فَأَقِمْ عَلَيَّ كِتَابَ اللَّهِ حَتَّى قَالَهَا أَرْبَعَ مِرَارٍ[1] قَالَ ﷺ إِنَّكَ قَدْ قُلْتَهَا أَرْبَعَ مَرَّاتٍ فَبِمَنْ قَالَ بِفُلَانَةٍ فَقَالَ هَلْ ضَاجَعْتَهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ هَلْ بَاشَرْتَهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ هَلْ جَامَعْتَهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَأَمَرَ بِهِ أَنْ يُرْجَمَ فَأُخْرِجَ بِهِ إِلَى الْحَرَّةِ فَلَمَّا رُجِمَ فَوَجَدَ مَسَّ الْحِجَارَةِ جَزِعَ فَخَرَجَ يَشْتَدُّ فَلَقِيَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أُنَيْسٍ وَقَدْ عَجَزَ أَصْحَابُهُ فَنَزَعَ لَهُ بِوَظِيفِ بَعِيرٍ فَرَمَاهُ بِهِ فَقَتَلَهُ ثُمَّ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ هَلَّا تَرَكْتُمُوهُ لَعَلَّهُ أَنْ يَتُوبَ فَيَتُوبَ اللَّهُ عَلَيْهِ

یزید بن نعیم بن ہزال نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ حضرت ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ یتیم تھے اور میرے باپ کے زیر پرورش تھے۔ انہوں نے محلے کی ایک لڑکی سے زنا کر لیا۔ تو میرے باپ نے اسے کہا: تو رسول اللہ ﷺ کے پاس جا اور جو کچھ تو نے کیا ہے اس کے بارے آپ کو اطلاع دے۔ شاید وہ تیرے لیے مغفرت کی دعا کریں اور انہوں نے اس امید پر یہ ارادہ کیا کہ اس کے لیے اس سے نکلنے کی راہ بن جائے گی۔ چنانچہ وہ حاضر خدمت ہوئے اور عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ میں نے زنا کیا ہے، پس آپ مجھ پر کتاب اللہ کا حکم نافذ فرمایئے۔ تو آپ ﷺ نے اس سے اعراض فرمالیا۔ اس نے دوبارہ عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ میں نے زنا کر لیا ہے، پس آپ مجھ پر کتاب اللہ کا حکم نافذ کیجیے تو آپ ﷺ نے پھر رخ زیبا پھیر لیا۔ اس نے لوٹ کر تیسری بار پھر عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ بلاشبہ میں نے زنا کیا ہے آپ مجھ پر کتاب اللہ کا حکم لگایئے یہاں تک کہ اس نے چار بار اسی طرح کہا۔ تب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ تو نے یہ قول چار مرتبہ کہہ دیا ہے (اب بتا) تو نے کس کے ساتھ زنا کیا ہے؟ اس نے عرض کی: فلانہ کے ساتھ۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تو نے اسے اپنے ساتھ سلایا تھا۔ اس نے عرض کی: جی ہاں۔ پھر فرمایا: کیا تو نے اس کے ساتھ مباشرت کی ہے۔ عرض کی: جی ہاں۔ پھر فرمایا: کیا تو نے اس کے ساتھ جماع کیا ہے؟ عرض کی: جی ہاں۔ تب آپ ﷺ نے اس کے بارے حکم ارشاد فرمایا کہ رجم کیا جائے۔ چنانچہ انہیں حرہ (مدینہ طیبہ کے قریب سیاہ پتھروں والی زمین) کی طرف نکال کر لے جایا گیا اور جب انہیں رجم کیا گیا اور انہوں نے پتھر لگنے سے اذیت اور تکلیف پائی تو وہاں سے تیزی سے بھاگ نکلے۔ لیکن حضرت عبداللہ بن انیس انہیں جا ملے حالانکہ ان کے ساتھی دوڑنے سے عاجز آ گئے تھے۔ تو انہوں نے اونٹ کا کھر نکالا اور اسے دے مارا اور اسے قتل کر دیا۔ پھر وہ حضور نبی کریم ﷺ کے پاس آئے اور صورتحال سے آگاہ کیا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم نے اسے کیوں نہ چھوڑ دیا، شاید وہ توبہ کر لیتا اور اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرما لیتا۔

فائدہ: اس روایت میں رجم کے ساتھ کوڑوں کا ذکر نہیں ہے۔ یہی جمہور کا موقف ہے کہ رجم اور کوڑے دونوں جمع نہ

1۔ دیگر نسخوں میں مرات ہے۔

کیے جائیں گے۔ چونکہ یہ واقعہ حضرت عبادہ کی حدیث سے متاخر ہے، اس لیے یہ اس حدیث کے لیے ناسخ ہے اور عبادہ کی وہ روایت جس میں رجم اور جلد دونوں کو جمع کیا گیا ہے وہ منسوخ ہے۔ واللہ اعلم (بذل ص369 ج17)

3837۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ قَالَ ذَكَرْتُ لِعَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ قِصَّةَ مَاعِزِ ابْنِ مَالِكٍ فَقَالَ لِي حَدَّثَنِي حَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ حَدَّثَنِي ذٰلِكَ مِنْ قَوْلِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَهَلَّا تَرَكْتُمُوهُ مَنْ شِئْتُمْ مِنْ رِجَالِ أَسْلَمَ مِمَّنْ لَا أَتَّهِمُ قَالَ وَلَمْ أَعْرِفْ هٰذَا الْحَدِيثَ قَالَ فَجِئْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ فَقُلْتُ إِنَّ رِجَالًا مِنْ أَسْلَمَ يُحَدِّثُونَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لَهُمْ حِينَ ذَكَرُوا لَهُ جَزَعَ مَاعِزٍ مِنَ الْحِجَارَةِ حِينَ أَصَابَتْهُ أَلَا تَرَكْتُمُوهُ وَمَا أَعْرِفُ الْحَدِيثَ قَالَ يَا ابْنَ أَخِي أَنَا أَعْلَمُ النَّاسِ بِهٰذَا الْحَدِيثِ كُنْتُ فِيمَنْ رَجَمَ الرَّجُلَ إِنَّا لَمَّا خَرَجْنَا بِهِ فَرَجَمْنَاهُ فَوَجَدَ مَسَّ الْحِجَارَةِ صَرَخَ بِنَا يَا قَوْمُ رُدُّونِي إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَإِنَّ قَوْمِي قَتَلُونِي وَغَرُّونِي مِنْ نَفْسِي وَأَخْبَرُونِي أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ غَيْرُ قَاتِلِي فَلَمْ نَنْزِعْ عَنْهُ حَتّٰى قَتَلْنَاهُ فَلَمَّا رَجَعْنَا إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ وَأَخْبَرْنَاهُ قَالَ فَهَلَّا تَرَكْتُمُوهُ وَجِئْتُمُونِي بِهِ لِيَسْتَثْبِتَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْهُ فَأَمَّا لِتَرْكِ حَدٍّ فَلَا قَالَ فَعَرَفْتُ وَجْهَ الْحَدِيثِ

محمد بن اسحاق نے بیان کیا ہے کہ میں نے عاصم بن قتادہ سے حضرت ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ کا واقعہ بیان کیا۔ تو انہوں نے مجھے کہا کہ مجھے حسن بن محمد بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہم نے بتایا ہے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ کے اس ارشاد: ''پھر تم نے اسے چھوڑ کیوں نہیں دیا''۔ کے بارے اس نے بتایا ہے جسے بنی اسلم کے لوگوں میں سے تم چاہتے ہو۔ اور وہ ان میں سے ہے جسے میں متہم نہیں کرتا۔ حسن نے کہا: میں اس حدیث کو نہیں جانتا تھا۔ پھر میں حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور کہا: بے شک بنی اسلم کے لوگ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں اس وقت فرمایا جب کہ انہوں نے آپ کے سامنے حضرت ماعز کی اذیت اور گھبراہٹ کا ذکر کیا جب کہ انہیں پتھر لگے کہ تم نے اسے چھوڑ کیوں نہیں دیا۔ میں اس حدیث کو نہیں جانتا۔ تو انہوں نے فرمایا: اے میرے بھائی کے بیٹے! میں اس کے بارے لوگوں سے بہتر اور زیادہ جانتا ہوں، کیونکہ میں ان لوگوں میں شامل تھا جنہوں نے اس آدمی کو رجم کیا تھا۔ بے شک جب ہم اسے نکال کر لے گئے اور ہم نے اسے رجم کیا تو اس نے پتھر لگنے سے بہت تکلیف پائی تو اس نے چلا کر کہا: اے قوم! تم مجھے رسول اللہ ﷺ کے پاس واپس لے چلو کیونکہ میری قوم نے مجھے قتل کیا ہے اور انہوں نے میرے ساتھ دھوکہ کیا ہے اور انہوں نے مجھے یہ بتایا ہے کہ رسول اللہ ﷺ مجھے قتل نہیں کریں گے۔ لیکن ہم اس سے علیحدہ نہ ہوئے یہاں تک کہ ہم نے اسے قتل کر دیا، پس جب ہم رسول اللہ ﷺ کی طرف واپس لوٹ کر گئے اور ہم نے آپ کو صورت حال سے آگاہ کیا۔ تو آپ نے فرمایا: تم نے اسے چھوڑ کیوں نہیں دیا اور تم اسے میرے پاس کیوں نہیں لائے تا کہ رسول اللہ ﷺ اس طرح مضبوط اور پختہ کر دیں (کہ دنیا کی مشقت آخرت کے عذاب سے بہتر ہے)۔ رہا مسئلہ حد کو چھوڑنے کا تو آپ ﷺ نے یہ قول اس لیے نہیں فرمایا۔ تب حسن نے کہا: پس میں اس حدیث کو سمجھ گیا۔

3838۔ حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي الْحَذَّاءَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ مَاعِزَ

بْنَ مَالِكٍ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ إِنَّهُ زَنَى فَأَعْرَضَ عَنْهُ فَأَعَادَ عَلَيْهِ مِرَارًا فَأَعْرَضَ عَنْهُ فَسَأَلَ قَوْمَهُ أَمَجْنُونٌ هُوَ قَالُوا لَيْسَ بِهِ بَأْسٌ قَالَ أَفَعَلْتَ بِهَا قَالَ نَعَمْ فَأَمَرَ بِهِ أَنْ يُرْجَمَ فَانْطُلِقَ بِهِ فَرُجِمَ وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ماعز بن مالک حضور نبی مکرم ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کی: اس نے زنا کیا ہے۔ تو آپ ﷺ نے اس سے اعراض کر لیا۔ پھر انہوں نے بار بار آپ ﷺ کو اپنی بات عرض کی، لیکن آپ ﷺ ان سے منہ پھیرے رہے۔ (جب وہ چار بار اقرار کر چکے) تو آپ ﷺ نے ان کی قوم والوں سے پوچھا: کیا یہ مجنون ہے؟ انہوں نے عرض کی: اسے کوئی تکلیف اور بیماری نہیں ہے۔ پھر آپ ﷺ نے پوچھا: کیا تو نے لڑکی کے ساتھ ایسا عمل کیا ہے؟ عرض کی: جی ہاں۔ تب آپ ﷺ نے انہیں رجم کرنے کا حکم ارشاد فرمایا۔ پس انہیں لے جایا گیا اور رجم کر دیا گیا اور آپ ﷺ نے ان پر نماز جنازہ نہ پڑھی۔

3839۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ رَأَيْتُ مَاعِزَ بْنَ مَالِكٍ حِينَ جِيءَ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ رَجُلًا قَصِيرًا أَعْضَلَ لَيْسَ عَلَيْهِ رِدَاءٌ فَشَهِدَ عَلَى نَفْسِهِ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ أَنَّهُ قَدْ زَنَى فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَلَعَلَّكَ قَبَّلْتَهَا قَالَ لَا وَاللَّهِ إِنَّهُ قَدْ زَنَى الْآخِرُ قَالَ فَرَجَمَهُ ثُمَّ خَطَبَ فَقَالَ أَلَا كُلَّمَا نَفَرْنَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ خَلَفَ أَحَدُهُمْ لَهُ نَبِيبٌ كَنَبِيبِ التَّيْسِ يَمْنَحُ إِحْدَاهُنَّ الْكُثْبَةَ أَمَا إِنَّ اللَّهَ إِنْ يُمَكِّنِّي مِنْ أَحَدٍ مِنْهُمْ إِلَّا نَكَلْتُهُ عَنْهُنَّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سِمَاكٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَالْأَوَّلُ أَتَمُّ قَالَ فَرَدَّهُ مَرَّتَيْنِ قَالَ سِمَاكٌ فَحَدَّثْتُ بِهِ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ فَقَالَ إِنَّهُ رَدَّهُ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْغَنِيِّ بْنُ أَبِي عَقِيلٍ الْمِصْرِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ قَالَ شُعْبَةُ فَسَأَلْتُ سِمَاكًا عَنِ الْكُثْبَةِ فَقَالَ اللَّبَنُ الْقَلِيلُ

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے ماعز بن مالک کو اس وقت دیکھا جب انہیں حضور نبی مکرم ﷺ کے پاس لایا گیا۔ قد چھوٹا سا تھا اور بدن موٹا تازہ تھا اور ان پر چادر بھی نہ تھی۔ پس انہوں نے اپنے خلاف چار مرتبہ شہادت دی کہ انہوں نے زنا کیا ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شاید تو نے اس کا بوسہ لیا ہو۔ عرض کی: نہیں، قسم بخدا! اس خیر و برکت سے دور رہنے والے نے زنا کیا ہے۔ تو پھر آپ ﷺ نے اسے رجم کر دیا۔ پھر آپ نے خطبہ ارشاد فرمایا اور فرمایا: خبردار، سنو! جب بھی ہم اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کے لیے نکلتے ہیں تو کوئی نہ کوئی ایسا ایسا پیچھے رہ جاتا ہے جس کی آواز اس طرح ہوتی ہے جس طرح بکرے کی آواز ہوتی ہے (جبکہ وہ بکری سے جفتی کے لیے اس کے قریب جائے) اور وہ عورتوں میں سے کسی کو قلیل سی منی دے دیتا ہے (یعنی کسی سے زنا کا ارتکاب کر لیتا ہے) یاد رکھو! اگر اللہ تعالیٰ نے ان میں سے کسی پر مجھے قدرت دی تو میں عورتوں سے اسے دور ہٹادوں گا (یعنی اسے رجم یا کوڑوں کی سزا دوں گا)۔

محمد بن مثنیٰ نے محمد بن جعفر عن شعبہ عن سماک کی سند سے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث سنی ہے اور پہلی حدیث زیادہ مکمل ہے۔ اس میں ہے کہ آپ نے حضرت ماعز کے قول کو دو بار رد کیا۔ سماک نے کہا ہے:

میں نے یہی حدیث سعید بن جبیر کے سامنے بیان کی۔ تو انہوں نے فرمایا: آپ ﷺ نے چار مرتبہ ان کے قول کو رد کیا (یعنی اس کے بعد ان سے باز پرس کی)۔

عبدالغنی بن ابی عقیل مصری، خالد ابن عبدالرحمن نے کہا کہ شعبہ نے بیان کیا میں نے سماک سے کثبہ کے بارے پوچھا تو انہوں نے کہا: اس سے مراد دودھ کی قلیل مقدار ہے (لیکن مذکورہ حدیث میں اس سے اشارہ منی کی قلیل مقدار کی طرف ہے)۔

3840۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِمَاعِزِ بْنِ مَالِكٍ أَحَقٌّ مَا بَلَغَنِي عَنْكَ قَالَ وَمَا بَلَغَكَ عَنِّي قَالَ بَلَغَنِي عَنْكَ أَنَّكَ وَقَعْتَ عَلَى جَارِيَةِ بَنِي فُلَانٍ قَالَ نَعَمْ فَشَهِدَ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ فَأَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ماعز بن مالک کو فرمایا: کیا وہ خبر درست اور حق ہے جو مجھے تیرے بارے میں پہنچی ہے؟ انہوں نے عرض کی: میرے بارے میں آپ کو کون سی خبر پہنچی ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ تو نے فلاں کی لڑکی کے ساتھ زنا کیا ہے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔ پھر چار مرتبہ اس کی شہادت دی (یعنی اقرار کیا) تو آپ ﷺ نے اس کے بارے حکم صادر فرمایا تو اسے رجم کر دیا گیا۔

3841۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ أَخْبَرَنَا أَبُو أَحْمَدَ أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ مَاعِزُ بْنُ مَالِكٍ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَاعْتَرَفَ بِالزِّنَا مَرَّتَيْنِ فَطَرَدَهُ ثُمَّ جَاءَ فَاعْتَرَفَ بِالزِّنَا مَرَّتَيْنِ فَقَالَ شَهِدْتَ عَلَى نَفْسِكَ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ اذْهَبُوا بِهِ فَارْجُمُوهُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ حضرت ماعز بن مالک حضور نبی مکرم ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور دو بار زنا کا اعتراف کیا۔ تو آپ ﷺ نے اسے جھڑک دیا۔ وہ پھر حاضر ہوئے اور دوبارہ زنا کا اعتراف کیا۔ تب آپ ﷺ نے فرمایا: تو اپنے خلاف چار مرتبہ شہادت دے چکا ہے (چنانچہ صحابہ کرام کو فرمایا) تم اسے لے جاؤ اور اسے رجم کر دو۔

3842۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ حَدَّثَنِي يَعْلَى عَنْ عِكْرِمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ يَعْلَى يَعْنِي ابْنَ حَكِيمٍ يُحَدِّثُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِمَاعِزِ بْنِ مَالِكٍ لَعَلَّكَ قَبَّلْتَ أَوْ غَمَزْتَ أَوْ نَظَرْتَ قَالَ لَا قَالَ أَفَنِكْتَهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَعِنْدَ ذَلِكَ أَمَرَ بِرَجْمِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ مُوسَى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَهَذَا لَفْظُ وَهْبٍ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے حضرت ماعز بن مالک کو فرمایا: شاید تو نے بوسہ لیا ہو یا تو نے اسے ہاتھ سے مس کیا ہو، یا تو نے اس کی طرف دیکھا ہو۔ اس نے عرض کی: نہیں۔ پھر آپ نے پوچھا: کیا تو نے اس سے جماع کیا ہے؟ اس نے عرض کی: جی ہاں۔ تو اس وقت آپ ﷺ نے اسے رجم کرنے کا حکم ارشاد فرمایا۔ موسیٰ نے عن ابن عباس کا ذکر نہیں کیا اور یہ الفاظ وہب کے ہیں۔

3843۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ

الصَّامِتِ ابْنَ عَمِّ أَبِي هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ جَاءَ الْأَسْلَمِيُّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ فَشَهِدَ عَلَى نَفْسِهِ أَنَّهُ أَصَابَ امْرَأَةً حَرَامًا أَرْبَعَ مَرَّاتٍ كُلُّ ذٰلِكَ يُعْرِضُ عَنْهُ النَّبِيُّ ﷺ فَأَقْبَلَ فِي الْخَامِسَةِ فَقَالَ أَنِكْتَهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ حَتّٰى غَابَ ذٰلِكَ مِنْكَ فِي ذٰلِكَ مِنْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ كَمَا يَغِيبُ الْمِرْوَدُ فِي الْمُكْحُلَةِ وَالرِّشَاءُ فِي الْبِئْرِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَهَلْ تَدْرِي مَا الزِّنَا قَالَ نَعَمْ أَتَيْتُ مِنْهَا حَرَامًا مَا يَأْتِي الرَّجُلُ مِنِ امْرَأَتِهِ حَلَالًا قَالَ فَمَا تُرِيدُ بِهٰذَا الْقَوْلِ قَالَ أُرِيدُ أَنْ تُطَهِّرَنِي فَأَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ فَسَمِعَ النَّبِيُّ ﷺ رَجُلَيْنِ مِنْ أَصْحَابِهِ يَقُولُ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ انْظُرْ إِلٰى هٰذَا الَّذِي سَتَرَ اللهُ عَلَيْهِ فَلَمْ تَدَعْهُ نَفْسُهُ حَتّٰى رُجِمَ رَجْمَ الْكَلْبِ فَسَكَتَ عَنْهُمَا ثُمَّ سَارَ سَاعَةً حَتّٰى مَرَّ بِجِيفَةِ حِمَارٍ شَائِلٍ بِرِجْلِهِ فَقَالَ أَيْنَ فُلَانٌ وَفُلَانٌ فَقَالَا نَحْنُ ذَانِ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ انْزِلَا فَكُلَا مِنْ جِيفَةِ هٰذَا الْحِمَارِ فَقَالَا يَا نَبِيَّ اللهِ مَنْ يَأْكُلُ مِنْ هٰذَا قَالَ فَمَا نِلْتُمَا مِنْ عِرْضِ أَخِيكُمَا آنِفًا أَشَدُّ مِنْ أَكْلٍ مِنْهُ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّهُ الْآنَ لَفِي أَنْهَارِ الْجَنَّةِ يَنْقَمِسُ فِيهَا حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ عَنِ ابْنِ عَمِّ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ بِنَحْوِهِ زَادَ وَاخْتَلَفُوا عَلَيَّ فَقَالَ بَعْضُهُمْ رُبِطَ إِلٰى شَجَرَةٍ وَقَالَ بَعْضُهُمْ وُقِفَ[1]،

ابوالزبیر نے بیان کیا ہے کہ عبدالرحمن بن صامت جو کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے چچا کے بیٹے ہیں، نے انہیں بتایا کہ انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ اسلمی حضور نبی مکرم ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور اپنے بارے میں یہ شہادت دی کہ اس نے ایک عورت کے ساتھ فعل حرام کیا ہے اور چار بار اس نے اقرار کیا۔ ہر بار حضور نبی مکرم ﷺ اس سے اعراض کرتے رہے۔ آخر پانچویں بار اس کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: کیا تو نے اس سے جماع کیا ہے؟ اس نے عرض کی: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: اس طرح کہ تیرا جزو بدن اس کے جزو بدن میں غائب ہوا (یعنی تو نے اپنی شرمگاہ اس کی شرمگاہ میں داخل کی)؟ اس نے عرض کی: ہاں۔ پھر آپ نے فرمایا: (کیا اس طرح) جیسا کہ سرمہ دانی میں سلائی اور کنوئیں میں رسی غائب ہو جاتی ہے؟ اس نے عرض کی: جی ہاں۔ پھر آپ نے پوچھا: کیا تو جانتا ہے، زنا کیا ہوتا ہے؟ اس نے کہا: جی ہاں۔ میں نے اس سے اسی طرح حرام عمل کیا ہے جس طرح ایک آدمی اپنی بیوی سے حلال عمل کرتا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس قول سے تو کیا چاہتا ہے؟ اس نے عرض کی: میں چاہتا ہوں کہ آپ مجھے پاک فرما دیں۔ تب آپ ﷺ نے اس کے بارے حکم فرمایا تو اسے رجم کر دیا گیا۔ بعد ازاں حضور نبی مکرم ﷺ نے اپنے اصحاب میں سے دو آدمیوں کو سنا کہ ان میں سے ایک اپنے ساتھی کو کہہ رہا ہے: تو اس کی طرف دیکھ جس پر اللہ تعالیٰ نے پردہ ڈالا ہے لیکن اس کے نفس نے اسے نہیں چھوڑا۔ یہاں تک کہ اسے اس طرح رجم کیا گیا جیسا کہ کتے کو پتھر مارے جاتے ہیں۔ آپ ﷺ دونوں کی بات سن کر خاموش رہے۔ پھر آپ کچھ وقت چلتے رہے یہاں تک کہ آپ کا گزر ایک مردہ گدھے کے پاس سے ہوا جس کی ایک ٹانگ زیادہ پھولنے کے سبب اوپر اٹھی ہوئی تھی۔ تب آپ ﷺ نے فرمایا: فلاں فلاں کہاں ہیں؟ دونوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ ہم یہ موجود ہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم دونوں نیچے اترو اور اس مردار گدھے سے کھاؤ۔ انہوں نے عرض

1۔ حدثنا الحسن بن علی الخ صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

کی: یا نبی اللہ! ﷺ اس سے کون کھاتا ہے؟ تو آپ نے فرمایا: جو کچھ تم دونوں نے ابھی اپنے بھائی کی عیب جوئی کی ہے وہ اس کا گوشت کھانے سے زیادہ سخت ہے اور قسم ہے مجھے اس ذات کی جس کے دست قدرت میں میری جان ہے! بلاشبہ ماعز اب جنت کی نہروں میں غوطے لگا رہا ہے۔

حسن بن علی، ابو عاصم، ابن جریج نے بیان کیا ہے کہ مجھے ابو الزبیر نے ابن عم ابی ہریرہ عن ابی ہریرہ کی سند سے اسی طرح روایت بیان کی ہے اور یہ زائد ہے۔ اور انہوں نے مجھ پر اختلاف کیا کہ ان میں سے بعض نے کہا: ماعز کو درخت کے ساتھ باندھا گیا اور بعض نے کہا: اسے کھڑا کیا گیا۔

فائدہ: مذکورہ حدیث میں ایک تو حد زنا کا حکم صادر کرنے سے قبل مکمل چھان بین کرنے اور مکمل اطمینان کر لینے کی طرف رہنمائی کی گئی ہے۔ دوسرا غیبت کتنا شدید اور گھناؤنا جرم ہے کہ مردار کھانے سے بھی زیادہ سخت ہے۔ اس کی طرف اشارہ کیا گیا تاکہ اس کی آلودگی سے اپنے آپ کو محفوظ رکھا جا سکے اور تیسرا اس حقیقت سے پردہ اٹھایا کہ یہ درست ہے ماعز نے فعل حرام کا ارتکاب کیا ہے لیکن اس نے اپنے جرم کا اعتراف کر کے اور دنیا کی سزا کو برداشت کر کے ایسی سچی توبہ کی ہے کہ رب کریم نے اسے جنت کی ابدی بہاروں کا مستحق بنا دیا ہے۔ لہٰذا اب کسی کو اس پر طعنہ زنی نہ کرنی چاہیے بلکہ اعتراف جرم میں اس کی پیروی کرنی چاہیے تاکہ آخرت کی دردناک سزا سے محفوظ رہا جا سکے۔ واللہ اعلم

3844۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُتَوَكِّلِ الْعَسْقَلَانِيُّ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَسْلَمَ جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَاعْتَرَفَ بِالزِّنَا فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ اعْتَرَفَ فَأَعْرَضَ عَنْهُ حَتَّى شَهِدَ عَلَى نَفْسِهِ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ أَبِكَ جُنُونٌ قَالَ لَا قَالَ أُحْصِنْتَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَأَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ فَرُجِمَ فِي الْمُصَلَّى فَلَمَّا أَذْلَقَتْهُ الْحِجَارَةُ فَرَّ فَأُدْرِكَ فَرُجِمَ حَتَّى مَاتَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ خَيْرًا وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اسلم قبیلے کا ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور اس نے زنا کا اعتراف کیا۔ تو آپ ﷺ نے اس سے رخ زیبا پھیر لیا۔ اس نے پھر اقرار کیا اور آپ ﷺ نے پھر اعراض فرما لیا۔ یہاں تک کہ اس نے اس بارے میں چار مرتبہ شہادت دے دی، تب حضور نبی مکرم ﷺ نے اسے فرمایا؟ کیا تو مجنون ہے؟ اس نے عرض کی: نہیں۔ پھر آپ نے پوچھا: کیا تیری شادی ہو چکی ہے (یعنی تو محصن ہے؟) اس نے عرض کی: جی ہاں۔ تب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کے بارے حکم ارشاد فرمایا تو اسے عید کی نماز اور جنازہ پڑھنے کی جگہ کے قریب رجم کر دیا گیا۔ پس جب پتھر اسے لگے اور اسے اذیت پہنچی تو وہ بھاگ نکلا پھر اسے پکڑ لیا گیا اور رجم کر دیا گیا یہاں تک کہ وہ مر گیا۔ تو حضور نبی کریم ﷺ نے اس کے لیے خیر اور بھلائی کی گفتگو فرمائی اور اس پر نماز جنازہ نہ پڑھی۔

3845۔ حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ ح وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ زَكَرِيَّا وَهَذَا لَفْظُهُ عَنْ دَاوُدَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ لَمَّا أَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ بِرَجْمِ مَاعِزِ بْنِ مَالِكٍ خَرَجْنَا بِهِ إِلَى الْبَقِيعِ فَوَاللَّهِ

مَا أَوْثَقْنَاهُ وَلَا حَفَرْنَا لَهُ وَلَكِنَّهُ قَامَ لَنَا قَالَ أَبُو كَامِلٍ قَالَ فَرَمَيْنَاهُ بِالْعِظَامِ وَالْمَدَرِ وَالْخَزَفِ فَاشْتَدَّ وَاشْتَدَدْنَا خَلْفَهُ حَتَّى أَتَى عَرْضَ الْحَرَّةِ فَانْتَصَبَ لَنَا فَرَمَيْنَاهُ بِجَلَامِيدِ الْحَرَّةِ حَتَّى سَكَتَ قَالَ فَمَا اسْتَغْفَرَ لَهُ وَلَا سَبَّهُ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ وَلَيْسَ بِتَمَامِهِ قَالَ ذَهَبُوا يَسُبُّونَهُ فَنَهَاهُمْ قَالَ ذَهَبُوا يَسْتَغْفِرُونَ لَهُ فَنَهَاهُمْ قَالَ هُوَ رَجُلٌ أَصَابَ ذَنْبًا حَسِيبُهُ اللهُ

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ جب حضور نبی کریم ﷺ نے ماعز بن مالک کے رجم کا حکم ارشاد فرمایا تو ہم انہیں بقیع کی طرف لے گئے۔ قسم بخدا! نہ ہم نے انہیں باندھا اور نہ ہی ان کے لیے گڑھا کھودا، بلکہ وہ ہمارے سامنے کھڑے رہے۔

ابوالکامل نے کہا ہے کہ ہم نے ان پر ہڈیاں، مٹی کے ڈھیلے اور ٹھیکریاں پھینکیں اور وہ تیزی سے بھاگ نکلے اور ہم نے بھی تیزی سے ان کا پیچھا کیا۔ یہاں تک کہ وہ حرہ کی جانب آئے اور ہمارے لیے ٹھہر گئے۔ تو ہم نے انہیں حرہ کے بڑے بڑے پتھر مارے یہاں تک کہ وہ خاموش ہو گئے (یعنی فوت ہو گئے)۔ راوی کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے نہ ان کے لیے استغفار کیا اور نہ ہی انہیں سب وشتم کیا۔

مؤمل بن ہشام، اسماعیل نے جریری عن ابی نضرہ سے بیان کیا ہے کہ ایک آدمی حضور نبی مکرم ﷺ کے پاس آیا۔ آگے اسی طرح بیان کیا اور یہ مکمل نہیں ہے اور یہ کہا ہے کہ صحابہ اسے سب وشتم کرنے لگے۔ تو آپ ﷺ نے انہیں منع فرما دیا۔ پھر وہ اس کے لیے مغفرت طلب کرنے لگے۔ تو آپ نے انہیں اس سے بھی منع فرما دیا اور فرمایا: یہ ایک ایسا آدمی ہے جس نے گناہ کا ارتکاب کیا ہے اللہ تعالیٰ اسے کافی ہے (یعنی وہ جیسا چاہے گا اس سے سلوک فرمائے گا)۔

3846۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى بْنِ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ غَيْلَانَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اسْتَنْكَهَ مَاعِزًا

علقمہ بن مرثد نے ابن بریدہ سے اور انہوں نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے ماعز کے منہ کی بو کو سونگھا (تاکہ یہ معلوم ہو جائے کہ یہ حالت نشہ میں تو نہیں؟) واللہ اعلم۔

3847۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَقَ الْأَهْوَازِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ حَدَّثَنَا بُشَيْرُ بْنُ الْمُهَاجِرِ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنَّا أَصْحَابَ رَسُولِ اللهِ ﷺ نَتَحَدَّثُ أَنَّ الْغَامِدِيَّةَ وَمَاعِزَ بْنَ مَالِكٍ لَوْ رَجَعَا بَعْدَ اعْتِرَافِهِمَا أَوْ قَالَ لَوْ لَمْ يَرْجِعَا بَعْدَ اعْتِرَافِهِمَا لَمْ يَطْلُبْهُمَا وَإِنَّمَا رَجَمَهُمَا عِنْدَ الرَّابِعَةِ

عبداللہ بن بریدہ نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے بیان فرمایا: ہم رسول اللہ ﷺ کے اصحاب آپس میں باتیں کرتے تھے کہ غامدیہ (ایک عورت ہے جسے زنا کا اقرار کرنے کے سبب رجم کی سزا دی گئی) اور ماعز بن مالک اگر اپنے اعتراف کے بعد رجوع کر لیتے، یا یہ کہا: اگر یہ دونوں اپنے اعتراف کے بعد بھی آپ کی طرف لوٹ کر نہ جاتے تو آپ ﷺ ان دونوں کو تلاش نہ کرتے۔ بے شک آپ ﷺ نے چوتھی بار اقرار کرنے کے بعد ان دونوں کو رجم کیا۔

3848۔ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللهِ وَمُحَمَّدُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ صَبِيحٍ قَالَ عَبْدَةُ أَخْبَرَنَا حَرَمِيُّ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا

مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُلَاثَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَنَّ خَالِدَ بْنَ اللَّجْلَاجِ حَدَّثَهُ أَنَّ اللَّجْلَاجَ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ كَانَ قَاعِدًا يَعْتَمِلُ فِي السُّوقِ فَمَرَّتْ امْرَأَةٌ تَحْمِلُ صَبِيًّا فَثَارَ النَّاسُ مَعَهَا وَثُرْتُ فِيمَنْ ثَارَ فَانْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ يَقُولُ مَنْ أَبُو هَذَا مَعَكِ فَسَكَتَتْ فَقَالَ شَابٌّ حَذْوَهَا أَنَا أَبُوهُ يَا رَسُولَ اللهِ فَأَقْبَلَ عَلَيْهَا فَقَالَ مَنْ أَبُو هَذَا مَعَكِ قَالَ الْفَتَى أَنَا أَبُوهُ يَا رَسُولَ اللهِ فَنَظَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلَى بَعْضِ مَنْ حَوْلَهُ يَسْأَلُهُمْ عَنْهُ فَقَالُوا مَا عَلِمْنَا إِلَّا خَيْرًا فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ أَحْصَنْتَ قَالَ نَعَمْ فَأَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ قَالَ فَخَرَجْنَا بِهِ فَحَفَرْنَا لَهُ حَتَّى أَمْكَنَّا ثُمَّ رَمَيْنَاهُ بِالْحِجَارَةِ حَتَّى هَدَأَ فَجَاءَ رَجُلٌ يَسْأَلُ عَنِ الْمَرْجُومِ فَانْطَلَقْنَا بِهِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقُلْنَا هَذَا جَاءَ يَسْأَلُ عَنِ الْخَبِيثِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَهُوَ أَطْيَبُ عِنْدَ اللهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ فَإِذَا هُوَ أَبُوهُ فَأَعَنَّاهُ عَلَى غُسْلِهِ وَتَكْفِينِهِ وَدَفْنِهِ وَمَا أَدْرِي قَالَ وَالصَّلَاةِ عَلَيْهِ أَمْ لَا وَهَذَا حَدِيثُ عَبْدَةَ وَهُوَ أَتَمُّ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ ح وَحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَاصِمٍ الْأَنْطَاكِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ جَمِيعًا قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ وَقَالَ هِشَامٌ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الشُّعَيْثِيُّ عَنْ مَسْلَمَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْجُهَنِيِّ عَنْ خَالِدِ بْنِ اللَّجْلَاجِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِبَعْضِ هَذَا الْحَدِيثِ

عبدالعزیز بن عمر بن عبدالعزیز نے بیان کیا ہے کہ خالد بن لجلاج نے اسے بتایا کہ لجلاج اس کے باپ نے اسے خبر دی ہے کہ وہ بازار میں بیٹھا کام کر رہا تھا، تو پاس سے ایک عورت گزری جو بچہ اٹھائے ہوئے تھی۔ پس لوگ اس کے ساتھ چل پڑے اور میں بھی ان چلنے والوں کے ساتھ چل پڑا اور میں حضور نبی کریم علیہ السلام کے پاس پہنچ گیا اور آپ علیہ السلام اسے فرمانے لگے: اس بچے کا باپ کون ہے جو تیرے ساتھ ہے؟ تو وہ عورت خاموش رہی اور اس کے ساتھ کھڑے ہوئے نوجوان نے کہا: یارسول اللہ! علیہ السلام میں اس کا باپ ہوں۔ سو آپ علیہ السلام پھر اس کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اس بچے کا باپ کون ہے جو تیرے پاس ہے؟ اس نوجوان نے عرض کی: یارسول اللہ! علیہ السلام میں اس کا باپ ہوں۔ پس رسول اللہ علیہ السلام نے اپنے اردگرد کھڑے ہوئے بعض لوگوں کی طرف دیکھا اور آپ اس کے بارے ان سے پوچھنے لگے۔ تو لوگوں نے عرض کی: ہم تو اسے بہتر اور اچھا جانتے ہیں۔ پھر حضور نبی مکرم علیہ السلام نے اس سے پوچھا: کیا تو نے شادی کی ہوئی ہے؟ اس نے عرض کی: جی ہاں۔ تب آپ علیہ السلام نے اس کے بارے حکم دیا اور اسے رجم کر دیا گیا۔ راوی کا بیان ہے: پس ہم اسے لے کر نکلے اور ہم نے اس کے لیے گڑھا کھودا یہاں تک کہ ہم اسے رجم کرنے پر قادر ہو گئے۔ پھر ہم نے اسے پتھروں کے ساتھ مارا یہاں تک وہ ساکت ہو گیا (یعنی فوت ہو گیا) پھر ایک آدمی آیا اور وہ مرجوم (جسے رجم کیا گیا) کے بارے پوچھنے لگا۔ تو ہم اسے حضور نبی کریم علیہ السلام کے پاس لے گئے اور ہم نے عرض کی: یہ آیا ہے اور اس خبیث کے بارے پوچھتا ہے۔ تو رسول اللہ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: یقیناً وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ اور طیب ہے (اس لیے تم اسے خبیث مت کہو)۔ پھر معلوم ہوا کہ وہ آدمی اس کا باپ تھا۔ بعد ازاں ہم نے اسے غسل دینے اور تکفین و تدفین میں اس کی معاونت کی اور میں نہیں جانتا کہ اس نے یہ بھی کہا ہے: والصلوٰۃ علیہ ام لا یہ عبدہ کی حدیث ہے اور یہ زیادہ مکمل ہے۔

ہشام بن عمار، صدقہ بن خالد، دوسری سند نصر بن عاصم انطا کی، ولید تمام نے کہا کہ محمد، ہشام محمد بن عبداللہ شعیثی نے مسلمہ بن عبداللہ جہنی سے انہوں نے خالد بن لجلاج سے، انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ سے اس حدیث کا کچھ حصہ بیان کیا ہے۔

3849۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا طَلْقُ بْنُ غَنَّامٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ رَجُلًا أَتَاهُ فَأَقَرَّ عِنْدَهُ أَنَّهُ زَنَى بِامْرَأَةٍ سَمَّاهَا لَهُ فَبَعَثَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلَى الْمَرْأَةِ فَسَأَلَهَا عَنْ ذَلِكَ فَأَنْكَرَتْ أَنْ تَكُونَ زَنَتْ فَجَلَدَهُ الْحَدَّ وَتَرَكَهَا[1]

ابو حازم نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے حضور نبی مکرم ﷺ سے روایت بیان کی ہے کہ آپ ﷺ کے پاس ایک آدمی آیا اور اس نے آپ کے پاس اقرار کیا کہ اس نے ایک عورت کے ساتھ زنا کیا ہے اور اس نے آپ کے سامنے اس کا نام بھی لیا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اس عورت کو بلا بھیجا اور اس کے بارے اس سے پوچھا تو اس نے زنا کیے جانے سے انکار کر دیا۔ تب آپ ﷺ نے اس آدمی کو حد کے کوڑے لگائے اور اس عورت کو چھوڑ دیا۔

3850۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ الْمَعْنَى قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رضی الله عنه أَنَّ رَجُلًا زَنَى بِامْرَأَةٍ فَأَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ فَجُلِدَ الْحَدَّ ثُمَّ أُخْبِرَ أَنَّهُ مُحْصَنٌ فَأَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ الْبُرْسَانِيُّ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ مَوْقُوفًا عَلَى جَابِرٍ وَرَوَاهُ أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ بِنَحْوِ ابْنِ وَهْبٍ لَمْ يَذْكُرِ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِنَّ رَجُلًا زَنَى فَلَمْ يُعْلَمْ بِإِحْصَانِهِ فَجُلِدَ ثُمَّ عُلِمَ بِإِحْصَانِهِ فَرُجِمَ[2]

ابو الزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ ایک آدمی نے کسی عورت سے زنا کیا، تو حضور نبی مکرم ﷺ نے اس کے بارے حکم دیا اور اسے حد کے کوڑے لگا دیے گئے۔ پھر آپ کو خبر دی گئی وہ تو محصن ہے۔ چنانچہ پھر آپ ﷺ نے حکم دیا اور اسے رجم کیا گیا۔

ابو داؤد نے بیان کیا ہے: اس حدیث کو محمد بن بکر البرسانی نے ابن جریج سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ پر موقوفاً روایت کیا ہے اور اسے ابو عاصم نے ابن جریج سے ابن وہب کی طرح روایت کیا ہے اور اس میں حضور نبی کریم ﷺ کا ذکر نہیں کیا اور یہ بیان کیا کہ ایک آدمی نے زنا کیا، اس کے محصن ہونے کے بارے علم نہ تھا تو اسے کوڑے لگائے گئے۔ پھر اس کے محصن ہونے کا علم ہوا تو اسے رجم کر دیا گیا۔

3851۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ أَبُو يَحْيَى الْبَزَّازُ أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَجُلًا زَنَى بِامْرَأَةٍ فَلَمْ يُعْلَمْ بِإِحْصَانِهِ فَجُلِدَ ثُمَّ عُلِمَ بِإِحْصَانِهِ فَرُجِمَ

ابو الزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ ایک آدمی نے کسی عورت کے ساتھ زنا کیا اور اس کا محصن ہونا معلوم نہ تھا تو اسے کوڑے لگائے گئے۔ پھر اس کے محصن ہونے کا علم ہوا تو اسے رجم کر دیا گیا۔

1۔ یہ حدیث صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔ 2۔ قال ابو داؤد الخ صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

بَاب الْمَرْأَةِ الَّتِي أَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ بِرَجْمِهَا مِنْ جُهَيْنَةَ

جہینہ قبیلے کی عورت کے بارے میں حضور نبی مکرم ﷺ کی جانب سے رجم کے حکم کا بیان

3852- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَنَّ هِشَامًا الدَّسْتُوَائِيَّ وَأَبَانَ ابْنَ يَزِيدَ حَدَّثَاهُمُ الْمَعْنَى عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ امْرَأَةً قَالَ فِي حَدِيثِ أَبَانَ مِنْ جُهَيْنَةَ أَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ إِنَّهَا زَنَتْ وَهِيَ حُبْلَى فَدَعَا النَّبِيُّ ﷺ وَلِيًّا لَهَا فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَحْسِنْ إِلَيْهَا فَإِذَا وَضَعَتْ فَجِئْ بِهَا فَلَمَّا أَنْ وَضَعَتْ جَاءَ بِهَا فَأَمَرَ بِهَا النَّبِيُّ ﷺ فَشُكَّتْ عَلَيْهَا ثِيَابُهَا ثُمَّ أَمَرَ بِهَا فَرُجِمَتْ ثُمَّ أَمَرَهُمْ فَصَلُّوا عَلَيْهَا فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ تُصَلِّي[1] عَلَيْهَا وَقَدْ زَنَتْ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَةً لَوْ قُسِمَتْ بَيْنَ سَبْعِينَ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ لَوَسِعَتْهُمْ وَهَلْ وَجَدْتَ أَفْضَلَ مِنْ أَنْ جَادَتْ بِنَفْسِهَا لَمْ يَقُلْ عَنْ أَبَانَ فَشُكَّتْ عَلَيْهَا ثِيَابُهَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَزِيرِ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ فَشُكَّتْ عَلَيْهَا ثِيَابُهَا يَعْنِي فَشُدَّتْ

حضرت عمران بن حصین سے روایت ہے کہ جہینہ قبیلے کی ایک عورت حضور نبی کریم ﷺ کے پاس آئی اور یہ اقرار کیا کہ اس نے زنا کیا ہے اور وہ حاملہ ہے۔ تو حضور نبی مکرم ﷺ نے اس کے ولی کو بلایا اور اسے فرمایا: اس کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آؤ اور جب یہ وضع حمل کر لے تو اسے لے آنا۔ پس جب وہ بچے کو جنم دے چکی تو وہ اسے لے آیا۔ تو حضور نبی کریم ﷺ نے اس کے بارے حد کا فیصلہ فرمایا چنانچہ اس کے کپڑے اس پر باندھ دیے گئے اور پھر آپ کے حکم کے مطابق اسے رجم کر دیا گیا۔ بعدازاں آپ ﷺ نے صحابہ کرام کو حکم ارشاد فرمایا کہ تم اس پر نماز جنازہ پڑھو۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ ہم اس پر نماز جنازہ پڑھیں حالانکہ اس نے زنا کیا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے دست قدرت میں میری جان ہے! اس نے ایسی سچی توبہ کی ہے کہ اگر اسے اہل مدینہ میں سے ستر افراد پر بھی تقسیم کیا جائے تو وہ ان کے لیے کافی ہو (ایسے افراد جنہوں نے گناہ کبیرہ کا ارتکاب کیا ہو)۔ کیا تو اس سے بھی افضل کوئی توبہ پاتا ہے جو اس نے اپنے بارے میں کی ہے (کہ اپنے فعل شنیع پر نادم ہو کر اپنے آپ کو سزا کے لیے پیش کر دیا ہے تاکہ آخرت کی سزا سے بچ سکے)۔ انہوں نے ابان سے فشکت علیها ثیابها کے الفاظ نقل نہیں کیے۔ محمد بن وزیر دمشقی، ولید نے اوزاعی سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے بیان کیا: فشکت علیها ثیابها اور اس پر اس کے کپڑے باندھ دیے گئے۔

3853- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ بَشِيرِ بْنِ الْمُهَاجِرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ امْرَأَةً يَعْنِي مِنْ غَامِدٍ أَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ إِنِّي قَدْ فَجَرْتُ فَقَالَ ارْجِعِي فَرَجَعَتْ فَلَمَّا أَنْ كَانَ الْغَدُ أَتَتْهُ فَقَالَتْ لَعَلَّكَ أَنْ تَرُدَّنِي[2] كَمَا رَدَدْتَ مَاعِزَ بْنَ مَالِكٍ فَوَاللَّهِ إِنِّي لَحُبْلَى فَقَالَ لَهَا ارْجِعِي فَرَجَعَتْ فَلَمَّا كَانَ الْغَدُ أَتَتْهُ فَقَالَ لَهَا ارْجِعِي حَتَّى تَلِدِي فَرَجَعَتْ فَلَمَّا وَلَدَتْ أَتَتْهُ بِالصَّبِيِّ فَقَالَتْ هَذَا قَدْ وَلَدْتُهُ فَقَالَ

1- ایک نسخہ میں نُصَلِّيْ ہے۔ 2- دیگر نسخوں میں ان تُرَدِّدَنِيْ ہے۔

لَهَا ارْجِعِي فَأَرْضِعِيهِ حَتَّى تَفْطِمِيهِ فَجَاءَتْ بِهِ وَقَدْ فَطَمَتْهُ وَفِي يَدِهِ شَيْءٌ يَأْكُلُهُ فَأَمَرَ بِالصَّبِيِّ فَدُفِعَ إِلَى رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَأَمَرَ بِهَا فَحُفِرَ لَهَا وَأَمَرَ بِهَا فَرُجِمَتْ وَكَانَ خَالِدٌ فِيمَنْ يَرْجُمُهَا فَرَجَمَهَا بِحَجَرٍ فَوَقَعَتْ قَطْرَةٌ مِنْ دَمِهَا عَلَى وَجْنَتِهِ فَسَبَّهَا فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ مَهْلًا يَا خَالِدُ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَةً لَوْ تَابَهَا صَاحِبُ مَكْسٍ لَغُفِرَ لَهُ وَأَمَرَ بِهَا فَصَلَّى عَلَيْهَا وَدُفِنَتْ

عبداللہ بن بریدہ نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ غامد سے تعلق رکھنے والی ایک عورت حضور نبی کریم ﷺ کے پاس آئی (دراصل یہ وہی عورت ہے جس کا ذکر اوپر ہوا اور غامد قبیلہ جہینہ کا بطن ہے) اور اس نے یہ اقرار کیا: بلاشبہ میں نے زنا کیا ہے۔ تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: تو واپس لوٹ جا۔ چنانچہ وہ واپس چلی گئی۔ پھر جب دوسرا دن آیا تو وہ پھر حاضر ہوئی اور کہنے لگی: شاید آپ مجھے واپس لوٹا دیں جیسا کہ آپ نے ماعز بن مالک کو واپس لوٹا دیا۔ قسم بخدا! میں (زنا سے) حاملہ ہوں۔ تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسے فرمایا: تو واپس چلی جا۔ پس وہ واپس لوٹ گئی۔ پھر جب آنے والا دن آیا تو وہ حاضر ہوئی۔ تو آپ ﷺ نے اسے فرمایا: تو واپس لوٹ جا یہاں تک کہ تو بچہ جن لے۔ پس وہ لوٹ گئی اور جب بچے کو جنم دیا۔ پھر بچے کو ساتھ لے کر حاضر ہوئی اور عرض کی: اس بچے کو میں نے جنم دیا ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو واپس چلی جا اور اسے دودھ پلا۔ یہاں تک کہ تو اسے دودھ چھڑا لے۔ وہ پھر اسے لے کر آئی یہاں تک کہ وہ اسے دودھ چھڑا چکی تھی اور اس کے ہاتھ میں کوئی شے تھی وہ اسے کھا رہا تھا۔ تو آپ ﷺ نے بچے کے بارے حکم دیا اور اسے مسلمانوں میں سے ایک آدمی کے حوالے کر دیا گیا اور اس عورت کے بارے حکم دیا۔ اس کے لیے گڑھا کھودا گیا اور آپ کے حکم کے مطابق اسے رجم کر دیا گیا اور خالد ان لوگوں میں تھے جو اسے رجم کر رہے تھے۔ چنانچہ اسے ایک پتھر لگا اور خون کا ایک قطرہ ان کے رخسار پر جا گرا، تو انہوں نے اسے گالیاں دیں۔ تو حضور نبی کریم ﷺ نے انہیں فرمایا: اے خالد! ایسا کہنے سے رک جا۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے دست قدرت میں میری جان ہے! اس نے ایسی سچی توبہ کی ہے کہ اگر لوگوں سے ظلماً مال لینے والا بھی ایسی توبہ کرے تو اس کی مغفرت کر دی جائے۔ پھر اس کے بارے حکم ارشاد فرمایا اور اس پر نماز جنازہ پڑھی گئی اور اسے دفن کیا گیا۔

3854۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ عَنْ زَكَرِيَّا أَبِي عِمْرَانَ قَالَ سَمِعْتُ شَيْخًا يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَجَمَ امْرَأَةً فَحُفِرَ لَهَا إِلَى الثَّنْدُوَةِ قَالَ أَبُو دَاوُد أَفْهَمَنِي رَجُلٌ عَنْ عُثْمَانَ قَالَ أَبُو دَاوُد قَالَ الْغَسَّانِيُّ جُهَيْنَةُ وَغَامِدٌ وَبَارِقٌ وَاحِدٌ قَالَ أَبُو دَاوُد حُدِّثْتُ عَنْ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ سُلَيْمٍ بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ زَادَ ثُمَّ رَمَاهَا بِحَصَاةٍ مِثْلِ الْحِمَّصَةِ ثُمَّ قَالَ ارْمُوا وَاتَّقُوا الْوَجْهَ فَلَمَّا طَفِئَتْ أَخْرَجَهَا فَصَلَّى عَلَيْهَا وَقَالَ فِي التَّوْبَةِ نَحْوَ حَدِيثِ بُرَيْدَةَ

ابن ابی بکرہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے ایک عورت کو رجم کیا تو اس کے لیے سینے تک گڑھا کھودا گیا۔ ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ ایک آدمی نے عثمان سے مجھے بتایا ہے۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ غسانی نے کہا جہینہ، غامد اور بارق ایک ہی ہے۔ ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ مجھے عبدالصمد بن عبدالوارث کی جانب سے بتایا گیا ہے کہ زکریا بن

سلیم نے اپنی اسناد کے ساتھ اسی طرح ہمیں بیان کیا ہے اور اس میں یہ زائد ہے کہ پھر آپ علیہ السلام نے چنے کے دانے کی مثل کنکر اس کی طرف پھینکا اور پھر فرمایا: تم اسے (پتھر) مارو اور چہرے کو محفوظ رکھنا۔ پس جب وہ مرگئی تو اسے (گڑھے سے) باہر نکالا اور اس پر نماز جنازہ پڑھی اور توبہ کے بارے میں اسی طرح بیان کیا جیسا کہ حدیث بریدہ میں ہے۔

3855۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّهُمَا أَخْبَرَاهُ أَنَّ رَجُلَيْنِ اخْتَصَمَا إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ أَحَدُهُمَا يَا رَسُولَ اللهِ اقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللهِ وَقَالَ الْآخَرُ وَكَانَ أَفْقَهَهُمَا أَجَلْ يَا رَسُولَ اللهِ فَاقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللهِ وَأْذَنْ لِي أَنْ أَتَكَلَّمَ قَالَ تَكَلَّمْ قَالَ إِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيفًا عَلَى هَذَا وَالْعَسِيفُ الْأَجِيرُ فَزَنَى بِامْرَأَتِهِ فَأَخْبَرُونِي أَنَّ عَلَى ابْنِي الرَّجْمَ فَافْتَدَيْتُ مِنْهُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَبِجَارِيَةٍ لِي ثُمَّ إِنِّي سَأَلْتُ أَهْلَ الْعِلْمِ فَأَخْبَرُونِي أَنَّ عَلَى ابْنِي جَلْدَ مِائَةٍ وَتَغْرِيبَ عَامٍ وَإِنَّمَا الرَّجْمُ عَلَى امْرَأَتِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَمَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَأَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللهِ أَمَّا غَنَمُكَ وَجَارِيَتُكَ فَرَدٌّ إِلَيْكَ وَجَلَدَ ابْنَهُ مِائَةً وَغَرَّبَهُ عَامًا وَأَمَرَ أُنَيْسًا الْأَسْلَمِيَّ أَنْ يَأْتِيَ امْرَأَةَ الْآخَرِ فَإِنِ اعْتَرَفَتْ رَجَمَهَا فَاعْتَرَفَتْ فَرَجَمَهَا

عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود نے حضرت ابو ہریرہ اور زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ ان دونوں نے اسے بتایا کہ دو آدمی جھگڑتے ہوئے رسول اللہ علیہ السلام کے پاس آئے اور ان میں سے ایک نے عرض کی: یا رسول اللہ! علیہ السلام ہمارے مابین کتاب اللہ سے فیصلہ فرمایئے اور دوسرے نے کہا اور وہ زیادہ سمجھ دار تھا۔ ہاں یا رسول اللہ! علیہ السلام آپ ہمارے درمیان کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ فرمایئے اور مجھے اجازت عطا فرمایئے کہ میں کچھ عرض کروں۔ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: تو بات کر۔ اس نے عرض کی: میرا بیٹا اس کے پاس مزدور (ملازم) تھا۔ عسیف سے مراد اجیر یعنی اجرت پر کام کرنے والا ہے۔ تو اس نے اس کی بیوی کے ساتھ زنا کرلیا تو لوگوں نے مجھے بتایا کہ میرے بیٹے پر رجم ہے۔ چنانچہ میں نے ایک سو بکریاں بمع اپنی ایک لونڈی کے بطور فدیہ اسے دی ہیں۔ پھر میں نے علماء سے مسئلہ دریافت کیا تو انہوں نے مجھے بتایا کہ میرے بیٹے پر ایک سو کوڑے اور ایک سال کے لیے جلاوطنی کی سزا ہے البتہ اس کی بیوی پر رجم ہے۔ (یہ سن کر) رسول اللہ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: قسم ہے مجھے اس ذات کی جس کے دست قدرت میں میری جان ہے! میں تم دونوں کے درمیان بالضرور کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ کروں گا۔ رہیں تیری بکریاں اور تیری لونڈی وہ تجھے واپس لوٹادی جائیں گی۔ اور آپ نے اس کے بیٹے کو سو کوڑے لگائے اور ایک سال کے لیے جلاوطن کردیا اور آپ نے انیس اسلمی کو حکم دیا کہ دوسرے آدمی کی بیوی کو لے آئے اور اگر وہ اقرار کرلے تو اسے رجم کردے۔ چنانچہ اس نے اعتراف کرلیا تو آپ نے اسے رجم کردیا۔

فائدہ: اس حدیث میں کتاب اللہ سے مراد آیت رجم ہے جس کی تلاوت بعد میں منسوخ ہوگئی۔ یا پھر اس سے مراد آپ علیہ السلام کا فیصلہ ہے۔ کیونکہ آپ علیہ السلام کا فیصلہ وہی ہے جو اللہ تعالیٰ کا اپنی کتاب یعنی لوح محفوظ میں حکم ہے کیونکہ تعذیب کا ذکر آیت میں نہیں ہے۔ واللہ اعلم (بذل المجہود ص 403 ج 17)

بَابٌ فِي رَجْمِ الْيَهُودِيَّيْنِ (دو یہودیوں کو رجم کرنے کا بیان)

3856- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ الْيَهُودَ جَاءُوا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَذَكَرُوا لَهُ أَنَّ رَجُلًا مِنْهُمْ وَامْرَأَةً زَنَيَا فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَا تَجِدُونَ فِي التَّوْرَاةِ فِي شَأْنِ الزِّنَا فَقَالُوا نَفْضَحُهُمْ وَيُجْلَدُونَ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلَامٍ كَذَبْتُمْ إِنَّ فِيهَا الرَّجْمَ فَأَتَوْا بِالتَّوْرَاةِ فَنَشَرُوهَا فَجَعَلَ أَحَدُهُمْ يَدَهُ عَلَى آيَةِ الرَّجْمِ ثُمَّ جَعَلَ يَقْرَأُ مَا قَبْلَهَا وَمَا بَعْدَهَا فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلَامٍ ارْفَعْ يَدَيْكَ فَرَفَعَهَا فَإِذَا فِيهَا آيَةُ الرَّجْمِ فَقَالُوا صَدَقَ يَا مُحَمَّدُ فِيهَا آيَةُ الرَّجْمِ فَأَمَرَ بِهِمَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَرُجِمَا قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ فَرَأَيْتُ الرَّجُلَ يَحْنِي عَلَى الْمَرْأَةِ يَقِيهَا الْحِجَارَةَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ کچھ یہودی حضور نبی مکرم ﷺ کے پاس آئے اور آپ کے پاس یہ ذکر کیا کہ ان میں سے ایک مرد اور ایک عورت نے زنا کیا ہے تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں فرمایا: زنا کے بارے تم تورات میں کیا حکم پاتے ہو؟ انہوں نے کہا: ہم انہیں رسوا اور ذلیل کرتے ہیں اور انہیں کوڑے لگائے جاتے ہیں۔ تو حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے جھوٹ بولا ہے۔ بلاشبہ اس میں رجم کا ذکر ہے۔ پس وہ تورات لے کر آئے اور انہوں نے اسے کھولا تو ان میں سے ایک نے آیت رجم پر اپنا ہاتھ رکھ لیا اور پھر اسے اس کے ماقبل اور مابعد کو پڑھنے لگے۔ تو حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے اسے فرمایا: تو اپنا ہاتھ اٹھا۔ اس نے ہاتھ اٹھایا تو اس کے نیچے وہیں آیت رجم تھی۔ تب انہوں نے کہا: اے محمد! (ﷺ) آپ نے سچ کہا ہے اس میں آیت رجم ہے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے دونوں کے بارے فیصلہ دیا اور انہیں رجم کر دیا گیا۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں نے اس آدمی کو دیکھا کہ وہ عورت پر اسے پتھروں سے بچانے کے لیے جھک جاتا تھا۔

3857- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُرَّةَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ مَرُّوا عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ بِيَهُودِيٍّ قَدْ حُمِّمَ وَجْهُهُ وَهُوَ يُطَافُ بِهِ فَنَاشَدَهُمْ مَا حَدُّ الزَّانِي فِي كِتَابِهِمْ قَالَ فَأَحَالُوهُ عَلَى رَجُلٍ مِنْهُمْ فَنَشَدَهُ النَّبِيُّ ﷺ مَا حَدُّ الزَّانِي فِي كِتَابِكُمْ فَقَالَ الرَّجْمُ وَلَكِنْ ظَهَرَ الزِّنَا فِي أَشْرَافِنَا فَكَرِهْنَا أَنْ يُتْرَكَ الشَّرِيفُ وَيُقَامُ عَلَى مَنْ دُونَهُ فَوَضَعْنَا هَذَا عَنَّا فَأَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَرُجِمَ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَوَّلُ مَنْ أَحْيَا مَا أَمَاتُوا مِنْ كِتَابِكَ[1]

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: لوگ ایک یہودی کو لے کر رسول اللہ ﷺ کے پاس سے گزرے، درآنحالیکہ اس کا چہرہ سیاہ کیا ہوا تھا اور اسے پھرایا جا رہا تھا (تاکہ یہ خوب رسوا اور ذلیل ہو)۔ تو آپ ﷺ نے انہیں قسم دے کر پوچھا کہ ان کی کتاب میں زانی کی حد کیا ہے؟ تو اس نے کہا: رجم۔ لیکن ہمارے اشراف میں زنا عام ہو گیا تو ہم نے یہ پسند نہ کیا کہ شریف (یعنی بڑے آدمی) کو چھوڑ دیا جائے اور کمزور پر حد لگائی جائے۔ چنانچہ ہم نے اسے اپنے سے ختم کر دیا۔

1۔ یہ حدیث صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

تب رسول اللہ ﷺ نے اس کے بارے میں حکم دیا اور اسے رجم کیا گیا، پھر آپ نے فرمایا: اے اللہ! میں پہلا شخص ہوں جس نے تیری کتاب کے اس حکم کو زندہ کیا جسے انہوں نے ختم کر دیا تھا۔

3858۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُرَّةَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ مُرَّ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ بِيَهُودِيٍّ مُحَمَّمٍ مَجْلُودٍ[1] فَدَعَاهُمْ فَقَالَ هٰكَذَا تَجِدُونَ حَدَّ الزَّانِي فَقَالُوا نَعَمْ فَدَعَا رَجُلًا مِنْ عُلَمَائِهِمْ قَالَ لَهُ نَشَدْتُكَ بِاللهِ الَّذِي أَنْزَلَ التَّوْرَاةَ عَلَى مُوسَى أَهٰكَذَا تَجِدُونَ حَدَّ الزَّانِي فِي كِتَابِكُمْ فَقَالَ اللّٰهُمَّ لَا وَلَوْلَا أَنَّكَ نَشَدْتَنِي بِهٰذَا لَمْ أُخْبِرْكَ نَجِدُ حَدَّ الزَّانِي فِي كِتَابِنَا الرَّجْمَ وَلٰكِنَّهُ كَثُرَ فِي أَشْرَافِنَا فَكُنَّا إِذَا أَخَذْنَا الرَّجُلَ الشَّرِيفَ تَرَكْنَاهُ وَإِذَا أَخَذْنَا الرَّجُلَ الضَّعِيفَ أَقَمْنَا عَلَيْهِ الْحَدَّ فَقُلْنَا تَعَالَوْا فَنَجْتَمِعُ عَلَى شَيْءٍ نُقِيمُهُ عَلَى الشَّرِيفِ وَالْوَضِيعِ فَاجْتَمَعْنَا عَلَى التَّحْمِيمِ وَالْجَلْدِ وَتَرَكْنَا الرَّجْمَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَوَّلُ مَنْ أَحْيَا أَمْرَكَ إِذْ أَمَاتُوهُ فَأَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ لَا يَحْزُنْكَ الَّذِينَ يُسَارِعُونَ فِي الْكُفْرِ إِلَى قَوْلِهِ يَقُولُونَ إِنْ أُوتِيتُمْ هٰذَا فَخُذُوهُ وَإِنْ لَمْ تُؤْتَوْهُ فَاحْذَرُوا إِلَى قَوْلِهِ وَمَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللهُ فَأُولٰئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ فِي الْيَهُودِ إِلَى قَوْلِهِ وَمَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللهُ فَأُولٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ فِي الْيَهُودِ إِلَى قَوْلِهِ وَمَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللهُ فَأُولٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ قَالَ هِيَ فِي الْكُفَّارِ كُلُّهَا يَعْنِي هٰذِهِ الْآيَةَ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس سے ایک یہودی کو گزارا گیا جس کا چہرہ سیاہ کیا گیا تھا اور اسے کوڑے لگائے گئے تھے۔ تو آپ ﷺ نے انہیں بلایا اور ارشاد فرمایا: زانی کی حد تم اسی طرح پاتے ہو؟ انہوں نے عرض کی: جی ہاں۔ پھر آپ ﷺ نے ان کے علماء میں سے ایک آدمی کو بلایا اور اسے فرمایا: میں تجھے اس اللہ تعالیٰ کی قسم دیتا ہوں جس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر تورات نازل فرمائی! کیا تم اپنی کتاب میں زانی کی حد اسی طرح پاتے ہو؟ تو اس نے عرض کی: قسم بخدا! نہیں۔ اور اگر آپ مجھے اتنی بڑی قسم نہ دیتے تو میں آپ کو قطعاً نہ بتاتا ہماری کتاب میں زانی کی حد رجم ہے لیکن ہمارے اشراف میں زنا عام ہو گیا تو ہم جب کسی شریف (بڑے آدمی) کو پکڑتے تھے تو ہم اسے چھوڑ دیتے اور جب ہم کسی کمزور آدمی کو پکڑتے تو ہم اس پر حد قائم کرتے۔ پس ہم نے کہا: آؤ۔ ہم ایک شے پر اتفاق کرلیں جسے ہم شریف اور کمزور دونوں پر لاگو کریں گے۔ چنانچہ ہم نے چہرہ سیاہ کرنے اور کوڑے مارنے پر اجماع کرلیا اور ہم نے رجم کو چھوڑ دیا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! میں پہلا شخص ہوں گا جس نے تیرے ایک حکم کو زندہ کیا ہے جب کہ انہوں نے اسے ختم کر دیا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے اس کے بارے حکم دیا اور اسے رجم کیا گیا۔ تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائیں: (ترجمہ) ''اے رسول مکرم! آپ کو یہ لوگ غمزدہ نہ کریں جو تیزی سے کفر میں داخل ہو رہے ہیں تا قولہ وہ کہتے ہیں اگر تمہیں یہ حکم (کوڑے مارنے کا حکم) دیا جائے تو اسے قبول کرلو اور اگر تمہیں یہ حکم نہ دیا جائے بلکہ رجم کا حکم دیا جائے تو چھوڑ دو، تا قولہ اور جس نے اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ حکم کے مطابق فیصلہ نہ کیا تو وہی کافر ہیں۔ یہ یہود کے بارے میں ہے، تا قولہ اور جنہوں نے

1۔ ایک نسخہ میں مجلود نہیں ہے۔

فیصلہ نہ کیا اس کے مطابق جو اللہ تعالیٰ نے نازل کیا تو وہی ظالم ہیں۔ یہ بھی یہود کے بارے میں ہے۔ تا قولہ اور جس نے اس کے مطابق فیصلہ نہ کیا جو اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا تو وہ ہی فاسق ہیں۔ فرمایا: یہ مکمل آیت کفار کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

3859۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ أَنَّ زَيْدَ بْنَ أَسْلَمَ حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَتَى نَفَرٌ مِنْ يَهُودَ فَدَعَوْا رَسُولَ اللهِ ﷺ إِلَى الْقُفِّ فَأَتَاهُمْ فِي بَيْتِ الْمِدْرَاسِ فَقَالُوا يَا أَبَا الْقَاسِمِ إِنَّ رَجُلًا مِنَّا زَنَى بِامْرَأَةٍ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ فَوَضَعُوا لِرَسُولِ اللهِ ﷺ وِسَادَةً فَجَلَسَ عَلَيْهَا ثُمَّ قَالَ بِالتَّوْرَاةِ فَأُتِيَ بِهَا فَنَزَعَ الْوِسَادَةَ مِنْ تَحْتِهِ فَوَضَعَ التَّوْرَاةَ عَلَيْهَا ثُمَّ قَالَ آمَنْتُ بِكِ وَبِمَنْ أَنْزَلَكِ ثُمَّ قَالَ ائْتُونِي بِأَعْلَمِكُمْ فَأُتِيَ بِفَتًى شَابٍّ ثُمَّ ذَكَرَ قِصَّةَ الرَّجْمِ نَحْوَ حَدِيثِ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ہے کہ یہود کی ایک جماعت حاضر خدمت ہوئی اور وہ رسول اللہ ﷺ کو قف (مدینہ طیبہ میں ایک وادی ہے) کی طرف بلا کر لے گئے اور آپ ﷺ ان کے ساتھ بیت المدراس (اس سے مراد وہ گھر ہے جس میں وہ تورات کا درس دیتے تھے) میں آئے۔ تو انہوں نے عرض کی: اے ابو القاسم! بے شک ہم میں سے ایک آدمی نے ایک عورت کے ساتھ زنا کیا ہے۔ پس آپ ان کے درمیان فیصلہ فرمائیں۔ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے لیے تکیہ رکھا اور آپ اس پر تشریف فرما ہوئے۔ پھر فرمایا: تورات لاؤ۔ تورات لائی گئی تو آپ نے تکیہ اپنے نیچے سے نکالا اور تورات اس پر رکھی۔ پھر فرمایا: میں تیرے ساتھ ایمان لایا اور اس کے ساتھ جس نے تجھے نازل فرمایا۔ پھر فرمایا: تم میرے پاس اپنے بڑے عالم کو بلاؤ تو ایک نوجوان کو لایا گیا (اور وہ عبد اللہ بن صوریا تھا)۔ پھر (وہب نے) رجم کا واقعہ ذکر کیا جیسا کہ مالک عن نافع کی حدیث میں ہے۔

3860۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا رَجُلٌ مِنْ مُزَيْنَةَ ح وحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ سَمِعْتُ رَجُلًا مِنْ مُزَيْنَةَ مِمَّنْ يَتَّبِعُ الْعِلْمَ وَيَعِيهِ ثُمَّ اتَّفَقَا وَنَحْنُ عِنْدَ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ فَحَدَّثَنَا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَهَذَا حَدِيثُ مَعْمَرٍ وَهُوَ أَتَمُّ قَالَ زَنَى رَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ وَامْرَأَةٌ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ اذْهَبُوا بِنَا إِلَى هَذَا النَّبِيِّ فَإِنَّهُ نَبِيٌّ بُعِثَ بِالتَّخْفِيفِ فَإِنْ أَفْتَانَا بِفُتْيَا دُونَ الرَّجْمِ قَبِلْنَاهَا وَاحْتَجَجْنَا بِهَا عِنْدَ اللهِ قُلْنَا فُتْيَا نَبِيٍّ مِنْ أَنْبِيَائِكَ قَالَ فَأَتَوُا النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ فِي أَصْحَابِهِ فَقَالُوا يَا أَبَا الْقَاسِمِ مَا تَرَى فِي رَجُلٍ وَامْرَأَةٍ زَنَيَا فَلَمْ يُكَلِّمْهُمْ كَلِمَةً حَتَّى أَتَى بَيْتَ مِدْرَاسِهِمْ فَقَامَ عَلَى الْبَابِ فَقَالَ أَنْشُدُكُمْ بِاللهِ الَّذِي أَنْزَلَ التَّوْرَاةَ عَلَى مُوسَى مَا تَجِدُونَ فِي التَّوْرَاةِ عَلَى مَنْ زَنَى إِذَا أَحْصَنَ قَالُوا يُحَمَّمُ وَيُجَبَّهُ وَيُجْلَدُ وَالتَّجْبِيهُ أَنْ يُحْمَلَ الزَّانِيَانِ عَلَى حِمَارٍ وَتُقَابَلَ أَقْفِيَتُهُمَا وَيُطَافَ بِهِمَا قَالَ وَسَكَتَ شَابٌّ مِنْهُمْ فَلَمَّا رَآهُ النَّبِيُّ ﷺ سَكَتَ أَلَظَّ بِهِ النِّشْدَةَ فَقَالَ اللَّهُمَّ إِذْ نَشَدْتَنَا فَإِنَّا نَجِدُ فِي التَّوْرَاةِ الرَّجْمَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ فَمَا أَوَّلُ مَا ارْتَخَصْتُمْ أَمْرَ اللهِ قَالَ زَنَى ذُو قَرَابَةٍ مِنْ مَلِكٍ مِنْ مُلُوكِنَا فَأُخِّرَ عَنْهُ الرَّجْمُ ثُمَّ زَنَى رَجُلٌ فِي أُسْرَةٍ مِنَ النَّاسِ فَأَرَادَ رَجْمَهُ فَحَالَ قَوْمُهُ دُونَهُ وَقَالُوا لَا يُرْجَمُ صَاحِبُنَا حَتَّى تَجِيءَ

بِصَاحِبِكَ فَتَرْجُمُهُ فَاصْطَلَحُوا عَلَى هَذِهِ الْعُقُوبَةِ بَيْنَهُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ فَإِنِّي أَحْكُمُ بِمَا فِي التَّوْرَاةِ فَأَمَرَ بِهِمَا فَرُجِمَا قَالَ الزُّهْرِيُّ فَبَلَغَنَا أَنَّ هَذِهِ الْآيَةَ نَزَلَتْ فِيهِمْ إِنَّا أَنْزَلْنَا التَّوْرَاةَ فِيهَا هُدًى وَنُورٌ يَحْكُمُ بِهَا النَّبِيُّونَ الَّذِينَ أَسْلَمُوا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ مِنْهُمْ

محمد بن یحییٰ، عبدالرزاق، معمر نے زہری سے، مزنیہ کے ایک آدمی نے کہا، دوسری سند سے احمد بن صالح، عنبسہ، یونس نے بیان کیا ہے کہ محمد بن مسلم نے کہا: میں نے مزنیہ کے ایک آدمی سے سنا جو کہ علم کی تلاش میں رہتا تھا اور اسے یاد بھی رکھتا تھا پھر معمر اور یونس دونوں اس پر متفق ہیں کہ ہم حضرت سعید بن المسیب کے پاس تھے تو آپ نے ہمیں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان فرمائی اور یہ حدیث معمر کی ہے اور وہ زیادہ مکمل ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ یہود میں سے ایک آدمی اور ایک عورت نے زنا کیا تو ان میں سے بعض نے بعض کو کہا: ہمارے ساتھ اس نبی معظم کے پاس چلو، کیونکہ یہ نبی ہیں انہیں تخفیف (آسانی) کے ساتھ مبعوث کیا گیا ہے (یعنی دین کے مشقت آمیز احکام میں آسانی کرنے والا)۔ پس اگر انہوں نے ہمیں رجم سے کم کوئی فتویٰ دے دیا تو ہم اسے قبول کر لیں گے اور ہم اسے ہی اللہ تعالیٰ کے پاس حجت بنا لیں گے اور ہم کہیں گے یہ تیرے انبیاء میں سے ایک نبی کا فتویٰ ہے۔ چنانچہ وہ حضور نبی مکرم ﷺ کے پاس آئے اور آپ اپنے صحابہ کے ہمراہ مسجد میں تشریف فرما تھے۔ انہوں نے عرض کی: اے ابوالقاسم! آپ کیا رائے رکھتے ہیں ایسے مرد اور عورت کے بارے میں جن دونوں نے زنا کیا ہو؟ آپ ﷺ نے ان کے ساتھ کوئی گفتگو نہیں فرمائی، یہاں تک کہ آپ ان کے درس دینے کی جگہ تشریف لائے اور دروازے پر کھڑے ہو گئے۔ اور فرمایا: میں تمہیں اس اللہ تعالیٰ کے بارے قسم دیتا ہوں جس نے موسیٰ علیہ السلام پر تورات نازل فرمائی! تم اس کے بارے تورات میں کیا حکم پاتے ہو جو زنا کرے جب کہ وہ شادی شدہ ہو؟ انہوں نے کہا: اس کا منہ سیاہ کیا جائے گا، اسے گدھے پر بٹھایا جائے گا اور اسے کوڑے لگائے جائیں گے۔ تحبیہ کا معنی ہے کہ دونوں زانیوں کو گدھے پر سوار کیا جائے اور ان کی پشتیں آپس میں بالمقابل رکھی جائیں یعنی ایک کا منہ آگے کی طرف ہو اور دوسرے کا پیچھے کی جانب اور اسی طرح ان دونوں کو پھرایا جائے۔ ان میں سے ایک نوجوان خاموش رہا۔ جب حضور نبی کریم ﷺ نے اس کو خاموش دیکھا تو اسے زیادہ سخت قسم دی۔ تب اس نے عرض کی: اے اللہ! جب آپ نے ہمیں قسم دے دی ہے بلاشبہ ہم تورات میں رجم کا ذکر پاتے ہیں۔ تب حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: پھر کون سا پہلا سبب ہے کہ تم نے اللہ تعالیٰ کے حکم میں رخصت پیدا کر لی۔ اس نے جواب دیا: ہمارے ایک بادشاہ کے قرابت دار نے زنا کیا تو اس نے اس سے رجم کی سزا ٹال دی۔ پھر لوگوں کے خاندان میں ایک آدمی نے زنا کیا تو اس نے اسے رجم کرنا چاہا۔ تو قوم اس کے سامنے حائل ہو گئی اور لوگوں نے کہا: ہمارے اس ساتھی کو رجم نہیں کیا جائے گا یہاں تک کہ تم اپنے ساتھی کو بلاؤ اور اسے رجم کرو۔ پھر ان کے درمیان اس سزا پر صلح ہو گئی۔ تب حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں اسی کے مطابق فیصلہ کروں گا جو تورات میں ہے۔ پس آپ نے ان دونوں کے بارے حکم دیا اور انہیں رجم کر دیا گیا۔ زہری نے کہا: ہمیں یہ خبر پہنچی ہے کہ یہ آیت انہیں کے بارے میں نازل ہوئی: (ترجمہ) ''بے شک ہم نے تورات نازل فرمائی اس میں ہدایت اور نور ہے اسی کے مطابق وہ انبیاء فیصلے کرتے

ہیں جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے احکام کے سامنے سر تسلیم خم کر لیا"۔ حضور نبی مکرم ﷺ بھی انہیں میں سے ہیں۔

3861۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ يَحْيَى أَبُو الْأَصْبَغِ الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا مِنْ مُزَيْنَةَ يُحَدِّثُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ زَنَى رَجُلٌ وَامْرَأَةٌ مِنَ الْيَهُودِ وَقَدْ أُحْصِنَا حِينَ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمَدِينَةَ وَقَدْ كَانَ الرَّجْمُ مَكْتُوبًا عَلَيْهِمْ فِي التَّوْرَاةِ فَتَرَكُوهُ وَأَخَذُوا بِالتَّجْبِيهِ يُضْرَبُ مِائَةً بِحَبْلٍ مَطْلِيٍّ بِقَارٍ وَيُحْمَلُ عَلَى حِمَارٍ وَجْهُهُ مِمَّا يَلِي دُبُرَ الْحِمَارِ فَاجْتَمَعَ أَحْبَارٌ مِنْ أَحْبَارِهِمْ فَبَعَثُوا قَوْمًا آخَرِينَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالُوا سَلُوهُ عَنْ حَدِّ الزَّانِي وَسَاقَ الْحَدِيثَ قَالَ فِيهِ قَالَ وَلَمْ يَكُونُوا مِنْ أَهْلِ دِينِهِ فَيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ فَخُيِّرَ فِي ذَلِكَ قَالَ فَإِنْ جَاءُوكَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ أَوْ أَعْرِضْ عَنْهُمْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ یہود کے ایک آدمی اور ایک عورت نے زنا کیا درآنحالیکہ وہ دونوں محصن (شادی شدہ) تھے جب کہ رسول اللہ ﷺ مدینہ طیبہ تشریف لائے، ان کی کتاب تورات میں رجم کا حکم لکھا ہوا تھا۔ پس انہوں نے اسے چھوڑ دیا اور گدھے پر پیچھے منہ کر کے سوار کرنے کو اپنا لیا۔ پس زانی کو تارکول کے ساتھ رنگی ہوئی رسی کے ساتھ سو بار مارا جاتا تھا اور اسے گدھے پر بٹھایا جاتا تھا اور اس کا منہ گدھے کی پچھلی جانب ہوتا تھا۔ پس ان کے علماء میں سے کچھ علماء جمع ہوئے اور انہوں نے دوسرے لوگوں کو رسول اللہ ﷺ کی طرف بھیج دیا اور یہ کہا کہ تم زانی کی حد کے بارے آپ ﷺ سے دریافت کرو۔ آگے پوری حدیث بیان کی اور اس میں کہا ہے (چونکہ) یہودی آپ کے دین کے پیرو نہیں ہیں، سو آپ ان کے درمیان فیصلہ فرمائیں لیکن اس بارے میں آپ کو اختیار دیا گیا ہے۔ لہٰذا رب العالمین نے فرمایا: فَإِنْ جَاءُوكَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ أَوْ أَعْرِضْ عَنْهُمْ یعنی اگر وہ آپ کے پاس اپنا مقدمہ پیش کریں تو آپ ان کے درمیان فیصلہ فرمادیں یا ان سے اعراض برت لیں۔

3862۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى الْبَلْخِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ مُجَالِدٌ أَخْبَرَنَا عَنْ عَامِرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ جَاءَتِ الْيَهُودُ بِرَجُلٍ وَامْرَأَةٍ مِنْهُمْ زَنَيَا فَقَالَ ائْتُونِي بِأَعْلَمِ رَجُلَيْنِ مِنْكُمْ فَأَتَوْهُ بِابْنَيْ صُورِيَا فَنَشَدَهُمَا كَيْفَ تَجِدَانِ أَمْرَ هَذَيْنِ فِي التَّوْرَاةِ قَالَا نَجِدُ فِي التَّوْرَاةِ إِذَا شَهِدَ أَرْبَعَةٌ أَنَّهُمْ رَأَوْا ذَكَرَهُ فِي فَرْجِهَا مِثْلَ الْمِيلِ فِي الْمُكْحُلَةِ رُجِمَا قَالَ فَمَا يَمْنَعُكُمَا أَنْ تَرْجُمُوهُمَا قَالَا ذَهَبَ سُلْطَانُنَا فَكَرِهْنَا الْقَتْلَ فَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالشُّهُودِ فَجَاءُوا بِأَرْبَعَةٍ فَشَهِدُوا أَنَّهُمْ رَأَوْا ذَكَرَهُ فِي فَرْجِهَا مِثْلَ الْمِيلِ فِي الْمُكْحُلَةِ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِرَجْمِهِمَا حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ عَنْ هُشَيْمٍ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ وَالشَّعْبِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ لَمْ يَذْكُرْ فَدَعَا بِالشُّهُودِ فَشَهِدُوا حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ عَنْ هُشَيْمٍ عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ بِنَحْوٍ مِنْهُ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ یہودی اپنے میں سے ایک مرد اور ایک عورت کو لے کر آئے، ان دونوں نے زنا کیا تھا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم اپنے میں سے دو علماء کو میرے پاس لے آؤ۔ چنانچہ وہ صوریا کے دو بیٹوں کو لے آئے۔ تو آپ نے ان دونوں کو قسم دے کر پوچھا: تم تورات میں ان دونوں (زانیوں) کے بارے کیا حکم پاتے ہو؟ تو ان دونوں نے عرض کی: ہم تورات میں یہ پاتے ہیں کہ جب چار آدمی شہادت دیں کہ انہوں نے مرد کے ذکر کو عورت کی فرج میں

اس طرح دیکھا ہے جس طرح سلائی سرمہ دانی میں تو ان دونوں کو رجم کر دیا جائے۔ تب آپ ﷺ نے فرمایا: تم دونوں کو کون سی شے روک رہی ہے کہ تم ان دونوں کو رجم کرو۔ ان دونوں نے جواب دیا ہماری سلطنت ختم ہو چکی ہے، لہٰذا ہم نے قتل کو ناپسند کیا ہے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے گواہوں کو بلایا۔ پس چار گواہ حاضر ہوئے اور انہوں نے شہادت دی کہ انہوں نے اس کے ذکر کو اس کی فرج میں اس طرح دیکھا ہے جیسے سلائی سرمہ دانی میں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ان دونوں کے لیے رجم کا فیصلہ فرمادیا۔

وہب بن بقیہ نے ہشیم عن مغیرہ عن ابراہیم والشعبی عن النبی ﷺ کی سند سے اسی طرح ذکر کیا ہے۔ اس میں یہ الفاظ نہیں ہیں فدعا بالشھود فشھدوا۔ وہب بن بقیہ نے ہشیم عن ابی شبرمہ عن الشعبی کی سند سے بھی اسی طرح بیان کیا ہے۔

3863۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَسَنٍ الْمِصِّيصِيُّ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا الزُّبَيْرِ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ رَجَمَ النَّبِيُّ ﷺ رَجُلًا مِنَ الْيَهُودِ وَامْرَأَةً زَنَيَا[1]

ابن جریج نے بیان کیا ہے کہ انہوں نے ابو الزبیر سے سنا اور انہوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے یہود میں سے ایک مرد اور ایک عورت کو رجم کیا، ان دونوں نے زنا کیا تھا۔

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يَزْنِي بِحَرِيمِهِ (اس آدمی کا بیان جو اپنی محرم کے ساتھ زنا کرتا ہے)

3864۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا مُطَرِّفٌ عَنْ أَبِي الْجَهْمِ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ بَيْنَا أَنَا أَطُوفُ عَلَى إِبِلٍ لِي ضَلَّتْ إِذْ أَقْبَلَ رَكْبٌ أَوْ فَوَارِسُ مَعَهُمْ لِوَاءٌ فَجَعَلَ الْأَعْرَابُ يُطِيفُونَ بِي لِمَنْزِلَتِي مِنَ النَّبِيِّ ﷺ إِذْ أَتَوْا قُبَّةً فَاسْتَخْرَجُوا مِنْهَا رَجُلًا فَضَرَبُوا عُنُقَهُ فَسَأَلْتُ عَنْهُ فَذَكَرُوا أَنَّهُ أَعْرَسَ بِامْرَأَةِ أَبِيهِ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے اس اثناء میں کہ میں اپنے گمشدہ اونٹوں کی تلاش میں گھوم پھر رہا تھا کہ سواروں کی ایک جماعت آئی، ان کے پاس ایک جھنڈا تھا۔ حضور نبی کریم ﷺ کے ساتھ میرا تعلق اور قریب ہونے کی وجہ سے وہ اعرابی لوگ میرے اردگرد ہونے لگے۔ پھر وہ ایک قبہ (گنبد) کے پاس آئے اور وہاں سے ایک آدمی کو نکالا اور اس کی گردن ماردی۔ میں نے اس کے (سبب کے) بارے دریافت کیا تو انہوں نے بتایا: اس نے اپنے باپ کی بیوی سے نکاح کیا ہے۔ (یعنی جاہلیت کے رواج کے مطابق اس نے اسے حلال تصور کیا ہے اور یہ مرتد ہو گیا ہے۔ اس لیے ہم نے اسے قتل کر دیا ہے)۔

3865۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ قُسَيْطٍ الرَّقِّيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْبَرَاءِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَقِيتُ عَمِّي وَمَعَهُ رَايَةٌ فَقُلْتُ لَهُ أَيْنَ تُرِيدُ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلَى رَجُلٍ نَكَحَ امْرَأَةَ أَبِيهِ فَأَمَرَنِي أَنْ أَضْرِبَ عُنُقَهُ وَآخُذَ مَالَهُ

حضرت یزید بن براء رضی اللہ عنہما نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے بیان کیا، میں اپنے چچا سے ملا اور ان کے پاس ایک جھنڈا تھا تو میں نے ان سے پوچھا: تم کہاں کا ارادہ رکھتے ہو؟ تو انہوں نے جواب دیا: رسول اللہ ﷺ نے مجھے ایک آدمی کی طرف بھیجا ہے جس نے اپنے باپ کی بیوی سے نکاح کیا ہے کہ میں اس کی گردن ماردوں اور اس

1۔ یہ حدیث صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

کا مال لے لوں۔

فائدہ: خطابی نے بیان کیا ہے کہ ایسے آدمی کے بارے میں علماء کے مابین خاصہ اختلاف ہے۔ حسن بصری نے کہا ہے کہ اس پر حد ہوگی۔ یہی قول امام مالک اور شافعی رحمہما اللہ تعالیٰ کا ہے۔ امام احمد نے فرمایا: اسے قتل کر دیا جائے گا اور اس کا مال لے لیا جائے گا۔ اسی طرح اسحاق نے بھی ظاہر حدیث کے مطابق کہا ہے۔ سفیان ثوری نے کہا کہ اگر نکاح گواہوں کی موجودگی میں ہوا ہے تو پھر حد ساقط ہو جائے گی۔ امام اعظم ابو حنیفہ نے فرمایا: اسے تعزیر لگائی جائے گی اور حد نہیں ہوگی اور صاحبین نے فرمایا ہے کہ اگر اس نے بالارادہ یہ عمل کیا ہے تو پھر اس پر حد ہوگی۔ واللہ اعلم

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يَزْنِي بِجَارِيَةِ امْرَأَتِهِ (اپنی بیوی کی لونڈی سے زنا کرنے والے کا بیان)

3866۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا أَبَانُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ خَالِدِ بْنِ عُرْفُطَةَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ أَنَّ رَجُلًا يُقَالُ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ حُنَيْنٍ وَقَعَ عَلَى جَارِيَةِ امْرَأَتِهِ فَرُفِعَ إِلَى النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ وَهُوَ أَمِيرٌ عَلَى الْكُوفَةِ فَقَالَ لَأَقْضِيَنَّ فِيكَ بِقَضِيَّةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ إِنْ كَانَتْ أَحَلَّتْهَا لَكَ جَلَدْتُكَ مِائَةً وَإِنْ لَمْ تَكُنْ أَحَلَّتْهَا لَكَ رَجَمْتُكَ بِالْحِجَارَةِ فَوَجَدُوهُ قَدْ أَحَلَّتْهَا لَهُ فَجَلَدَهُ مِائَةً قَالَ قَتَادَةُ كَتَبْتُ إِلَى حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ فَكَتَبَ إِلَيَّ بِهَذَا

حبیب بن سالم سے روایت ہے کہ ایک آدمی تھا جس کا نام عبدالرحمن بن حنین تھا، اس نے اپنی بیوی کی لونڈی سے جماع کر لیا، تو اسے حضرت نعمان بن بشیر کے پاس پیش کیا گیا وہ اس وقت کوفہ کے امیر تھے۔ تو انہوں نے فرمایا: میں تیرے بارے میں رسول اللہ ﷺ کے فیصلے کی طرح فیصلہ کروں گا۔ اگر تیری بیوی نے اسے تیرے لیے حلال قرار دیا تھا (یعنی تجھے اس کے ساتھ وطی کرنے کی اجازت دی تھی) تو میں تجھے ایک سو کوڑے (بطور حد) لگاؤں گا اور اگر اس نے تیرے لیے اسے حلال نہیں کیا تو میں تجھے پتھروں کے ساتھ رجم کروں گا۔ پس انہوں نے تحقیق میں یہ پایا کہ بیوی نے اسے اس کے ساتھ وطی کی اجازت دے رکھی تھی۔ چنانچہ آپ نے اسے سو کوڑے لگائے۔ قتادہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے حبیب بن سالم کی طرف اس کے بارے لکھا تو انہوں نے میری طرف یہی حدیث لکھ بھیجی۔

3867۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ عُرْفُطَةَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الرَّجُلِ يَأْتِي جَارِيَةَ امْرَأَتِهِ قَالَ إِنْ كَانَتْ أَحَلَّتْهَا لَهُ جُلِدَ مِائَةً وَإِنْ لَمْ تَكُنْ أَحَلَّتْهَا لَهُ رَجَمْتُهُ

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کرم ﷺ نے فرمایا: ایسے آدمی کے بارے میں جو اپنی بیوی کی لونڈی کے ساتھ جماع کرتا ہے کہ اگر بیوی نے اسے اس کی اجازت دے رکھی ہو تو اسے سو کوڑے لگائے جائیں اور اگر اجازت نہ ہو تو پھر میں اسے رجم کروں گا۔

فائدہ: خطابی نے کہا: یہ حدیث غیر متصل ہے اور اس کے مطابق عمل نہیں ہے۔

3868۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ حُرَيْثٍ

عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْمُحَبِّقِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَضَى فِي رَجُلٍ وَقَعَ عَلَى جَارِيَةِ امْرَأَتِهِ إِنْ كَانَ اسْتَكْرَهَهَا فَهِيَ حُرَّةٌ وَعَلَيْهِ لِسَيِّدَتِهَا مِثْلُهَا فَإِنْ كَانَتْ طَاوَعَتْهُ فَهِيَ لَهُ وَعَلَيْهِ لِسَيِّدَتِهَا مِثْلُهَا قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَى يُونُسُ بْنُ عُبَيْدٍ وَعَمْرُو بْنُ دِينَارٍ وَمَنْصُورُ بْنُ زَاذَانَ وَسَلَّامٌ عَنِ الْحَسَنِ هَذَا الْحَدِيثَ بِمَعْنَاهُ لَمْ يَذْكُرْ يُونُسُ وَمَنْصُورٌ قَبِيصَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ الدِّرْهَمِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْمُحَبِّقِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ وَإِنْ كَانَتْ طَاوَعَتْهُ فَهِيَ وَمِثْلُهَا مِنْ مَالِهِ لِسَيِّدَتِهَا

سلمہ بن محبق سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کے بارے میں فیصلہ فرمایا جس نے اپنی بیوی کی لونڈی کے ساتھ جماع کیا تھا کہ اگر اس نے اسے مجبور کیا ہے تو پھر وہ آزاد ہے اور اس کے ذمہ اس کی مالکہ کے لیے اس جیسی لونڈی ہوگی اور اگر لونڈی نے اس کی مطاوعت کی ہے (یعنی خوشی سے یہ عمل کرایا ہے) تو پھر یہ لونڈی اس کی ہوگی اور اسی کی مثل لونڈی اس کی مالکہ کے لیے اس کے ذمہ لازم ہوگی۔

ابوداؤد نے کہا ہے کہ یونس بن عبید، عمرو بن دینار، منصور بن زاذان اور سلام نے حسن سے یہ حدیث اسی طرح روایت کی ہے لیکن یونس اور منصور نے قبیصہ کا ذکر نہیں کیا۔

علی بن حسین درہمی عبدالاعلیٰ نے سعید عن قتادہ عن الحسن عن سلمہ بن محبق عن النبی ﷺ کی سند سے اسی طرح حدیث بیان کی ہے مگر اس میں یہ کہا ہے کہ اگر اس لونڈی نے خوشی سے یہ عمل کرایا ہے تو پھر وہ اس کی مثل ایک اور لونڈی آدمی کے مال سے اس کی مالکہ کے لیے ہوگی۔

بَاب فِيمَنْ عَمِلَ عَمَلَ قَوْمِ لُوطٍ (جو قوم لوط جیسا عمل کرے اس کے حکم کا بیان)

3869۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ وَجَدْتُمُوهُ يَعْمَلُ عَمَلَ قَوْمِ لُوطٍ فَاقْتُلُوا الْفَاعِلَ وَالْمَفْعُولَ بِهِ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو مِثْلَهُ وَرَوَاهُ عَبَّادُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَفَعَهُ وَرَوَاهُ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَفَعَهُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جسے تم اس حال میں پاؤ کہ وہ قوم لوط سا عمل کر رہا ہے (یعنی لواطت کر رہا ہے) تو فاعل اور مفعول دونوں کو قتل کر دو۔

ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ اسے سلیمان بن بلال نے عمرو بن ابی عمرو سے اسی طرح روایت کیا ہے اور عبادہ بن منصور نے عکرمہ عن ابن عباس کی سند سے اسے مرفوع روایت کیا ہے اور ابن جریج نے ابراہیم بن داؤد بن حصین عن عکرمہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما کی سند سے اسے مرفوع نقل کیا ہے۔

فائدہ: ترمذی نے بیان کیا ہے کہ لوطی کی سزا میں اختلاف ہے۔ ایک قوم کا خیال ہے کہ اس کی سزا رجم ہے چاہے وہ محصن ہو یا نہ ہو۔ سفیان ثوری نے کہا ہے کہ اس کی سزا زنا کی طرح ہے کوڑے یا رجم۔ یہی قول امام شافعی کا ہے اور تیسرا قول

یہ ہے کہ اس کی سزا تعزیری کوڑے ہیں۔ جصاص نے احکام القرآن میں کہا ہے کہ پہلا قول امام مالک اور لیث کا ہے، دوسرا صالحین اور امام شافعی کا ہے اور تیسرا قول امام اعظم ابوحنیفہ کا ہے۔ واللہ اعلم

3870۔ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ رَاهَوَيْهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ خُثَيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ وَمُجَاهِدًا يُحَدِّثَانِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْبِكْرِ يُوجَدُ[1] عَلَى اللُّوطِيَّةِ قَالَ يُرْجَمُ قَالَ أَبُو دَاوُد حَدِيثُ عَاصِمٍ يُضَعِّفُ حَدِيثَ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو[2]

ابن خثیم نے بیان کیا ہے کہ میں نے سعید بن جبیر اور مجاہد دونوں کو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ انہوں نے کہا: اگر غیر شادی شدہ آدمی لواطت کرتے ہوئے پکڑا جائے تو اسے رجم کیا جائے گا۔

ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ عاصم کی حدیث عمرو بن ابی عمرو کی حدیث کو کمزور کرتی ہے۔

بَاب فِيمَنْ أَتَى بَهِيمَةً (اس کے حکم کا بیان جو چوپائے سے بدکاری کرے)

3871۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ أَبِي عَمْرٍو عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ أَتَى بَهِيمَةً فَاقْتُلُوهُ وَاقْتُلُوهَا مَعَهُ قَالَ قُلْتُ لَهُ مَا شَأْنُ الْبَهِيمَةِ قَالَ مَا أُرَاهُ قَالَ ذَلِكَ إِلَّا أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يُؤْكَلَ لَحْمُهَا وَقَدْ عُمِلَ بِهَا ذَلِكَ الْعَمَلُ قَالَ أَبُو دَاوُد لَيْسَ هَذَا بِالْقَوِيِّ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ آدمی جو چوپائے کے ساتھ برا فعل کرے تو تم اسے قتل کر دو اور اس کے ساتھ چوپائے کو بھی مار دو۔ حضرت عکرمہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا: اس میں چوپائے کا کیا جرم ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: میرا خیال یہ ہے کہ آپ ﷺ نے یہ صرف اس لیے فرمایا کہ آپ ﷺ نے یہ ناپسند کیا کہ اس جانور کا گوشت کھایا جائے درآنحالیکہ اس کے ساتھ یہ عمل کیا گیا ہے۔ ابوداؤد نے کہا: یہ روایت قوی نہیں ہے۔

فائدہ: ائمہ اربعہ کا موقف یہ ہے کہ جس کسی نے چوپائے کے ساتھ ایسا عمل کیا اسے تعزیر لگائی جائے گی اور اسے قتل نہیں کیا جائے گا اور حدیث زجر و توبیخ پر محمول ہے۔

3872۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ أَنَّ شَرِيكًا وَأَبَا الْأَحْوَصِ وَأَبَا بَكْرِ بْنَ عَيَّاشٍ حَدَّثُوهُمْ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي رَزِينٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَيْسَ عَلَى الَّذِي يَأْتِي الْبَهِيمَةَ حَدٌّ قَالَ أَبُو دَاوُد وَكَذَا قَالَ عَطَاءٌ وَقَالَ الْحَكَمُ أَرَى أَنْ يُجْلَدَ وَلَا يُبْلَغَ بِهِ الْحَدَّ وَقَالَ الْحَسَنُ هُوَ بِمَنْزِلَةِ الزَّانِي قَالَ أَبُو دَاوُد حَدِيثُ عَاصِمٍ يُضَعِّفُ حَدِيثَ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ جس کسی نے چوپائے کے ساتھ برا فعل کیا اس پر حد نہیں ہے۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ اسی طرح علاء نے بھی کہا ہے اور حکم نے کہا ہے کہ میرا خیال ہے اسے کوڑے لگائے جائیں گے اور ان کی تعداد

1۔ دیگر نسخوں میں یُوجَدُ ہے۔ 2۔ ایک نسخہ میں قال ابوداؤد الخ نہیں ہے۔

حد کے کوڑے سے کم رکھی جائے گی اور حسن نے کہا ہے کہ وہ آدمی زانی کی طرح ہے۔ (لہٰذا اس کی طرح اس کی سزا بھی ہو گی)۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ عاصم کی حدیث عمرو بن ابی عمرو کی حدیث کو کمزور کر رہی ہے۔

بَابٌ إِذَا أَقَرَّ الرَّجُلُ بِالزِّنَا وَلَمْ تُقِرَّ الْمَرْأَةُ

اس کا بیان کہ آدمی زنا کا اقرار کرے اور عورت اقرار نہ کرے

3873۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا طَلْقُ بْنُ غَنَّامٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ رَجُلًا أَتَاهُ فَأَقَرَّ عِنْدَهُ أَنَّهُ زَنَى بِامْرَأَةٍ سَمَّاهَا لَهُ فَبَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى الْمَرْأَةِ فَسَأَلَهَا عَنْ ذَلِكَ فَأَنْكَرَتْ أَنْ تَكُونَ زَنَتْ فَجَلَدَهُ الْحَدَّ وَتَرَكَهَا

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کرم ﷺ سے روایت بیان کی ہے کہ آپ ﷺ کے پاس ایک آدمی آیا اور اس نے آپ کے پاس یہ اقرار کیا کہ اس نے ایک عورت سے زنا کیا ہے اور اس نے اس عورت کا نام بھی لیا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اس عورت کی طرف حکم بھیجا (وہ حاضر خدمت ہوئی) تو آپ ﷺ نے اس سے اس کے بارے پوچھا تو اس نے اس سے انکار کر دیا کہ اس نے زنا کیا ہے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے اس آدمی کو حد کے کوڑے لگائے اور اس عورت کو چھوڑ دیا۔

فائدہ: مرد کو اپنے اقرار کی وجہ سے حد لگائی گئی تو چونکہ اقرار حجت متعدیہ نہیں ہے اس لیے عورت کے انکار کی صورت میں یہ اقرار اس پر حد جاری کرنے کے لیے کافی نہیں۔ لہٰذا آپ نے اسے چھوڑ دیا۔

3874۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ هَارُونَ الْبُرْدِيُّ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ فَيَّاضٍ الْأَبْنَاوِيِّ[1] عَنْ خَلَّادِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا مِنْ بَكْرِ بْنِ لَيْثٍ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَأَقَرَّ أَنَّهُ زَنَى بِامْرَأَةٍ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ فَجَلَدَهُ مِائَةً وَكَانَ بِكْرًا ثُمَّ سَأَلَهُ الْبَيِّنَةَ عَلَى الْمَرْأَةِ فَقَالَتْ كَذَبَ وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَجَلَدَهُ حَدَّ الْفِرْيَةِ ثَمَانِينَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ بکر بن لیث کا ایک آدمی حضور نبی کرم ﷺ کے پاس آیا اور اس نے چار مرتبہ اقرار کیا کہ اس نے ایک عورت سے زنا کیا ہے۔ پس آپ ﷺ نے اسے سو کوڑے لگائے۔ وہ آدمی غیر شادی شدہ تھا۔ پھر آپ نے اس عورت کے خلاف گواہ طلب کیے تو اس عورت نے کہا: قسم بخدا! یا رسول اللہ ﷺ اس نے جھوٹ بولا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے اسے حد قذف کے اسی کوڑے لگائے (یعنی اس آدمی نے عورت کو بدنام کرنے کے لیے یہاں تک غلو کیا کہ اپنے اوپر حد زنا کے کوڑے بھی برداشت کر لیے لیکن بالآخر گواہ پیش نہ کر سکنے کی وجہ سے اس کی افترا پردازی ظاہر ہو گئی جو کہ اس کے لیے حد قذف کا موجب بنی تو اسے حد قذف بھی لگائی گئی تاکہ دوسروں کے لیے باعث عبرت بن جائے اور پھر کوئی کسی کو بلا وجہ ایسے شرمناک فعل میں ملوث کرنے کی جرأت نہ کرے)۔

1۔ ایک نسخہ میں الأنباری ہے۔

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يُصِيبُ مِنَ الْمَرْأَةِ دُونَ الْجِمَاعِ فَيَتُوبُ قَبْلَ أَنْ يَأْخُذَهُ الْإِمَامُ

اس آدمی کا بیان جو کسی عورت سے چھیڑ چھاڑ کرے مگر جماع نہ کرے اور پھر امام (حاکم) کے مواخذہ سے پہلے توبہ کر لے

3875۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ حَدَّثَنَا سِمَاكٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْأَسْوَدِ قَالَا قَالَ عَبْدُ اللهِ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ إِنِّي عَالَجْتُ امْرَأَةً مِنْ أَقْصَى الْمَدِينَةِ فَأَصَبْتُ مِنْهَا مَا دُونَ أَنْ أَمَسَّهَا فَأَنَا هَذَا فَأَقِمْ عَلَيَّ مَا شِئْتَ فَقَالَ عُمَرُ قَدْ سَتَرَ اللهُ عَلَيْكَ لَوْ سَتَرْتَ عَلَى نَفْسِكَ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ شَيْئًا فَانْطَلَقَ الرَّجُلُ فَأَتْبَعَهُ النَّبِيُّ ﷺ رَجُلًا فَدَعَاهُ فَتَلَا عَلَيْهِ وَأَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِنَ اللَّيْلِ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ يَا رَسُولَ اللهِ أَلَهُ خَاصَّةً أَمْ لِلنَّاسِ كَافَّةً فَقَالَ لِلنَّاسِ كَافَّةً

علقمہ اور اسود دونوں نے بیان کیا ہے کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ ایک آدمی حضور نبی مکرم ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور اس نے عرض کی: میں نے مدینہ کے اس کنارے پر ایک عورت کا پیچھا کیا اور میں نے اس سے ہر طرح کے مزے لوٹے (یعنی بوس و کنار اور دیگر ایسے ہی معاملات) مگر میں نے اس سے جماع نہیں کیا۔ سو اب میں حاضر ہوں آپ جو چاہیں مجھ پر حکم نافذ فرمائیں۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ تعالیٰ نے تجھ پر پردہ ڈالا ہے اگر تو بھی اپنے آپ پر پردہ ڈال لیتا (یعنی اس کا اظہار نہ کرتا تو بہتر ہوتا) اور حضور نبی کریم ﷺ نے تو اسے کوئی جواب نہ دیا۔ پس وہ آدمی چلا گیا۔ پھر حضور نبی کریم ﷺ نے اس کے پیچھے ایک آدمی کو بھیجا اور اسے بلایا اور اس پر یہ آیت تلاوت فرمائی: وَأَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِنَ اللَّيْلِ الآیہ (یعنی نماز قائم کرو دن کی دونوں طرفوں میں اور رات کی تاریکی میں۔ بے شک نیکیاں برائیوں کو دور کر دیتی ہیں) تو وہاں موجود لوگوں میں سے آدمی نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ کیا یہ اس کے لیے خاص ہے یا تمام لوگوں کے لیے ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہی حکم تمام لوگوں کے لیے ہے۔

بَابٌ فِي الْأَمَةِ تَزْنِي وَلَمْ تُحْصَنْ (غیر محصنہ لونڈی زنا کرے تو اس کے حکم کا بیان)

3876۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ سُئِلَ عَنِ الْأَمَةِ إِذَا زَنَتْ وَلَمْ تُحْصَنْ قَالَ إِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوهَا ثُمَّ إِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوهَا ثُمَّ إِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوهَا ثُمَّ إِنْ زَنَتْ فَبِيعُوهَا وَلَوْ بِضَفِيرٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ لَا أَدْرِي فِي الثَّالِثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ وَالضَّفِيرُ الْحَبْلُ

حضرت ابو ہریرہ اور زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہما دونوں سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے لونڈی کے بارے پوچھا گیا جب کہ وہ زنا کرے اور محصنہ نہ ہو۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اگر وہ زنا کرے تو تم اسے کوڑے لگاؤ۔ پھر اگر وہ زنا کرے تو تم اسے کوڑے لگاؤ، پھر اگر وہ زنا کرے تو تم اسے کوڑے لگاؤ، پھر اگر وہ زنا کرے تو پھر تم اسے بیچ دو اگرچہ ایک رسی

کے عوض ہی ہو۔ ابن شہاب نے کہا ہے کہ تیسری یا چوتھی بار کے بارے میں نہیں جانتا اور ضفیر کا معنی رسی ہے (یعنی میں یہ نہیں جانتا کہ آپ نے لونڈی کو بیچنے کا حکم تیسری بار دیا یا چوتھی بار)۔

3877۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا زَنَتْ أَمَةُ أَحَدِكُمْ فَلْيَحُدَّهَا وَلَا يُعَيِّرْهَا ثَلَاثَ مِرَارٍ فَإِنْ عَادَتْ فِي الرَّابِعَةِ فَلْيَجْلِدْهَا وَلْيَبِعْهَا بِضَفِيرٍ أَوْ بِحَبْلٍ مِنْ شَعْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ نُفَيْلٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ فِي كُلِّ مَرَّةٍ فَلْيَضْرِبْهَا كِتَابُ اللهِ وَلَا يُثَرِّبْ عَلَيْهَا وَقَالَ فِي الرَّابِعَةِ فَإِنْ عَادَتْ فَلْيَضْرِبْهَا كِتَابُ اللهِ ثُمَّ لِيَبِعْهَا وَلَوْ بِحَبْلٍ مِنْ شَعْرٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کی لونڈی زنا کرے تو اسے چاہیے کہ وہ اسے حد لگائے اور وہ اسے صرف عار دلانے اور گالی گلوچ دینے پر اکتفاء نہ کرے۔ آپ نے یہ تین بار فرمایا اور اگر چوتھی بار پھر وہ یہ عمل کرے تو اسے چاہیے کہ وہ اسے کوڑے لگائے اور اسے فروخت کر دے (اگرچہ) بالوں کی ایک رسی کے عوض ہی ہو۔

ابن نفیل، محمد بن سلمہ نے محمد بن اسحاق عن سعید بن ابی سعید مقبری عن ابیہ عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ عن النبی ﷺ کی سند سے یہ حدیث بیان کی ہے۔ آپ نے ہر بار فرمایا: اسے چاہیے کہ وہ اسے کتاب اللہ کے حکم کے مطابق سزا دے (یعنی اسے پچاس کوڑے لگائے کیونکہ اس کی حد آزاد کی نسبت نصف ہے۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: فَعَلَيْهِنَّ نِصْفُ مَا عَلَى الْمُحْصَنٰتِ مِنَ الْعَذَابِ اور وہ صرف ڈانٹ ڈپٹ کرنے پر ہی اکتفاء نہ کرے اور آپ نے چوتھی بار فرمایا: اگر وہ پھر یہ فعل کرے تو اسے کتاب اللہ کے حکم کے مطابق سزا دے اور پھر چاہیے کہ اسے بیچ دے اگرچہ بالوں کی ایک رسی کے عوض ہی ہو)

بَابٌ فِي إِقَامَةِ الْحَدِّ عَلَى الْمَرِيضِ (مریض پر حد قائم کرنے کا بیان)

3878۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو أُمَامَةَ بْنُ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ بَعْضُ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ مِنَ الْأَنْصَارِ أَنَّهُ اشْتَكَى رَجُلٌ مِنْهُمْ حَتَّى أُضْنِيَ فَعَادَ جِلْدَةً عَلَى عَظْمٍ فَدَخَلَتْ عَلَيْهِ جَارِيَةٌ لِبَعْضِهِمْ فَهَشَّ لَهَا فَوَقَعَ عَلَيْهَا فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ رِجَالُ قَوْمِهِ يَعُودُونَهُ أَخْبَرَهُمْ بِذَلِكَ وَقَالَ اسْتَفْتُوا لِي رَسُولَ اللهِ ﷺ فَإِنِّي قَدْ وَقَعْتُ عَلَى جَارِيَةٍ دَخَلَتْ عَلَيَّ فَذَكَرُوا ذَلِكَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ وَقَالُوا مَا رَأَيْنَا بِأَحَدٍ مِنَ النَّاسِ مِنَ الضُّرِّ مِثْلَ الَّذِي هُوَ بِهِ لَوْ حَمَلْنَاهُ إِلَيْكَ لَتَفَسَّخَتْ عِظَامُهُ مَا هُوَ إِلَّا جِلْدٌ عَلَى عَظْمٍ فَأَمَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ يَأْخُذُوا لَهُ مِائَةَ شِمْرَاخٍ فَيَضْرِبُوهُ بِهَا ضَرْبَةً وَاحِدَةً

ابن شہاب سے روایت ہے کہ ابوامامہ بن سہل بن حنیف نے مجھے بتایا ہے کہ انہیں رسول اللہ ﷺ کے انصار صحابہ کرام میں سے بعض نے خبر دی ہے کہ ان میں سے ایک آدمی بیمار ہوا یہاں تک کہ وہ بیماری کے سبب انتہائی لاغر اور بدحال ہو گیا (اس کا گوشت ختم ہو جانے کی وجہ سے ایسا ہو گیا) گویا وہ ہڈیوں پر چمڑا ہے۔ پس کسی کی لونڈی اس کے پاس گئی۔ اس کے

میں اس کی رغبت پیدا ہوئی اور اس نے اس کے ساتھ برا فعل کر لیا۔ پھر جب اس کی قوم کے کچھ لوگ اس کی تیمارداری کے لیے اس کے پاس گئے تو اس نے اس کے بارے انہیں بتایا اور کہا کہ تم میرے لیے رسول اللہ ﷺ سے فتویٰ طلب کرو، کیونکہ میں نے اس لونڈی کے ساتھ زنا کیا ہے جو میرے پاس آئی۔ چنانچہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے پاس اس کا تذکرہ کیا اور ساتھ یہ عرض کی کہ لوگوں میں سے کسی میں ہم نے ایسا مرض نہیں دیکھا جس طرح کا مرض اسے لگا ہوا ہے۔ اگر ہم اسے آپ کے پاس اٹھا کر بھی لائیں تو یقیناً اس کی ہڈیاں ٹوٹ جائیں۔ کیونکہ وہ فقط ہڈیوں پر جلد ہے (اس میں گوشت باقی نہیں رہا ہے) تو رسول اللہ ﷺ نے حکم ارشاد فرمایا کہ اس کے لیے سو ٹہنیاں لے لو اور ایک ہی دفعہ ان کے ساتھ اسے مارو۔

فائدہ: خطابی نے کہا ہے کہ بعض علماء نے اس حدیث کے ظاہر سے استدلال کرتے ہوئے کہا کہ اگر مریض کو سو ٹہنیاں اکٹھی کر کے ایک ہی بار ماردی جائے تو اس کی حد پوری ہو جائے گی لیکن امام مالک اور احناف نے کہا ہے کہ معروف حد صرف ایک ہے جو کہ تندرست اور مریض سب کے لیے برابر ہے اور مزید یہ کہ اگر مریض کے لیے ایسا جائز ہے تو پھر حاملہ عورت کے لیے اسی طرح کرنا جائز ہونا چاہیے حالانکہ اس پر اجماع ہے کہ حاملہ کے حق میں یہ جائز نہیں لہٰذا مریض کے حق میں بھی یہ جائز نہ ہوگا۔ (مذکورہ واقعہ فقط اس آدمی کے ساتھ خاص ہوگا۔ واللہ اعلم)

3879 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ فَجَرَتْ جَارِيَةٌ لِآلِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ يَا عَلِيُّ انْطَلِقْ فَأَقِمْ عَلَيْهَا الْحَدَّ فَانْطَلَقْتُ فَإِذَا بِهَا دَمٌ يَسِيلُ لَمْ يَنْقَطِعْ فَأَتَيْتُهُ فَقَالَ يَا عَلِيُّ أَفَرَغْتَ قُلْتُ أَتَيْتُهَا وَدَمُهَا يَسِيلُ فَقَالَ دَعْهَا حَتَّى يَنْقَطِعَ دَمُهَا ثُمَّ أَقِمْ عَلَيْهَا الْحَدَّ وَأَقِيمُوا الْحُدُودَ عَلَى مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَكَذَلِكَ رَوَاهُ أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى وَرَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى فَقَالَ فِيهِ قَالَ لَا تَضْرِبْهَا حَتَّى تَضَعَ وَالْأَوَّلُ أَصَحُّ

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: رسول اللہ ﷺ کی آل میں سے کسی کی لونڈی نے زنا کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے علی! جا اور اس پر حد قائم کر دے۔ چنانچہ میں گیا اور ابھی اس کا خون (نفاس) جاری تھا ابھی تک وہ ختم نہیں ہوا تھا تو میں واپس آ گیا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے علی! کیا تو فارغ ہو گیا ہے (یعنی حد لگا چکا ہے)۔ میں نے عرض کی: میں اس کے پاس گیا اور ابھی اس کا خون جاری تھا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو اسے چھوڑ دے یہاں تک کہ اس کا خون ختم ہو جائے پھر اس پر حد قائم کر دینا اور تم بھی اپنی لونڈیوں پر حدود قائم کیا کرو۔ ابوداؤد نے کہا ہے: اسی طرح اسے ابوالاحوص نے عبدالاعلیٰ سے روایت کیا ہے اور اسے شعبہ نے بھی عبدالاعلیٰ سے روایت کیا ہے اور اس میں کہا ہے کہ آپ نے فرمایا: تو اسے نہ مار یہاں تک کہ وہ حمل وضع کر لے۔ لیکن پہلی روایت زیادہ صحیح ہے۔

بَابٌ فِي حَدِّ الْقَذْفِ (حد قذف کا بیان)

3880 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ الثَّقَفِيُّ وَمَالِكُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ الْمِسْمَعِيُّ وَهَذَا حَدِيثُهُ أَنَّ ابْنَ أَبِي عَدِيٍّ حَدَّثَهُمْ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ لَمَّا نَزَلَ عُذْرِي قَامَ

النَّبِيُّ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ فَذَكَرَ ذٰلِكَ وَتَلَا تَعْنِي الْقُرْآنَ فَلَمَّا نَزَلَ مِنَ الْمِنْبَرِ أَمَرَ بِالرَّجُلَيْنِ وَالْمَرْأَةِ فَضُرِبُوا حَدَّهُمْ

حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ بِهٰذَا الْحَدِيثِ لَمْ يَذْكُرْ عَائِشَةَ قَالَ فَأَمَرَ بِرَجُلَيْنِ وَامْرَأَةٍ مِمَّنْ تَكَلَّمَ بِالْفَاحِشَةِ حَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ وَمِسْطَحِ بْنِ أُثَاثَةَ قَالَ النُّفَيْلِيُّ وَيَقُولُونَ الْمَرْأَةُ حَمْنَةُ بِنْتُ جَحْشٍ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ جب میری برأت سے متعلقہ (دس آیات) نازل ہوئیں تو حضور نبی مکرم ﷺ منبر پر تشریف لے گئے اور آپ نے اس کا تذکرہ کیا اور قرآن کریم کی آیات تلاوت فرمائیں اور جب آپ منبر سے نیچے اترے تو آپ نے دو مردوں اور ایک عورت کے بارے حکم فرمایا تو انہیں ان کی حد لگادی گئی۔

نفیلی، محمد بن سلمہ نے محمد بن اسحاق سے یہ حدیث بیان کی ہے، انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا ذکر نہیں کیا اور یہ کہا کہ آپ ﷺ نے ان میں سے دو مردوں اور ایک عورت کے بارے حکم فرمایا جنہوں نے فحش گفتگو کی تھی۔ وہ حسان بن ثابت اور مسطح بن اثاثہ تھے۔ نفیلی نے بیان کیا ہے کہ لوگ کہتے ہیں: وہ عورت حمنہ بنت جحش تھیں۔

فائدہ: حد قذف سے مراد یہ ہے کہ اگر کوئی آدمی کسی پر زنا کی تہمت عائد کرے اور پھر اپنا دعویٰ ثابت نہ کر سکے تو اس کے لیے اسی کوڑے سزا ہے اور یہی حد قذف ہے اور یہ اس لیے مقرر کی گئی ہے تاکہ کسی کو محض عناد اور بغض کی وجہ سے کسی کی عزت کو مجروح کرنے کی جرأت نہ ہو۔ واللہ اعلم

بَابُ الْحَدِّ فِي الْخَمْرِ (خمر (شراب) کی حد کا بیان)

3881- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَهٰذَا حَدِيثُهُ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ رُكَانَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ لَمْ يَقِتْ فِي الْخَمْرِ حَدًّا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ شَرِبَ رَجُلٌ فَسَكِرَ فَلُقِيَ يَمِيلُ فِي الْفَجِّ فَانْطُلِقَ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَلَمَّا حَاذٰى بِدَارِ الْعَبَّاسِ انْفَلَتَ فَدَخَلَ عَلَى الْعَبَّاسِ فَالْتَزَمَهُ فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَضَحِكَ وَقَالَ أَفَعَلَهَا وَلَمْ يَأْمُرْ فِيهِ بِشَيْءٍ قَالَ أَبُو دَاوُد هٰذَا مِمَّا تَفَرَّدَ بِهِ أَهْلُ الْمَدِينَةِ حَدِيثُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ هٰذَا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے شراب پینے کی صورت میں حد کی معین مقدار بیان نہیں فرمائی اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا کہ ایک آدمی نے شراب پی اور وہ نشے میں تھا۔ پس وہ (لوگوں سے) ملا اس حال میں کہ وہ راستے میں (دائیں بائیں) جھک رہا تھا۔ پس اسے حضور نبی مکرم ﷺ کے پاس لے جایا گیا تو جب وہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے گھر کے سامنے پہنچا تو وہ ہاتھ سے نکل گیا اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے گھر میں داخل ہو کر ان سے چمٹ گیا۔ پس اس کا ذکر حضور نبی کریم ﷺ سے کیا گیا تو آپ خوب ہنسے اور فرمایا: کیا اس نے اس طرح کیا ہے اور آپ نے اس کے بارے کوئی حکم نہ دیا۔ ابوداؤد نے کہا: یہ حدیث ان میں سے ہے جنہیں بیان کرنے میں اہل مدینہ منفرد ہیں اور یہ حسن بن علی کی حدیث ہے۔

فائدہ: حضور نبی مکرم ﷺ نے شراب کی حد کی معین مقدار بیان نہیں فرمائی بلکہ آپ چالیس سے اسی کوڑوں تک کی

سزا دیتے تھے اور پھر حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں حد قذف پر قیاس کرتے ہوئے اس کی مقدار اسی کوڑے مقرر کی گئی اور اس پر صحابہ کرام کا اجماع ہوا۔ اور حدیث میں مذکور آدمی کو سزا نہ ہونے کا سبب یہ ہے کہ نہ اس نے شراب پینے کا اقرار کیا تھا اور نہ اس کے خلاف کوئی شہادت قائم ہوئی اور محض لوگوں کی خبر پر جب کہ اس پر کامل شہادت نہ ہو حد جاری نہیں ہو سکتی۔ واللہ اعلم

3882۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو ضَمْرَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أُتِيَ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ فَقَالَ اضْرِبُوهُ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَمِنَّا الضَّارِبُ بِيَدِهِ وَالضَّارِبُ بِنَعْلِهِ وَالضَّارِبُ بِثَوْبِهِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ أَخْزَاكَ اللهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا تَقُولُوا هَكَذَا لَا تُعِينُوا عَلَيْهِ الشَّيْطَانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ أَبِي نَاجِيَةَ الْإِسْكَنْدَرَانِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَحَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ وَابْنُ لَهِيعَةَ عَنِ ابْنِ الْهَادِ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ قَالَ فِيهِ بَعْدَ الضَّرْبِ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِأَصْحَابِهِ بَكِّتُوهُ فَأَقْبَلُوا عَلَيْهِ يَقُولُونَ مَا اتَّقَيْتَ اللهَ مَا خَشِيتَ اللهَ وَمَا اسْتَحْيَيْتَ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ ثُمَّ أَرْسَلُوهُ وَقَالَ فِي آخِرِهِ وَلَكِنْ قُولُوا اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اللَّهُمَّ ارْحَمْهُ وَبَعْضُهُمْ يَزِيدُ الْكَلِمَةَ وَنَحْوَهَا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک آدمی لایا گیا درآنحالیکہ اس نے شراب پی تھی تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم اسے مارو۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: ہم میں سے بعض نے اپنے ہاتھ سے مارا، بعض نے جوتے سے مارا اور بعض نے اپنے کپڑے سے مارا۔ پس جب فارغ ہوئے تو قوم میں سے کسی نے کہا: اللہ تعالیٰ تجھے رسوا کرے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم اس طرح نہ کہو تم اس پر شیطان کی معاونت نہ کرو (کیونکہ وہ آدمی اس طرح کے کلمات سن کر رحمت سے مایوس ہو جائے گا اور معاصی میں لگ جائے گا۔ یہی اس کے خلاف شیطان کی مدد ہے)۔

محمد بن داؤد بن ابی ناجیہ اسکندرانی، ابن وہب، یحییٰ بن ایوب، حیوہ بن شریح اور ابن لہیعہ نے ابن الہاد سے ان کی سند کے ساتھ اسی طرح روایت بیان کی ہے۔ اس میں بعد الضرب کے الفاظ ہیں (یعنی مارنے کے بعد اس طرح نہ کہو) پھر رسول اللہ ﷺ نے اپنے اصحاب کو فرمایا: تم اسے جھڑکو اور عار دلاؤ۔ تو وہ اس کی طرف متوجہ ہوئے اور یہ کہنے لگے: تو نے اللہ تعالیٰ کے لیے تقویٰ اختیار نہیں کیا، تو اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرا اور تو نے رسول اللہ ﷺ سے شرم و حیاء نہیں کی۔ پھر انہوں نے اسے چھوڑ دیا اور اس کے آخر میں یہ بیان کیا ہے کہ آپ نے فرمایا: البتہ تم یہ کہو: اے اللہ! اس کی مغفرت فرما، اے اللہ! اس پر رحم فرما اور بعض نے اسی طرح کلمات کی کمی بیشی کی ہے۔

3883۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ ح وَحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ الْمَعْنَى عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ جَلَدَ فِي الْخَمْرِ بِالْجَرِيدِ وَالنِّعَالِ وَجَلَدَ أَبُو بَكْرٍ رضی اللہ عنہ أَرْبَعِينَ فَلَمَّا وَلِيَ عُمَرُ دَعَا النَّاسَ فَقَالَ لَهُمْ إِنَّ النَّاسَ قَدْ دَنَوْا مِنَ الرِّيفِ وَقَالَ مُسَدَّدٌ مِنَ الْقُرَى وَالرِّيفِ فَمَا تَرَوْنَ فِي حَدِّ الْخَمْرِ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ نَرَى أَنْ تَجْعَلَهُ كَأَخَفِّ الْحُدُودِ فَجَلَدَ فِيهِ ثَمَانِينَ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ ابْنُ أَبِي

عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ جَلَدَ بِالْجَرِيدِ وَالنِّعَالِ أَرْبَعِينَ وَرَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ضَرَبَ بِجَرِيدَتَيْنِ نَحْوَ الْأَرْبَعِينَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے شراب پینے کی صورت میں ٹہنیوں اور جوتیوں سے حد جاری فرمائی اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے (حد شراب میں) چالیس کوڑے لگائے اور جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ مقرر ہوئے تو آپ نے لوگوں کو بلایا اور انہیں فرمایا: بے شک لوگ سرسبز و شاداب پھلوں والی زمین کے قریب ہو گئے اور مسدد کی روایت میں ہے کہ لوگ شہروں اور پھلوں والی زمین کے قریب ہو گئے ہیں۔ (مراد یہ ہے کہ کثرت فتوحات کے سبب خوشحالی آ چکی ہے اور لوگ شراب کثرت سے پینے لگے ہیں)۔ پس تم حد شرب کے بارے میں کیا رائے رکھتے ہو؟ (مقصود یہ تھا کہ اس کی مقدار میں اضافہ کر کے اس کی شدت میں اضافہ کیا جائے تاکہ لوگ خوف کے سبب شراب پینے سے باز رہیں) تو حضرت عبدالرحمن بن عوف نے کہا: ہماری رائے یہ ہے کہ آپ اسے حدود میں سے سب سے خفیف حد کی مثل کر دیں (اور وہ حد قذف ہے اس کے لیے اسی کوڑے نص سے ثابت ہیں)۔ چنانچہ آپ نے حد شراب میں اسی کوڑے مقرر کر دیئے۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ اسے ابن عروبہ نے قتادہ سے اور انہوں نے حضور نبی مکرم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ آپ نے ٹہنیوں اور جوتیوں کے ساتھ چالیس کوڑے لگائے اور اسے شعبہ نے قتادہ عن انس عن النبی ﷺ کی سند سے بیان کیا ہے کہ آپ نے دو ٹہنیوں کے ساتھ چالیس بار مارا۔ (یہاں یہ بھی ہے کہ آپ نے دو ٹہنیوں کو جمع کر کے چالیس بار مارا تو یہ مجموعی تعداد اسی ہو گئی)۔

3884۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ وَمُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ الدَّانَاجُ حَدَّثَنِي حُضَيْنُ بْنُ الْمُنْذِرِ الرَّقَاشِيُّ هُوَ أَبُو سَاسَانَ قَالَ شَهِدْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ وَأُتِيَ بِالْوَلِيدِ بْنِ عُقْبَةَ فَشَهِدَ عَلَيْهِ حُمْرَانُ وَرَجُلٌ آخَرُ فَشَهِدَ أَحَدُهُمَا أَنَّهُ رَآهُ شَرِبَهَا يَعْنِي الْخَمْرَ وَشَهِدَ الْآخَرُ أَنَّهُ رَآهُ يَتَقَيَّأُ فَقَالَ عُثْمَانُ إِنَّهُ لَمْ يَتَقَيَّأْ حَتَّى شَرِبَهَا فَقَالَ لِعَلِيٍّ رضی الله عنه أَقِمْ عَلَيْهِ الْحَدَّ فَقَالَ عَلِيٌّ لِلْحَسَنِ أَقِمْ عَلَيْهِ الْحَدَّ فَقَالَ الْحَسَنُ وَلِّ حَارَّهَا مَنْ تَوَلَّى قَارَّهَا فَقَالَ عَلِيٌّ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرٍ أَقِمْ عَلَيْهِ الْحَدَّ قَالَ فَأَخَذَ السَّوْطَ فَجَلَدَهُ وَعَلِيٌّ يَعُدُّ فَلَمَّا بَلَغَ أَرْبَعِينَ قَالَ حَسْبُكَ جَلَدَ النَّبِيُّ ﷺ أَرْبَعِينَ أَحْسَبُهُ قَالَ وَجَلَدَ أَبُو بَكْرٍ أَرْبَعِينَ وَعُمَرُ ثَمَانِينَ وَكُلٌّ سُنَّةٌ وَهَذَا أَحَبُّ إِلَيَّ

حضین بن منذر رقاشی جو کہ ابوساسان ہیں، نے بیان کیا کہ میں حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر تھا تو وہاں ولید بن عقبہ کو لایا گیا اور اس پر حمران اور ایک دوسرے آدمی نے شہادت دی۔ پس ان میں سے ایک نے یہ شہادت دی کہ اس نے اسے دیکھا ہے کہ اس نے شراب پی ہے اور دوسرے نے یہ شہادت دی کہ اس نے شراب کی قے کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: اس نے قے تبھی کی ہے کہ اس نے شراب پی ہے۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا کہ اس پر حد قائم کر دو اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے کہا کہ

اسے حد لگا دو تو حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے جواب دیا جو خلافت کی سہولیات اور منفعتوں کا والی ہے اسے چاہیے کہ وہ اس کی شدائد اور بوجھ کا بھی والی بنے (یعنی یہ حد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو خود لگانی چاہیے)۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عبداللہ بن جعفر سے کہا کہ اس پر حد جاری کر دو۔ پس انہوں نے کوڑا لیا اور اسے مارنے لگے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ ساتھ گنتے رہے۔ جب وہ چالیس تک پہنچے تو آپ نے فرمایا: بس رک جا تیرے لیے یہ کافی ہیں۔ حضور نبی کریم ﷺ نے چالیس کوڑے لگائے ہیں میرا خیال ہے کہ انہوں نے کہا اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے چالیس کوڑے لگائے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسی لگائے اور یہ سب سنت ہیں اور یہ (اسی کوڑے) میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہیں۔

فائدہ: صحیح بخاری میں عبداللہ بن عدی ابن الخیار سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسے اسی کوڑے لگائے اور قاضی عیاض نے کہا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا معروف موقف یہی ہے کہ حد شراب میں اسی کوڑے ہیں اور مشہور قول یہی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو حد شراب میں اسی کوڑے لگانے کا اشارہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ہی دیا تھا اور یہ سب اس روایت کی ترجیح کا سبب ہیں جس میں یہ ہے کہ ولید کو اسی کوڑے لگائے گئے۔ واللہ اعلم

3885۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنِ الدَّانَاجِ عَنْ حُضَيْنِ بْنِ الْمُنْذِرِ عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ جَلَدَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي الْخَمْرِ وَأَبُو بَكْرٍ أَرْبَعِينَ وَكَمَّلَهَا عُمَرُ ثَمَانِينَ وَكُلٌّ سُنَّةٌ قَالَ أَبُو دَاوُد وَقَالَ الْأَصْمَعِيُّ وَلِّ حَارَّهَا مَنْ تَوَلَّى قَارَّهَا وَلِّ شَدِيدَهَا مَنْ تَوَلَّى هَيِّنَهَا قَالَ أَبُو دَاوُد هَذَا كَانَ سَيِّدَ قَوْمِهِ حُضَيْنُ بْنُ الْمُنْذِرِ أَبُو سَاسَانَ[1]

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ شراب پینے کی صورت میں رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے چالیس کوڑے لگائے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسی مکمل کر دیئے اور یہ سب سنت ہے۔ ابو داؤد نے بیان کیا ہے کہ اصمعی نے کہا: ول حارھا من تولی قارھا اس کا معنی ہے جو خلافت کی آسانیوں اور منفعتوں کا والی ہے وہی اس کی سختیوں اور بوجھوں کا بھی والی ہے۔ (یعنی جو فوائد حاصل کرتا ہے وہی تکلیفیں بھی اٹھائے گا)۔ ابو داؤد نے کہا: یہ اپنی قوم کے سردار حضین بن منذر ابو ساسان تھے۔

بَابُ إِذَا تَتَابَعَ فِي شُرْبِ الْخَمْرِ (اس کا بیان کہ جب کوئی بار بار شراب پیئے)

3886۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا أَبَانُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ ذَكْوَانَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا شَرِبُوا الْخَمْرَ فَاجْلِدُوهُمْ ثُمَّ إِنْ شَرِبُوا فَاجْلِدُوهُمْ ثُمَّ إِنْ شَرِبُوا فَاجْلِدُوهُمْ ثُمَّ إِنْ شَرِبُوا فَاقْتُلُوهُمْ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ بِهَذَا الْمَعْنَى قَالَ وَأَحْسِبُهُ قَالَ فِي الْخَامِسَةِ إِنْ شَرِبَهَا فَاقْتُلُوهُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَكَذَا فِي حَدِيثِ أَبِي غُطَيْفٍ فِي الْخَامِسَةِ

1۔ قال ابو داؤد الخ صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب لوگ شراب پئیں تو تم انہیں کوڑے لگاؤ، پھر اگر وہ شراب پئیں تو تم انہیں کوڑے لگاؤ، پھر اگر وہ شراب پئیں تو تم انہیں کوڑے لگاؤ پھر اگر وہ شراب پئیں تو تم انہیں قتل کر دو۔

موسیٰ بن اسماعیل، حماد نے حمید بن یزید سے انہوں نے نافع سے اور انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آگے اسی طرح روایت بیان کی اور کہا کہ میرا گمان ہے کہ آپ ﷺ نے پانچویں بار فرمایا: اگر وہ شراب پیئے تو تم اسے قتل کر دو۔ ابوداؤد نے کہا: اسی طرح پانچویں بار کا ذکر ابو غطیف کی حدیث میں بھی ہے۔

فائدہ: شراب پینے والے کو قتل کرنے کا حکم منسوخ ہو چکا ہے اور اس پر امت کا اجماع ہے۔

3887۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَاصِمٍ الْأَنْطَاكِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا سَكِرَ فَاجْلِدُوهُ ثُمَّ إِنْ سَكِرَ فَاجْلِدُوهُ ثُمَّ إِنْ سَكِرَ فَاجْلِدُوهُ فَإِنْ عَادَ الرَّابِعَةَ فَاقْتُلُوهُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَكَذَا حَدِيثُ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ إِذَا شَرِبَ الْخَمْرَ فَاجْلِدُوهُ فَإِنْ عَادَ الرَّابِعَةَ فَاقْتُلُوهُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَكَذَا حَدِيثُ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ إِنْ شَرِبُوا الرَّابِعَةَ فَاقْتُلُوهُمْ وَكَذَا حَدِيثُ ابْنِ أَبِي نُعْمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَكَذَا[1] حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَالشَّرِيدِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَفِي حَدِيثِ الْجَدَلِيِّ عَنْ مُعَاوِيَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ[2] قَالَ فَإِنْ عَادَ فِي الثَّالِثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ فَاقْتُلُوهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب کوئی نشے میں ہو تو تم اسے کوڑے لگاؤ، پھر اگر وہ (شراب کے سبب) نشے میں ہو تو تم اسے کوڑے لگاؤ، پھر اگر وہ (شراب پینے کے سبب) نشے میں ہو تو تم اسے کوڑے لگاؤ، پھر اگر وہ چوتھی بار اعادہ کرے تو پھر تم اسے قتل کر دو۔

ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ اسی طرح عمر بن ابی سلمہ عن ابیہ عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ عن النبی ﷺ کی حدیث ہے کہ جب کوئی شراب پیئے تو تم اسے کوڑے لگاؤ اور اگر وہ چوتھی بار اعادہ کرے تو تم اسے قتل کر دو۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ اسی طرح سہل عن ابی صالح عن ابی ہریرۃ عن النبی ﷺ کی حدیث ہے کہ اگر وہ چوتھی بار شراب پیئے تو تم انہیں قتل کر دو اور اسی طرح ابن ابی نعم عن ابن عمر عن النبی ﷺ کی حدیث ہے اور اسی طرح عبداللہ بن عمرو نے حضور نبی مکرم ﷺ سے اور شرید نے حضور نبی کریم ﷺ سے حدیث بیان کی ہے اور جدلی نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا کہ اگر وہ تیسری بار یا چوتھی بار اعادہ کرے تو تم اسے قتل کر دو۔

3888۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ الزُّهْرِيُّ أَخْبَرَنَا عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَاجْلِدُوهُ فَإِنْ عَادَ فَاجْلِدُوهُ فَإِنْ عَادَ فِي الثَّالِثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ فَاقْتُلُوهُ فَأُتِيَ بِرَجُلٍ قَدْ

1۔ دیگر نسخوں میں وَكَذَلِكَ ہے۔ 2۔ دیگر نسخوں میں عن النبی ﷺ ہے۔

شَرَابَ فَجَلَدَهُ ثُمَّ أُتِيَ بِهِ فَجَلَدَهُ ثُمَّ أُتِيَ بِهِ فَجَلَدَهُ ثُمَّ أُتِيَ بِهِ فَجَلَدَهُ وَرَفَعَ الْقَتْلَ وَكَانَتْ رُخْصَةً قَالَ سُفْيَانُ حَدَّثَ الزُّهْرِيُّ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَعِنْدَهُ مَنْصُورُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ وَمِخْوَلُ بْنُ رَاشِدٍ فَقَالَ لَهُمَا كُونَا وَافِدَيْ أَهْلِ الْعِرَاقِ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ الشَّرِيدُ بْنُ سُوَيْدٍ وَشُرَحْبِيلُ بْنُ أَوْسٍ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو وَعَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ وَأَبُو غُطَيْفٍ الْكِنْدِيُّ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ[1]

زہری نے قبیصہ بن ذویب سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: جو شراب پیئے تو تم اسے کوڑے لگاؤ۔ اگر وہ دوبارہ پیئے تو تم اسے کوڑے لگاؤ اور اگر وہ تیسری بار یا چوتھی بار اس کا اعادہ کرے تو تم اسے قتل کر دو۔ پھر ایک آدمی لایا گیا جس نے شراب پی تھی تو آپ نے اسے کوڑے لگائے، پھر دوبارہ اسے ہی لایا گیا تو آپ نے اسے کوڑے لگائے پھر اسے ہی لایا گیا تو پھر آپ نے اسے کوڑے لگائے پھر چوتھی بار اسے لایا گیا تو آپ نے اسے کوڑے لگائے اور قتل کے حکم کو اٹھالیا اور یہ رخصت ہے۔ سفیان نے کہا ہے کہ زہری نے یہ حدیث بیان کی اور ان کے پاس منصور بن معتمر اور مخول بن راشد تھے تو انہوں نے ان دونوں کو کہا: تم دونوں یہ حدیث اہل عراق کے لیے تحفہ میں لے جانا۔ (گویا انہیں یہ بتلانا مقصود ہے کہ آدمی بار بار گناہ کبیرہ کا ارتکاب کرنے کے باوجود ایمان سے خارج نہیں ہوتا کہ وہ واجب القتل ہو جائے، کیونکہ اس وقت اہل عراق میں ایک گروہ ایسا پیدا ہو چکا ہے جو یہ کہتا تھا کہ گناہ کبیرہ کا مرتکب مومن نہیں رہتا۔ اس لیے فرمایا کہ یہ حدیث ان کے لیے لے جاؤ اور یہی اس پر دلیل ہے کہ قتل کا حکم منسوخ ہے)۔

ابوداؤد نے کہا ہے کہ اس حدیث کو شرید بن سوید، شرحبیل بن اوس، عبداللہ بن عمرو، عبداللہ بن عمر، ابوغطیف کندی اور ابوسلمہ بن عبدالرحمن نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

3889۔ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ مُوسَى الْفَزَارِيُّ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي حُصَيْنٍ عَنْ عُمَيْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ لَا أَدِي أَوْ مَا كُنْتُ لِأَدِيَ مَنْ أَقَمْتُ عَلَيْهِ حَدًّا إِلَّا شَارِبَ الْخَمْرِ فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ لَمْ يَسُنَّ فِيهِ شَيْئًا إِنَّمَا هُوَ شَيْءٌ قُلْنَاهُ نَحْنُ

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: میں دیت ادا نہیں کروں گا یا فرمایا: میں نہیں ہوں کہ اسے دیت ادا کروں جس پر میں نے حد لگائی (اور وہ کوڑے لگنے کے سبب مر گیا) سوائے شراب پینے والے کے۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے اس بارے میں کوئی معینہ مقدار بیان نہیں فرمائی۔ بلکہ یہ وہ مقدار ہے جسے ہم نے معین کیا ہے۔

فائدہ: منذری نے بیان کیا ہے کہ بعض نے کہا ہے کہ علماء کا اس بارے میں کوئی اختلاف نہیں کہ اگر کوئی آدمی واجب حد کے کوڑے لگنے سے مر گیا تو اس کی نہ دیت امام وقت پر ہے اور نہ ہی بیت المال پر۔ البتہ تعزیر کے بارے میں اختلاف ہے۔ امام شافعی نے کہا ہے کہ اس کی دیت امام وقت کی عاقلہ پر ہوگی اور اس کے اپنے اوپر کفارہ ہوگا اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ دیت بیت المال پر ہوگی۔ لیکن جمہور کا موقف یہ ہے کہ اس پر کوئی شے واجب نہ ہوگی۔ (بذل المجہود ص 461 ج 17)

1۔ قال ابوداؤد الخ صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

3890۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ الْمِصْرِيُّ ابْنُ أَخِي رِشْدِينَ بْنِ سَعْدٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَزْهَرَ قَالَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ الْآنَ وَهُوَ فِي الرِّحَالِ يَلْتَمِسُ رَحْلَ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذَلِكَ إِذْ أُتِيَ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَقَالَ لِلنَّاسِ اضْرِبُوهُ فَمِنْهُمْ مَنْ ضَرَبَهُ بِالنِّعَالِ وَمِنْهُمْ مَنْ ضَرَبَهُ بِالْعَصَا وَمِنْهُمْ مَنْ ضَرَبَهُ بِالْمِيتَخَةِ قَالَ ابْنُ وَهْبٍ الْجَرِيدَةُ الرَّطْبَةُ ثُمَّ أَخَذَ رَسُولُ اللهِ ﷺ تُرَابًا مِنَ الْأَرْضِ فَرَمَى بِهِ فِي وَجْهِهِ

عبدالرحمن بن ازہر نے بیان کیا ہے گویا کہ میں اب رسول اللہ ﷺ کی طرف دیکھ رہا ہوں کہ آپ ﷺ کجاووں کے پاس ہیں اور خالد بن ولید کے کجاوے کو تلاش کر رہے ہیں۔ پس آپ ﷺ اسی حالت میں تھے کہ آپ کے پاس ایک آدمی لایا گیا۔ اس نے شراب پی ہوئی تھی۔ تو آپ ﷺ نے لوگوں کو کہا: تم اسے مارو۔ پس ان میں سے بعض نے اسے جوتوں کے ساتھ مارا، بعض نے اسے چھڑی کے ساتھ مارا اور بعض نے اسے کھجور کی ٹہنیوں کے ساتھ مارا۔ ابن وہب نے کہا کہ میتخہ سے مراد تر ٹہنی ہے۔ بعد ازاں رسول اللہ ﷺ نے زمین سے مٹی اٹھائی اور اس کے چہرے پر پھینک دی۔

3891۔ حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ قَالَ وَجَدْتُ فِي كِتَابِ خَالِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَزْهَرِ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِشَارِبٍ وَهُوَ بِحُنَيْنٍ فَحَثَى فِي وَجْهِهِ التُّرَابَ ثُمَّ أَمَرَ أَصْحَابَهُ فَضَرَبُوهُ بِنِعَالِهِمْ وَمَا كَانَ فِي أَيْدِيهِمْ حَتَّى قَالَ لَهُمُ ارْفَعُوا فَرَفَعُوا فَتُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ثُمَّ جَلَدَ أَبُو بَكْرٍ فِي الْخَمْرِ أَرْبَعِينَ ثُمَّ جَلَدَ عُمَرُ أَرْبَعِينَ صَدْرًا مِنْ إِمَارَتِهِ ثُمَّ جَلَدَ ثَمَانِينَ فِي آخِرِ خِلَافَتِهِ ثُمَّ جَلَدَ عُثْمَانُ الْحَدَّيْنِ كِلَيْهِمَا ثَمَانِينَ وَأَرْبَعِينَ ثُمَّ أَثْبَتَ مُعَاوِيَةُ الْحَدَّ ثَمَانِينَ

ابن شہاب نے بیان کیا ہے کہ عبداللہ بن عبدالرحمن بن ازہر نے انہیں اپنے باپ سے خبر دی ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ کے پاس ایک شراب پینے والا آدمی لایا گیا۔ آپ اس وقت حنین میں تھے۔ تو آپ ﷺ نے اس کے منہ پر مٹی پھینکی، پھر صحابہ کرام کو حکم ارشاد فرمایا: تو انہوں نے اسے اپنے جوتوں کے ساتھ مارا۔ ان کے ہاتھوں میں اس وقت اور کوئی شے نہ تھی یہاں تک کہ آپ ﷺ نے انہیں فرمایا: رک جاؤ۔ چنانچہ انہوں نے ہاتھ اٹھالیے (یعنی مارنا چھوڑ دیا) پھر رسول اللہ ﷺ کا وصال ہو گیا پھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے شراب پینے والے کو چالیس کوڑے لگائے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی اپنی خلافت کے ابتدائی دور میں چالیس کوڑے لگاتے رہے اور پھر اپنی خلافت کے آخری دور میں آپ نے اسی کوڑے لگائے۔ بعد ازاں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے دونوں حدیں لگائیں یعنی اسی بھی اور چالیس بھی (کبھی ایک اور کبھی دوسری) پھر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اسی کوڑے حد پختہ کر دی۔

3892۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَزْهَرَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ غَدَاةَ الْفَتْحِ وَأَنَا غُلَامٌ شَابٌّ يَتَخَلَّلُ النَّاسَ يَسْأَلُ عَنْ مَنْزِلِ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ فَأُتِيَ بِشَارِبٍ فَأَمَرَهُمْ فَضَرَبُوهُ بِمَا فِي أَيْدِيهِمْ فَمِنْهُمْ مَنْ ضَرَبَهُ بِالسَّوْطِ وَمِنْهُمْ مَنْ ضَرَبَهُ بِعَصًا وَمِنْهُمْ مَنْ ضَرَبَهُ

بِنَعْلِهِ وَحَثَى رَسُولُ اللهِ ﷺ التُّرَابَ فَلَمَّا كَانَ أَبُو بَكْرٍ أُتِيَ بِشَارِبٍ فَسَأَلَهُمْ عَنْ ضَرْبِ النَّبِيِّ ﷺ الَّذِي ضَرَبَهُ فَحَزَرُوهُ أَرْبَعِينَ فَضَرَبَ أَبُو بَكْرٍ أَرْبَعِينَ فَلَمَّا كَانَ عُمَرُ كَتَبَ إِلَيْهِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ إِنَّ النَّاسَ قَدِ انْهَمَكُوا فِي الشُّرْبِ وَتَحَاقَرُوا الْحَدَّ وَالْعُقُوبَةَ قَالَ هُمْ عِنْدَكَ فَسَلْهُمْ وَعِنْدَهُ الْمُهَاجِرُونَ الْأَوَّلُونَ فَسَأَلَهُمْ فَأَجْمَعُوا عَلَى أَنْ يَضْرِبَ ثَمَانِينَ قَالَ وَقَالَ عَلِيٌّ إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا شَرِبَ افْتَرَى فَأَرَى أَنْ يَجْعَلَهُ كَحَدِّ الْفِرْيَةِ قَالَ أَبُو دَاوُد أَدْخَلَ عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ بَيْنَ الزُّهْرِيِّ وَبَيْنَ ابْنِ الْأَزْهَرِ فِي هَذَا الْحَدِيثِ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَزْهَرِ عَنْ أَبِيهِ

اسامہ بن زید نے زہری سے انہوں نے عبدالرحمن بن ازہر سے روایت بیان کی ہے کہ میں نے فتح (مکہ) کی صبح رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ لوگوں کے درمیان تھے اور ان سے خالد بن ولید کے کجاوے کے بارے پوچھ رہے تھے۔ تو آپ کے پاس ایک شراب پینے والا آدمی لایا گیا۔ تو آپ نے لوگوں کو حکم دیا تو انہوں نے اسے اسی شے کے ساتھ مارا جو کچھ ان کے ہاتھوں میں تھی۔ پس ان میں سے کسی نے اسے کوڑے کے ساتھ مارا، کسی نے اسے لاٹھی کے ساتھ مارا اور کسی نے اسے اپنے جوتے کے ساتھ مارا اور رسول اللہ ﷺ نے اس پر مٹی پھینکی۔ پس جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا دور تھا تو آپ کے پاس شراب پینے والا لایا گیا تو آپ نے لوگوں سے حضور نبی مکرم ﷺ کے مارنے کے بارے پوچھا جو آپ نے شرابی کو سزا دی۔ تو انہوں نے آپ کو چالیس کوڑوں کا اندازہ بتایا۔ چنانچہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے چالیس کوڑے لگائے۔ پھر جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا دور آیا تو آپ نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی طرف لکھا: بے شک لوگ شراب پینے میں لگ گئے ہیں اور وہ حد اور سزا کو حقیر جاننے لگے ہیں۔ فرمایا: جو لوگ آپ کے پاس ہیں ان سے اس بارے میں پوچھیے۔ اور ان کے پاس مہاجرین اولین تھے۔ چنانچہ انہوں نے ان سے پوچھا تو انہوں نے اسی کوڑے مارنے پر اجماع کیا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: بلاشبہ آدمی جب شراب پیتا ہے تو وہ افتراء پردازی کرتا ہے، لہٰذا میری رائے یہ ہے کہ اس کے لیے وہی حد مقرر کر دی جو قذف اور افتراء کی حد ہے (اور وہ اسی کوڑے ہے)۔ ابوداؤد نے کہا کہ عقیل بن خالد نے اسی حدیث میں زہری اور ابن ازہر کے درمیان عبداللہ بن عبدالرحمن بن الازہر عن ابیہ کو داخل کیا ہے۔

بَابٌ فِي إِقَامَةِ الْحَدِّ فِي الْمَسْجِدِ (مسجد میں حد قائم کرنے کا بیان)

3893۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ يَعْنِي ابْنَ خَالِدٍ حَدَّثَنَا الشُّعَيْثِيُّ عَنْ زُفَرَ بْنِ وَثِيمَةَ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ أَنَّهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ يُسْتَقَادَ فِي الْمَسْجِدِ وَأَنْ تُنْشَدَ فِيهِ الْأَشْعَارُ وَأَنْ تُقَامَ فِيهِ الْحُدُودُ

حکیم بن حزام نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے کہ مسجد میں قصاص لیا جائے اور (اس سے) کہ مسجد میں اشعار پڑھے جائیں (اور اس سے) کہ مسجد میں حدود قائم کی جائیں۔

فائدہ: اشعار سے مراد ایسے ہیں جن کا اللہ تعالیٰ کے ذکر اور رسول اللہ ﷺ کی مدح سے اور دیگر دینی جذبات ابھارنے سے کوئی تعلق نہ ہو بلکہ ایسے اشعار ہوں جو مخرب اخلاق ہوں تو وہ ممنوع ہیں۔ اور قصاص اور حدود کی صورت میں

1۔ یہ حدیث صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

چونکہ مسجد کے نجاست سے ملوث ہونے کا اندیشہ ہے اس لیے یہ افعال مسجد میں کرنے سے منع فرما دیا۔ کیونکہ مسجد کے آداب کا لحاظ رکھنا ہر حال میں ضروری ہے۔

بَابٌ فِي التَّعْزِيرِ (تعزیر کا بیان)

3894۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ لَا يُجْلَدُ فَوْقَ عَشْرِ جَلَدَاتٍ إِلَّا فِي حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو أَنَّ بُكَيْرَ بْنَ الْأَشَجِّ حَدَّثَهُ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ جَابِرٍ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا بُرْدَةَ الْأَنْصَارِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ

حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ وہ حدود جو اللہ تعالیٰ نے مقرر فرمائی ہیں ان میں سے کسی حد کے سوا دس سے زائد کوڑے نہیں لگائے جائیں گے۔

احمد بن صالح، ابن وہب نے کہا کہ مجھے عمرو نے بتایا کہ اسے بکیر بن اشج نے سلیمان بن یسار سے بیان کیا کہ انہوں نے کہا: مجھے عبدالرحمن بن جابر نے بتایا کہ ان کے باپ نے انہیں بتایا کہ انہوں نے حضرت ابو بردہ انصاری رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے۔ آگے مذکورہ حدیث کی مثل بیان کی۔

فائدہ: اللمعات میں ہے کہ حدیث ابی بردہ ابن عباس کی حدیث سے منسوخ ہے اور یہ بات قطعی ثابت ہے کہ صحابہ کرام دس سے زیادہ کوڑے مارتے رہے ہیں اور اصحاب مالک نے کہا ہے کہ یہ حکم زمانہ نبوت کے ساتھ خاص ہے، بہر حال تعزیر کے بارے مختلف اقوال ہیں۔ اس میں احناف کا موقف یہ ہے کہ تعزیری سزا جرم کی نوعیت کو دیکھتے ہوئے حاکم کی صوابدید پر منحصر ہے جو کہ اسی کوڑوں سے کم ہے۔ یہ امام ابو یوسف کا قول ہے جب کہ طرفین نے کہا ہے کہ وہ سزا چالیس کوڑوں سے کم ہو۔ واللہ اعلم

بَابٌ فِي ضَرْبِ الْوَجْهِ فِي الْحَدِّ (حد کے دوران چہرے پر مارنے کا بیان)

3895۔ حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عُمَرَ يَعْنِي ابْنَ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا ضَرَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَتَّقِ الْوَجْهَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کرم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی ضرب لگائے تو اسے چاہیے کہ وہ چہرے پر مارنے سے بچے (یعنی کسی قسم کی تادیبی سزا دے تو چہرے پر مارنے سے احتراز برتنا چاہیے کیونکہ اس میں اشرف الاعضاء کی تذلیل ہے۔ واللہ اعلم)۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

كِتَاب الدِّيَاتِ (دیتوں کا بیان)

بَاب النَّفْسِ بِالنَّفْسِ (جان کے بدلے جان لینے کا بیان)

3896۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ يَعْنِي ابْنَ مُوسَى عَنْ عَلِيِّ بْنِ صَالِحٍ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ قُرَيْظَةُ وَالنَّضِيرُ وَكَانَ النَّضِيرُ أَشْرَفَ مِنْ قُرَيْظَةَ فَكَانَ إِذَا قَتَلَ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْظَةَ رَجُلًا مِنْ النَّضِيرِ قُتِلَ بِهِ وَإِذَا قَتَلَ رَجُلٌ مِنْ النَّضِيرِ رَجُلًا مِنْ قُرَيْظَةَ فُودِيَ بِمِائَةِ وَسْقٍ مِنْ تَمْرٍ فَلَمَّا بُعِثَ النَّبِيُّ ﷺ قَتَلَ رَجُلٌ مِنْ النَّضِيرِ رَجُلًا مِنْ قُرَيْظَةَ فَقَالُوا ادْفَعُوهُ إِلَيْنَا نَقْتُلْهُ فَقَالُوا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ النَّبِيُّ ﷺ فَأَتَوْهُ فَنَزَلَتْ وَإِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ وَالْقِسْطُ النَّفْسُ بِالنَّفْسِ ثُمَّ نَزَلَتْ أَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُونَ قَالَ أَبُو دَاوُد قُرَيْظَةُ وَالنَّضِيرُ جَمِيعًا مِنْ وَلَدِ هَارُونَ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَام[1]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ بنی قریظہ اور بنی نضیر (مدینہ طیبہ میں) یہود کے دو قبیلے تھے اور بنی نضیر قریظہ کی نسبت زیادہ قوی اور اشرف تھے۔ لہٰذا جب کبھی بنی قریظہ کا کوئی آدمی بنی نضیر کے کسی آدمی کو قتل کر دیتا تو اس کے بدلے اسے قتل کیا جاتا اور جب بنی نضیر کا کوئی آدمی بنی قریظہ کے کسی آدمی کا قتل کرتا تو سو وسق کھجوریں بطور فدیہ دی جاتیں (اور قاتل آزاد ہو جاتا)۔ چنانچہ جب حضور نبی کرم ﷺ مبعوث ہوئے (اور آپ وہاں تشریف لے گئے) تو بنی نضیر کے ایک آدمی نے بنی قریظہ کے ایک آدمی کو قتل کر دیا تو انہوں نے مطالبہ کیا کہ قاتل ہمارے حوالے کر دو ہم اسے قتل کریں گے (تو انہوں نے حسب سابق انکار کیا) اور کہنے لگے: ہمارے اور تمہارے درمیان نبی کرم ﷺ فیصلہ فرمائیں گے۔ چنانچہ وہ آپ ﷺ کے پاس آئے تب یہ آیت نازل ہوئی: (ترجمہ) اگر آپ فیصلہ کریں تو ان کے درمیان عدل سے فیصلہ کیجئے۔ اور عدل نفس کا بدل نفس ہے۔ پھر یہ آیت نازل ہوئی: أَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُونَ یعنی کیا یہ جاہلیت کا فیصلہ چاہتے ہیں۔ ابوداود نے بیان کیا ہے کہ قریظہ اور نضیر تمام کے تمام حضرت ہارون علیہ السلام کی اولاد میں سے ہیں۔

بَاب لَا يُؤْخَذُ أَحَدٌ بِجَرِيرَةِ أَخِيهِ أَوْ أَبِيهِ

اس کا بیان کہ کسی سے اس کے بھائی یا باپ کے جرم کا مواخذہ نہیں کیا جائے گا

3897۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ يَعْنِي ابْنَ إِيَادٍ حَدَّثَنَا إِيَادٌ عَنْ أَبِي رِمْثَةَ قَالَ انْطَلَقْتُ مَعَ أَبِي نَحْوَ النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لِأَبِي ابْنُكَ هَذَا قَالَ إِي وَرَبِّ الْكَعْبَةِ قَالَ حَقًّا قَالَ أَشْهَدُ بِهِ

1۔ قال ابوداؤد الخ صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

قَالَ فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم ضَاحِكًا مِنْ ثَبْتِ شَبَهِي فِي أَبِي وَمِنْ حَلِفِ أَبِي عَلَيَّ ثُمَّ قَالَ أَمَا إِنَّهُ لَا يَجْنِي عَلَيْكَ وَلَا تَجْنِي عَلَيْهِ وَقَرَأَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَى

ابورمثہ نے بیان کیا ہے کہ میں اپنے باپ کی معیت میں حضور نبی کریم علیہ السلام کے پاس گیا پھر رسول اللہ علیہ السلام نے میرے باپ کو ارشاد فرمایا: کیا یہ تیرا بیٹا ہے؟ تو باپ نے عرض کی: ہاں، رب کعبہ کی قسم! حضور نے فرمایا: تو نے حق کہا ہے۔ میرے باپ نے کہا: میں اس پر شہادت دیتا ہوں۔ تو رسول اللہ علیہ السلام میرے باپ کے ساتھ میری واضح مشابہت ہونے اور میرے باپ کی میرے بارے میں قسم دینے پر خوب مسکرائے اور پھر ارشاد فرمایا: (یہ سن لو) تیرے جرم کا مواخذہ اس سے نہیں کیا جائے گا اور اس کے جرم کا مواخذہ تجھ سے نہیں کیا جائے گا اور رسول اللہ علیہ السلام نے یہ آیت تلاوت فرمائی: وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَى (کہ کوئی بوجھ اٹھانے والا دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا)۔

بَابُ الْإِمَامِ يَأْمُرُ بِالْعَفْوِ فِي الدَّمِ (اس کا بیان کہ امام خون معاف کرنے کا حکم دے)

3898۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ فُضَيْلٍ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ أَبِي الْعَوْجَاءِ عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْخُزَاعِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ مَنْ أُصِيبَ بِقَتْلٍ أَوْ خَبْلٍ فَإِنَّهُ يَخْتَارُ إِحْدَى ثَلَاثٍ إِمَّا أَنْ يَقْتَصَّ وَإِمَّا أَنْ يَعْفُوَ وَإِمَّا أَنْ يَأْخُذَ الدِّيَةَ فَإِنْ أَرَادَ الرَّابِعَةَ فَخُذُوا عَلَى يَدَيْهِ وَمَنِ اعْتَدَى بَعْدَ ذَلِكَ فَلَهُ عَذَابٌ أَلِيمٌ

ابوشریح خزاعی سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم علیہ السلام نے فرمایا: جو آدمی قتل یا کوئی عضو کٹنے کی معیبت میں مبتلا ہو جائے تو وہ تین میں سے کوئی ایک شے اختیار کر سکتا ہے: یا تو وہ قصاص لے لے، یا وہ (قاتل کو) معاف کر دے اور یا پھر وہ دیت وصول کرے۔ پس اگر اس نے ان کے سوا کسی چوتھی شے کا ارادہ کیا تو تم اس کا ہاتھ پکڑ لو (یعنی اسے اس سے باز رکھو) اور جس کسی نے اس کے بعد زیادتی کی تو اس کے لیے دردناک عذاب ہے۔

3899۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْمُزَنِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم رُفِعَ إِلَيْهِ شَيْءٌ فِيهِ قِصَاصٌ إِلَّا أَمَرَ فِيهِ بِالْعَفْوِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضور نبی کریم علیہ السلام کو دیکھا ہے کہ جب بھی آپ کے سامنے ایسا مقدمہ پیش کیا جاتا جس میں قصاص ہوتا تو آپ اس میں عفو و درگزر کا حکم ارشاد فرماتے تھے۔ (یعنی آپ یہ ترغیب دلاتے تھے کہ عفو و درگزر ہی بہتر ہے)۔

3900۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قُتِلَ رَجُلٌ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَرُفِعَ ذَلِكَ إِلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَدَفَعَهُ إِلَى وَلِيِّ الْمَقْتُولِ فَقَالَ الْقَاتِلُ يَا رَسُولَ اللهِ وَاللهِ مَا أَرَدْتُ قَتْلَهُ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم لِلْوَلِيِّ أَمَا إِنَّهُ إِنْ كَانَ صَادِقًا ثُمَّ قَتَلْتَهُ دَخَلْتَ النَّارَ قَالَ فَخَلَّى سَبِيلَهُ قَالَ وَكَانَ مَكْتُوفًا بِنِسْعَةٍ فَخَرَجَ يَجُرُّ نِسْعَتَهُ فَسُمِّيَ ذَا النِّسْعَةِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ حضور نبی مکرم ﷺ کے عہد میں ایک آدمی قتل ہوا۔ تو اس کا مقدمہ حضور نبی کریم ﷺ کے سامنے پیش کیا گیا تو آپ نے قاتل کو مقتول کے ولی کے حوالے کر دیا۔ تو قاتل نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ قسم بخدا! میں نے اسے قتل کرنے کا ارادہ نہیں کیا تھا۔ تب رسول اللہ ﷺ نے مقتول کے ولی کو کہا: تو یہ سن لے کہ اگر یہ اپنے قول میں سچا ہے اور پھر تو نے اسے قتل کر دیا تو تو جہنم میں جائے گا۔ راوی کا بیان ہے: چنانچہ اس نے اسے چھوڑ دیا اور وہ تسمے کے ساتھ باندھا ہوا تھا لہٰذا اپنے تسمے کو کھینچتے ہوئے نکلا تو اس کا نام ذوالنسعۃ (تسمے والا) رکھ دیا گیا۔

3901۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ الْجُشَمِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَوْفٍ حَدَّثَنَا حَمْزَةُ أَبُو عُمَرَ الْعَائِذِيُّ حَدَّثَنِي عَلْقَمَةُ بْنُ وَائِلٍ حَدَّثَنِي وَائِلُ بْنُ حُجْرٍ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ إِذْ جِيءَ بِرَجُلٍ قَاتِلٍ فِي عُنُقِهِ النِّسْعَةُ قَالَ فَدَعَا وَلِيَّ الْمَقْتُولِ فَقَالَ أَتَعْفُو قَالَ لَا قَالَ أَفَتَأْخُذُ الدِّيَةَ قَالَ لَا قَالَ أَفَتَقْتُلُ قَالَ نَعَمْ قَالَ اذْهَبْ بِهِ فَلَمَّا وَلَّى قَالَ أَتَعْفُو قَالَ لَا قَالَ أَفَتَأْخُذُ الدِّيَةَ قَالَ لَا قَالَ أَفَتَقْتُلُ قَالَ نَعَمْ قَالَ اذْهَبْ بِهِ فَلَمَّا كَانَ فِي الرَّابِعَةِ قَالَ أَمَا إِنَّكَ إِنْ عَفَوْتَ عَنْهُ يَبُوءُ بِإِثْمِهِ وَإِثْمِ صَاحِبِهِ قَالَ فَعَفَا عَنْهُ قَالَ فَأَنَا رَأَيْتُهُ يَجُرُّ النِّسْعَةَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنِي جَامِعُ بْنُ مَطَرٍ حَدَّثَنِي عَلْقَمَةُ بْنُ وَائِلٍ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ

حضرت وائل بن حجر نے بیان فرمایا کہ میں حضور نبی مکرم ﷺ کے پاس تھا جب کہ آپ کے پاس ایک قاتل آدمی کو لایا گیا۔ اس کی گردن میں تسمہ پڑا ہوا تھا۔ وائل نے بیان کیا کہ آپ ﷺ نے مقتول کے ولی کو بلایا اور فرمایا: کیا تو معاف کرتا ہے؟ تو اس نے کہا: نہیں۔ پھر آپ ﷺ نے پوچھا: کیا تو دیت لے لے گا۔ اس نے کہا: نہیں۔ پھر آپ نے فرمایا: کیا تو قتل کرنا چاہتا ہے؟ اس نے عرض کی: جی ہاں۔ تو آپ نے فرمایا: تو اسے لے جا۔ پس جب وہ واپس جانے لگا تو آپ نے پھر فرمایا: کیا تو معاف کرتا ہے؟ اس نے کہا: نہیں۔ پھر فرمایا: کیا تو دیت لے لیتا ہے؟ اس نے کہا: نہیں۔ پھر فرمایا: کیا تو اسے قتل کرنا چاہتا ہے؟ اس نے عرض کی: جی ہاں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو اسے لے جا۔ پس جب چوتھی بار ہوئی تو آپ نے فرمایا: خبردار! یہ سن لے اگر تو نے اسے معاف کر دیا تو وہ اپنے گناہ اور اپنے مقتول کے گناہ کا بوجھ اٹھائے گا۔ حضرت وائل کا بیان ہے: پس اس نے اسے معاف کر دیا اور میں نے اسے دیکھا کہ وہ بندھا تسمہ کھینچ رہا ہے۔

عبداللہ بن عمر بن میسرہ، یحییٰ بن سعید نے کہا کہ مجھے جامع بن مطر اور انہیں علقمہ بن وائل نے اسی طرح حدیث بیان کی ہے۔

فائدہ: اس میں عدل و انصاف کے جملہ تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے عفو و درگزر کی ترغیب دینے اور اس کی اہمیت بیان کرنے کا خوبصورت انداز مذکور ہے۔

3902۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ الطَّائِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْقُدُّوسِ بْنُ الْحَجَّاجِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَطَاءٍ الْوَاسِطِيُّ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ بِحَبَشِيٍّ فَقَالَ إِنَّ هَذَا قَتَلَ ابْنَ أَخِي قَالَ كَيْفَ قَتَلْتَهُ قَالَ ضَرَبْتُ رَأْسَهُ بِالْفَأْسِ وَلَمْ أُرِدْ قَتْلَهُ قَالَ هَلْ لَكَ مَالٌ تُؤَدِّي دِيَتَهُ قَالَ لَا قَالَ أَفَرَأَيْتَ إِنْ

أَرْسَلْتُكَ تَسْأَلُ النَّاسَ تَجْمَعُ دِيَتَهُ قَالَ لَا قَالَ فَمَوَالِيكَ يُعْطُونَكَ دِيَتَهُ قَالَ لَا قَالَ لِلرَّجُلِ خُذْهُ فَخَرَجَ بِهِ لِيَقْتُلَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَمَا إِنَّهُ إِنْ قَتَلَهُ كَانَ مِثْلَهُ فَبَلَغَ بِهِ الرَّجُلُ حَيْثُ يَسْمَعُ قَوْلَهُ فَقَالَ هُوَ ذَا فَمُرْ فِيهِ مَا شِئْتَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَرْسِلْهُ وَقَالَ مَرَّةً دَعْهُ[1] يَبُوءُ بِإِثْمِ صَاحِبِهِ وَإِثْمِهِ فَيَكُونُ مِنْ أَصْحَابِ النَّارِ قَالَ فَأَرْسَلَهُ

حضرت علقمہ بن وائل نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ ایک آدمی ایک حبشی کو ساتھ لے کر حضور نبی مکرم ﷺ کے پاس آیا اور عرض کی: اس نے میرے بھائی کے بیٹے کو قتل کیا ہے۔ آپ ﷺ نے پوچھا: تو نے اسے کیسے قتل کیا؟ اس نے بتایا: میں نے اس کے سر پر کلہاڑا مارا ہے اور میں نے اس کے قتل کا ارادہ نہیں کیا تھا۔ تو آپ ﷺ نے اسے فرمایا: کیا تیرے پاس مال ہے جس سے تو اس کی دیت ادا کر سکتا ہو؟ اس نے کہا: نہیں۔ پھر آپ نے فرمایا: تیرا کیا خیال ہے اگر میں تجھے چھوڑ دوں کیا تو لوگوں سے مانگ کر دیت کے لیے مال جمع کر لے گا؟ اس نے کہا: نہیں۔ پھر آپ نے پوچھا: کیا تیرا آقا (اگر یہ غلام تھا) یا تیرے قرابتدار (اگر یہ آزاد تھا) تیری جانب سے اس کی دیت ادا کر دیں گے؟ اس نے کہا: نہیں، تو آپ ﷺ نے اس آدمی کو فرمایا: اسے پکڑ لو۔ پس وہ اسے قتل کرنے کے لیے لے کر نکلنے لگا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر اس نے اسے قتل کر دیا تو یہ بھی اس کی مثل ہوگا (کیونکہ اس قتل میں خطا کا شبہ تھا، لہٰذا اس کی سزا قصاص نہیں۔ اس لیے آپ نے فرمایا کہ اس کا مواخذہ بھی قاتل کی مثل ہوگا)۔ یہ بات اس آدمی تک پہنچ گئی کیونکہ وہ آپ کی بات سن رہا تھا تو اس نے عرض کی: حضور! میری طرف سے یہ حاضر ہے، آپ اس کے بارے جو چاہیں حکم ارشاد فرمائیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تو اسے چھوڑ دے اور ایک بار فرمایا تو اسے چھوڑ دے، یہ مقتول کے گناہ اور اپنے گناہ کو اٹھائے گا اور یہ اصحاب نار میں ہوگا۔ پس اس نے اسے چھوڑ دیا۔

3903۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى ابْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ قَالَ كُنَّا مَعَ عُثْمَانَ وَهُوَ مَحْصُورٌ فِي الدَّارِ وَكَانَ فِي الدَّارِ مَدْخَلٌ مَنْ دَخَلَهُ سَمِعَ كَلَامَ مَنْ عَلَى الْبَلَاطِ فَدَخَلَهُ عُثْمَانُ فَخَرَجَ إِلَيْنَا وَهُوَ مُتَغَيِّرٌ لَوْنُهُ فَقَالَ إِنَّهُمْ لَيَتَوَاعَدُونَنِي بِالْقَتْلِ آنِفًا قَالَ قُلْنَا يَكْفِيكَهُمُ اللهُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ وَلِمَ يَقْتُلُونَنِي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ إِلَّا بِإِحْدَى ثَلَاثٍ كُفْرٌ بَعْدَ إِسْلَامٍ أَوْ زِنًا بَعْدَ إِحْصَانٍ أَوْ قَتْلُ نَفْسٍ بِغَيْرِ نَفْسٍ فَوَاللهِ مَا زَنَيْتُ فِي جَاهِلِيَّةٍ وَلَا فِي إِسْلَامٍ قَطُّ وَلَا أَحْبَبْتُ أَنَّ لِي بِدِينِي بَدَلًا مُنْذُ هَدَانِي اللهُ وَلَا قَتَلْتُ نَفْسًا فَبِمَ يَقْتُلُونَنِي قَالَ أَبُو دَاوُد عُثْمَانُ وَأَبُو بَكْرٍ رضی اللہ عنہما تَرَكَا الْخَمْرَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ

ابوامامہ بن سہل نے بیان کیا ہے کہ ہم حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے اور وہ گھر میں محصور تھے اور گھر میں ایک ایسا داخل ہونے کا راستہ تھا کہ جو کوئی اس میں داخل ہوتا وہ ان کی گفتگو سن لیتا جو بلاط پر تھے (یہ مدینہ طیبہ میں ایک مقام ہے)۔ پس حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اس میں داخل ہوئے اور ہماری طرف نکلے درآنحالیکہ ان کا رنگ متغیر تھا۔ تو انہوں نے

1۔ وقال مرۃ دعہ کے الفاظ صرف مطبوعہ بیروت میں ہیں۔

فرمایا: وہ اب مجھے قتل کی دھمکیاں دے رہے ہیں۔ ہم نے عرض کی: اے امیر المومنین! آپ کی جانب سے اللہ تعالیٰ انہیں کافی ہوگا۔ آپ نے فرمایا: وہ کیونکر مجھے قتل کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ کسی مسلمان آدمی کا خون حلال نہیں ہوتا مگر تین میں سے کسی ایک سبب سے (اور وہ یہ ہیں) اسلام کے بعد کفر اختیار کرنا (مرتد ہو جانا) یا احصان کے بعد زنا کرنا یا بغیر کسی بدلے کے کسی آدمی کو قتل کرنا۔ قسم بخدا! میں نے کبھی زنا نہیں کیا، نہ زمانہ جاہلیت میں اور نہ ہی زمانہ اسلام میں اور جب سے اللہ تعالیٰ نے مجھے ہدایت عطا فرمائی ہے میں نے اپنے لیے اپنے اس دین (اسلام) کے بدلے کوئی پسند ہی نہیں کیا اور میں نے کسی آدمی کو قتل بھی نہیں کیا۔ تو وہ کس وجہ سے مجھے قتل کرتے ہیں؟ ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ حضرت عثمان اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہما دونوں نے دور جاہلیت میں شراب کو چھوڑ دیا۔

3904۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ فَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ سَمِعْتُ زِيَادَ بْنَ ضُمَيْرَةَ الضُّمَرِيَّ ح و أَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ بَيَانٍ وَأَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ أَنَّهُ سَمِعَ زِيَادَ بْنَ سَعْدِ بْنِ ضُمَيْرَةَ السُّلَمِيَّ وَهَذَا حَدِيثُ وَهْبٍ وَهُوَ أَتَمُّ يُحَدِّثُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ مُوسَى وَجَدِّهِ وَكَانَا شَهِدَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حُنَيْنًا ثُمَّ رَجَعْنَا إِلَى حَدِيثِ وَهْبٍ أَنَّ مُحَلِّمَ بْنَ جَثَّامَةَ اللَّيْثِيَّ قَتَلَ رَجُلًا مِنْ أَشْجَعَ فِي الْإِسْلَامِ وَذَلِكَ أَوَّلُ غِيَرٍ قَضَى بِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَتَكَلَّمَ عُيَيْنَةُ فِي قَتْلِ الْأَشْجَعِيِّ لِأَنَّهُ مِنْ غَطَفَانَ وَتَكَلَّمَ الْأَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ دُونَ مُحَلِّمٍ لِأَنَّهُ مِنْ خِنْدِفَ فَارْتَفَعَتِ الْأَصْوَاتُ وَكَثُرَتِ الْخُصُومَةُ وَاللَّغَطُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَا عُيَيْنَةُ أَلَا تَقْبَلُ الْغِيَرَ فَقَالَ عُيَيْنَةُ لَا وَاللَّهِ حَتَّى أُدْخِلَ عَلَى نِسَائِهِ مِنَ الْحَرْبِ وَالْحُزْنِ مَا أَدْخَلَ عَلَى نِسَائِي قَالَ ثُمَّ ارْتَفَعَتِ الْأَصْوَاتُ وَكَثُرَتِ الْخُصُومَةُ وَاللَّغَطُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَا عُيَيْنَةُ أَلَا تَقْبَلُ الْغِيَرَ فَقَالَ عُيَيْنَةُ مِثْلَ ذَلِكَ أَيْضًا إِلَى أَنْ قَامَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي لَيْثٍ يُقَالُ لَهُ مُكَيْتِلٌ عَلَيْهِ شِكَّةٌ وَفِي يَدِهِ دَرِقَةٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي لَمْ أَجِدْ لِمَا فَعَلَ هَذَا فِي غُرَّةِ الْإِسْلَامِ مَثَلًا إِلَّا غَنَمًا وَرَدَتْ فَرُمِيَ أَوَّلُهَا فَنَفَرَ آخِرُهَا اسْنُنِ الْيَوْمَ وَغَيِّرْ غَدًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَمْسُونَ فِي فَوْرِنَا هَذَا وَخَمْسُونَ إِذَا رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ وَذَلِكَ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ وَمُحَلِّمٌ رَجُلٌ طَوِيلٌ آدَمُ وَهُوَ فِي طَرَفِ النَّاسِ فَلَمْ يَزَالُوا حَتَّى تَخَلَّصَ فَجَلَسَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَعَيْنَاهُ تَدْمَعَانِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي قَدْ فَعَلْتُ الَّذِي بَلَغَكَ وَإِنِّي أَتُوبُ إِلَى اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فَاسْتَغْفِرِ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَقَتَلْتَهُ بِسِلَاحِكَ فِي غُرَّةِ الْإِسْلَامِ اللَّهُمَّ لَا تَغْفِرْ لِمُحَلِّمٍ بِصَوْتٍ عَالٍ زَادَ أَبُو سَلَمَةَ فَقَامَ وَإِنَّهُ لَيَتَلَقَّى دُمُوعَهُ بِطَرَفِ رِدَائِهِ قَالَ ابْنُ إِسْحَقَ فَزَعَمَ قَوْمُهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ اسْتَغْفَرَ لَهُ بَعْدَ ذَلِكَ قَالَ أَبُو دَاوُد قَالَ النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ الْغِيَرُ الدِّيَةُ[1]

موسیٰ بن اسماعیل، حماد، محمد بن اسحاق، محمد بن جعفر بن زبیر نے کہا: میں نے زیاد بن ضمیرہ الضمری سے سنا، دوسری سند وہب

1۔ قال ابوداؤد قال النضر الخ صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

بن بیان، احمد بن سعید ہمدانی، دونوں نے کہا کہ ابن وہب، عبدالرحمن بن ابی الزناد نے عبدالرحمن بن حارث سے اور انہوں نے محمد بن جعفر سے بیان کیا کہ انہوں نے زیاد بن سعد بن ضمیرہ سلمی سے سنا اور یہ حدیث وہب کی ہے اور یہ زیادہ مکمل ہے اور یہ عروہ بن زبیر عن ابیہ وجدہ کی سند سے بیان کرتے ہیں اور ان کے باپ اور دادا دونوں غزوۂ حنین میں رسول اللہ علیہ السلام کے ساتھ حاضر تھے۔ پھر ہم وہب کی حدیث کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ وہ یہ کہ محلم بن جثامہ لیثی نے اشجع قبیلے کے ایک آدمی کو دور اسلام میں قتل کر دیا۔ اور یہ پہلی دیت ہے جس کا فیصلہ رسول اللہ علیہ السلام نے فرمایا: اشجعی مقتول کی جانب سے عیینہ نے گفتگو کی کیونکہ وہ بنی غطفان سے تھا اور اقرع بن حابس نے محلم کی طرف سے گفتگو کی کیونکہ وہ خندف سے تھا۔ پس آوازیں بلند ہوئیں کثیر جھگڑا اور شور و غل ہوا۔ تو رسول اللہ علیہ السلام نے فرمایا: اے عیینہ! کیا تو دیت قبول نہیں کرے گا؟ عیینہ نے جواب دیا: نہیں۔ قسم بخدا! (میں تو قصاص لوں گا) یہاں تک کہ میں اس کی عورتوں کو ایسے غم وغصہ اور پریشانی میں مبتلا کر دوں گا جیسا کہ اس نے میری عورتوں کو اس کیفیت سے دوچار کیا۔ پھر آوازیں بلند ہوئیں اور کثرت سے جھگڑا اور شور و غل ہوا۔ تو پھر رسول اللہ علیہ السلام نے فرمایا: اے عیینہ! کیا تو دیت قبول نہیں کرے گا؟ تو عیینہ نے پہلے کی طرح ہی جواب دیا۔ یہاں تک کہ بنی لیث کا ایک آدمی کھڑا ہوا جسے مکیتل کہا جاتا تھا وہ ہتھیار لگائے ہوئے تھا اور اس کے ہاتھ میں ڈھال تھی، اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! علیہ السلام اسلام کے ابتدائی ایام میں جو کچھ اس نے کیا ہے میں اس کی کوئی مثال نہیں پاتا مگر یہ کہ بکری کا ایک ریوڑ پانی پینے کے لیے گھاٹ پر آیا تو ان میں سے پہلی بکری کو تیر کا نشانہ بنایا گیا اور جو اس کے پیچھے تھیں وہ خود بخود بھاگ گئیں۔ آپ آج ایک طریقہ وضع کیجیے اور کل اسے تبدیل کر دیجیے۔ تو رسول اللہ علیہ السلام نے فرمایا: پچاس اونٹ تمہیں ابھی فوراً ادا کرے گا اور پچاس جب ہم مدینہ طیبہ کی طرف لوٹیں گے اور یہ واقعہ آپ علیہ السلام کے ایک سفر میں پیش آیا اور محلم گندمی رنگ کا طویل القامت آدمی تھا اور وہ لوگوں کی ایک طرف میں موجود تھا۔ پس وہ مسلسل کوشش کرتے رہے یہاں تک کہ اس نے خلاصی پائی اور وہ رسول اللہ علیہ السلام کے سامنے آ کر بیٹھ گیا اور اس کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! علیہ السلام بلاشبہ میں نے یہ فعل کیا ہے جس کی خبر آپ کو پہنچی ہے اور میں اللہ تبارک تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں۔ یا رسول اللہ! علیہ السلام آپ بھی میرے لیے اللہ تعالیٰ سے مغفرت کی دعا کیجیے، تو رسول اللہ علیہ السلام نے پوچھا: کیا تو نے اسے اپنے ہتھیار کے ساتھ ابتدائے اسلام میں قتل کیا ہے؟ اے اللہ! تو محلم کی مغفرت نہ فرما۔ آپ نے یہ بلند آواز سے کہا۔ ابو سلمہ نے یہ زائد بیان کیا ہے کہ وہ اٹھا اور اپنی چادر کی ایک طرف کے ساتھ اپنے آنسو صاف کرنے لگا۔ ابن اسحاق نے کہا ہے کہ اس کی قوم کا خیال ہے کہ رسول اللہ علیہ السلام نے اس کے بعد اس کے لیے مغفرت طلب کی۔ ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ نضر بن شمیل نے کہا ہے کہ الغیل کا معنی دیت ہے۔

بَاب وَلِيِّ الْعَمْدِ يَرْضَى بِالدِّيَةِ (اس کا بیان جب مقتول عمد کا ولی دیت لینے پر راضی ہو جائے)

3905۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا شُرَيْحٍ الْكَعْبِيَّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا إِنَّكُمْ يَا مَعْشَرَ خُزَاعَةَ قَتَلْتُمْ هَذَا الْقَتِيلَ مِنْ هُذَيْلٍ وَإِنِّي عَاقِلُهُ فَمَنْ قُتِلَ لَهُ بَعْدَ مَقَالَتِي هَذِهِ قَتِيلٌ فَأَهْلُهُ بَيْنَ خِيَرَتَيْنِ أَنْ يَأْخُذُوا الْعَقْلَ أَوْ يَقْتُلُوا

سعید بن ابی سعید نے بیان کیا ہے کہ میں نے ابوشریح الکعبی کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خبردار! سن لو، اے گروہ خزاعہ! تم نے بنی ہذیل کے اس مقتول کو قتل کیا ہے اور میں اس کی دیت دلاؤں گا۔ مقتول کے بارے میری اس گفتگو کے بعد جس کسی کا کوئی آدمی قتل ہو جائے تو اس کے ورثاء کو دو میں سے ایک کا اختیار ہے کہ چاہیں تو وہ دیت لے لیں یا پھر وہ قاتل کو قصاصاً قتل کر دیں (جبکہ عمداً قتل کیا گیا ہو)۔

3906۔ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ مَزْيَدٍ أَخْبَرَنِي أَبِي حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي يَحْيَى ح وحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنِي أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا حَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا فُتِحَتْ مَكَّةُ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ مَنْ قُتِلَ لَهُ قَتِيلٌ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ إِمَّا أَنْ يُودَى أَوْ يُقَادَ فَقَامَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ يُقَالُ لَهُ أَبُو شَاهٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ اكْتُبْ لِي قَالَ الْعَبَّاسُ اكْتُبُوا لِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اكْتُبُوا لِأَبِي شَاهٍ وَهَذَا لَفْظُ حَدِيثِ أَحْمَدَ قَالَ أَبُو دَاوُد اكْتُبُوا لِي يَعْنِي خُطْبَةَ النَّبِيِّ ﷺ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ جب مکہ مکرمہ فتح ہوا تو رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور فرمایا: جس کسی کا کوئی آدمی قتل کر دیا گیا ہو تو اس کے لیے دو رائے میں سے ایک کو اپنانے کا اختیار ہے کہ یا اس کی دیت ادا کی جائے یا پھر اس کا قصاص لیا جائے۔ تو اہل یمن میں سے ایک آدمی اٹھا، اسے ابوشاہ کہا جاتا ہے۔ اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ مجھے لکھ دیجئے۔ (حضرت عباس نے کہا کہ الفاظ اکتبوالی ہیں)۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم ابوشاہ کو لکھ دو۔ اور یہ احمد کی حدیث کے الفاظ ہیں۔ ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ اکتبوالی کا معنی ہے: تم مجھے حضور نبی کریم ﷺ کا خطبہ لکھ دو۔

3907۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا يُقْتَلُ مُؤْمِنٌ بِكَافِرٍ وَمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا دُفِعَ إِلَى أَوْلِيَاءِ الْمَقْتُولِ فَإِنْ شَاءُوا قَتَلُوهُ وَإِنْ شَاءُوا أَخَذُوا الدِّيَةَ[1]

حضرت عمرو بن شعیب نے اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا سے اور انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ آپ نے فرمایا: کسی مومن کو کافر کے بدلے نہیں قتل کیا جائے گا اور جس کسی نے کسی مومن کو جان بوجھ کر قتل کر دیا تو اسے مقتول کے اولیاء کے حوالے کر دیا جائے گا۔ پھر اگر وہ چاہیں تو اسے قتل کر دیں اور اگر وہ چاہیں تو دیت لے لیں۔

بَابُ مَنْ يَقْتُلُ بَعْدَ أَخْذِ الدِّيَةِ (اس کا بیان جو دیت لینے کے بعد کسی کو قتل کرے)

3908۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا مَطَرٌ الْوَرَّاقُ وَأَحْسَبُهُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا أُعْفِي مَنْ قَتَلَ بَعْدَ أَخْذِهِ الدِّيَةَ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے دیت لینے کے بعد کسی کو قتل کیا تو میں اسے معاف نہ کروں گا (یعنی اس سے ضرور قصاص لوں گا)۔

1۔ یہ حدیث صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

بَابٌ فِيمَنْ سَقَى رَجُلًا سَمًّا أَوْ أَطْعَمَهُ فَمَاتَ أَيُقَادُ مِنْهُ

اس کا بیان جس نے کسی کو زہر پلائی، یا کھلادی اور وہ مر گیا، کیا اس سے قصاص لیا جائے گا

3909۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبِ بْنِ عَرَبِيٍّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ امْرَأَةً يَهُودِيَّةً أَتَتْ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم بِشَاةٍ مَسْمُومَةٍ فَأَكَلَ مِنْهَا فَجِيءَ بِهَا إِلَى رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم فَسَأَلَهَا عَنْ ذَلِكَ فَقَالَتْ أَرَدْتُ لِأَقْتُلَكَ فَقَالَ مَا كَانَ اللهُ لِيُسَلِّطَكِ عَلَى ذَلِكَ أَوْ قَالَ عَلَيَّ فَقَالُوا أَلَا نَقْتُلُهَا قَالَ لَا فَمَا زِلْتُ أَعْرِفُهَا فِي لَهَوَاتِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی عورت زہر آلود بکری (کا گوشت) لے کر آئی اور آپ ﷺ نے اس سے کچھ کھالیا۔ پس اسے رسول اللہ ﷺ کے پاس لایا گیا اور آپ نے اس کے بارے اس سے پوچھا تو اس نے کہا: میں نے آپ کو قتل کرنے کا ارادہ کیا تھا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تجھے اس پر قدرت نہیں دے گا، یا فرمایا: اللہ تعالیٰ تجھے مجھ پر مسلط نہیں کرے گا۔ تو صحابہ کرام نے عرض کی: کیا ہم اسے قتل نہ کر دیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں۔ حضرت انس کہتے ہیں کہ پھر میں اس زہر کا اثر ہمیشہ رسول اللہ ﷺ کے منہ میں اوپر کی جانب حلق کے قریب دیکھتا رہا۔

3910۔ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ح وَحَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا عَبَّادٌ عَنْ سُفْيَانَ ابْنِ حُسَيْنٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ وَأَبِي سَلَمَةَ قَالَ هَارُونُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ امْرَأَةً مِنَ الْيَهُودِ أَهْدَتْ إِلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم شَاةً مَسْمُومَةً قَالَ فَمَا عَرَضَ لَهَا النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم قَالَ أَبُو دَاوُدَ هَذِهِ أُخْتُ مَرْحَبٍ الْيَهُودِيَّةُ الَّتِي سَمَّتِ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یہود میں سے ایک عورت نے زہر آلود بکری حضور نبی مکرم ﷺ کو بطور ہدیہ دی اور حضور نبی مکرم ﷺ نے اس سے کوئی تعرض نہ کیا۔

ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ یہ مرحب یہودی کی بہن تھی جس نے حضور نبی کریم ﷺ کو زہر کھلایا۔

3911۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ كَانَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ يُحَدِّثُ أَنَّ يَهُودِيَّةً مِنْ أَهْلِ خَيْبَرَ سَمَّتْ شَاةً مَصْلِيَّةً ثُمَّ أَهْدَتْهَا لِرَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم فَأَخَذَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم الذِّرَاعَ فَأَكَلَ مِنْهَا وَأَكَلَ رَهْطٌ مِنْ أَصْحَابِهِ مَعَهُ ثُمَّ قَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم ارْفَعُوا أَيْدِيَكُمْ وَأَرْسَلَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم إِلَى الْيَهُودِيَّةِ فَدَعَاهَا فَقَالَ لَهَا أَسَمَمْتِ هَذِهِ الشَّاةَ قَالَتِ الْيَهُودِيَّةُ مَنْ أَخْبَرَكَ قَالَ أَخْبَرَتْنِي هَذِهِ فِي يَدِي لِلذِّرَاعِ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ فَمَا أَرَدْتِ إِلَى ذَلِكَ قَالَتْ قُلْتُ إِنْ كَانَ نَبِيًّا فَلَنْ يَضُرَّهُ[1] وَإِنْ لَمْ يَكُنْ نَبِيًّا اسْتَرَحْنَا مِنْهُ فَعَفَا عَنْهَا رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم وَلَمْ يُعَاقِبْهَا وَتُوُفِّيَ بَعْضُ أَصْحَابِهِ الَّذِينَ أَكَلُوا مِنَ الشَّاةِ

1۔ دیگر نسخوں میں فلم یضرہ ہے۔

وَاحْتَجَمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى كَاهِلِهِ مِنْ أَجْلِ الَّذِي أَكَلَ مِنَ الشَّاةِ حَجَمَهُ أَبُو هِنْدٍ بِالْقَرْنِ وَالشَّفْرَةِ وَهُوَ مَوْلًى لِبَنِي بَيَاضَةَ مِنَ الْأَنْصَارِ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ[1] أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَهْدَتْ لَهُ يَهُودِيَّةٌ بِخَيْبَرَ شَاةً مَصْلِيَّةً نَحْوَ حَدِيثِ جَابِرٍ قَالَ فَمَاتَ بِشْرُ بْنُ الْبَرَاءِ بْنِ مَعْرُورٍ الْأَنْصَارِيُّ فَأَرْسَلَ إِلَى الْيَهُودِيَّةِ مَا حَمَلَكِ عَلَى الَّذِي صَنَعْتِ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ جَابِرٍ فَأَمَرَ بِهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقُتِلَتْ وَلَمْ يَذْكُرْ أَمْرَ الْحِجَامَةِ

ابن شہاب سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما یہ بیان کر رہے تھے کہ اہل خیبر میں سے ایک یہودیہ عورت نے بھنی ہوئی بکری میں زہر ملایا اور پھر وہ رسول اللہ ﷺ کو بطور ہدیہ پیش کر دی۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اس کا ایک بازو پکڑا اور اس سے کھانے لگے اور آپ کے صحابہ کرام کی جماعت بھی آپ کے ساتھ کھانے لگی۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے انہیں فرمایا: تم اپنے ہاتھ اٹھالو (یعنی کھانا چھوڑ دو) اور آپ ﷺ نے اس یہودیہ کی طرف پیغام بھیجا اور اسے بلایا۔ تو پھر آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تو نے اس بکری میں زہر ملایا ہے؟ تو اس یہودیہ نے کہا: آپ کو کس نے خبر دی ہے؟ آپ نے فرمایا: مجھے اس بازو نے خبر دی ہے جو میرے ہاتھ میں ہے۔ تو اس نے کہا: جی ہاں۔ آپ ﷺ نے پوچھا: تو نے اس سے کیا ارادہ کیا تھا؟ اس نے کہا: میں نے یہ سوچا کہ اگر آپ نبی ہیں تو یہ ہرگز آپ کو نقصان نہ دے گا اور اگر آپ نبی نہیں ہیں تو ہم آپ سے راحت اور سکون پا جائیں گے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے اسے معاف فرما دیا اور اسے کوئی سزا نہ دی اور آپ کے بعض وہ اصحاب جنہوں نے اس بکری سے گوشت کھایا تھا وہ وصال فرما گئے اور رسول اللہ ﷺ نے اس بکری کا گوشت کھانے کی وجہ سے اپنے دونوں کندھوں کے درمیان پچھنے لگوائے۔ ابو ہند نے سینگ اور چھری کے ساتھ آپ کو پچھنے لگائے اور یہ انصار کے قبیلہ بنی بیاضہ کا آزاد کردہ غلام تھا۔

وہب بن بقیہ، خالد نے محمد بن عمرو سے اور انہوں نے ابو سلمہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو خیبر میں ایک یہودی عورت نے بھونی ہوئی بکری بطور ہدیہ پیش کی۔ آگے حدیث جابر کی طرح روایت بیان کی اور اس میں بیان کیا کہ حضرت بشر بن براء بن معرور انصاری رضی اللہ عنہ وصال فرما گئے۔ تو آپ ﷺ نے اس یہودیہ کو بلا بھیجا اور فرمایا: تجھے اس پر کس نے برانگیختہ کیا ہے جو کچھ تو نے کیا ہے؟ پھر آگے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث کی طرح ذکر کی۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اس کے بارے حکم فرمایا اور وہ قتل کر دی گئی اور انہوں نے پچھنے لگوانے کے بارے ذکر نہیں کیا۔

3912۔ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ عَنْ خَالِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَقْبَلُ الْهَدِيَّةَ وَلَا يَأْكُلُ الصَّدَقَةَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ فِي مَوْضِعٍ آخَرَ عَنْ خَالِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَلَمْ يَذْكُرْ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَقْبَلُ الْهَدِيَّةَ وَلَا يَأْكُلُ الصَّدَقَةَ زَادَ فَأَهْدَتْ لَهُ يَهُودِيَّةٌ بِخَيْبَرَ شَاةً مَصْلِيَّةً سَمَّتْهَا فَأَكَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْهَا وَأَكَلَ الْقَوْمُ فَقَالَ ارْفَعُوا أَيْدِيَكُمْ فَإِنَّهَا أَخْبَرَتْنِي أَنَّهَا

1۔ ایک نسخہ میں یہاں عن ابی ہریرۃ بھی ہے۔

مَسْمُومَةً فَمَاتَ بِشْرُ بْنُ الْبَرَاءِ بْنِ مَعْرُورٍ الْأَنْصَارِيُّ فَأَرْسَلَ إِلَى الْيَهُودِيَّةِ مَا حَمَلَكِ عَلَى الَّذِي صَنَعْتِ قَالَتْ إِنْ كُنْتَ نَبِيًّا لَمْ يَضُرَّكَ الَّذِي صَنَعْتُ وَإِنْ كُنْتَ مَلِكًا أَرَحْتُ النَّاسَ مِنْكَ فَأَمَرَ بِهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقُتِلَتْ ثُمَّ قَالَ فِي وَجَعِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ مَا زِلْتُ أَجِدُ مِنَ الْأَكْلَةِ الَّتِي أَكَلْتُ بِخَيْبَرَ فَهَذَا أَوَانُ قَطَعَتْ أَبْهَرِي

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ ہدیہ قبول فرماتے تھے اور صدقہ نہ کھاتے تھے۔

وہب بن بقیہ نے ایک دوسری جگہ خالد عن محمد بن عمرو عن ابی سلمہ کی سند سے حدیث بیان کی ہے اور انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں کیا کہ رسول اللہ ﷺ ہدیہ قبول فرمالیتے تھے اور صدقہ نہ کھاتے تھے اور اس میں یہ زائد ہے کہ ایک یہودی عورت نے خیبر کے مقام پر آپ کو بھنی ہوئی ایک بکری بطور ہدیہ پیش کی اور اس نے اس میں زہر ملا دیا۔ پس رسول اللہ ﷺ نے اس سے کچھ گوشت کھایا اور قوم نے بھی کھایا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے ہاتھ اٹھالو (یعنی کھانا چھوڑ دو) کیونکہ اس نے مجھے بتادیا کہ اس میں زہر ملایا گیا ہے۔ چنانچہ حضرت بشر بن براء بن معرور انصاری رضی اللہ عنہ فوت ہو گئے۔ تو آپ ﷺ نے یہودیہ کو بلا بھیجا اور اسے فرمایا: تجھے کس نے اس پر ابھارا ہے جو کچھ تو نے کیا ہے؟ اس نے کہا: اگر آپ نبی ہیں تو آپ کے لیے وہ نقصان دہ نہیں جو کچھ میں نے کیا ہے اور اگر تم بادشاہ ہو تو میں نے لوگوں کو آپ سے راحت پہنچائی ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اس کے بارے حکم ارشاد فرمایا اور اسے قتل کر دیا گیا۔ پھر آپ ﷺ نے اپنی اس بیماری کے دوران فرمایا جس میں آپ کا وصال ہوا کہ میں ہمیشہ اس کھانے کے سبب تکلیف محسوس کرتا رہا جو میں نے خیبر میں کھایا تھا۔ پس اس وقت اس نے میری شہ رگ کو کاٹ دیا ہے (ابہر ایک رگ ہے۔ بعض نے کہا ہے کہ وہ ہاتھ میں ہے اور بعض نے کہا ہے کہ وہ دل کے اندر گئی ہوئی ہے اور سر سے پاؤں تک سب رگیں اس سے ملی ہوئی ہیں اس کے کٹنے سے آدمی مرجاتا ہے۔ شہ رگ)۔

فائدہ: حضور نبی مکرم ﷺ یہی زہر آلود گوشت کھانے کے سبب شہادت سریہ کے منصب پر فائز ہوئے کیونکہ زہر کے اثرات تادم واپسیں آپ میں موجود رہے۔

3913۔ حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ أُمَّ مُبَشِّرٍ قَالَتْ لِلنَّبِيِّ ﷺ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ مَا يُتَّهَمُ بِكَ يَا رَسُولَ اللهِ فَإِنِّي لَا أَتَّهِمُ بِابْنِي شَيْئًا إِلَّا الشَّاةَ الْمَسْمُومَةَ الَّتِي أَكَلَ مَعَكَ بِخَيْبَرَ وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ وَأَنَا لَا أَتَّهِمُ بِنَفْسِي إِلَّا ذَلِكَ فَهَذَا أَوَانُ قَطَعَتْ أَبْهَرِي قَالَ أَبُو دَاوُد وَرُبَّمَا حَدَّثَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ بِهَذَا الْحَدِيثِ مُرْسَلًا عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَرُبَّمَا حَدَّثَ بِهِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَذَكَرَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَّ مَعْمَرًا كَانَ يُحَدِّثُهُمْ بِالْحَدِيثِ مَرَّةً مُرْسَلًا فَيَكْتُبُونَهُ وَيُحَدِّثُهُمْ مَرَّةً بِهِ فَيُسْنِدُهُ فَيَكْتُبُونَهُ وَكُلٌّ صَحِيحٌ عِنْدَنَا قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ فَلَمَّا قَدِمَ ابْنُ الْمُبَارَكِ عَلَى مَعْمَرٍ أَسْنَدَ لَهُ مَعْمَرٌ أَحَادِيثَ كَانَ يُوقِفُهَا حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا رَبَاحٌ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أُمِّهِ أُمِّ مُبَشِّرٍ قَالَ أَبُو سَعِيدِ بْنُ الْأَعْرَابِيِّ كَذَا قَالَ عَنْ أُمِّهِ وَالصَّوَابُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أُمِّ مُبَشِّرٍ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَذَكَرَ مَعْنَى حَدِيثِ

مَخْلَدِ بْنِ خَالِدٍ نَحْوَ حَدِيثِ جَابِرٍ قَالَ فَمَاتَ بِشْرُ بْنُ الْبَرَاءِ بْنِ مَعْرُورٍ فَأَرْسَلَ إِلَى الْيَهُودِيَّةِ فَقَالَ مَا حَمَلَكِ عَلَى الَّذِي صَنَعْتِ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ جَابِرٍ فَأَمَرَ بِهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقُتِلَتْ وَلَمْ يَذْكُرِ الْحِجَامَةَ[1]

ابن کعب بن مالک نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ ام مبشر نے حضور نبی کریم ﷺ کو اس مرض کے دوران کہا جس میں آپ کا وصال ہوا تھا: یارسول اللہ! ﷺ آپ کے (وصال کے) سبب کسے متہم کیا جائے گا، کیونکہ میں اپنے بیٹے کے لیے تو کسی کو متہم نہیں کرتی سوائے اس زہر آلود کے جو اس نے آپ کے ساتھ خیبر میں کھائی تھی (کہ وہی اس کی موت کا سبب بنی ہے)۔ تو حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: میں بھی سوائے اس کے اپنے بارے میں کسی کو متہم نہیں کرتا۔ پس اس وقت اس نے میری شہ رگ کاٹ دی ہے۔

ابوداؤد نے کہا ہے: بسا اوقات عبدالرزاق نے یہ حدیث معمر عن الزہری عن النبی ﷺ کی سند سے مرسل بیان کی ہے اور کبھی انہوں نے اسے زہری عن عبدالرحمن بن کعب بن مالک سے بیان کیا ہے اور عبدالرزاق نے ذکر کیا ہے کہ معمر ایک بار انہیں مرسل حدیث بیان کرتے ہیں اور وہ اسے لکھ لیتے ہیں اور ایک انہیں وہ حدیث بیان کرتے ہیں اور اسے مسند بیان کرتے ہیں اور وہ اسے لکھتے ہیں: اور ہمارے نزدیک یہ سب صحیح ہے۔

عبدالرزاق نے بیان کیا ہے کہ جب ابن مبارک معمر کے پاس آئے معمر نے ان کی کئی احادیث کو مسند بنایا جنہیں وہ موقوف بیان کرتے تھے۔

احمد بن حنبل، ابراہیم بن خالد، رباح نے معمر عن الزہری عن عبدالرحمن بن عبداللہ بن کعب بن مالک عن امہ ام مبشر کی سند سے بیان کیا ہے۔

ابوسعید بن الاعرابی نے اسی طرح عن امہ کہا ہے اور صحیح عن ابیہ عن ام مبشر ہے کہ وہ حضور نبی مکرم ﷺ کے پاس گئیں۔ اور پھر مخلد بن خالد کی حدیث کی طرح ذکر کی جیسا کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے۔ اس میں کہا: پس حضرت بشر بن براء بن معرور رضی اللہ عنہ فوت ہو گئے تو آپ ﷺ نے یہودیہ کو بلا بھیجا اور اسے فرمایا: تجھے کس نے اس پر ابھارا ہے جو کچھ تو نے کیا ہے۔ آگے جابر کی حدیث کی طرح بیان کی۔ پس رسول اللہ ﷺ نے اس کے بارے حکم دیا اور وہ قتل کر دی گئی۔ انہوں نے اس میں پچھنے لگوانے کا ذکر نہیں کیا۔

بَابُ مَنْ قَتَلَ عَبْدَهُ أَوْ مَثَّلَ بِهِ أَيُقَادُ مِنْهُ

اس کا بیان جو اپنے غلام کو قتل کرے یا اس کا مثلہ کرے تو کیا اس سے قصاص لیا جائے گا

3914- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَنْ قَتَلَ عَبْدَهُ قَتَلْنَاهُ وَمَنْ جَدَعَ عَبْدَهُ جَدَعْنَاهُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ خَصَى عَبْدَهُ

1۔ حدیث نمبر 3912 اور 3913 صرف مطبوعہ بیروت میں ہیں۔

خَصَيْنَاهُ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ حَدِيثِ شُعْبَةَ وَحَمَّادٍ قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ عَنْ هِشَامٍ مِثْلَ حَدِيثِ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ بِإِسْنَادِ شُعْبَةَ مِثْلَهُ زَادَ ثُمَّ إِنَّ الْحَسَنَ نَسِيَ هَذَا الْحَدِيثَ فَكَانَ يَقُولُ لَا يُقْتَلُ حُرٌّ بِعَبْدٍ

حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے اپنے غلام کو قتل کیا ہم اسے قتل کریں گے اور جس نے اپنے غلام کا کوئی عضو (ناک یا کان وغیرہ) کاٹ دیا تو ہم بھی اس کا وہ عضو کاٹ دیں گے۔

محمد بن مثنیٰ، معاذ بن ہشام نے اپنے باپ سے اور انہوں نے قتادہ سے ان کی سند کے ساتھ اسی طرح حدیث بیان کی ہے اور اس میں کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے اپنے غلام کو خصی کیا ہم اسے خصی کر دیں گے۔ پھر آگے شعبہ اور حماد کی حدیث کی مثل بیان کی۔ ابوداؤد نے بیان کیا ہے اور اسے ابوداؤد طیالسی نے ہشام سے حضرت معاذ کی حدیث کی مثل بیان کیا ہے۔

حسن بن علی، سعید بن عامر نے ابن ابی عروبہ سے اور انہوں نے قتادہ سے شعبہ کی اسناد کے ساتھ اسی طرح حدیث بیان کی ہے اور اس میں یہ زائد ہے۔ پھر حسن اس حدیث کو بھول گئے اور وہ یہ کہتے تھے کہ آزاد کو غلام کے بدلے قتل نہیں کیا جائے گا۔

3915۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ الْحَسَنِ قَالَ لَا يُقَادُ الْحُرُّ بِالْعَبْدِ

ہشام نے قتادہ سے اور انہوں نے حسن سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے کہا: غلام کے بدلے آزاد سے قصاص نہیں لیا جائے گا۔

3916۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ تَسْنِيمٍ الْعَتَكِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا سَوَّارٌ أَبُو حَمْزَةَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مُسْتَصْرِخٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ جَارِيَةٌ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ وَيْحَكَ مَا لَكَ قَالَ شَرًّا أَبْصَرَ لِسَيِّدِهِ جَارِيَةً لَهُ فَغَارَ فَجَبَّ مَذَاكِيرَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيَّ بِالرَّجُلِ فَطُلِبَ فَلَمْ يُقْدَرْ عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اذْهَبْ فَأَنْتَ حُرٌّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلَى مَنْ نُصْرَتِي قَالَ عَلَى كُلِّ مُؤْمِنٍ أَوْ قَالَ كُلِّ مُسْلِمٍ قَالَ أَبُو دَاوُد الَّذِي عَتَقَ كَانَ اسْمُهُ رَوْحُ بْنُ دِينَارٍ قَالَ أَبُو دَاوُد الَّذِي جَبَّهُ زِنْبَاعٌ قَالَ أَبُو دَاوُد هَذَا زِنْبَاعٌ أَبُو رَوْحٍ كَانَ مَوْلَى الْعَبْدِ[1]

حضرت عمرو بن شعیب نے اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے بتایا: ایک آدمی چیختے چلاتے حضور نبی مکرم ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا: یارسول اللہ! ﷺ اس کی ایک لونڈی تھی۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تجھ پر افسوس ہے، تجھے کیا ہوا ہے؟ اس نے عرض کی: بہت ظلم ہوا ہے۔ اس نے اپنے آقا کی ایک لونڈی کو دیکھا تو وہ غیرت میں آ گیا اور اس نے اس کا ذکر کاٹ دیا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس آدمی کو میرے پاس بلا لاؤ، پس اسے تلاش کیا گیا لیکن اس پر قدرت نہ ہوئی (یعنی اسے حاضر نہ کیا جا سکا)۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا: جا تو آزاد ہے۔ اس نے عرض

1۔ قال ابوداؤد الخ صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

کی: یارسول اللہ! ﷺ (اگر اس نے مجھے اذیت پہنچائی) تو میرا معاون و مددگار کون ہوگا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہر مومن، یا فرمایا: ہر مسلمان اس پر تیرا مددگار ہے۔ ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ جس نے اس کو آزاد کیا اس کا نام روح بن دینار تھا اور جس نے اس کا ذکر کا تا اس کا نام زنباع تھا۔ ابوداؤد نے کہا: یہ زنباع ابوروح غلام کا آقا تھا۔

بَابُ الْقَتْلِ بِالْقَسَامَةِ (قاتل نامعلوم ہو تو لوگوں سے قسم لینے کا بیان)

3917۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ وَرَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ أَنَّ مُحَيِّصَةَ بْنَ مَسْعُودٍ وَعَبْدَ اللهِ بْنَ سَهْلٍ انْطَلَقَا قِبَلَ خَيْبَرَ فَتَفَرَّقَا فِي النَّخْلِ فَقُتِلَ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَهْلٍ فَاتَّهَمُوا الْيَهُودَ فَجَاءَ أَخُوهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَهْلٍ وَابْنَا عَمِّهِ حُوَيِّصَةُ وَمُحَيِّصَةُ فَأَتَوُا النَّبِيَّ ﷺ فَتَكَلَّمَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ فِي أَمْرِ أَخِيهِ وَهُوَ أَصْغَرُهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْكُبْرَ الْكُبْرَ أَوْ قَالَ لِيَبْدَأِ الْأَكْبَرُ فَتَكَلَّمَا فِي أَمْرِ صَاحِبِهِمَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُقْسِمُ خَمْسُونَ مِنْكُمْ عَلَى رَجُلٍ مِنْهُمْ فَيُدْفَعُ بِرُمَّتِهِ قَالُوا أَمْرٌ لَمْ نَشْهَدْهُ كَيْفَ نَحْلِفُ قَالَ فَتُبَرِّئُكُمْ يَهُودُ بِأَيْمَانِ خَمْسِينَ مِنْهُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ قَوْمٌ كُفَّارٌ قَالَ فَوَدَاهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ قِبَلِهِ قَالَ سَهْلٌ دَخَلْتُ مِرْبَدًا لَهُمْ يَوْمًا فَرَكَضَتْنِي نَاقَةٌ مِنْ تِلْكَ الْإِبِلِ رَكْضَةً بِرِجْلِهَا قَالَ حَمَّادٌ هَذَا أَوْ نَحْوَهُ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ وَمَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ فِيهِ أَتَحْلِفُونَ خَمْسِينَ يَمِينًا وَتَسْتَحِقُّونَ دَمَ صَاحِبِكُمْ أَوْ قَاتِلِكُمْ وَلَمْ يَذْكُرْ بِشْرٌ دَمًا وَقَالَ عَبْدَةُ[1] عَنْ يَحْيَى كَمَا قَالَ حَمَّادٌ وَرَوَاهُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ يَحْيَى فَبَدَأَ بِقَوْلِهِ تُبَرِّئُكُمْ يَهُودُ بِخَمْسِينَ يَمِينًا يَحْلِفُونَ وَلَمْ يَذْكُرِ الِاسْتِحْقَاقَ قَالَ أَبُو دَاوُد وَهَذَا وَهْمٌ مِنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ

حضرت سہل بن ابی حثمہ اور حضرت رافع بن خدیج دونوں سے روایت ہے کہ محیصہ بن مسعود اور عبداللہ بن سہل دونوں خیبر کی طرف گئے اور پھر نخلستان میں علیحدہ علیحدہ ہو گئے اور عبداللہ بن سہل قتل ہو گئے۔ تو انہوں نے یہود پر الزام عائد کیا (کہ وہ ان کے قاتل ہیں)۔ چنانچہ عبداللہ کا بھائی عبدالرحمن بن سہل اور ان کے چچا کے دو بیٹے حویصہ اور محیصہ سب حضور نبی مکرم ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور عبدالرحمن نے اپنے بھائی کے بارے گفتگو شروع کی اور وہ ان میں سب سے چھوٹا تھا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بڑے کو پہلے بات کرنے دو، یا فرمایا: بڑے کو بات کا آغاز کرنا چاہیے۔ لہٰذا پھر ان دونوں نے اپنے ساتھی کے بارے میں گفتگو کی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے پچاس آدمی ان (یہود) کے ایک آدمی کے خلاف قسم دیں گے (کہ ہمارا قاتل یہ ہے) تو اسے اس کے گلے کی رسی سمیت حوالے کر دیا جائے گا۔ تو انہوں نے عرض کی: یہ ایسا معاملہ ہے جسے ہم نے دیکھا نہیں تو پھر ہم کیسے قسم کھا سکتے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: پھر یہودی اپنے پچاس افراد کی قسموں کے ساتھ تمہارے سامنے اپنی برأت کا اظہار کریں گے۔ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ وہ کافر قوم ہے (وہ جھوٹی قسمیں کھا لیں گے)۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر آپ ﷺ نے اپنی جانب سے ان کی دیت ادا فرما دی۔ سہل نے بیان کیا ہے

1۔ ایک نسخہ میں عبدۃ کے بجائے عُیَیْنَۃ ہے۔

کہ میں ایک اونٹوں کے باڑے میں گیا تو ان اونٹوں میں سے ایک اونٹنی نے مجھے اپنی ٹانگ سختی سے ماری۔ حماد نے کہا: یہی ہے یا اسی طرح ہے۔ ابوداؤد نے بیان کیا کہ اسے بشر بن مفضل اور مالک نے یحییٰ بن سعید سے روایت کیا ہے اور اس میں کہا ہے: کیا تم پچاس قسمیں اٹھاؤ گے کہ اس کے ساتھ تم اپنے ساتھی کے خون یا اپنے قاتل کے مستحق ہو جاؤ۔ بشر نے لفظ دم ذکر نہیں کیا اور عبدہ نے یحییٰ سے اسی طرح بیان کیا ہے جیسا کہ حماد نے بیان کیا ہے اور اسے ابن عیینہ نے یحییٰ سے روایت کیا ہے اور اس قول سے آغاز کیا ہے کہ یہود پچاس قسموں کے ساتھ تمہارے سامنے براءت ظاہر کریں گے۔ وہ قسمیں اٹھائیں گے اور انہوں نے استحقاق کا ذکر نہیں کیا۔ ابوداؤد نے کہا ہے: یہ ابن عیینہ کا وہم ہے۔

فائدہ: قسامہ سے مراد یہ ہے کہ اگر کسی محلہ یا کسی جگہ سے کوئی مقتول پایا جائے جس کا قاتل معلوم نہ ہو تو اہل محلہ یا اس جگہ کے قریب رہنے والے پچاس افراد سے قسم لی جائے گی کہ نہ انہوں نے اسے قتل کیا ہے اور نہ انہیں قاتل کا علم ہے اور یہ وہ افراد ہوں گے جنہیں مقتول کا ولی انتخاب کرے گا۔ اگر انہوں نے قسم اٹھا دی تو پھر اہل محلہ پر اس کی دیت ہوگی۔ اس میں مقتول کے ولی سے قسم نہیں لی جائے گی۔ یہ احناف کا موقف ہے جب کہ امام شافعی اور امام احمد کا موقف یہ ہے کہ پہلے مشتبہ کے بارے میں مقتول کے اولیاء سے پچاس قسمیں لی جائیں گی۔ اگر وہ انکار کریں تو پھر براءت کی قسمیں اہل محلہ پر ہوں گی اور اگر وہ قسم اٹھا دیں تو پھر ان پر مواخذہ نہ ہوگا۔ واللہ اعلم

3918۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي لَيْلَى بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَهْلٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ هُوَ وَرِجَالٌ مِنْ كُبَرَاءِ قَوْمِهِ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ سَهْلٍ وَمُحَيِّصَةَ خَرَجَا إِلَى خَيْبَرَ مِنْ جَهْدٍ أَصَابَهُمْ فَأُتِيَ مُحَيِّصَةُ فَأُخْبِرَ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ سَهْلٍ قَدْ قُتِلَ وَطُرِحَ فِي فَقِيرٍ أَوْ عَيْنٍ فَأَتَى يَهُودَ فَقَالَ أَنْتُمْ وَاللهِ قَتَلْتُمُوهُ قَالُوا وَاللهِ مَا قَتَلْنَاهُ فَأَقْبَلَ حَتَّى قَدِمَ عَلَى قَوْمِهِ فَذَكَرَ لَهُمْ ذَلِكَ ثُمَّ أَقْبَلَ هُوَ وَأَخُوهُ حُوَيِّصَةُ وَهُوَ أَكْبَرُ مِنْهُ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَهْلٍ فَذَهَبَ مُحَيِّصَةُ لِيَتَكَلَّمَ وَهُوَ الَّذِي كَانَ بِخَيْبَرَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ كَبِّرْ كَبِّرْ يُرِيدُ السِّنَّ فَتَكَلَّمَ حُوَيِّصَةُ ثُمَّ تَكَلَّمَ مُحَيِّصَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِمَّا أَنْ يَدُوا صَاحِبَكُمْ وَإِمَّا أَنْ يُؤْذَنُوا بِحَرْبٍ فَكَتَبَ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِذَلِكَ فَكَتَبُوا إِنَّا وَاللهِ مَا قَتَلْنَاهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِحُوَيِّصَةَ وَمُحَيِّصَةَ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ أَتَحْلِفُونَ وَتَسْتَحِقُّونَ دَمَ صَاحِبِكُمْ قَالُوا لَا قَالَ فَتَحْلِفُ لَكُمْ يَهُودُ قَالُوا لَيْسُوا مُسْلِمِينَ فَوَدَاهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ عِنْدِهِ فَبَعَثَ إِلَيْهِمْ مِائَةَ نَاقَةٍ حَتَّى أُدْخِلَتْ عَلَيْهِمُ الدَّارَ قَالَ سَهْلٌ لَقَدْ رَكَضَتْنِي مِنْهَا نَاقَةٌ حَمْرَاءُ

ابولیلیٰ بن عبداللہ بن عبدالرحمن بن سہل نے سہل بن ابی حثمہ سے روایت کیا ہے کہ سہل اور اس کی قوم کے بڑے لوگوں نے اسے بتایا ہے کہ عبداللہ بن سہل اور محیصہ اپنی کسی تکلیف اور مصیبت کے سبب خیبر کی طرف گئے پھر محیصہ کو لایا گیا اور انہیں بتایا گیا کہ عبداللہ بن سہل قتل کر دیے گئے ہیں اور انہیں کنوئیں یا چشمے میں پھینک دیا گیا ہے۔ چنانچہ وہ یہود کے پاس آئے اور کہا: قسم بخدا! تمہیں نے انہیں قتل کیا ہے۔ یہودیوں نے کہا: قسم بخدا! ہم نے اسے قتل نہیں کیا۔ پس وہ آئے یہاں تک کہ اپنی قوم

کے پاس آ پہنچے اور ان کے سامنے اس کا تذکرہ کیا پھر وہ، ان کا بڑا بھائی حویصہ اور عبد الرحمن بن سہل سب (حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس) حاضر خدمت ہوئے۔ پس محیصہ نے (اس قتل کے بارے میں) کلام شروع کی جو کہ خیبر میں ہوا تھا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا: بڑے کا احترام کر، بڑے کا احترام کر (اور اسے پہلے گفتگو کرنے دے۔ گویا یہ حسین تربیت کا حصہ ہے کہ جب ایک مجلس میں چھوٹے بڑے افراد موجود ہوں تو کلام کا آغاز بڑوں کو کرنا چاہیے اور چھوٹوں کو ان کے احترام میں انہیں بات کا موقع فراہم کرنا چاہیے)۔ آپ کی مراد عمر کا لحاظ رکھنا تھا۔ چنانچہ پھر حویصہ نے گفتگو کی اور پھر محیصہ نے گفتگو کی۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ تمہارے ساتھی کی دیت ادا کریں گے یا پھر انہیں جنگ کی دعوت دی جائے گی۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اس بارے میں ان کی طرف خط لکھا تو انہوں نے آپ کی طرف لکھ بھیجا۔ قسم بخدا! ہم نے اسے قتل نہیں کیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے حویصہ، محیصہ اور عبد الرحمن کو کہا: کیا تم قسم کھاتے ہو تا کہ تم اپنے مقتول کے خون کے مستحق ہو جاؤ۔ انہوں نے عرض کی: نہیں۔ پھر آپ نے فرمایا: پھر یہودی تمہارے لیے قسم کھائیں گے۔ تو انہوں نے عرض کی: وہ مسلمان نہیں ہیں (وہ قسم اٹھانے سے گریز نہ کریں گے)۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے اسے اپنی جانب سے دیت ادا کر دی اور ان کی طرف سو اونٹ بھیج دیے حتیٰ کہ وہ ان کے گھر میں داخل کر دیے گئے۔ سہل نے بیان کیا: انہی میں سے ایک سرخ اونٹنی نے مجھے لات ماری۔

3919۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ وَكَثِيرُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا ح وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ بْنِ سُفْيَانَ أَخْبَرَنَا الْوَلِيدُ عَنْ أَبِي عَمْرٍو عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَتَلَ بِالْقَسَامَةِ رَجُلًا مِنْ بَنِي نَصْرِ بْنِ مَالِكٍ بِبَحْرَةِ الرُّغَاءِ عَلَى شَطِّ لِيَّةِ الْبَحْرَةِ قَالَ الْقَاتِلُ وَالْمَقْتُولُ مِنْهُمْ وَهَذَا لَفْظُ مَحْمُودٍ بِبَحْرَةٍ أَقَامَهُ مَحْمُودٌ وَحْدَهُ عَلَى شَطِّ لِيَّةٍ

حضرت عمرو بن شعیب نے اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا سے اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت بیان کی ہے کہ آپ ﷺ نے قسامت کے ذریعے بنی نصر بن مالک کے ایک آدمی کو بحرۃ الرغا میں لیۃ البحرہ کے کنارے قتل کیا۔ راوی کہتا ہے کہ قاتل اور مقتول دونوں اسی قبیلہ سے تھے۔ یہ بحرۃ کے الفاظ محمود کے ہیں اور اس نے اکیلے علی شط لیۃ ذکر کیا ہے۔

فائدہ: معجم البلدان میں ہے کہ بحرۃ الرغا طائف کے مضافات میں لیہ کے قریب ایک جگہ ہے۔ ابن اسحاق نے کہا ہے کہ رسول اللہ ﷺ حنین سے واپسی پر نخلۃ الیمانیہ، پھر قرن، پھر ملیح اور پھر بحرۃ الرغا تشریف لائے۔ وہاں آپ نے ایک مسجد بنائی اور اس میں نماز ادا فرمائی اور بحرۃ الرغا میں ایک قتل کا قصاص لیا اور یہی پہلا قصاص ہے جو اسلام میں لیا گیا کہ بنی لیث کے ایک آدمی نے بنی ہذیل کے آدمی کو قتل کیا تو اسے قصاصاً قتل کر دیا گیا اور لیۃ البحرہ بھی طائف کے نواح میں واقع ہے۔ واللہ اعلم (بذل المجہود ص39 ج18)

بَابٌ فِي تَرْكِ الْقَوَدِ بِالْقَسَامَةِ (قسامہ کے سبب قصاص ترک ہونے کا بیان)

3920۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّبَّاحِ الزَّعْفَرَانِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُبَيْدٍ الطَّائِيُّ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ زَعَمَ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ سَهْلُ بْنُ أَبِي حَثْمَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ نَفَرًا مِنْ قَوْمِهِ انْطَلَقُوا إِلَى خَيْبَرَ

فَتَفَرَّقُوا فِيهَا فَوَجَدُوا أَحَدَهُمْ قَتِيلًا فَقَالُوا لِلَّذِينَ وَجَدُوهُ عِنْدَهُمْ قَتَلْتُمْ صَاحِبَنَا فَقَالُوا مَا قَتَلْنَاهُ وَلَا عَلِمْنَا قَاتِلًا فَانْطَلَقْنَا إِلَى نَبِيِّ اللهِ ﷺ قَالَ فَقَالَ لَهُمْ تَأْتُونِي بِالْبَيِّنَةِ عَلَى مَنْ قَتَلَ هَذَا قَالُوا مَا لَنَا بَيِّنَةٌ قَالَ فَيَحْلِفُونَ لَكُمْ قَالُوا لَا نَرْضَى بِأَيْمَانِ الْيَهُودِ فَكَرِهَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ أَنْ يُبْطِلَ دَمَهُ فَوَدَاهُ مِائَةً مِنْ إِبِلِ الصَّدَقَةِ

بشیر بن یسار سے روایت ہے کہ ان کا خیال ہے انصار میں سے ایک آدمی جسے سہل بن ابی حثمہ کہا جاتا ہے اس نے بتایا ہے کہ اس قوم کے کچھ افراد خیبر کی طرف چلے اور وہاں پہنچ کر متفرق ہو گئے۔ پھر انہوں نے ایک کو مقتول پایا تو انہوں نے ان لوگوں کو کہا جن کے قریب اسے پایا تھا کہ تم نے ہمارے اس ساتھی کو قتل کیا ہے۔ تو انہوں نے کہا: نہ ہم نے اسے قتل کیا ہے اور نہ ہمیں قتل کے بارے میں علم ہے۔ چنانچہ ہم حضور نبی مکرم ﷺ کے پاس حاضر ہوئے۔ راوی کہتا ہے کہ آپ ﷺ نے انہیں فرمایا: تم میرے پاس اس کے خلاف گواہ لے آؤ جس نے اسے قتل کیا ہے۔ تو انہوں نے عرض کی: ہمارے پاس گواہ نہیں ہیں۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: پھر وہ تمہیں (اپنی براءت کی) قسم دے دیں گے۔ انہوں نے عرض کی: ہم یہودیوں کی قسم پر راضی نہیں ہیں۔ تو حضور نبی کریم ﷺ نے یہ ناپسند کیا کہ اس کے خون کو ضائع کر دیں۔ چنانچہ آپ نے صدقہ کے اونٹوں میں سے سو اونٹ اس کی دیت ادا کر دی۔

3921۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ رَاشِدٍ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي حَيَّانَ التَّيْمِيِّ حَدَّثَنَا عَبَايَةُ بْنُ رِفَاعَةَ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ أَصْبَحَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ مَقْتُولًا بِخَيْبَرَ فَانْطَلَقَ أَوْلِيَاؤُهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَذَكَرُوا ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ لَكُمْ شَاهِدَانِ يَشْهَدَانِ عَلَى قَتْلِ صَاحِبِكُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ لَمْ يَكُنْ ثَمَّ أَحَدٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَإِنَّمَا هُمْ يَهُودُ وَقَدْ يَجْتَرِئُونَ عَلَى أَعْظَمَ مِنْ هَذَا قَالَ فَاخْتَارُوا مِنْهُمْ خَمْسِينَ فَاسْتَحْلِفُوهُمْ فَأَبَوْا فَوَدَاهُ النَّبِيُّ ﷺ مِنْ عِنْدِهِ

حضرت رافع بن خدیج نے بیان کیا ہے کہ انصار کا ایک آدمی خیبر میں قتل ہو گیا تو اس کے ورثاء حضور نبی مکرم ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور اس کا ذکر کیا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تمہارے پاس دو گواہ ہیں جو تمہارے ساتھی کے قتل پر شہادت دیتے ہوں۔ انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ وہاں مسلمانوں میں سے کوئی ایک بھی سکونت پذیر نہیں، وہاں صرف یہودی ہیں اور وہ اس سے بڑے کام کی بھی جرأت کر سکتے ہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم ان میں سے پچاس افراد چن لو اور ان سے قسم لے لو۔ لیکن انہوں نے انکار کر دیا۔ (مقصود یہ تھا کہ وہ کافر ہیں وہ جھوٹی قسمیں اٹھانے سے ذرا گریز نہ کریں گے)۔ پھر حضور نبی مکرم ﷺ نے اپنی جانب سے اس کی دیت ادا کر دی۔

3922۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ يَحْيَى الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ بُجَيْدٍ قَالَ إِنَّ سَهْلًا وَاللهِ أَوْهَمَ الْحَدِيثَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَتَبَ إِلَى يَهُودَ أَنَّهُ قَدْ وُجِدَ بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ قَتِيلٌ فَدُوهُ فَكَتَبُوا يَحْلِفُونَ بِاللهِ خَمْسِينَ يَمِينًا مَا قَتَلْنَاهُ وَلَا عَلِمْنَا قَاتِلًا قَالَ فَوَدَاهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ عِنْدِهِ بِمِائَةِ نَاقَةٍ

عبدالرحمن بن بجید نے بیان کیا ہے کہ قسم بخدا! سہل کو حدیث میں وہم ہوا ہے (صحیح بات اس طرح ہے) کہ رسول اللہ

ﷺ نے یہود کی طرف لکھا کہ تمہارے درمیان ایک مقتول پایا گیا ہے، تم اس کی دیت ادا کرو۔ تو انہوں نے (جواب) لکھا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی پچاس قسمیں کھاتے ہیں کہ نہ ہم نے اسے قتل کیا ہے اور نہ ہمیں اس کے قاتل کا علم ہے۔ تب رسول اللہ ﷺ نے اپنی طرف سے سو اونٹوں کے ساتھ دیت ادا کر دی۔

3923۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَسُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ رِجَالٍ مِنَ الْأَنْصَارِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِلْيَهُودِ وَبَدَأَ بِهِمْ يَحْلِفُ مِنْكُمْ خَمْسُونَ رَجُلًا فَأَبَوْا فَقَالَ لِلْأَنْصَارِ اسْتَحِقُّوا قَالُوا نَحْلِفُ عَلَى الْغَيْبِ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَجَعَلَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ دِيَةً عَلَى يَهُودَ لِأَنَّهُ وُجِدَ بَيْنَ أَظْهُرِهِمْ

ابوسلمہ بن عبدالرحمن اور سلیمان بن یسار نے انصار کے کچھ لوگوں سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے یہود کو فرمایا اور ان سے آغاز کیا کہ تم میں سے پچاس آدمی قسم اٹھائیں گے تو انہوں نے انکار کر دیا۔ پھر آپ ﷺ نے انصار کو فرمایا کہ تم اپنا حق ثابت کرو (یعنی تم قسمیں اٹھاؤ کہ تمہارا قاتل فلاں یہودی ہے)۔ انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ کیا ہم دیکھے بغیر ہی قسم اٹھا دیں (یعنی ہم نے کسی کو دیکھا تو ہے نہیں پھر قسم کس طرح اٹھا دیں)۔ تو پھر رسول اللہ ﷺ نے دیت یہود پر ڈال دی کیونکہ مقتول انہیں کے درمیان پایا گیا تھا۔

بَابُ يُقَادُ مِنَ الْقَاتِلِ (قاتل سے قصاص لیے جانے کا بیان)

3924۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ جَارِيَةً وُجِدَتْ قَدْ رُضَّ رَأْسُهَا بَيْنَ حَجَرَيْنِ فَقِيلَ لَهَا مَنْ فَعَلَ بِكِ هَذَا أَفُلَانٌ أَفُلَانٌ حَتَّى سُمِّيَ الْيَهُودِيُّ فَأَوْمَتْ بِرَأْسِهَا فَأُخِذَ الْيَهُودِيُّ فَاعْتَرَفَ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُرَضَّ رَأْسُهُ بِالْحِجَارَةِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک لڑکی پائی گئی اس حال میں کہ اس کا سر دو پتھروں کے درمیان کوٹ دیا گیا تھا۔ تو اس سے پوچھا گیا: تیرے ساتھ یہ کس نے کیا ہے، کیا فلاں نے؟ کیا فلاں نے؟ یہاں تک کہ ایک یہودی کا نام لیا گیا تو اس نے اپنے سر سے اشارہ کیا (کہ ہاں) پس وہ یہودی پکڑا گیا اور اس نے اعتراف کر لیا۔ تب رسول اللہ ﷺ نے حکم ارشاد فرمایا کہ اس کا سر پتھر کے ساتھ کوٹ دیا جائے۔

3925۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ يَهُودِيًّا قَتَلَ جَارِيَةً مِنَ الْأَنْصَارِ عَلَى حُلِيٍّ لَهَا ثُمَّ أَلْقَاهَا فِي قَلِيبٍ وَرَضَخَ رَأْسَهَا بِالْحِجَارَةِ فَأُخِذَ فَأُتِيَ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ فَأَمَرَ بِهِ أَنْ يُرْجَمَ حَتَّى يَمُوتَ فَرُجِمَ حَتَّى مَاتَ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ أَيُّوبَ نَحْوَهُ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی نے انصار کی ایک لڑکی کو زیورات کی وجہ سے قتل کر دیا اور پھر اسے ایک کنوئیں میں پھینک دیا اور اس کا سر پتھر کے ساتھ کچل دیا۔ پس وہ پکڑا گیا اور اسے حضور نبی کریم ﷺ کے پاس لایا گیا تو آپ ﷺ نے اس کے بارے حکم فرمایا کہ اسے رجم کیا جائے یہاں تک کہ وہ مر جائے۔ پس اسے رجم کر دیا یہاں تک کہ وہ مر گیا۔

ابوداؤد نے کہا ہے: اسے ابن جریج نے ایوب سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

3926۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ جَدِّهِ أَنَسٍ أَنَّ جَارِيَةً كَانَ عَلَيْهَا أَوْضَاحٌ لَهَا فَرَضَخَ رَأْسَهَا يَهُودِيٌّ بِحَجَرٍ فَدَخَلَ عَلَيْهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ وَبِهَا رَمَقٌ فَقَالَ لَهَا مَنْ قَتَلَكِ فُلَانٌ قَتَلَكِ فَقَالَتْ لَا بِرَأْسِهَا قَالَ مَنْ قَتَلَكِ فُلَانٌ قَتَلَكِ قَالَتْ لَا بِرَأْسِهَا قَالَ فُلَانٌ قَتَلَكِ قَالَتْ نَعَمْ بِرَأْسِهَا فَأَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقُتِلَ بَيْنَ حَجَرَيْنِ

ہشام بن زید نے اپنے دادا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ لڑکی زیورات پہنے ہوئے تھی۔ پس ایک یہودی نے پتھر سے اس کا سر کچل دیا۔ رسول اللہ ﷺ اس کے پاس تشریف لے گئے اور ابھی اس میں حیات باقی تھی۔ تو آپ ﷺ نے اس سے پوچھا: تجھے کس نے قتل کیا ہے؟ کیا فلاں نے تجھے قتل کیا ہے؟ اس نے عرض کی: نہیں۔ اس نے اپنا سر ہلایا پھر آپ نے فرمایا: تجھے کس نے قتل کیا ہے کیا فلاں نے تجھے قتل کیا ہے؟ اس نے سر ہلا کر کہا: نہیں۔ پھر آپ نے پوچھا: کیا فلاں نے تجھے قتل کیا ہے؟ اس نے سر ہلا کر کہا: جی ہاں۔ تو پھر رسول اللہ ﷺ نے اس کے بارے میں حکم دیا اور دو پتھروں سے قتل کر دیا گیا۔

فائدہ: طریقہ قصاص میں علماء کے مابین اختلاف ہے۔ امام مالک فرماتے ہیں کہ جس شے سے جس طرح قاتل نے مقتول کو قتل کیا اسی طرح اسی شے سے قصاص لیا جائے گا۔ گلا گھونٹ کر یا غرق کر کے وغیرہ حتیٰ کہ امام شافعی نے کہا کہ اگر عمداً قاتل نے اسے آگ میں ڈالا یہاں تک کہ وہ مر گیا تو اسی طرح اس کے ساتھ کیا جائے گا۔ جبکہ امام اعظم ابوحنیفہ اور آپ کے اصحاب کا موقف یہ ہے کہ جملہ صورتوں میں قصاص صرف تلوار سے لیا جائے گا اور اس کی دلیل وہ حدیث ہے جو امام طحاوی نے نعمان سے نقل کی ہے کہ حضور نے فرمایا: لا قود الا بالسیف۔

بَابُ أَيُقَادُ الْمُسْلِمُ بِالْكَافِرِ

(اس کا بیان کہ کیا کافر کے بدلے مسلمان سے قصاص لیا جائے گا)

3927۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَمُسَدَّدٌ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ قَالَ انْطَلَقْتُ أَنَا وَالْأَشْتَرُ إِلَى عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامِ فَقُلْنَا هَلْ عَهِدَ إِلَيْكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ شَيْئًا لَمْ يَعْهَدْهُ إِلَى النَّاسِ عَامَّةً قَالَ لَا إِلَّا مَا فِي كِتَابِي هَذَا قَالَ مُسَدَّدٌ قَالَ فَأَخْرَجَ كِتَابًا وَقَالَ أَحْمَدُ كِتَابًا مِنْ قِرَابِ سَيْفِهِ فَإِذَا فِيهِ الْمُؤْمِنُونَ تَكَافَأُ دِمَاؤُهُمْ وَهُمْ يَدٌ عَلَى مَنْ سِوَاهُمْ وَيَسْعَى بِذِمَّتِهِمْ أَدْنَاهُمْ أَلَا لَا يُقْتَلُ مُؤْمِنٌ بِكَافِرٍ وَلَا ذُو عَهْدٍ فِي عَهْدِهِ مَنْ أَحْدَثَ حَدَثًا فَعَلَى نَفْسِهِ وَمَنْ أَحْدَثَ حَدَثًا أَوْ آوَى مُحْدِثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ قَالَ مُسَدَّدٌ عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ فَأَخْرَجَ كِتَابًا حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ذَكَرَ نَحْوَ

حَدِيثِ عَلِيٍّ زَادَ فِيهِ وَيُجِيرُ عَلَيْهِمْ أَقْصَاهُمْ وَيَرُدُّ مُشِدُّهُمْ عَلَى مُضْعِفِهِمْ وَمُتَسَرِّيهِمْ عَلَى قَاعِدِهِمْ

قیس بن عباد نے بیان کیا ہے کہ میں اور اشتر (مالک بن حارث المعروف بالاشتر) حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور ہم نے کہا: کیا رسول اللہ ﷺ نے آپ کو کوئی ایسی چیز عطا کی ہے جو آپ ﷺ نے عام لوگوں کو نہ عطا کی ہو۔ انہوں نے فرمایا: نہیں۔ مگر وہی جو میری اس کتاب میں ہے۔ مسدد نے کہا ہے کہ پھر آپ نے ایک کتاب نکالی اور احمد نے کہا ہے کہ پھر آپ نے ایک کتاب (تحریر) اپنی تلوار کی نیام سے نکالی۔ تو اس میں یہ تھا کہ تمام مومنین کا خون ایک دوسرے کے مساوی ہے (اس اعتبار سے کسی کو دوسرے پر فضیلت نہیں) اور وہ ان کے خلاف ایک دوسرے کے معاون ہیں جو ان کے سوا کسی اور دین پر ہیں اور ان کے ادنیٰ بھی اپنی ذمہ داری کو ادا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ خبردار! سن لو کسی مومن کو کافر کے بدلے قتل نہیں کیا جائے گا اور نہ ہی کسی ذمی کو اپنے عہد کے دوران (کافر کے بدلے قتل کیا جائے گا)۔ جس کسی نے کوئی نئی چیز (دین میں) داخل کی تو اس کا وبال اسی پر ہوگا اور جس نے بدعت کا آغاز کیا یا کسی بدعتی کو پناہ دی تو اس پر اللہ تعالیٰ، ملائکہ اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔

مسدد نے کہا ہے: ابن ابی عروبہ سے روایت ہے پس آپ نے ایک کتاب نکالی۔

عبیداللہ بن عمر، ہشیم نے یحییٰ بن سعید عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ کی سند سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آگے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی حدیث کی طرح ذکر کی۔ اس میں یہ زائد ہے اور ان میں سے دور رہنے والا پناہ دے سکتا ہے اور ان کے طاقتور اپنے کمزوروں کی طرف اور جنگ میں حصہ لینے والے لشکر میں بیٹھے رہنے والوں کی طرف رجوع کریں گے۔ (مراد یہ ہے کہ یہ سب مال غنیمت کی تقسیم کے وقت برابر ہوں گے۔ کسی کو اس کی سواری اعلیٰ ہونے کی وجہ سے یا طاقتور ہونے کی وجہ سے زیادہ حصہ نہیں دیا جائے گا اور نہ ہی کسی کو کمزور ہونے کی وجہ سے یا لشکر کی صفوں میں بیٹھے رہنے کی وجہ سے اس کا حصہ کم کیا جائے گا۔ واللہ اعلم)۔

بَابٌ فِي مَنْ وَجَدَ مَعَ أَهْلِهِ رَجُلًا أَيَقْتُلُهُ

اس کا بیان کہ جو کوئی اپنی بیوی کے پاس کسی آدمی کو پائے تو کیا اسے قتل کر دے؟

3928۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ نَجْدَةَ الْحَوْطِيُّ الْمَعْنَى وَاحِدٌ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ الرَّجُلُ يَجِدُ مَعَ امْرَأَتِهِ[1] رَجُلًا أَيَقْتُلُهُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا قَالَ سَعْدٌ بَلَى وَالَّذِي أَكْرَمَكَ بِالْحَقِّ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ اسْمَعُوا إِلَى مَا يَقُولُ سَيِّدُكُمْ قَالَ عَبْدُ الْوَهَّابِ إِلَى مَا يَقُولُ سَعْدٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ اگر ایک آدمی اپنی بیوی کے ساتھ کسی مرد کو پائے تو کیا وہ اسے قتل کر دے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نہیں۔ حضرت سعد نے عرض کی:

1۔ ایک نسخہ میں مَعَ أَهْلِهِ ہے۔

کیوں نہیں، قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ عزت عطا فرمائی ہے! (اسے بلا تاخیر قتل کر دینا چاہیے) تو حضور نبی کریم علیہ السلام نے فرمایا: سنو اس بات کو جو کچھ تمہارا سردار کہہ رہا ہے۔ عبدالوہاب نے یہ الفاظ ذکر کیے ہیں۔ الی مایقول سعد۔

فائدہ: حضرت سعد کی مراد حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قول کی مخالفت نہیں بلکہ فقط ان جذبات کا اظہار ہے جو ایسی حالت میں ہوا کرتے ہیں۔ واللہ اعلم

3929۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ قَالَ لِرَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم أَرَأَيْتَ لَوْ وَجَدْتُ مَعَ امْرَأَتِي رَجُلًا أُمْهِلُهُ حَتَّى آتِيَ بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ قَالَ نَعَمْ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ علیہ السلام سے عرض کی: آپ کا کیا خیال ہے اگر میں اپنی بیوی کے ساتھ کسی آدمی کو پاؤں تو میں اسے اتنی مہلت دوں، یہاں تک کہ میں چار گواہ لے آؤں۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں۔

بَابُ الْعَامِلِ يُصَابُ عَلَى يَدَيْهِ خَطَأً

(اگر عامل زکوٰۃ کے ہاتھ سے کوئی خطا زخم لگے تو اس کا بیان)

3930۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رضی الله عنہ أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم بَعَثَ أَبَا جَهْمِ بْنَ حُذَيْفَةَ مُصَدِّقًا فَلَاجَّهُ رَجُلٌ فِي صَدَقَتِهِ فَضَرَبَهُ أَبُو جَهْمٍ فَشَجَّهُ فَأَتَوُا النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم فَقَالُوا الْقَوَدَ يَا رَسُولَ اللهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم لَكُمْ كَذَا وَكَذَا فَلَمْ يَرْضَوْا فَقَالَ لَكُمْ كَذَا وَكَذَا فَلَمْ يَرْضَوْا فَقَالَ لَكُمْ كَذَا وَكَذَا فَرَضُوا فَقَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم إِنِّي خَاطِبٌ الْعَشِيَّةَ عَلَى النَّاسِ وَمُخْبِرُهُمْ بِرِضَاكُمْ فَقَالُوا نَعَمْ فَخَطَبَ رَسُولُ اللهِ فَقَالَ صلى الله عليه وسلم إِنَّ هَؤُلَاءِ اللَّيْثِيِّينَ أَتَوْنِي يُرِيدُونَ الْقَوَدَ فَعَرَضْتُ عَلَيْهِمْ كَذَا وَكَذَا فَرَضُوا أَرَضِيتُمْ قَالُوا لَا فَهَمَّ الْمُهَاجِرُونَ بِهِمْ فَأَمَرَهُمْ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم أَنْ يَكُفُّوا عَنْهُمْ فَكَفُّوا ثُمَّ دَعَاهُمْ فَزَادَهُمْ فَقَالَ أَرَضِيتُمْ فَقَالُوا نَعَمْ قَالَ إِنِّي خَاطِبٌ عَلَى النَّاسِ وَمُخْبِرُهُمْ بِرِضَاكُمْ قَالُوا نَعَمْ فَخَطَبَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم فَقَالَ أَرَضِيتُمْ قَالُوا نَعَمْ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم علیہ السلام نے ابوجہم بن حذیفہ کو زکوٰۃ وصول کرنے کے لیے بھیجا تو ایک آدمی اپنی زکوٰۃ کے بارے میں ان سے جھگڑ پڑا۔ تو ابوجہم نے اسے مارا اور اس کے سر میں زخم لگا دیا۔ پس اس کے قبیلے کے لوگ حضور نبی مکرم علیہ السلام کے پاس آئے اور کہنے لگے: یا رسول اللہ! علیہ السلام ہم قصاص کا مطالبہ کرتے ہیں۔ تو حضور نبی کریم علیہ السلام نے فرمایا: تم اتنا اتنا مال لے لو لیکن وہ راضی نہ ہوئے۔ پھر آپ نے فرمایا: (اچھا) اتنا اتنا لے لو تو وہ اس پر راضی ہو گئے۔ تو حضور نبی کریم علیہ السلام نے فرمایا: میں شام کے وقت لوگوں کو خطبہ دوں گا اور میں تمہاری رضامندی کے بارے انہیں مطلع کروں گا۔ انہوں نے عرض کی: ہاں (ٹھیک ہے)۔ پس رسول اللہ علیہ السلام نے خطبہ ارشاد فرمایا: یہ قبیلہ لیث

کے لوگ ہیں جو میرے پاس آئے ہیں (اور انہوں نے ابوجہم کی شکایت کی ہے) اور یہ قصاص کا ارادہ رکھتے ہیں۔ میں نے ان پر اتنا اتنا مال پیش کیا ہے اور یہ اس پر راضی ہو گئے ہیں۔ (پھر آپ نے پوچھا) کیا تم راضی ہو؟ تو انہوں نے کہا: نہیں۔ پس مہاجرین نے انہیں سزا دینے کا قصد کیا لیکن رسول اللہ ﷺ نے انہیں حکم دیا کہ وہ ان سے ہاتھ روکے رکھیں۔ پس وہ باز رہے پھر آپ ﷺ نے انہیں بلایا اور ان کے لیے مال کی مقدار میں اضافہ کیا اور پھر پوچھا: کیا تم راضی ہو؟ تو انہوں نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: میں لوگوں کو خطبہ دوں گا اور تمہاری رضامندی کے بارے انہیں آگاہ کروں گا۔ پس حضور نبی کریم ﷺ نے خطبہ دیا اور فرمایا: کیا تم راضی ہو؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔

فائدہ: اس حدیث طیبہ میں دین اسلام کے عدل وانصاف کے اعلیٰ معیار پر ایک روشن دلیل موجود ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کے مقرر کردہ عامل زکوٰۃ سے ناروا رویہ اختیار کیا گیا اور پھر زخمی ہونے کی صورت میں اسی سے قصاص لینے کا مطالبہ خود حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کیا گیا۔ بجائے اس کے کہ آپ انہیں جھڑک دیتے آپ نے پورے تحمل و بردباری سے دعویٰ سنا اور پھر انہیں مال دے کر صلح کرنے کی کوشش فرمائی۔ بالآخر آپ انہیں راضی کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ یہی اس دین کا طرہ امتیاز ہے کہ اس میں شاہ و گدا، جملہ اہل اسلام اور ان کی سرپرستی میں رہنے والوں کے لیے مساوی حقوق موجود ہیں۔

بَابُ الْقَوَدِ بِغَيْرِ حَدِيدٍ (اگر بغیر لوہے کے کسی کو قتل کیا جائے تو اس کے قصاص کا بیان)

3931۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ جَارِيَةً وُجِدَتْ قَدْ رُضَّ رَأْسُهَا بَيْنَ حَجَرَيْنِ فَقِيلَ لَهَا مَنْ فَعَلَ بِكِ هَذَا أَفُلَانٌ أَفُلَانٌ حَتَّى سُمِّيَ الْيَهُودِيُّ فَأَوْمَتْ بِرَأْسِهَا فَأُخِذَ الْيَهُودِيُّ فَاعْتَرَفَ فَأَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يُرَضَّ رَأْسُهُ بِالْحِجَارَةِ[1]

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک لڑکی اس حال میں پائی گئی کہ اس کا سر دو پتھروں کے درمیان کچل دیا گیا تھا۔ تو اس سے پوچھا گیا: کس نے تیرے ساتھ یہ سلوک کیا ہے، کیا فلاں نے؟ کیا فلاں نے؟ یہاں تک کہ ایک یہودی کا نام لیا گیا تو اس نے اپنے سر سے اشارہ کیا۔ (ہاں) پس وہ یہودی پکڑا گیا اور اس نے اعتراف کر لیا تو حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا کہ اس کا سر پتھر کے ساتھ کچل دیا جائے۔

بَابُ الْقَوَدِ مِنَ الضَّرْبَةِ وَقَصِّ الْأَمِيرِ مِنْ نَفْسِهِ

ایک ضرب کا قصاص لینے اور امیر کا اپنے آپ کو قصاص کے لیے پیش کرنے کا بیان

3932۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرٍو يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ عُبَيْدَةَ بْنِ مُسَافِعٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللهِ ﷺ يَقْسِمُ قَسْمًا أَقْبَلَ رَجُلٌ فَأَكَبَّ عَلَيْهِ فَطَعَنَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِعُرْجُونٍ كَانَ مَعَهُ فَجُرِحَ بِوَجْهِهِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ تَعَالَ فَاسْتَقِدْ

1۔ یہ حدیث صرف مطبوعہ دہلی میں ہے۔

فَقَالَ بَلْ عَفَوْتُ يَا رَسُولَ اللهِ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: اس اثناء میں کہ رسول اللہ ﷺ کوئی شے تقسیم فرمارہے تھے۔ایک آدمی آیا اور وہ منہ کے بل آپ ﷺ پر گرنے لگا تو رسول اللہ ﷺ نے اسے اس چھڑی کے ساتھ کچوکا لگایا، جو آپ ﷺ کے پاس تھی۔منہ پر لگنے کے سبب وہ زخمی ہوگیا۔تو رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا: آگے آ اور بدلہ لے لے۔تو اس نے عرض کی: (نہیں) بلکہ میں نے معاف کردیا یارسول اللہ! ﷺ۔

فائدہ: کتنی بندہ نوازی ہے اور اپنے غلاموں کی حسین تربیت ہے اور دین اسلام کی عظمت و رفعت کا اظہار ہے کہ سید الانبیاء ﷺ ایک ادنیٰ امتی کو ارشاد فرمارہے ہیں کہ آگے آ اور جو میری جانب سے تجھے تکلیف پہنچی ہے اس کا مداوا کرلے، قصاص لے لے۔غلام عرض کررہا ہے: یارسول اللہ! ﷺ میں نے آپ کو معاف کردیا۔

3933۔ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ أَخْبَرَنَا أَبُو إِسْحَقَ الْفَزَارِيُّ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي فِرَاسٍ قَالَ خَطَبَنَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضی الله عنه فَقَالَ إِنِّي لَمْ أَبْعَثْ عُمَّالِي لِيَضْرِبُوا أَبْشَارَكُمْ وَلَا لِيَأْخُذُوا أَمْوَالَكُمْ فَمَنْ فُعِلَ بِهِ ذَلِكَ فَلْيَرْفَعْهُ إِلَيَّ أُقِصَّهُ مِنْهُ قَالَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ لَوْ أَنَّ رَجُلًا أَدَّبَ بَعْضَ رَعِيَّتِهِ أَتُقِصُّهُ مِنْهُ قَالَ إِي وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ أُقِصُّهُ وَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَقَصَّ مِنْ نَفْسِهِ

ابوفراس نے بیان کیا ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ہمیں خطبہ ارشاد فرمایا اور فرمایا: بلاشبہ میں نے اپنے عمال اس لیے نہیں بھیجے کہ وہ تمہارے جسموں کو ماریں اور نہ اس لیے کہ وہ تمہارے مال لے لیں۔پس جس کسی سے ایسا سلوک کیا گیا تو اسے چاہیے کہ وہ اسے میرے پاس پیش کرے۔میں اس سے اسے بدلہ دلواؤں گا۔حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر کوئی آدمی اپنی رعایا کے کسی فرد سے تادیبی عمل کرے (یعنی اسے کچھ سزا دے) تو کیا آپ اسے اس سے بدلہ دلوائیں گے؟ آپ نے فرمایا: ہاں قسم ہے اس ذات کی جس کے دست قدرت میں میری جان ہے! میں اسے بدلہ دلواؤں گا۔کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے کہ آپ نے اپنے آپ کو قصاص کے لیے پیش کیا۔

فائدہ: اس میں آپ کی مراد کسی حاکم کی طرف سے ایسا رویہ ہے جو کسی بھی اعتبار سے مناسب نہ ہو اور بلاجواز ہو، بلکہ وہ صریح زیادتی ہو۔تو آپ نے فرمایا: میں اس سے قصاص لوں گا تاکہ کسی کو ظلم و زیادتی کی جرأت نہ ہو۔

بَابُ عَفْوِ النِّسَاءِ عَنِ الدَّمِ (عورتوں کی جانب سے خون معاف کرنے کا بیان)

3934۔ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ حِصْنًا أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَلَمَةَ يُخْبِرُ عَنْ عَائِشَةَ رضی الله عنها عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ عَلَى الْمُقْتَتِلِينَ أَنْ يَنْحَجِزُوا الْأَوَّلَ فَالْأَوَّلَ وَإِنْ كَانَتِ امْرَأَةً قَالَ أَبُو دَاوُد بَلَغَنِي أَنَّ عَفْوَ النِّسَاءِ فِي الْقَتْلِ جَائِزٌ إِذَا كَانَتْ إِحْدَى الْأَوْلِيَاءِ وَبَلَغَنِي عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ فِي قَوْلِهِ يَنْحَجِزُوا[1] يَكُفُّوا عَنِ الْقَوَدِ

1۔ دیگر نسخوں میں بلغنی تا ینحجزوا کے الفاظ نہیں ہیں۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے بیان کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: مقتول کے وارثوں پر لازم ہے کہ وہ قتل اور قصاص سے باز رہیں (یعنی جب ان میں سے ایک وارث بھی قصاص معاف کر دے تو پھر دوسرے قاتل کو قتل کرنے سے رکے رہیں) پہلے نزدیک والا وارث ہو (اسے معاف کرنے کا حق ہے) پھر جو اس کے بعد نزدیک والا ہو۔ اگر چہ وہ عورت ہی ہو۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ مجھ تک یہ خبر پہنچی ہے کہ قتل کی صورت میں عورتوں کا معاف کرنا جائز ہے۔ جب کہ وہ اولیاء میں سے ایک ہو اور مجھ تک ابوعبید سے یہ خبر پہنچی ہے کہ ینحجزوا کا معنی ہے کہ وہ قصاص سے باز رہیں۔

بَابٌ مَنْ قُتِلَ فِي عِمِّيَّا بَيْنَ قَوْمٍ (ایسے مقتول کا بیان جس کے قاتل اور حالت قتل کا علم نہ ہو)

3935۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ وَهَذَا حَدِيثُهُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ طَاوُسٍ قَالَ مَنْ قُتِلَ وَقَالَ ابْنُ عُبَيْدٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ قُتِلَ فِي عِمِّيَّا فِي رَمْيٍ يَكُونُ بَيْنَهُمْ بِحِجَارَةٍ أَوْ بِالسِّيَاطِ أَوْ ضَرْبٍ بِعَصًا فَهُوَ خَطَأٌ وَعَقْلُهُ عَقْلُ الْخَطَإِ وَمَنْ قُتِلَ عَمْدًا فَهُوَ قَوَدٌ قَالَ ابْنُ عُبَيْدٍ قَوَدُ يَدٍ ثُمَّ اتَّفَقَا وَمَنْ حَالَ دُونَهُ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَغَضَبُهُ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ وَحَدِيثُ سُفْيَانَ أَتَمُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي غَالِبٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ مَعْنَى حَدِيثِ سُفْيَانَ

طاؤس نے کہا ہے: وہ آدمی جو قتل ہو جائے اور ابن عبید نے کہا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ آدمی جو ایسی قوم میں قتل ہو جائے جس کا قاتل معلوم نہ ہو چاہے ان کے درمیان پتھر چلنے سے یا کوڑوں سے یا لاٹھی کی ضربوں سے تو وہ قتل خطا ہے اور اس کی دیت قتل خطا کی دیت ہے اور وہ آدمی جسے بالارادہ قتل کیا گیا تو اس کا قصاص ہوگا۔

ابن عبید نے کہا ہے: قود ید (یعنی اس کے قتل کا حکم اس کے نفس کا قصاص ہے جو وہ اپنے ہاتھ سے مقتول کے ولی کو دے گا) پھر دونوں راوی متفق ہیں کہ جو اس کے اور قصاص کے درمیان حائل ہوگا تو اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت اور اس کا غضب ہے۔ اس سے کوئی نفل اور فرض عبادت قبول نہیں کی جائے گی۔ سفیان کی حدیث زیادہ مکمل ہے۔

محمد بن ابی غالب، سعید بن سلیمان نے سلیمان بن کثیر سے، عمرو بن دینار نے طاؤس سے اور انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ پھر آگے سفیان کی حدیث کی طرح ذکر کی۔

بَابُ الدِّيَةِ كَمْ هِيَ (اس کا بیان کہ دیت کتنی ہے)

3936۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ ح وَحَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ زَيْدِ بْنِ أَبِي الزَّرْقَاءِ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَضَى أَنَّ مَنْ قُتِلَ خَطَأً فَدِيَتُهُ مِائَةٌ مِنَ الْإِبِلِ ثَلَاثُونَ بِنْتَ مَخَاضٍ وَثَلَاثُونَ بِنْتَ لَبُونٍ وَثَلَاثُونَ حِقَّةً وَعَشَرَةُ بَنِي لَبُونٍ ذَكَرٍ

حضرت عمرو بن شعیب نے اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ فرمایا کہ وہ آدمی جسے خطا قتل کیا گیا تو اس کی دیت سو اونٹ ہے تیس بنت مخاض (یعنی تیس ایسی اونٹنیاں جن کی عمر ایک سال مکمل اور دوسرے میں قدم ہو) اور تیس بنت لبون (یعنی تیس ایسی اونٹنیاں جن کی عمر دو سال مکمل ہو اور تیسرے میں داخل ہو چکی ہوں) اور تیس حقے (یعنی تیس ایسی اونٹنیاں جن کی عمر تین سال مکمل ہو اور چوتھے سال میں داخل ہو چکی ہوں) اور دس بنی لبون (یعنی دس ایسے اونٹ جن کی عمر دو برس مکمل ہو اور وہ تیسرے سال میں داخل ہو چکے ہوں)۔

3937۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ كَانَتْ قِيمَةُ الدِّيَةِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ثَمَانَ مِائَةِ دِينَارٍ أَوْ ثَمَانِيَةَ آلَافِ دِرْهَمٍ وَدِيَةُ أَهْلِ الْكِتَابِ يَوْمَئِذٍ النِّصْفُ مِنْ دِيَةِ الْمُسْلِمِينَ قَالَ فَكَانَ ذَلِكَ كَذَلِكَ حَتَّى اسْتُخْلِفَ عُمَرُ رَحِمَهُ اللَّهُ فَقَامَ خَطِيبًا فَقَالَ أَلَا إِنَّ الْإِبِلَ قَدْ غَلَتْ قَالَ فَفَرَضَهَا عُمَرُ عَلَى أَهْلِ الذَّهَبِ أَلْفَ دِينَارٍ وَعَلَى أَهْلِ الْوَرِقِ اثْنَيْ عَشَرَ أَلْفًا وَعَلَى أَهْلِ الْبَقَرِ مِائَتَيْ بَقَرَةٍ وَعَلَى أَهْلِ الشَّاءِ أَلْفَيْ شَاةٍ وَعَلَى أَهْلِ الْحُلَلِ مِائَتَيْ حُلَّةٍ قَالَ وَتَرَكَ دِيَةَ أَهْلِ الذِّمَّةِ لَمْ يَرْفَعْهَا فِيمَا رَفَعَ مِنَ الدِّيَةِ

حضرت عمرو بن شعیب نے اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے بتایا: رسول اللہ ﷺ کے عہد میں دیت کی قیمت آٹھ سو دینار یا آٹھ ہزار درہم تھی اور اس وقت اہل کتاب کی دیت مسلمانوں کی دیت کا نصف تھی۔ پس اس طرح یہ حکم جاری رہا یہاں تک کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ خلیفہ مقرر ہوئے۔ آپ خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے اور فرمایا: خبردار! سنو بے شک اونٹ مہنگے ہو گئے ہیں۔ راوی کا بیان ہے پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (دیت میں) سونا دینے والوں پر ہزار دینار اور چاندی والوں پر بارہ ہزار درہم مقرر فرمائے۔ گائے والے پر دو سو گائیں، بکریوں والوں پر دو ہزار بکریاں اور حلے دینے والوں پر دو سو حلے مقرر فرمائے۔ اور آپ نے اہل ذمہ کی دیت چھوڑ دی اور اس میں کوئی اضافہ نہ کیا جب کہ عام دیت میں اضافہ کیا۔

3938۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَضَى فِي الدِّيَةِ عَلَى أَهْلِ الْإِبِلِ مِائَةً مِنَ الْإِبِلِ وَعَلَى أَهْلِ الْبَقَرِ مِائَتَيْ بَقَرَةٍ وَعَلَى أَهْلِ الشَّاءِ أَلْفَيْ شَاةٍ وَعَلَى أَهْلِ الْحُلَلِ مِائَتَيْ حُلَّةٍ وَعَلَى أَهْلِ الْقَمْحِ شَيْئًا لَمْ يَحْفَظْهُ مُحَمَّدٌ قَالَ أَبُو دَاوُد قَرَأْتُ عَلَى سَعِيدِ بْنِ يَعْقُوبَ الطَّالْقَانِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو تُمَيْلَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ قَالَ ذَكَرَ عَطَاءٌ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ فَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ مِثْلَ حَدِيثِ مُوسَى وَقَالَ وَعَلَى أَهْلِ الطَّعَامِ شَيْئًا لَا أَحْفَظُهُ

حضرت عطاء بن ابی رباح سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دیت کے بارے میں فیصلہ فرمایا کہ اونٹ والوں پر سو اونٹ ہوں گے، گائے والوں پر دو سو گائیں ہوں گی، بکریوں والوں پر دو ہزار بکریاں ہوں گی، حلے دینے والوں پر دو سو حلے ہوں گے اور گندم والوں پر کچھ شے ہوگی (یعنی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے گندم کی مقدار بھی بیان فرمائی) لیکن وہ محمد بن

اسحاق کو یاد نہ رہی۔

ابوداؤد نے کہا ہے: میں نے سعید بن یعقوب طالقانی پر یہ حدیث پڑھی۔ انہوں نے کہا ابوتمیلہ اور محمد بن اسحاق نے بیان کیا ہے کہ حضرت عطاء نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے بیان کیا: رسول اللہ ﷺ نے (دیت کی مقدار) مقرر فرمائی اور پھر موسیٰ بن اسماعیل کی حدیث کی طرح ذکر کیا اور کہا: گندم والوں پر کوئی شے ہے میں اسے یاد نہیں رکھ سکا۔

3939۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ عَنْ زَيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ خِشْفِ بْنِ مَالِكٍ الطَّائِيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي دِيَةِ الْخَطَإِ عِشْرُونَ حِقَّةً وَعِشْرُونَ جَذَعَةً وَعِشْرُونَ بِنْتَ مَخَاضٍ وَعِشْرُونَ بِنْتَ لَبُونٍ وَعِشْرُونَ بَنِي مَخَاضٍ ذُكُرٍ وَهُوَ قَوْلُ عَبْدِ اللهِ[1]

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قتل خطا کی دیت میں بیس حقے (یعنی ایسی اونٹنیاں جن کی عمر تین برس مکمل ہو اور چوتھے میں داخل ہوں) اور بیس جذعے (یعنی ایسی اونٹنیاں جن کی عمر چار برس مکمل ہو اور پانچویں میں داخل ہوں) اور بیس بنت مخاض اور بیس بنت لبون اور بیس بنی مخاض (یعنی ایسے اونٹ جن کی عمر ایک سال مکمل ہو اور دوسرے سال میں داخل ہو) اور یہ حضرت عبداللہ کا قول ہے۔

3940۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا مِنْ بَنِي عَدِيٍّ قُتِلَ فَجَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ دِيَتَهُ اثْنَيْ عَشَرَ أَلْفًا قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ لَمْ يَذْكُرِ ابْنَ عَبَّاسٍ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ بنی عدی کا ایک آدمی قتل ہو گیا تو حضور نبی مکرم ﷺ نے اس کی دیت بارہ (درہم) مقرر فرمائی۔ ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ اسے ابن عیینہ نے عمرو بن عکرمہ عن النبی ﷺ کی سند سے روایت کیا ہے اور انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا ذکر نہیں کیا ہے۔

بَابٌ فِي دِيَةِ الْخَطَإِ شِبْهِ الْعَمْدِ (قتل شبہ عمد کی دیت کا بیان)

3941۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَمُسَدَّدٌ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ خَالِدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ أَوْسٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ مُسَدَّدٌ خَطَبَ يَوْمَ الْفَتْحِ بِمَكَّةَ فَكَبَّرَ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ صَدَقَ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ إِلَى هَاهُنَا حَفِظْتُهُ مِنْ مُسَدَّدٍ ثُمَّ اتَّفَقَا أَلَا إِنَّ كُلَّ مَأْثُرَةٍ كَانَتْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ تُذْكَرُ وَتُدْعَى مِنْ دَمٍ أَوْ مَالٍ تَحْتَ قَدَمَيَّ إِلَّا مَا كَانَ مِنْ سِقَايَةِ الْحَاجِّ وَسِدَانَةِ الْبَيْتِ ثُمَّ قَالَ أَلَا إِنَّ دِيَةَ الْخَطَإِ شِبْهِ الْعَمْدِ مَا كَانَ بِالسَّوْطِ وَالْعَصَا مِائَةٌ مِنَ الْإِبِلِ مِنْهَا أَرْبَعُونَ فِي بُطُونِ أَوْلَادِهَا وَحَدِيثُ مُسَدَّدٍ أَتَمُّ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ خَالِدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ مَعْنَاهُ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ

1۔ وھو قول عبداللہ کے الفاظ صرف مطبوعہ بیروت میں ہیں۔

الْوَارِثِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم بِمَعْنَاهُ قَالَ خَطَبَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَوْمَ الْفَتْحِ أَوْ فَتْحِ مَكَّةَ عَلَى دَرَجَةِ الْبَيْتِ أَوِ الْكَعْبَةِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ كَذَا رَوَاهُ ابْنُ عُيَيْنَةَ أَيْضًا عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم رَوَاهُ أَيُّوبُ السَّخْتِيَانِيُّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو مِثْلَ حَدِيثِ خَالِدٍ وَرَوَاهُ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ يَعْقُوبَ السَّدُوسِيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم وَقَوْلُ زَيْدٍ وَأَبِي مُوسَى مِثْلُ حَدِيثِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم وَحَدِيثِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ (1)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ علیہ نے فرمایا: مسدد نے بیان کیا ہے کہ آپ علیہ نے فتح مکہ کے دن خطبہ ارشاد فرمایا اور آپ نے تین بار تکبیر (اللہ اکبر) کہی۔ پھر کہا: لا الہ الا اللہ وحدہ (کوئی معبود نہیں سوائے اللہ تعالیٰ وحدہٗ لاشریک کے) اس نے اپنا وعدہ سچ کر دیا اور اپنے بندے کی مدد و نصرت فرمائی اور اکیلے تمام گروہوں اور لشکروں کو شکست سے دو چار کیا۔ (راوی کہتا ہے) یہاں تک میں نے اسے مسدد سے یاد کیا ہے پھر آگے دونوں راوی متفق ہیں (کہ آپ علیہ نے فرمایا) خبردار! سنو بے شک تمام فضیلتیں اور مفاخر جن کا دور جاہلیت میں ذکر کیا جاتا تھا اور دعویٰ کیا جاتا تھا چاہے خون سے متعلق ہوں یا مال سے سب میرے قدموں کے نیچے ہیں (یعنی اب وہ ختم اور باطل ہیں) سوائے حاجیوں کو پانی پلانے کے (کہ یہ بنی ہاشم کے سپرد تھا) اور بیت اللہ شریف کی خدمت کے (کہ یہ بنی شیبہ کے سپرد تھی یہ باقی رہیں گی)۔ پھر فرمایا: خبردار! سنو بے شک دیت قتل خطا جو کہ عمد کے مشابہ ہو اور وہ قتل کوڑے اور لاٹھی سے ہو ایک سو اونٹ ہیں۔ ان میں سے چالیس ایسی اونٹنیاں ہوں جن کے پیٹوں میں بچے ہوں۔ حدیث مسدد زیادہ مکمل ہے۔

موسیٰ بن اسماعیل، وہیب نے خالد سے اس اسناد کے ساتھ اسی طرح حدیث بیان کی ہے۔ مسدد، عبدالوارث نے علی بن زید عن القاسم بن ربیعۃ عن ابن عمر عن النبی علیہ کی سند سے اسی طرح حدیث بیان کی ہے۔ اس میں فرمایا کہ رسول اللہ علیہ نے فتح کے دن یا فتح مکہ کے دن بیت اللہ یا کعبہ معظمہ کی سیڑھی پر خطبہ ارشاد فرمایا۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ اسی طرح اسے ابن عیینہ نے بھی علی بن زید بن القاسم بن ربیعۃ عن ابی عمر عن النبی علیہ کی سند سے روایت کیا ہے۔

ایوب سختیانی نے اسے قاسم بن ربیعہ عن عبداللہ بن عمرو کی سند سے خالد کی حدیث کی مثل روایت کیا ہے۔ اور حماد بن سلمہ نے اسے علی بن زید عن یعقوب السدوسی عن عبداللہ بن عمرو عن النبی علیہ کی سند سے روایت کیا ہے اور زید اور ابوموسیٰ کا قول حضور نبی کریم علیہ کی حدیث اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث کی مثل ہے۔

3942۔ حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ قَضَى عُمَرُ فِي شِبْهِ الْعَمْدِ ثَلَاثِينَ حِقَّةً وَثَلَاثِينَ جَذَعَةً وَأَرْبَعِينَ خَلِفَةً مَا بَيْنَ ثَنِيَّةٍ إِلَى بَازِلِ عَامِهَا

ابن ابی نجیح نے مجاہد سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے قتل شبہ عمد کی صورت میں (بطور دیت) تیس حقے، تیس جذعے اور چالیس خلفہ کا فیصلہ کیا، خلفہ جو کہ چھ برس سے لے کر نو برس کی عمر تک ہو۔

1۔ وقول زید وأبی موسیٰ الخ صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

فائدہ: جمہور کے نزدیک قتل شبہ عمد سے مراد کسی ایسے آلہ یا شے سے کسی کو قتل کرنا ہے جو قتل کے لیے تیار نہ کیا گیا ہو یا عموماً اس سے موت واقع نہ ہو اور اگر ایسے آلہ یا شے سے قتل کیا جائے جو قتل کے لیے بنایا جائے یا اس سے اغلباً موت واقع ہو جائے تو وہ قتل عمد ہوگا۔ واللہ اعلم

3943۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ قَالَ فِي شِبْهِ الْعَمْدِ أَثْلَاثٌ ثَلَاثٌ وَثَلَاثُونَ حِقَّةً وَثَلَاثٌ وَثَلَاثُونَ جَذَعَةً وَأَرْبَعٌ وَثَلَاثُونَ ثَنِيَّةً إِلَى بَازِلِ عَامِهَا وَكُلُّهَا خَلِفَةٌ

عاصم بن ضمرہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے قتل شبہ عمد کی دیت کے بارے فرمایا کہ وہ تین اقسام پر ہوگی (یعنی) تینتیس حقے، تینتیس جذعے اور چونتیس ثنیہ سے لے کر بازل عام تک (یعنی چھ برس سے لے کر نو برس کی عمر تک کے اونٹ) اور یہ سب خلفہ ہیں۔

3944۔ وَبِهِ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْأَسْوَدِ قَالَ عَبْدُ اللهِ فِي شِبْهِ الْعَمْدِ خَمْسٌ وَعِشْرُونَ حِقَّةً وَخَمْسٌ وَعِشْرُونَ جَذَعَةً وَخَمْسٌ وَعِشْرُونَ بَنَاتِ لَبُونٍ وَخَمْسٌ وَعِشْرُونَ بَنَاتِ مَخَاضٍ

ابو اسحاق نے علقمہ اور اسود سے روایت کیا ہے کہ حضرت عبداللہ نے قتل شبہ عمد کی دیت کے بارے فرمایا کہ وہ پچیس حقے، پچیس جذعے، پچیس بنت لبون اور پچیس بنت مخاض ہیں۔

3945۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ رضی اللہ عنہ فِي الْخَطَإِ أَرْبَاعًا خَمْسٌ وَعِشْرُونَ حِقَّةً وَخَمْسٌ وَعِشْرُونَ جَذَعَةً وَخَمْسٌ وَعِشْرُونَ بَنَاتِ لَبُونٍ وَخَمْسٌ وَعِشْرُونَ بَنَاتِ مَخَاضٍ

حضرت عاصم بن ضمرہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: قتل خطا میں چار قسموں کے اونٹ ہوں گے (یعنی) پچیس حقے، پچیس جذعے، پچیس بنت لبون اور پچیس بنت مخاض۔

3946۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ عَنْ أَبِي عِيَاضٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ فِي الْمُغَلَّظَةِ أَرْبَعُونَ جَذَعَةً خَلِفَةً وَثَلَاثُونَ حِقَّةً وَثَلَاثُونَ بَنَاتِ لَبُونٍ وَفِي الْخَطَإِ ثَلَاثُونَ حِقَّةً وَثَلَاثُونَ بَنَاتِ لَبُونٍ وَعِشْرُونَ بَنُو لَبُونٍ ذُكُورٌ[1] وَعِشْرُونَ بَنَاتِ مَخَاضٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ فِي الدِّيَةِ الْمُغَلَّظَةِ فَذَكَرَ مِثْلَهُ سَوَاءً قَالَ أَبُو دَاوُد قَالَ أَبُو عُبَيْدٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ إِذَا دَخَلَتِ النَّاقَةُ فِي السَّنَةِ الرَّابِعَةِ فَهُوَ حِقٌّ وَالْأُنْثَى حِقَّةٌ لِأَنَّهُ يَسْتَحِقُّ أَنْ يُحْمَلَ عَلَيْهِ وَيُرْكَبَ فَإِذَا دَخَلَ فِي الْخَامِسَةِ فَهُوَ جَذَعٌ وَجَذَعَةٌ فَإِذَا دَخَلَ فِي السَّادِسَةِ وَأَلْقَى ثَنِيَّتَهُ فَهُوَ ثَنِيٌّ وَثَنِيَّةٌ فَإِذَا دَخَلَ فِي السَّابِعَةِ فَهُوَ رَبَاعٌ وَرَبَاعِيَةٌ فَإِذَا دَخَلَ فِي الثَّامِنَةِ وَأَلْقَى السِّنَّ الَّذِي بَعْدَ الرَّبَاعِيَةِ فَهُوَ سَدِيسٌ وَسَدَسٌ فَإِذَا دَخَلَ فِي التَّاسِعَةِ وَفَطَرَ نَابُهُ وَطَلَعَ فَهُوَ بَازِلٌ فَإِذَا دَخَلَ فِي

1۔ ایک نسخہ میں ذکور نہیں ہے۔

الْعَاشِرَةِ فَهُوَ مُخْلِفٌ ثُمَّ لَيْسَ لَهُ اسْمٌ وَلَكِنْ يُقَالُ بَازِلُ عَامٍ وَبَازِلُ عَامَيْنِ وَمُخْلِفُ عَامٍ وَمُخْلِفُ عَامَيْنِ إِلَى مَا زَادَ وَقَالَ النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ ابْنَةُ مَخَاضٍ لِسَنَةٍ وَابْنَةُ لَبُونٍ لِسَنَتَيْنِ وَحِقَّةٌ لِثَلَاثٍ وَجَذَعَةٌ لِأَرْبَعٍ وَثَنِيٌّ لِخَمْسٍ وَرَبَاعٌ لِسِتٍّ وَسَدِيسٌ لِسَبْعٍ وَبَازِلٌ لِثَمَانٍ قَالَ أَبُو دَاوُد قَالَ أَبُو حَاتِمٍ وَالْأَصْمَعِيُّ وَالْجُذُوعَةُ وَقْتٌ وَلَيْسَ بِسِنٍّ قَالَ أَبُو حَاتِمٍ قَالَ بَعْضُهُمْ فَإِذَا أَلْقَى رَبَاعِيَتَهُ فَهُوَ رَبَاعٌ وَإِذَا أَلْقَى ثَنِيَّتَهُ فَهُوَ ثَنِيٌّ وَقَالَ أَبُو عُبَيْدٍ إِذَا لَقِحَتْ فَهِيَ خَلِفَةٌ فَلَا تَزَالُ خَلِفَةً إِلَى عَشَرَةِ أَشْهُرٍ فَإِذَا بَلَغَتْ عَشَرَةَ أَشْهُرٍ فَهِيَ عُشَرَاءُ قَالَ أَبُو حَاتِمٍ إِذَا أَلْقَى ثَنِيَّتَهُ فَهُوَ ثَنِيٌّ وَإِذَا أَلْقَى رَبَاعِيَتَهُ فَهُوَ رَبَاعٌ

حضرت عثمان بن عفان اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ دیت مغلظہ میں چالیس جذعے جن کے پیٹوں میں بچے ہوں اور تیس حقے اور تیس بنت لبون ہوں گی اور قتل خطا کی دیت میں تیس حقے، تیس بنت لبون اور ابن لبون (یعنی ایسے نر اونٹ جن کی عمر دو برس مکمل ہو اور وہ تیرے سال میں داخل ہو چکے ہوں) اور بیس بنت مخاض ہوں گی۔

محمد بن مثنیٰ، محمد بن عبداللہ، سعید نے قتادہ سے انہوں نے حضرت سعید بن مسیب سے اور انہوں نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے دیت مغلظہ کے بارے میں بالکل مذکورہ روایت کی طرح ذکر کیا ہے۔

ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ ابوعبید اور کئی ایک نے کہا ہے کہ جب ناقہ چوتھے سال میں داخل ہو جائے تو مذکر کو حق اور مونث کو حقہ کہا جاتا ہے کیونکہ وہ اس کا مستحق ہو جاتا ہے کہ اس پر بوجھ لادا جائے اور اس پر سوار ہوا جائے اور جب پانچویں سال میں داخل ہو جائے تو اگر مذکر ہو تو جذع اور اگر مونث ہو تو جذعہ کہلاتی ہے اور جب چھٹے سال میں داخل ہو اور اپنے سامنے کے دو دانت نکال لے تو وہ ثنی کہلاتی ہے نر ہونے کی صورت میں اور مونث ہونے کی صورت میں ثنیہ کہلاتی ہے اور جب وہ ساتویں برس میں داخل ہو جائے تو وہ رباع اور رباعیہ کہلاتی ہے اور جب آٹھویں سال میں داخل ہو جائے اور وہ دانت نکال لے جو رباعیہ کے بعد ہوتے ہیں تو وہ سدیس اور سدس کہلاتی ہے اور جب وہ نویں سال میں داخل ہو جائے اور اس کی کچلیاں نکل آئیں تو وہ بازل کہلاتی ہے اور جب دسویں سال میں داخل ہو جائے تو وہ مخلف کہلاتی ہے پھر اس کے بعد اس کا کوئی نام نہیں، بلکہ اسے بازل عام، بازل عامین (یعنی ایک سال کی بازل اور دو سال کی بازل) اور مخلف عام اور مخلف عامین کہا جاتا ہے۔ جتنی آگے بڑھتی جائے۔ نضر بن شمیل نے کہا ہے کہ بنت مخاض ایک سال کی ہوتی ہے، بنت لبون دو سال کی، حقہ تین برس کی اور جذعہ چار برس کی ہوتی ہے۔ ثنی پانچ برس کی، رباع چھ برس کی، سدیس سات برس کی اور بازل آٹھ برس کی ہوتی ہے۔ ابوداؤد نے بیان کیا ہے: ابوحاتم اور اصمعی نے کہا ہے کہ جذوعہ وقت ہے وہ کسی سن (عمر) کا نام نہیں ہے۔ ابوحاتم نے بیان کیا ہے کہ بعض نے کہا ہے کہ جب وہ اپنے رباعی دانت نکال لے تو وہ رباع کہلاتی ہے اور جب وہ سامنے کے دو دانت نکالے تو ثنی کہلاتی ہے اور ابوعبید نے کہا ہے کہ جب وہ حاملہ ہو جائے تو وہ خلفہ کہلاتی ہے اور وہ مسلسل دس مہینے تک خلفہ رہتی ہے اور جب دس مہینے مکمل ہو جائیں تو وہ عشراء کہلاتی ہے۔ ابوحاتم نے کہا ہے کہ جب وہ اپنے سامنے کے دانت نکالے تو وہ ثنی کہلاتی ہے اور جب وہ اپنے رباعیہ نکالے تو وہ رباع کہلاتی ہے۔

بَاب دِيَاتِ الْأَعْضَاءِ (اعضاء کی دیت کا بیان)

3947۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ يَعْنِي ابْنَ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ غَالِبٍ التَّمَّارِ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ مَسْرُوقِ بْنِ أَوْسٍ عَنْ أَبِي مُوسٰى رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْأَصَابِعُ سَوَاءٌ عَشْرٌ عَشْرٌ مِنَ الْإِبِلِ

حضرت ابوموسیٰ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: تمام انگلیاں برابر ہیں اور ہر انگلی کی دیت دس دس اونٹ ہیں (یعنی اگر کسی کی دس انگلیاں کاٹی گئیں تو اس پر دیت سو اونٹ ہوگی)۔

3948۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ غَالِبٍ التَّمَّارِ عَنْ مَسْرُوقِ بْنِ أَوْسٍ عَنِ الْأَشْعَرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْأَصَابِعُ سَوَاءٌ قُلْتُ عَشْرٌ عَشْرٌ قَالَ نَعَمْ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ غَالِبٍ قَالَ سَمِعْتُ مَسْرُوقَ بْنَ أَوْسٍ وَرَوَاهُ إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي غَالِبٌ التَّمَّارُ بِإِسْنَادِ أَبِي الْوَلِيدِ وَرَوَاهُ حَنْظَلَةُ بْنُ أَبِي صَفِيَّةَ عَنْ غَالِبٍ بِإِسْنَادِ إِسْمٰعِيلَ

حضرت مسروق بن اوس نے اشعری سے روایت کیا ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: تمام انگلیاں برابر ہیں۔ میں نے پوچھا: کیا دس دس اونٹ ہیں؟ انہوں نے کہا: ہاں۔

ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ اسے محمد بن جعفر نے شعبہ سے اور انہوں نے غالب سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے مسروق بن اوس سے سنا اور اسے اسماعیل نے روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ غالب التمار نے ابوالولید کی اسناد کے ساتھ مجھے بیان کیا ہے اور اسے حنظلہ بن ابی صفیہ نے غالب سے اسماعیل کی سند سے روایت کیا ہے۔

3949۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى ح و حَدَّثَنَا ابْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح و حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ كُلُّهُمْ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ هٰذِهِ وَهٰذِهِ سَوَاءٌ يَعْنِي الْإِبْهَامَ وَالْخِنْصَرَ

حضرت عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ اور یہ برابر ہیں۔ یعنی انگوٹھا اور چھوٹی (خنصر) انگلی (دیت کے حکم میں برابر ہیں)۔

3950۔ حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنِي شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ الْأَصَابِعُ سَوَاءٌ وَالْأَسْنَانُ سَوَاءٌ الثَّنِيَّةُ وَالضِّرْسُ سَوَاءٌ هٰذِهِ وَهٰذِهِ سَوَاءٌ قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَاهُ النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ عَنْ شُعْبَةَ بِمَعْنَى عَبْدِ الصَّمَدِ قَالَ أَبُو دَاوُد حَدَّثَنَاهُ الدَّارِمِيُّ عَنِ النَّضْرِ

حضرت عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمام انگلیاں برابر ہیں اور تمام دانت برابر ہیں۔ سامنے کے دانت اور داڑھیں برابر ہیں، یہ اور یہ (یعنی انگوٹھا اور خنصر) برابر ہیں۔ (یعنی دیت کے حکم میں چھوٹے بڑے کا کوئی امتیاز نہیں)۔

ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ اسے نضر بن شمیل نے شعبہ سے عبدالصمد کی روایت کی طرح بیان کیا ہے اور ابوداؤد نے یہ بھی کہا ہے کہ دارمی نے اسے نضر سے بیان کیا ہے۔

3951۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ بَزِيعٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ أَخْبَرَنَا أَبُو حَمْزَةَ عَنْ يَزِيدَ النَّحْوِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم الأَسْنَانُ سَوَاءٌ وَالأَصَابِعُ سَوَاءٌ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ علیہ السلام نے فرمایا: سب دانت برابر ہیں اور سب انگلیاں برابر ہیں۔

3952۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبَانَ حَدَّثَنَا أَبُو تُمَيْلَةَ عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ عَنْ يَزِيدَ النَّحْوِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم أَصَابِعَ الْيَدَيْنِ وَالرِّجْلَيْنِ سَوَاءً

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ علیہ السلام نے دونوں ہاتھوں اور دونوں پاؤں کی انگلیوں کو برابر قرار دیا ہے۔

3953۔ حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم قَالَ فِي خُطْبَتِهِ وَهُوَ مُسْنِدٌ ظَهْرَهُ إِلَى الْكَعْبَةِ فِي الأَصَابِعِ عَشْرٌ عَشْرٌ

حضرت عمرو بن شعیب نے اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا سے روایت کیا ہے کہ حضور نبی مکرم علیہ السلام نے اپنے خطبہ میں ارشاد فرمایا: درآنحالیکہ آپ کعبہ معظمہ کے ساتھ اپنی پیٹھ لگائے ہوئے تھے (آپ نے فرمایا) انگلیوں (کی دیت) میں دس دس اونٹ ہیں۔

3954۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ أَبُو خَيْثَمَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ فِي الأَسْنَانِ خَمْسٌ خَمْسٌ

حضرت عمرو بن شعیب نے اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا سے بیان کیا ہے کہ حضور نبی مکرم علیہ السلام نے فرمایا: دانتوں کی دیت پانچ پانچ اونٹ ہیں (یعنی ایک دانت کی دیت پانچ اونٹ ہے)۔

3955۔ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَجَدْتُ فِي كِتَابِي عَنْ شَيْبَانَ وَلَمْ أَسْمَعْهُ مِنْهُ فَحَدَّثْنَاهُ أَبُو بَكْرٍ صَاحِبٌ لَنَا ثِقَةٌ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ رَاشِدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ يَعْنِي ابْنَ مُوسَى عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم يُقَوِّمُ دِيَةَ الْخَطَإِ عَلَى أَهْلِ الْقُرَى أَرْبَعَمِائَةِ دِينَارٍ أَوْ عِدْلَهَا مِنَ الْوَرِقِ وَيُقَوِّمُهَا عَلَى أَثْمَانِ الإِبِلِ فَإِذَا غَلَتْ رَفَعَ فِي قِيمَتِهَا وَإِذَا هَاجَتْ رُخْصًا نَقَصَ مِنْ قِيمَتِهَا وَبَلَغَتْ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم مَا بَيْنَ أَرْبَعِمِائَةِ دِينَارٍ إِلَى ثَمَانِمِائَةِ دِينَارٍ وَعِدْلَهَا مِنَ الْوَرِقِ ثَمَانِيَةَ آلاَفِ دِرْهَمٍ وَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم عَلَى أَهْلِ الْبَقَرِ مِائَتَىْ بَقَرَةٍ وَمَنْ كَانَ دِيَةُ عَقْلِهِ فِي الشَّاءِ فَأَلْفَىْ شَاةٍ قَالَ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم إِنَّ الْعَقْلَ مِيرَاثٌ بَيْنَ وَرَثَةِ الْقَتِيلِ عَلَى قَرَابَتِهِمْ فَمَا فَضَلَ فَلِلْعَصَبَةِ قَالَ وَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم فِي الأَنْفِ إِذَا جُدِعَ

الدِّيَةَ كَامِلَةً وَإِذَا جُدِعَتْ ثَنْدُوَتُهُ فَنِصْفُ الْعَقْلِ خَمْسُونَ مِنَ الْإِبِلِ أَوْ عَدْلُهَا مِنَ الذَّهَبِ أَوِ الْوَرِقِ أَوْ مِائَةُ بَقَرَةٍ أَوْ أَلْفُ شَاةٍ وَفِي الْيَدِ إِذَا قُطِعَتْ نِصْفُ الْعَقْلِ وَفِي الرِّجْلِ نِصْفُ الْعَقْلِ وَفِي الْمَأْمُومَةِ ثُلُثُ الْعَقْلِ ثَلَاثٌ وَثَلَاثُونَ مِنَ الْإِبِلِ وَثُلُثٌ أَوْ قِيمَتُهَا مِنَ الذَّهَبِ أَوِ الْوَرِقِ أَوِ الْبَقَرِ أَوِ الشَّاءِ وَالْجَائِفَةُ مِثْلُ ذَلِكَ وَفِي الْأَصَابِعِ فِي كُلِّ أُصْبُعٍ عَشْرٌ مِنَ الْإِبِلِ وَفِي الْأَسْنَانِ فِي كُلِّ سِنٍّ خَمْسٌ مِنَ الْإِبِلِ وَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنَّ عَقْلَ الْمَرْأَةِ بَيْنَ عَصَبَتِهَا مَنْ كَانُوا لَا يَرِثُونَ مِنْهَا شَيْئًا إِلَّا مَا فَضَلَ عَنْ وَرَثَتِهَا وَإِنْ قُتِلَتْ فَعَقْلُهَا بَيْنَ وَرَثَتِهَا وَهُمْ يَقْتُلُونَ قَاتِلَهُمْ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيْسَ لِلْقَاتِلِ شَيْءٌ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ وَارِثٌ فَوَارِثُهُ أَقْرَبُ النَّاسِ إِلَيْهِ وَلَا يَرِثُ الْقَاتِلُ شَيْئًا قَالَ مُحَمَّدٌ هَذَا كُلُّهُ حَدَّثَنِي بِهِ سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ أَبُو دَاوُد مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ مِنْ أَهْلِ دِمَشْقَ هَرَبَ إِلَى الْبَصْرَةِ مِنَ الْقَتْلِ[1]

ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ میں نے اپنی کتاب میں عن شیبان پایا ہے اور میں نے ان سے یہ روایت سنی نہیں۔ سو ہمارے ایک ثقہ ساتھی ابوبکر نے اسے ہمیں بیان کیا ہے۔ اس نے کہا: شیبان نے اور محمد ابن راشد نے سلیمان بن موسیٰ سے انہوں نے عمرو بن شعیب سے اور انہوں نے اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ اہل گاؤں پر قتل خطا کی دیت کی قیمت چار سو دینار یا اس کے برابر چاندی مقرر فرماتے تھے اور آپ اس کی قیمت اونٹوں کے ثمن کے مطابق لگاتے تھے۔ جب وہ مہنگے ہو جاتے تو آپ دیت کی قیمت میں اضافہ کر دیتے تھے اور جب اونٹ سستے ہو جاتے تو آپ دیت کی قیمت بھی کم کر دیتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مقدس میں یہ قیمت چار سو دینار سے لے کر آٹھ سو دینار تک کے درمیان رہی اور اس کے برابر چاندی آٹھ ہزار درہم تک پہنچی اور رسول اللہ ﷺ نے گائے بیل والوں پر دو سو گائیں لازم ہونے کا فیصلہ فرمایا اور وہ آدمی جو اپنی دیت بکریوں کی صورت میں دینا چاہتا تو اس کے بارے میں دو ہزار بکریوں کا فیصلہ فرمایا۔ راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک دیت مقتول کے وارثوں کے لیے میراث ہے جو ان کے تعلق اور قرابت کے مطابق تقسیم ہو گی اور جو ان کے حصص سے بچ جائے گی وہ عصبہ کے لیے ہو گی اور رسول اللہ ﷺ نے یہ فیصلہ بھی فرمایا کہ جب ناک کاٹ دی جائے تو کامل دیت لازم ہو گی اور جب اس کی بینی کاٹ دی گئی تو پھر نصف دیت ہو گی۔ اور وہ پچاس اونٹ ہیں یا ان کے مساوی سونا یا چاندی۔ یا پھر ایک سو گائیں یا ایک ہزار بکریاں ہوں گی اور ہاتھ کے بارے میں یہ فیصلہ فرمایا کہ جب وہ کاٹ دیا جائے تو اس کی نصف دیت ہو گی اور پاؤں کٹ جانے کی صورت میں بھی نصف دیت ہو گی اور دماغ میں زخم لگ جانے کی صورت میں دیت کا تہائی لازم ہو گا اور وہ تینتیس اونٹ اور ایک اونٹ کا تیسرا حصہ ہے یا ان کی قیمت کے برابر سونا یا چاندی یا گائیں یا بکریاں لازم ہوں گی اور پیٹ پر لگنے والے زخم کا حکم بھی اسی طرح ہے اور انگلیاں کٹ جانے کی صورت میں ہر انگلی کے بدلے دس اونٹ لازم ہوں گے اور دانتوں کی دیت میں ہر دانت کے بدلے پانچ اونٹ ہوں گے اور رسول اللہ ﷺ نے یہ فیصلہ فرمایا کہ عورت کی دیت اس کے عصبات کے درمیان تقسیم ہو گی۔ (یعنی) وہ لوگ جو اس کی جانب سے کسی کے وارث نہیں ہوتے مگر

1۔ قال ابوداؤد محمد بن راشد الخ صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

صرف اسی شے کے جو اس کے وارثوں کے حصص سے بچ جائے۔ اور اگر عورت کو قتل کر دیا جائے تو اس کی دیت اس کے وارثوں کے درمیان تقسیم ہوگی اور وہی قاتل سے قصاص لینے کے مستحق ہوں گے۔ اور رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قاتل کے لیے وارثت میں سے کوئی شے نہیں اور اگر مقتول کا کوئی وارث نہ ہو تو پھر لوگوں میں سے جو زیادہ قریبی ہوگا وہ ہی اس کا وارث ہوگا لیکن قاتل کسی شے کا وارث نہیں بنے گا۔ محمد بن راشد نے کہا ہے: یہ سب کچھ مجھے سلیمان بن موسیٰ نے عمرو بن شعیب سے انہوں نے اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا سے بیان کیا ہے اور انہوں نے حضور نبی مکرم ﷺ سے روایت کیا ہے۔ ابوداؤد نے کہا کہ محمد بن راشد اہل دمشق سے ہیں اور یہ قتل کے خوف سے بصرہ کی طرف بھاگ گئے۔

3956۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارِ بْنِ بِلَالٍ الْعَامِلِيُّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ رَاشِدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ يَعْنِي ابْنَ مُوسَى عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ عَقْلُ شِبْهِ الْعَمْدِ مُغَلَّظٌ مِثْلُ عَقْلِ الْعَمْدِ وَلَا يُقْتَلُ صَاحِبُهُ قَالَ وَزَادَنَا خَلِيلٌ عَنِ ابْنِ رَاشِدٍ وَذَلِكَ أَنْ يَنْزُوَ الشَّيْطَانُ بَيْنَ النَّاسِ فَتَكُونُ[1] دِمَاءٌ فِي عِمِّيَّا فِي غَيْرِ ضَغِينَةٍ وَلَا حَمْلِ سِلَاحٍ

حضرت عمرو بن شعیب نے اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا سے بیان کیا ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا ہے کہ قتل شبہ عمد کی دیت قتل عمد کی دیت کی طرح مغلظ اور سخت ہے اور شبہ عمد کی صورت میں قاتل کو قصاصاً قتل نہیں کیا جائے گا اور محمد بن بکار نے بیان کیا ہے اور خلیل نے ابن راشد سے اتنا زائد بھی بیان کیا ہے کہ شیطان لوگوں کے درمیان کود پڑے اور بن دیکھے بغیر کسی حقد و کینہ کے اور بغیر ہتھیار اٹھائے خون ہو جائے (تو یہی قتل شبہ عمد ہے)۔

3957۔ حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ أَنَّ خَالِدَ بْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَهُمْ قَالَ أَخْبَرَنَا حُسَيْنٌ يَعْنِي الْمُعَلِّمَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ فِي الْمَوَاضِحِ خَمْسٌ

حسین المعلم نے عمرو بن شعیب سے ہمیں خبر دی ہے کہ ان کے باپ نے انہیں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: موضحہ (ایسا زخم جو ہڈی تک پہنچ جائے) کی صورت میں پانچ اونٹ دیت ہے۔

3958۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ السُّلَمِيُّ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنِي الْعَلَاءُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الْعَيْنِ الْقَائِمَةِ السَّادَّةِ لِمَكَانِهَا بِثُلُثِ الدِّيَةِ

حضرت عمرو بن شعیب نے اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ فیصلہ فرمایا کہ وہ آنکھ جو اپنی جگہ قائم اور ثابت ہو اس کی دیت کل دیت کا تیسرا حصہ ہوگی۔

بَاب دِيَةِ الْجَنِينِ (جنین کی دیت کا بیان)

3959۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ النَّمَرِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ نَضْلَةَ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ

1۔ ایک نسخہ میں فیکون ہے۔

شُعْبَةَ أَنَّ امْرَأَتَيْنِ كَانَتَا تَحْتَ رَجُلٍ مِنْ هُذَيْلٍ فَضَرَبَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى بِعَمُودٍ فَقَتَلَتْهَا وَجَنِينَهَا[1] فَاخْتَصَمُوا[2] إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ أَحَدُ الرَّجُلَيْنِ كَيْفَ نَدِي مَنْ لَا صَاحَ وَلَا أَكَلَ وَلَا شَرِبَ وَلَا اسْتَهَلَّ فَقَالَ أَسَجْعٌ كَسَجْعِ الْأَعْرَابِ فَقَضَى فِيهِ بِغُرَّةٍ وَجَعَلَهُ عَلَى عَاقِلَةِ الْمَرْأَةِ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ وَزَادَ فَجَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ دِيَةَ الْمَقْتُولَةِ عَلَى عَصَبَةِ الْقَاتِلَةِ وَغُرَّةً لِمَا فِي بَطْنِهَا قَالَ أَبُو دَاوُد وَكَذَلِكَ رَوَاهُ الْحَكَمُ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ الْمُغِيرَةِ

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بنی ہذیل کے ایک آدمی کے نکاح میں دو عورتیں تھیں۔ ان میں سے ایک نے دوسری کو لکڑی دے ماری اور اسے اور اس کے پیٹ میں موجود بچے کو قتل کر ڈالا۔ پس فریقین حضور نبی کریم ﷺ کے پاس پہنچ کر جھگڑنے لگے اور دونوں میں سے ایک (قاتل) فریق نے کہا: ہم اس کی دیت کیونکر ادا کریں جس نے نہ چیخ و پکار کی، نہ اس نے کھایا، نہ پیا اور نہ ہی رویا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا یہ اعرابیوں کی سجع کی مثل سجع ہے۔ (جسے تم شریعت کے حکم کے معارض پیش کر رہے ہو)۔ چنانچہ آپ ﷺ نے ایک غلام دینے کا فیصلہ فرمایا اور اسے عورت (قاتلہ) کی عاقلہ (خاندان) پر ڈال دیا۔

عثمان بن ابی شیبہ، جریر نے منصور سے ان کی اسناد کے ساتھ اسی طرح روایت بیان کی ہے اور اس میں یہ زائد ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے مقتولہ کی دیت قاتلہ کے عصبات پر ڈالی اور ساتھ ایک غلام جو اس بچے کا عوض تھا جو اس (مقتولہ) کے پیٹ میں تھا۔ اسی طرح اسے حکم نے مجاہد سے اور انہوں نے مغیرہ سے روایت کیا ہے۔

3960۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَهَارُونُ بْنُ عَبَّادٍ الْأَزْدِيُّ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ أَنَّ عُمَرَ رضی الله عنهما اسْتَشَارَ النَّاسَ فِي إِمْلَاصِ الْمَرْأَةِ فَقَالَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ شَهِدْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَضَى فِيهَا بِغُرَّةٍ عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ فَقَالَ ائْتِنِي بِمَنْ يَشْهَدُ مَعَكَ فَأَتَاهُ بِمُحَمَّدِ بْنِ مَسْلَمَةَ زَادَ هَارُونُ فَشَهِدَ لَهُ يَعْنِي ضَرْبَ الرَّجُلِ بَطْنَ امْرَأَتِهِ قَالَ أَبُو دَاوُد بَلَغَنِي عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ إِنَّمَا سُمِّيَ إِمْلَاصًا لِأَنَّ الْمَرْأَةَ تُزْلِقُهُ قَبْلَ وَقْتِ الْوِلَادَةِ وَكَذَلِكَ كُلُّ مَا زَلَقَ مِنَ الْيَدِ وَغَيْرِهِ فَقَدْ مَلِصَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ عُمَرَ بِمَعْنَاهُ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ وَحَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عُمَرَ قَالَ

حضرت مسور بن مخرمہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسقاط حمل کے بارے میں لوگوں سے مشورہ طلب کیا۔ تو حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا: میں رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر تھا آپ ﷺ نے اس کے بدلے ایک غلام یا ایک لونڈی کا فیصلہ فرمایا۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کوئی ایسا گواہ پیش کرو جو تمہارے اس قول کی شہادت دے سکتا ہو۔ چنانچہ وہ محمد بن مسلمہ کو لے آئے اور انہوں نے آپ کی شہادت دی۔ یعنی ایک آدمی نے اپنی بیوی کی پیٹ پر

1۔ ایک نسخہ میں وجنینہا نہیں ہے۔　2۔ دیگر نسخوں میں فاختصما ہے۔

ضرب لگائی (اور اس کا حمل ساقط ہو گیا تو اس کی دیت ایک غلام یا لونڈی ہے)۔

ابوداؤد نے کہا ہے کہ ابوعبید سے مجھ تک یہ خبر پہنچی ہے کہ اسقاط حمل کو املاص کا نام دیا گیا ہے (کیونکہ املاص بمعنی ازلاق کا معنی ہے پھسلا دینا) تو چونکہ عورت بھی ولادت کے مقررہ وقت سے پہلے اپنے بچے کو پھسلا دیتی ہے۔ (اس لیے اسے املاص کہا جاتا ہے)۔ اسی طرح ہر وہ شے جو ہاتھ وغیرہ سے پھسل جائے تو وہ ملص کہلاتی ہے۔ (یعنی زلق اور ملص ہم معنی ہیں) موسیٰ بن اسماعیل، وہب نے ہشام عن ابیہ عن المغیرہ عن عمر کی سند سے اسی طرح بیان کیا ہے۔ ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ اسے حماد بن زید اور حماد بن سلمہ نے ہشام بن عروہ عن ابیہ کی سند سے روایت کیا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا (ان عمر قال کے الفاظ ذکر کیے ہیں)۔

3961۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَسْعُودٍ الْمِصِّيصِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ طَاوُسًا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ أَنَّهُ سَأَلَ عَنْ قَضِيَّةِ النَّبِيِّ ﷺ فِي ذَلِكَ فَقَامَ(1) حَمَلُ بْنُ مَالِكِ بْنِ النَّابِغَةِ فَقَالَ كُنْتُ بَيْنَ امْرَأَتَيْنِ فَضَرَبَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى بِمِسْطَحٍ فَقَتَلَتْهَا وَجَنِينَهَا فَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي جَنِينِهَا بِغُرَّةٍ وَأَنْ تُقْتَلَ قَالَ أَبُو دَاوُد قَالَ النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ الْمِسْطَحُ هُوَ الصَّوْبَجُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَقَالَ أَبُو عُبَيْدٍ الْمِسْطَحُ عُودٌ مِنْ أَعْوَادِ الْخِبَاءِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ طَاوُسٍ قَالَ قَامَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ عَلَى الْمِنْبَرِ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ لَمْ يَذْكُرْ وَأَنْ تُقْتَلَ زَادَ بِغُرَّةٍ عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ قَالَ فَقَالَ عُمَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَوْ لَمْ أَسْمَعْ بِهَذَا لَقَضَيْنَا بِغَيْرِ هَذَا حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ التَّمَّارُ أَنَّ عَمْرَو بْنَ طَلْحَةَ حَدَّثَهُمْ قَالَ حَدَّثَنَا أَسْبَاطٌ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قِصَّةِ حَمَلِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ فَأَسْقَطَتْ غُلَامًا قَدْ نَبَتَ شَعْرُهُ مَيِّتًا وَمَاتَتِ الْمَرْأَةُ فَقَضَى عَلَى الْعَاقِلَةِ الدِّيَةَ فَقَالَ عَمُّهَا إِنَّهَا قَدْ أَسْقَطَتْ يَا نَبِيَّ اللَّهِ غُلَامًا قَدْ نَبَتَ شَعْرُهُ فَقَالَ أَبُو الْقَاتِلَةِ إِنَّهُ كَاذِبٌ إِنَّهُ وَاللَّهِ مَا اسْتَهَلَّ وَلَا شَرِبَ وَلَا أَكَلَ فَمِثْلُهُ يُطَلُّ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ أَسَجْعَ الْجَاهِلِيَّةِ وَكَهَانَتَهَا أَدِّ فِي الصَّبِيِّ غُرَّةً قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَانَ اسْمُ إِحْدَاهُمَا مُلَيْكَةَ وَالْأُخْرَى أُمَّ غُطَيْفٍ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ آپ نے (جنین) کی دیت کے بارے میں حضور نبی کریم ﷺ کے فیصلہ کے بارے میں پوچھا تو حمل بن مالک بن نابغہ کھڑے ہوئے اور کہا: میں دو عورتوں کے درمیان تھا تو ان میں سے ایک نے دوسری کو ایک لکڑی دے ماری اور اسے اور اس کے پیٹ میں موجود بچے کو قتل کر دیا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اس کے جنین کے بدلے ایک غلام کا فیصلہ فرمایا اور یہ کہ قاتلہ عورت کو قصاصاً قتل کر دیا جائے۔ ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ نضر بن شمیل نے کہا ہے: مسطح سے مراد تنور میں آگ ہلانے والی لکڑی ہے۔ اور ابوعبید نے کہا ہے کہ مسطح سے مراد خیمے کی لکڑیوں میں سے ایک لکڑی ہے۔ عبداللہ بن محمد زہری، سفیان نے عمرو سے اور انہوں نے طاؤس سے روایت کیا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ منبر پر کھڑے ہوئے پھر آگے اسی طرح روایت ذکر کی اور ان میں وان تقتل کے الفاظ ذکر

1۔ ایک نسخہ میں فقام الیہ ہے۔

نہ کیے۔ اور یہ زائد ذکر کیا کہ غرہ سے مراد غلام یا لونڈی ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ اکبر۔ اگر میں یہ نہ سنتا تو ہم اس کے سوا کوئی اور فیصلہ کر دیتے۔

سلیمان بن عبدالرحمن التمار نے بیان کیا ہے کہ عمرو بن طلحہ نے انہیں بتایا کہ اسباط نے سماک عن عکرمہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما کی سند سے حمل بن مالک کے قصہ میں بیان کیا ہے کہ اس عورت نے جنین کو گرایا اس حال میں کہ اس کے بال اگے ہوئے تھے اور وہ مردہ تھا اور وہ عورت خود بھی مر گئی۔ تو آپ نے عاقلہ پر دیت کا فیصلہ کیا۔ اس عورت کے چچا نے کہا: یا نبی اللہ! علیہ السلام بلاشبہ اس نے بچے کو ساقط کیا ہے اس حال میں کہ اس کے بال اگے ہوئے تھے۔ تو قاتلہ کے باپ نے کہا: یہ جھوٹ بولتا ہے، قسم بخدا! نہ وہ رویا ہے، نہ اس نے کچھ پیا ہے اور نہ ہی اس نے کچھ کھایا ہے۔ لہٰذا اس کی مثل کا خون رائیگاں اور لغو ہوگا (یعنی نہ اس کا قصاص ہوگا اور نہ ہی دیت) تو حضور نبی مکرم علیہ السلام نے فرمایا: کیا تو زمانہ جاہلیت کی مسجع عبارت اور کہانت کے ذریعے حکم شرع سے تعرض کر رہا ہے۔ تو بچے کے بدلے ایک غلام ادا کر۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ان دو عورتوں میں سے ایک کا نام ملیکہ اور دوسری کا نام ام غطیف تھا۔

3962۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا مُجَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا الشَّعْبِيُّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ امْرَأَتَيْنِ مِنْ هُذَيْلٍ قَتَلَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا زَوْجٌ وَوَلَدٌ فَجَعَلَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم دِيَةَ الْمَقْتُولَةِ عَلَى عَاقِلَةِ الْقَاتِلَةِ وَبَرَّأَ زَوْجَهَا وَوَلَدَهَا قَالَ فَقَالَ عَاقِلَةُ الْمَقْتُولَةِ مِيرَاثُهَا لَنَا قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم لَا مِيرَاثُهَا لِزَوْجِهَا وَوَلَدِهَا

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ بنی ہذیل کی دو عورتیں تھیں، ان میں سے ایک نے دوسری کو قتل کر دیا اور ان دونوں میں سے ہر ایک کا خاوند اور بیٹا بھی تھا، تو رسول اللہ علیہ السلام نے مقتولہ عورت کی دیت قاتلہ عورت کی عاقلہ پر ڈال دی اور اس کے خاوند اور اس کے بیٹے کو بری قرار دیا تو مقتولہ کی عاقلہ نے کہا: اس عورت کی میراث ہمارے لیے ہوگی۔ تو رسول اللہ علیہ السلام نے فرمایا: نہیں۔ بلکہ اس کی میراث اس کے خاوند اور اس کی اولاد کے لیے ہوگی۔

3963۔ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَيَانٍ وَابْنُ السَّرْحِ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ اقْتَتَلَتِ امْرَأَتَانِ مِنْ هُذَيْلٍ فَرَمَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى بِحَجَرٍ فَقَتَلَتْهَا فَاخْتَصَمُوا إِلَى رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم فَقَضَى رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم دِيَةَ جَنِينِهَا غُرَّةً عَبْدٌ أَوْ وَلِيدَةٌ وَقَضَى بِدِيَةِ الْمَرْأَةِ عَلَى عَاقِلَتِهَا وَوَرَّثَهَا وَلَدَهَا وَمَنْ مَعَهُمْ فَقَالَ حَمَلُ بْنُ مَالِكِ بْنِ النَّابِغَةِ الْهُذَلِيُّ يَا رَسُولَ اللهِ كَيْفَ أَغْرَمُ دِيَةَ مَنْ لَا شَرِبَ وَلَا أَكَلَ لَا نَطَقَ وَلَا اسْتَهَلَّ فَمِثْلُ ذَلِكَ يُطَلُّ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم إِنَّمَا هَذَا مِنْ إِخْوَانِ الْكُهَّانِ مِنْ أَجْلِ سَجْعِهِ الَّذِي سَجَعَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ فِي هَذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ ثُمَّ إِنَّ الْمَرْأَةَ الَّتِي قَضَى عَلَيْهَا بِالْغُرَّةِ تُوُفِّيَتْ فَقَضَى رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم بِأَنَّ مِيرَاثَهَا لِبَنِيهَا وَأَنَّ الْعَقْلَ عَلَى عَصَبَتِهَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ بنی ہذیل کی دو عورتیں آپس میں لڑ پڑیں۔ ان میں سے ایک نے دوسری کو پتھر مارا اور اسے قتل کر دیا۔ پس انہوں نے اپنا مقدمہ رسول اللہ ﷺ کے پاس پیش کیا تو آپ ﷺ نے اس کے جنین کی دیت کے طور پر ایک غلام یا ایک لونڈی کا فیصلہ فرمایا اور مقتولہ عورت کی دیت قاتلہ کی عاقلہ پر ڈال دی اور مقتولہ کا وارث اس کے بیٹے اور جو اس کے ساتھ تھے انہیں بنایا۔ تو حمل بن مالک بن نابغہ ہذلی نے کہا: یا رسول اللہ! ﷺ اس کی دیت کا تاوان کس طرح دیا جا سکتا ہے جس نے نہ پیا، نہ کھایا، نہ بولا اور نہ ہی وہ رویا سو اس کی مثل کو تو لغو قرار دیا جاتا ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک یہ اپنی مسجع عبارت کی وجہ سے کاہنوں کا بھائی ہے (یعنی ان کی طرح یہ مسجع عبارت بولتا ہے)۔

قتیبہ بن سعد، لیث نے ابن شہاب سے انہوں نے ابن مسیب سے اور انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس قصہ میں بیان کیا ہے کہ وہ عورت جس پر غرہ (یعنی ایک غلام یا لونڈی) کا فیصلہ آپ نے فرمایا تھا وہ فوت ہوئی۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اس کی میراث کا فیصلہ اس کے بیٹوں کے لیے کیا اور دیت اس کے عصبات پر ڈالی (یعنی دیت کی ادائیگی باپ کی جانب سے جنہیں اس کا عصبہ بننے کا حق حاصل ہے ان پر لازم ہے لیکن اس کی میراث اس کی اولاد کے لیے ہوگی)۔

3964۔ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ صُهَيْبٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ امْرَأَةً خَذَفَتْ امْرَأَةً فَأَسْقَطَتْ فَرُفِعَ ذَلِكَ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَجَعَلَ فِي وَلَدِهَا خَمْسَ مِائَةِ شَاةٍ وَنَهَى يَوْمَئِذٍ عَنِ الْخَذْفِ قَالَ أَبُو دَاوُد كَذَا الْحَدِيثُ خَمْسَ مِائَةِ شَاةٍ وَالصَّوَابُ مِائَةُ شَاةٍ قَالَ أَبُو دَاوُد هَكَذَا قَالَ عَبَّاسٌ وَهُوَ وَهْمٌ[1]

حضرت عبداللہ بن بریدہ نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ ایک عورت نے دوسری عورت کو پتھر مارا اور اس نے حمل گرا دیا۔ یہ جھگڑا رسول اللہ ﷺ کے پاس پیش کیا گیا تو آپ ﷺ نے اس کے بچے کے بدلے پانچ سو بکریوں کا فیصلہ کیا اور اس دن سے پتھر پھینکنے سے منع فرما دیا (یعنی ایسے پتھر جو بلا وجہ بطور کھیل کود پھینکے جاتے ہیں کیونکہ یہ بسا اوقات بڑے نقصان کا سبب بن جاتے ہیں)۔ ابو داود نے کہا ہے: اسی طرح پانچ سو بکریوں کا ذکر ہے لیکن صحیح یہ ہے کہ سو بکریاں ہیں۔ ابو داود نے اسی طرح کہا ہے۔ حضرت عباس نے کہا ہے: یہ وہم ہے۔

3965۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا عِيسَى عَنْ مُحَمَّدٍ يَعْنِي ابْنَ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَضَى رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي الْجَنِينِ بِغُرَّةٍ عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ أَوْ فَرَسٍ أَوْ بَغْلٍ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ وَخَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو لَمْ يَذْكُرَا أَوْ فَرَسٍ أَوْ بَغْلٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جنین (کی دیت) میں غرہ یعنی ایک غلام یا لونڈی یا گھوڑے یا ایک خچر کا فیصلہ فرمایا۔ ابو داود نے بیان کیا ہے: یہ حدیث حماد بن سلمہ اور خالد بن عبداللہ نے محمد بن عمرو سے روایت کی ہے اور ان دونوں نے گھوڑے اور خچر کا ذکر نہیں کیا ہے۔

1۔ قال ابو داود ھکذا الخ صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

3966۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ الْعَوَقِيُّ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ وَجَابِرٍ عَنْ الشَّعْبِيِّ قَالَ الْغُرَّةُ خَمْسُ مِائَةِ دِرْهَمٍ قَالَ أَبُو دَاوُد قَالَ رَبِيعَةُ الْغُرَّةُ خَمْسُونَ دِينَارًا

حضرت شعبی نے بیان کیا ہے کہ غرہ کی قیمت پانچ سو درہم ہے۔ ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ ربیعہ نے کہا کہ غرہ پچاس دینار کا ہے۔

بَابٌ فِي دِيَةِ الْمُكَاتَبِ (مکاتب کی دیت کا بیان)

3967۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَحَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ عَنْ هِشَامٍ[1] وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ الصَّوَّافُ جَمِيعًا[2] عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي دِيَةِ الْمُكَاتَبِ يُقْتَلُ يُودَى مَا أَدَّى مِنْ مُكَاتَبَتِهِ دِيَةَ الْحُرِّ وَمَا بَقِيَ دِيَةَ الْمَمْلُوكِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے مکاتب کی دیت کے بارے میں یہ فیصلہ فرمایا کہ اگر مکاتب قتل کر دیا جائے تو وہ جس قدر مال کتابت ادا کر چکا ہے اس قدر آزاد کی دیت ادا کی جائے گی اور جس قدر باقی ہے وہ غلام کی دیت ادا کی جائے گی۔ (یعنی اگر نصف بدل کتابت ادا کر چکا ہے تو وہ نصف آزاد اور نصف غلام شمار ہوگا اور اگر تہائی بدل کتابت دے چکا ہے تو پھر ایک تہائی آزاد اور دو تہائی غلام متصور ہوگا۔ لہٰذا دیت بھی اسی کے مطابق ادا کی جائے گی)۔

3968۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا أَصَابَ الْمُكَاتَبُ حَدًّا أَوْ وَرِثَ مِيرَاثًا يَرِثُ عَلَى قَدْرِ مَا عَتَقَ مِنْهُ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ وُهَيْبٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَأَرْسَلَهُ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ وَإِسْمَعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَجَعَلَهُ إِسْمَعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ قَوْلَ عِكْرِمَةَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب مکاتب فعل حد کا ارتکاب کر گزرے یا وہ کسی میراث کا وارث بنے تو وہ اتنی مقدار کا ہی وارث بنے گا جس قدر وہ آزاد ہوا ہے۔ ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ اسے وہیب نے ایوب عن عکرمہ عن علی عن النبی ﷺ کی سند سے روایت کیا ہے اور حماد بن زید اور اسماعیل نے ایوب عن عکرمہ عن النبی ﷺ کی سند سے مرسل روایت کیا ہے اور اسماعیل بن علیہ نے اسے عکرمہ کا قول قرار دیا ہے۔

بَابٌ فِي دِيَةِ الذِّمِّيِّ (ذمی کی دیت کا بیان)

3969۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ مَوْهَبٍ الرَّمْلِيُّ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ دِيَةُ الْمُعَاهِدِ نِصْفُ دِيَةِ الْحُرِّ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ اللَّيْثِيُّ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ مِثْلَهُ

1۔ دیگر نسخوں میں حدثنا مسدد نا عن هشام سند نہیں ہے۔

2۔ دیگر نسخوں میں جمیعاً نہیں ہے۔

حضرت عمرو بن شعیب نے اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا سے اور انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ سے بیان کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: (ایسا کافر جو) ایک معاہدہ کے تحت (دارالسلام میں) رہ رہا ہو اس کی دیت آزاد آدمی کی دیت کا نصف ہے۔ ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ اسے اسامہ بن زید لیثی اور عبدالرحمٰن بن حارث نے عمرو بن شعیب سے اسی طرح بیان کیا ہے۔

فائدہ: اصحاب الرائے اور سفیان ثوری کا موقف یہ ہے کہ ذمی عہد کی دیت مسلمان کی دیت کے برابر ہی ہے۔ یہی قول شعبی، نخعی اور مجاہد کا ہے اور یہ حضرت عمر اور ابن مسعود سے مروی ہے۔ (بذل ص 108 ج 18)

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يُقَاتِلُ الرَّجُلَ فَيَدْفَعُهُ عَنْ نَفْسِهِ

ایک آدمی دوسرے سے لڑتا ہے اور وہ اپنا دفاع کرتا ہے، اگر لڑنے والے کا نقصان ہو تو اس کی دیت کا بیان

3970۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَاتَلَ أَجِيرٌ لِي رَجُلًا فَعَضَّ يَدَهُ فَانْتَزَعَهَا فَنَدَرَتْ ثَنِيَّتُهُ فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَأَهْدَرَهَا وَقَالَ أَتُرِيدُ أَنْ يَضَعَ يَدَهُ فِي فِيكَ تَقْضَمُهَا كَالْفَحْلِ قَالَ وَأَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رضی الله عنه أَهْدَرَهَا وَقَالَ بَعِدَتْ سِنُّهُ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ وَعَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ بِهَذَا زَادَ ثُمَّ قَالَ يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ لِلْعَاضِّ إِنْ شِئْتَ أَنْ تُمَكِّنَهُ مِنْ يَدِكَ فَيَعَضَّهَا ثُمَّ تَنْزِعُهَا مِنْ فِيهِ وَأَبْطَلَ دِيَةَ أَسْنَانِهِ

صفوان بن یعلی نے اپنے باپ سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے کہا: میرا ایک ملازم ایک آدمی سے لڑ پڑا اور اس نے اس کا ہاتھ (دانتوں سے) کاٹ ڈالا۔ تو اس نے اپنے ہاتھ کو کھینچا اور اس کے سامنے کا دانت گر گیا۔ پھر وہ حضور نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوا تو آپ نے اسے ہدر (باطل) قرار دیا اور فرمایا: کیا تو یہ چاہتا ہے کہ وہ اپنا ہاتھ تیرے منہ میں رکھے تاکہ تو اسے اونٹ کی مثل کاٹ کھائے۔ عطاء یا ابن جریج کا بیان ہے کہ مجھے ابن ابی ملیکہ نے اپنے دادا سے خبر دی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اسے ہدر قرار دیا (یعنی اس کے بدلے اس پر کوئی شے واجب نہ کی) اور فرمایا: اس کا دانت ٹوٹ جائے۔ زیاد بن ایوب، ہشیم، حجاج اور عبدالملک نے عطاء عن یعلی بن امیہ کی سند سے اسی طرح بیان کیا ہے اور یہ زائد بیان کیا ہے پھر حضور نبی مکرم ﷺ نے دانتوں کے ساتھ کاٹنے والے کو فرمایا: اگر تو چاہے تو تو اپنے ہاتھ پر اسے قدرت دے اور وہ اسے دانتوں کے ساتھ کاٹے پھر تو اس کے منہ سے اسے کھینچے اور پھر آپ نے اس کے دانتوں کی دیت کو باطل قرار دیا (کیونکہ اس کا دانت اس آدمی کے اپنے دفاع میں ٹوٹا ہے اس لیے اس کی دیت اس پر واجب نہ ہوگی)۔

بَابٌ فِيمَنْ تَطَبَّبَ بِغَيْرِ عِلْمٍ فَأَعْنَتَ

ایسے طبیب کا بیان جو بغیر علم کے علاج کرے اور مریض کو ہلاک کر دے

3971۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَاصِمٍ الْأَنْطَاكِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ بْنِ سُفْيَانَ أَنَّ الْوَلِيدَ بْنَ مُسْلِمٍ أَخْبَرَهُمْ عَنِ ابْنِ

جُرَیْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ أَبِیهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ مَنْ تَطَبَّبَ وَلَا یُعْلَمُ مِنْهُ طِبٌّ فَهُوَ ضَامِنٌ قَالَ نَصْرٌ قَالَ حَدَّثَنِی ابْنُ جُرَیْجٍ قَالَ أَبُو دَاوُد هَذَا لَمْ یَرْوِهِ إِلَّا الْوَلِیدُ لَا نَدْرِی هُوَ صَحِیحٌ أَمْ لَا

حضرت عمرو بن شعیب نے اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ علیہ السلام نے فرمایا: جو آدمی علاج کرے اور اس کی طب معروف نہ ہو (اور اس سے مریض ہلاک ہو جائے) تو طبیب ضامن ہو گا (یعنی اس کی دیت اسے ادا کرنا ہو گی)۔ ابوداود نے کہا ہے کہ اسے ولید کے سوا کسی نے روایت نہیں کیا۔ ہم نہیں جانتے کہ یہ صحیح ہے یا نہیں۔

3972۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا حَفْصٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِیزِ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِیزِ حَدَّثَنِی بَعْضُ الْوَفْدِ الَّذِینَ قَدِمُوا عَلَى أَبِی قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَیُّمَا طَبِیبٍ تَطَبَّبَ عَلَى قَوْمٍ لَا یُعْرَفُ لَهُ تَطَبُّبٌ قَبْلَ ذَلِكَ فَأَعْنَتَ فَهُوَ ضَامِنٌ قَالَ عَبْدُ الْعَزِیزِ أَمَا إِنَّهُ لَیْسَ بِالنَّعْتِ إِنَّمَا هُوَ قَطْعُ الْعُرُوقِ وَالْبَطُّ وَالْكَیُّ

عبدالعزیز بن عمر بن عبدالعزیز نے بیان کیا ہے کہ اس وفد کے بعض لوگوں نے مجھے بتایا ہے جو میرے والد کے پاس آئے کہ رسول اللہ علیہ السلام نے فرمایا: جس کسی طبیب نے علاج معالجہ شروع کیا، حالانکہ اس سے قبل اس کا طب کا علم رکھنا اور علاج معالجہ کرنا معروف نہ ہو اور وہ کسی کو نقصان پہنچا دے تو وہ اس کا ضامن ہو گا۔

عبدالعزیز نے کہا ہے کہ فساد اور نقصان نہیں ہوتا مگر اس طرح کہ وہ (خون نکالنے کے لیے) رگ کو زیادہ کاٹ دے اور جلد پر کوئی زخم ہونے کی صورت میں اسے حد سے زیادہ چیر ڈالے اور داغ دے کر کسی کو ہلاک کر دے۔ (ان جیسی صورتوں میں طبیب نقصان کا ضامن ہو گا اور اگر وہ فقط زبان سے دوا کی مقدار وغیرہ بتا دے اور پھر مریض اپنے ہاتھ سے اسے استعمال کرے اور استعمال کے وقت مقدار میں کمی بیشی کر دے جس کے سبب مریض کو نقصان پہنچے تو پھر طبیب اور معالج اس کا ضامن نہ ہو گا)۔

بَابٌ فِی دِیَةِ الْخَطَإِ شِبْهِ الْعَمْدِ (قتل خطا شبہ بالعمد کی دیت کا بیان)

3973۔ حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَمُسَدَّدٌ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ خَالِدٍ عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ رَبِیعَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ أَوْسٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ مُسَدَّدٌ خَطَبَ یَوْمَ الْفَتْحِ ثُمَّ اتَّفَقَا فَقَالَ أَلَا إِنَّ كُلَّ مَأْثُرَةٍ كَانَتْ فِی الْجَاهِلِیَّةِ مِنْ دَمٍ أَوْ مَالٍ تُذْكَرُ وَتُدْعَى تَحْتَ قَدَمَیَّ إِلَّا مَا كَانَ مِنْ سِقَایَةِ الْحَاجِّ وَسِدَانَةِ الْبَیْتِ ثُمَّ قَالَ أَلَا إِنَّ دِیَةَ الْخَطَإِ شِبْهِ الْعَمْدِ مَا كَانَ بِالسَّوْطِ وَالْعَصَا مِائَةٌ مِنْ الْإِبِلِ مِنْهَا أَرْبَعُونَ فِی بُطُونِهَا أَوْلَادُهَا حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِیلَ حَدَّثَنَا وُهَیْبٌ عَنْ خَالِدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ مَعْنَاهُ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ علیہ السلام نے فتح مکہ کے دن خطبہ ارشاد فرمایا اور فرمایا: خبردار سنو! دور جاہلیت میں ہر خاندان کے جس خون یا مال کا ذکر کیا جاتا ہے اور دعویٰ کیا جاتا ہے وہ میرے قدموں کے نیچے ہے سوائے حاجیوں کو پانی پلانے اور بیت اللہ شریف کی خدمت کرنے کے شرف کے، پھر فرمایا: خبردار سنو! قتل خطا شبہ بالعمد جو کہ کوڑے اور لاٹھی کے ساتھ ہو اس کی دیت سو اونٹ ہے ان میں سے چالیس ایسی اونٹنیاں ہوں جن کے پیٹوں میں بچے

ہوں (یعنی وہ حاملہ ہوں) موسیٰ بن اسمٰعیل، وہب نے خالد سے اسی اسناد کے ساتھ اسی کے ہم معنی روایت نقل کی ہے۔

بَابٌ فِي جِنَايَةِ الْعَبْدِ يَكُونُ لِلْفُقَرَاءِ (اگر جنایت کرنے والا فقیر غلام ہو تو اس کا حکم؟)

3974۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ غُلَامًا لِأُنَاسٍ فُقَرَاءَ قَطَعَ أُذُنَ غُلَامٍ لِأُنَاسٍ أَغْنِيَاءَ فَأَتَى أَهْلُهُ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّا أُنَاسٌ فُقَرَاءُ فَلَمْ يَجْعَلْ عَلَيْهِ شَيْئًا

حضرت عمران بن حصین سے روایت ہے کہ فقراء اور مفلس لوگوں کے ایک بچے نے دولت مند اور امیر لوگوں کے ایک بچے کا کان کاٹ دیا۔ تو پھر بچے کے گھر والے حضور نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ ہم تو فقیر اور مفلس لوگ ہیں (دیت وغیرہ دینے کے لیے ہمارے پاس تو کوئی شے نہیں) تو پھر آپ ﷺ نے ان پر کوئی شے لازم نہ فرمائی۔ (بلکہ ایسی صورت میں دیت وغیرہ بیت المال کے ذمہ ہوتی ہے۔ امام وقت کو چاہیے کہ وہ اس سے ادا کردے۔ واللہ اعلم)۔

بَابٌ فِيمَنْ قُتِلَ فِي عِمِّيَّا بَيْنَ قَوْمٍ (اس کا بیان جو کسی قوم کے درمیان بن دیکھے قتل ہو جائے)

3975۔ قَالَ أَبُو دَاوُدَ[1] حُدِّثْتُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ قُتِلَ فِي عِمِّيَّا أَوْ رِمِّيَّا يَكُونُ[2] بَيْنَهُمْ بِحَجَرٍ أَوْ بِسَوْطٍ فَعَقْلُهُ عَقْلُ خَطَإٍ وَمَنْ قُتِلَ عَمْدًا فَقَوَدُ يَدَيْهِ فَمَنْ حَالَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ آدمی جو بن دیکھے پتھر یا کوڑا لگنے سے قتل ہو گیا یا اس حال میں کہ وہ آپس میں پتھر چلا رہے تھے (اور کسی کو لگنے سے وہ مر گیا) تو اس کی دیت قتل خطا کی دیت ہو گی۔ اور جس کسی نے دانستہ کسی کو قتل کیا تو اس کے لیے قصاص ہوگا اور جو کوئی اس کے درمیان اور اس کے درمیان حائل ہوا تو اس پر اللہ تعالیٰ، ملائکہ اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔ (کیونکہ وہ حکم شرعی (قصاص) کی تعمیل میں رکاوٹ بن رہا ہے)۔

بَابٌ فِي الدَّابَّةِ تَنْفَحُ بِرِجْلِهَا (اگر جانور کسی کو اپنا پاؤں مارے تو اس کا بیان)

3976۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ الرِّجْلُ جُبَارٌ قَالَ أَبُو دَاوُد الدَّابَّةُ تَضْرِبُ بِرِجْلِهَا وَهُوَ رَاكِبٌ[3]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ (جانور کا) پاؤں ہدر ہے۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ جانور اس حال میں اپنی ٹانگ مارے کہ آدمی اس پر سوار ہو (تو وہ اس کا ضامن نہ ہوگا۔ یہی احناف کا موقف ہے۔ جب کہ امام شافعی فرماتے ہیں کہ جانور کے ہاتھ اور ٹانگیں سب کا ایک ہی حکم ہے۔ لہٰذا جو بھی وہ مار دے اس کا سوار

1۔ قال ابو داؤد صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔ 2۔ دیگر نسخوں میں تکون ہے۔ 3۔ قال ابو داؤد الخ صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

ضامن نہ ہوگا۔ واللہ اعلم)۔

بَاب الْعَجْمَاءُ وَالْمَعْدِنُ وَالْبِئْرُ جُبَارٌ (چوپائے، معدن اور کنواں ہدر ہیں اس کا بیان)

3977۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ سَمِعَا أَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ الْعَجْمَاءُ جَرْحُهَا جُبَارٌ وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ وَالْبِئْرُ جُبَارٌ وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ قَالَ أَبُو دَاوُد الْعَجْمَاءُ الْمُنْفَلِتَةُ الَّتِي لَا يَكُونُ مَعَهَا أَحَدٌ وَتَكُونُ بِالنَّهَارِ لَا تَكُونُ بِاللَّيْلِ

حضرت سعید بن المسیب اور ابوسلمہ دونوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ سے حدیث بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: چوپائے کا لگایا ہوا زخم ہدر ہے (یعنی اس پر کوئی دیت وغیرہ نہ ہوگی) اور معدن ہدر ہے (یعنی اگر سونا، چاندی یا کوئی اور دھات نکالنے کے لیے کسی نے کان لگائی اور اس میں کوئی آدمی مر گیا تو اس کی کوئی دیت وغیرہ نہ ہوگی) اور کنواں ہدر ہے (یعنی کسی نے اپنی مملوکہ زمین میں کنواں کھودا اور پھر وہاں سے گزرتے ہوئے کوئی آدمی اس میں گر کر فوت ہو گیا تو اس کی کوئی دیت نہ ہوگی) اور اگر کوئی دفینہ ملا تو اس میں خمس ہے۔ ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ چوپائے سے مراد ایسا ہے جو بالکل کھلا ہو اور اس کے ساتھ کوئی بھی نہ ہو اور پھر یہ کہ دن کا وقت ہو رات کا وقت نہ ہو۔

بَاب فِي النَّارِ تَعَدَّى (آگ حد سے بڑھ جائے تو اس کے نقصان کا حکم)

3978۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُتَوَكِّلِ الْعَسْقَلَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ح وحَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ التِّنِّيسِيُّ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ الصَّنْعَانِيُّ كِلَاهُمَا عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ النَّارُ جُبَارٌ

ہمام بن منبہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آگ ہدر ہے (یعنی اگر کسی نے اپنے گھر میں یا اپنی زمین میں آگ جلائی اور پھر کسی سبب سے وہ ساتھ والے گھر یا زمین تک جا پہنچی تو اس کے نقصان کی ضمانت آگ جلانے والے پر نہ ہوگی۔ بشرطیکہ جب اس نے آگ جلائی تھی تو ظاہری طور پر اس کے دوسری جانب منتقل ہونے کے کوئی خدشات نہ تھے۔ اور اگر پہلے ہی تیز ہوا وغیرہ چل رہی ہو اور ظن غالب آگ اڑنے کا ہو تو پھر نقصان کی صورت میں آگ جلانے والا ضامن ہوگا۔ واللہ اعلم) (بذل المجہود ص 113 ج 18)

بَاب الْقِصَاصِ مِنْ السِّنِّ (دانتوں کے قصاص کا بیان)

3979۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ كَسَرَتْ الرُّبَيِّعُ أُخْتُ أَنَسِ بْنِ النَّضْرِ ثَنِيَّةَ امْرَأَةٍ فَأَتَوْا النَّبِيَّ ﷺ فَقَضَى بِكِتَابِ اللَّهِ الْقِصَاصَ فَقَالَ أَنَسُ بْنُ النَّضْرِ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا تُكْسَرُ ثَنِيَّتُهَا الْيَوْمَ قَالَ يَا أَنَسُ كِتَابُ اللَّهِ الْقِصَاصُ فَرَضُوا بِأَرْشٍ أَخَذُوهُ فَعَجِبَ نَبِيُّ اللَّهِ

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ إِنَّ مِنْ عِبَادِ اللهِ مَنْ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللهِ لَأَبَرَّهُ قَالَ أَبُو دَاوُد سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ قِيلَ لَهُ كَيْفَ يُقْتَصُّ مِنَ السِّنِّ قَالَ تُبْرَدُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ انس بن نضر کی بہن ربیع نے ایک عورت کے سامنے والے دانت توڑ دیے۔ چنانچہ وہ لوگ مقدمہ لے کر حضور نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے کتاب اللہ کے مطابق قصاص کا فیصلہ فرما دیا۔ تو انس بن نضر نے عرض کی: قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے! آج اس کے دانت نہیں توڑے جائیں گے۔ آپ نے فرمایا: اے انس! کتاب اللہ کے حکم کے مطابق قصاص ہے پھر اس کے ورثا دیت لینے پر راضی ہو گئے اور انہوں نے وہ وصول کر لی۔ پس حضور نبی کریم ﷺ اس پر متعجب ہوئے اور فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ کے بندوں میں ایسے بھی ہیں کہ اگر وہ اللہ تعالیٰ کو قسم دے دیں تو وہ اسے پورا فرما دیتا ہے۔ ابوداؤد نے بیان کیا ہے: میں نے امام احمد بن حنبل سے سنا کہ ان سے پوچھا گیا کہ دانتوں کا قصاص کس طرح لیا جائے گا؟ تو انہوں نے فرمایا: اسے رگڑ کر یا اکھیڑ کر ختم کر دیا جائے گا۔

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

كِتَابُ السُّنَّةِ (سنت کا بیان)

بَابُ شَرْحِ السُّنَّةِ (شرح سنت کا بیان)

3980۔ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ عَنْ خَالِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ افْتَرَقَتِ الْيَهُودُ عَلَى إِحْدَى أَوْ ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِينَ فِرْقَةً وَتَفَرَّقَتِ النَّصَارَى عَلَى إِحْدَى أَوْ ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِينَ فِرْقَةً وَتَفْتَرِقُ أُمَّتِي عَلَى ثَلَاثٍ وَسَبْعِينَ فِرْقَةً

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یہودی اکہتر یا بہتر فرقوں میں تقسیم ہوئے اور عیسائی بھی اکہتر یا بہتر فرقوں میں تقسیم ہوئے اور میری امت تہتر فرقوں میں تقسیم ہوگی۔

3981۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ ح وَحَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ قَالَ حَدَّثَنِي صَفْوَانُ نَحْوَهُ قَالَ حَدَّثَنِي أَزْهَرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْحَرَازِيُّ عَنْ أَبِي عَامِرٍ الْهَوْزَنِيِّ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ أَنَّهُ قَامَ فِينَا[1]، فَقَالَ أَلَا إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَامَ فِينَا فَقَالَ أَلَا إِنَّ مَنْ قَبْلَكُمْ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ افْتَرَقُوا عَلَى ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِينَ مِلَّةً وَإِنَّ هَذِهِ الْمِلَّةَ سَتَفْتَرِقُ عَلَى ثَلَاثٍ وَسَبْعِينَ ثِنْتَانِ وَسَبْعُونَ فِي النَّارِ وَوَاحِدَةٌ فِي الْجَنَّةِ وَهِيَ الْجَمَاعَةُ زَادَ ابْنُ يَحْيَى وَعَمْرٌو فِي حَدِيثَيْهِمَا وَإِنَّهُ سَيَخْرُجُ مِنْ أُمَّتِي[2] أَقْوَامٌ تَجَارَى بِهِمْ تِلْكَ الْأَهْوَاءُ كَمَا يَتَجَارَى الْكَلْبُ لِصَاحِبِهِ وَقَالَ عَمْرٌو الْكَلْبُ بِصَاحِبِهِ لَا يَبْقَى مِنْهُ عِرْقٌ وَلَا مَفْصِلٌ إِلَّا دَخَلَهُ

ابو عامر ہوزنی سے روایت ہے کہ حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور فرمایا: خبردار! سنو رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور آپ نے فرمایا: خبردار! سنو بے شک تم سے پہلے اہل کتاب بہتر فرقوں میں تقسیم ہوئے اور یہ امت عنقریب تہتر فرقوں میں تقسیم ہوگی۔ (ان میں سے) بہتر آتش جہنم میں جائیں گے اور ایک جنت میں جائے گا اور وہ فرقہ اہل السنۃ والجماعۃ ہے۔

ابن یحییٰ اور عمرو نے اپنی حدیثوں میں یہ زائد بھی ذکر کیا ہے کہ عنقریب میری امت سے ایسی اقوام ظاہر ہوں گی جن میں خواہشات اور بدعات اس طرح سرایت کیے ہوں گے جس طرح مرض کلب اس آدمی میں سرایت کر جاتا ہے (جسے باؤلا کتا کاٹ ڈالے) عمرو نے بیان کیا ہے کہ مرض کلب (یعنی وہ بیماری جو باؤلے کتے کے کاٹنے کے سبب آدمی میں پیدا ہو جاتی ہے) والے آدمی کی کوئی رگ اور کوئی جوڑ باقی نہیں رہتا مگر یہ بیماری اس میں داخل ہو جاتی ہے۔

1۔ ایک نسخہ میں فینا نہیں ہے۔ 2۔ دیگر نسخوں میں من امتی ہے۔

بَاب النَّهْيِ عَنْ الْجِدَالِ وَاتِّبَاعِ الْمُتَشَابِهِ مِنْ الْقُرْآنِ

قرآن کریم کی متشابہ آیات کی اتباع اور ان کے بارے جھگڑنے سے نہی کا بیان

3982۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ التُّسْتَرِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ هَذِهِ الْآيَةَ هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ مِنْهُ آيَاتٌ مُحْكَمَاتٌ إِلَى أُولُو الْأَلْبَابِ قَالَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَإِذَا رَأَيْتُمُ الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ فَأُولَئِكَ الَّذِينَ سَمَّى اللَّهُ فَاحْذَرُوهُمْ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: (ترجمہ) ''وہی ہے جس نے آپ پر کتاب نازل فرمائی اس میں سے آیات محکمات ہیں...... تا قولہ اولو الالباب۔ ام المومنین نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم ان لوگوں کو دیکھو جو ان آیات کی اتباع کرتے ہیں جو متشابہ ہیں تو وہی وہ لوگ ہیں جن کا نام اللہ تعالیٰ نے لیا ہے۔ پس تم ان سے بچو۔

فائدہ: قرآن کریم کی وہ آیات جن کے معنی اور مفاہیم بالکل واضح اور بین ہیں وہ محکمات کہلاتی ہیں اور وہ آیات جن کے معانی واضح نہیں بلکہ معنی متعین کرنے کے لیے کسی تاویل کی ضرورت پڑتی ہے وہ متشابہات کہلاتی ہیں۔ محکمات کو چھوڑ کر متشابہات کی اتباع کی اجازت نہیں۔ واللہ اعلم)۔

بَاب مُجَانَبَةِ أَهْلِ الْأَهْوَاءِ وَبُغْضِهِمْ

(خواہش پرستوں سے اجتناب اور ان سے بغض رکھنے کا بیان)

3983۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي زِيَادٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَفْضَلُ الْأَعْمَالِ الْحُبُّ فِي اللَّهِ وَالْبُغْضُ فِي اللَّهِ

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: افضل ترین عمل اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے کسی سے محبت کرنا اور اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لیے کسی سے بغض رکھنا ہے۔ (یعنی بہترین عمل یہی ہے کہ انسان کی دوستی اور عداوت کا معیار رب العالمین کی رضا ہو نہ کہ کوئی دنیوی حرص اور لالچ اس کی بنیاد ہو۔ اگر واقعتہ یہ معیار قائم ہو جائے تو بے شمار گناہوں اور عداوتوں سے آدمی کو چھٹکارا نصیب ہو سکتا ہے)۔

3984۔ حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَكَانَ قَائِدَ كَعْبٍ مِنْ بَنِيهِ حِينَ عَمِيَ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ وَذَكَرَ ابْنُ السَّرْحِ قِصَّةَ تَخَلُّفِهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ قَالَ وَنَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمُسْلِمِينَ عَنْ كَلَامِنَا أَيُّهَا الثَّلَاثَةُ حَتَّى إِذَا طَالَ عَلَيَّ تَسَوَّرْتُ جِدَارَ حَائِطِ أَبِي قَتَادَةَ وَهُوَ ابْنُ عَمِّي فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ

فَوَاللهِ مَا رَدَّ عَلَیَّ السَّلَامَ ثُمَّ سَاقَ خَبَرَ تَنْزِيلِ تَوْبَتِهِ

عبدالرحمن بن عبداللہ بن کعب بن مالک نے بیان کیا ہے کہ حضرت عبداللہ بن کعب بن مالک حضرت کعب رضی اللہ عنہ کے بیٹوں میں سے اس وقت ان کا ہاتھ پکڑ کر چلتے تھے جب وہ نابینے ہو گئے۔ انہوں نے فرمایا: میں نے حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا اور ابن سرح نے غزوۂ تبوک میں آپ کے حضور نبی مکرم علیہ السلام سے پیچھے رہ جانے کا واقعہ بیان کیا ہے جو حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا رسول اللہ علیہ السلام نے مسلمانوں کو ہم تینوں سے کلام کرنے سے منع فرما دیا۔ یہاں تک کہ جب مجھ پر ایک طویل وقت گزر گیا تو میں نے ایک دن ابوقتادہ کے باغ کی دیوار پھلانگی (اور اندر داخل ہو گیا) اور وہ میرے چچا کا بیٹا تھا۔ میں نے اسے سلام کیا لیکن قسم بخدا! اس نے مجھے سلام کا جواب نہیں دیا۔ پھر آگے انہوں نے اپنی توبہ کے متعلق نازل ہونے والی آیات کو بیان کیا۔

فائدہ: صحابہ کرام کی عظمت و رفعت کا کمال یہی ہے کہ ان کا ہر عمل سنت مصطفی کریم علیہ السلام کے مطابق ہوتا اور جب کسی کام کے لیے حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کا حکم ہو جاتا تو پھر اس کے سامنے نسبی رشتوں کی بھی کوئی حیثیت باقی نہ رہتی تھی۔ بلکہ وہ دل و جان سے پروانہ وار حکم مصطفی کریم کی تعمیل میں لگ جاتے تھے۔ گویا ان کی دوستی اور عداوت کا معیار صرف رضائے الٰہی اور خوشنودیٔ مصطفی کریم تھا۔ رب کریم جملہ مسلمانوں کو اسی ذوق سے سرفراز فرمائے۔ آمین

بَاب تَرْكِ السَّلَامِ عَلَى أَهْلِ الْأَهْوَاءِ (خواہش پرستوں کو سلام نہ دینے کا بیان)

3985۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا عَطَاءٌ الْخُرَاسَانِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ قَدِمْتُ عَلَى أَهْلِي وَقَدْ تَشَقَّقَتْ يَدَايَ فَخَلَّقُونِي بِزَعْفَرَانٍ فَغَدَوْتُ عَلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ وَقَالَ اذْهَبْ فَاغْسِلْ هَذَا عَنْكَ

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ہے کہ میں اپنے گھر والوں کے پاس آیا درآنحالیکہ میرے ہاتھ پھٹے ہوئے تھے (یعنی ان میں دراڑیں پڑی ہوئی تھیں) تو انہوں نے میرے ہاتھوں پر زعفران لگا دیا۔ میں صبح سویرے حضور نبی کریم علیہ السلام کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور آپ کی خدمت میں سلام کیا تو آپ علیہ السلام نے میرے سلام کا جواب نہ ارشاد فرمایا اور ساتھ فرمایا: تو جا اور اپنے ہاتھوں سے اسے دھو ڈال (یعنی آپ نے اس رنگ کو ناپسند کیا اور ہاتھوں کو پہلے صاف کرنے کا حکم ارشاد فرمایا)۔

3986۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ سُمَيَّةَ عَنْ عَائِشَةَ رضی الله عنها أَنَّهُ اعْتَلَّ بَعِيرٌ لِصَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ وَعِنْدَ زَيْنَبَ فَضْلُ ظَهْرٍ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم لِزَيْنَبَ أَعْطِيهَا بَعِيرًا فَقَالَتْ أَنَا أُعْطِي تِلْكَ الْيَهُودِيَّةَ فَغَضِبَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم فَهَجَرَهَا ذَا الْحِجَّةِ وَالْمُحَرَّمَ وَبَعْضَ صَفَرٍ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا کا اونٹ بیمار ہو گیا اور حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے پاس اضافی اونٹ تھا تو رسول اللہ علیہ السلام نے حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو فرمایا: تم ایک

اونٹ صفیہ کو دے دو۔ تو انہوں نے عرض کی: کیا میں اس یہودیہ کو دے دوں (انہوں نے حضرت صفیہ کے ماضی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے یہ جملہ کہا) تو رسول اللہ ﷺ اس پر ناراض ہو گئے اور آپ نے ذوالحجہ، محرم اور صفر کے کچھ دنوں تک ان سے بول چال چھوڑے رکھی۔

بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْجِدَالِ فِي الْقُرْآنِ (قرآن میں جھگڑا کرنے سے نہی کا بیان)

3987۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ هَارُونَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْمِرَاءُ فِي الْقُرْآنِ كُفْرٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: قرآن کریم میں شک کرنا اور جھگڑا کرنا کفر ہے۔ (یہ بھی مراد ہو سکتا ہے کہ قرآن کریم میں قراءت کے اعتبار سے شک کرنا یا ہو سکتا ہے کہ وہ آیات جن میں تقدیر و وعید کا ذکر ہے ان میں شک کا اظہار کرنا اور پھر جھگڑنا یہ دائرہ کفر میں داخل ہوتا ہے۔ واللہ اعلم الصواب)

بَابٌ فِي لُزُومِ السُّنَّةِ (اس کا بیان کہ اتباع سنت لازم ہے)

3988۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ نَجْدَةَ حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرِو بْنُ كَثِيرِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ حَرِيزِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَوْفٍ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِي كَرِبَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ أَلَا إِنِّي أُوتِيتُ الْكِتَابَ وَمِثْلَهُ مَعَهُ أَلَا يُوشِكُ رَجُلٌ شَبْعَانُ عَلَى أَرِيكَتِهِ يَقُولُ عَلَيْكُمْ بِهَذَا الْقُرْآنِ فَمَا وَجَدْتُمْ فِيهِ مِنْ حَلَالٍ فَأَحِلُّوهُ وَمَا وَجَدْتُمْ فِيهِ مِنْ حَرَامٍ فَحَرِّمُوهُ أَلَا لَا يَحِلُّ لَكُمْ لَحْمُ الْحِمَارِ الْأَهْلِيِّ وَلَا كُلُّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبُعِ وَلَا لُقَطَةُ مُعَاهِدٍ إِلَّا أَنْ يَسْتَغْنِيَ عَنْهَا صَاحِبُهَا وَمَنْ نَزَلَ بِقَوْمٍ فَعَلَيْهِمْ أَنْ يَقْرُوهُ فَإِنْ لَمْ يَقْرُوهُ فَلَهُ أَنْ يُعْقِبَهُمْ بِمِثْلِ قِرَاهُ

حضرت عبدالرحمن بن ابی عوف نے مقدام بن معدی کرب سے انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: خبردار! سنو، بلاشبہ مجھے کتاب (یعنی قرآن کریم) اور اس کے ساتھ اس کی مثل شے (یعنی سنت) عطا فرمائی گئی ہے۔ خبردار! سنو قریب ہے کہ ایک پیٹ بھرا (مراد خوشحال آدمی ہے) آدمی اپنے پلنگ پر بیٹھے یہ کہے گا: تم پر اس قرآن کی اتباع کرنا لازم ہے۔ پس جو چیز تم اس میں حلال پاؤ تو تم اسے حلال قرار دو اور جو چیز تم اس میں حرام پاؤ تو تم اسے حرام قرار دو۔ خبردار! سنو! تمہارے لیے گھریلو گدھوں کا گوشت حلال نہیں ہے اور نہ ہی کسی ذمی کا گرا پڑا مال تمہارے لیے حلال ہے۔ مگر (اس صورت میں) کہ اس کا مالک اس سے مستغنی ہو جائے (اور اس کی تلاش چھوڑ دے) اور جو کوئی کسی قوم کے پاس مہمان آئے تو ان پر لازم ہے کہ وہ اس کی مہمان نوازی کریں اور اگر وہ اس کی مہمان نوازی نہ کریں تو وہ اپنی ضیافت کی مثل ان کا مال لے کر انہیں سزا دے (یہ حکم ابتدائے اسلام میں تھا اب کسی مہمان کے لیے کسی کا سامان اٹھانا جائز نہیں۔ یہ حکم منسوخ ہو چکا ہے)۔

3989۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا أُلْفِيَنَّ أَحَدَكُمْ مُتَّكِئًا عَلَى أَرِيكَتِهِ يَأْتِيهِ الْأَمْرُ مِنْ أَمْرِي

مِمَّا أَمَرْتُ بِهِ أَوْ نَهَيْتُ عَنْهُ فَيَقُولُ لَا نَدْرِي مَا وَجَدْنَا فِي كِتَابِ اللهِ اتَّبَعْنَاهُ

حضرت عبید اللہ بن ابی رافع نے اپنے باپ سے اور انہوں نے حضور نبی مکرم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: میں تم میں سے کسی کو نہ پاؤں کہ تم میں سے کوئی اپنے پلنگ پر تکیہ لگائے بیٹھا ہوا اور میرا کوئی امر اس کے پاس پہنچے ان چیزوں کے بارے میں جن کا میں نے حکم دیا ہے یا جن سے میں نے منع کیا ہے اور وہ یہ کہے کہ ہم نہیں جانتے، جو کچھ ہم نے کتاب اللہ میں پایا ہے ہم نے اس کی اتباع اور پیروی کی ہے۔

فائدہ: اس حدیث طیبہ میں آپ یہ تنبیہ فرما رہے ہیں کہ جس طرح وہ احکام واجب الاتباع ہیں جو قرآن کریم میں ہیں بعینہ اسی طرح وہ احکام بھی واجب الاتباع ہیں جو سنت طیبہ میں ہیں، کیونکہ فی الحقیقت دونوں قسم کے احکام رب العالمین کی جانب سے ہی ہیں۔

3990۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَخْرَمِيُّ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ أَحْدَثَ فِي أَمْرِنَا هَذَا مَا لَيْسَ فِيهِ فَهُوَ رَدٌّ قَالَ ابْنُ عِيسَى قَالَ النَّبِيُّ ﷺ مَنْ صَنَعَ أَمْرًا عَلَى غَيْرِ أَمْرِنَا فَهُوَ رَدٌّ

قاسم بن محمد نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے بیان کیا: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ آدمی جس نے ہمارے دین میں ایسے نئے کام کا آغاز کیا جس کی کوئی اصل یا مثل دین میں نہ ہو تو وہ مردود ہے۔ ابن عیسیٰ نے بیان کیا ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے کوئی ایسا کام کیا جو ہمارے دین کے خلاف ہو تو وہ مردود ہے۔

3991۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا ثَوْرُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ مَعْدَانَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَمْرٍو السُّلَمِيُّ وَحُجْرُ بْنُ حُجْرٍ قَالَا أَتَيْنَا الْعِرْبَاضَ بْنَ سَارِيَةَ وَهُوَ مِمَّنْ نَزَلَ فِيهِ وَلَا عَلَى الَّذِينَ إِذَا مَا أَتَوْكَ لِتَحْمِلَهُمْ قُلْتَ لَا أَجِدُ مَا أَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْنَا وَقُلْنَا أَتَيْنَاكَ زَائِرِينَ وَعَائِدِينَ وَمُقْتَبِسِينَ فَقَالَ الْعِرْبَاضُ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا فَوَعَظَنَا مَوْعِظَةً بَلِيغَةً ذَرَفَتْ مِنْهَا الْعُيُونُ وَوَجِلَتْ مِنْهَا الْقُلُوبُ فَقَالَ قَائِلٌ يَا رَسُولَ اللهِ كَأَنَّ هَذِهِ مَوْعِظَةُ مُوَدِّعٍ فَمَاذَا تَعْهَدُ إِلَيْنَا فَقَالَ أُوصِيكُمْ بِتَقْوَى اللهِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَإِنْ عَبْدًا حَبَشِيًّا فَإِنَّهُ مَنْ يَعِشْ مِنْكُمْ بَعْدِي فَسَيَرَى اخْتِلَافًا كَثِيرًا فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الْمَهْدِيِّينَ الرَّاشِدِينَ تَمَسَّكُوا بِهَا وَعَضُّوا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ وَإِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْأُمُورِ فَإِنَّ كُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ

عبد الرحمن بن عمرو سلمی اور حجر بن حجر دونوں نے بیان کیا کہ ہم حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہما کے پاس آئے اور وہ ان لوگوں میں سے تھے جن کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی: وَلَا عَلَى الَّذِينَ إِذَا مَا أَتَوْكَ لِتَحْمِلَهُمْ قُلْتَ لَا أَجِدُ مَا

أَحْمِلُكُمْ (یعنی اور ان لوگوں پر کوئی حرج نہیں جب کہ وہ آپ کے پاس آتے ہیں تاکہ آپ انہیں سوار کریں آپ نے انہیں کہا: میں کوئی سواری نہیں پاتا جس پر میں تمہیں سوار کروں)۔ پس ہم نے سلام عرض کیا اور کہا: ہم آپ کے پاس زیارت کرنے کے لیے، عیادت کرنے کے لیے اور آپ سے نور علم حاصل کرنے کے لیے حاضر ہوئے ہیں۔ تو حضرت عرباض نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ایک دن ہمیں نماز پڑھائی، پھر آپ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور ہمیں ایک بلیغ وعظ ونصیحت فرمایا جس سے آنکھوں میں آنسو جاری ہو گئے اور دل خوفزدہ ہو گئے۔ تو ایک کہنے والے نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ یہ وعظ تو الوداع کہنے والے کے وعظ کی مثل ہے۔ تو کون سی شے ہے جس کی آپ ہمیں وصیت فرماتے ہیں؟ تب آپ ﷺ نے فرمایا: میں تمہیں اللہ تعالیٰ سے ڈرنے، (حاکم کا) حکم سننے اور اس کی اطاعت و پیروی کرنے کی وصیت کرتا ہوں، اگرچہ وہ حبشی ہی ہو کیونکہ تم میں سے جو کوئی میرے بعد زندہ رہے گا تو وہ بہت زیادہ اختلاف دیکھے گا، لہٰذا تم پر میری سنت اور خلفائے راشدین مہدیین کی سنت پر عمل کرنا لازم ہے۔ تم اسے مضبوطی سے تھامے رکھو اور اسے دانتوں سے مضبوط پکڑے رکھو اور نئے نئے امور سے بچو، کیونکہ ہر نیا کام بدعت ہے (یعنی ایسا کام جس کی اصل یا مثل شریعت میں نہ ہو اور وہ دین کی روح کے خلاف ہو وہ بدعت ہے) اور ہر بدعت گمراہی ہے۔

3992۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ عَتِيقٍ عَنْ طَلْقِ بْنِ حَبِيبٍ عَنِ الْأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ أَلَا هَلَكَ الْمُتَنَطِّعُونَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: خبردار! سنو، تکلفانہ بحث مباحثہ کرنے والے ہلاک ہوئے۔ آپ نے یہ جملہ تین بار فرمایا۔ (مراد ایسے لوگ ہیں جو ایسی چیزوں میں غور وفکر کر کے بحث مباحثہ کے ذریعے سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں جن تک عقل کی رسائی نہیں)

بَابُ لُزُومِ السُّنَّةِ (اتباع سنت (کی دعوت) کا بیان)

3993۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ دَعَا إِلَى هُدًى كَانَ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ مِثْلُ أُجُورِ مَنْ تَبِعَهُ لَا يَنْقُصُ ذَلِكَ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْئًا وَمَنْ دَعَا إِلَى ضَلَالَةٍ كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الْإِثْمِ مِثْلُ آثَامِ مَنْ تَبِعَهُ لَا يَنْقُصُ ذَلِكَ مِنْ آثَامِهِمْ شَيْئًا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے کسی کو ہدایت کی طرف بلایا، تو اس کے لیے ان کے اجروں کی مثل ہوگا جنہوں نے اس کی اتباع اور پیروی کی اور ان کے اجروں میں سے کوئی شے کم نہیں ہوگی۔ اور جس نے کسی کو گمراہی کی طرف بلایا اس پر ان لوگوں کے گناہوں کی مثل گناہ ہوگا جنہوں نے اس کی اتباع اور پیروی کی۔ اور یہ ان کے گناہوں میں سے کسی شے کو کم نہیں کرے گا۔

فائدہ: یعنی خیر اور نیکی کی دعوت دینے والے کے لیے عمل کرنے والوں کی مثل اجر وثواب ہوگا اور پورا پورا اجر فریقین کو

عطا ہوگا اور شر اور برائی کی دعوت دینے والے کے لیے عمل کرنے والوں کی مثل گناہ ہوگا اور فریقین کے لیے پورا پورا گناہ ہوگا۔

3994۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ أَعْظَمَ الْمُسْلِمِينَ فِي الْمُسْلِمِينَ جُرْمًا مَنْ سَأَلَ عَنْ أَمْرٍ لَمْ يُحَرَّمْ فَحُرِّمَ عَلَى النَّاسِ مِنْ أَجْلِ مَسْأَلَتِهِ

حضرت عامر بن سعد نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک مسلمانوں میں سب سے بڑا مجرم مسلمان وہ ہے جس نے ایسی شے کے بارے سوال کیا جو پہلے حرام نہ تھی اور پھر اس کے سوال کی وجہ سے وہ لوگوں پر حرام کردی گئی۔

3995۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ أَبَا إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيَّ عَائِذَ اللَّهِ أَخْبَرَهُ أَنَّ يَزِيدَ بْنَ عُمَيْرَةَ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَخْبَرَهُ قَالَ كَانَ لَا يَجْلِسُ مَجْلِسًا لِلذِّكْرِ حِينَ يَجْلِسُ إِلَّا قَالَ اللَّهُ حَكَمٌ قِسْطٌ هَلَكَ الْمُرْتَابُونَ فَقَالَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ يَوْمًا إِنَّ مِنْ وَرَائِكُمْ فِتَنًا يَكْثُرُ فِيهَا الْمَالُ وَيُفْتَحُ فِيهَا الْقُرْآنُ حَتَّى يَأْخُذَهُ الْمُؤْمِنُ وَالْمُنَافِقُ وَالرَّجُلُ وَالْمَرْأَةُ وَالصَّغِيرُ وَالْكَبِيرُ وَالْعَبْدُ وَالْحُرُّ فَيُوشِكُ قَائِلٌ أَنْ يَقُولَ مَا لِلنَّاسِ لَا يَتَّبِعُونِي وَقَدْ قَرَأْتُ الْقُرْآنَ مَا هُمْ بِمُتَّبِعِيَّ حَتَّى أَبْتَدِعَ لَهُمْ غَيْرَهُ فَإِيَّاكُمْ وَمَا ابْتُدِعَ فَإِنَّ مَا ابْتُدِعَ ضَلَالَةٌ وَأُحَذِّرُكُمْ زَيْغَةَ الْحَكِيمِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ يَقُولُ كَلِمَةَ الضَّلَالَةِ عَلَى لِسَانِ الْحَكِيمِ وَقَدْ يَقُولُ الْمُنَافِقُ كَلِمَةَ الْحَقِّ قَالَ قُلْتُ لِمُعَاذٍ مَا يُدْرِينِي رَحِمَكَ اللَّهُ أَنَّ الْحَكِيمَ قَدْ يَقُولُ كَلِمَةَ الضَّلَالَةِ وَأَنَّ الْمُنَافِقَ قَدْ يَقُولُ كَلِمَةَ الْحَقِّ قَالَ بَلَى اجْتَنِبْ مِنْ كَلَامِ الْحَكِيمِ الْمُشْتَهِرَاتِ الَّتِي يُقَالُ لَهَا مَا هَذِهِ وَلَا يُثْنِيَنَّكَ ذَلِكَ عَنْهُ فَإِنَّهُ لَعَلَّهُ أَنْ يُرَاجِعَ وَتَلَقَّ الْحَقَّ إِذَا سَمِعْتَهُ فَإِنَّ عَلَى الْحَقِّ نُورًا قَالَ أَبُو دَاوُد قَالَ مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي هَذَا الْحَدِيثِ وَلَا يُنْئِيَنَّكَ ذَلِكَ عَنْهُ مَكَانَ يُثْنِيَنَّكَ وَقَالَ صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي هَذَا الْمُشَبِّهَاتِ[1] مَكَانَ الْمُشْتَهِرَاتِ وَقَالَ لَا يُثْنِيَنَّكَ كَمَا قَالَ عُقَيْلٌ وَقَالَ ابْنُ إِسْحَقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ بَلَى مَا تَشَابَهَ عَلَيْكَ مِنْ قَوْلِ الْحَكِيمِ حَتَّى تَقُولَ مَا أَرَادَ بِهَذِهِ الْكَلِمَةِ

ابن شہاب سے روایت ہے کہ ابوادریس خولانی نے انہیں خبر دی ہے کہ انہیں یزید بن عمیرہ نے بتایا جو کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے اصحاب میں سے تھے وہ بیان کرتے تھے کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ جب بھی ذکر کے لیے مجلس میں بیٹھتے تھے تو کہتے تھے: اللہ تعالیٰ عدل کرنے والا حاکم ہے، شک کرنے والے ہلاک ہو گئے۔ پس حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے ایک دن فرمایا: بے شک تمہارے پیچھے بڑے بڑے فتنے ظاہر ہوں گے ان میں مال زیادہ ہو جائے گا اور قرآن کریم اس دوران کھول دیا جائے گا (یعنی آسان کر دیا جائے گا) یہاں تک کہ اسے مومن، منافق، مرد و عورت، چھوٹے، بڑے اور غلام و آزاد سبھی حل کرلیں گے (یعنی الفاظ پڑھ لیں گے اور مفہوم نہ سمجھ سکیں گے) اور قریب ہے کہ ایک کہنے والا یہ کہے، کیا ہے لوگوں کو وہ میری اتباع اور پیروی نہیں کرتے حالانکہ میں نے قرآن پڑھا ہے اور وہ میری اتباع نہیں کریں گے

1۔ دیگر نسخوں میں بالْمُشْتَبِهَاتِ ہے۔

یہاں تک کہ میں ان کے سوال ان کے لیے کوئی نئی شے پیش کروں۔ پس تم اس سے بچو جوئی (بدعت) شے پیش کی جائے۔ کیونکہ جونئی شے پیش کی جائے گی وہ ضلالت اور گمراہی ہے اور میں تمہیں حکیم اور عالم کی گمراہی سے ڈرا رہا ہوں۔ کیونکہ شیطان کبھی گمراہی کے کلمات حکیم و عالم کی زبان سے کرتا ہے اور کبھی کبھی منافق کلمہ حق کہہ دیتا ہے۔ یزید کہتے ہیں: میں نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے کہا: اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے مجھے کون سی شے پہچان کرائے گی کہ حکیم کلمہ ضلالت کہہ رہا ہے اور منافق کلمہ حق کہہ رہا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: ہاں تو حکیم کے اس مشہور کلام سے اجتناب کر جس کے بارے (بطور انکار) یہ کہا جاتا ہو یہ کیا ہے؟ اور ایسی باتیں تجھے حکیم (عالم) سے پھیر نہ دیں۔ کیونکہ یہ امکان ہے کہ وہ رجوع کر لے اور تو حق سے جا ملے جب تو اسے سنے۔ کیونکہ حق میں ایک خاص قسم کا نور ہوتا ہے۔

ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ معمر نے زہری سے اس حدیث میں لا یثنینک کی جگہ ولا ینئینک ذلک عنه کے الفاظ ذکر کیے ہیں (یعنی یہ چیز تجھے عالم سے دور نہ کر دے) اور صالح بن کیسان نے زہری سے اس روایت میں المشتهرات کی جگہ المشبهات کے الفاظ ذکر کیے ہیں (یعنی ایسا کلام جو شبہات میں مبتلا کر دے) اور آگے لا یثنینک کے الفاظ ہی ذکر کیے ہیں جیسا کہ عقیل نے کہا ہے اور ابن اسحاق نے زہری سے یہ عبارت نقل کی ہے: قال بلى ما تشابه عليك من قوله الحكيم حتى تقول ما اراد بهذه الكلمة یعنی ہاں عالم کا جو قول تجھ پر مشتبہ ہو جائے یہاں تک کہ تو کہنے لگے: اس نے اس کلمہ سے کیا ارادہ کیا ہے۔

3996۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ كَتَبَ رَجُلٌ إِلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ يَسْأَلُهُ عَنِ الْقَدَرِ ح و حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُؤَذِّنُ قَالَ حَدَّثَنَا أَسَدُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ دُلَيْلٍ قَالَ سَمِعْتُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيَّ يُحَدِّثُنَا عَنِ النَّضْرِ ح و حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ قَبِيصَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ عَنْ أَبِي الصَّلْتِ وَهَذَا لَفْظُ حَدِيثِ ابْنِ كَثِيرٍ وَمَعْنَاهُمْ قَالَ كَتَبَ رَجُلٌ إِلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ يَسْأَلُهُ عَنِ الْقَدَرِ فَكَتَبَ أَمَّا بَعْدُ أُوصِيكَ بِتَقْوَى اللَّهِ وَالِاقْتِصَادِ فِي أَمْرِهِ وَاتِّبَاعِ سُنَّةِ نَبِيِّهِ ﷺ وَتَرْكِ مَا أَحْدَثَ الْمُحْدِثُونَ بَعْدَ مَا جَرَتْ بِهِ سُنَّتُهُ وَكُفُوا مُؤْنَتَهُ فَعَلَيْكَ بِلُزُومِ السُّنَّةِ فَإِنَّهَا لَكَ بِإِذْنِ اللَّهِ عِصْمَةٌ ثُمَّ اعْلَمْ أَنَّهُ لَمْ يَبْتَدِعِ النَّاسُ بِدْعَةً إِلَّا قَدْ مَضَى قَبْلَهَا مَا هُوَ دَلِيلٌ عَلَيْهَا أَوْ عِبْرَةٌ فِيهَا فَإِنَّ السُّنَّةَ إِنَّمَا سَنَّهَا مَنْ قَدْ عَلِمَ مَا فِي خِلَافِهَا وَلَمْ يَقُلِ ابْنُ كَثِيرٍ مَنْ قَدْ عَلِمَ مِنَ الْخَطَإِ وَالزَّلَلِ وَالْحُمْقِ وَالتَّعَمُّقِ فَارْضَ لِنَفْسِكَ مَا رَضِيَ بِهِ الْقَوْمُ لِأَنْفُسِهِمْ فَإِنَّهُمْ عَلَى عِلْمٍ وَقَفُوا وَبِبَصَرٍ نَافِذٍ كَفُّوا وَهُمْ عَلَى كَشْفِ الْأُمُورِ كَانُوا أَقْوَى وَبِفَضْلِ مَا كَانُوا فِيهِ أَوْلَى فَإِنْ كَانَ الْهُدَى مَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ لَقَدْ سَبَقْتُمُوهُمْ إِلَيْهِ وَلَئِنْ قُلْتُمْ إِنَّمَا حَدَثَ بَعْدَهُمْ مَا أَحْدَثَهُ إِلَّا مَنِ اتَّبَعَ غَيْرَ سَبِيلِهِمْ وَرَغِبَ بِنَفْسِهِ عَنْهُمْ فَإِنَّهُمْ هُمُ السَّابِقُونَ فَقَدْ تَكَلَّمُوا فِيهِ بِمَا يَكْفِي وَوَصَفُوا مِنْهُ مَا يَشْفِي فَمَا دُونَهُمْ مِنْ مَقْصَرٍ وَمَا فَوْقَهُمْ مِنْ مَحْسَرٍ وَقَدْ قَصَّرَ قَوْمٌ دُونَهُمْ فَجَفَوْا وَطَمَحَ عَنْهُمْ أَقْوَامٌ فَغَلَوْا وَإِنَّهُمْ بَيْنَ ذَلِكَ لَعَلَى هُدًى مُسْتَقِيمٍ كَتَبْتَ تَسْأَلُ عَنِ الْإِقْرَارِ بِالْقَدَرِ فَعَلَى الْخَبِيرِ بِإِذْنِ اللَّهِ وَقَعْتَ مَا أَعْلَمُ مَا أَحْدَثَ النَّاسُ مِنْ مُحْدَثَةٍ وَلَا ابْتَدَعُوا مِنْ بِدْعَةٍ هِيَ أَبْيَنُ أَثَرًا وَلَا

أَثْبَتُ أَمْرًا مِنَ الْإِقْرَارِ بِالْقَدَرِ لَقَدْ كَانَ ذِكْرُهُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ الْجُهَلَاءُ يَتَكَلَّمُونَ بِهِ فِي كَلَامِهِمْ وَفِي شِعْرِهِمْ يُعَزُّونَ بِهِ أَنْفُسَهُمْ عَلَى مَا فَاتَهُمْ ثُمَّ لَمْ يَزِدْهُ الْإِسْلَامُ بَعْدُ إِلَّا شِدَّةً وَلَقَدْ ذَكَرَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي غَيْرِ حَدِيثٍ وَلَا حَدِيثَيْنِ وَقَدْ سَمِعَهُ مِنْهُ الْمُسْلِمُونَ فَتَكَلَّمُوا بِهِ فِي حَيَاتِهِ وَبَعْدَ وَفَاتِهِ يَقِينًا وَتَسْلِيمًا لِرَبِّهِمْ وَتَضْعِيفًا لِأَنْفُسِهِمْ أَنْ يَكُونَ شَيْءٌ لَمْ يُحِطْ بِهِ عِلْمُهُ وَلَمْ يُحْصِهِ كِتَابُهُ وَلَمْ يَمْضِ فِيهِ قَدَرُهُ وَإِنَّهُ مَعَ ذَلِكَ لَفِي مُحْكَمِ كِتَابِهِ مِنْهُ اقْتَبَسُوهُ وَمِنْهُ تَعَلَّمُوهُ وَلَئِنْ قُلْتُمْ لِمَ أَنْزَلَ اللهُ آيَةَ كَذَا لِمَ قَالَ كَذَا لَقَدْ قَرَءُوا مِنْهُ مَا قَرَأْتُمْ وَعَلِمُوا مِنْ تَأْوِيلِهِ مَا جَهِلْتُمْ وَقَالُوا بَعْدَ ذَلِكَ كُلِّهِ بِكِتَابٍ وَقَدَرٍ وَكُتِبَتِ الشَّقَاوَةُ وَمَا يُقْدَرْ يَكُنْ وَمَا شَاءَ اللهُ كَانَ وَمَا لَمْ يَشَأْ لَمْ يَكُنْ وَلَا نَمْلِكُ لِأَنْفُسِنَا ضَرًّا وَلَا نَفْعًا ثُمَّ رَغِبُوا بَعْدَ ذَلِكَ وَرَهِبُوا

محمد بن کثیر نے کہا ہے کہ سفیان نے بیان کیا کہ ایک آدمی نے حضرت عمر بن عبدالعزیز کی طرف لکھا اور آپ سے تقدیر کے بارے سوال کیا۔ دوسری سند ربیع بن سلیمان المؤذن، اسد بن موسیٰ، حماد بن دلیل نے کہا: میں نے حضرت سفیان ثوری کو نضر سے حدیث بیان کرتے ہوئے سنا۔ دوسری سند ہناد بن سری نے قبیصہ کے واسطہ سے کہا کہ ہمیں ابورجاء نے ابوصلت سے بیان کیا ہے۔ یہ الفاظ ابن کثیر کی حدیث کے ہیں اور ان کا مفہوم یہ ہے کہ کسی آدمی نے حضرت عمر بن عبدالعزیز کی طرف خط لکھا اور آپ سے تقدیر کے بارے سوال کیا۔ تو آپ نے اس کی طرف جواب لکھا: اما بعد! میں تجھے اللہ تعالیٰ سے ڈرنے، اس کے امور میں میانہ روی اختیار کرنے اور نبی مکرم ﷺ کی سنت کی اتباع کرنے اور اہل بدعت نے جو نئی بدعتیں ظاہر کی ہیں انہیں چھوڑنے کی نصیحت کرتا ہوں۔ اس کے بعد کہ آپ ﷺ کی سنت جاری ہو چکی ہے اور انہیں بدعت پر عمل پیرا ہونے سے روکا گیا ہے۔ پس (ایسے حالات میں) سنت کو مضبوطی سے تھامنا تجھ پر لازم ہے۔ کیونکہ تیرے لیے اللہ تعالیٰ کے حکم کے ساتھ ہلاکت سے بچاؤ ہے۔ پھر تو یہ بھی جان لے کہ لوگوں نے کسی بدعت کا آغاز نہیں کیا مگر اس سے پہلے جو گزر چکا ہے وہ اس پر دلیل ہے یا وہ جو اس میں باعث عبرت ہے (یعنی اس کے بطلان کی دلیلیں یا باعث عبرت اعمال پہلے گزر چکے ہوتے ہیں) کیونکہ سنت کا اجراء اسی نے کیا ہے اس کے خلاف جو کچھ ہے اسے جانتا ہے۔ ابن کثیر نے یہ الفاظ ذکر نہیں کیے: من قد علم من الخطأ والزلل والحمق والتعمق یعنی وہ جو یہ جانتا ہے کہ اس کا خلاف کرنے میں خطائیں، لغزشیں، حماقتیں اور فکریں ہیں۔ لہٰذا تو اپنے لیے وہی طریقہ پسند کر لے جو قوم اسلاف نے اپنے لیے پسند فرمایا کیونکہ وہ علم پر خوب واقف تھے اور انہوں نے کھلی نگاہوں سے خوب غور و خوض کے بعد کسی شے سے منع کیا اور وہ امور کو سمجھنے میں زیادہ قوی تھے اور جو فضیلتیں انہیں حاصل تھیں ان کے سبب وہ زیادہ اولیٰ اور بہتر تھے، سو اگر ہدایت وہی ہے جس پر تم ہو تو یقیناً تم ہدایت کی طرف ان سے سبقت لے گئے اور اگر یہ کہو کہ یہ ان کے بعد کی نئی باتیں ہیں جو ان لوگوں نے نکالیں جنہوں نے ان کے راستے کے سوا کسی اور کی اتباع کی اور اپنے آپ کو ان سے دور رکھا۔ تو پھر وہی لوگ سابقون (آگے بڑھنے والے) ہیں۔ تحقیق انہوں نے اس (تقدیر) کے بارے میں اتنی گفتگو کی ہے جو اس کے لیے کافی ہے اور اتنا کچھ بیان کر دیا ہے جو اس کے لیے شافی ہے اور جو کچھ اس میں سے کم ہے وہ کوتاہی ہے۔ جو اس سے اوپر ہے وہ مشقت اور تھکاوٹ ہے۔ حالانکہ بعض لوگوں نے ان سے نیچے

رہ کر کوتاہی کی تو انہوں نے جفا اور ظلم کیا۔ اور جو لوگ ان سے بلند ہو گئے یعنی آگے بڑھ گئے تو انہوں نے غلو کیا اور بلاشبہ وہ لوگ ان کے درمیان رہے اور وہ یقیناً راہ مستقیم پر تھے۔ تو نے لکھا ہے اور تو تقدیر کا اقرار کرنے کے بارے پوچھ رہا ہے تو یقیناً تیرا سوال اس پر ہے جو اللہ تعالیٰ کے اذن سے اس کے بارے جانتا ہے اور تو نے اس سے سوال کیا ہے جو لوگوں کی ایجاد کردہ بدعتوں کو بہتر انداز میں جانتا ہے اور لوگوں نے کوئی بدعت بھی ایجاد نہیں کی مگر اس میں تقدیر از روئے اثر کے زیادہ واضح اور تقدیر کا اقرار کرنے سے زیادہ مضبوط کوئی امر نہیں۔ تحقیق اس کا ذکر دور جاہلیت میں جہلا بھی اپنے کلام اور شعروں میں کرتے تھے۔ اس کے سبب ان کے نفسوں کو ان چیزوں پر صبر دلایا جاتا تھا جو ان سے فوت ہو جاتیں پھر اس کے بعد اسلام نے اس کی شدت اور مضبوطی میں اور اضافہ کیا۔ تحقیق رسول اللہ ﷺ نے کئی حدیثوں میں اس کا بیان فرمایا ہے نہ کہ صرف ایک یا دو حدیثوں میں۔ مسلمانوں نے آپ ﷺ سے اس کے بارے سنا اور انہوں نے اس کے بارے میں آپ ﷺ کی حیات طیبہ میں اور آپ ﷺ کے وصال کے بعد پورے یقین کے ساتھ اور اپنے رب کو تسلیم کرتے ہوئے اور اپنے آپ کو ضعیف اور کمزور جانتے ہوئے گفتگو کی ہے کہ کوئی ایسی شے ہو جسے اس کا علم محیط نہ ہو اور اس کی کتاب نے اسے شمار نہ کیا ہو اور اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ کی کوئی تقدیر نہ ہو۔ اور بلاشبہ اس کے باوجود اللہ تعالیٰ کی مضبوط اور پختہ کتاب میں اس کا ذکر ہے۔ اس سے لوگوں نے تقدیر کا مسئلہ حاصل کیا اور اسی سے انہوں نے اسے سیکھا اور اگر تم یہ کہو کہ پھر اللہ تعالیٰ نے فلاں آیت کو کیوں نازل فرمایا، اس طرح کیوں کہا (مراد وہ آیات ہیں جو بظاہر تقدیر کے خلاف ہیں) تحقیق پہلے لوگوں نے قرآن کریم سے وہ آیات پڑھیں جو تم نے پڑھی ہیں اور وہ ان کی تاویل کو جانتے تھے جسے تم نہیں جانتے۔ اور اس کے بعد انہوں نے کہا کہ یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کی کتاب اور تقدیر کے مطابق ہے اور شقاوت (بدبختی) لکھ دی گئی ہے اور جو کچھ تقدیر میں لکھا گیا ہے وہ ہو کر رہے گا۔ اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے چاہا وہ ہوا اور جو اس نے نہیں چاہا وہ نہیں ہوا۔ اور ہم اپنے نفسوں کے لیے کسی نقصان کے مالک نہیں ہیں اور نہ ہی نفع کے۔ پھر اس کے بعد وہ (خیر کے اعمال میں) رغبت رکھتے رہے اور (برے اعمال) سے ڈرتے رہے۔

3997۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ يَعْنِي ابْنَ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو صَخْرٍ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ لِابْنِ عُمَرَ صَدِيقٌ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ يُكَاتِبُهُ فَكَتَبَ إِلَيْهِ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ أَنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّكَ تَكَلَّمْتَ فِي شَيْءٍ مِنَ الْقَدَرِ فَإِيَّاكَ أَنْ تَكْتُبَ إِلَيَّ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّهُ سَيَكُونُ فِي أُمَّتِي أَقْوَامٌ يُكَذِّبُونَ بِالْقَدَرِ

حضرت نافع نے بیان کیا ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا اہل شام میں سے ایک دوست تھا وہ آپ سے خط و کتابت کرتا رہتا تھا۔ تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اس کی طرف لکھا۔ مجھ تک یہ خبر پہنچی ہے کہ تو نے تقدیر سے متعلقہ کسی شے کے بارے گفتگو کی ہے۔ پس تو میری طرف خط لکھنے سے باز رہ۔ کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ عنقریب میری امت میں ایسے لوگ ہوں گے جو تقدیر کو جھٹلائیں گے۔ (معلوم ہوا کہ تقدیر پر ایمان لانا فرض ہے اور جو کوئی اچھی یا بری تقدیر سے انکار کرے گا وہ ایمان سے خارج ہو گا)۔

3998۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْجَرَّاحِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ قَالَ قُلْتُ لِلْحَسَنِ يَا أَبَا سَعِيدٍ أَخْبِرْنِي عَنْ آدَمَ أَلِلسَّمَاءِ خُلِقَ أَمْ لِلْأَرْضِ قَالَ لَا بَلْ لِلْأَرْضِ قُلْتُ أَرَأَيْتَ لَوِ اعْتَصَمَ فَلَمْ يَأْكُلْ مِنَ الشَّجَرَةِ قَالَ لَمْ يَكُنْ لَهُ مِنْهُ بُدٌّ قُلْتُ أَخْبِرْنِي عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى مَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ بِفَاتِنِينَ إِلَّا مَنْ هُوَ صَالِ الْجَحِيمِ قَالَ إِنَّ الشَّيَاطِينَ لَا يَفْتِنُونَ بِضَلَالَتِهِمْ إِلَّا مَنْ أَوْجَبَ اللهُ عَلَيْهِ الْجَحِيمَ

خالد الحذاء نے بیان کیا ہے کہ میں نے حسن کو کہا: اے ابوسعید! مجھے بتایئے کیا حضرت آدم علیہ السلام آسمان کے لیے تخلیق کیے گئے یا زمین کے لیے؟ تو انہوں نے فرمایا: نہیں، بلکہ وہ زمین کے لیے پیدا کیے گئے۔ میں نے کہا: تمہارا کیا خیال ہے اگر وہ اپنے آپ کو محفوظ رکھتے اور درخت سے کچھ نہ کھاتے؟ تو انہوں نے فرمایا: ان کے لیے اس کے سوا کوئی چارہ نہ تھا (کیونکہ تقدیر میں ایسا ہی تھا)۔ پھر میں نے کہا: مجھے اس قول باری تعالیٰ کے بارے بتایئے: مَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ بِفَاتِنِينَ إِلَّا مَنْ هُوَ صَالِ الْجَحِيمِ (یہ شیاطین سے خطاب ہے کہ تم کسی کو گمراہ نہیں کر سکتے مگر اسی کو جو جہنم میں جانے والا ہے) تو انہوں نے فرمایا: بلاشبہ شیاطین اپنی ضلالت و گمراہی کے سبب کسی کو فتنہ میں مبتلا نہیں کر سکتے مگر اسے ہی جس پر اللہ تعالیٰ نے جہنم کو واجب کر دیا ہے۔

3999۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنِ الْحَسَنِ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى وَلِذَلِكَ خَلَقَهُمْ قَالَ خَلَقَ هَؤُلَاءِ لِهَذِهِ وَهَؤُلَاءِ لِهَذِهِ

خالد الحذاء نے حسن سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے قول باری تعالیٰ: وَلِذَلِكَ خَلَقَهُمْ کے بارے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو اس کے لیے (یعنی جنت کے لیے) اور ان کو اس کے لیے (یعنی جہنم کے لیے) پیدا فرمایا۔

4000۔ حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ قَالَ قُلْتُ لِلْحَسَنِ مَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ بِفَاتِنِينَ إِلَّا مَنْ هُوَ صَالِ الْجَحِيمِ قَالَ إِلَّا مَنْ أَوْجَبَ اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ أَنَّهُ يَصْلَى الْجَحِيمَ

خالد الحذاء نے بیان کیا ہے کہ میں نے حسن کو کہا: مَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ بِفَاتِنِينَ إِلَّا مَنْ هُوَ صَالِ الْجَحِيمِ کیا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: شیطان اسے ہی فتنہ میں مبتلا کرے گا جس پر اللہ تعالیٰ نے یہ لازم کر دیا ہے کہ وہ جہنم میں داخل ہو۔

4001۔ حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ قَالَ أَخْبَرَنِي حُمَيْدٌ كَانَ الْحَسَنُ يَقُولُ لَأَنْ يُسْقَطَ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ أَنْ يَقُولَ الْأَمْرُ بِيَدِي

حماد نے بیان کیا ہے کہ مجھے حمید نے خبر دی ہے کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے تھے کہ آسمان سے زمین کی طرف گرا دیا جانا ان کے نزدیک یہ کہنے سے زیادہ پسندیدہ ہے کہ کوئی یہ کہے کہ اختیار میرے ہاتھ میں ہے۔

4002۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ قَالَ قَدِمَ عَلَيْنَا الْحَسَنُ مَكَّةَ فَكَلَّمَنِي فُقَهَاءُ أَهْلِ مَكَّةَ أَنْ أُكَلِّمَهُ فِي أَنْ يَجْلِسَ لَهُمْ يَوْمًا يَعِظُهُمْ فِيهِ فَقَالَ نَعَمْ فَاجْتَمَعُوا فَخَطَبَهُمْ فَمَا رَأَيْتُ أَخْطَبَ مِنْهُ فَقَالَ رَجُلٌ يَا أَبَا سَعِيدٍ مَنْ خَلَقَ الشَّيْطَانَ فَقَالَ سُبْحَانَ اللهِ هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَيْرُ اللهِ خَلَقَ اللهُ الشَّيْطَانَ وَخَلَقَ الْخَيْرَ

وَخَلَقَ الشَّرَّ قَالَ الرَّجُلُ قَاتَلَهُمُ اللهُ كَيْفَ يَكْذِبُونَ عَلَى هَذَا الشَّيْخِ

حمید نے بیان کیا ہے کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ تعالیٰ ہمارے پاس مکہ مکرمہ میں آئے تو اہل مکہ کے فقہاء نے مجھے کہا کہ میں ان سے یہ بات کروں کہ آپ ان میں ایک دن بیٹھیں اور انہیں وعظ فرمائیں۔ چنانچہ (میں نے بات کی) تو آپ نے فرمایا: ہاں ٹھیک ہے۔ پس لوگ جمع ہو گئے اور آپ نے انہیں خطبہ ارشاد فرمایا اور میں نے اس سے بہتر خطبہ دیتے ہوئے کسی کو نہیں دیکھا۔ تو ایک آدمی نے کہا: اے ابوسعید! شیطان کو کس نے پیدا کیا ہے؟ تو آپ نے فرمایا: سبحان اللہ! کیا اللہ تعالیٰ کے سوا بھی کوئی خالق ہے؟ اللہ تعالیٰ نے شیطان کو پیدا کیا ہے۔ اس نے خیر اور نیکی کو پیدا کیا ہے اور اسی نے شر اور برائی کو تخلیق فرمایا ہے، تب اس آدمی نے کہا: اللہ تعالیٰ لوگوں کو ہلاک کرے! وہ اس شیخ کے بارے کیسے کیسے جھوٹ بولتے ہیں۔

4003۔ حَدَّثَنَا ابْنُ كَثِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ عَنِ الْحَسَنِ كَذَلِكَ نَسْلُكُهُ فِي قُلُوبِ الْمُجْرِمِينَ قَالَ الشِّرْكُ

حمید الطویل نے حسن سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: كَذَلِكَ نَسْلُكُهُ فِي قُلُوبِ الْمُجْرِمِينَ کا معنی ہے: ہم شرک جرم کرنے والوں کے دلوں میں ڈال دیتے ہیں۔

4004۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ رَجُلٍ قَدْ سَمَّاهُ غَيْرُ ابْنِ كَثِيرٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عُبَيْدٍ الصِّيدِ عَنِ الْحَسَنِ فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَحِيلَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَا يَشْتَهُونَ قَالَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْإِيمَانِ

سفیان عن عبید صید سے اور انہوں نے حضرت حسن بصری رحمہ اللہ تعالیٰ سے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد: وَحِيلَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَا يَشْتَهُونَ کے تحت یہ بیان کیا ہے کہ آپ نے فرمایا: ان کے درمیان اور ایمان کے درمیان رکاوٹ ڈال دی گئی۔

4005۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمٌ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ قَالَ كُنْتُ أَسِيرُ بِالشَّامِ فَنَادَانِي رَجُلٌ مِنْ خَلْفِي فَالْتَفَتُّ فَإِذَا رَجَاءُ بْنُ حَيْوَةَ فَقَالَ يَا أَبَا عَوْنٍ مَا هَذَا الَّذِي يَذْكُرُونَ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ قُلْتُ إِنَّهُمْ يَكْذِبُونَ عَلَى الْحَسَنِ كَثِيرًا

ابن عون نے بیان کیا ہے کہ میں شام کی طرف جا رہا تھا تو ایک آدمی نے پیچھے سے مجھے آواز دی تو میں اس کی طرف متوجہ ہوا، تو وہ رجاء بن حیوہ تھے۔ انہوں نے کہا: اے ابو عون! یہ کیا ہے جو کچھ لوگ حسن سے ذکر کرتے ہیں۔ تو میں نے جواب دیا: بلاشبہ حضرت حسن کے بارے میں، بہت سے لوگ جھوٹ بولتے ہیں (یعنی جو لوگ آپ کی طرف تقدیر کے انکار کی نسبت کرتے ہیں وہ جھوٹ بولتے ہیں۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ آپ کے نظریات کی معتزلہ اور قدریہ کے نظریات سے کوئی مناسبت نہیں)۔

4006۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ قَالَ سَمِعْتُ أَيُّوبَ يَقُولُ كَذَبَ عَلَى الْحَسَنِ ضَرْبَانِ مِنَ النَّاسِ قَوْمٌ الْقَدَرُ رَأْيُهُمْ وَهُمْ يُرِيدُونَ أَنْ يُنَفِّقُوا بِذَلِكَ رَأْيَهُمْ وَقَوْمٌ لَهُ فِي قُلُوبِهِمْ شَنَآنٌ وَبُغْضٌ يَقُولُونَ أَلَيْسَ مِنْ قَوْلِهِ كَذَا أَلَيْسَ مِنْ قَوْلِهِ كَذَا

حماد نے بیان کیا ہے کہ میں نے ایوب کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: دو قسم کے لوگوں نے حضرت حسن رحمہ اللہ تعالیٰ

کے بارے میں جھوٹ بولا ہے۔ایک گروہ تو قدریہ کا ہے (وہ تقدیر الٰہی کا انکار کرتے ہوئے کہتے ہیں) کہ تقدیر ان کی رائے کے مطابق ہے اور وہ یہ چاہتے تھے کہ وہ حضرت حسن رحمہ اللہ تعالیٰ کی نسبت اپنی رائے اور نظریہ کو رواج دے سکیں۔اور ایک گروہ وہ ہے جن کے دلوں میں آپ کی عداوت و بغض ہے۔وہ کہتے ہیں: کیا انہوں نے اس طرح نہیں کہا، کیا انہوں نے اس طرح نہیں کہا (یعنی اپنی عداوت و بغض کی وجہ سے طرح طرح کی باتیں آپ کی طرف منسوخ کرتے رہتے ہیں)۔

4007۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى أَنَّ يَحْيَى بْنَ كَثِيرٍ الْعَنْبَرِيَّ حَدَّثَهُمْ قَالَ كَانَ قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ يَقُولُ لَنَا يَا فِتْيَانُ لَا تُغْلَبُوا عَلَى الْحَسَنِ فَإِنَّهُ كَانَ رَأْيُهُ السُّنَّةَ وَالصَّوَابَ

ابن مثنیٰ نے بیان کیا ہے کہ یحییٰ بن کثیر عنبری نے انہیں بتایا کہ قرہ بن خالد ہمیں کہتے ہیں: اے نوجوانو! تم پر حسن کے بارے یہ رائے غالب نہ آجائے (کہ وہ قدریہ میں سے تھے، ایسا ہرگز نہیں) کیونکہ ان کی رائے تو عین سنت اور صواب تھی۔

4008۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ رضی اللہ عنہ قَالَ لَوْ عَلِمْنَا أَنَّ كَلِمَةَ الْحَسَنِ تَبْلُغُ مَا بَلَغَتْ لَكَتَبْنَا بِرُجُوعِهِ كِتَابًا وَأَشْهَدْنَا عَلَيْهِ شُهُودًا وَلَكِنَّا قُلْنَا كَلِمَةٌ خَرَجَتْ لَا تُحْمَلُ

ابن عون نے بیان کیا ہے کہ اگر ہم جانتے ہوتے کہ حضرت حسن کا ایک کلمہ وہاں تک جا پہنچے گا جہاں تک وہ پہنچ گیا ہے۔ تو ہم یقیناً آپ کے رجوع کے بارے میں ایک تحریر لکھتے اور اس پر شہادتیں قلمبند کراتے۔لیکن ہم نے تو کہا: یہ ایک بات ہوئی ہے اسے نہیں پھیلایا جائے گا۔

4009۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ قَالَ قَالَ لِي الْحَسَنُ مَا أَنَا بِعَائِدٍ إِلَى شَيْءٍ مِنْهُ أَبَدًا

حماد بن زید نے ایوب سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے بتایا: مجھے حضرت حسن رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: میں آئندہ کبھی بھی ایسی شے کی طرف رجوع نہیں کروں گا۔

فائدہ: آپ نے تقدیر کے بارے میں ایک مبہم سا کلمہ فرمایا جس کے سبب سامعین کے ذہن مشتبہ ہو گئے اور انہوں نے آپ کو قدریہ اور معتزلہ کہنا شروع کر دیا۔تو آپ نے فرمایا: میں آئندہ کبھی ایسا مبہم کلمہ نہ کہوں گا جو التباس کا باعث ہو۔ واللہ اعلم

4010۔ حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ عُثْمَانَ الْبَتِّيِّ قَالَ مَا فَسَّرَ الْحَسَنُ آيَةً قَطُّ إِلَّا عَنِ الْإِثْبَاتِ

عثمان بن عثمان نے عثمان البتی سے بیان کیا ہے کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ تعالیٰ نے جب بھی تقدیر سے متعلقہ کسی آیت کی تفسیر بیان کی تو آپ نے تقدیر کو ثابت کیا۔

فائدہ: مذکورہ بالا جملہ روایات کے خلاصہ کے طور پر یہ کہا جا سکتا ہے کہ بندوں کے افعال کا خالق اللہ تعالیٰ ہے۔ چاہے وہ خیر ہوں یا شر اور جو ہوتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر سے ہوتا ہے۔اس کے ساتھ ایمان رکھنا لازم ہے، چاہے تقدیر خیر ہو

یا شر۔ البتہ بندہ اپنے افعال کا کاسب ہے اور خیر و شر میں سے اپنی پسند اور مرضی کے ساتھ وہی کرتا ہے جو اللہ تعالیٰ چاہتا ہے۔ ایسا ہرگز نہیں جو معتزلہ کا نظریہ ہے کہ بندہ اپنے افعال کا خالق ہے اور خلق شر کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف کرنا درست نہیں۔ تفصیل شرح عقائد نسفی اور دیگر علم کلام کی کتب میں موجود ہے۔ واللہ اعلم

بَابٌ فِي التَّفْضِيلِ (اس کا بیان کہ صحابہ کرام میں افضل کون ہے؟)

4011۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا نَقُولُ فِي زَمَنِ النَّبِيِّ ﷺ لَا نَعْدِلُ بِأَبِي بَكْرٍ أَحَدًا ثُمَّ عُمَرَ ثُمَّ عُثْمَانَ ثُمَّ نَتْرُكُ أَصْحَابَ النَّبِيِّ ﷺ لَا نُفَاضِلُ بَيْنَهُمْ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ ہم حضور نبی مکرم ﷺ کے زمانہ میں کہتے تھے کہ ہم کسی کو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے مساوی (ہم رتبہ) قرار نہیں دیتے۔ بعد ازاں ہم حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ کرام کو چھوڑ دیتے ہیں، ہم ان کے درمیان کسی کو دوسرے پر فضیلت نہیں دیتے۔

4012۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ إِنَّ ابْنَ عُمَرَ رضی الله عنهما قَالَ كُنَّا نَقُولُ وَرَسُولُ اللهِ ﷺ حَيٌّ أَفْضَلُ أُمَّةِ النَّبِيِّ ﷺ بَعْدَهُ أَبُو بَكْرٍ ثُمَّ عُمَرُ ثُمَّ عُثْمَانُ رضی الله عنهما أَجْمَعِينَ[1]

حضرت سالم بن عبد اللہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ہم کہا کرتے تھے اور رسول اللہ ﷺ باحیات تھے کہ حضور نبی رحمت ﷺ کی امت میں سے آپ کے بعد سب سے افضل حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں اور پھر ان کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ (کا مرتبہ) ہے۔

4013۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا جَامِعُ بْنُ أَبِي رَاشِدٍ حَدَّثَنَا أَبُو يَعْلَى عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي أَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ بَعْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ أَبُو بَكْرٍ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ عُمَرُ قَالَ ثُمَّ خَشِيتُ أَنْ أَقُولَ ثُمَّ مَنْ فَيَقُولَ عُثْمَانُ فَقُلْتُ ثُمَّ أَنْتَ يَا أَبَةِ قَالَ مَا أَنَا إِلَّا رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ

حضرت محمد بن حنفیہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے اپنے ابا جی سے کہا: رسول اللہ ﷺ کے بعد لوگوں میں سے کون سب سے بہتر اور افضل ہے؟ انہوں نے فرمایا: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ۔ میں نے پھر عرض کی: ان کے بعد کون ہے؟ آپ نے فرمایا: پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔ پھر مجھے یہ خوف لاحق ہوا کہ اگر میں نے کہا پھر کون؟ تو وہ فرمائیں گے؟ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ۔ اس لیے میں نے کہا: ابا جان! پھر آپ افضل ہیں؟ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے (از روئے تواضع اور انکساری) ارشاد فرمایا: میں تو مسلمانوں میں سے ایک عام سا آدمی ہوں۔ (خاندان اہل بیت کا ایک عظیم فرد ہونے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے بعد سب سے افضل ہونے کے مرتبہ پر فائز ہونے کے باوجود تواضع اور عاجزی کو اپنایا اور فرمایا: میں تو

1۔ دیگر نسخوں میں اجمعین نہیں ہے۔

ایک عام مسلمان ہوں۔ یہی جواب عظمت کی دلیل ہے)۔

4014۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِسْكِينٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي الْفِرْيَابِيَّ قَالَ سَمِعْتُ سُفْيَانَ يَقُولُ مَنْ زَعَمَ أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ كَانَ أَحَقَّ بِالْوِلَايَةِ مِنْهُمَا فَقَدْ خَطَّأَ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ وَالْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارَ وَمَا أُرَاهُ يَرْتَفِعُ لَهُ مَعَ هَذَا عَمَلٌ إِلَى السَّمَاءِ

محمد الفریابی نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت سفیان کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: جس کا یہ گمان ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما سے زیادہ امامت وولایت کا حق رکھتے تھے تو اس نے حضرت ابوبکر و عمر اور مہاجرین وانصار رضوان اللہ علیہم اجمعین سبھی کو خطا کار قرار دیا (کیونکہ ان دونوں کی خلافت پر مہاجرین وانصار کا اتفاق تھا) اور میں نہیں دیکھتا کہ اس فاسد عقیدہ کے سبب اس کا کوئی عمل آسمان کی طرف بلند ہو (اور رب کریم کی بارگاہ میں قبول ہو)۔

4015۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا عَبَّادٌ السَّمَّاكُ قَالَ سَمِعْتُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيَّ يَقُولُ الْخُلَفَاءُ خَمْسَةٌ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَعُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ رضی اللہ عنهم

عباد السماک نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت سفیان ثوری کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ خلفاء پانچ ہیں: حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر فاروق اعظم، حضرت عثمان ذوالنورین، حضرت علی المرتضیٰ اور حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہم۔

بَابٌ فِي الْخُلَفَاءِ (خلفاء کا بیان)

4016۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ مُحَمَّدٌ كَتَبْتُهُ مِنْ كِتَابِهِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَجُلًا أَتَى إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ إِنِّي أَرَى اللَّيْلَةَ ظُلَّةً يَنْطِفُ مِنْهَا السَّمْنُ وَالْعَسَلُ فَأَرَى النَّاسَ يَتَكَفَّفُونَ بِأَيْدِيهِمْ فَالْمُسْتَكْثِرُ وَالْمُسْتَقِلُّ وَأَرَى سَبَبًا وَاصِلًا مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ فَأَرَاكَ يَا رَسُولَ اللهِ أَخَذْتَ بِهِ فَعَلَوْتَ بِهِ ثُمَّ أَخَذَ بِهِ رَجُلٌ آخَرُ فَعَلَا بِهِ ثُمَّ أَخَذَ بِهِ رَجُلٌ آخَرُ فَعَلَا بِهِ ثُمَّ أَخَذَ بِهِ رَجُلٌ آخَرُ فَانْقَطَعَ ثُمَّ وُصِلَ فَعَلَا بِهِ قَالَ أَبُو بَكْرٍ بِأَبِي وَأُمِّي لَتَدَعَنِّي فَلَأَعْبُرَنَّهَا فَقَالَ اعْبُرْهَا قَالَ أَمَّا الظُّلَّةُ فَظُلَّةُ الْإِسْلَامِ وَأَمَّا مَا يَنْطِفُ مِنَ السَّمْنِ وَالْعَسَلِ فَهُوَ الْقُرْآنُ لِينُهُ وَحَلَاوَتُهُ وَأَمَّا الْمُسْتَكْثِرُ وَالْمُسْتَقِلُّ فَهُوَ الْمُسْتَكْثِرُ مِنَ الْقُرْآنِ وَالْمُسْتَقِلُّ مِنْهُ وَأَمَّا السَّبَبُ الْوَاصِلُ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ فَهُوَ الْحَقُّ الَّذِي أَنْتَ عَلَيْهِ تَأْخُذُ بِهِ فَيُعْلِيكَ اللهُ ثُمَّ يَأْخُذُ بِهِ بَعْدَكَ رَجُلٌ فَيَعْلُو بِهِ ثُمَّ يَأْخُذُ بِهِ رَجُلٌ آخَرُ فَيَعْلُو بِهِ ثُمَّ يَأْخُذُ بِهِ رَجُلٌ آخَرُ فَيَنْقَطِعُ ثُمَّ يُوصَلُ لَهُ فَيَعْلُو بِهِ أَيْ رَسُولَ اللهِ لَتُحَدِّثَنِّي أَصَبْتُ أَمْ أَخْطَأْتُ فَقَالَ أَصَبْتَ بَعْضًا وَأَخْطَأْتَ بَعْضًا فَقَالَ أَقْسَمْتُ يَا رَسُولَ اللهِ لَتُحَدِّثَنِّي مَا الَّذِي أَخْطَأْتُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَا تُقْسِمْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ فَأَبَى أَنْ يُخْبِرَهُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حدیث بیان کر رہے تھے کہ ایک آدمی رسول

اللہ علیہ السلام کے پاس حاضر ہوا اور عرض کی: میں نے آج رات ایک بادل سا دیکھا ہے جس سے گھی اور شہد ٹپک رہے ہیں اور میں نے لوگوں کو دیکھا وہ انہیں اپنے ہاتھوں پر لے رہے ہیں۔ پس بعض زیادہ لینے والے ہیں اور بعض تھوڑا لینے والا ہے اور میں نے ایک رسی دیکھی جو آسمان سے زمین تک لٹکی ہوئی ہے۔ یارسول اللہ! علیہ السلام پھر میں نے آپ کو دیکھا۔ آپ نے اس رسی کو پکڑا اور اس کے ساتھ اوپر چڑھ گئے۔ پھر ایک دوسرے آدمی نے اسے پکڑا اور وہ بھی اس کے ساتھ اوپر چڑھ گیا۔ پھر ایک اور آدمی نے اسے پکڑ لیا اور وہ بھی اس کے ساتھ اوپر چڑھ گیا۔ بعد ازاں ایک اور آدمی نے اسے پکڑا تو وہ رسی کٹ گئی۔ پھر اسے پکڑ لیا گیا اور وہ اسی کے ساتھ اوپر چلا گیا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میرے باپ آپ پر نثار ہوں مجھے اجازت عطا فرمایئے تو میں اسے خواب کی تعبیر بتاتا ہوں۔ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: تم تعبیر بیان کرو۔ چنانچہ آپ نے بیان کیا کہ بادل (سائے) سے مراد اسلام کا سایہ ہے اور وہ جو گھی اور شہد ٹپک رہے تھے اس سے مراد قرآن کریم، اس کی نرمی اور اس کی حلاوت ہے۔ اور یہ جو بعض زیادہ لینے والے اور بعض کم لینے والے ہیں اس سے مراد بھی یہ ہے کہ کچھ قرآن کریم کو زیادہ لینے اور سمجھنے والے ہیں اور کچھ کم لینے والے ہیں۔ اور یہ جو رسی کا ذکر ہوا کہ وہ آسمان سے زمین تک پہنچی ہوئی ہے اس سے مراد وہ حق ہے جس پر آپ ہیں۔ آپ اسے پکڑے رکھیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ آپ کو اٹھا لے گا اور پھر آپ کے بعد ایک آدمی اسے پکڑ لے گا (مراد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں) اور وہ اس کے ساتھ اٹھ جائے گا۔ پھر ایک دوسرا آدمی اسے پکڑ لے گا (مراد حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں) اور وہ بھی اس کے ساتھ بلند ہو جائے گا (مراد وصال فرمانا ہے) پھر ایک اور آدمی اسے پکڑے گا (مراد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ہیں) اور یہ رسی کٹ جائے گی (اشارہ حضرت عثمان کی شہادت کی طرف ہے) پھر اسے پکڑ لیا جائے گا (مراد حضرت علی رضی اللہ عنہ ہیں) اور پھر وہ بھی اس کے ساتھ اٹھ جائے گا۔ یارسول اللہ! علیہ السلام آپ مجھے ارشاد فرمایئے: میں نے صحیح کہا یا میں نے خطا کی۔ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: تم نے کچھ صحیح کہا ہے اور کچھ غلطی کی ہے۔ تو انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! علیہ السلام میں قسم دیتا ہوں آپ مجھے وہ بتایئے جو میں نے غلطی کی ہے۔ تو حضور نبی کریم علیہ السلام نے فرمایا: تم قسم نہ دو۔

محمد بن یحییٰ بن فارس، محمد بن کثیر، سلیمان بن کثیر نے زہری عن عبید اللہ بن عبد اللہ عن ابن عباس عن النبی علیہ السلام کی سند سے یہ واقعہ بیان کیا ہے اور یہ کہا ہے کہ آپ علیہ السلام نے اس کی خبر دینے سے انکار فرما دیا۔

فائدہ: شاید حضور نبی کریم علیہ السلام نے محل خطا کو اس لیے پوشیدہ رکھا تا کہ لوگ ان عوارض و حادثات کا سن کر پریشان نہ ہو جائیں جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو پیش آئیں گے۔ اور اس میں یہ اشارہ بھی ہے کہ اگر خواب کی تعبیر ناپسندیدہ اور تکلیف دہ ہو تو معبر کو مصلحت کے تحت خاموش رہنا جائز ہے۔ واللہ اعلم (بذل ص 155 ج 18)

4017۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا الْأَشْعَثُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ذَاتَ يَوْمٍ مَنْ رَأَى مِنْكُمْ رُؤْيَا فَقَالَ رَجُلٌ أَنَا رَأَيْتُ كَأَنَّ مِيزَانًا نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ فَوُزِنْتَ أَنْتَ وَأَبُو بَكْرٍ فَرَجَحْتَ أَنْتَ بِأَبِي بَكْرٍ وَوُزِنَ عُمَرُ وَأَبُو بَكْرٍ فَرَجَحَ أَبُو بَكْرٍ وَوُزِنَ عُمَرُ وَعُثْمَانُ فَرَجَحَ عُمَرُ ثُمَّ رُفِعَ الْمِيزَانُ فَرَأَيْنَا الْكَرَاهِيَةَ فِي وَجْهِ رَسُولِ اللهِ ﷺ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ

عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ذَاتَ يَوْمٍ أَيُّكُمْ رَأَى رُؤْيَا فَذَكَرَ مَعْنَاهُ وَلَمْ يَذْكُرِ الْكَرَاهِيَةَ قَالَ فَاسْتَاءَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَعْنِي فَسَاءَهُ ذٰلِكَ فَقَالَ خِلَافَةُ نُبُوَّةٍ ثُمَّ يُؤْتِي اللّٰهُ الْمُلْكَ مَنْ يَشَاءُ

حضرت ابوبکرہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے ایک دن فرمایا: تم میں سے کسی نے خواب دیکھا ہے؟ تو ایک آدمی نے عرض کی: میں نے دیکھا ہے۔ ایک میزان ہے جو آسمان سے اترا ہے اور اس میں آپ کا اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا وزن کیا گیا ہے۔ پس آپ ابوبکر سے بھاری ہو گئے۔ پھر حضرت عمر اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہما کا وزن کیا گیا اور ابوبکر بھاری ہو گئے۔ پھر حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہما کا وزن کیا گیا تو حضرت عمر بھاری ہو گئے اور میزان اٹھالیا گیا اور ہم نے رسول اللہ ﷺ کے چہرے پر ناپسندیدگی کے آثار دیکھے۔

موسیٰ بن اسماعیل بن حماد نے علی بن زید سے انہوں نے عبدالرحمن بن ابی بکرہ سے اور انہوں نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ ایک دن حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کس نے خواب دیکھا ہے؟ پھر آگے مذکورہ حدیث کی طرح حدیث ذکر کی اور اس میں کراہت کے آثار ظاہر ہونے کا ذکر نہیں کیا۔ راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو اس خواب نے پریشان اور غمزدہ کیا اور فرمایا: (جو کچھ تو نے دیکھا ہے) یہ خلافت نبوت ہے۔ اس کے بعد جسے چاہے گا سلطنت عطا فرمائے گا۔

فائدہ: یعنی خلافت علی منہاج النبوۃ ایک مخصوص مدت پر پہنچ کر ختم ہو جائے گی اور اس کے بعد ملوکیت اور امارت کا دور شروع ہوگا۔ لہٰذا حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کے دور تک خلافت ہے اور اس کے بعد ملوکیت ہے۔

4018۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّهُ كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ أُرِيَ اللَّيْلَةَ رَجُلٌ صَالِحٌ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ نِيطَ بِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَنِيطَ عُمَرُ بِأَبِي بَكْرٍ وَنِيطَ عُثْمَانُ بِعُمَرَ قَالَ جَابِرٌ فَلَمَّا قُمْنَا مِنْ عِنْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قُلْنَا أَمَّا الرَّجُلُ الصَّالِحُ فَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَأَمَّا تَنَوُّطُ بَعْضِهِمْ بِبَعْضٍ فَهُمْ وُلَاةُ هٰذَا الْأَمْرِ الَّذِي بَعَثَ اللّٰهُ بِهِ نَبِيَّهُ ﷺ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَاهُ يُونُسُ وَشُعَيْبٌ لَمْ يَذْكُرَا عَمْرَو بْنَ أَبَانَ

عمرو بن ابان بن عثمان نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ وہ بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آج کی رات ایک صالح اور نیک آدمی کو دکھایا گیا کہ ابوبکر رسول اللہ ﷺ کے ساتھ منسلک ہیں اور عمر حضرت ابوبکر صدیق کے ساتھ منسلک ہیں اور عثمان حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پس جب ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس سے اٹھے تو ہم نے کہا: صالح آدمی سے مراد خود رسول اللہ ﷺ ہیں اور وہ جو بعض بعض سے متعلق اور منسلک ہیں ان سے مراد وہ لوگ ہیں جنہیں اس امر (دین) کی ولایت حاصل ہوگی جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی مکرم ﷺ کو مبعوث فرمایا ہے۔ ابوداؤد نے بیان کیا ہے: اسے یونس اور شعیب نے روایت کیا ہے اور دونوں نے عمرو بن ابان کا ذکر نہیں کیا۔

4019۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنِي عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ عَبْدِ

الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي رَأَيْتُ كَأَنَّ دَلْوًا دُلِّيَ مِنَ السَّمَاءِ فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ فَأَخَذَ بِعَرَاقِيهَا فَشَرِبَ شُرْبًا ضَعِيفًا ثُمَّ جَاءَ عُمَرُ فَأَخَذَ بِعَرَاقِيهَا فَشَرِبَ حَتَّى تَضَلَّعَ ثُمَّ جَاءَ عُثْمَانُ فَأَخَذَ بِعَرَاقِيهَا فَشَرِبَ حَتَّى تَضَلَّعَ ثُمَّ جَاءَ عَلِيٌّ فَأَخَذَ بِعَرَاقِيهَا فَانْتَشَطَتْ وَانْتَضَحَ عَلَيْهِ مِنْهَا شَيْءٌ

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ میں نے دیکھا ہے گویا ایک ڈول ہے جسے آسمان سے لٹکایا گیا ہے۔ پھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آئے اور انہوں نے اس کی لکڑیوں کو پکڑا (جن کے ساتھ رسی باندھی جاتی ہے) اور اس سے تھوڑا سا پیا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ آئے اور انہوں نے اس کی لکڑیوں کو پکڑا اور خوب پسلیاں بھر کر پیا۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ آئے اور انہوں نے اس کی لکڑیوں کو پکڑا اور خوب پیا یہاں تک کہ پسلیاں نکال لیں۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ آئے اور انہوں نے اس کی لکڑیوں کو پکڑا اور ڈول ہل گیا اور اس سے کچھ پانی آپ پر پڑ گیا۔

فائدہ: اس میں بھی بالترتیب خلفائے اربعہ کی خلافت کی طرف اشارہ کیا گیا ہے اور آخر میں ان فتنوں اور شورشوں کی جانب بھی اشارہ کر دیا گیا جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں ظاہر ہوئیں اور آپ انہی کی روک تھام میں مشغول رہے اور نئی فتوحات ممکن نہ ہو سکیں۔ واللہ اعلم

4020۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَهْلٍ الرَّمْلِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ مَكْحُولٍ قَالَ لَتَمْخُرَنَّ الرُّومُ الشَّامَ أَرْبَعِينَ صَبَاحًا لَا يَمْتَنِعُ مِنْهَا إِلَّا دِمَشْقُ وَعَمَّانُ

سعید بن عبدالعزیز نے مکحول سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا: اہل روم چالیس دنوں تک شام میں داخل رہیں گے (اور ہر طرف کو چیر ڈالیں گے) اور دمشق اور عمان کے سوا کوئی شہر ان سے محفوظ نہ رہے گا (یہ بظاہر مکحول کا قول ہے لیکن یہ حدیث مرفوع کے حکم میں ہے کیونکہ اس کی اطلاع نبی مکرم ﷺ ہی دے سکتے ہیں)۔

4021۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَامِرٍ الْمُرِّيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْعَلَاءِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا الْأَعْيَسِ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ سَلْمَانَ يَقُولُ سَيَأْتِي مَلِكٌ مِنْ مُلُوكِ الْعَجَمِ يَظْهَرُ عَلَى الْمَدَائِنِ كُلِّهَا إِلَّا دِمَشْقَ

عبدالعزیز بن علاء نے بیان کیا ہے کہ انہوں نے ابوالاعیس عبدالرحمن بن سلمان کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ عنقریب عجم کے بادشاہوں میں سے ایک بادشاہ آئے گا جو دمشق کے سوا تمام شہروں پر غلبہ پا لے گا۔

4022۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا بُرْدٌ أَبُو الْعَلَاءِ عَنْ مَكْحُولٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ مَوْضِعُ فُسْطَاطِ الْمُسْلِمِينَ فِي الْمَلَاحِمِ أَرْضٌ يُقَالُ لَهَا الْغُوطَةُ

حضرت مکحول سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنگوں کے دوران مسلمانوں کے خیمہ کی جگہ وہ زمین ہوگی جسے غوطہ کہا جاتا ہے (غوطہ ملک شام و دمشق کے قریب ایک جگہ ہے جسے تمام اطراف سے بلند پہاڑوں نے گھیر رکھا ہے۔ بالخصوص شمال کی جانب بہت اونچے پہاڑ ہیں۔ اس کا منظر انتہائی حسین اور خوبصورت ہے)۔

4023۔ حَدَّثَنَا أَبُو ظَفَرٍ عَبْدُ السَّلَامِ حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ عَنْ عَوْفٍ قَالَ سَمِعْتُ الْحَجَّاجَ يَخْطُبُ وَهُوَ يَقُولُ إِنَّ مَثَلَ عُثْمَانَ عِنْدَ اللهِ كَمَثَلِ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ ثُمَّ قَرَأَ هَذِهِ الْآيَةَ يَقْرَؤُهَا وَيُفَسِّرُهَا إِذْ قَالَ اللهُ يَا عِيسَى إِنِّي مُتَوَفِّيكَ وَرَافِعُكَ إِلَيَّ وَمُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا يُشِيرُ إِلَيْنَا بِيَدِهِ وَإِلَى أَهْلِ الشَّامِ

جعفر نے عوف سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے حجاج کو خطبہ دیتے ہوئے سنا، وہ کہہ رہا تھا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی مثال حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کی طرح ہے۔ پھر اس نے یہ آیت پڑھی اور اس کی تفسیر بیان کرنے لگا: (ترجمہ) ''جب اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے عیسیٰ! بلاشبہ میں تجھے دنیا سے اٹھانے والا ہوں اور تجھے اپنی طرف بلند کرنے والا ہوں اور تجھے ان لوگوں سے پاک کرنے والا ہوں جنہوں نے کفر کیا اور وہ ساتھ ہی اپنے ہاتھ سے ہماری طرف اور اہل شام کی طرف اشارہ کرتا تھا۔

4024۔ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِسْمَعِيلَ الطَّالْقَانِيُّ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ح وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْمُغِيرَةِ عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ خَالِدٍ الضَّبِّيِّ قَالَ سَمِعْتُ الْحَجَّاجَ يَخْطُبُ فَقَالَ فِي خُطْبَتِهِ رَسُولُ أَحَدِكُمْ فِي حَاجَتِهِ أَكْرَمُ عَلَيْهِ أَمْ خَلِيفَتُهُ فِي أَهْلِهِ فَقُلْتُ فِي نَفْسِي لِلَّهِ عَلَيَّ أَلَّا أُصَلِّيَ خَلْفَكَ صَلَاةً أَبَدًا وَإِنْ وَجَدْتُ قَوْمًا يُجَاهِدُونَكَ لَأُجَاهِدَنَّكَ مَعَهُمْ زَادَ إِسْحَقُ فِي حَدِيثِهِ قَالَ فَقَاتَلَ فِي الْجَمَاجِمِ حَتَّى قُتِلَ

ربیع بن خالد ضبی نے کہا: میں نے حجاج کو خطبہ دیتے ہوئے سنا۔ اس نے اپنے خطبہ میں کہا: تم میں سے کسی کا قاصد جسے وہ اپنے کام میں بھیجے، کیا وہ معزز اور محترم ہے یا اس کا وہ خلیفہ اور نائب جسے وہ اہل خانہ کے پاس چھوڑ جائے۔ تو میں نے اپنے دل میں کہا: قسم بخدا! مجھ پر لازم ہو چکا ہے کہ میں تیرے پیچھے کبھی نماز نہ پڑھوں۔ اور اگر میں نے کوئی ایسی جماعت پائی جو تیرے خلاف جہاد کرے تو میں ضرور بہ ضرور ان کے ساتھ مل کر تیرے خلاف جہاد کروں گا۔ اسحاق نے اپنی حدیث میں یہ زائد ذکر کیا ہے کہ پھر ربیع بن خالد جماجم (کوفہ سے سات فرسخ کے فاصلہ پر ایک جگہ ہے) کی ایک جنگ میں شریک ہوا یہاں تک کہ اس میں قتل ہو گیا (یہ جنگ 83ء میں حجاج بن یوسف ثقفی اور عبدالرحمن بن محمد بن اشعث کے درمیان لڑی گئی۔ واللہ اعلم)

4025۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَنْ عَاصِمٍ قَالَ سَمِعْتُ الْحَجَّاجَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ اتَّقُوا اللهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ لَيْسَ فِيهَا مَثْنَوِيَّةٌ وَاسْمَعُوا وَأَطِيعُوا لَيْسَ فِيهَا مَثْنَوِيَّةٌ لِأَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَبْدِ الْمَلِكِ وَاللهِ لَوْ أَمَرْتُ النَّاسَ أَنْ يَخْرُجُوا مِنْ بَابٍ مِنْ أَبْوَابِ (1) الْمَسْجِدِ فَخَرَجُوا مِنْ بَابٍ آخَرَ لَحَلَّتْ لِي دِمَاؤُهُمْ وَأَمْوَالُهُمْ وَاللهِ لَوْ أَخَذْتُ رَبِيعَةَ بِمُضَرَ لَكَانَ ذَلِكَ لِي مِنَ اللهِ حَلَالًا وَيَا عَذِيرِي مِنْ عَبْدِ هُذَيْلٍ يَزْعُمُ أَنَّ قِرَاءَتَهُ مِنْ عِنْدِ اللهِ وَاللهِ مَا هِيَ إِلَّا رَجَزٌ مِنْ رَجَزِ الْأَعْرَابِ مَا أَنْزَلَهَا اللهُ عَلَى نَبِيِّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَعَذِيرِي مِنْ هَذِهِ الْحَمْرَاءِ يَزْعُمُ أَحَدُهُمْ أَنَّهُ يَرْمِي بِالْحَجَرِ فَيَقُولُ إِلَى أَنْ يَقَعَ الْحَجَرُ قَدْ حَدَثَ أَمْرٌ فَوَاللهِ لَأَدَعَنَّهُمْ كَالْأَمْسِ الدَّابِرِ قَالَ فَذَكَرْتُهُ لِلْأَعْمَشِ فَقَالَ أَنَا وَاللهِ سَمِعْتُهُ مِنْهُ

1۔ دیگر نسخوں میں أبواب نہیں ہے۔

حضرت عاصم نے بیان کیا ہے کہ میں نے حجاج کو منبر پر یہ کہتے ہوئے سنا، اللہ تعالیٰ سے ڈرو جتنی تم قدرت رکھتے ہو۔اس میں کوئی استثناء نہیں ہے (یعنی ہر حال میں ڈرنا لازم اور ضروری ہے) اور (احکام) سنو اور اطاعت کرو امیر المومنین عبدالملک کی۔اس میں کوئی استثناء نہیں ہے۔قسم بخدا! اگر میں لوگوں کو حکم دوں کہ وہ مسجد کے دروازوں میں سے اس ایک دروازے سے نکلیں اور وہ کسی دوسرے دروازے سے نکلیں تو ان کے خون اور ان کے مال میرے لیے حلال ہو جائیں۔قسم بخدا! اگر میں قبیلہ مضر کے بدلے قبیلہ ربیعہ کو پکڑ لوں تو وہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے میرے لیے حلال ہے (اس کا مقصود یہ ہے کہ احکام امراء وسلاطین کی رائے کے سپرد ہیں۔وہ جیسے چاہیں نافذ کر دیں۔لیکن حقیقت اس طرح نہیں بلکہ امراء وسلاطین کی اطاعت و پیروی ان احکام میں ہے جو شریعت کے موافق ہوں اور یہ تو صراحۃً شریعت کے خلاف ہیں)۔

اور عبد ہذیل (مراد حضرت عبداللہ بن مسعود اور ان کے متبعین ہیں) کی جانب سے کون میرے پاس عذر پیش کرے گا۔ وہ یہ گمان کرتے ہیں کہ ان کی قراءت اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہے۔قسم بخدا! وہ نہیں ہے مگر عربوں کے رجز میں سے ایک رجز ہے (رجز سے مراد ایسا منظوم کلام ہے جس کے تمام مصرع ایک قافیہ پر ہوں یا دو دو مصرعے ایک قافیہ پر ہوں) اللہ تعالیٰ نے اسے اپنے نبی مکرم ﷺ پر نازل نہیں کیا (یہ کہہ کر اس کا مقصود لوگوں کو حضرت عبداللہ بن مسعود کے مصحف سے متنفر کرنا تھا) اور کون ان عجمیوں کی جانب سے میرے پاس عذر پیش کرے گا جن میں سے کوئی یہ گمان کرتا ہے کہ وہ پتھر پھینکتا ہے (یعنی فتنہ وفساد کی بات کرتا ہے) اور پھر کہتا ہے (دیکھو) کہاں تک یہ پتھر جا کر گرتا ہے کوئی نیا واقعہ ہوا۔قسم بخدا! میں انہیں اس طرح مٹا دوں گا جس طرح گزرنے والا کل۔راوی نے کہا: پھر میں نے اس کا ذکر اعمش سے تو کیا تو انہوں نے کہا: قسم بخدا! میں نے بھی اس سے یہ الفاظ سنے ہیں۔

4026۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ الْحَجَّاجَ يَقُولُ عَلَى الْمِنْبَرِ هَذِهِ الْحَمْرَاءُ هَبْرٌ هَبْرٌ أَمَا وَاللهِ لَوْ قَدْ قَرَعْتُ عَصًا بِعَصًا لَأَذَرَنَّهُمْ كَالْأَمْسِ الذَّاهِبِ يَعْنِي الْمَوَالِيَ

اعمش نے بیان کیا ہے کہ میں نے حجاج کو منبر پر یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ یہ عجمی لوگ قتل وقطع کے مستحق ہیں۔قسم بخدا! اگر میں ایک لاٹھی کو دوسری لاٹھی کے ساتھ ٹکراؤں تو انہیں گزرے ہوئے کل کی طرح کر چھوڑوں۔یعنی عجمیوں کو ختم کر دوں۔

4027۔ حَدَّثَنَا قَطَنُ بْنُ نُسَيْرٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ يَعْنِي ابْنَ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ شَرِيكٍ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَعْمَشِ قَالَ جَمَّعْتُ مَعَ الْحَجَّاجِ فَخَطَبَ فَذَكَرَ حَدِيثَ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ قَالَ فِيهَا فَاسْمَعُوا وَأَطِيعُوا لِخَلِيفَةِ اللهِ وَصَفِيِّهِ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ وَسَاقَ الْحَدِيثَ قَالَ وَلَوْ أَخَذْتُ رَبِيعَةَ بِمُضَرَ وَلَمْ يَذْكُرْ قِصَّةَ الْحَمْرَاءِ

شریک نے سلیمان الاعمش سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے بیان کیا: میں نے جمعہ کی نماز حجاج کے ساتھ ادا کی۔اس نے خطبہ دیا اور ابو بکر بن عیاش کی حدیث ذکر کی۔اس نے کہا: سنو اور اطاعت کرو، اللہ تعالیٰ کے خلیفہ اور اس کے برگزیدہ عبدالملک بن مروان کی۔اور آگے حدیث بیان کی۔اور کہا: اگر میں مضر کے بدلے ربیعہ کو پکڑ لوں اور اس میں حمراء یعنی عجمیوں کا قصہ ذکر نہیں کیا۔

4028۔ حَدَّثَنَا سَوَّارُ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُمْهَانَ عَنْ سَفِينَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم خِلَافَةُ النُّبُوَّةِ ثَلَاثُونَ سَنَةً ثُمَّ يُؤْتِي اللهُ الْمُلْكَ أَوْ مُلْكَهُ[1] مَنْ يَشَاءُ قَالَ سَعِيدٌ قَالَ لِي سَفِينَةُ أَمْسِكْ عَلَيْكَ أَبَا بَكْرٍ سَنَتَيْنِ وَعُمَرُ عَشْرًا وَعُثْمَانُ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ وَعَلِيٌّ كَذَا قَالَ سَعِيدٌ قُلْتُ لِسَفِينَةَ إِنَّ هَؤُلَاءِ يَزْعُمُونَ أَنَّ عَلِيًّا عَلَيْهِ السَّلَامُ لَمْ يَكُنْ بِخَلِيفَةٍ قَالَ كَذَبَتْ أَسْتَاهُ بَنِي الزَّرْقَاءِ يَعْنِي بَنِي مَرْوَانَ

حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نبوت کی خلافت تیس برس رہے گی۔ پھر اللہ تعالیٰ جسے چاہے گا ملک (بادشاہت) عطا فرمادے گا۔ سعید نے بیان کیا ہے کہ حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ نے مجھے کہا: اب تجھ پر لازم ہے کہ تو (اس مدت کو) جوڑ لے یعنی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی مدت خلافت دو برس، حضرت عمر رضی اللہ عنہ دس برس، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی بارہ برس اور اسی طرح حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساڑھے پانچ یا پانچ برس (اور حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کے چھ ماہ) سعید نے کہا: میں نے حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ سے کہا: بے شک یہ لوگ (بنی مروان) تو گمان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ خلیفہ نہیں ہیں۔ تو انہوں نے جواب دیا: بنی زرقاء یعنی بنی مروان کی سرینوں نے جھوٹ بولا ہے (یعنی یہ ان کا ایسا جھوٹ ہے گویا یہ زبان سے نہیں نکلا بلکہ سرین سے خارج ہونے والی بدبودار ہوا ہے)۔

4029۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنِ الْعَوَّامِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُمْهَانَ عَنْ سَفِينَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم خِلَافَةُ النُّبُوَّةِ ثَلَاثُونَ سَنَةً ثُمَّ يُؤْتِي اللهُ الْمُلْكَ مَنْ يَشَاءُ أَوْ مُلْكَهُ مَنْ يَشَاءُ[2]

حضرت سفینہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نبوت کی خلافت تیس برس تک ہوگی۔ پھر اللہ تعالیٰ جسے چاہے گا سلطنت عطا فرمادے گا (الفاظ میں راوی کو شک ہے کہ آپ نے الملک من یشاء فرمایا: یا ملکه من یشاء فرمایا)۔

4030۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ عَنِ ابْنِ إِدْرِيسَ أَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ ظَالِمٍ وَسُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ ظَالِمٍ الْمَازِنِيِّ ذَكَرَ سُفْيَانُ رَجُلًا فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ ظَالِمٍ الْمَازِنِيِّ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ فُلَانٌ إِلَى الْكُوفَةِ أَقَامَ فُلَانٌ خَطِيبًا فَأَخَذَ بِيَدِي سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ فَقَالَ أَلَا تَرَى إِلَى هَذَا الظَّالِمِ فَأَشْهَدُ عَلَى التِّسْعَةِ إِنَّهُمْ فِي الْجَنَّةِ وَلَوْ شَهِدْتُ عَلَى الْعَاشِرِ لَمْ إِيثَمْ قَالَ ابْنُ إِدْرِيسَ وَالْعَرَبُ تَقُولُ آثَمُ قُلْتُ وَمَنِ التِّسْعَةُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَهُوَ عَلَى حِرَاءٍ اثْبُتْ حِرَاءُ إِنَّهُ لَيْسَ عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صِدِّيقٌ أَوْ شَهِيدٌ قُلْتُ وَمَنِ التِّسْعَةُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ قُلْتُ وَمَنِ الْعَاشِرُ فَتَلَكَّأَ هُنَيَّةً ثُمَّ قَالَ أَنَا قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ الْأَشْجَعِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنِ ابْنِ حَيَّانَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ ظَالِمٍ بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ[3]

عبداللہ بن ظالم المازنی سے روایت ہے کہ سفیان نے ہلال اور عبداللہ مازنی کے درمیان ایک اور آدمی کا ذکر بھی کیا ہے۔

1۔ أو ملكه صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔ 2۔ یہ حدیث صرف مطبوعہ بیروت اور مطبوعہ دہلی میں ہے۔ 3۔ ایک نسخہ میں نحوہ نہیں ہے۔

حضرت عبداللہ نے بیان کیا: میں نے سعید بن زید بن عمرو بن نفیل سے سنا۔ انہوں نے بیان کیا: جب فلاں آدمی کوفہ آیا اور فلاں خطبہ دینے کے لیے کھڑا ہوا تو سعید بن زید نے میرا ہاتھ پکڑا اور کہا: کیا تو اس ظالم کی طرف دیکھ نہیں رہا (جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شان کے خلاف گفتگو کر رہا ہے)۔ سو میں نو صحابہ کے بارے میں شہادت دیتا ہوں۔ بلاشبہ وہ جنت میں ہیں اور اگر میں دسویں کے بارے میں بھی شہادت دے دوں تو میں گنہگار نہیں؟ ابن ادریس نے بیان کیا ہے اور عرب کہتے ہیں: آثم۔ میں نے پوچھا: وہ نو کون ہیں؟ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا درآنحالیکہ آپ جبل حراء پر تھے حراء! ثابت اور مضبوط رہ، بلاشبہ تجھ پر ایک نبی، ایک صدیق اور ایک شہید ہے، میں نے پھر کہا: وہ نو کون کون سے ہیں؟ تو فرمایا: رسول اللہ ﷺ، حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی، حضرت طلحہ، حضرت زبیر، حضرت سعد بن ابی وقاص اور حضرت عبدالرحمن بن عوف رضوان اللہ علیہم اجمعین۔ میں نے پوچھا: دسواں کون ہے؟ تو انہوں نے تھوڑی دیر سکوت اختیار کیا پھر فرمایا: (یعنی میرے لیے جنت کی بشارت ہے۔ چونکہ دسویں وہ خود تھے اس لیے انہوں نے از روئے تواضع پہلے اپنا ذکر نہیں کیا)۔ ابوداود نے بیان کیا ہے کہ اسے اشجعی نے سفیان عن منصور عن ہلال بن یساف عن ابن حیان عن عبداللہ بن ظالم کی سند سے اسی طرح بیان کیا ہے۔

4031۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ النَّمَرِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحُرِّ بْنِ الصَّيَّاحِ[1] عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَخْنَسِ أَنَّهُ كَانَ فِي الْمَسْجِدِ فَذَكَرَ رَجُلٌ عَلِيًّا عَلَيْهِ السَّلَام فَقَامَ سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ فَقَالَ أَشْهَدُ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنِّي سَمِعْتُهُ وَهُوَ يَقُولُ عَشَرَةٌ فِي الْجَنَّةِ النَّبِيُّ فِي الْجَنَّةِ وَأَبُو بَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ وَعُثْمَانُ فِي الْجَنَّةِ وَعَلِيٌّ فِي الْجَنَّةِ وَطَلْحَةُ فِي الْجَنَّةِ وَالزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ فِي الْجَنَّةِ وَسَعْدُ بْنُ مَالِكٍ فِي الْجَنَّةِ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ فِي الْجَنَّةِ وَلَوْ شِئْتُ لَسَمَّيْتُ الْعَاشِرَ قَالَ فَقَالُوا مَنْ هُوَ فَسَكَتَ قَالَ فَقَالُوا مَنْ هُوَ فَقَالَ هُوَ سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْمُثَنَّى النَّخَعِيُّ حَدَّثَنِي جَدِّي رِيَاحُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ كُنْتُ قَاعِدًا عِنْدَ فُلَانٍ فِي مَسْجِدِ الْكُوفَةِ وَعِنْدَهُ أَهْلُ الْكُوفَةِ فَجَاءَ سَعِيدُ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ فَرَحَّبَ بِهِ وَحَيَّاهُ وَأَقْعَدَهُ عِنْدَ رِجْلِهِ عَلَى السَّرِيرِ فَجَاءَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ يُقَالُ لَهُ قَيْسُ بْنُ عَلْقَمَةَ فَاسْتَقْبَلَهُ فَسَبَّ وَسَبَّ فَقَالَ سَعِيدٌ مَنْ يَسُبُّ هَذَا الرَّجُلُ قَالَ يَسُبُّ عَلِيًّا قَالَ أَلَا أَرَى أَصْحَابَ رَسُولِ اللهِ ﷺ يُسَبُّونَ عِنْدَكَ ثُمَّ لَا تُنْكِرُ وَلَا تُغَيِّرُ أَنَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ وَإِنِّي لَغَنِيٌّ أَنْ أَقُولَ عَلَيْهِ مَا لَمْ يَقُلْ فَيَسْأَلَنِي عَنْهُ غَدًا إِذَا لَقِيتُهُ أَبُو بَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ وَسَاقَ مَعْنَاهُ ثُمَّ قَالَ لَمَشْهَدُ رَجُلٍ مِنْهُمْ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ يَغْبَرُّ فِيهِ وَجْهُهُ خَيْرٌ مِنْ عَمَلِ أَحَدِكُمْ عُمُرَهُ وَلَوْ عُمِّرَ عُمُرَ نُوحٍ

عبدالرحمن بن اخنس سے روایت ہے کہ وہ مسجد میں تھے۔ پس ایک آدمی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ذکر کیا (لیکن اس کا انداز مناسب نہ تھا) تو حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور کہا: میں رسول اللہ ﷺ پر شہادت دیتا ہوں کہ

1۔ ایک نسخہ میں الحر بن الصباح ہے۔

میں نے آپ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ دس آدمی جنت میں ہیں۔ ایک نبی مکرم ﷺ جنت میں ہوں گے، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جنت میں ہوں گے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ جنت میں ہوں گے، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ جنتی ہیں، حضرت علی رضی اللہ عنہ جنتی ہیں، حضرت طلحہ جنت میں ہوں گے، حضرت زبیر بن العوام جنت میں ہوں گے، حضرت سعد بن مالک جنت میں ہوں گے اور حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ جنت میں ہوں گے۔ اور اگر چاہوں تو دسویں کا نام بھی لے لوں۔ راوی کا کہنا ہے کہ پھر لوگوں نے پوچھا: وہ (دسواں) کون ہے؟ تو حضرت سعید خاموش رہے۔ پھر لوگوں نے پوچھا: وہ کون ہے؟ تب انہوں نے فرمایا: وہ سعید بن زید ہیں۔

ابو کامل، عبدالرحمن بن زیاد، صدقہ بن المثنیٰ نخعی نے بیان کیا ہے کہ میرے دادا ریاح بن حارث نے بیان کیا: میں کوفہ کی مسجد میں فلاں آدمی کے پاس بیٹھا ہوا تھا اور ان کے پاس کوفہ کے باسی بھی بیٹھے ہوئے تھے۔ تو اتنے میں حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل آئے۔ تو اس نے انہیں مرحبا کہا اور انہیں سلام کیا اور اپنے پاؤں کے نزدیک تخت پر (چارپائی پر) انہیں بٹھا دیا۔ اتنے میں اہل کوفہ میں سے ایک آدمی آیا۔ اسے قیس بن علقمہ کہا جاتا ہے۔ تو اس (مراد حضرت مغیرہ بن شعبہ ہیں) کا استقبال کیا اور وہ یکے بعد دیگرے نازیبا اور گستاخانہ کلمات کہنے لگا۔ تو حضرت سعید نے پوچھا: یہ آدمی کس کو برا کہہ رہا ہے؟ تو مغیرہ نے کہا: یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے ایسے کلمات کہہ رہا ہے۔ تو حضرت سعید نے فرمایا: خبردار! سنو میں رسول اللہ ﷺ کے اصحاب کو دیکھ رہا ہوں کہ انہیں تیرے پاس گالیاں دی جا رہی ہیں اور تو نہ روکتا ہے اور نہ ہی جھڑکتا ہے۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے اور میں اس سے غنی ہوں (یعنی مجھے کوئی حاجت نہیں) کہ میں آپ کی نسبت سے وہ قول کہوں جو آپ نے فرمایا: نہیں۔ جب کہ آپ کل قیامت کے دن اس کے بارے مجھ سے سوال کریں گے، جب میں آپ سے ملوں گا۔ ابوبکر جنت میں ہوں گے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ جنت میں ہوں گے۔ آگے سابقہ حدیث کی مثل بیان کر دی۔ پھر فرمایا: ان میں سے کسی آدمی کا رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حاضر رہنا کہ اس کا منہ غبار آلود ہوتا رہے، تم میں سے کسی کی ساری عمر کے اعمال سے بہتر ہے اگرچہ اسے عمر نوح عطا کی گئی ہو۔

4032۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ ح وَحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُمْ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ صَعِدَ أُحُدًا فَتَبِعَهُ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ فَرَجَفَ بِهِمْ فَضَرَبَهُ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ بِرِجْلِهِ وَقَالَ اثْبُتْ أُحُدُ نَبِيٌّ وَصِدِّيقٌ وَشَهِيدَانِ

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے انہیں بتایا کہ حضور نبی مکرم ﷺ جبل احد پر چڑھے اور آپ کی اتباع حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم نے بھی کی۔ پس پہاڑ ان کے سبب لرزنے لگا۔ تو حضور نبی کریم ﷺ نے اس پر اپنا پاؤں مبارک مارا اور فرمایا: اے احد! تو ثابت اور مضبوط رہ، تجھ پر ایک نبی، ایک صدیق اور دو شہید ہیں۔

فائدہ: اس حدیث طیبہ میں جہاں ایک طرف خلفائے ثلاثہ کی عظمت و شان کا بیان ہے، ساتھ ہی اس طرف بھی

اشارہ ہے کہ رب العالمین نے اپنے محبوب کریم علیہ السلام کو ایسے علوم اور دور بین نگاہ عطا فرمائی تھی جس کے باعث آپ ان کے انجام سے واقف اور آگاہ تھے۔ اور کون ہے جو اس شان و مرتبہ میں اس مدنی آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مثل ہو سکے۔

4033۔ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْمُحَارِبِيِّ عَنْ عَبْدِ السَّلَامِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ أَبِي خَالِدٍ الدَّالَانِيِّ عَنْ أَبِي خَالِدٍ مَوْلَى آلِ جَعْدَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم أَتَانِي جِبْرِيلُ فَأَخَذَ بِيَدِي فَأَرَانِي بَابَ الْجَنَّةِ الَّذِي تَدْخُلُ مِنْهُ أُمَّتِي فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ يَا رَسُولَ اللهِ وَدِدْتُ أَنِّي كُنْتُ مَعَكَ حَتَّى أَنْظُرَ إِلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم أَمَا إِنَّكَ يَا أَبَا بَكْرٍ أَوَّلُ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: میرے پاس حضرت جبرئیل امین علیہ السلام آئے اور انہوں نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے جنت کا وہ دروازہ دکھایا جس سے میری امت جنت میں داخل ہوں گی۔ تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! علیہ السلام میری چاہت بھی ہے کہ میں آپ کے ساتھ ہوتا، یہاں تک کہ میں بھی اسے دیکھ لیتا۔ تو رسول اللہ علیہ السلام نے فرمایا: اے ابوبکر! تو وہ ہے جو سب سے پہلے میری امت میں سے جنت میں داخل ہوگا۔

فائدہ: کتنا کریم ہے وہ آقا جس نے اپنے یار غار کو اتنی عظیم بشارت سے سرفراز فرمایا اور کتنی عظیم شان ہے ابوبکر صدیق کی جنہوں نے محبت مصطفی کریم میں گم ہو کر یہ مقام حاصل کیا۔ ان میں ان کے لیے لمحہ فکریہ ہے جو آپ کی تنقیص شان سے نہ تھکتے ہیں نہ گھبراتے ہیں کہ ان کا انجام کیا ہوگا۔ رب کریم اپنے محبوب کریم علیہ السلام اور آپ کے جملہ صحابہ کرام کی عزت و توقیر کی توفیق مرحمت فرمائے۔ آمین

4034۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَيَزِيدُ بْنُ خَالِدٍ الرَّمْلِيُّ أَنَّ اللَّيْثَ حَدَّثَهُمْ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم أَنَّهُ قَالَ لَا يَدْخُلُ النَّارَ أَحَدٌ مِمَّنْ بَايَعَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ علیہ السلام نے فرمایا: ان میں سے کوئی بھی جہنم میں داخل نہ ہوگا جنہوں نے درخت کے نیچے بیعت کی۔

فائدہ: اس میں اشارہ بیعت الرضوان کی طرف ہے جو کہ حدیبیہ کے مقام پر لی گئی۔ اس میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا اعزاز یہ ہے کہ آپ اہل مکہ کے پاس بطور سفیر گئے ہوئے تھے۔ تو حضور نے بیعت کے وقت اپنے دست مبارک کو حضرت عثمان کا ہاتھ قرار دیا اور ان کی طرف سے خود بیعت کی اور انہیں دیگر صحابہ کرام کے ساتھ اس بیعت میں شریک کیا۔ اسی کا ذکر اس آیت کریمہ میں ہے: لَقَدْ رَضِيَ اللهُ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ إِذْ يُبَايِعُونَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ، الآیہ۔ گویا رب کریم نے اس کے شرکاء کو اپنی رضا کی سند عطا فرما دی اور خلفائے اربعہ بھی اس اعزاز میں شامل ہیں۔

4035۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ح وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ مُوسَى فَلَعَلَّ اللهَ وَقَالَ ابْنُ سِنَانٍ اطَّلَعَ اللهُ عَلَى أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اہل بدر کو دیکھا اور فرمایا: تم جو چاہو اعمال کرو، تحقیق میں نے تمہاری مغفرت فرمادی ہے۔

فائدہ: اس میں اہل بدر کی یہ شان بیان کی جارہی ہے کہ رب العالمین ہمیشہ انہیں عمل خیر کی توفیق عطا فرمائے رکھے گا اور انہیں ایسے اعمال سے محفوظ رکھے گا جو رب کریم کی مغفرت اور عفو کے منافی ہوں اور اس کی ناراضگی کا سبب ہوں۔ واللہ اعلم

4036۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ ثَوْرٍ حَدَّثَهُمْ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ قَالَ فَأَتَاهُ يَعْنِي عُرْوَةَ بْنَ مَسْعُودٍ فَجَعَلَ يُكَلِّمُ النَّبِيَّ ﷺ فَكُلَّمَا كَلَّمَهُ أَخَذَ بِلِحْيَتِهِ وَالْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ قَائِمٌ عَلَى رَأْسِ[1] النَّبِيِّ ﷺ وَمَعَهُ السَّيْفُ وَعَلَيْهِ الْمِغْفَرُ فَضَرَبَ يَدَهُ بِنَعْلِ السَّيْفِ وَقَالَ أَخِّرْ يَدَكَ عَنْ لِحْيَتِهِ فَرَفَعَ عُرْوَةُ رَأْسَهُ فَقَالَ مَنْ هَذَا قَالُوا الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ حدیبیہ کی صلح کے وقت (مدینہ طیبہ سے) نکلے آگے۔ پوری حدیث ذکر کی۔ اس میں کہا کہ (اہل مکہ کی جانب سے) عروہ بن مسعود آپ ﷺ کے پاس آیا اور حضور نبی کریم ﷺ سے گفتگو کرنے لگا۔ وہ جب بھی آپ سے گفتگو کرتا تو (وہ اپنے عرب رواج کے مطابق) آپ ﷺ کی ریش مبارک کو پکڑتا۔ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم ﷺ کے سر پر کھڑے تھے اور آپ کے پاس تلوار تھی اور خود پہنے ہوئے تھے۔ چنانچہ آپ نے تلوار کے خول کے ساتھ اس کے ہاتھ پر ضرب لگائی اور فرمایا: آپ ﷺ کی ریش مبارک سے اپنا ہاتھ پیچھے کر۔ عروہ نے اپنا سر اوپر اٹھایا اور پوچھا: یہ کون ہے؟ صحابہ نے بتایا: یہ مغیرہ بن شعبہ ہیں۔

4037۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ أَبُو عُمَرَ الضَّرِيرُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ إِيَاسٍ الْجُرَيْرِيَّ أَخْبَرَهُمْ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ الْعُقَيْلِيِّ عَنِ الْأَقْرَعِ مُؤَذِّنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ بَعَثَنِي عُمَرُ إِلَى الْأُسْقُفِ فَدَعَوْتُهُ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ وَهَلْ تَجِدُنِي فِي الْكِتَابِ قَالَ نَعَمْ قَالَ كَيْفَ تَجِدُنِي قَالَ أَجِدُكَ قَرْنًا فَرَفَعَ عَلَيْهِ الدِّرَّةَ فَقَالَ قَرْنٌ مَهْ فَقَالَ قَرْنٌ حَدِيدٌ أَمِينٌ شَدِيدٌ قَالَ كَيْفَ تَجِدُ الَّذِي يَجِيءُ مِنْ بَعْدِي فَقَالَ أَجِدُهُ خَلِيفَةً صَالِحًا غَيْرَ أَنَّهُ يُؤْثِرُ قَرَابَتَهُ قَالَ عُمَرُ يَرْحَمُ اللهُ عُثْمَانَ ثَلَاثًا فَقَالَ كَيْفَ تَجِدُ الَّذِي بَعْدَهُ قَالَ أَجِدُهُ صَدَأَ حَدِيدٍ فَوَضَعَ عُمَرُ يَدَهُ عَلَى رَأْسِهِ فَقَالَ يَا دَفْرَاهُ يَا دَفْرَاهُ فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّهُ خَلِيفَةٌ صَالِحٌ وَلَكِنَّهُ يُسْتَخْلَفُ حِينَ يُسْتَخْلَفُ وَالسَّيْفُ مَسْلُولٌ وَالدَّمُ مُهْرَاقٌ قَالَ أَبُو دَاوُد الدَّفْرُ النَّتْنُ

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے مؤذن اقرع نے بیان کیا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے ایک عیسائی عالم (مراد کعب الاحبار ہیں) کی طرف بھیجا۔ میں اسے بلا لایا۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے فرمایا: کیا تو کتاب (یعنی تورات) میں میرا ذکر بھی پاتا ہے؟ اس نے کہا: ہاں۔ تو آپ نے پوچھا: تو میرا ذکر کیسے پاتا ہے؟ اس نے کہا: میں آپ کو

1۔ ایک نسخہ میں راس نہیں ہے۔

قرن پاتا ہوں۔ پس آپ نے اس پر درہ اٹھایا اور فرمایا: قرن کیا ہے؟ تو اس نے عرض کی: قرن سے مراد مضبوط، امانتدار اور سخت گیر ہے۔ پھر آپ نے پوچھا: تو اس کا حال کیسے پاتا ہے جو میرے بعد آئے گا؟ تو اس نے کہا: میں اسے نیک اور صالح خلیفہ پاتا ہوں مگر یہ کہ وہ اپنے قرابتداروں کو ترجیح دے گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ عثمان پر رحم کرے، آپ نے یہ جملہ تین بار کہا۔ پھر پوچھا: تو اس کے بعد آنے والے خلیفہ کو کیسے پاتا ہے؟ تو اس نے کہا: اسے تو میں لوہے کے زنگ کی مثل پاتا ہوں۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنا ہاتھ اس کے سر پر رکھا اور فرمایا: اے بدبودار، گندے انسان! (یہ کیا کہہ رہا ہے؟) تو اس نے عرض کی: اے امیر المومنین! بلاشبہ وہ خلیفہ نیک اور صالح ہو گا لیکن جس وقت اسے خلافت کی ذمہ داری سونپی جائے گی اس وقت تلواریں سونتی جا چکی ہوں گی اور خون بہایا جا چکا ہو گا (یعنی ہر طرف فتنہ وفساد کی آگ بھڑک رہی ہو گی اور وہ اسے ہی فرو کرنے میں مشغول رہے گا۔ اس معنی کی طرف لوہے کی زنگ کی مثل سے اشارہ ہے۔ معلوم ہوا حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو اپنے بعد آنے والے خلفاء کا علم تھا اور انہیں یہ علم حضور نبی رحمت ﷺ سے حاصل ہوا تھا)۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ دفر کا معنی بدبو ہے۔

بَابٌ فِي فَضْلِ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ (رسول اللہ ﷺ کے اصحاب کی فضیلت کا بیان)

4038۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ قَالَ أَنْبَأَنَا ح وحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَيْرُ أُمَّتِي الْقَرْنُ الَّذِينَ بُعِثْتُ فِيهِمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ وَاللَّهُ أَعْلَمُ أَذَكَرَ الثَّالِثَ أَمْ لَا ثُمَّ يَظْهَرُ قَوْمٌ يَشْهَدُونَ وَلَا يُسْتَشْهَدُونَ وَيَنْذِرُونَ وَلَا يُوفُونَ وَيَخُونُونَ وَلَا يُؤْتَمَنُونَ وَيَفْشُو فِيهِمُ السِّمَنُ

حضرت عمران بن حصین نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت کے بہترین زمانے کے لوگ وہ ہیں جن میں مجھے مبعوث کیا گیا ہے۔ پھر وہ لوگ ہیں جو ان سے متصل بعد آئیں گے (یعنی تابعین) پھر وہ لوگ ہیں جو ان سے متصل بعد آئیں گے (یعنی تبع تابعین) اور اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے کہ کیا آپ نے تیسرے گروہ کا ذکر کیا یا نہیں۔ بعد ازاں ایسے لوگ ظاہر ہوں گے جو (جھوٹی) شہادتیں دیں گے اور ان سے شہادت طلب نہیں کی جائے گی۔ وہ نذر مانیں گے اور اسے پورا نہیں کریں گے اور وہ خیانت کریں گے اور انہیں امین نہیں بنایا جائے گا اور ان میں موٹاپا پھیل جائے گا (یعنی عام ہو جائے گا)۔

فائدہ: صحابہ کرام کا دور جس میں آپ ﷺ تشریف لائے وہ 120ھ تک ہے۔ ان کے بعد تابعین کا دور 170ھ تک ہے اور ان کے بعد تبع تابعین کا دور 220ھ تک ہے۔ یہی زمانہ خیر القرون ہے۔ واللہ اعلم

بَابٌ فِي النَّهْيِ عَنْ سَبِّ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

اصحاب رسول ﷺ کو سب وشتم کرنے سے نہی کا بیان

4039۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

ﷺ لَا تَسُبُّوا أَصْحَابِي فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ أَنْفَقَ أَحَدُكُمْ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا مَا بَلَغَ مُدَّ أَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيفَهُ

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے اصحاب کو گالیاں نہ دو۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے دست قدرت میں میری جان ہے! اگر تم میں سے کوئی احد پہاڑ کی مثل سونا خرچ کرے تو وہ ان میں سے کسی ایک مد کو نہیں پہنچ سکتا اور نہ ہی اس کے نصف کو (صاع کی چوتھائی مقدار مد کہلاتی ہے) (یعنی تمہارا احد پہاڑ کی مثل سونا مرتبہ و درجہ میں صحابہ کے ایک مد کے برابر نہیں ہو سکتا۔ اس لیے ان کے بارے میں گستاخانہ اور ناز یبا کلمات مت کہو)۔

4040۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ بْنُ قُدَامَةَ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ قَيْسٍ الْمَاصِرُ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي قُرَّةَ قَالَ كَانَ حُذَيْفَةُ بِالْمَدَائِنِ فَكَانَ يَذْكُرُ أَشْيَاءَ قَالَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِأُنَاسٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فِي الْغَضَبِ فَيَنْطَلِقُ نَاسٌ مِمَّنْ سَمِعَ ذَلِكَ مِنْ حُذَيْفَةَ فَيَأْتُونَ سَلْمَانَ فَيَذْكُرُونَ لَهُ قَوْلَ حُذَيْفَةَ فَيَقُولُ سَلْمَانُ حُذَيْفَةُ أَعْلَمُ بِمَا يَقُولُ فَيَرْجِعُونَ إِلَى حُذَيْفَةَ فَيَقُولُونَ لَهُ قَدْ ذَكَرْنَا قَوْلَكَ لِسَلْمَانَ فَمَا صَدَّقَكَ وَلَا كَذَّبَكَ فَأَتَى حُذَيْفَةُ سَلْمَانَ وَهُوَ فِي مَبْقَلَةٍ فَقَالَ يَا سَلْمَانُ مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تُصَدِّقَنِي بِمَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ سَلْمَانُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَغْضَبُ فَيَقُولُ فِي الْغَضَبِ لِنَاسٍ مِنْ أَصْحَابِهِ وَيَرْضَى فَيَقُولُ فِي الرِّضَا لِنَاسٍ مِنْ أَصْحَابِهِ أَمَا تَنْتَهِي حَتَّى تُوَرِّثَ رِجَالًا حُبَّ رِجَالٍ وَرِجَالًا بُغْضَ رِجَالٍ وَحَتَّى تُوقِعَ اخْتِلَافًا وَفُرْقَةً وَلَقَدْ عَلِمْتَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَطَبَ فَقَالَ أَيُّمَا رَجُلٍ مِنْ أُمَّتِي سَبَبْتُهُ سَبَّةً أَوْ لَعَنْتُهُ لَعْنَةً فِي غَضَبِي فَإِنَّمَا أَنَا مِنْ وَلَدِ آدَمَ أَغْضَبُ كَمَا يَغْضَبُونَ وَإِنَّمَا بَعَثَنِي رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ فَاجْعَلْهَا عَلَيْهِمْ صَلَاةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَاللَّهِ لَتَنْتَهِيَنَّ أَوْ لَأَكْتُبَنَّ إِلَى عُمَرَ

حضرت عمرو بن ابی قرہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ مدائن میں تھے اور وہ کسی ایسی چیزوں کا ذکر کرتے تھے جو رسول اللہ ﷺ نے اپنے بعض صحابہ کرام کو حالت غضب میں کہیں۔ پس وہ لوگ جو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے ایسی باتیں سنتے وہ وہاں سے چل کر حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کے پاس آتے اور ان کے پاس حضرت حذیفہ کی باتیں ذکر کرتے تو حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کہتے: حذیفہ ان باتوں کے بارے میں بہتر جانتے ہیں جو کچھ وہ کہتے ہیں۔ پھر وہ لوگ لوٹ کر حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے پاس آتے اور ان سے کہتے: ہم نے تمہاری باتوں کا ذکر حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کے پاس کیا تو انہوں نے نہ تصدیق کی ہے اور نہ ہی تکذیب کی ہے۔ چنانچہ حضرت حذیفہ، حضرت سلمان رضی اللہ عنہما کے پاس آئے۔ وہ اپنی سبزی کے کھیت میں تھے اور آکر کہا: اے سلمان! میری ان باتوں کی تصدیق کرنے سے تمہیں کون سی شے روکتی ہے جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہیں۔ تو حضرت سلمان نے فرمایا: بے شک رسول اللہ ﷺ کبھی غضب میں ہوتے تھے اور اپنے صحابہ کرام میں سے بعض لوگوں کو حالت غضب میں کچھ فرماتے تھے اور کبھی راضی اور خوش ہوتے تھے اور اسی حالت رضا میں اپنے اصحاب میں سے بعض لوگوں کو کچھ فرماتے تھے: کیا تم باز نہیں آؤ گے؟ یہاں تک کہ تم لوگوں کے دلوں میں بعض لوگوں کی محبت اور بعض کا بغض ڈال دو اور یہاں تک کہ تم ان کے درمیان اختلاف اور افتراق واقع کر لو۔ تحقیق تم جانتے ہو کہ رسول اللہ ﷺ نے خطبہ ارشاد فرمایا اور فرمایا: میری امت میں سے جس آدمی کو بھی میں نے غصے کی حالت میں

سب وشتم کیا ہے یا اس پر لعنت کی ہے تو اس وجہ سے کہ میں بھی اولاد آدم میں سے ہوں، مجھے بھی اسی طرح غصہ آتا ہے جس طرح انہیں غصہ آتا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے مجھے رحمۃ للعالمین بنا کر مبعوث فرمایا ہے (اے اللہ!) تو اسے ان پر قیامت کے دن رحمت بنا دے۔ قسم بخدا! تم ضرور بہ ضرور اس سے باز رہو گے (یعنی ایسی حدیثیں بیان نہ کرو گے) ورنہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف لکھ بھیجوں گا۔

بَابٌ فِي اسْتِخْلَافِ أَبِي بَكْرٍ رضي الله عنهُ

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنائے جانے کا بیان

4041۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَمْعَةَ قَالَ لَمَّا اسْتُعِزَّ بِرَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم وَأَنَا عِنْدَهُ فِي نَفَرٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ دَعَاهُ بِلَالٌ إِلَى الصَّلَاةِ فَقَالَ مُرُوا مَنْ يُصَلِّي لِلنَّاسِ فَخَرَجَ عَبْدُ اللهِ بْنُ زَمْعَةَ فَإِذَا عُمَرُ فِي النَّاسِ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ غَائِبًا فَقُلْتُ يَا عُمَرُ قُمْ فَصَلِّ بِالنَّاسِ فَتَقَدَّمَ فَكَبَّرَ فَلَمَّا سَمِعَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم صَوْتَهُ وَكَانَ عُمَرُ رَجُلًا مُجْهِرًا قَالَ فَأَيْنَ أَبُو بَكْرٍ يَأْبَى اللهُ ذٰلِكَ وَالْمُسْلِمُونَ يَأْبَى اللهُ ذٰلِكَ وَالْمُسْلِمُونَ فَبَعَثَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَجَاءَ بَعْدَ أَنْ صَلَّى عُمَرُ تِلْكَ الصَّلَاةَ فَصَلَّى بِالنَّاسِ

حضرت عبداللہ بن زمعہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ جب رسول اللہ ﷺ کا مرض شدید ہوا، تو اس وقت میں مسلمانوں کی ایک جماعت کے ہمراہ آپ ﷺ کے پاس تھا۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے آپ کو نماز کے لیے بلایا تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم اسے حکم دو جو لوگوں کو نماز پڑھا سکے۔ چنانچہ حضرت عبداللہ بن زمعہ رضی اللہ عنہ باہر نکلے (تو دیکھا) حضرت عمر رضی اللہ عنہ لوگوں میں موجود ہیں اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ موجود نہ تھے۔ تو میں نے کہا: اے عمر! اٹھو اور لوگوں کو نماز پڑھا دو۔ پس وہ آگے بڑھے اور تکبیر کہی۔ جب رسول اللہ ﷺ نے ان کی آواز سنی، کیونکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بلند آواز آدمی تھے، تو آپ نے پوچھا: ابو بکر کہاں ہیں؟ اللہ تعالیٰ اس کا انکار کر رہا ہے اور مسلمان بھی، اللہ تعالیٰ اس کا انکار کر رہا ہے اور مسلمان بھی (کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے سوا کوئی اور آدمی امامت کے لیے آگے بڑھے) پھر آپ نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو بلا بھیجا۔ وہ اس وقت پہنچے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ وہ نماز پڑھا چکے تھے۔ پھر انہوں نے وہی نماز لوگوں کو پڑھائی۔

فائدہ: آخری وقت میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو بالاصرار نماز کے لیے امام مقرر کرنا اس جانب قوی اشارہ ہے کہ آپ ﷺ کے نائب اور خلیفہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔ اگر یہ اشارہ مقصود نہ ہوتا تو آپ ﷺ قطعاً اتنا اصرار نہ فرماتے۔

4042۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ زَمْعَةَ أَخْبَرَهُ بِهٰذَا الْخَبَرِ قَالَ لَمَّا سَمِعَ

النَّبِيُّ ﷺ صَوْتَ عُمَرَ قَالَ ابْنُ زَمْعَةَ خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ حَتَّى أَطْلَعَ رَأْسَهُ مِنْ حُجْرَتِهِ ثُمَّ قَالَ لَا لَا لَا لِيُصَلِّ لِلنَّاسِ ابْنُ أَبِي قُحَافَةَ يَقُولُ ذَلِكَ مُغْضَبًا

عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن زمعہ رضی اللہ عنہ نے انہیں اس خبر کے بارے میں یہ بتایا ہے کہ جب حضور نبی مکرم ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی آواز سنی۔ ابن زمعہ نے بیان کیا کہ حضور نبی مکرم ﷺ باہر تشریف لائے یہاں تک اپنا سر مبارک اپنے حجرہ سے باہر نکالا۔ پھر فرمایا: نہیں، نہیں، نہیں (یعنی حضرت عمر یا ان کے سوا کوئی لوگوں کو نماز نہ پڑھائے) بلکہ ابن ابی قحافہ (یعنی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ) لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ آپ ﷺ نے غصہ اور غضب کی حالت میں یہ کلمات فرمائے۔

فائدہ: اس حدیث میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت پر واضح دلیل موجود ہے۔ اسی لیے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا تھا: قَدَّمَكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي أَمْرِ دِينِنَا فَمَنْ ذَا الَّذِي يُؤَخِّرُكَ فِي دُنْيَانَا یعنی رسول اللہ ﷺ نے آپ کو ہمارے دین کے معاملہ میں امام بنایا ہے پس کون ہے جو آپ کو ہماری دنیا کی امامت میں پیچھے کر سکے۔

بَابُ مَا يَدُلُّ عَلَى تَرْكِ الْكَلَامِ فِي الْفِتْنَةِ (دوران فتنہ خاموش رہنے کا بیان)

4043۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَمُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي الْأَشْعَثُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ إِنَّ ابْنِي هَذَا سَيِّدٌ وَإِنِّي أَرْجُو أَنْ يُصْلِحَ اللَّهُ بِهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ مِنْ أُمَّتِي وَقَالَ فِي حَدِيثِ حَمَّادٍ[1] وَلَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يُصْلِحَ بِهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ عَظِيمَتَيْنِ

اشعث نے حسن سے اور انہوں نے حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ کے بارے فرمایا: بلاشبہ میرا یہ بیٹا سردار ہے اور میں امید رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس کے سبب میری امت کے دو گروہوں کے درمیان صلح کرا دے گا۔ اور حماد کی روایت میں ہے شاید اللہ تعالیٰ اس کے سبب مسلمانوں کے دو بہت بڑے گروہوں کے درمیان صلح کرا دے۔

فائدہ: جیسے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا ویسے ہی ہوا اور حضرت امام حسین حضرت علی اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہما کے دو گروہوں کے درمیان صلح کا سبب بنے اور بہت بڑا افتراق جو مسلمانوں کے درمیان پیدا ہو چکا تھا آپ کی وساطت سے ختم ہو گیا۔

4044۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ حُذَيْفَةُ مَا أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ تُدْرِكُهُ الْفِتْنَةُ إِلَّا أَنَا أَخَافُهَا عَلَيْهِ إِلَّا مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَا تَضُرُّكَ الْفِتْنَةُ

1۔ دیگر نسخوں میں فی حدیث حماد کے بجائے عن حماد ہے۔

ہشام نے محمد سے روایت کیا ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لوگوں میں سے جسے بھی فتنہ آپہنچتا ہے تو مجھے اس کے بارے فساد کا خوف ہونے لگتا ہے سوائے محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کے۔ کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ فتنہ تجھے نقصان نہیں دے گا (یعنی چونکہ نبی مکرم ﷺ نے ان کے لیے یہ دعا کر دی ہے کہ فتنہ انہیں نقصان اور ضرر نہ پہنچائے۔ لہٰذا مجھے کبھی یہ خوف نہیں ہوا کہ ان میں فتنہ کے سبب فساد آجائے گا۔ واللہ اعلم)

4045۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوقٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَشْعَثِ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ ضُبَيْعَةَ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى حُذَيْفَةَ فَقَالَ إِنِّي لَأَعْرِفُ رَجُلًا لَا تَضُرُّهُ الْفِتَنُ شَيْئًا قَالَ فَخَرَجْنَا فَإِذَا فُسْطَاطٌ مَضْرُوبٌ فَدَخَلْنَا فَإِذَا فِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ فَسَأَلْنَاهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ مَا أُرِيدُ أَنْ يَشْتَمِلَ عَلَيَّ شَيْءٌ مِنْ أَمْصَارِكُمْ حَتَّى تَنْجَلِيَ عَمَّا انْجَلَتْ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ ضُبَيْعَةَ بْنِ حُصَيْنٍ الثَّعْلَبِيِّ بِمَعْنَاهُ

ثعلبہ بن ضبیعہ نے بیان کیا ہے کہ ہم حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے پاس داخل ہوئے تو انہوں نے کہا: میں یقیناً اس آدمی کو پہچانتا ہوں جسے فتنہ کسی قسم کا ضرر نہیں پہنچا سکیں گے۔ راوی نے کہا: پھر ہم نے اچانک ایک خیمہ لگا ہوا دیکھا ہم اس میں داخل ہوئے، تو اس میں حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ موجود تھے۔ تو ہم نے ان سے (شہر سے باہر) اس طرح رہنے کے بارے پوچھا۔ تو انہوں نے فرمایا: میں نہیں چاہتا کہ تمہارے شہروں میں کسی جگہ میری رہائش ہو یہاں تک کہ ان سے فتنے مکمل طور پر زائل ہو جائیں۔ مسدد، ابو عوانہ نے اشعث بن سلیم عن ابی بردہ عن ضبیعہ بن حصین الثعلبی کی سند سے اسی طرح روایت بیان کی ہے۔

4046۔ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْهُذَلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ قَيْسِ بْنِ عَبَّادٍ قَالَ قُلْتُ لِعَلِيٍّ رضی اللہ عنہ أَخْبِرْنَا عَنْ مَسِيرِكَ هَذَا أَعَهْدٌ عَهِدَهُ إِلَيْكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَمْ رَأْيٌ رَأَيْتَهُ فَقَالَ مَا عَهِدَ إِلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِشَيْءٍ وَلَكِنَّهُ رَأْيٌ رَأَيْتُهُ

حضرت قیس بن عباد نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا: آپ ہمیں (عراق کی جانب) اپنے اس سفر کے بارے بتائیے کیا یہ عہد ہے جو رسول اللہ ﷺ نے آپ سے لیا ہے؟ (یعنی کیا یہ سفر آپ رسول اللہ ﷺ کے حکم سے کرتے ہیں؟) یا ایک رائے ہے جو آپ نے خود قائم کی ہے؟ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے کسی شے کے بارے کوئی عہد نہیں لیا۔ بلکہ یہ میری ذاتی رائے ہے۔ (حضور نبی مکرم ﷺ نے اگرچہ اس کا حکم تو نہ دیا تھا لیکن اس فتنے کی خبر ضرور دے رکھی تھی)۔

4047۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ الْفَضْلِ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَمْرُقُ مَارِقَةٌ عِنْدَ فُرْقَةٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يَقْتُلُهَا أَوْلَى الطَّائِفَتَيْنِ بِالْحَقِّ

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمانوں میں افتراق (اور فتنے) کے وقت ایک گروہ ظاہر ہوگا (اس گروہ سے مراد خارجی ہیں) اور ان دونوں گروہوں میں سے جو حق کے زیادہ قریب ہوگا وہ اس سے

قتال کرے گا (چونکہ خارجیوں کے ساتھ قتال حضرت علی رضی اللہ عنہ کے گروہ نے کیا، لہٰذا یہ حدیث حضرت امیر معاویہ کے گروہ کے مقابلہ میں ان کے حق پر ہونے کی دلیل ہے)۔

بَابٌ فِي التَّخْيِيرِ بَيْنَ الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ

حضرات انبیاء علیہم السلام کے درمیان بعض کو بعض پر فضیلت دینے کا بیان

4048۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا عَمْرٌو يَعْنِي ابْنَ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم لَا تُخَيِّرُوا بَيْنَ الْأَنْبِيَاءِ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: تم انبیاء علیہم السلام کے درمیان بعض کو بعض پر فضیلت نہ دو۔

فائدہ: غالباً وجہ یہ ہے کہ اگر مقابلۃً انبیاء کا بیان کیا جائے تو اس میں سوء ادبی کا اندیشہ ہے جب کہ انبیاء میں ہر نبی محترم اور معزز ہے اور ان کا احترام لازم اور ضروری ہے۔

4049۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ مَا يَنْبَغِي لِعَبْدٍ أَنْ يَقُولَ إِنِّي خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے روایت کیا ہے کہ حضور نبی مکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: کسی بندے کو نہیں چاہیے کہ وہ کہے کہ میں (یعنی حضور نبی رحمت علیہ الصلوٰۃ والسلام) حضرت یونس بن متی علیہ السلام سے بہتر اور افضل ہوں۔ (حضور نبی رحمت علیہ الصلوٰۃ والسلام کے یہ کلمات انتہائی عجز و انکساری پر مبنی ہیں ورنہ کون ہے جو شان و رتبہ میں آپ کے مقام کو پہنچ سکے)۔

4050۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ يَحْيَى الْحَرَّانِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ أَبِي حَكِيمٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم يَقُولُ مَا يَنْبَغِي لِنَبِيٍّ أَنْ يَقُولَ إِنِّي خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے تھے: کسی نبی علیہ السلام کے لیے یہ مناسب نہیں کہ وہ کہے میں حضرت یونس بن متی علیہ السلام سے افضل ہوں۔ (کیونکہ اس میں فخر کا پہلو موجود ہے اور فخر و مباہات نبی کے شایان شان نہیں)۔

4051۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ أَبِي يَعْقُوبَ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ وَالَّذِي اصْطَفَى مُوسَى فَرَفَعَ الْمُسْلِمُ يَدَهُ فَلَطَمَ وَجْهَ الْيَهُودِيِّ فَذَهَبَ الْيَهُودِيُّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم لَا تُخَيِّرُونِي عَلَى مُوسَى فَإِنَّ النَّاسَ يُصْعَقُونَ فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يُفِيقُ فَإِذَا مُوسَى بَاطِشٌ فِي جَانِبِ الْعَرْشِ فَلَا

أَدْرِي أَكَانَ مِمَّنْ صَعِقَ فَأَفَاقَ قَبْلِي أَوْ كَانَ مِمَّنِ اسْتَثْنَى اللهُ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ أَبُو دَاوُد وَحَدِيثُ ابْنِ يَحْيَى أَتَمُّ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ یہود میں سے ایک آدمی نے کہا: قسم ہے اس کی جس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو چن لیا! تو ایک مسلمان نے اپنا ہاتھ اٹھایا اور یہودی کے منہ پر طمانچہ دے مارا۔ پس یہودی رسول اللہ ﷺ کے پاس چلا گیا اور آپ کو اس کے بارے میں آگاہ کیا۔ تو حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: تم مجھے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر فضیلت نہ دو کیونکہ لوگوں کو بے ہوش کر دیا جائے گا اور میں سب سے پہلے (اس سے) افاقہ پاؤں گا۔ اس وقت حضرت موسیٰ علیہ السلام عرش کی ایک جانب کو پکڑے ہوئے ہوں گے۔ سو میں نہیں جانتا کہ کیا وہ ان میں سے تھے جو بے ہوش ہوئے اور پھر مجھ سے پہلے انہوں نے افاقہ پایا، یا وہ ان میں سے تھے جنہیں اللہ تعالیٰ نے بے ہوشی سے مستثنیٰ قرار دیا۔ ابوداؤد نے کہا ہے: ابن یحییٰ کی حدیث اتم ہے۔

فائدہ: کسی میں کسی وصف خاص کی وجہ سے جزوی فضیلت کا پایا جانا فضیلت مطلقہ کلیہ کے منافی نہیں ہے۔

4052۔ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ مُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ يَذْكُرُ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ يَا خَيْرَ الْبَرِيَّةِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ذَاكَ إِبْرَاهِيمُ

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ کو کہا: یا خیر البریۃ، اے ساری کائنات سے افضل! تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ تو ابراہیم علیہ السلام ہیں۔

4053۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ أَبِي عَمَّارٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ فَرُّوخَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ وَأَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْأَرْضُ وَأَوَّلُ شَافِعٍ وَأَوَّلُ مُشَفَّعٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں اولاد آدم کا سردار ہوں اور میں وہ پہلا شخص ہوں جس سے زمین سب سے پہلے شق ہوگی (یعنی میں سب سے پہلے قبر سے اٹھایا جاؤں گا)۔ میں سب سے اول شفاعت کرنے والا ہوں اور میری شفاعت سب سے پہلے قبول کی جائے گی۔

4054۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُتَوَكِّلِ الْعَسْقَلَانِيُّ وَمَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ الشَّعِيرِيُّ الْمَعْنَى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَا أَدْرِي أَتُبَّعٌ لَعِينٌ هُوَ أَمْ لَا وَمَا أَدْرِي أَعُزَيْرٌ نَبِيٌّ هُوَ أَمْ لَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نہیں جانتا کہ کیا تبع ملعون ہے یا نہیں اور میں نہیں جانتا کہ عزیر نبی ہیں یا نہیں۔

فائدہ: آپ ﷺ کا یہ ارشاد تبع کے بارے وحی کیے جانے سے پہلے کا ہے۔ بعد میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو بتا دیا کہ اس نے اسلام قبول کر لیا تھا۔ جیسا کہ امام احمد نے سہل الساعدی سے حدیث نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم تبع کو گالیاں نہ دو کیونکہ اس نے اسلام قبول کر لیا تھا۔ طبرانی نے حضرت ابن عباس سے اور ابن مردویہ نے حضرت ابوہریرہ سے

اسی طرح حدیث بیان کی ہے۔

4055۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ أَنَا أَوْلَى النَّاسِ بِابْنِ مَرْيَمَ الْأَنْبِيَاءُ أَوْلَادُ عَلَّاتٍ وَلَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ نَبِيٌّ

ابن شہاب سے روایت ہے کہ ابوسلمہ بن عبدالرحمن نے اسے خبر دی ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میں تمام لوگوں سے زیادہ ابن مریم (یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام) کے قریب ہوں۔ کیونکہ تمام انبیاء علاتی بھائی ہیں اور میرے اور ان کے درمیان اور کوئی نبی نہیں ہے۔

فائدہ: علاتی بھائی وہ ہوتے ہیں جن کا باپ ایک ہو اور مائیں مختلف ہوں۔ یہاں اصول دین توحید وغیرہ کو باپ کے ساتھ تشبیہ دی گئی ہے کہ وہ تمام انبیاء کے ایک جیسے ہیں اور مختلف فروع دین کو ماؤں کے ساتھ تشبیہ دی گئی کہ وہ مختلف ہیں، علیحدہ علیحدہ ہیں اور یہ حدیث اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِاِبْرٰهِيْمَ کے منافی نہیں ہے کیونکہ اس میں اولویۃ سے مراد قرب شریعت ہے۔ جبکہ حدیث میں مراد قرب عہد ہے۔ واللہ اعلم

بَابٌ فِي رَدِّ الْإِرْجَاءِ (مرجیہ کے رد کا بیان)

اس فرقے کا نظریہ یہ ہے کہ ایمان کے ہوتے ہوئے کوئی معصیت ضرر رساں نہیں اور اعمال صالحہ ایمان میں داخل نہیں۔ جب کہ اہل سنت کا موقف یہ ہے کہ مومن کے لیے گناہ ضرر رساں ہیں اور اعمال صالحہ کرنا لازم ہیں اور پھر بعض کے نزدیک عمل بالارکان ایمان کا جز ہے اور بعض کے نزدیک نہیں۔

4056۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا سُهَيْلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ الْإِيمَانُ بِضْعٌ وَسَبْعُونَ أَفْضَلُهَا قَوْلُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَدْنَاهَا إِمَاطَةُ الْعَظْمِ عَنِ الطَّرِيقِ وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ الْإِيمَانِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایمان کے ستر سے کچھ زائد شعبے ہیں۔ ان میں سے افضل ترین لا الہ الا اللہ کہنا ہے اور سب سے کم راستے سے ہڈی کو دور کرنا ہے اور حیاء بھی ایمان کا ایک شعبہ (حصہ) ہے۔

فائدہ: یہ حدیث صراحۃً اس پر دلالت کرتی ہے کہ اعمال ایمان کامل میں داخل ہیں اور عمل نہ کرنا مومن کے لیے باعث ضرر ہوگا۔

4057۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنِي أَبُو جَمْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّ وَفْدَ عَبْدِ الْقَيْسِ لَمَّا قَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَمَرَهُمْ بِالْإِيمَانِ بِاللَّهِ قَالَ أَتَدْرُونَ مَا الْإِيمَانُ بِاللَّهِ قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ وَإِقَامُ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءُ الزَّكَاةِ وَصَوْمُ رَمَضَانَ وَأَنْ تُعْطُوا الْخُمُسَ مِنَ الْمَغْنَمِ

ابو جمرہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ جب عبد القیس کا وفد رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا، تو آپ ﷺ نے انہیں اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایمان لانے کا حکم ارشاد فرمایا اور فرمایا: کیا تم جانتے ہو اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایمان لانا کیا ہے؟ انہوں نے عرض کی: اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول معظم ﷺ بہتر جانتے ہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ شہادت دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں اور نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، رمضان المبارک کے روزے رکھنا اور یہ کہ تم مال غنیمت سے خمس (پانچواں حصہ) ادا کرو۔ (تو یہ وہ جملہ اعمال ہیں جن میں سے بعض کا تعلق جوارح سے ہے اور بعض کا دل سے۔ یہ سب ایمان میں داخل ہیں)۔

4058۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بَيْنَ الْعَبْدِ وَبَيْنَ الْكُفْرِ تَرْكُ الصَّلَاةِ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بندے اور کفر کے درمیان فرق نماز کو چھوڑنا ہے (گویا اس حدیث میں نماز ترک کرنے کو کفر کہا گیا۔ جس سے پتہ چلتا ہے کہ اعمال ایمان میں داخل ہیں۔ لیکن جمیع اہل السنۃ اس پر متفق ہیں کہ اعمال اس طرح ایمان میں داخل نہیں کہ انہیں چھوڑ دینے سے ایمان زائل ہو جائے اور حقیقی کفر ثابت ہو جائے۔ بلکہ سب اس پر متفق ہیں کہ اعمال ایمان کامل کے لیے شرط ہیں۔ جب اعمال مفروضہ میں سے کوئی عمل ترک ہو جائے لیکن اس کا انکار نہ ہو تو بندہ کافر نہیں ہوتا، بلکہ وہ فاسق ہوتا ہے۔ (بذل ص 201 ج 18)

بَابُ الدَّلِيلِ عَلَى زِيَادَةِ الْإِيمَانِ وَنُقْصَانِهِ (ایمان کے زیادہ اور کم ہونے پر دلیل)

4059۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ بَكْرِ بْنِ مُضَرَ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ قَالَ مَا رَأَيْتُ مِنْ نَاقِصَاتِ عَقْلٍ وَلَا دِينٍ أَغْلَبَ لِذِي لُبٍّ مِنْكُنَّ قَالَتْ وَمَا نُقْصَانُ الْعَقْلِ وَالدِّينِ قَالَ أَمَّا نُقْصَانُ الْعَقْلِ فَشَهَادَةُ امْرَأَتَيْنِ شَهَادَةُ رَجُلٍ وَأَمَّا نُقْصَانُ الدِّينِ فَإِنَّ إِحْدَاكُنَّ تُفْطِرُ رَمَضَانَ وَتُقِيمُ أَيَّامًا لَا تُصَلِّي

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے کسی ناقص عقل اور ناقص دین کو تم سے بڑھ کر صاحب عقل پر غالب آنے والا نہیں دیکھا۔ عورتوں نے عرض کی: عقل اور دین کے اعتبار سے کون سی کمی ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ عقل کی کمی اس اعتبار سے ہے کہ دو عورتوں کی شہادت ایک مرد کی شہادت کے برابر ہے اور دین کا نقصان یہ ہے کہ تم میں سے ہر ایک رمضان المبارک کے کئی روزے (حیض و نفاس کی حالت میں) افطار کرتی ہے اور (اسی وجہ سے) کئی دنوں تک نماز قائم نہیں کر سکتی (اور یہ اعمال نہ ہو سکنا دین میں نقصان ہے۔ معلوم یہ ہوا کہ اعمال کے اعتبار سے ایمان کم و بیش ہوتا رہتا ہے)۔

4060۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا تَوَجَّهَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى الْكَعْبَةِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ فَكَيْفَ الَّذِينَ مَاتُوا

وَهُمْ يُصَلُّونَ إِلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى وَمَا كَانَ اللهُ لِيُضِيعَ إِيمَانَكُمْ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ جب حضور نبی مکرم ﷺ نے کعبہ معظمہ کی طرف رخ زیبا پھیرا (یعنی اسے اپنا قبلہ بنایا) تو لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ وہ لوگ کیسے ہوں گے جو اس حال میں فوت ہوئے کہ وہ بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے تھے؟ تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: وَمَا كَانَ اللهُ لِيُضِيعَ إِيمَانَكُمْ اور اللہ تعالیٰ نہیں ہے کہ وہ تمہارے ایمان کو ضائع کرے (اس آیت میں نماز کو ایمان کہا گیا ہے اور نماز ایک عمل ہے۔ معلوم ہوا اعمال ایمان میں داخل ہیں) اور ان اعمال کے کم یا زیادہ ہونے سے ایمان میں بھی کمی بیشی ہوتی رہتی ہے۔

4061۔ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ شَابُورَ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْحَارِثِ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ مَنْ أَحَبَّ لِلّٰهِ وَأَبْغَضَ لِلّٰهِ وَأَعْطَى لِلّٰهِ وَمَنَعَ لِلّٰهِ فَقَدِ اسْتَكْمَلَ الْإِيمَانَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے کسی سے محبت کی اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے کسی سے بغض رکھا اور اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لیے کسی کو کچھ دیا اور اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لیے ہی کسی سے کچھ روکا، تحقیق اس نے ایمان مکمل کر لیا۔

4062۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَكْمَلُ الْمُؤْمِنِينَ إِيمَانًا أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مومنین میں سے ایمان کے اعتبار سے زیادہ کامل وہ ہے جو اخلاق کے اعتبار سے ان تمام سے اچھا ہو (یعنی جیسے جیسے اخلاق اور سیرت و کردار حسین بنتے جائیں گے ساتھ ساتھ اس کا ایمان بھی کامل ہوتا چلا جائے گا۔ معلوم ہوا ایمان کامل کے لیے اچھے اخلاق کا ہونا شرط ہے)۔

4063۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ ثَوْرٍ عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ وَأَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَعْطَى رَسُولُ اللهِ ﷺ رِجَالًا وَلَمْ يُعْطِ رَجُلًا مِنْهُمْ شَيْئًا فَقَالَ سَعْدٌ يَا رَسُولَ اللهِ أَعْطَيْتَ فُلَانًا وَفُلَانًا وَلَمْ تُعْطِ فُلَانًا شَيْئًا وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ أَوْ مُسْلِمٌ حَتَّى أَعَادَهَا سَعْدٌ ثَلَاثًا وَالنَّبِيُّ ﷺ يَقُولُ أَوْ مُسْلِمٌ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِنِّي أُعْطِي رِجَالًا وَأَدَعُ مَنْ هُوَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْهُمْ لَا أُعْطِيهِ شَيْئًا مَخَافَةَ أَنْ يُكَبُّوا فِي النَّارِ عَلَى وُجُوهِهِمْ

حضرت عامر بن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہما نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو (مال) عطا فرمایا اور ان میں سے ایک آدمی کو کوئی شے نہ عطا فرمائی۔ تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ آپ نے فلاں فلاں کو تو مال عطا فرمایا اور فلاں کو کوئی شے نہ عطا فرمائی حالانکہ وہ مومن ہے۔ تو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: یا مسلم ہے۔ حتیٰ کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے تین بار اپنے کلام کا اعادہ کیا اور حضور نبی مکرم ﷺ یہی فرماتے رہے: یا مسلم ہے۔ بعد ازاں حضور نبی رحمت ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ میں لوگوں کو عطا کرتا ہوں اور میں اسے چھوڑ دیتا

ہوں جو میرے نزدیک ان سے زیادہ محبوب ہوتا ہے۔ میں اسے کوئی شے نہیں دیتا، اس خوف سے کہ کہیں وہ اوندھے آتش جہنم میں نہ گرا دیے جائیں۔

فائدہ: چونکہ آقائے دو جہاں علیہ السلام کے سامنے دو قسم کے لوگ ہوتے تھے: ایک وہ جو ایمان میں کامل تھے اور ایک وہ جو ابھی ایمان میں پختہ نہ تھے اور کسی بھی وقت ان کے بارے میں اسلام کو چھوڑ کر کفر کی طرف لوٹنے کا اندیشہ باقی رہتا تھا جو ان کے لیے عذاب جہنم کا سبب بن سکتا تھا۔ اس لیے آپ علیہ السلام تالیف قلوب کے لیے اور ان لوگوں کو مرتد ہونے سے بچانے کے لیے مال کی تقسیم میں انہیں عطا فرماتے تھے اور دوسروں کو چھوڑ دیتے تھے۔ کیونکہ ان کے بارے میں اب کفر کی طرف لوٹنے کا کوئی خدشہ باقی نہیں اس لیے میں نہیں دیتا جو مجھے زیادہ محبوب ہوتے ہیں اور دوسروں کو عطا کیے دیتا ہوں۔

4064۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ ثَوْرٍ عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ قُلْ لَمْ تُؤْمِنُوا وَلَكِنْ قُولُوا أَسْلَمْنَا قَالَ نَرَى أَنَّ الْإِسْلَامَ الْكَلِمَةُ وَالْإِيمَانَ الْعَمَلُ

حضرت معمر نے بیان کیا ہے کہ حضرت زہری نے کہا کہ ارشاد باری تعالیٰ: قُلْ لَمْ تُؤْمِنُوا وَلَكِنْ قُولُوا أَسْلَمْنَا یعنی آپ فرمائیے: تم ایمان نہیں لائے، البتہ تم یہ کہو: ہم اسلام لائے۔ اس سے ہم یہ خیال کرتے ہیں کہ اسلام اقرار کا نام ہے اور ایمان عمل کا نام ہے۔

4065۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ح وحَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَسَمَ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ[1] قَسْمًا فَقُلْتُ أَعْطِ فُلَانًا فَإِنَّهُ مُؤْمِنٌ قَالَ أَوْ مُسْلِمٌ إِنِّي لَأُعْطِي الرَّجُلَ الْعَطَاءَ وَغَيْرُهُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْهُ مَخَافَةَ أَنْ يُكَبَّ عَلَى وَجْهِهِ

عامر بن سعد رضی اللہ عنہما نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی مکرم علیہ السلام نے مسلمانوں کے درمیان کچھ مال تقسیم فرمایا۔ تو میں نے عرض کی: فلاں کو بھی عطا فرمائیے کیونکہ وہ بھی مومن ہے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا: یا مسلم ہے۔ بلاشبہ میں ایک آدمی کو بہت کچھ عطا فرما دیتا ہوں حالانکہ اس کے سوا دوسرا میرے نزدیک اس سے زیادہ محبوب ہوتا ہے۔ اس خوف سے کہ اسے منہ کے بل گرا دیا جائے۔

فائدہ: اس حدیث طیبہ میں حضرت سعد نے مومن کا لفظ کہا جب کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مسلم کہا۔ جیسا کہ اوپر بھی ایک روایت میں گزر چکا ہے۔ تو اس سے ایک تو یہ اشارہ ملتا ہے کہ مومن اور مسلم دونوں کا مقام ایک نہیں بلکہ مراتب میں فرق ہے اور دوسرا یہ کہ ایمان کا تعلق دل کی کیفیت سے ہے جو امر باطنی ہے اور اسلام کا تعلق جوارح سے ہے جو امر ظاہری ہے۔ لہٰذا مدح ایسے لفظ سے کرنی چاہیے جو امر ظاہر ہو اور اس پر آگاہی ممکن ہو۔ واللہ اعلم

4066۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ وَاقِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنِي عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم أَنَّهُ قَالَ لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ

1۔ دیگر نسخوں میں بَيْنَ النَّاسِ ہے۔

واقد بن عبداللہ نے اپنے باپ سے روایت کیا کہ انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا کہ آپ حضور نبی کریم ﷺ سے حدیث بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: میرے بعد کفار کی طرف نہ لوٹ جانا کہ تم میں سے بعض بعض کی گردنیں مارنے لگیں۔

فائدہ: معلوم یہ ہوا کہ باہم قتل و غارت گری ایمان میں نقصان کا سبب ہے، تب ہی آپ نے اسے کفر سے تعبیر کیا۔ لہٰذا یہ اس پر دلیل ہے کہ اعمال کی کمی بیشی سے ایمان میں کمی بیشی ہوتی ہے۔ تفصیلی بحث علم کلام کی کتب میں ہے۔

4067۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَيُّمَا رَجُلٍ مُسْلِمٍ أَكْفَرَ رَجُلًا مُسْلِمًا فَإِنْ كَانَ كَافِرًا وَإِلَّا كَانَ هُوَ الْكَافِرَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کسی مسلمان آدمی نے کسی مسلمان آدمی کو کافر کہا۔ پس اگر وہ کافر ہوا تو فبہا (یعنی پھر درست ہے) اور اگر وہ کافر نہ ہوا تو کہنے والا خود کافر ہو جائے گا (یعنی اس پر کفر کی نحوست اور اس کا وبال پڑ جائے گا)۔

4068۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ فَهُوَ مُنَافِقٌ خَالِصٌ وَمَنْ كَانَتْ فِيهِ خَلَّةٌ مِنْهُنَّ كَانَ فِيهِ خَلَّةٌ مِنْ نِفَاقٍ حَتَّى يَدَعَهَا إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ وَإِذَا عَاهَدَ غَدَرَ وَإِذَا خَاصَمَ فَجَرَ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: چار خصلتیں ایسی ہیں کہ جس میں یہ موجود ہوں گی وہ خالص منافق ہے اور جس میں ان میں سے ایک خصلت ہو گی تو اس میں نفاق کی ایک خصلت پائی گئی یہاں تک کہ وہ اسے چھوڑ دے (اور وہ یہ ہیں) جب وہ گفتگو کرے تو جھوٹ بولے اور جب وعدہ کرے تو اس کے خلاف عمل کرے اور جب کسی سے معاہدہ کرے تو اسے توڑ دے اور جب کسی سے جھگڑا کرے تو فحش گوئی کرے۔

فائدہ: اس حدیث طیبہ میں مذکورہ خصلتیں نفاق بالعمل سے متعلق ہے یعنی جس آدمی میں کردار و عمل کی یہ کمزوری پائی جائے گی تو وہ نفاق بالعمل میں مبتلا ہو گا تاوقتیکہ اس سے چھٹکارا پا لے اور دین اسلام اپنے ماننے والوں کے لیے انہیں سخت ناپسند کرتا ہے اور کسی فرد کو انہیں اپنانے کی اجازت نہیں دیتا۔

4069۔ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ الْأَنْطَاكِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الْفَزَارِيُّ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا يَزْنِي الزَّانِي حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَسْرِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ حِينَ يَشْرَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَالتَّوْبَةُ مَعْرُوضَةٌ بَعْدُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کوئی زنا کرنے والا زنا کرتے وقت اس حال میں نہیں ہوتا کہ وہ مومن ہو اور کوئی چوری کرتے وقت اس حال میں نہیں ہوتا کہ وہ مومن ہو اور کوئی شراب پینے والا شراب پیتے وقت اس حال میں نہیں ہوتا کہ وہ مومن ہو (یعنی ان بدعملیوں کے وقت اس سے ایمان خارج ہو جاتا ہے اور فراغت کے

بعد ایمان واپس لوٹ آتا ہے جیسا کہ آگے روایت میں موجود ہے) اور اس کے بعد توبہ (ان پر) پیش کی جاتی ہے (اگر وہ اپنے اس گناہ کبیرہ پر نادم ہو جائے اور خلوص نیت کے ساتھ توبہ کر لے تو رب العالمین اسے قبول کرنے پر قادر ہے)۔

4070۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ سُوَيْدٍ الرَّمْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ[1]، قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا زَنَى الرَّجُلُ خَرَجَ مِنْهُ الْإِيمَانُ كَانَ عَلَيْهِ كَالظُّلَّةِ فَإِذَا انْقَطَعَ رَجَعَ إِلَيْهِ الْإِيمَانُ

سعید بن ابی سعید مقبری نے بیان کیا کہ انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کوئی آدمی زنا کرتا ہے تو اس سے ایمان نکل جاتا ہے اور اس پر بادل کے ٹکڑے کی طرح معلق ہو جاتا ہے اور جب وہ عمل سے فارغ ہو جائے تو ایمان اس کی طرف لوٹ آتا ہے۔

بَابٌ فِي الْقَدَرِ (تقدیر کا بیان)

4071۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ قَالَ حَدَّثَنِي بِمِنًى عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْقَدَرِيَّةُ مَجُوسُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ إِنْ مَرِضُوا فَلَا تَعُودُوهُمْ وَإِنْ مَاتُوا فَلَا تَشْهَدُوهُمْ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: قدریہ اس امت کے مجوسی ہیں۔ اگر وہ بیمار ہو جائیں تو تم ان کی عیادت نہ کرو اور اگر وہ مر جائیں تو تم ان کی نماز جنازہ میں حاضر نہ ہو۔

فائدہ: قدریہ تقدیر کے منکر ہیں اور کہتے ہیں کہ بندہ اپنے افعال کا خالق خود ہے، تقدیر کا کوئی تصور موجود نہیں۔ انہیں مجوسی کہا گیا ہے اس لیے کہ مجوسی دو خالق مانتے ہیں۔ ایک خیر کا خالق جو کہ یزداں ہے اور ایک شر کا خالق جو کہ اہرمن ہے۔ اسی طرح قدریہ بھی یہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ بھی خالق ہے اور بندے بھی خالق ہیں۔ اور یہ نظریہ دین اسلام کے سراسر خلاف ہے جب کہ اہل سنت کا موقف یہ ہے کہ کائنات اور کائنات کی جملہ اشیاء چاہے کوئی خیر ہو یا شر، ہر شے کا خالق اللہ تعالیٰ وحدہ لا شریک ہے۔ تفصیلی بحث کے لیے علم کلام کی کتب کی طرف رجوع کیا جائے۔

4072۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عُمَرَ مَوْلَى غُفْرَةَ عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ عَنْ حُذَيْفَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِكُلِّ أُمَّةٍ مَجُوسٌ وَمَجُوسُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ الَّذِينَ يَقُولُونَ لَا قَدَرَ مَنْ مَاتَ مِنْهُمْ فَلَا تَشْهَدُوا جَنَازَتَهُ وَمَنْ مَرِضَ مِنْهُمْ فَلَا تَعُودُوهُمْ وَهُمْ شِيعَةُ الدَّجَّالِ وَحَقٌّ عَلَى اللّٰهِ أَنْ يُلْحِقَهُمْ بِالدَّجَّالِ

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر امت کے مجوس ہیں اور اس امت کے مجوس وہ ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ تقدیر کوئی نہیں۔ ان میں سے جو فوت ہو جائے تو تم اس کی نماز جنازہ میں حاضر نہ ہو اور ان میں سے جو بیمار ہو جائے تو تم ان کی عیادت نہ کرو۔ اور وہ دجال کا گروہ ہے اور اللہ تعالیٰ پر یہ حق ہے کہ انہیں دجال کے ساتھ ملا دے۔

1۔ دیگر نسخوں میں ابن یزید ہے۔

4073- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ أَنَّ يَزِيدَ بْنَ زُرَيْعٍ وَيَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ حَدَّثَاهُمْ قَالَا حَدَّثَنَا عَوْفٌ قَالَ حَدَّثَنَا قَسَامَةُ بْنُ زُهَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم إِنَّ اللهَ خَلَقَ آدَمَ مِنْ قَبْضَةٍ قَبَضَهَا مِنْ جَمِيعِ الْأَرْضِ فَجَاءَ بَنُو آدَمَ عَلَى قَدْرِ الْأَرْضِ جَاءَ مِنْهُمُ الْأَحْمَرُ وَالْأَبْيَضُ وَالْأَسْوَدُ وَبَيْنَ ذَلِكَ وَالسَّهْلُ وَالْحَزْنُ وَالْخَبِيثُ وَالطَّيِّبُ زَادَ فِي حَدِيثِ يَحْيَى وَبَيْنَ ذَلِكَ وَالْإِخْبَارُ فِي حَدِيثِ يَزِيدَ

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو ایک مشت مٹی سے تخلیق فرمایا۔ جسے اس نے ساری زمین سے حاصل کیا پھر اولاد آدم مٹی کے انداز پر پیدا ہوئی۔ ان میں سے کچھ سرخ اور سفید پیدا ہوئے اور کچھ سیاہ۔ اور پھر ان میں سے کچھ نرم مزاج ہیں اور کچھ ترش رو۔ کچھ پلید اور نجس (یعنی کافر) ہیں اور کچھ پاک اور طیب (مومن) ہیں۔ یحییٰ کی حدیث میں وبین ذلك کے الفاظ اور یزید کی حدیث میں والاخبار کے الفاظ زائد ہیں۔

فائدہ: بتلانا یہ مقصود ہے کہ چونکہ حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق مٹی سے کی گئی اور مٹی کے رنگ، مزاج اور اوصاف مختلف ہوتے ہیں اس لیے انسان میں بھی رنگ، مزاج اور طبائع کے لحاظ سے تنوع اور تفاوت پایا جاتا ہے اور پھر بعض کفر اختیار کرنے کے سبب خبیث اور پلید ہیں اور بعض نور ایمان سے مزین ہونے کے سبب طیب اور پاک ہیں۔

4074- حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ مَنْصُورَ بْنَ الْمُعْتَمِرِ يُحَدِّثُ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَبِيبٍ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ كُنَّا فِي جَنَازَةٍ فِيهَا رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم بِبَقِيعِ الْغَرْقَدِ فَجَاءَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم فَجَلَسَ وَمَعَهُ مِخْصَرَةٌ فَجَعَلَ يَنْكُتُ بِالْمِخْصَرَةِ فِي الْأَرْضِ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ مَا مِنْ نَفْسٍ مَنْفُوسَةٍ إِلَّا كَتَبَ اللهُ مَكَانَهَا مِنَ النَّارِ أَوْ مِنَ الْجَنَّةِ إِلَّا قَدْ كُتِبَتْ شَقِيَّةً أَوْ سَعِيدَةً قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ يَا نَبِيَّ اللهِ أَفَلَا نَمْكُثُ عَلَى كِتَابِنَا وَنَدَعُ الْعَمَلَ فَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ السَّعَادَةِ لَيَكُونَنَّ إِلَى السَّعَادَةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الشِّقْوَةِ لَيَكُونَنَّ إِلَى الشِّقْوَةِ قَالَ اعْمَلُوا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ أَمَّا أَهْلُ السَّعَادَةِ فَيُيَسَّرُونَ لِلسَّعَادَةِ وَأَمَّا أَهْلُ الشِّقْوَةِ فَيُيَسَّرُونَ لِلشِّقْوَةِ ثُمَّ قَالَ نَبِيُّ اللهِ فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَاتَّقَى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَى فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْيُسْرَى وَأَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنَى وَكَذَّبَ بِالْحُسْنَى فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْعُسْرَى

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ ہم ایک جنازہ میں تھے اور رسول اللہ علیہ السلام بھی بقیع الغرقد میں اس میں شامل ہوئے۔ پس رسول اللہ علیہ السلام تشریف لائے اور آپ بیٹھ گئے اور آپ کے پاس ایک چھڑی تھی (مخصر سے مراد ایسی چھڑی یا عصا ہے جس پر سہارا لیا جائے)۔ پس آپ علیہ السلام چھڑی زمین پر مارنے لگے پھر آپ نے اپنا سر مبارک اوپر اٹھایا اور ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی نہیں ہے اور کوئی نفس نہیں جسے پیدا کیا گیا ہو مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ نے اس کا ٹھکانا لکھ دیا ہے کہ وہ جہنم میں ہو گا یا جنت میں۔ اور یہ بھی لکھ دیا ہے کہ وہ بدبخت ہے یا سعادت مند ہے۔ راوی نے کہا کہ پھر قوم میں سے ایک آدمی نے عرض کی: یا نبی اللہ! علیہ السلام کیا ہم اپنی لکھی ہوئی تقدیر پر اعتماد کرتے ہوئے نہ ٹھہرے رہیں اور ہم عمل کرنا چھوڑ دیں؟ پس جو کوئی

اہل سعادت میں سے ہے وہ یقیناً سعادت مندی اور خوش بختی کی جانب جائے گا اور جو کوئی اہل شقاوت میں سے ہے وہ یقیناً شقاوت اور بدبختی کی طرف جائے گا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم عمل کرو۔ پس ہر ایک کے لیے وہ آسان کر دیا گیا ہے جس کے لیے اسے پیدا کیا گیا ہے۔ جو اہل سعادت ہیں ان کے لیے سعادت کے اعمال آسان کر دیے جاتے ہیں اور جو اہل شقاوت ہیں ان کے لیے شقاوت و بدبختی کے اعمال آسان کر دیے جاتے ہیں۔ پھر حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: پس جس کسی نے (اپنا مال) دیا اور تقویٰ اختیار کیا اور کلمہ خیر کی تصدیق کی تو ہم اس کے لیے آسانی کی راہ آسان کر دیں گے اور جس نے بخل کیا اور مستغنی ہو گیا (یعنی اعمال خیر کی طرف توجہ نہ کی) اور کلمہ خیر (کلمہ توحید) کو جھٹلایا تو ہم اس کے لیے تنگی کی راہ آسان کر دیں گے۔

4075۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا كَهْمَسٌ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ قَالَ كَانَ أَوَّلَ مَنْ تَكَلَّمَ فِي الْقَدَرِ بِالْبَصْرَةِ مَعْبَدٌ الْجُهَنِيُّ فَانْطَلَقْتُ أَنَا وَحُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحِمْيَرِيُّ حَاجَّيْنِ أَوْ مُعْتَمِرَيْنِ فَقُلْنَا لَوْ لَقِينَا أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَسَأَلْنَاهُ عَمَّا يَقُولُ هٰؤُلَاءِ فِي الْقَدَرِ فَوَفَّقَ اللهُ لَنَا عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ دَاخِلًا فِي الْمَسْجِدِ فَاكْتَنَفْتُهُ أَنَا وَصَاحِبِي فَظَنَنْتُ أَنَّ صَاحِبِي سَيَكِلُ الْكَلَامَ إِلَيَّ فَقُلْتُ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ إِنَّهُ قَدْ ظَهَرَ قِبَلَنَا نَاسٌ يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ وَيَتَقَفَّرُونَ الْعِلْمَ يَزْعُمُونَ أَنْ لَا قَدَرَ وَالْأَمْرَ أُنُفٌ فَقَالَ إِذَا لَقِيتَ أُولٰئِكَ فَأَخْبِرْهُمْ أَنِّي بَرِيءٌ مِنْهُمْ وَهُمْ بُرَآءُ مِنِّي وَالَّذِي يَحْلِفُ بِهِ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ لَوْ أَنَّ لِأَحَدِهِمْ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا فَأَنْفَقَهُ مَا قَبِلَهُ اللهُ مِنْهُ حَتَّى يُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ ثُمَّ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ بَيْنَمَا[1] نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ إِذْ طَلَعَ عَلَيْنَا رَجُلٌ شَدِيدُ بَيَاضِ الثِّيَابِ شَدِيدُ سَوَادِ الشَّعْرِ لَا يُرَى عَلَيْهِ أَثَرُ السَّفَرِ وَلَا نَعْرِفُهُ حَتَّى جَلَسَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَأَسْنَدَ رُكْبَتَيْهِ إِلَى رُكْبَتَيْهِ وَوَضَعَ كَفَّيْهِ عَلَى فَخِذَيْهِ وَقَالَ يَا مُحَمَّدُ أَخْبِرْنِي عَنِ الْإِسْلَامِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْإِسْلَامُ أَنْ تَشْهَدَ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ وَتُقِيمَ الصَّلَاةَ وَتُؤْتِيَ الزَّكَاةَ وَتَصُومَ رَمَضَانَ وَتَحُجَّ الْبَيْتَ إِنِ اسْتَطَعْتَ إِلَيْهِ سَبِيلًا قَالَ صَدَقْتَ قَالَ فَعَجِبْنَا لَهُ يَسْأَلُهُ وَيُصَدِّقُهُ قَالَ فَأَخْبِرْنِي عَنِ الْإِيمَانِ قَالَ أَنْ تُؤْمِنَ بِاللهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَتُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ قَالَ صَدَقْتَ قَالَ فَأَخْبِرْنِي عَنِ الْإِحْسَانِ قَالَ أَنْ تَعْبُدَ اللهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ قَالَ فَأَخْبِرْنِي عَنِ السَّاعَةِ قَالَ مَا الْمَسْئُولُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ قَالَ فَأَخْبِرْنِي عَنْ أَمَارَاتِهَا قَالَ أَنْ تَلِدَ الْأَمَةُ رَبَّتَهَا وَأَنْ تَرَى الْحُفَاةَ الْعُرَاةَ الْعَالَةَ رِعَاءَ الشَّاءِ يَتَطَاوَلُونَ فِي الْبُنْيَانِ قَالَ ثُمَّ انْطَلَقَ فَلَبِثْتُ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ يَا عُمَرُ هَلْ تَدْرِي مَنِ السَّائِلُ قُلْتُ اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّهُ جِبْرِيلُ أَتَاكُمْ يُعَلِّمُكُمْ دِينَكُمْ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُثْمَانَ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ وَحُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَا لَقِينَا عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ فَذَكَرْنَا لَهُ الْقَدَرَ وَمَا يَقُولُونَ فِيهِ فَذَكَرَ نَحْوَهُ زَادَ قَالَ وَسَأَلَهُ رَجُلٌ مِنْ مُزَيْنَةَ أَوْ جُهَيْنَةَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ فِيمَا نَعْمَلُ أَفِي

1۔ دیگر نسخوں میں بینا ہے۔

شَيْءٍ قَدْ خَلَا أَوْ مَضَى أَوْ فِي شَيْءٍ يُسْتَأْنَفُ الْآنَ قَالَ فِي شَيْءٍ قَدْ خَلَا وَمَضَى فَقَالَ الرَّجُلُ أَوْ بَعْضُ الْقَوْمِ فَفِيمَ الْعَمَلُ قَالَ إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ يُيَسَّرُونَ 1 لِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَإِنَّ أَهْلَ النَّارِ يُيَسَّرُونَ 2 لِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَلْقَمَةُ بْنُ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنِ ابْنِ يَعْمَرَ بِهَذَا الْحَدِيثِ يَزِيدُ وَيَنْقُصُ قَالَ فَمَا الْإِسْلَامُ قَالَ إِقَامُ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءُ الزَّكَاةِ وَحَجُّ الْبَيْتِ وَصَوْمُ شَهْرِ رَمَضَانَ وَالِاغْتِسَالُ مِنَ الْجَنَابَةِ قَالَ أَبُو دَاوُد عَلْقَمَةُ مُرْجِئٌ

ابن بریدہ نے یحییٰ بن یعمر سے بیان کیا ہے کہ بصرہ میں سب سے پہلے تقدیر کے بارے میں معبد الجہنی نے گفتگو کی۔ سو میں اور حمید بن عبدالرحمن حمیری دونوں حج کرنے کے لیے یا عمرہ کرنے کے لیے چلے اور ہم نے (دل میں) (یہ کہا) اگر ہماری ملاقات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے کسی سے ہوئی تو ہم اس سے اس کے بارے میں پوچھیں گے جو لوگ یہ تقدیر کے بارے میں کہتے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ نے ہمیں توفیق عطا فرمائی کہ ہماری ملاقات حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ہوئی درآنحالیکہ وہ مسجد میں داخل ہو رہے تھے۔ چنانچہ میں نے اور میرے ساتھی نے انہیں گھیر لیا اور میں نے یہ گمان کیا کہ میرا ساتھی گفتگو کرنا میرے سپرد کر دے گا۔ لہٰذا میں نے کہا: اے ابو عبدالرحمن! (یہ حضرت عبداللہ بن عمر کی کنیت ہے) بے شک ہماری جانب کچھ لوگ ظاہر ہوئے ہیں۔ وہ قرآن کریم پڑھتے ہیں اور علم میں گہری غور و خوض کرتے ہیں اور وہ یہ نظریہ رکھتے ہیں کہ تقدیر کوئی شے نہیں اور تمام کام نئے ہیں (ان سے پہلے تقدیر کا کوئی تصور نہیں) تو آپ نے فرمایا: جب تو ان لوگوں سے ملے تو انہیں یہ بتانا کہ میں ان سے بری الذمہ ہوں اور وہ مجھ سے بری ہیں۔ اور قسم ہے اس کی جس کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما قسم کھاتے ہیں اگر ان میں سے کسی کے پاس احد پہاڑ کی مثل سونا ہو اور وہ اسے خرچ کر دے، اللہ تعالیٰ اس سے اسے قبول نہیں فرمائے گا یہاں تک کہ وہ تقدیر پر ایمان لے آئے۔ پھر فرمایا: مجھے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: آپ نے فرمایا: اس اثناء میں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے کہ اچانک ہمارے پاس ایک آدمی آیا جس کے کپڑے انتہائی سفید تھے اور بال بہت زیادہ سیاہ تھے۔ اس پر سفر کے آثار نہیں دکھائی دے رہے تھے اور نہ ہی ہم اسے پہچانتے تھے۔ یہاں تک کہ وہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر بیٹھ گیا اور اپنے گھٹنے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھٹنوں کے ساتھ ملا دیے اور اپنی ہتھیلیاں اپنی رانوں پر رکھ لیں اور کہنے لگا: اے محمد! صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اسلام کے بارے میں کچھ بتائیے؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسلام یہ ہے کہ تو شہادت دے اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور تو نماز قائم کرے، تو زکوٰۃ ادا کرے اور تو رمضان المبارک کے روزے رکھے اور تو بیت اللہ شریف کا حج ادا کرے اگر تجھے وہاں تک پہنچنے کی قدرت ہو۔ اس نے کہا: آپ نے سچ فرمایا ہے۔ راوی کہتے ہیں: ہمیں اس پر تعجب ہوا کہ وہ خود ہی کسی شے کے بارے میں سوال کرتا ہے اور خود ہی اس کی تصدیق کرتا ہے۔ پھر اس نے کہا: مجھے ایمان کے بارے بتائیے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو ایمان لائے اللہ تعالیٰ کے ساتھ، اس کے فرشتوں کے ساتھ، اس کی کتابوں کے

1۔ دیگر نسخوں میں مُيَسَّرُونَ ہے۔ 2۔ ایضاً

ساتھ، اس کے رسولوں کے ساتھ اور یوم آخرت کے ساتھ اور یہ کہ تو اچھی اور بری تقدیر کے ساتھ ایمان لائے۔ اس نے کہا: آپ نے سچ فرمایا ہے۔ پھر کہا: مجھے احسان کے بارے بتائیے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو اللہ تعالیٰ کی عبادت اس طرح کرے گویا تو اسے دیکھ رہا ہے۔ اور اگر تو اسے نہیں دیکھ رہا تو پھر یہ تصور ہو کہ وہ تجھے دیکھ رہا ہے۔ پھر اس نے عرض کی: آپ مجھے قیامت کے بارے بتائیے (وہ کب آئے گی) تو آپ نے فرمایا: اس کے بارے جس سے سوال کیا جارہا ہے وہ سوال کرنے والے سے زیادہ نہیں جانتا۔ پھر اس نے عرض کی: پھر مجھے قیامت کی علامات ہی بتا دیجئے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کہ لونڈی اپنے آقا کو جنم دے اور یہ کہ تو ننگے پاؤں، ننگے بدن، فقیر محتاج، بکریاں چرانے والوں کو دیکھے کہ وہ بلند و بالا محلات تعمیر کر کے ان پر فخر کرنے لگیں ہیں، (یعنی جنگلوں میں رہنے والے لوگ شہروں میں عالی شان محلات بنالیں گے اور ان پر اظہار فخر کریں گے) بعد ازاں وہ آدمی چلا گیا اور میں تین (ساعتیں مراد تھوڑا سا وقت) مزید ٹھہرا رہا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اے عمر! کیا تو جانتا ہے یہ سائل کون تھا؟ میں نے عرض کی: اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول معظم ﷺ ہی بہتر جانتے ہیں۔ تو آپ نے فرمایا: یہ جبریل امین تھے جو تمہیں تمہارے دین کی تعلیم دینے آئے تھے۔

مسدد، یحییٰ نے عثمان بن غیاث سے کہا کہ مجھے عبداللہ بن بریدہ نے یحییٰ بن یعمر اور حمید بن عبدالرحمن سے بتایا کہ ان دونوں نے کہا: ہمیں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ملے تو ہم نے ان سے تقدیر کے بارے اور جو کچھ یہ قدریہ کہتے ہیں اس کا ذکر کیا تو انہوں نے اس طرح ذکر کیا۔ اس میں یہ زائد ہے کہ مزینہ یا جہینہ قبیلے کے ایک آدمی نے آپ سے پوچھا اور عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ جو کچھ ہم عمل کرتے ہیں کیا وہ ایسی شے ہے جس کے بارے سب کچھ لکھا جاچکا ہے یا ایسی شے ہے جو اب نئی ہوگی (اور اس کے بارے پہلے کچھ نہیں لکھا گیا) تو آپ نے فرمایا: ایسی شے ہے جس کے بارے لکھا جاچکا ہے۔ تو پھر ایک آدمی نے یا قوم کے کسی فرد نے عرض کی: تو پھر عمل کیونکر ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک اہل جنت کے لیے جنتی لوگوں کے اعمال آسان کر دیے جائیں گے اور اہل جہنم کے لیے جہنمیوں کے اعمال آسان کر دیے جائیں گے۔

محمود بن خالد، فریابی نے سفیان سے کہا: ہمیں علقمہ بن مرثد نے سلیمان بن بریدہ سے انہوں نے ابن یعمر سے یہ حدیث بیان کی ہے۔ اس میں وہ کمی بیشی کرتے ہیں۔ اس میں ہے کہ سائل نے پوچھا: اسلام کیا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: نماز قائم کرنا، زکوٰۃ دینا، بیت اللہ شریف کا حج کرنا، رمضان المبارک کے روزے رکھنا اور جنابت کے وقت غسل کرنا۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ علقمہ مرجیہ سے تعلق رکھتے ہیں۔

4076۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ أَبِي فَرْوَةَ الْهَمْدَانِيِّ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ وَأَبِي هُرَيْرَةَ قَالَا كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَجْلِسُ بَيْنَ ظَهْرَيْ أَصْحَابِهِ فَيَجِيءُ الْغَرِيبُ فَلَا يَدْرِي أَيُّهُمْ هُوَ حَتَّى يَسْأَلَ فَطَلَبْنَا إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنْ نَجْعَلَ لَهُ مَجْلِسًا يَعْرِفُهُ الْغَرِيبُ إِذَا أَتَاهُ قَالَ فَبَنَيْنَا لَهُ دُكَّانًا مِنْ طِينٍ فَجَلَسَ عَلَيْهِ وَكُنَّا نَجْلِسُ بِجَنْبَتَيْهِ وَذَكَرَ نَحْوَ هَذَا الْخَبَرِ فَأَقْبَلَ رَجُلٌ فَذَكَرَ هَيْئَتَهُ حَتَّى سَلَّمَ مِنْ طَرَفِ السِّمَاطِ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ قَالَ فَرَدَّ عَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ

حضرت ابوذر اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما دونوں نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ اپنے اصحاب کے درمیان (اس طرح) تشریف فرما ہوئے تھے کہ کوئی اجنبی آتا تو وہ نہ پہچان سکتا کہ آپ کون ہیں۔ یہاں تک کہ وہ کسی سے پوچھتا۔ تو ہم نے رسول اللہ ﷺ سے درخواست کی کہ ہم آپ کے لیے ایسی بیٹھنے کی جگہ بنا دیں کہ جب کوئی اجنبی آئے تو وہ آپ کو پہچان لے۔ چنانچہ ہم نے آپ کے لیے مٹی کا ایک چبوترہ بنایا۔ تو آپ ﷺ اس پر تشریف فرما ہوتے اور ہم آپ کی دونوں طرفوں میں بیٹھتے تھے۔ آگے مذکورہ حدیث کی طرح حدیث ذکر کی۔ پس ایک آدمی آیا، اس نے حلیہ اور ہیئت ذکر کی۔ یہاں تک کہ اس نے جماعت کی ایک طرف سے سلام کیا اور کہا: السلام علیک یا محمد ﷺ اور حضور نبی کریم ﷺ نے اس پر سلام کا جواب لوٹایا۔

4077۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي سِنَانٍ عَنْ وَهْبِ بْنِ خَالِدٍ الْحِمْصِيِّ عَنِ ابْنِ الدَّيْلَمِيِّ قَالَ أَتَيْتُ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ رضی اللہ عنہ فَقُلْتُ لَهُ وَقَعَ فِي نَفْسِي شَيْءٌ مِنَ الْقَدَرِ فَحَدِّثْنِي بِشَيْءٍ لَعَلَّ اللهَ أَنْ يُذْهِبَهُ مِنْ قَلْبِي قَالَ لَوْ أَنَّ اللهَ عَذَّبَ أَهْلَ سَمَاوَاتِهِ وَأَهْلَ أَرْضِهِ عَذَّبَهُمْ وَهُوَ غَيْرُ ظَالِمٍ لَهُمْ وَلَوْ رَحِمَهُمْ كَانَتْ رَحْمَتُهُ خَيْرًا لَهُمْ مِنْ أَعْمَالِهِمْ وَلَوْ أَنْفَقْتَ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا فِي سَبِيلِ اللهِ مَا قَبِلَهُ اللهُ مِنْكَ حَتَّى تُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ وَتَعْلَمَ أَنَّ مَا أَصَابَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُخْطِئَكَ وَأَنَّ مَا أَخْطَأَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُصِيبَكَ وَلَوْ مُتَّ عَلَى غَيْرِ هَذَا لَدَخَلْتَ النَّارَ قَالَ ثُمَّ أَتَيْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ مَسْعُودٍ فَقَالَ مِثْلَ ذَلِكَ قَالَ ثُمَّ أَتَيْتُ حُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ فَقَالَ مِثْلَ ذَلِكَ قَالَ ثُمَّ أَتَيْتُ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ فَحَدَّثَنِي عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَ ذَلِكَ

ابن دیلمی سے روایت ہے کہ میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور میں نے ان سے کہا: میرے دل میں تقدیر کے بارے شبہ سا واقع ہو گیا ہے۔ پس آپ مجھے کوئی شے بیان فرمایئے، شاید اللہ تعالیٰ میرے دل سے اسے نکال دے۔ تو حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ تمام آسمانوں اور زمین کے رہنے والوں کو عذاب دے تو وہ انہیں عذاب دینے میں قطعاً ظلم اور زیادتی کرنے والا نہ ہوگا اور اگر وہ ان پر رحم فرما دے تو اس کی رحمت ان کے لیے ان کے اعمال سے کہیں بہتر اور اعلیٰ ہے اور اگر تو اللہ تعالیٰ کی راہ میں احد پہاڑ کی مثل سونا بھی خرچ کرے تو اللہ تعالیٰ اسے تجھ سے قبول نہ فرمائے گا۔ یہاں تک کہ تو تقدیر پر ایمان لائے اور یہ یقین کرلے کہ جو کچھ تجھے پہنچنا ہے ایسا نہیں ہو سکتا کہ وہ تجھے نہ ملے۔ اور یہ کہ جو تجھے نہیں ملنا ہے ایسا نہیں ہو سکتا کہ وہ تجھے مل جائے (یعنی جس کا ملنا مقدر ہے وہ ٹل نہیں سکتا اور جس کا نہ ملنا مقدر ہے وہ مل نہیں سکتا) اور اگر تیری موت اس کے سوا کسی اور اعتقاد پر آ گئی تو تو جہنم میں داخل ہوگا۔ ابن دیلمی نے کہا: پھر میں حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو انہوں نے بھی اسی طرح بیان کیا۔ پھر میں حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو انہوں نے بھی مجھے حضور نبی کریم ﷺ سے اسی طرح حدیث بیان کی۔

4078۔ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ الْهُذَلِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ رَبَاحٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي عَبْلَةَ عَنْ أَبِي حَفْصَةَ قَالَ قَالَ عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ لِابْنِهِ يَا بُنَيَّ إِنَّكَ لَنْ تَجِدَ طَعْمَ حَقِيقَةِ الْإِيمَانِ حَتَّى تَعْلَمَ أَنَّ مَا أَصَابَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُخْطِئَكَ وَمَا أَخْطَأَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُصِيبَكَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّ أَوَّلَ مَا خَلَقَ اللهُ

الْقَلَمَ فَقَالَ لَهُ اكْتُبْ قَالَ رَبِّ وَمَاذَا أَكْتُبُ قَالَ اكْتُبْ مَقَادِيرَ كُلِّ شَيْءٍ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ يَا بُنَيَّ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم يَقُولُ مَنْ مَاتَ عَلَى غَيْرِ هَذَا فَلَيْسَ مِنِّي

ولید بن رباح نے ابراہیم بن ابی عبلہ سے اور انہوں نے ابوحفصہ سے روایت کیا ہے کہ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے سے فرمایا: اے بیٹے! تو ہرگز حقیقت ایمان کا ذائقہ نہیں پائے گا یہاں تک کہ تو یہ یقین کرلے کہ جو کچھ تجھے آپہنچا ہے وہ ایسا نہیں تھا کہ تجھ سے خطا ہو جاتا اور جو کچھ تجھے نہیں ملا وہ ایسا نہیں تھا کہ تجھے مل جاتا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: بے شک پہلے اللہ تعالیٰ نے قلم کو تخلیق فرمایا اور اسے ارشاد فرمایا: تو لکھ۔ اس نے عرض کی: اے میرے پروردگار! میں کیا لکھوں؟ تو رب کریم نے فرمایا: قیامت قائم ہونے تک ہر شے کی تقدیر کو لکھ دے۔ اے میرے بیٹے! بلاشبہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو اس عقیدہ کے سوا کسی اور (عقیدہ) پر فوت ہوا تو وہ مجھ سے نہیں ہے (یعنی اس کا میرے ساتھ کوئی تعلق واسطہ نہیں ہے)۔

فائدہ: اس حدیث طیبہ سے یہ بھی اشارہ ملتا ہے کہ رب العالمین نے قلم کو قیامت تک پیدا ہونے والی جملہ اشیاء کی تقادیر کا علم عطا فرمایا، تب ہی قلم نے وہ سب لوح محفوظ پر رقم فرمادیں۔ تو پھر اس محبوب کریم کے بارے کیا خیال ہے جس کی شان محبوبی کے اظہار کی خاطر یہ ساری بزم آرائی فرمائی۔

4079۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ح وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ الْمَعْنَى قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ سَمِعَ طَاوُسًا يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يُخْبِرُ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ احْتَجَّ آدَمُ وَمُوسَى فَقَالَ مُوسَى يَا آدَمُ أَنْتَ أَبُونَا خَيَّبْتَنَا وَأَخْرَجْتَنَا مِنَ الْجَنَّةِ فَقَالَ آدَمُ أَنْتَ مُوسَى اصْطَفَاكَ اللهُ بِكَلَامِهِ وَخَطَّ لَكَ التَّوْرَاةَ بِيَدِهِ تَلُومُنِي عَلَى أَمْرٍ قَدَّرَهُ عَلَيَّ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَنِي بِأَرْبَعِينَ سَنَةً فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى قَالَ أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ عَمْرٍو عَنْ طَاوُسٍ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ

سفیان بن عیینہ نے عمرو بن دینار سے اور انہوں نے طاؤس کو یہ کہتے سنا کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا ہے، وہ حضور نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مابین مباحثہ ہوا۔ تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: اے آدم! آپ ہمارے باپ ہیں آپ نے ہمیں خسارہ اور نقصان پہنچایا ہے اور آپ نے ہمیں جنت سے نکلوایا ہے۔ تو حضرت آدم علیہ السلام نے فرمایا: تو موسیٰ ہے، تجھے اللہ تعالیٰ نے اپنے شرف ہمکلامی کے ساتھ چن لیا ہے اور تیرے لیے تورات کو اپنے دست قدرت سے لکھا ہے۔ تو مجھے ایک ایسے کام پر ملامت کر رہا ہے جو اللہ تعالیٰ نے میری تخلیق سے چالیس برس پہلے میرا مقدر بنا دیا تھا۔ پس آدم علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام پر غالب آگئے۔ اسے احمد بن صالح نے عمرو سے انہوں نے طاؤس سے اور انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا ہے۔

4080۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی الله عنه قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم إِنَّ مُوسَى قَالَ يَا رَبِّ أَرِنَا آدَمَ الَّذِي أَخْرَجَنَا

وَنَفَسَهُ مِنَ الْجَنَّةِ فَأَرَاهُ اللهُ آدَمَ فَقَالَ أَنْتَ أَبُونَا آدَمُ فَقَالَ لَهُ آدَمُ نَعَمْ قَالَ أَنْتَ الَّذِي نَفَخَ اللهُ فِيكَ مِنْ رُوحِهِ وَعَلَّمَكَ الْأَسْمَاءَ كُلَّهَا وَأَمَرَ الْمَلَائِكَةَ فَسَجَدُوا لَكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَمَا حَمَلَكَ عَلَى أَنْ أَخْرَجْتَنَا وَنَفْسَكَ مِنَ الْجَنَّةِ فَقَالَ لَهُ آدَمُ عليه السلام وَمَنْ أَنْتَ قَالَ أَنَا مُوسَى قَالَ أَنْتَ نَبِيُّ بَنِي إِسْرَائِيلَ الَّذِي كَلَّمَكَ اللهُ مِنْ وَرَاءِ الْحِجَابِ لَمْ يَجْعَلْ بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ رَسُولًا مِنْ خَلْقِهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ أَفَمَا وَجَدْتَ أَنَّ ذَلِكَ كَانَ فِي كِتَابِ اللهِ قَبْلَ أَنْ أُخْلَقَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فِيمَ[1] تَلُومُنِي فِي شَيْءٍ سَبَقَ مِنَ اللهِ تَعَالَى فِيهِ الْقَضَاءُ قَبْلِي قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم عِنْدَ ذَلِكَ فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى

حضرت زید بن اسلم نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی: اے میرے رب! تو ہمیں وہ آدم (علیہ السلام) دکھا جس نے ہمیں اور اپنے آپ کو جنت سے نکالا ہے؟ پس اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو حضرت آدم علیہ السلام دکھلا دیے۔ تو انہوں نے عرض کی: اے آدم! آپ تو ہمارے باپ ہیں۔ تو حضرت آدم علیہ السلام نے فرمایا: ہاں۔ پھر عرض کی: آپ تو وہ ہیں جن میں اللہ تعالیٰ نے اپنے شرف سے روح پھونکی اور آپ کو تمام اشیاء کے اسماء سکھلا دیے اور فرشتوں کو حکم دیا تو انہوں نے سجدہ کیا۔ آپ نے فرمایا: ہاں۔ پھر موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی: پھر کون سی شے ہے جس نے آپ کو اس پر برانگیختہ کیا ہے کہ آپ ہمیں اور اپنے آپ کو جنت سے نکال لائے۔ تو حضرت آدم علیہ السلام نے فرمایا: آپ کون ہیں؟ انہوں نے عرض کی: میں موسیٰ ہوں۔ انہوں نے پوچھا: آپ بنی اسرائیل کے وہ نبی ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے حجاب کے پیچھے سے شرف ہم کلامی عطا فرمایا اور اپنے اور تمہارے درمیان اپنی مخلوق میں سے کوئی قاصد مقرر نہیں فرمایا۔ انہوں نے عرض کی: جی ہاں۔ تو حضرت آدم علیہ السلام نے فرمایا: تم مجھے ایسی شے کے بارے میں کیونکر ملامت کر رہے ہو جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ کی جانب سے فیصلہ میری تخلیق سے پہلے ہو چکا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس وقت فرمایا: پس آدم علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام پر غالب آ گئے۔ پس آدم علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام پر غالب آ گئے۔

4081۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أُنَيْسَةَ[2] أَنَّ عَبْدَ الْحَمِيدِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ أَخْبَرَهُ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ سُئِلَ عَنْ هَذِهِ الْآيَةِ وَإِذْ أَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِي آدَمَ مِنْ ظُهُورِهِمْ قَالَ قَرَأَ الْقَعْنَبِيُّ الْآيَةَ فَقَالَ عُمَرُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم سُئِلَ عَنْهَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَ آدَمَ ثُمَّ مَسَحَ ظَهْرَهُ بِيَمِينِهِ فَاسْتَخْرَجَ مِنْهُ ذُرِّيَّةً فَقَالَ خَلَقْتُ هَؤُلَاءِ لِلْجَنَّةِ وَبِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ يَعْمَلُونَ ثُمَّ مَسَحَ ظَهْرَهُ فَاسْتَخْرَجَ مِنْهُ ذُرِّيَّةً فَقَالَ خَلَقْتُ هَؤُلَاءِ لِلنَّارِ وَبِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ يَعْمَلُونَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللهِ فَفِيمَ الْعَمَلُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا خَلَقَ الْعَبْدَ لِلْجَنَّةِ اسْتَعْمَلَهُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ حَتَّى يَمُوتَ عَلَى عَمَلٍ مِنْ أَعْمَالِ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيُدْخِلَهُ بِهِ الْجَنَّةَ وَإِذَا خَلَقَ الْعَبْدَ لِلنَّارِ اسْتَعْمَلَهُ بِعَمَلِ

1۔ ایک نسخہ میں فَبِمَا ہے۔
2۔ دیگر نسخوں میں زید بن ابی انیسہ ہے۔

أَهْلِ النَّارِ حَتَّى يَمُوتَ عَلَى عَمَلٍ مِنْ أَعْمَالِ أَهْلِ النَّارِ فَيُدْخِلَهُ بِهِ النَّارَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ جُعْثُمٍ الْقُرَشِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَبِي أُنَيْسَةَ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ نُعَيْمِ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَحَدِيثُ مَالِكٍ أَتَمُّ

حضرت مسلم بن یسار جہنی سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے اس آیت کے بارے پوچھا گیا: وَإِذْ أَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِي آدَمَ مِنْ ظُهُورِهِمْ ،الآیہ۔تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ آپ سے اسی کے بارے پوچھا گیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا۔ پھر ان کی پشت کو اپنے دست قدرت کے ساتھ مس کیا اور ان کی اولاد کو نکالا اور فرمایا: میں نے انہیں جنت کے لیے پیدا کیا ہے اور یہ اہل جنت جیسے اعمال کریں گے۔ پھر ان کی پشت کو مس کیا اور اس سے اولاد کو نکالا اور فرمایا: میں نے انہیں جہنم کے لیے پیدا کیا ہے اور یہ اہل جہنم کے اعمال کی مثل عمل کریں گے۔ تو ایک آدمی نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ تو پھر عمل کیونکر کیا جائے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کو جنت کے لیے پیدا کرتا ہے تو پھر اس سے اہل جنت کے اعمال کی مثل اعمال کرواتا ہے یہاں تک کہ وہ اہل جنت کے اعمال کی مثل عمل کرتے ہوئے فوت ہو جاتا ہے اور اسی کے سبب اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل فرمادے گا اور جب وہ کسی کو جہنم کے لیے پیدا فرمائے تو وہ اس سے اہل جہنم کے اعمال کی مثل عمل کرواتا ہے اور پھر اسی کے سبب اسے جہنم میں داخل کر دے گا۔

محمد بن مصفی، بقیہ، عمر بن جعثم القرشی، زید بن ابی انیسہ نے عبدالحمید بن عبدالرحمن عن مسلم بن یسار عن نعیم بن ربیعہ کی سند سے بیان کیا ہے کہ میں اس حدیث کے بیان کے وقت حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس تھا اور مالک کی حدیث زیادہ مکمل ہے۔

4082- حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَقَبَةَ بْنِ مَصْقَلَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْغُلَامُ الَّذِي قَتَلَهُ الْخَضِرُ طُبِعَ كَافِرًا وَلَوْ عَاشَ لَأَرْهَقَ أَبَوَيْهِ طُغْيَانًا وَكُفْرًا

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ وہ بچہ جسے حضرت خضر علیہ السلام نے قتل کیا، اس کے بارے میں کافر لکھا جا چکا تھا۔ اگر وہ زندہ رہتا تو وہ اپنے والدین کو سرکشی اور کفر پر مجبور کر دیتا۔

فائدہ: یعنی اس بچے کے بارے میں یہ لکھا جا چکا تھا کہ اگر وہ بڑا ہوا تو وہ کافر ہو جائے گا اور اپنے والدین کو بھی کفر و سرکشی پر مجبور کرے گا۔ تو حضرت خضر علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ علم و نظر کے ساتھ اس کی تقدیر کو دیکھا، اس کی لوح تقدیر کو پڑھا اور اسے بلوغت کی عمر کو پہنچنے سے پہلے ہی قتل کر کے کفر میں داخل ہونے سے بچا لیا۔ تو اگر حضرت خضر علیہ السلام کے علم و نظر کی کیفیت یہ ہے تو پھر حضور نبی رحمت ﷺ کی شان کا عالم کیا ہوگا؟

4083- حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ عَنْ إِسْرَائِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ

عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَنَا أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم يَقُولُ فِي قَوْلِهِ وَأَمَّا الْغُلَامُ فَكَانَ أَبَوَاهُ مُؤْمِنَيْنِ وَكَانَ طُبِعَ يَوْمَ طُبِعَ كَافِرًا

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ علیہ کو ارشاد باری تعالیٰ: وَأَمَّا الْغُلَامُ فَكَانَ أَبَوَاهُ مُؤْمِنَيْنِ کے بارے میں فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس دن وہ پیدا کیا گیا ہے اس وقت ہی اس کی تقدیر میں کافر لکھا ہوا تھا۔

4084۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنِي أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ عَنْ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ أَبْصَرَ الْخَضِرُ غُلَامًا يَلْعَبُ مَعَ الصِّبْيَانِ فَتَنَاوَلَ رَأْسَهُ فَقَلَعَهُ فَقَالَ مُوسَى أَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةً الْآيَةَ

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ علیہ سے روایت کیا ہے کہ آپ علیہ نے فرمایا کہ حضرت خضر علیہ السلام نے ایک بچے کو دیکھا کہ وہ بچوں کے ساتھ کھیل رہا ہے۔ تو آپ نے اس کا سر پکڑا اور اسے جسم سے جدا کر دیا۔ تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: کیا تم نے کسی پاکیزہ نفس کو قتل کر دیا ہے۔ الآیہ

4085۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ النَّمَرِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ الْمَعْنَى وَاحِدٌ وَالْإِخْبَارُ فِي حَدِيثِ سُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوقُ إِنَّ خَلْقَ أَحَدِكُمْ يُجْمَعُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا ثُمَّ يَكُونُ عَلَقَةً مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ يَكُونُ مُضْغَةً مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ يُبْعَثُ إِلَيْهِ مَلَكٌ فَيُؤْمَرُ بِأَرْبَعِ كَلِمَاتٍ فَيُكْتَبُ رِزْقُهُ وَأَجَلُهُ وَعَمَلُهُ ثُمَّ يُكْتَبُ شَقِيٌّ أَوْ سَعِيدٌ ثُمَّ يُنْفَخُ فِيهِ الرُّوحُ فَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ حَتَّى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا إِلَّا ذِرَاعٌ أَوْ قِيدُ ذِرَاعٍ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ فَيَدْخُلُهَا وَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ حَتَّى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا إِلَّا ذِرَاعٌ أَوْ قِيدُ ذِرَاعٍ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَدْخُلُهَا

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا اور آپ ایسے صادق اور سچے ہیں جن کے سچ کی تصدیق کی گئی ہے: بے شک تم میں سے ہر ایک کی تخلیق کے وقت اس کا نطفہ اس کی ماں کے پیٹ میں چالیس دن تک جمع رکھا جاتا ہے۔ پھر وہ جمے ہوئے خون کی شکل ہو جاتا ہے (اور اتنے دن اس حالت میں رہتا ہے)۔ پھر وہ اتنی ہی مدت گوشت کا لوتھڑا بن کر رہتا ہے۔ پھر اس کی طرف ایک فرشتہ بھیجا جاتا ہے اور اسے چار باتوں کا حکم دیا جاتا ہے۔ پس اس کا رزق، اس کی عمر اور اس کا عمل لکھ دیا جاتا ہے۔ پھر یہ بھی لکھ دیا جاتا ہے کہ آیا وہ شقی (بد بخت) ہوگا یا سعید (نیک بخت) ہوگا۔ بعد ازاں اس میں روح پھونک دی جاتی ہے۔ پس تم میں سے کوئی اہل جنت کے اعمال کی مثل عمل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اس کے اور جنت کے درمیان ایک ہاتھ کی مقدار فاصلہ رہ جاتا ہے تو اس پر تقدیر غالب آ جاتی ہے اور وہ اہل جہنم کے اعمال کی مثل عمل کرتا ہے اور وہ جہنم میں داخل ہو جاتا ہے۔ اور بلاشبہ تم میں سے کوئی اہل جہنم کے اعمال کی مثل عمل کرتا رہتا ہے

اور اس پر لکھی ہوئی تقدیر غالب آجاتی ہے۔ پس وہ اہل جنت کے عمل کی مثل عمل کرتا ہے اور اس میں داخل ہوجاتا ہے۔

4086۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَزِيدَ الرِّشْكِ قَالَ حَدَّثَنَا مُطَرِّفٌ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قِيلَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ يَا رَسُولَ اللهِ أَعُلِمَ أَهْلُ الْجَنَّةِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَفِيمَ يَعْمَلُ الْعَامِلُونَ قَالَ كُلٌّ مُيَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَهُ

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے عرض کی گئی: یارسول اللہ! ﷺ کیا اہل جنت کو اہل جہنم سے ممتاز کردیا گیا (یعنی پہلے سے ہی انہیں معلوم کرلیا ہے) آپ نے فرمایا: ہاں۔ تو پھر کسی نے عرض کی: تو پھر عمل کرنے والے کیونکر عمل کریں گے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہر ایک کے لیے وہ کام آسان کردیا گیا ہے جس کے لیے اسے پیدا کیا ہے۔

4087۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقْرِئُ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ دِينَارٍ عَنْ حَكِيمِ بْنِ شَرِيكٍ الْهُذَلِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ مَيْمُونٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ رَبِيعَةَ الْجُرَشِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تُجَالِسُوا أَهْلَ الْقَدَرِ وَلَا تُفَاتِحُوهُمْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اور انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ سے کہ آپ نے فرمایا: تم قدریہ کے ساتھ مجالست اختیار نہ کرو اور نہ تم انہیں حاکم بناؤ (یا نہ تم ان سے بحث مباحثہ کرو) (کیونکہ بحث مباحثہ کے سبب یہ ذہن میں وسوسہ اندازی کرتے رہتے ہیں اور اس طرح آدمی کا اپنا ایمان بسا اوقات کمزور پڑ سکتا ہے۔ اس لیے اس سے منع فرمادیا گیا۔ واللہ اعلم)

بَابٌ فِي ذَرَارِيِّ الْمُشْرِكِينَ (مشرکین کی اولاد کا بیان)

4088۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سُئِلَ عَنْ أَوْلَادِ الْمُشْرِكِينَ فَقَالَ اللهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ سے مشرکین کی اولاد (مراد نابالغ بچے) کے بارے پوچھا گیا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس کے بارے بہتر جانتا ہے جو وہ عمل کرنے والے تھے (یعنی اللہ تعالیٰ یہ جانتا ہے کہ اگر وہ بڑے ہوتے تو کیا کرتے اپنے والدین کی اتباع میں شرک کا ارتکاب کرتے یا ان کے طریقہ کو چھوڑ کر دین کی راہ پر گامزن ہوجاتے، لہٰذا اللہ تعالیٰ اپنے علم کے مطابق جو چاہے گا وہی سلوک ان سے فرمائے گا۔ علاوہ ازیں علامہ علی القاری نے بیان کیا ہے کہ اس بارے میں مختلف اقوال ہیں۔ بعض نے کہا ہے کہ وہ اپنے والدین کی اتباع میں اہل نار میں سے ہوں گے۔ بعض کا خیال ہے کہ وہ اہل فطرت کے مطابق اہل جنت میں سے ہوں گے۔ یہ قول بھی ہے کہ وہ اہل جنت کے خدام ہوں گے۔ اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ وہ جنت اور دوزخ کے درمیان ہوں گے، نہ وہ عذاب دیے جائیں گے اور نہ ہی نعمتوں سے سرفراز کیے جائیں گے۔ اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ ان کے حق میں بہتر توقف ہی ہے کیونکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی

جانب سے ان کے جنتی یا دوزخی ہونے کے بارے میں کوئی قطعی فیصلہ نہیں فرمایا گیا۔ واللہ اعلم)

4089۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ نَجْدَةَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ ح و حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ مَرْوَانَ الرَّقِّيُّ وَكَثِيرُ بْنُ عُبَيْدٍ الْمَذْحِجِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ الْمَعْنَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَيْسٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ذَرَارِيُّ الْمُؤْمِنِينَ فَقَالَ هُمْ مِنْ آبَائِهِمْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ بِلَا عَمَلٍ قَالَ اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَذَرَارِيُّ الْمُشْرِكِينَ قَالَ مِنْ آبَائِهِمْ قُلْتُ بِلَا عَمَلٍ قَالَ اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا ہے کہ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ مومنین کی چھوٹی اولاد کہاں ہوگی؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ اپنے والدین کے ساتھ ہوگی۔ تو میں نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ کیا بغیر عمل کے ہی؟ تو آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ان اعمال کے بارے بہتر جاننے والا ہے جو وہ کرنے والے تھے۔ پھر میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ مشرکین کی اولاد کا کیا حال ہوگا؟ آپ نے فرمایا: وہ بھی اپنے والدین کے ساتھ ہوں گے۔ میں نے عرض کی: کیا بغیر کسی عمل کے ہی؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ان اعمال کے بارے بہتر جانتا ہے جو وہ کرنے والے تھے۔

4090۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ أُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِصَبِيٍّ مِنَ الْأَنْصَارِ يُصَلِّي عَلَيْهِ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ طُوبَى لِهَذَا لَمْ يَعْمَلْ شَرًّا وَلَمْ يَدْرِ بِهِ فَقَالَ أَوْ غَيْرُ ذَلِكَ يَا عَائِشَةُ إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ الْجَنَّةَ وَخَلَقَ لَهَا أَهْلًا وَخَلَقَهَا لَهُمْ وَهُمْ فِي أَصْلَابِ آبَائِهِمْ وَخَلَقَ النَّارَ وَخَلَقَ لَهَا أَهْلًا وَخَلَقَهَا لَهُمْ وَهُمْ فِي أَصْلَابِ آبَائِهِمْ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ حضور نبی کریم ﷺ کے پاس انصار کا ایک بچہ لایا گیا تا کہ آپ اس پر نماز جنازہ پڑھائیں۔ تو میں نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ اس کے لیے تو بشارت اور خوشخبری ہے کیونکہ اس نے نہ برا عمل کیا ہے اور نہ ہی اس کے بارے علم حاصل کیا ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! کیا اس کے سوا بھی کچھ ہے؟ بے شک اللہ تعالیٰ نے جنت کو تخلیق فرمایا ہے اور اس کے رہنے والے بھی پیدا فرمائے ہیں اور جنت کو انہیں کے لیے پیدا فرمایا ہے اور جنت کو انہیں کے لیے پیدا فرمایا ہے۔ حالانکہ وہ ابھی اپنے آباء کی صلبوں میں تھے اور جہنم کو پیدا فرمایا اور اس کے رہنے والے بھی پیدا فرمائے اور اسے انہیں کے لیے تخلیق فرمایا۔ درآنحالیکہ وہ ابھی اپنے والدین کی صلبوں میں تھے۔

4091۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كُلُّ مَوْلُودٍ يُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَأَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ وَيُنَصِّرَانِهِ كَمَا تَنَاتَجُ الْإِبِلُ مِنْ بَهِيمَةٍ جَمْعَاءَ هَلْ تُحِسُّ مِنْ جَدْعَاءَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَرَأَيْتَ مَنْ يَمُوتُ وَهُوَ صَغِيرٌ قَالَ اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر بچہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے۔ پھر اس کے والدین اسے یہودی بنا دیتے ہیں اور عیسائی بنا دیتے ہیں۔ جیسا کہ صحیح سالم جانور سے اونٹ پیدا ہوتا ہے۔ کیا تم کسی اونٹ کو کان کٹا دیکھتے ہو؟ صحابہ کرام نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ اس کے بارے آپ کی رائے کیا ہے جو چھوٹی عمر میں فوت

ہو جاتا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس کے بارے بہتر جانتا ہے جو وہ عمل کرنے والے تھے۔

4092۔ قَالَ أَبُو دَاوُدَ قُرِئَ عَلَى الْحَارِثِ بْنِ مِسْكِينٍ وَأَنَا أَسْمَعُ[1]، أَخْبَرَكَ يُوسُفُ بْنُ عَمْرٍو أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ سَمِعْتُ مَالِكًا قِيلَ لَهُ إِنَّ أَهْلَ الْأَهْوَاءِ يَحْتَجُّونَ عَلَيْنَا بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ مَالِكٌ احْتَجَّ عَلَيْهِمْ بِآخِرِهِ قَالُوا أَرَأَيْتَ مَنْ يَمُوتُ وَهُوَ صَغِيرٌ قَالَ اللهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ

ابن وہب نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت مالک سے سنا ان سے کہا گیا کہ اہل ہوا ہمارے خلاف اس حدیث سے استدلال کرتے ہیں۔ مالک نے کہا کہ تم ان کے خلاف اس کے آخر سے استدلال کرو۔ لوگوں نے عرض کی: اس کے بارے آپ کی رائے کیا ہے جو چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ان کے اعمال کے بارے بہتر جانتا ہے جو وہ (مستقبل میں) کرنے والے تھے۔

4093۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ سَمِعْتُ حَمَّادَ بْنَ سَلَمَةَ يُفَسِّرُ حَدِيثَ كُلُّ مَوْلُودٍ يُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ قَالَ هَذَا عِنْدَنَا حَيْثُ أَخَذَ اللهُ الْعَهْدَ عَلَيْهِمْ فِي أَصْلَابِ آبَائِهِمْ حَيْثُ قَالَ أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوا بَلَى.

حجاج بن منہال نے بیان کیا ہے کہ میں نے حماد بن سلمہ کو اس حدیث کی تفسیر بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ ہر بچہ فطرت پر پیدا کیا جاتا ہے۔ انہوں نے فرمایا: ہمارے نزدیک یہ اس طرح ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان سے ایک عہد لیا تھا درآنحالیکہ وہ ابھی اپنے آباء کی صلبوں میں تھے۔ اس طرح کہ اللہ تعالیٰ نے ان سے فرمایا کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ انہوں نے عرض کی: کیوں نہیں (تو ہمارا رب ہے)۔

فائدہ: معلوم یہ ہوا کہ فطرت سے مراد وہ اقرار ہے جو یوم الست کو اولاد آدم نے کیا یعنی ہر بچہ اسی اقرار پر پیدا ہوتا ہے۔ بعد ازاں اپنے والدین کی تربیت سے اس کے نظریات میں تبدیلی واقع ہو جاتی ہے۔ واللہ اعلم

4094۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْوَائِدَةُ وَالْمَوْؤُدَةُ فِي النَّارِ قَالَ يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا قَالَ أَبِي فَحَدَّثَنِي أَبُو إِسْحَقَ أَنَّ عَامِرًا حَدَّثَهُ بِذَلِكَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

حضرت عامر نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: زندہ درگور کرنے والی (یعنی دایہ) اور جس کے لیے زندہ درگور کیا گیا (یعنی ماں) دونوں جہنم میں ہوں گی۔ یحییٰ بن زکریا، زکریا نے بیان کیا کہ مجھے ابو اسحاق نے بیان کیا ہے کہ عامر نے اسے اس روایت کے بارے علقمہ عن ابن مسعود عن النبی ﷺ کی سند سے بیان کیا ہے۔

4095۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ أَيْنَ أَبِي قَالَ أَبُوكَ فِي النَّارِ فَلَمَّا قَفَّى قَالَ إِنَّ أَبِي وَأَبَاكَ فِي النَّارِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کسی آدمی نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ میرا باپ کہاں ہے؟ آپ

1۔ دیگر نسخوں میں وَأَنَا شَاهِدٌ ہے۔

ﷺ نے فرمایا: تیرا باپ جہنم میں ہے۔ جب وہ واپس جانے لگا تو آپ ﷺ نے فرمایا: میرا باپ اور تیرا باپ (دونوں) جہنم میں ہیں (1)۔

4096۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنَ ابْنِ آدَمَ مَجْرَى الدَّمِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ شیطان انسان کی ہر رگ و ریشہ میں خون کے چلنے کی طرح چلتا ہے (یعنی اللہ تعالیٰ نے شیطان کو یہ اختیار اور قدرت عطا کر رکھی ہے اور وہ انسان کے رگ و ریشے میں داخل ہو کر اسے صراط مستقیم سے بہکانے کی سرتوڑ کوشش کرتا ہے)۔

4097۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ لَهِيعَةَ وَعَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ وَسَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ حَكِيمِ بْنِ شَرِيكٍ الْهُذَلِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ رَبِيعَةَ الْجُرَشِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا تُجَالِسُوا أَهْلَ الْقَدَرِ وَلَا تُفَاتِحُوهُمُ الْحَدِيثَ[2]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم قدریہ کے ساتھ مجالست اختیار نہ کرو اور نہ تم سلام وکلام میں ان سے پہل کرو (یعنی تم ان سے گفتگو کرنے میں پہل نہ کرو۔ اگر وہ آغاز کریں تو پھر جواب دو ورنہ خاموش رہو۔ واللہ اعلم)

بَابٌ فِي الْجَهْمِيَّةِ (جہمیہ کا بیان)

(جہمیہ فرقہ جہم بن صفوان کی طرف منسوب ہے۔ اس کا گمان ہے کہ اللہ تعالیٰ کا علم حادث ہے اور وہ جملہ صفات جن کا اطلاق اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور پر ہو سکتا ہے اس نے ان کے اللہ تعالیٰ کی ذات میں پائے جانے کا انکار کیا ہے۔ مثلاً علیم ہونا، مرید ہونا، سمیع اور بصیر ہونا وغیرہ اور یہ بھی گمان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا کلام حادث ہے۔ چونکہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی صفات کا انکار کیا ہے اس لیے جملہ اسلاف اس کے نظریات کا رد کرنے اور ان کی مذمت کرنے پر متفق ہیں)۔

4098۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

1۔ اس روایت کے بارے میں عصر حاضر کے مایہ ناز محقق شیخ الازہر امام محمد ابوزہرہ رحمۃ اللہ علیہ اپنی سیرت کے موضوع پر لکھی گئی کتاب خاتم النبیین میں فرماتے ہیں: ''اس میں کوئی شک نہیں کہ وہ خبر جس میں حضور ﷺ کے والد کے بارے میں کہا گیا ہے کہ وہ جہنم میں ہیں، معنی کے لحاظ سے بھی غریب ہے جس طرح سند کے لحاظ سے غریب ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''ہم اس وقت تک عذاب دینے والے نہیں یہاں تک کہ ہم رسول بھیجیں'' اور حضور کے والدین کریمین نے فترہ کا زمانہ پایا تو انہیں کیونکر عذاب دیا جا سکتا ہے۔ یہ بات دینی حقائق کے سراسر خلاف ہے۔ والد ماجد تو حضور کی پیدائش سے پہلے وفات پا گئے اور والدہ ماجدہ نے جب وفات پائی تو حضور ابھی بالکل چھوٹے تھے اور رسول مبعوث نہیں ہوئے تھے۔ اس لیے وہ خبر جس میں ان کے بارے میں ہے کہ وہ دونوں آگ میں ہیں، مردود ہے۔ ایک تو اس وجہ سے کہ اس کی سند میں غرابت ہے اور دوسرا اس وجہ سے کہ اس کا معنی حقیقت سے بہت دور ہے''۔

(ماخوذ از ضیاء النبی جلد 2، صفحہ 88، بحوالہ خاتم النبیین امام ابوزہرہ، جلد 1، صفحہ 132)

2۔ ایک نسخہ میں الحدیث کا لفظ نہیں ہے

ﷺ لَا يَزَالُ النَّاسُ يَتَسَاءَلُونَ حَتّٰى يُقَالَ هٰذَا خَلَقَ اللّٰهُ الْخَلْقَ فَمَنْ خَلَقَ اللّٰهَ فَمَنْ وَجَدَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَلْيَقُلْ آمَنْتُ بِاللّٰهِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگ مسلسل ایک دوسرے سے سوال کرتے رہیں گے یہاں تک کہ یہ کہا جائے گا: اس مخلوق کو اللہ تعالیٰ نے پیدا فرمایا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ کو کس نے پیدا کیا ہے؟ پس جو کوئی اس طرح کی شے پائے تو اسے چاہیے کہ وہ یہ کہے: میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایمان لایا۔ (یعنی اس مقام پر پہنچ کر غور و فکر اور مزید سوچنے کی اجازت نہیں، کیوں کہ اس میں بہک جانے کا گمان غالب ہے۔ رب کریم ایسے گمان سے محفوظ رکھے۔ آمین)

4099۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا سَلَمَةُ يَعْنِي ابْنَ الْفَضْلِ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ إِسْحَقَ قَالَ حَدَّثَنِي عُتْبَةُ بْنُ مُسْلِمٍ مَوْلَى بَنِي تَيْمٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ فَذَكَرَ نَحْوَهُ قَالَ فَإِذَا قَالُوا ذٰلِكَ فَقُولُوا اللّٰهُ أَحَدٌ اللّٰهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ ثُمَّ لِيَتْفُلْ عَنْ يَسَارِهِ ثَلَاثًا وَلْيَسْتَعِذْ مِنَ الشَّيْطَانِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے اور پھر اس طرح روایت بیان کی۔ فرمایا: جب لوگ اس طرح کہیں تو تم یہ کہو کہ اللہ تعالیٰ یکتا ہے (وحدہٗ لاشریک ہے) اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے، نہ اس نے کسی کو جنا اور نہ وہ جنا گیا ہے اور نہ ہی اس کا کوئی ہمسر ہے۔ پھر اسے چاہیے کہ وہ اپنی بائیں طرف تین بار تھوک دے اور شیطان (کے شر) سے پناہ مانگے (یعنی یہ پڑھ: اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم)۔

4100۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ أَبِي ثَوْرٍ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمِيرَةَ عَنِ الْأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ كُنْتُ فِي الْبَطْحَاءِ فِي عِصَابَةٍ فِيهِمْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَمَرَّتْ بِهِمْ سَحَابَةٌ فَنَظَرَ إِلَيْهَا فَقَالَ مَا تُسَمُّونَ هٰذِهِ قَالُوا السَّحَابَ قَالَ وَالْمُزْنَ قَالُوا وَالْمُزْنَ قَالَ وَالْعَنَانَ قَالُوا وَالْعَنَانَ قَالَ أَبُو دَاوُد لَمْ أُتْقِنِ الْعَنَانَ جَيِّدًا قَالَ هَلْ تَدْرُونَ مَا بُعْدُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ قَالُوا لَا نَدْرِي قَالَ إِنَّ بُعْدَ مَا بَيْنَهُمَا إِمَّا وَاحِدَةٌ أَوْ اثْنَتَانِ أَوْ ثَلَاثٌ وَسَبْعُونَ سَنَةً ثُمَّ السَّمَاءُ فَوْقَهَا كَذٰلِكَ حَتّٰى عَدَّ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ ثُمَّ فَوْقَ السَّابِعَةِ بَحْرٌ بَيْنَ أَسْفَلِهِ وَأَعْلَاهُ مِثْلُ مَا بَيْنَ سَمَاءٍ إِلَى سَمَاءٍ ثُمَّ فَوْقَ ذٰلِكَ ثَمَانِيَةُ أَوْعَالٍ بَيْنَ أَظْلَافِهِمْ وَرُكَبِهِمْ مِثْلُ مَا بَيْنَ سَمَاءٍ إِلَى سَمَاءٍ ثُمَّ عَلَى ظُهُورِهِمُ الْعَرْشُ مَا[1] بَيْنَ أَسْفَلِهِ وَأَعْلَاهُ مِثْلُ مَا بَيْنَ سَمَاءٍ إِلَى سَمَاءٍ ثُمَّ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فَوْقَ ذٰلِكَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي سُرَيْجٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي قَيْسٍ عَنْ سِمَاكٍ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ سِمَاكٍ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَى هٰذَا الْحَدِيثِ الطَّوِيلِ

حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: میں مقام بطحاء پر ایک جماعت کے ہمراہ تھا۔ ان میں رسول

1۔ دیگر نسخوں میں ما نہیں ہے۔

اللہ ﷺ بھی تشریف فرما تھے۔ تو ان کے پاس سے بادل کا ایک ٹکڑا گزرا۔ آپ ﷺ نے اس کی طرف دیکھا اور فرمایا: تم اسے کیا نام دیتے ہو؟ انہوں نے عرض کی: السحاب (بادل)۔ آپ نے فرمایا: کیا تم اسے مزن بھی کہتے ہو؟ لوگوں نے عرض کی: (جی ہاں) مزن بھی کہتے ہیں۔ پھر آپ نے فرمایا: کیا اس کا نام عنان بھی ہے؟ لوگوں نے عرض کی: (جی ہاں) عنان بھی اس کا نام ہے۔ ابوداؤد نے کہا: میں نے عنان کو عمدہ یقین نہیں کیا (پھر) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو زمین و آسمان کے درمیان کتنی دوری ہے؟ لوگوں نے عرض کی: ہم نہیں جانتے۔ تو آپ نے فرمایا: بے شک ان دونوں کے درمیان اکہتر یا بہتر یا تہتر برس کی مسافت ہے۔ پھر اتنی ہی مسافت پر اس سے اوپر دوسرا آسمان ہے یہاں تک کہ آپ ﷺ نے سات آسمان گنوا دیے۔ پھر ساتویں آسمان سے اوپر ایک دریا ہے۔ اس کے نچلے اور اوپر والے حصے کے درمیان اتنی ہی مسافت ہے جتنی ایک آسمان سے دوسرے آسمان تک کے درمیان ہے۔ پھر اس سے اوپر آٹھ پہاڑی مینڈھے ہیں (یعنی ان مینڈھوں کی صورت میں فرشتے ہیں) ان کے کھروں اور گھٹنوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا ایک آسمان سے دوسرے آسمان تک کے درمیان ہے۔ پھر ان کی پشتوں پر عرش ہے۔ اس کے نیچے والے اور اوپر والے حصے کے درمیان اتنا ہی فاصلہ ہے جتنا دو آسمانوں کے درمیان ہے۔ پھر اللہ تبارک وتعالیٰ (اپنی شان قدرت کے مطابق) اس سے اوپر ہے۔

احمد بن ابی سریج، عبدالرحمن بن عبداللہ بن سعد اور محمد بن سعید دونوں نے کہا ہے کہ ہمیں عمرو بن ابی قیس نے سماک سے ان کی سند کے ساتھ اسی طرح خبر دی ہے۔ احمد بن حفص نے کہا ہے کہ مجھے میرے باپ نے بتایا ہے کہ ہمیں ابراہیم بن طہمان نے سماک سے اسی حدیث کی ہم معنی روایت بیان کی ہے۔

4101۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَأَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الرِّبَاطِيُّ قَالُوا حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ أَحْمَدُ كَتَبْنَاهُ مِنْ نُسْخَتِهِ وَهَذَا لَفْظُهُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْحَقَ يُحَدِّثُ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ جُهِدَتِ الْأَنْفُسُ وَضَاعَتِ الْعِيَالُ وَنُهِكَتِ الْأَمْوَالُ وَهَلَكَتِ الْأَنْعَامُ فَاسْتَسْقِ اللَّهَ لَنَا فَإِنَّا نَسْتَشْفِعُ بِكَ عَلَى اللَّهِ وَنَسْتَشْفِعُ بِاللَّهِ عَلَيْكَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَيْحَكَ أَتَدْرِي مَا تَقُولُ وَسَبَّحَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَمَا زَالَ يُسَبِّحُ حَتَّى عُرِفَ ذَلِكَ فِي وُجُوهِ أَصْحَابِهِ ثُمَّ قَالَ وَيْحَكَ إِنَّهُ لَا يُسْتَشْفَعُ بِاللَّهِ عَلَى أَحَدٍ مِنْ خَلْقِهِ شَأْنُ اللَّهِ أَعْظَمُ مِنْ ذَلِكَ وَيْحَكَ أَتَدْرِي مَا اللَّهُ إِنَّ عَرْشَهُ عَلَى سَمَاوَاتِهِ لَهَكَذَا وَقَالَ بِأَصَابِعِهِ مِثْلَ الْقُبَّةِ عَلَيْهِ وَإِنَّهُ لَيَئِطُّ بِهِ أَطِيطَ الرَّحْلِ بِالرَّاكِبِ قَالَ ابْنُ بَشَّارٍ فِي حَدِيثِهِ إِنَّ اللَّهَ فَوْقَ عَرْشِهِ وَعَرْشُهُ فَوْقَ سَمَاوَاتِهِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَقَالَ عَبْدُ الْأَعْلَى وَابْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عُتْبَةَ وَجُبَيْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَالْحَدِيثُ بِإِسْنَادِ أَحْمَدَ بْنِ سَعِيدٍ هُوَ الصَّحِيحُ وَافَقَهُ عَلَيْهِ جَمَاعَةٌ مِنْهُمْ يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ وَعَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ وَرَوَاهُ جَمَاعَةٌ عَنْ ابْنِ إِسْحَقَ كَمَا قَالَ أَحْمَدُ أَيْضًا وَكَانَ سَمَاعُ عَبْدِ الْأَعْلَى وَابْنِ الْمُثَنَّى وَابْنِ بَشَّارٍ مِنْ نُسْخَةٍ وَاحِدَةٍ فِيمَا بَلَغَنِي

جبیر بن محمد بن جبیر بن مطعم نے اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک اعرابی حاضر ہوا اور عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ لوگ مشقت اور مصیبت میں مبتلا کر دیے گئے، اہل وعیال ضائع ہو گئے، اموال میں نقصان ہونے لگا اور چوپائے ہلاک ہونے لگے۔ سو آپ ہمارے لیے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں بارش کے لیے دعا فرمائیے۔ بے شک ہم آپ کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں بطور وسیلہ پیش کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے وسیلہ سے آپ سے التجا کرتے ہیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تیری ہلاکت ہو کیا تو جانتا ہے اسے جو کچھ تو کہہ رہا ہے۔ پھر رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرنے لگے اور مسلسل تسبیح بیان کرتے رہے۔ یہاں تک کہ صحابہ کرام کے چہروں سے (ناپسندیدگی) کے آثار کو پہچان لیا گیا۔ پھر فرمایا: تیری ہلاکت ہو۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ کو اس کی مخلوق میں سے کسی کے پاس بطور سفارشی پیش نہیں کیا جاسکتا۔ اللہ تعالیٰ کی شان اس سے کہیں زیادہ اور بلند ہے۔ تیری ہلاکت ہو، بے شک اللہ تعالیٰ کو اس کی مخلوق میں سے کسی پر بطور سفارش پیش نہیں کیا جاتا۔ اللہ تعالیٰ کی شان اس سے بہت عظیم اور اعلیٰ ہے۔ تجھ پر افسوس ہے، کیا تو جانتا ہے اللہ تعالیٰ کی شان کیا ہے؟ بے شک اس کا عرش آسمانوں سے اوپر اس طرح ہے اور ساتھ ہی اپنی انگلیوں کے ساتھ گنبد جیسی صورت بنائی۔ اور وہ اللہ تعالیٰ کی عظمت وجلالت کے وجہ سے اس طرح چرچراتا ہے جیسا کہ سوار کے سبب کجاوہ چرچراتا ہے۔ ابن بشار نے اپنی روایت میں بیان کیا ہے: بے شک اللہ تعالیٰ اپنے عرش کے اوپر ہے اور اس کا عرش آسمانوں سے اوپر ہے۔ آگے اسی طرح حدیث بیان کی ہے۔ عبدالاعلیٰ، ابن المثنیٰ اور ابن بشار نے یعقوب بن عتبہ اور جبیر بن محمد بن جبیر سے اور انہوں نے اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا سے بیان کیا ہے اور احمد بن سعید کی اسناد کے ساتھ روایت شدہ حدیث بھی صحیح ہے اور ایک جماعت نے اس پر اتفاق کیا ہے، ان میں سے یحییٰ بن معین اور علی بن مدینی ہیں اور اسے ایک جماعت نے ابن اسحاق سے اسی طرح روایت کیا ہے جیسا کہ احمد نے بھی بیان کیا ہے اور عبدالاعلیٰ، ابن مثنیٰ اور ابن بشار کا سماع ایک ہی نسخہ سے ہے۔ اس خبر کے مطابق جو مجھے پہنچی ہے۔

4102۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَفْصِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ أُذِنَ لِي أَنْ أُحَدِّثَ عَنْ مَلَكٍ مِنْ مَلَائِكَةِ اللهِ مِنْ حَمَلَةِ الْعَرْشِ إِنَّ مَا بَيْنَ شَحْمَةِ أُذُنِهِ إِلَى عَاتِقِهِ مَسِيرَةُ سَبْعِ مِائَةِ عَامٍ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: مجھے اجازت دی گئی ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کے حاملین عرش ملائکہ میں سے ایک فرشتے کے بارے بتاؤں۔ تو بے شک اس کے کان کی لو سے لے کر اس کے کندھے تک کے درمیان سات سو برس کی مسافت کا فاصلہ ہے۔

4103۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ نَصْرٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ النَّسَائِيُّ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقْرِئُ حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ يَعْنِي ابْنَ عِمْرَانَ حَدَّثَنِي أَبُو يُونُسَ سُلَيْمُ بْنُ جُبَيْرٍ مَوْلَى أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقْرَأُ هَذِهِ الْآيَةَ إِنَّ اللهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَى أَهْلِهَا إِلَى قَوْلِهِ تَعَالَى سَمِيعًا بَصِيرًا قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَضَعُ

إِبْهَامَهُ عَلَى أُذُنِهِ وَالَّتِي تَلِيهَا عَلَى عَيْنِهِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقْرَؤُهَا وَيَضَعُ إِصْبَعَيْهِ قَالَ ابْنُ يُونُسَ قَالَ الْمُقْرِئُ يَعْنِي إِنَّ اللهَ سَمِيعٌ بَصِيرٌ يَعْنِي أَنَّ لِلَّهِ سَمْعًا وَبَصَرًا قَالَ أَبُو دَاوُدَ[1] وَهٰذَا رَدٌّ عَلَى الْجَهْمِيَّةِ

ابو یونس سلیم بن جبیر جو کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام ہیں، انہوں نے بتایا: میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے یہ آیت پڑھی: إِنَّ اللهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَى أَهْلِهَا إِلَى قَوْلِهِ تَعَالَى سَمِيعًا بَصِيرًا (بے شک اللہ تعالیٰ تمہیں حکم دیتا ہے کہ تم امانتیں ان کے اہل تک پہنچا دو۔ الخ) اور فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے آپ اپنا انگوٹھا اپنے کان پر رکھتے اور اس کے ساتھ والی شہادت کی انگلی اپنی آنکھ پر رکھتے۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ آیت پڑھتے ہوئے اپنی انگلیاں (کان اور آنکھ پر) رکھتے ہوئے دیکھا ہے۔ ابن یونس نے کہا ہے کہ المقری نے بیان کیا ہے (کہ آپ کے اشارہ سے مقصود یہ تھا) کہ بے شک اللہ تعالیٰ سمیع (سننے والا) اور بصیر (دیکھنے والا) ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے لیے صفت سمع و بصر ثابت ہیں۔ ابوداؤد نے کہا کہ یہ فرقہ جہمیہ کا رد ہے (کیونکہ وہ ان جیسی صفات کا انکار کرتے ہیں)۔

بَابٌ فِي الرُّؤْيَةِ (رؤیت باری تعالیٰ کا بیان)

4104۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ وَوَكِيعٌ وَأَبُو أُسَامَةَ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ جُلُوسًا فَنَظَرَ إِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَيْلَةَ أَرْبَعَ عَشْرَةَ فَقَالَ إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ هٰذَا لَا تُضَامُونَ فِي رُؤْيَتِهِ فَإِنِ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ لَا تُغْلَبُوا عَلَى صَلَاةٍ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا فَافْعَلُوا ثُمَّ قَرَأَ هٰذِهِ الْآيَةَ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا

حضرت جبیر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے تو آپ ﷺ نے چودھویں رات کے چاند کی طرف دیکھا اور فرمایا: بلاشبہ عنقریب تم اپنے رب کا دیدار اسی طرح کرو گے جیسے تم اس چاند کو دیکھ رہے ہو۔ تمہیں اس کے دیدار میں کوئی مزاحمت (اور مشقت) نہیں اٹھانی پڑے گی۔ پس اگر تم قدرت رکھتے ہو تو تم غفلت نہ برتو اس نماز میں جو طلوع آفتاب سے پہلے ہے (یعنی نماز فجر) اور جو غروب آفتاب سے پہلے ہے (یعنی نماز عصر) پس تم ان کی محافظت کرو (یعنی پابندی سے وقت پر ادا کرو) بعد ازاں آپ نے یہ آیت پڑھی۔ (ترجمہ) اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح بیان کرو سورج طلوع ہونے سے پہلے اور سورج غروب ہونے سے پہلے، الی آخر الآیہ۔

4105۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَهُ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ نَاسٌ يَا رَسُولَ اللهِ أَنَرَى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ هَلْ تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ الشَّمْسِ فِي الظَّهِيرَةِ لَيْسَتْ فِي سَحَابَةٍ قَالُوا لَا قَالَ هَلْ تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَيْسَ فِي سَحَابَةٍ قَالُوا لَا قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَتِهِ إِلَّا كَمَا تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ أَحَدِهِمَا

1۔ ان اللہ سمیع بصیر تا قال أبو داؤد کے الفاظ صرف مطبوعہ بیروت میں ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم کیا ہم قیامت کے دن اپنے رب کا دیدار کریں گے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا دوپہر کے وقت سورج کو دیکھنے میں تمہیں کوئی مشقت محسوس ہوتی ہے جب کہ وہ بادل میں نہ ہو؟ صحابہ نے عرض کی: نہیں۔ پھر آپ نے فرمایا: کیا چودھویں رات کے چاند کو دیکھنے میں تمہیں کوئی مشقت محسوس ہوتی ہے جب کہ وہ بادل میں نہ ہو۔ صحابہ نے عرض کی: نہیں۔ تو پھر آپ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے دست قدرت میں میری جان ہے! تمہیں رب العالمین کے دیدار میں کوئی مشقت اور زحمت نہیں ہوگی مگر اتنی ہی جتنی کہ ان دونوں میں سے کسی ایک کو دیکھنے میں مشقت ہوتی ہے۔

4106۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ح وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ الْمَعْنَى عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ وَكِيعٍ قَالَ مُوسَى ابْنُ عُدُسٍ عَنْ أَبِي رَزِينٍ قَالَ مُوسَى الْعُقَيْلِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَكُلُّنَا يَرَى رَبَّهُ قَالَ ابْنُ مُعَاذٍ مُخْلِيًا بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَا آيَةُ ذَلِكَ فِي خَلْقِهِ قَالَ يَا أَبَا رَزِينٍ أَلَيْسَ كُلُّكُمْ يَرَى الْقَمَرَ قَالَ ابْنُ مُعَاذٍ لَيْلَةَ الْبَدْرِ مُخْلِيًا بِهِ ثُمَّ اتَّفَقَا قُلْتُ بَلَى قَالَ فَاللهُ أَعْظَمُ قَالَ ابْنُ مُعَاذٍ قَالَ فَإِنَّمَا هُوَ خَلْقٌ مِنْ خَلْقِ اللهِ فَاللهُ أَجَلُّ وَأَعْظَمُ

ابورزین سے روایت ہے کہ موسیٰ العقیلی نے بیان کیا ہے کہ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم کیا ہم میں سے ہر کوئی اپنے رب کا دیدار کر سکے گا؟ ابن معاذ نے کہا ہے کہ کیا ہم میں سے ہر کوئی انفرادی طور پر (بغیر کسی مزاحمت کے) قیامت کے دن اپنے رب کا دیدار کر سکے گا؟ اس کی مخلوق میں اس کی علامت کیا ہے؟ تو آپ نے فرمایا: اے ابورزین! کیا تم میں سے ہر کوئی چودھویں کا چاند نہیں دیکھتا ہے؟ ابن معاذ نے یہ الفاظ بھی کہے: لیلة البدر مخلیا به یعنی چودھویں رات کا چاند انفرادی طور پر (ہر کوئی دیکھتا نہیں؟) میں نے عرض کی: کیوں نہیں (یعنی ہر کوئی دیکھتا ہے) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پس اللہ تعالیٰ کی شان تو بہت عظیم ہے۔ ابن معاذ کی روایت میں ہے کہ یہ تو اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے ایک ہے، اللہ تعالیٰ تو اس سے کہیں بزرگ و برتر اور عظیم ہے۔

بَابٌ فِي الرَّدِّ عَلَى الْجَهْمِيَّةِ (جہمیہ کے رد کا بیان)

4107۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ أَنَّ أَبَا أُسَامَةَ أَخْبَرَهُمْ عَنْ عُمَرَ بْنِ حَمْزَةَ قَالَ قَالَ سَالِمٌ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَطْوِي اللهُ السَّمَاوَاتِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثُمَّ يَأْخُذُهُنَّ بِيَدِهِ الْيُمْنَى ثُمَّ يَقُولُ أَنَا الْمَلِكُ أَيْنَ الْجَبَّارُونَ أَيْنَ الْمُتَكَبِّرُونَ ثُمَّ يَطْوِي الْأَرَضِينَ ثُمَّ يَأْخُذُهُنَّ قَالَ ابْنُ الْعَلَاءِ بِيَدِهِ الْأُخْرَى ثُمَّ يَقُولُ أَنَا الْمَلِكُ أَيْنَ الْجَبَّارُونَ أَيْنَ الْمُتَكَبِّرُونَ

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن آسمانوں کو لپیٹ دے گا اور پھر انہیں اپنے دائیں دست قدرت میں اٹھالے گا۔ اور پھر ارشاد فرمائے گا: میں ہی بادشاہ ہوں۔ کہاں ہیں (دنیا کے) جابر حکمران، کہاں ہیں تکبر اور غرور کرنے والے؟ پھر وہ زمینوں کو لپیٹ لے گا اور انہیں اپنے دوسرے دست

قدرت میں پکڑ لے گا اور پھر ارشاد فرمائے گا: میں ہی بادشاہ ہوں، کہاں ہیں (دنیا کے) جابر اور ظالم حکمران اور کہاں ہیں تکبر و غرور کرنے والے؟

فائدہ: اس حدیث طیبہ میں جہاں رب العالمین کے لیے صفت کلام اور بطش کا اثبات ہے۔ ساتھ ہی یہ ظلم و ستم ڈھانے والے متکبر حکمرانوں کے لیے تازیانہ بھی ہے کہ کل قیامت کے دن کون سامنہ لے کر رب العالمین کے سامنے کھڑے ہوں گے۔ زبانیں ساکت ہوں گی، غرور کا نشہ اتر جائے گا اور چہرے پر ذلت ورسوائی کا غلبہ ہوگا۔ کیا اس دن کی رسوائی سے آج اس حاکم مطلق کے سامنے جھکنا بہتر نہیں؟

4108۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَعَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ الْأَغَرِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ يَنْزِلُ رَبُّنَا كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى سَمَاءِ الدُّنْيَا حَتَّى يَبْقَى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرُ فَيَقُولُ مَنْ يَدْعُونِي فَأَسْتَجِيبَ لَهُ مَنْ يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ مَنْ يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہمارا رب ہر رات آسمان دنیا کی طرف (اپنی شان قدرت کے مطابق) نزول فرماتا ہے۔ یہاں تک کہ رات کا آخری تیسرا حصہ باقی رہ جاتا ہے اور فرماتا ہے کون ہے جو مجھ سے دعا مانگے کہ میں اس کے لیے اسے قبول فرماؤں، کون ہے جو مجھ سے سوال کرے کہ میں اسے عطا فرماؤں اور کون ہے جو مجھ سے مغفرت طلب کرتا ہو کہ میں اس کی مغفرت فرمادوں۔

فائدہ: اس حدیث میں ایک جانب رب العالمین کی صفت نزول کا ثبات ہے اور ساتھ ہی اس کا اپنے بندوں کے ساتھ جو رحمت کا تعلق ہے اس کا اظہار بھی ہے کہ اس کی رحمت تو پکار پکار کر اپنے بندے کو اپنی طرف بلاتی ہے لیکن بندہ اپنی غفلت کی نیند میں ہی پڑا رہتا ہے۔ خوش بخت ہیں وہ لوگ جنہیں رات کی خلوتوں میں اپنے رب کی رحمتوں سے اپنے دامن بھرنے کی سعادت نصیب رہتی ہے۔ اے کریم رب! ہمیں بھی ان عالی بخت لوگوں میں سے کردے۔ آمین ثم آمین

بَابٌ فِي الْقُرْآنِ (قرآن کا بیان)

4109۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ سَالِمٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَعْرِضُ نَفْسَهُ عَلَى النَّاسِ فِي الْمَوْقِفِ[1] فَقَالَ أَلَا رَجُلٌ يَحْمِلُنِي إِلَى قَوْمِهِ فَإِنَّ قُرَيْشًا قَدْ مَنَعُونِي أَنْ أُبَلِّغَ كَلَامَ رَبِّي

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ اپنے آپ کو موقف (جائے وقوف یعنی میدان عرفات) میں لوگوں پر پیش کرتے تھے اور فرماتے: خبردار! سنو کیا کوئی آدمی ہے جو مجھے اپنی قوم کی طرف اٹھا کر لے چلے (یعنی مجھے اپنی قوم کی جانب سے پناہ اور امن مہیا کرے) کیونکہ قریش نے مجھے منع کیا ہے کہ میں اپنے رب کا کلام ان تک پہنچاؤں۔

فائدہ: اس روایت میں رسول اللہ ﷺ نے قرآن کریم کو اللہ تعالیٰ کا کلام قرار دیا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ

1۔ دیگر نسخوں میں بالموقف ہے۔

کے لیے صفت کلام ثابت ہے۔

4110۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ وَسَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَعَلْقَمَةُ بْنُ وَقَّاصٍ وَعُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ حَدِيثِ عَائِشَةَ وَكُلٌّ حَدَّثَنِي طَائِفَةً مِنَ الْحَدِيثِ قَالَتْ وَلَشَأْنِي فِي نَفْسِي كَانَ أَحْقَرَ مِنْ أَنْ يَتَكَلَّمَ اللهُ فِيَّ بِأَمْرٍ يُتْلَى

ابن شہاب نے بیان کیا ہے کہ مجھے عروہ بن زبیر، سعید بن مسیب اور علقمہ بن وقاص اور عبید اللہ بن عبد اللہ تمام نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی حدیث سے خبر دی ہے اور ہر ایک نے حدیث کا کچھ حصہ مجھے بیان کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: میں اپنی ذات کے معاملہ میں اپنے معاملے کے بارے میں اس سے کہیں زیادہ ہیچ تصور رکھتی تھی کہ رب العالمین میرے بارے میں ایسے حکم کے ساتھ کلام فرمائے جس کی ہمیشہ تلاوت کی جاتی رہے گی (یعنی میں اپنے آپ کو اس قابل نہ سمجھتی تھی کہ میرے بارے میں قرآن کریم نازل ہوگا، بلکہ میرا گمان تو فقط یہ تھا کہ رسول اللہ ﷺ کو بذریعہ خواب میری براءت سے آگاہ کر دیا جائے گا۔ اس روایت میں بھی قرآن کریم کو اللہ تعالیٰ کا کلام کہا گیا ہے)۔

4111۔ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ مُجَالِدٍ عَنْ عَامِرٍ يَعْنِي الشَّعْبِيَّ عَنْ عَامِرِ بْنِ شَهْرٍ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ النَّجَاشِيِّ فَقَرَأَ ابْنٌ لَهُ آيَةً مِنَ الْإِنْجِيلِ فَضَحِكْتُ فَقَالَ أَتَضْحَكُ مِنْ كَلَامِ اللهِ

حضرت عامر بن شہر نے بیان کیا ہے کہ میں نجاشی (شاہ حبشہ کا لقب) کے پاس تھا۔ اس کے بیٹے نے انجیل سے ایک آیت پڑھی تو میں ہنس پڑا۔ تو اس نے کہا: کیا تو اللہ تعالیٰ کے کلام سے ہنستا ہے۔

4112۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُعَوِّذُ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ أُعِيذُكُمَا بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ ثُمَّ يَقُولُ كَانَ أَبُوكُمْ يُعَوِّذُ بِهِمَا إِسْمَاعِيلَ وَإِسْحٰقَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ هَذَا دَلِيلٌ عَلَى أَنَّ الْقُرْآنَ لَيْسَ بِمَخْلُوقٍ[1]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ حضور نبی مکرم ﷺ حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہما کو اس طرح کا تعویذ پہناتے تھے کہ میں تم دونوں کو اللہ تعالیٰ کے کلمات تامہ (یعنی جو مکمل ہیں اور ہر قسم کے عیب ونقص سے پاک ہیں) کے ساتھ پناہ دیتا ہوں ہر شیطان سے اور ہر زہریلے جانور سے (مراد سانپ بچھو وغیرہ ہیں) اور ہر لگنے والی آنکھ سے (یعنی نظر بد سے)۔ پھر آپ فرماتے: اسی طرح تمہارے باپ (حضرت ابراہیم علیہ السلام) انہیں کلمات کے ساتھ حضرت اسماعیل اور حضرت اسحاق علیہما السلام کو تعویذ پہناتے تھے۔ ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ یہ اس پر دلیل ہے کہ قرآن مخلوق نہیں ہے۔

4113۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي سُرَيْجٍ الرَّازِيُّ وَعَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ ابْنِ إِبْرَاهِيمَ وَعَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو

1۔ قال ابوداؤد الخ صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا تَكَلَّمَ اللهُ بِالْوَحْيِ سَمِعَ أَهْلُ السَّمَاءِ لِلسَّمَاءِ صَلْصَلَةً كَجَرِّ السِّلْسِلَةِ عَلَى الصَّفَا فَيُصْعَقُونَ فَلَا يَزَالُونَ كَذَلِكَ حَتَّى يَأْتِيَهُمْ جِبْرِيلُ حَتَّى إِذَا جَاءَهُمْ جِبْرِيلُ فُزِّعَ عَنْ قُلُوبِهِمْ قَالَ فَيَقُولُونَ يَا جِبْرِيلُ مَاذَا قَالَ رَبُّكَ فَيَقُولُ الْحَقَّ فَيَقُولُونَ الْحَقَّ الْحَقَّ

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ وحی کے ساتھ کلام فرماتا ہے تو ایک آسمان کے باسی دوسرے آسمان والوں سے گھنٹی کی آواز سنتے ہیں جیسا کہ ملائم پتھر پر زنجیر لگنے کی آواز۔ اوران پر غشی چھا جاتی ہے اور وہ مسلسل اسی حرکت میں رہتے ہیں یہاں تک کہ جبرئیل امین علیہ السلام ان کے پاس آتے ہیں۔ جب جبرئیل امین ان کے پاس آجاتے ہیں تو ان کے دلوں سے گھبراہٹ اور خوف کو نکال دیا جاتا ہے (اور وہ ہوش میں آجاتے ہیں) پھر وہ کہتے ہیں: اے جبرئیل! تیرے رب نے کیا کہا ہے؟ تو وہ جواب دیتے ہیں: اس نے حق کہا ہے۔ پھر وہ بھی کہنے لگتے ہیں: اس نے حق کہا ہے، اس نے حق کہا ہے۔

فائدہ: اس حدیث طیبہ سے بھی اللہ تعالیٰ کا کلام کرنا اور قرآن کریم کا اللہ تعالیٰ کا کلام ہونا ثابت ہو رہا ہے۔ واللہ اعلم

بَابٌ فِي الشَّفَاعَةِ (شفاعت کا بیان)

4114۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا بِسْطَامُ بْنُ حُرَيْثٍ عَنْ أَشْعَثَ الْحُدَّانِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ شَفَاعَتِي لِأَهْلِ الْكَبَائِرِ مِنْ أُمَّتِي

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: میری شفاعت میری امت میں سے کبیرہ گناہ کرنے والوں کے لیے ہے۔

فائدہ: علامہ ابن حجر نے امام نووی اور حضرت قاضی عیاض رحمہا اللہ تعالیٰ سے نقل کیا ہے کہ شفاعت پانچ طرح کی ہے: (۱) میدان حشر کے خوف سے نجات دلانا (۲) ایک قوم کو بغیر حساب کے جنت میں داخل کروانا (۳) عذاب کی مستحق قوم کو جنت میں داخل کروانا (۴) گناہگاروں کو جہنم سے نکلوانا (۵) درجات کی بلندی کے لیے سفارش کرنا۔ اہل الکبائر کے بارے اہل سنت کا موقف یہ ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کی شفاعت اور اللہ تعالیٰ کے فضل و رحمت کے سبب ان کی مغفرت کر دی جائے گی۔ (بذل ص 379,378 ج 18)

4115۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنِ الْحَسَنِ بْنِ ذَكْوَانَ حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ قَالَ حَدَّثَنِي عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ يَخْرُجُ قَوْمٌ مِنَ النَّارِ بِشَفَاعَةِ مُحَمَّدٍ فَيَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ وَيُسَمَّوْنَ الْجَهَنَّمِيِّينَ

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے حضور نبی مکرم ﷺ سے بیان کیا ہے کہ آپ نے فرمایا: حضرت محمد مصطفی ﷺ کی شفاعت کے سبب ایک قوم جہنم سے نکلے گی اور وہ سب جنت میں داخل ہو جائیں گے اور انہیں جہنمیین کے نام سے پکارا جائے گا (کیونکہ وہ پہلے جہنم میں تھے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شفاعت کے سبب انہیں جنت کی بہاریں نصیب ہوئیں تو انہیں فقط احساس کی خاطر اس نام سے پکارا جائے گا)۔

4116۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ يَأْكُلُونَ فِيهَا وَيَشْرَبُونَ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ میں نے حضور نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ بے شک اہل جنت جنت میں (طرح طرح کے پھل) کھائیں گے اور مشروبات پئیں گے۔

بَابٌ فِي ذِكْرِ الْبَعْثِ وَالصُّورِ (قیامت اور صور میں پھونکے جانے کا بیان)

4117۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا أَسْلَمُ عَنْ بِشْرِ بْنِ شَغَافٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الصُّورُ قَرْنٌ يُنْفَخُ فِيهِ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: صور ایک سینگھ ہے جس میں پھونکا جائے گا (اس کی ہیبت اور قدر و عظمت کا حقیقی علم صرف اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔ حضرت اسرافیل علیہ السلام اس پر مقرر ہیں اور وہ رب العالمین کے حکم کے منتظر ہیں۔ مقررہ وقت پر رب العالمین کے حکم سے وہ اس میں پھونک لگائیں گے تو قیامت برپا ہو جائے گی اور نظام کائنات درہم برہم ہو کر رہ جائے گا۔ واللہ اعلم)۔

4118۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ كُلُّ ابْنِ آدَمَ تَأْكُلُ الْأَرْضُ إِلَّا عَجْبَ الذَّنَبِ مِنْهُ خُلِقَ وَفِيهِ يُرَكَّبُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انسان کے تمام اعضائے بدن کو زمین (مٹی) کھا جاتی ہے سوائے ریڑھ کی ہڈی کے جس سے اسے پہلے پیدا کیا گیا ہے اور اسی سے اسے دوبارہ پیدا کیا جائے گا۔

فائدہ: علامہ طیبی نے کہا ہے کہ ریڑھ کی ہڈی کی استثناء سے مراد یہ ہے کہ یہ طویل عرصہ تک مٹی کے نیچے باقی رہتی ہے یہ مراد نہیں ہے کہ وہ بالکل فنا نہیں ہوتی۔ جیسا کہ دوسری حدیث میں ہے کہ یہ اعضائے بدن میں سب سے پہلے پیدا کی جاتی ہے اور سب سے آخر میں یہ بوسیدہ ہوتی ہے۔ اور ملا علی قاری نے اس پر یہ اضافہ کیا ہے کہ بلاشبہ یہ سب سے آخر میں بوسیدہ ہوتی ہے لیکن مکمل طور پر ختم نہیں ہوتی اور یہی حدیث اس معنی پر دال ہے۔ واللہ اعلم

بَابٌ فِي خَلْقِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ (جنت اور دوزخ کی تخلیق کا بیان)

4119۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لَمَّا خَلَقَ اللهُ الْجَنَّةَ قَالَ لِجِبْرِيلَ اذْهَبْ فَانْظُرْ إِلَيْهَا فَذَهَبَ فَنَظَرَ إِلَيْهَا ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ أَيْ رَبِّ وَعِزَّتِكَ لَا يَسْمَعُ بِهَا أَحَدٌ إِلَّا دَخَلَهَا ثُمَّ حَفَّهَا بِالْمَكَارِهِ ثُمَّ قَالَ يَا جِبْرِيلُ اذْهَبْ فَانْظُرْ إِلَيْهَا فَذَهَبَ فَنَظَرَ إِلَيْهَا ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ أَيْ رَبِّ وَعِزَّتِكَ لَقَدْ خَشِيتُ أَنْ لَا يَدْخُلَهَا أَحَدٌ قَالَ فَلَمَّا خَلَقَ اللهُ النَّارَ قَالَ يَا جِبْرِيلُ اذْهَبْ فَانْظُرْ إِلَيْهَا فَذَهَبَ فَنَظَرَ إِلَيْهَا ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ أَيْ رَبِّ وَعِزَّتِكَ لَا يَسْمَعُ بِهَا أَحَدٌ فَيَدْخُلُهَا فَحَفَّهَا بِالشَّهَوَاتِ ثُمَّ قَالَ يَا جِبْرِيلُ اذْهَبْ فَانْظُرْ

إِلَيْهَا فَذَهَبَ فَنَظَرَ إِلَيْهَا ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ أَيْ رَبِّ وَعِزَّتِكَ وَجَلَالِكَ لَقَدْ خَشِيتُ أَنْ لَا يَبْقَى أَحَدٌ إِلَّا دَخَلَهَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ نے جنت کو تخلیق فرمایا تو حضرت جبریل علیہ السلام کو فرمایا: تو جا اور جنت کا نظارہ کر۔ پس وہ گئے اور جنت کی طرف دیکھا پھر واپس حاضر ہوئے اور عرض کی: اے میرے پروردگار! تیری عزت کی قسم! جنت کے بارے میں جو بھی سنے گا وہی اس میں داخل ہوگا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اسے مشقت آمیز اعمال کے ساتھ بھر دیا۔ مراد عبادت، جہاد اور خواہشات نفس کو ترک کرنے کی مشقت اٹھانا وغیرہ اعمال ہیں جو کرے گا وہی جنت میں جائے گا۔ پھر فرمایا: اے جبرئیل! تو جا اور اس کی طرف دیکھ۔ چنانچہ وہ گئے اور اس کا منظر دیکھا اور پھر واپس آ کر عرض کی: اے میرے پروردگار! تیری عزت کی قسم! مجھے یہ خوف لاحق ہوا ہے کہ کوئی اس میں داخل نہ ہوگا۔ جب اللہ تعالیٰ نے جہنم کو تخلیق فرمایا تو فرمایا: اے جبرائیل! تو جا اور جہنم کو دیکھ۔ پس وہ گئے اور اسے دیکھا۔ پھر واپس آ کر عرض کی: اے میرے پروردگار! تیری عزت کی قسم! جو کوئی اس کے بارے سنے گا وہ اس میں داخل نہیں ہوگا (یعنی اس کا منظر اتنا خوفناک اور عذاب اتنا شدید ہے)۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اسے شہوات سے گھیر دیا۔ پھر فرمایا: اے جبرئیل! تو جا اور اس کی طرف دیکھ۔ پس وہ گئے اور اس کی طرف دیکھا۔ پھر آئے اور عرض کی: اے میرے رب! تیری عزت کی قسم! مجھے تو یہ خوف ہونے لگا ہے کہ کوئی بھی اس میں داخل ہونے سے باقی نہیں بچے گا۔ یعنی اپنی بداعمالیوں اور شہوت پرستی کے سبب ہر کوئی اس میں داخل ہو جائے گا)۔

بَابٌ فِي الْحَوْضِ (حوض کا بیان)

4120۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَمُسَدَّدٌ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ أَمَامَكُمْ حَوْضًا مَا بَيْنَ نَاحِيَتَيْهِ كَمَا بَيْنَ جَرْبَاءَ وَأَذْرُحَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک (میدان حشر میں) تمہارے سامنے ایک حوض ہوگا، اس کے دونوں کناروں کے درمیان اتنا فاصلہ ہوگا جتنا جرباء اور اذرح کے درمیان ہے۔ (جرباء اور اذرح دونوں ملک شام کے گاؤں ہیں اور ان کے درمیان تین دن کی مسافت ہے)۔

4121۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ النَّمَرِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا فَقَالَ مَا أَنْتُمْ جُزْءٌ مِنْ مِائَةِ أَلْفِ جُزْءٍ مِمَّنْ يَرِدُ عَلَيَّ الْحَوْضَ قَالَ قُلْتُ كَمْ كُنْتُمْ يَوْمَئِذٍ قَالَ سَبْعَ مِائَةٍ أَوْ ثَمَانِ مِائَةٍ

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے، ہم ایک جگہ پر اترے تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم ان لوگوں کے ایک لاکھ اجزاء میں سے ایک جز بھی نہیں ہو جو میرے پاس حوض پر آئیں گے (یعنی تم ان کے ایک جز سے بھی کم ہو) ابوحمزہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت زید سے پوچھا: اس دن کتنے آدمی تھے؟ تو انہوں نے فرمایا: سات سو یا آٹھ سو۔

4122۔ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ أَغْفَى رَسُولُ اللهِ ﷺ إِغْفَاءَةً فَرَفَعَ رَأْسَهُ مُتَبَسِّمًا فَإِمَّا قَالَ لَهُمْ وَإِمَّا قَالُوا لَهُ يَا رَسُولَ اللهِ لِمَ ضَحِكْتَ فَقَالَ إِنَّهُ أُنْزِلَتْ عَلَيَّ آنِفًا سُورَةٌ فَقَرَأَ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ حَتَّى خَتَمَهَا فَلَمَّا قَرَأَهَا قَالَ هَلْ تَدْرُونَ مَا الْكَوْثَرُ قَالُوا اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّهُ نَهْرٌ وَعَدَنِيهِ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ فِي الْجَنَّةِ وَعَلَيْهِ خَيْرٌ كَثِيرٌ عَلَيْهِ حَوْضٌ تَرِدُ عَلَيْهِ أُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ آنِيَتُهُ عَدَدُ الْكَوَاكِبِ

مختار بن فلفل نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی ہلکی سی آنکھ لگی اور پھر تبسم فرماتے ہوئے آپ ﷺ نے اپنا سر اوپر اٹھایا۔ پھر یا تو آپ نے صحابہ کرام کو فرمایا یا انہوں نے آپ سے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ آپ کیوں مسکرائے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ابھی ابھی مجھ پر ایک سورت نازل ہوئی ہے۔ پھر آپ ﷺ نے قراءت فرمائی: بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ آخر آپ نے یہ سورت پڑھی۔ جب پڑھ چکے تو فرمایا: کیا تم جانتے ہو کوثر کیا ہے؟ صحابہ کرام نے عرض کی: اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول معظم ﷺ ہی بہتر جانتے ہیں۔ تو آپ نے فرمایا: یہ ایک نہر ہے جنت میں جس کا وعدہ میرے رب نے مجھ سے فرمایا ہے اور اس پر خیر کثیر ہے اور اس پر ایک حوض ہے جس پر قیامت کے دن میری امت (پیاس بجھانے کے لیے) آئے گی اور اس کے برتن ستاروں کی تعداد کی مثل ہیں (یعنی ان گنت ہیں)۔

4123۔ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ النَّضْرِ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا عُرِجَ بِنَبِيِّ اللهِ ﷺ فِي الْجَنَّةِ أَوْ كَمَا قَالَ عُرِضَ لَهُ نَهْرٌ حَافَتَاهُ الْيَاقُوتُ الْمُجَيَّبُ أَوْ قَالَ الْمُجَوَّفُ فَضَرَبَ الْمَلَكُ الَّذِي مَعَهُ يَدَهُ فَاسْتَخْرَجَ مِسْكًا فَقَالَ مُحَمَّدٌ ﷺ لِلْمَلَكِ الَّذِي مَعَهُ مَا هٰذَا قَالَ هٰذَا الْكَوْثَرُ الَّذِي أَعْطَاكَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: جب (شب معراج) حضور نبی مکرم ﷺ کو جنت میں لے جایا گیا یا جیسا کہ آپ نے فرمایا تو آپ کو ایک نہر پیش کی گئی۔ اس کے دونوں کنارے خول دار یاقوت کے بنے ہوئے تھے۔ پس وہ فرشتہ جو آپ ﷺ کے ساتھ تھا۔ اس نے اس میں اپنا ہاتھ مارا اور اس سے مشک نکال لایا۔ تو حضور نبی رحمت ﷺ نے اپنے ساتھ والے فرشتے سے فرمایا: یہ کیا ہے؟ تو اس نے بتایا: یہ وہ نہر کوثر ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا فرمائی ہے۔

4124۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ أَبُو طَالُوتَ قَالَ شَهِدْتُ أَبَا بَرْزَةَ دَخَلَ عَلَى عُبَيْدِ اللهِ بْنِ زِيَادٍ فَحَدَّثَنِي فُلَانٌ سَمَّاهُ مُسْلِمٌ وَكَانَ فِي السِّمَاطِ فَلَمَّا رَآهُ عُبَيْدُ اللهِ قَالَ إِنَّ مُحَمَّدِيَّكُمْ هٰذَا الدَّحْدَاحُ فَفَهِمَهَا الشَّيْخُ فَقَالَ مَا كُنْتُ أَحْسَبُ أَنِّي أَبْقَى فِي قَوْمٍ يُعَيِّرُونِي بِصُحْبَةِ مُحَمَّدٍ ﷺ فَقَالَ لَهُ عُبَيْدُ اللهِ إِنَّ صُحْبَةَ مُحَمَّدٍ ﷺ لَكَ زَيْنٌ غَيْرُ شَيْنٍ قَالَ إِنَّمَا بَعَثْتُ إِلَيْكَ لِأَسْأَلَكَ عَنِ الْحَوْضِ سَمِعْتَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَذْكُرُ فِيهِ شَيْئًا فَقَالَ لَهُ أَبُو بَرْزَةَ نَعَمْ لَا مَرَّةً وَلَا ثِنْتَيْنِ وَلَا ثَلَاثًا وَلَا أَرْبَعًا وَلَا خَمْسًا فَمَنْ كَذَّبَ بِهِ فَلَا

سَقَاهُ اللهُ مِنْهُ ثُمَّ خَرَجَ مُغْضَبًا

عبدالسلام بن ابی حازم ابوطالوت نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا۔ وہ عبیداللہ بن زیاد کے پاس گئے اور مجھے فلاں جس کا نام مسلم ہے اس نے بتایا ہے اور وہ عبیداللہ کی جماعت میں شامل تھا کہ جب عبیداللہ نے آپ کو دیکھا تو (تمسخر کے انداز میں) اس نے کہا: بے شک تمہارا یہ محمدی (یعنی رسول اللہ علیہ کا صحابی) موٹا تازہ ٹھگنا سا ہے۔ تو شیخ یہ کلمہ سمجھ گئے (یعنی آپ نے یہ کلمہ سن لیا اور یہ سمجھا کہ اس نے صحابی رسول ہونے کی نسبت سے مجھ سے تمسخر کیا ہے تو آپ نے اسے اہانت رسول پر محمول کیا) اور فرمایا: میرا یہ گمان نہ تھا کہ میں ایسی قوم میں باقی رہوں گا جو مجھ پر صحابی رسول ہونے کے سبب طعنہ زنی کرے گی۔ تب عبیداللہ نے آپ سے کہا: بلاشبہ رسول اللہ علیہ کا صحابی ہونا تمہارے لیے زینت و وقار ہے نہ کہ یہ کوئی عیب ہے۔ پھر کہا: میں نے تو اس لیے آپ کو بلا بھیجا ہے کہ میں آپ سے حوض کے بارے پوچھوں، کیا آپ نے رسول اللہ علیہ کو اس کے بارے کچھ ذکر کرتے ہوئے سنا ہے؟ تو حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں۔ ایک بار نہیں اور نہ ہی دو، تین، چار اور پانچ بار (بلکہ کئی بار سنا ہے)۔ پس جس کسی نے اسے جھٹلایا تو اللہ تعالیٰ اسے اس سے سیراب نہ کرے۔ بعد ازاں حالت غضب میں وہاں سے باہر چلے گئے۔

بَابٌ فِي الْمَسْأَلَةِ فِي الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ (قبر کے سوالات اور عذاب قبر کا بیان)

4125۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ إِنَّ الْمُسْلِمَ إِذَا سُئِلَ فِي الْقَبْرِ فَشَهِدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَذَلِكَ قَوْلُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ يُثَبِّتُ اللهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ علیہ نے فرمایا: جس مسلمان سے قبر میں سوال کیا جائے گا تو وہ یہ شہادت دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ محمد علیہ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ اسی کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد گرامی ہے: يُثَبِّتُ اللهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ الآیہ۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو قول ثابت (یعنی کلمہ توحید) کے ساتھ ثابت قدم رکھے گا جو ایمان لائے (دنیوی حیات میں بھی اور اخروی حیات میں بھی)۔

4126۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ الْخَفَّافُ أَبُو نَصْرٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ إِنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ دَخَلَ نَخْلًا لِبَنِي النَّجَّارِ فَسَمِعَ صَوْتًا فَفَزِعَ فَقَالَ مَنْ أَصْحَابُ هَذِهِ الْقُبُورِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ نَاسٌ مَاتُوا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقَالَ تَعَوَّذُوا بِاللهِ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَمِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ قَالُوا وَمِمَّ ذَاكَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ إِنَّ الْمُؤْمِنَ إِذَا وُضِعَ فِي قَبْرِهِ أَتَاهُ مَلَكٌ فَيَقُولُ لَهُ مَا كُنْتَ تَعْبُدُ فَإِنَّ اللهَ هَدَاهُ قَالَ كُنْتُ أَعْبُدُ اللهَ فَيُقَالُ لَهُ مَا كُنْتَ تَقُولُ فِي هَذَا الرَّجُلِ فَيَقُولُ هُوَ عَبْدُ اللهِ وَرَسُولُهُ فَمَا يُسْأَلُ عَنْ شَيْءٍ غَيْرِهَا فَيُنْطَلَقُ بِهِ إِلَى بَيْتٍ كَانَ لَهُ فِي النَّارِ فَيُقَالُ لَهُ هَذَا بَيْتُكَ كَانَ لَكَ فِي النَّارِ وَلَكِنَّ اللهَ عَصَمَكَ وَرَحِمَكَ فَأَبْدَلَكَ بِهِ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ فَيَقُولُ دَعُونِي حَتَّى أَذْهَبَ فَأُبَشِّرَ أَهْلِي فَيُقَالُ لَهُ اسْكُنْ وَإِنَّ الْكَافِرَ إِذَا وُضِعَ فِي قَبْرِهِ أَتَاهُ مَلَكٌ

فَيَنْتَهِرُهُ فَيَقُولُ لَهُ مَا كُنْتَ تَعْبُدُ فَيَقُولُ لَا أَدْرِي فَيُقَالُ لَهُ لَا دَرَيْتَ وَلَا تَلَيْتَ فَيُقَالُ لَهُ فَمَا كُنْتَ تَقُولُ فِي هَذَا الرَّجُلِ فَيَقُولُ كُنْتُ أَقُولُ مَا يَقُولُ النَّاسُ فَيَضْرِبُهُ بِمِطْرَاقٍ مِنْ حَدِيدٍ بَيْنَ أُذُنَيْهِ فَيَصِيحُ صَيْحَةً يَسْمَعُهَا الْخَلْقُ غَيْرُ الثَّقَلَيْنِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بِمِثْلِ هَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ قَالَ إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا وُضِعَ فِي قَبْرِهِ وَتَوَلَّى عَنْهُ أَصْحَابُهُ إِنَّهُ لَيَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِهِمْ فَيَأْتِيهِ مَلَكَانِ فَيَقُولَانِ لَهُ فَذَكَرَ قَرِيبًا مِنْ حَدِيثِ الْأَوَّلِ قَالَ فِيهِ وَأَمَّا الْكَافِرُ وَالْمُنَافِقُ فَيَقُولَانِ لَهُ زَادَ الْمُنَافِقَ وَقَالَ يَسْمَعُهَا مَنْ وَلِيَهُ[1] غَيْرُ الثَّقَلَيْنِ

حضرت قتادہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے، انہوں نے بیان فرمایا کہ حضور نبی مکرم ﷺ بنی نجار کے ایک نخلستان میں داخل ہوئے تو آپ نے ایک خوفناک سی آواز سنی اور آپ گھبرا گئے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ان قبروں والے لوگ کون ہیں؟ انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ یہ وہ لوگ ہیں جو دور جاہلیت میں ہی فوت ہوئے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم عذاب جہنم اور فتنۂ دجال سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرو۔ لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ ایسا کیوں ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک مومن کو جب اس کی قبر میں رکھا جاتا ہے تو اس کے پاس ایک فرشتہ آتا ہے اور اسے کہتا ہے: تو کس کی عبادت کرتا تھا؟ پس اگر اللہ تعالیٰ اس کی رہنمائی فرمائے (یعنی اسے توفیق عطا فرمائے) تو وہ جواب دیتا ہے میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا تھا۔ پھر اسے کہا جاتا ہے: تو اس آدمی (مراد حضور نبی کریم ﷺ ہیں) کے بارے کیا کہتا تھا؟ تو وہ جواب دیتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ پس اس کے سوا کسی شے کے بارے اس سے سوال نہیں کیا جاتا۔ پھر اسے گھر (ٹھکانے) کی طرف لے جایا جاتا ہے جو اس کے لیے جہنم میں تھا اور اسے کہا جاتا ہے: یہ تیرا گھر ہے جو جہنم میں تیرے لیے بنایا گیا تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے تجھے بچا لیا ہے اور تجھ پر رحم (وکرم) فرما دیا ہے اور اس کے بدلے تجھے جنت میں ایک گھر عطا فرما دیا ہے۔ تو وہ مومن کہتا ہے: تم مجھے چھوڑ دو تا کہ میں جاؤں اور اپنے گھر والوں کو یہ بشارت سناؤں (کہ میرے رب نے مجھے جنت میں محل عطا فرما دیا ہے) تو اسے کہا جاتا ہے: تو ٹھہر جا (آرام کر)۔ اور جب کوئی کافر اپنی قبر میں رکھا جاتا ہے تو اس کے پاس ایک فرشتہ آتا ہے اور اسے خوب جھڑکتا ہے اور اسے کہتا ہے: تو کس کی عبادت کرتا تھا؟ تو وہ کہتا ہے میں نہیں جانتا۔ تو اسے کہا جاتا ہے: تو نے نہ خود سمجھا اور نہ ہی کسی کی پیروی کی۔ پھر اسے کہا جاتا ہے: اس شخصیت کے بارے تو کیا کہتا تھا؟ تو وہ کہتا ہے میں وہی کچھ کہتا تھا جو لوگ کہتے تھے۔ پس وہ فرشتہ اسے لوہے کے گرز کے ساتھ اس کے کانوں کے درمیان مارتا ہے تو وہ سخت چیخ و پکار کرتا ہے جسے جن وانس کے سوا ساری مخلوق سنتی ہے۔ محمد بن سلیمان اور عبدالوہاب نے اسی طرح کی اسناد کے ساتھ اسی طرح کی روایت بیان کی ہے اور کہا ہے کہ جب بندے کو اس کی قبر میں رکھا جاتا ہے اور اس کے دوست احباب واپس پلٹ کر آتے ہیں تو وہ (صاحب قبر) ان کے جوتوں کی آواز (کھڑکھڑاہٹ) کو سنتا ہے۔ پس اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں اور اسے کہتے ہیں۔ پھر آگے تقریباً پہلی حدیث کی طرح ذکر کیا: اس روایت میں کہا ہے رہے کافر اور منافق، تو وہ دونوں فرشتے اسے کہتے ہیں۔ اس نے منافق کے لفظ کا اضافہ کیا ہے اور یہ بیان کیا کہ اس کی

1۔ دیگر نسخوں میں مَنْ يَلِيهِ ہے۔

آواز کو جن وانس کے سوا ہر کوئی سنتا ہے جو بھی اس کے قریب ہوتا ہے۔

4127۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ح وحَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ هَذَا لَفْظُ هَنَّادٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ الْمِنْهَالِ عَنْ زَاذَانَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي جِنَازَةِ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَانْتَهَيْنَا إِلَى الْقَبْرِ وَلَمَّا يُلْحَدْ فَجَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَجَلَسْنَا حَوْلَهُ كَأَنَّمَا عَلَى رُءُوسِنَا الطَّيْرُ وَفِي يَدِهِ عُودٌ يَنْكُتُ بِهِ فِي الْأَرْضِ فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ اسْتَعِيذُوا بِاللَّهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا زَادَ فِي حَدِيثِ جَرِيرٍ هَاهُنَا وَقَالَ وَإِنَّهُ لَيَسْمَعُ خَفْقَ نِعَالِهِمْ إِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِينَ حِينَ يُقَالُ لَهُ يَا هَذَا مَنْ رَبُّكَ وَمَا دِينُكَ وَمَنْ نَبِيُّكَ قَالَ هَنَّادٌ قَالَ وَيَأْتِيهِ مَلَكَانِ فَيُجْلِسَانِهِ فَيَقُولَانِ لَهُ مَنْ رَبُّكَ فَيَقُولُ رَبِّيَ اللَّهُ فَيَقُولَانِ لَهُ مَا دِينُكَ فَيَقُولُ دِينِيَ الْإِسْلَامُ فَيَقُولَانِ لَهُ مَا هَذَا الرَّجُلُ الَّذِي بُعِثَ فِيكُمْ قَالَ فَيَقُولُ هُوَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَيَقُولَانِ وَمَا يُدْرِيكَ فَيَقُولُ قَرَأْتُ كِتَابَ اللَّهِ فَآمَنْتُ بِهِ وَصَدَّقْتُ زَادَ فِي حَدِيثِ جَرِيرٍ فَذَلِكَ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ يُثَبِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا الْآيَةَ ثُمَّ اتَّفَقَا قَالَ فَيُنَادِي مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ أَنْ قَدْ صَدَقَ عَبْدِي فَأَفْرِشُوهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَافْتَحُوا لَهُ بَابًا إِلَى الْجَنَّةِ وَأَلْبِسُوهُ مِنَ الْجَنَّةِ قَالَ فَيَأْتِيهِ مِنْ رَوْحِهَا وَطِيبِهَا قَالَ وَيُفْتَحُ لَهُ فِيهَا مَدَّ بَصَرِهِ قَالَ وَإِنَّ الْكَافِرَ فَذَكَرَ مَوْتَهُ قَالَ وَتُعَادُ رُوحُهُ فِي جَسَدِهِ وَيَأْتِيهِ مَلَكَانِ فَيُجْلِسَانِهِ فَيَقُولَانِ لَهُ مَنْ رَبُّكَ فَيَقُولُ هَاهْ هَاهْ هَاهْ[1] لَا أَدْرِي فَيَقُولَانِ لَهُ مَا دِينُكَ فَيَقُولُ هَاهْ هَاهْ لَا أَدْرِي فَيَقُولَانِ مَا هَذَا الرَّجُلُ الَّذِي بُعِثَ فِيكُمْ فَيَقُولُ هَاهْ هَاهْ لَا أَدْرِي فَيُنَادِي مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ أَنْ كَذَبَ فَأَفْرِشُوهُ مِنَ النَّارِ وَأَلْبِسُوهُ مِنَ النَّارِ وَافْتَحُوا لَهُ بَابًا إِلَى النَّارِ قَالَ فَيَأْتِيهِ مِنْ حَرِّهَا وَسَمُومِهَا قَالَ وَيُضَيَّقُ عَلَيْهِ قَبْرُهُ حَتَّى تَخْتَلِفَ فِيهِ أَضْلَاعُهُ زَادَ فِي حَدِيثِ جَرِيرٍ قَالَ ثُمَّ يُقَيَّضُ لَهُ أَعْمَى أَبْكَمُ مَعَهُ مِرْزَبَّةٌ مِنْ حَدِيدٍ لَوْ ضُرِبَ بِهَا جَبَلٌ لَصَارَ تُرَابًا قَالَ فَيَضْرِبُهُ بِهَا ضَرْبَةً يَسْمَعُهَا مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ إِلَّا الثَّقَلَيْنِ فَيَصِيرُ تُرَابًا قَالَ ثُمَّ تُعَادُ فِيهِ الرُّوحُ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا الْمِنْهَالُ عَنْ أَبِي عُمَرَ زَاذَانَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی معیت میں انصار کے ایک آدمی کی نماز جنازہ کے لیے نکلے۔ پس ہم اس کی قبر کے قریب رک گئے ابھی تک اس کی لحد نہیں بنائی گئی تھی۔ تو رسول اللہ ﷺ وہاں تشریف فرما ہو گئے اور آپ کے اردگرد ہم بھی بیٹھ گئے (اور اس طرح خاموش تھے) گویا ہمارے سروں پر پرندے بیٹھے ہوئے ہیں اور آپ ﷺ کے ہاتھ میں ایک لکڑی سی تھی جس کے ساتھ آپ زمین کو کریدنے لگے۔ پھر آپ ﷺ نے اپنا سر مبارک اوپر اٹھایا اور فرمایا: عذاب قبر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرو۔ آپ نے دو یا تین بار فرمایا۔ جریر کی روایت میں یہاں یہ زائد مذکور ہے کہ آپ نے فرمایا: بے شک صاحب قبر لوگوں کی جوتیوں کی آواز کو سنتا ہے جب کہ (دفن کے بعد) وہ پیٹھ پھیر کر واپس مڑتے ہیں۔ اس وقت اسے کہا جاتا ہے: اے فلاں! تیرا رب کون ہے؟ تیرا دین کیا ہے؟ اور تیرا نبی (علیہ السلام) کون ہے؟

1۔ دیگر نسخوں میں ھاہ ھاہ دو دفعہ ہے۔

ہناد نے بیان کیا ہے کہ آپ نے فرمایا: اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں اور اسے بٹھا دیتے ہیں اور اسے کہتے ہیں: تیرا رب کون ہے؟ تو وہ کہتا ہے میرا رب اللہ ہے۔ پھر وہ سوال کرتے ہیں: تیرا دین کیا ہے؟ تو وہ جواب دیتا ہے میرا دین اسلام ہے۔ پھر وہ اس سے پوچھتے ہیں: یہ آدمی کون ہے جسے تم میں مبعوث کیا گیا؟ تو وہ جواب دیتا ہے وہ رسول اللہ ﷺ ہیں۔ تو وہ اسے کہتے ہیں: تجھے اس کا علم کیسے ہوا ہے؟ تو وہ کہتا ہے میں نے کتاب اللہ میں پڑھا ہے اور اس کے ساتھ ایمان لایا ہوں اور میں نے اس کی تصدیق کی ہے۔ حدیث جریر میں یہ زائد ہے پس اسی کے بارے اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد گرامی ہے: يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا الآیہ پھر آگے دو راوی متفق ہیں۔ پھر آسمان کی جانب سے ندا دینے والا یہ ندا دیتا ہے کہ میرے بندے نے سچ کہا ہے پس تم اس کے لیے جنت کا بستر بچھا دو اور اس کے لیے جنت کی طرف ایک دروازہ کھول دو اور اسے جنت کا لباس پہنا دو۔ پھر جنت کی ہوا اور خوشبو اسے آنے لگتی ہے اور اس کے لیے حد نگاہ تک قبر کو کھول دیا جاتا ہے (یعنی اس میں وسعت کر دی جاتی ہے) پھر آپ نے کافر کی موت کا ذکر فرمایا اور کہا: اس کی روح اس کے جسم میں واپس لوٹائی جاتی ہے اور اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں اور وہ بٹھا لیتے ہیں اور اسے کہتے ہیں: تیرا رب کون ہے؟ تو وہ کہتا ہے ہائے ہائے میں نہیں جانتا۔ پھر وہ اس سے پوچھتے ہیں: تیرا دین کیا ہے؟ تو وہ جواب دیتا ہے ہائے ہائے میں نہیں جانتا۔ پھر وہ اس سے سوال کرتے ہیں: یہ آدمی کون ہے جسے تم میں مبعوث کیا گیا؟ تو وہ جواب دیتا ہے ہائے ہائے میں نہیں جانتا۔ تو پھر آسمان کی جانب سے پکارنے والا پکار کر کہتا ہے: اس نے جھوٹ بولا ہے۔ پس تم اس کے لیے جہنم کا بستر بچھا دو اور اسے اہل جہنم کا لباس پہنا دو اور اس کے لیے جہنم کی طرف ایک دروازہ کھول دو۔ پھر اس کی طرف جہنم سے گرم ہوا اور سخت لو آنے لگتی ہے اور اس پر اس کی قبر کو تنگ کر دیا جاتا ہے یہاں تک کہ اس کی پسلیاں اس میں ادھر ادھر نکل جاتی ہیں۔ حدیث جریر میں یہ زائد ہے کہ فرمایا: پھر اس پر ایک اندھا اور گونگا (فرشتہ) مسلط کر دیا جاتا ہے۔ اس کے پاس لوہے کا گرز ہوتا ہے (وہ اتنا بھاری ہے کہ) اگر اس کے ساتھ پہاڑ پر ضرب لگائی جائے تو وہ مٹی ہو جائے۔ پس اس کے ساتھ وہ اسے شدید مارتا ہے اور مشرق و مغرب کے مابین جن و انس کے سوا ہر شے اس کی چیخ و پکار کو سنتی ہے اور وہ مٹی ہو جاتا ہے پھر اس میں روح دوبارہ لوٹا دی جاتی ہے (حتیٰ کہ یہی سلسلہ جاری رہتا ہے اللّٰھم انا نعوذ بك من عذاب القبر)۔ ہناد بن سری، عبداللہ بن نمیر، اعمش اور منہال نے ابو عمر زاذان سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے حضرت براء اور انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ سے سنا ہے۔ آگے اسی طرح حدیث ذکر کی۔

بَابٌ فِيْ ذِكْرِ الْمِيْزَانِ (میزان کے ذکر کا بیان)

4128۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ وَحُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ أَنَّ إِسْمَعِيْلَ بْنَ إِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَهُمْ قَالَ أَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنْ الْحَسَنِ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّهَا ذَكَرَتْ النَّارَ فَبَكَتْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مَا يُبْكِيْكِ قَالَتْ ذَكَرْتُ النَّارَ فَبَكَيْتُ فَهَلْ تَذْكُرُوْنَ أَهْلِيْكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ أَمَّا فِيْ ثَلَاثَةِ مَوَاطِنَ فَلَا يَذْكُرُ أَحَدٌ أَحَدًا عِنْدَ الْمِيْزَانِ حَتّٰى يَعْلَمَ أَيَخِفُّ مِيْزَانُهُ أَوْ يَثْقُلُ وَعِنْدَ الْكِتَابِ حِيْنَ يُقَالُ هَاؤُمُ اقْرَءُوْا كِتَابِيَهْ حَتّٰى يَعْلَمَ أَيْنَ يَقَعُ كِتَابُهُ أَفِيْ يَمِيْنِهِ أَمْ فِيْ شِمَالِهِ أَمْ مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِهِ وَعِنْدَ الصِّرَاطِ إِذَا وُضِعَ بَيْنَ ظَهْرَيْ جَهَنَّمَ قَالَ يَعْقُوْبُ عَنْ

يُونُسَ وَهٰذَا لَفْظُ حَدِيثِهِ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہیں جہنم کی یاد آئی تو وہ رونے لگیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کون سی شے تجھے رلا رہی ہے؟ عرض کی: میں نے جہنم کا ذکر کیا اور میں رونے لگی ہوں۔ کیا آپ قیامت کے دن اپنے گھر والوں کو یاد فرمائیں گے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین مقامات ایسے ہیں جن میں کوئی کسی کو یاد نہیں کرے گا۔ (یعنی) میزان کے پاس، یہاں تک کہ وہ جان لے کہ اس کے اعمال کا ترازو ہلکا ہوا ہے یا بھاری، نامہ اعمال کی تقسیم کے وقت جب کہ یہ کہا جائے گا آؤ نامہ اعمال پڑھو۔ یہاں تک وہ یہ جان لے کہ اس کا نامۂ اعمال اسے کہاں ملتا ہے، کیا اس کے دائیں ہاتھ یا اس کے بائیں ہاتھ میں یا اس کی پیٹھ کے پیچھے سے؟ اور پل صراط کے پاس جب کہ اسے جہنم کی پشت پر رکھا جائے گا۔ (یہ بال سے باریک اور تلوار کی دھار سے زیادہ تیز ہے۔ اس کے اوپر سے گزر کر جانا ہوگا جب تک اس سے پار نہ گزر جائیں)۔

یعقوب نے یونس سے اسے روایت کیا ہے اور یہ الفاظ انہیں کی روایت کے ہیں۔

بَابٌ فِي الدَّجَّالِ (دجال کا بیان)

4129- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سُرَاقَةَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ إِنَّهُ لَمْ يَكُنْ نَبِيٌّ بَعْدَ نُوحٍ إِلَّا وَقَدْ أَنْذَرَ الدَّجَّالَ قَوْمَهُ وَإِنِّي أُنْذِرُكُمُوهُ فَوَصَفَهُ لَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ وَقَالَ لَعَلَّهُ سَيُدْرِكُهُ مَنْ قَدْ رَآنِي وَسَمِعَ كَلَامِي قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ كَيْفَ قُلُوبُنَا يَوْمَئِذٍ أَمِثْلُهَا الْيَوْمَ قَالَ أَوْ خَيْرٌ

حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ میں نے حضور نبی مکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام کے بعد کوئی نبی نہیں ہوا مگر اس نے اپنی قوم کو دجال سے ڈرایا ہے اور میں بھی تمہیں اس سے ڈرا رہا ہوں۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے ہمارے سامنے اس کا حال بیان کیا اور فرمایا: شاید عنقریب اسے وہ آدمی دیکھے گا جس نے مجھے دیکھا ہے اور میرا کلام سنا ہے۔ صحابہ کرام نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ اس وقت ہمارے دلوں کی کیفیت کیا ہوگی آج ہی کی مثل ہوگی؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس سے بہتر حالت ہوگی (کیونکہ فتنے اور فساد کی حالت میں ایمان کو قائم اور باقی رکھنا مزید مشکل ہوتا ہے)۔

4130- حَدَّثَنَا مَخْلَدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَامَ النَّبِيُّ ﷺ فِي النَّاسِ فَأَثْنَى عَلَى اللهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ فَذَكَرَ الدَّجَّالَ فَقَالَ إِنِّي لَأُنْذِرُكُمُوهُ وَمَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا قَدْ أَنْذَرَهُ قَوْمَهُ لَقَدْ أَنْذَرَهُ نُوحٌ قَوْمَهُ وَلَكِنِّي سَأَقُولُ لَكُمْ فِيهِ قَوْلًا لَمْ يَقُلْهُ نَبِيٌّ لِقَوْمِهِ تَعْلَمُونَ أَنَّهُ أَعْوَرُ وَأَنَّ اللهَ لَيْسَ بِأَعْوَرَ

حضرت سالم نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے فرمایا: حضور نبی کریم ﷺ لوگوں میں کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء اس طرح بیان فرمائی جو اس کے شایان شان ہے اور پھر دجال کا ذکر کیا اور فرمایا: بلاشبہ میں تمہیں اس سے ڈرا رہا ہوں اور کوئی نبی نہیں ہوا مگر اس نے اپنی قوم کو اس (کے شر اور فساد) سے ڈرایا ہے۔ تحقیق حضرت نوح علیہ السلام

نے بھی اپنی قوم کو ڈرایا ہے۔ البتہ میں تمہیں اس کے بارے میں ایک ایسی بات بتاتا ہوں جو کسی نبی نے اپنی قوم کو نہیں بتائی۔ تم یہ جان لو کہ وہ کانا ہے اور بلاشبہ اللہ تعالیٰ اعور نہیں ہے۔ (یعنی اللہ تعالیٰ کی ذات میں یہ عیب یا اس طرح کا کوئی اور عیب یا کسی طرح کا کوئی نقص ہرگز موجود نہیں، اس کی ذات ہر طرح کی کمزوری اور عیب سے پاک اور مبرا ہے)۔

بَابٌ فِي قَتْلِ الْخَوَارِجِ (خوارج کو قتل کرنے کا بیان)

4131۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ وَمَنْدَلٌ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ أَبِي جَهْمٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ وَهْبَانَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ شِبْرًا[1] فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَةَ الْإِسْلَامِ مِنْ عُنُقِهِ

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے بالشت بھر بھی جماعت سے علیحدگی اور تفرقہ اختیار کیا، تحقیق اس نے اپنی گردن سے اسلام کی رسی کا پھندا اتار دیا۔

فائدہ: حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ میری امت گمراہی پر جمع نہیں ہوسکتی او کما قال۔ تو اس میں اس طرف اشارہ موجود ہے کہ امت کا اجتماعی فیصلہ دینی اقدار کے مطابق ہوگا۔ لہٰذا اب امن و آشتی اور باہمی اتحاد و یکجہتی کو تبھی قائم رکھا جا سکتا ہے جب امت کے اجتماعی فیصلے کو قبول کیا جائے اور پھر اس پر عمل پیرا ہوا جائے، ورنہ کبھی بھی افتراق و انتشار سے نہیں بچا جا سکتا اور دین میں افتراق کی گنجائش نہیں ہے۔ اس لیے فرمایا: جس نے جماعت سے علیحدگی اختیار کی گویا اس نے اسلام کا قلادہ اتار دیا۔ واللہ اعلم

4132۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا مُطَرِّفُ بْنُ طَرِيفٍ عَنْ أَبِي الْجَهْمِ عَنْ خَالِدِ بْنِ وَهْبَانَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ كَيْفَ أَنْتُمْ وَأَئِمَّةٌ مِنْ بَعْدِي يَسْتَأْثِرُونَ بِهَذَا الْفَيْءِ قُلْتُ إِذَنْ[2] وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ أَضَعُ سَيْفِي عَلَى عَاتِقِي ثُمَّ أَضْرِبُ بِهِ حَتَّى أَلْقَاكَ أَوْ أَلْحَقَكَ قَالَ أَوَلَا أَدُلُّكَ عَلَى خَيْرٍ مِنْ ذَلِكَ تَصْبِرُ حَتَّى تَلْقَانِي

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہاری کیفیت کیا ہوگی جبکہ میرے بعد ایسے حکمران آئیں گے جو اس مال غنیمت کو اپنی ذاتوں اور گھر والوں کے لیے مختص کر لیں گے؟ (اور غانمین کو ان کا حق ادا نہیں کریں گے)۔ تو میں نے عرض کی: قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے! تب میں اپنی تلوار اپنے کندھے پر ہی رکھوں گا اور اس کے ساتھ مارتا رہوں گا یہاں تک کہ آپ سے آملوں گا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تیری رہنمائی اس سے بہتر عمل پر نہ کروں (وہ یہ کہ) تو صبر کرے یہاں تک کہ تو مجھ سے آملے۔ (یعنی حالات کا مقابلہ قتل و غارتگری کی بجائے صبر و استقامت سے کرنا زیادہ مفید اور نفع بخش ہے)۔

4133۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَسُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ الْمُعَلَّى بْنِ زِيَادٍ وَهِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ ضَبَّةَ بْنِ مِحْصَنٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ سَتَكُونُ

1۔ دیگر نسخوں میں قِيدَ شِبْرٍ ہے۔ 2۔ دیگر نسخوں میں اذن کے بجائے أَمَا ہے۔

عَلَيْكُمْ أَئِمَّةٌ تَعْرِفُونَ مِنْهُمْ وَتُنْكِرُونَ فَمَنْ أَنْكَرَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ قَالَ هِشَامٌ بِلِسَانِهِ فَقَدْ بَرِئَ وَمَنْ كَرِهَ بِقَلْبِهِ فَقَدْ سَلِمَ وَلَكِنْ مَنْ رَضِيَ وَتَابَعَ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ أَفَلَا نَقْتُلُهُمْ قَالَ ابْنُ دَاوُدَ أَفَلَا نُقَاتِلُهُمْ قَالَ لَا مَا صَلَّوْا حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ عَنْ ضَبَّةَ بْنِ مِحْصَنٍ الْعَنَزِيِّ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَاهُ قَالَ فَمَنْ كَرِهَ فَقَدْ بَرِئَ وَمَنْ أَنْكَرَ فَقَدْ سَلِمَ قَالَ قَتَادَةُ يَعْنِي مَنْ أَنْكَرَ بِقَلْبِهِ وَمَنْ كَرِهَ بِقَلْبِهِ

حضور نبی کریم ﷺ کی زوجہ محترمہ ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم پر عنقریب ایسے حکمران ہوں گے جن کے بعض اعمال کو (شریعت کے مطابق ہونے کی وجہ سے) تم انہیں اچھا سمجھو گے اور بعض اعمال کا (شریعت کے خلاف ہونے کی وجہ سے) انکار کرو گے۔ پس جس کسی نے اپنی زبان کے ساتھ انکار کیا تو وہ بری ہو گیا (یعنی اس عمل کے سبب اس کی گرفت نہ ہوگی) اور جس کسی نے اپنے دل سے اسے ناپسند کیا تو وہ بھی محفوظ ہو گیا۔ لیکن وہ جو اس پر راضی ہوا اور پھر اس پر عمل پیرا بھی ہوا (تو وہ اس کی سزا سے بچ نہیں سکے گا۔ گویا اس نے اپنا دین برباد کر دیا) تو عرض کی گئی: یا رسول اللہ! ﷺ کیا ہم انہیں قتل نہ کر دیں؟ ابن داؤد کے الفاظ ہیں: کیا ہم ان کے ساتھ قتال نہ کریں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں، جب تک وہ نمازیں پڑھتے رہیں۔

ابن بشار، معاذ بن ہشام نے بیان کیا کہ مجھے میرے باپ نے حضرت قتادہ سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے کہا: ہمیں حسن نے ضبہ بن محصن عنزی عن ام سلمہ رضی اللہ عنہا عن النبی ﷺ کی سند سے اسی طرح روایت بیان کی ہے اور اس میں ہے پس جس نے ناپسند کیا وہ بری ہو گیا اور جس نے انکار کر دیا وہ محفوظ و مامون ہو گیا۔ قتادہ نے کہا ہے: مراد یہ ہے کہ جس نے اپنے دل سے انکار کیا اور جس نے اپنے دل سے اسے مکروہ جانا یعنی ناپسند کیا۔

4134۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنْ عَرْفَجَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ سَتَكُونُ فِي أُمَّتِي هَنَاتٌ وَهَنَاتٌ وَهَنَاتٌ فَمَنْ أَرَادَ أَنْ يُفَرِّقَ أَمْرَ الْمُسْلِمِينَ وَهُمْ جَمِيعٌ فَاضْرِبُوهُ بِالسَّيْفِ كَائِنًا مَنْ كَانَ

حضرت عرفجہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ عنقریب میری امت میں طرح طرح کے شر اور فسادات برپا ہوں گے۔ پس جو کوئی ارادہ کرے کہ وہ مسلمانوں کے معاملے کو بکھیر دے، انتشار برپا کر دے حالانکہ وہ مجتمع اور متفق ہوں تو تم اسے تلوار کے ساتھ مار ڈالو، چاہے وہ جو بھی ہو۔ (اس سے معلوم ہوا کہ مسلمانوں کی اجتماعیت کو ختم کرنا اور ان میں فتنہ وفساد کی آگ بھڑکانا ناقابل معافی جرم ہے)۔

بَابٌ فِي قِتَالِ الْخَوَارِجِ (خوراج کے ساتھ جنگ کرنے کا بیان)

4135۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ[1] عَنْ عَبِيدَةَ

1۔ دیگر نسخوں میں عن محمد نہیں ہے۔

أَنَّ عَلِيًّا رضی اللہ عنہ ذَكَرَ أَهْلَ النَّهْرَوَانِ فَقَالَ فِيهِمْ رَجُلٌ مُودَنُ الْيَدِ أَوْ مُخْدَجُ الْيَدِ أَوْ مَثْدُونُ الْيَدِ لَوْلَا أَنْ تَبْطَرُوا لَنَبَّأْتُكُمْ مَا وَعَدَ اللهُ الَّذِينَ يَقْتُلُونَهُمْ عَلَى لِسَانِ مُحَمَّدٍ ﷺ قَالَ قُلْتُ أَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْهُ قَالَ قَالَ إِي وَرَبِّ الْكَعْبَةِ

محمد نے عبیدہ سے روایت کیا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اہل نہروان کا ذکر کیا اور فرمایا: ان میں ایک چھوٹے ہاتھ والا آدمی ہے (یہاں راوی نے شک کی بنا پر تین لفظ ذکر کیے ہیں تمام کا معنی تقریباً ایک دوسرے کے قریب ہے یعنی چھوٹا ہاتھ یا ایسا ہاتھ جو پستان کے سر کی مثل ہو)۔ اگر یہ نہ ہوتا کہ تم فخر کرنے لگو گے تو میں تمہیں اس اجر وثواب کے بارے بتاتا جس کا وعدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کی زبان اقدس پر ان لوگوں کے لیے فرمایا ہے جو انہیں قتل کریں گے۔ عبیدہ نے بیان کیا کہ میں نے پوچھا: کیا آپ نے خود یہ سنا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: رب کعبہ کی قسم! ہاں۔

4136۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي نُعْمٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ بَعَثَ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ بِذُهَيْبَةٍ فِي تُرْبَتِهَا فَقَسَمَهَا بَيْنَ أَرْبَعَةٍ بَيْنَ الْأَقْرَعِ بْنِ حَابِسٍ الْحَنْظَلِيِّ ثُمَّ الْمُجَاشِعِيِّ وَبَيْنَ عُيَيْنَةَ بْنِ بَدْرٍ الْفَزَارِيِّ وَبَيْنَ زَيْدِ الْخَيْلِ الطَّائِيِّ ثُمَّ أَحَدِ بَنِي نَبْهَانَ وَبَيْنَ عَلْقَمَةَ بْنِ عُلَاثَةَ الْعَامِرِيِّ ثُمَّ أَحَدِ بَنِي كِلَابٍ قَالَ فَغَضِبَتْ قُرَيْشٌ وَالْأَنْصَارُ وَقَالَتْ يُعْطِي صَنَادِيدَ أَهْلِ نَجْدٍ وَيَدَعُنَا فَقَالَ إِنَّمَا أَتَأَلَّفُهُمْ قَالَ فَأَقْبَلَ رَجُلٌ غَائِرُ الْعَيْنَيْنِ مُشْرِفُ الْوَجْنَتَيْنِ نَاتِئُ الْجَبِينِ كَثُّ اللِّحْيَةِ مَحْلُوقٌ قَالَ اتَّقِ اللهَ يَا مُحَمَّدُ فَقَالَ مَنْ يُطِيعُ اللهَ إِذَا عَصَيْتُهُ أَيَأْمَنُنِي اللهُ عَلَى أَهْلِ الْأَرْضِ وَلَا تَأْمَنُونِي قَالَ فَسَأَلَ رَجُلٌ قَتْلَهُ أَحْسِبُهُ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ قَالَ فَمَنَعَهُ قَالَ فَلَمَّا وَلَّى قَالَ إِنَّ مِنْ ضِئْضِئِ هَذَا أَوْ فِي عَقِبِ هَذَا قَوْمًا يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الْإِسْلَامِ مُرُوقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ يَقْتُلُونَ أَهْلَ الْإِسْلَامِ وَيَدَعُونَ أَهْلَ الْأَوْثَانِ لَئِنْ أَنَا أَدْرَكْتُهُمْ قَتَلْتُهُمْ(1) قَتْلَ عَادٍ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم ﷺ کی طرف تھوڑا سا سونا بھیجا جو مٹی میں لتھڑا پڑا تھا۔ تو آپ ﷺ نے اسے چار افراد کے درمیان تقسیم کر دیا (یعنی) اقرع بن حابس حنظلی ثم مجاشعی اور عیینہ بن بدر فزاری کے درمیان اور زید الخیل الطائی پھر ان کا تعلق بنی نبہان کے ایک قبیلے کے ساتھ تھا اور علقمہ بن علاثہ عامری کے درمیان جن کا آگے تعلق بنی کلاب کے ایک قبیلے سے تھا۔ پس اس پر قریش اور انصار غضب ناک ہو گئے اور کہنے لگے: آپ اہل نجد کے سرداروں کو عطا فرما رہے ہیں اور ہمیں چھوڑ دیتے ہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: میں تو ان کی تالیف قلوب کر رہا ہوں۔ پھر آپ کے پاس ایک آدمی حاضر ہوا، اس کی آنکھیں اندر کی جانب دھنسی ہوئی تھیں، رخسار ابھرے ہوئے تھے، پیشانی بلند تھی، داڑھی گھنی تھی اور سر مونڈا ہوا تھا۔ اس نے کہا: اے محمد! ﷺ اللہ تعالیٰ سے ڈریے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: کون اللہ تعالیٰ کی اطاعت و فرمانبرداری کرے گا جب کہ میں ہی اس کی نافرمانی کروں۔ اللہ تعالیٰ نے تو مجھے اہل زمین پر

1۔ دیگر نسخوں میں قتلتھم کے بجائے لَأَقْتُلَنَّهُمْ ہے۔

امین بنایا ہے اور تم ہو کہ مجھے امین قرار نہیں دے رہے ہو۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے اسے قتل کرنے کے بارے اجازت طلب کی اور میرا گمان ہے کہ وہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ تھے، لیکن آپ ﷺ نے انہیں روک دیا۔ جب وہ آدمی واپس جانے لگا تو آپ نے فرمایا: بے شک اس کی نسل میں سے یا فرمایا: اس کے پیچھے ایک ایسی قوم ظاہر ہوگی جو قرآن پڑھیں گے اور وہ ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا، وہ اسلام سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر شکار سے نکل جاتا ہے۔ وہ اہل اسلام کو قتل کریں گے اور بت پرستوں کو چھوڑ دیں گے۔ اگر میں نے انہیں پالیا تو میں انہیں قوم عاد کے قتل کی طرح قتل کر دوں گا۔

4137۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَاصِمٍ الْأَنْطَاكِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ وَمُبَشِّرٌ يَعْنِي ابْنَ إِسْمَعِيلَ الْحَلَبِيَّ عَنْ أَبِي عَمْرٍو قَالَ يَعْنِي الْوَلِيدَ حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنِي قَتَادَةُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ وَأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ سَيَكُونُ فِي أُمَّتِي اخْتِلَافٌ وَفُرْقَةٌ قَوْمٌ يُحْسِنُونَ الْقِيلَ وَيُسِيئُونَ الْفِعْلَ يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ مُرُوقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ لَا يَرْجِعُونَ حَتَّى يَرْتَدَّ عَلَى فُوقِهِ هُمْ شَرُّ الْخَلْقِ وَالْخَلِيقَةِ طُوبَى لِمَنْ قَتَلَهُمْ وَقَتَلُوهُ يَدْعُونَ إِلَى كِتَابِ اللهِ وَلَيْسُوا مِنْهُ فِي شَيْءٍ مَنْ قَاتَلَهُمْ كَانَ أَوْلَى بِاللهِ مِنْهُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ مَا سِيمَاهُمْ قَالَ التَّحْلِيقُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَحْوَهُ قَالَ سِيمَاهُمُ التَّحْلِيقُ وَالتَّسْبِيدُ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمْ فَأَنِيمُوهُمْ قَالَ أَبُو دَاوُد التَّسْبِيدُ اسْتِئْصَالُ الشَّعْرِ

حضرت ابوسعید خدری اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہما دونوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت بیان کی ہے کہ آپ نے فرمایا: عنقریب میری امت میں اختلاف اور افتراق پیدا ہو جائے گا۔ ایک قوم ظاہر ہوگی جو قول اچھا کریں گے اور عمل برا کریں گے۔ وہ قرآن کریم پڑھیں گے لیکن وہ ان کی ہنسلی سے تجاوز نہیں کرے گا۔ وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے۔ وہ (دین کی طرف) نہیں لوٹیں گے یہاں تک کہ تیر اپنے نکلنے کی جگہ کی طرف لوٹ آئے (یعنی جس طرح تیر کا واپس آنا ممکن نہیں ہوتا اسی طرح اس کا بھی دین کی طرف رجوع ناممکن ہوگا)۔ وہ ساری مخلوق میں شریر ترین لوگ ہوں گے۔ اس کے لیے خوشی اور مبارک ہے جو انہیں قتل کرے گا اور جسے وہ قتل کریں گے۔ (یعنی جو ان کا قاتل ہو گا یا ان سے مقتول ہوگا) وہ (بظاہر) اللہ تعالیٰ کی کتاب کی طرف دعوت دیں گے۔ حالانکہ (عملاً) ان کا کتاب اللہ میں سے کسی شے سے کوئی تعلق نہ ہوگا۔ جو کوئی انہیں قتل کرے گا وہ لوگوں میں سے زیادہ اللہ تعالیٰ کے قریب ہوگا۔ صحابہ کرام نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ ان کی علامت کیا ہے؟ تو آپ نے فرمایا: سر منڈانا (یعنی سر کے بال مکمل طور پر صاف کر دینا)۔ حسن بن علی، عبدالرزاق، معمر نے قتادہ کے واسطہ سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اسی طرح بیان فرمایا ہے۔ آپ نے فرمایا: ان کی نشانی سر کا حلق کرنا اور بالوں کو مکمل طور پر صاف کرنا ہے۔ پس جب تم انہیں دیکھو تو تم انہیں قتل کر دو۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ التسبید کا معنی ہے بالوں کو اکھیڑ دینا۔

4138۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ خَيْثَمَةَ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ

عَلَيْهِ السَّلَامِ إِذَا حَدَّثْتُكُمْ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ حَدِيثًا فَلَأَنْ أَخِرَّ مِنَ السَّمَاءِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَكْذِبَ عَلَيْهِ وَإِذَا حَدَّثْتُكُمْ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ فَإِنَّمَا الْحَرْبُ خَدْعَةٌ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ يَأْتِي فِي آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ حُدَثَاءُ الْأَسْنَانِ سُفَهَاءُ الْأَحْلَامِ يَقُولُونَ مِنْ قَوْلِ خَيْرِ الْبَرِيَّةِ يَمْرُقُونَ مِنَ الْإِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ لَا يُجَاوِزُ إِيمَانُهُمْ حَنَاجِرَهُمْ فَأَيْنَمَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاقْتُلُوهُمْ فَإِنَّ قَتْلَهُمْ أَجْرٌ لِمَنْ قَتَلَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

حضرت سوید بن غفلہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: جب میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کی جانب سے کوئی حدیث بیان کرتا ہوں تو میرے نزدیک آسمان سے گرنا اس سے زیادہ پسندیدہ ہوتا ہے کہ میں آپ ﷺ کی طرف جھوٹ کی نسبت کروں اور جب میں تمہارے ساتھ اپنے اور تمہارے درمیان کسی معاملہ میں گفتگو کروں تو بلاشبہ جنگ تدبیر اور چال کا نام ہے (اس میں توریہ کا استعمال ہوسکتا ہے)۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ آخر زمانہ میں ایک قوم آئے گی۔ وہ لوگ کم عمر ہوں گے اور عقل کے اعتبار سے بے وقوف اور احمق ہوں گے۔ وہ باتیں ایسی کریں گے جو ساری مخلوق سے بہتر اور اچھی ہوں گی۔ ان کا ایمان ان کے حلق سے تجاوز نہیں کرے گا۔ پس جہاں کہیں تم انہیں ملو تو تم انہیں قتل کر دو کیونکہ ان کو قتل کرنا قیامت کے دن اس کے لیے باعث اجر ہوگا جس نے انہیں قتل کیا۔

4139۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ قَالَ أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ وَهْبٍ الْجُهَنِيُّ أَنَّهُ كَانَ فِي الْجَيْشِ الَّذِينَ كَانُوا مَعَ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامِ الَّذِينَ سَارُوا إِلَى الْخَوَارِجِ فَقَالَ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامِ أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ يَخْرُجُ قَوْمٌ مِنْ أُمَّتِي يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَيْسَتْ قِرَاءَتُكُمْ إِلَى قِرَاءَتِهِمْ شَيْئًا وَلَا صَلَاتُكُمْ إِلَى صَلَاتِهِمْ شَيْئًا وَلَا صِيَامُكُمْ إِلَى صِيَامِهِمْ شَيْئًا يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ يَحْسِبُونَ أَنَّهُ لَهُمْ وَهُوَ عَلَيْهِمْ لَا تُجَاوِزُ صَلَاتُهُمْ تَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الْإِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ لَوْ يَعْلَمُ الْجَيْشُ الَّذِينَ يُصِيبُونَهُمْ مَا قُضِيَ لَهُمْ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِمْ ﷺ لَنَكَلُوا عَنِ الْعَمَلِ وَآيَةُ ذَلِكَ أَنَّ فِيهِمْ رَجُلًا لَهُ عَضُدٌ وَلَيْسَتْ لَهُ ذِرَاعٌ عَلَى عَضُدِهِ مِثْلُ حَلَمَةِ الثَّدْيِ عَلَيْهِ شَعَرَاتٌ بِيضٌ أَفَتَذْهَبُونَ إِلَى مُعَاوِيَةَ وَأَهْلِ الشَّامِ وَتَتْرُكُونَ هَؤُلَاءِ يَخْلُفُونَكُمْ فِي ذَرَارِيِّكُمْ وَأَمْوَالِكُمْ وَاللهِ إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ يَكُونُوا هَؤُلَاءِ الْقَوْمَ فَإِنَّهُمْ قَدْ سَفَكُوا الدَّمَ الْحَرَامَ وَأَغَارُوا فِي سَرْحِ النَّاسِ فَسِيرُوا عَلَى اسْمِ اللهِ قَالَ سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ فَنَزَّلَنِي زَيْدُ بْنُ وَهْبٍ مَنْزِلًا مَنْزِلًا حَتَّى مَرَّ بِنَا[1] عَلَى قَنْطَرَةٍ قَالَ فَلَمَّا الْتَقَيْنَا وَعَلَى الْخَوَارِجِ عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ الرَّاسِبِيُّ فَقَالَ لَهُمْ أَلْقُوا الرِّمَاحَ وَسُلُّوا السُّيُوفَ مِنْ جُفُونِهَا فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ يُنَاشِدُوكُمْ كَمَا نَاشَدُوكُمْ يَوْمَ حَرُورَاءَ قَالَ فَوَحَّشُوا بِرِمَاحِهِمْ وَاسْتَلُّوا السُّيُوفَ وَشَجَرَهُمُ النَّاسُ بِرِمَاحِهِمْ قَالَ وَقَتَلُوا بَعْضَهُمْ عَلَى بَعْضِهِمْ قَالَ وَمَا أُصِيبَ مِنَ النَّاسِ يَوْمَئِذٍ إِلَّا رَجُلَانِ فَقَالَ عَلِيٌّ رضی الله عنه الْتَمِسُوا فِيهِمُ الْمُخْدَجَ فَلَمْ يَجِدُوا قَالَ فَقَامَ عَلِيٌّ رضی الله عنه بِنَفْسِهِ حَتَّى أَتَى نَاسًا قَدْ قُتِلَ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ فَقَالَ أَخِّرُوهُمْ فَوَجَدُوهُ مِمَّا يَلِي الْأَرْضَ فَكَبَّرَ وَقَالَ صَدَقَ اللهُ وَبَلَّغَ رَسُولُهُ

1۔ دیگر نسخوں میں مَرَّ بِنَا ہے۔

فَقَامَ إِلَيْهِ عَبِيدَةُ السَّلْمَانِيُّ فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَاللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ لَقَدْ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ إِي وَاللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ حَتَّى اسْتَحْلَفَهُ ثَلَاثًا وَهُوَ يَحْلِفُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ جَمِيلِ بْنِ مُرَّةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَضِيءِ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ اطْلُبُوا الْمُخْدَجَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ فَاسْتَخْرَجُوهُ مِنْ تَحْتِ الْقَتْلَى فِي طِينٍ قَالَ أَبُو الْوَضِيءِ فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ حَبَشِيٌّ عَلَيْهِ قُرَيْطِقٌ لَهُ إِحْدَى يَدَيْهِ[1] مِثْلُ ثَدْيِ الْمَرْأَةِ عَلَيْهَا شُعَيْرَاتٌ مِثْلُ شُعَيْرَاتِ الَّتِي تَكُونُ عَلَى ذَنَبِ الْيَرْبُوعِ

سلمہ بن کہیل نے بیان کیا ہے کہ مجھے زید بن وہب جہنی نے خبر دی ہے کہ وہ ان لوگوں کے لشکر میں شامل تھا جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کی معیت میں خارجیوں کے ساتھ جنگ کے لیے گئے تھے۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے لوگو! بلا شبہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میری امت میں سے ایک قوم ظاہر ہوگی، وہ قرآن پڑھیں گے اور تمہاری قراءت ان کی قراءت کے سامنے کوئی شے نہ ہوگی (یعنی بظاہر وہ اتنی خوبصورت تلاوت کریں گے) اور تمہاری نماز کی ان کی نماز کے مقابلے میں کوئی حیثیت نہ ہوگی اور نہ ہی تمہارے روزے ان کے روزوں کے سامنے کوئی حیثیت رکھیں گے (یعنی ان کی عبادت میں بظاہر اتنا خشوع اور انکساری ہوگی کہ تم اپنے اعمال کو ان کے سامنے بالکل ہیچ سمجھو گے)۔ وہ قرآن پڑھیں گے اور یہ گمان کریں گے کہ وہ ان کے لیے باعث نفع ہے حالانکہ وہ ان کے لیے باعث عقاب ہوگا (اس لیے کہ ان کے اعتقادات خلاف قرآن اور باطل ہوں گے) ان کی نمازیں ان کی ہنسلی سے تجاوز نہ کریں گی، وہ اسلام سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر شکار سے نکل جاتا ہے۔ اگر وہ لشکر جو انہیں قتل کریں گے اس اجر و ثواب کو جان لیں، جس کا حضور نبی کریم ﷺ کی زبان سے ان کے لیے فیصلہ کیا گیا ہے تو وہ اپنے عمل کرنے چھوڑ دیں (یعنی اسی اجر کو اپنے لیے کافی سمجھیں اور مزید عمل کی ضرورت محسوس نہ کریں) اور ان کی نشانی یہ ہے کہ ان میں ایک آدمی ہے جس کا بازو تو ہے لیکن اس بازو کے آگے ہاتھ نہیں بلکہ وہ پستان کی گھنڈی کی مثل ہے اور اس پر سفید بال ہیں۔ کیا تم حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اور اہل شام کی طرف جاتے ہو اور انہیں چھوڑ دو گے وہ تمہارے پیچھے تمہاری اولادوں اور تمہارے مالوں میں گھس جائیں گے (اور انہیں برباد کر دیں گے۔ قسم بخدا! میں امید رکھتا ہوں کہ یہی وہ لوگ ہیں جن کے بارے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ خبر دی ہے) کیونکہ انہوں نے خون بہایا ہے اور لوگوں کی چراگاہوں پر حملے کیے ہیں۔ پس تم اللہ تعالیٰ کا نام لے کر ان کی طرف چلو۔ سلمہ بن کہیل نے کہا کہ زید بن وہب نے مجھے منزل بمنزل سارا واقعہ بیان کیا، یہاں تک کہ ہم ایک پل پر سے گزرے۔ تو اس نے کہا: جب ہم خارجیوں کے سامنے پہنچے تو اس وقت خارجیوں کا امیر عبداللہ بن وہب راسبی تھا۔ تو اس نے انہیں کہا: تم نیزے پھینک دو اور تلواروں کو نیاموں سے نکال کر سونت لو۔ کیونکہ مجھے یہ خوف ہے کہ وہ تمہیں اسی طرح قسم دیں گے جیسے انہوں نے مقام حرورا پر تمہیں قسم دی تھی۔ چنانچہ انہوں نے اپنے نیزے پھینک دیے اور تلواریں نکال لیں اور لوگوں نے اپنے نیزوں کے ساتھ ان سے لڑائی کی اور ان میں سے بعض کو بعض پر یکے بعد دیگرے قتل کر دیا اور اس دن حضرت علی رضی

1۔ ایک نسخہ میں یدیہ ہے۔

اللہ عنہ کے ساتھیوں میں سوائے دو کے کوئی شہید نہ ہوا۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم ان میں سے مخدج (چھوٹے ہاتھ والے) کو تلاش کرو لیکن لوگ اسے نہ پا سکے۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ بذات خود اٹھے یہاں تک کہ آپ لوگوں کے پاس آئے درآنحالیکہ وہ مقتول ہو کر ایک دوسرے کے اوپر پڑے ہوئے تھے اور فرمایا: تم انہیں نکالو۔ تو لوگوں نے اس آدمی کو پالیا وہ زمین کے ساتھ لگا ہوا تھا۔ آپ نے نعرہ تکبیر بلند کیا اور کہا: اللہ تعالیٰ نے سچ فرمایا ہے اور اس کے رسول مکرم ﷺ نے اسے پہنچا دیا ہے۔ پھر عبیدہ سلمانی آپ کے سامنے کھڑا ہوا اور کہا: اے امیر المومنین! قسم ہے اس اللہ تعالیٰ کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں! آپ نے یہ رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے؟ تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں قسم ہے اس اللہ تعالیٰ کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں! یہاں تک کہ اس نے آپ کو تین بار یہی قسم دی اور آپ یہ قسم اٹھاتے رہے۔

محمد بن عبید، حماد بن زید نے جمیل بن مرہ سے بیان کیا کہ ابو الوضی نے بیان کیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مخدج کو تلاش کرو۔ پھر آگے حدیث ذکر کی پس انہوں نے اسے مقتولوں کے نیچے سے مٹی سے نکالا۔ ابو الوضی نے کہا: گویا میں اسے دیکھ رہا ہوں، وہ حبشی ہے، کرتہ پہنے ہوئے ہے، اس کے دو ہاتھوں میں سے ایک عورت کے پستان کی مثل ہے اور اس پر اس طرح بال ہیں جس طرح کہ جنگلی چوہے کی دم پر بال ہوتے ہیں۔

4140۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ عَنْ نُعَيْمِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ إِنْ كَانَ ذَلِكَ الْمُخْدَجُ لَمَعَنَا يَوْمَئِذٍ فِي الْمَسْجِدِ نُجَالِسُهُ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَكَانَ فَقِيرًا وَرَأَيْتُهُ مَعَ الْمَسَاكِينِ يَشْهَدُ طَعَامَ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَعَ النَّاسِ وَقَدْ كَسَوْتُهُ بُرْنُسًا لِي قَالَ أَبُو مَرْيَمَ وَكَانَ الْمُخْدَجُ يُسَمَّى نَافِعًا ذَا الثُّدَيَّةِ وَكَانَ فِي يَدِهِ مِثْلُ ثَدْيِ الْمَرْأَةِ عَلَى رَأْسِهِ حَلَمَةٌ مِثْلُ حَلَمَةِ الثَّدْيِ عَلَيْهِ شُعَيْرَاتٌ مِثْلُ سِبَالَةِ السِّنَّوْرِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَهُوَ عِنْدَ النَّاسِ اسْمُهُ حَرْقُوسُ[1]

نعیم بن حکیم نے ابو مریم سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے کہا: اس وقت مخدج ہمارے ساتھ مسجد میں تھا، ہم رات دن اس کے ساتھ بیٹھے رہتے تھے اور وہ فقیر تھا۔ میں نے اسے مسکینوں کے ساتھ دیکھا ہے وہ لوگوں کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے کھانے پر حاضر ہوا کرتا تھا اور میں نے اسے اپنا ٹوپی والا کپڑا (قمیص یا جبہ وغیرہ) پہنایا۔

ابو مریم نے بیان کیا ہے کہ مخدج کا نام نافع ذالثدیہ معروف تھا۔ اس کا ہاتھ عورت کے پستان کی مثل تھا اور اس کے سرے پر پستان کی مثل گھنڈی بنی ہوئی تھی اور اس پر بلی کی مونچھوں کی طرح بال تھے۔

ابو داؤد نے بیان کیا ہے کہ لوگوں کے نزدیک اس کا نام حرقوس تھا۔

بَابٌ فِي قِتَالِ اللُّصُوصِ (چوروں کے قتال کا بیان)

4141۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حَسَنٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَمِّي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ أُرِيدَ مَالُهُ بِغَيْرِ حَقٍّ فَقَاتَلَ فَقُتِلَ فَهُوَ شَهِيدٌ

1۔ قال ابو داؤد الخ صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم علیہ السلام نے فرمایا: وہ آدمی جس کا مال بغیر حق کے (چھیننے کا) ارادہ کیا گیا اور اس نے (اسے بچانے کے لیے) قتال کیا اور قتل ہو گیا تو وہ شہید ہے (یعنی وہ آخرت میں شہداء کے درجے میں ہوگا اور ان کی مثل اجر و ثواب پائے گا)۔

4142۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ وَسُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ يَعْنِي أَبَا أَيُّوبَ الْهَاشِمِيَّ[1] عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ مَنْ قُتِلَ دُونَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ وَمَنْ قُتِلَ دُونَ أَهْلِهِ أَوْ دُونَ دَمِهِ أَوْ دُونَ دِينِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ قَالَ أَبُو دَاوُدَ سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ يَقُولُ قَالَ عَفَّانُ كَانَ يَحْيَى لَا يُحَدِّثُ عَنْ هَمَّامٍ قَالَ أَحْمَدُ قَالَ عَفَّانُ فَلَمَّا قَدِمَ مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ وَافَقَ هَمَّامًا فِي أَحَادِيثَ كَانَ يَحْيَى رُبَّمَا قَالَ بَعْدَ ذَلِكَ كَيْفَ قَالَ هَمَّامٌ فِي هَذَا قَالَ أَبُو دَاوُدَ سَمِعْتُ أَحْمَدَ يَقُولُ سَمَاعُ هَؤُلَاءِ عَفَّانَ وَأَصْحَابِهِ مِنْ هَمَّامٍ أَصْلَحُ مِنْ سَمَاعِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَكَانَ يَتَعَاهَدُ كُتُبَهُ بَعْدَ ذَلِكَ۔

حضرت سعید بن زید سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم علیہ السلام نے فرمایا: وہ آدمی جو اپنے مال کی حفاظت اور دفاع کرتے ہوئے قتل کر دیا گیا وہ شہید ہو گیا اور وہ آدمی جو اپنے اہل و عیال، یا اپنی جان یا اپنے دین کی حفاظت کی خاطر لڑتے ہوئے مارا گیا تو وہ بھی شہید ہے۔ ابوداؤد نے کہا ہے: میں نے امام احمد بن حنبل کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ عفان نے کہا ہے کہ یحییٰ ہمام سے حدیث بیان نہیں کرتے۔ احمد نے بیان کیا کہ عفان نے کہا ہے جب معاذ بن ہشام آئے تو انہوں نے احادیث میں ہمام سے موافقت کی اس کے بعد بسا اوقات یحییٰ کہتے تھے: اس بارے میں ہمام نے کیسے کہا ہے۔ ابوداؤد نے بیان کیا ہے: میں نے احمد کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ عفان اور ان کے اصحاب کا ہمام سے سماع عبدالرحمن کے سماع سے زیادہ اصلح اور بہتر ہے اور وہی اس کے بعد ان کی کتابوں کی حفاظت اور دیکھ بھال کرتے تھے۔

1۔ وسلیمان بن داؤد یعنی أبا ایوب الهاشمی صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَاب الْأَدَبِ (ادب کا بیان)

بَاب فِي الْحِلْمِ وَأَخْلَاقِ النَّبِيِّ ﷺ (حضور نبی کریم ﷺ کے حلم اور اخلاق کا بیان)

4143۔ حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ الشَّعِيرِيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ يَعْنِي ابْنَ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنِي إِسْحَقُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ قَالَ قَالَ أَنَسٌ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ أَحْسَنِ النَّاسِ خُلُقًا فَأَرْسَلَنِي يَوْمًا لِحَاجَةٍ فَقُلْتُ وَاللهِ لَا أَذْهَبُ وَفِي نَفْسِي أَنْ أَذْهَبَ لِمَا أَمَرَنِي بِهِ نَبِيُّ اللهِ ﷺ قَالَ فَخَرَجْتُ حَتَّى أَمُرَّ عَلَى صِبْيَانٍ وَهُمْ يَلْعَبُونَ فِي السُّوقِ فَإِذَا رَسُولُ اللهِ ﷺ قَابِضٌ بِقَفَايَ مِنْ وَرَائِي فَنَظَرْتُ إِلَيْهِ وَهُوَ يَضْحَكُ فَقَالَ يَا أُنَيْسُ اذْهَبْ حَيْثُ أَمَرْتُكَ قُلْتُ نَعَمْ أَنَا أَذْهَبُ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ أَنَسٌ وَاللهِ لَقَدْ خَدَمْتُهُ سَبْعَ سِنِينَ أَوْ تِسْعَ سِنِينَ مَا عَلِمْتُ قَالَ لِشَيْءٍ صَنَعْتُ لِمَ فَعَلْتَ كَذَا وَكَذَا وَلَا لِشَيْءٍ تَرَكْتُ هَلَّا فَعَلْتَ كَذَا وَكَذَا

اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ تمام لوگوں سے زیادہ حسن اخلاق کے مالک تھے۔ پس ایک دن آپ ﷺ نے مجھے کسی کام کے لیے بھیجا۔ تو میں نے کہا: قسم بخدا! میں نہیں جاؤں گا (آپ نے زبان سے یہ کلمہ از روئے مزاح کیا) اور اپنے دل میں یہ کہا کہ میں جاؤں گا کیونکہ اللہ تعالیٰ کے نبی مکرم ﷺ نے مجھے اس کے بارے حکم ارشاد فرمایا ہے۔ چنانچہ میں نکل پڑا یہاں تک کہ میرا گزر بچوں کے پاس سے ہوا۔ وہ بازار میں کھیل رہے تھے۔ (میں بھی ان کے پاس ٹھہر گیا)۔ تو اچانک حضور نبی رحمت ﷺ نے پیچھے کی جانب سے مجھے گردن سے پکڑ لیا۔ پس میں نے آپ کی طرف دیکھا اور آپ ﷺ مسکرانے لگے اور ارشاد فرمایا: اے انیس! تو ادھر جا جہاں میں نے تجھے حکم دیا ہے۔ تو میں نے عرض کی: ہاں۔ یا رسول اللہ! ﷺ میں ابھی جاتا ہوں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: قسم بخدا! میں سات یا نو برس تک آپ ﷺ کی خدمت میں رہا۔ میں نہیں جانتا کہ آپ ﷺ نے کسی کام کے لیے جو میں نے کیا ہو، یہ فرمایا ہو کہ تو نے اس اس طرح کیوں کیا ہے اور نہ یہ معلوم ہے کہ میرے کسی کام کو چھوڑنے کی وجہ سے آپ نے یہ فرمایا ہو کہ تو نے اس اس طرح کیوں نہیں کیا۔ (اس میں ہر ایسے فرد کے لیے معاشرتی زندگی کے حسن کا عظیم درس موجود ہے جس کے پاس کئی لوگ خدمت عمل میں مشغول ہوں کہ اس کا ان کے ساتھ حسن سلوک کا انداز کیسا ہونا چاہیے)۔

4144۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ خَدَمْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَشْرَ سِنِينَ بِالْمَدِينَةِ وَأَنَا غُلَامٌ لَيْسَ كُلُّ أَمْرِي كَمَا يَشْتَهِي صَاحِبِي أَنْ أَكُونَ[1] عَلَيْهِ مَا قَالَ لِي فِيهَا أُفٍّ قَطُّ وَمَا قَالَ لِي لِمَ فَعَلْتَ هَذَا أَوْ أَلَّا فَعَلْتَ هَذَا

1۔ دیگر نسخوں میں ان یکون ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ میں دس برس تک مدینہ طیبہ میں حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں رہا، اس وقت میں بچہ تھا۔ میرا ہر کام ایسا نہ ہوتا تھا جسے میرے صاحب یعنی حضور نبی رحمت علیہ الصلوٰۃ والسلام پسند فرماتے ہوں کہ میں اس پر پورا اتر سکوں (لیکن اس کے باوجود) آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مجھے کبھی بھی اف تک نہ کہا اور نہ مجھے یہ فرمایا کہ تو نے اس طرح کیوں کیا ہے یا تو نے اس طرح کیوں نہیں کیا۔ (یہی حسن کردار کا اعلیٰ معیار ہے)۔

4145۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هِلَالٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ يُحَدِّثُ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رضی الله عنه وَهُوَ يُحَدِّثُنَا كَانَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم يَجْلِسُ مَعَنَا فِي الْمَجْلِسِ يُحَدِّثُنَا فَإِذَا قَامَ قُمْنَا قِيَامًا حَتَّى نَرَاهُ قَدْ دَخَلَ بَعْضَ بُيُوتِ أَزْوَاجِهِ فَحَدَّثَنَا يَوْمًا فَقُمْنَا حِينَ[1] قَامَ فَنَظَرْنَا إِلَى أَعْرَابِيٍّ قَدْ أَدْرَكَهُ فَجَبَذَهُ بِرِدَائِهِ فَحَمَّرَ رَقَبَتَهُ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ وَكَانَ رِدَاءً خَشِنًا فَالْتَفَتَ فَقَالَ لَهُ الْأَعْرَابِيُّ احْمِلْ لِي عَلَى بَعِيرَيَّ هَذَيْنِ فَإِنَّكَ لَا تَحْمِلُ لِي مِنْ مَالِكَ وَلَا مِنْ مَالِ أَبِيكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم لَا وَأَسْتَغْفِرُ اللهَ لَا وَأَسْتَغْفِرُ اللهَ لَا وَأَسْتَغْفِرُ اللهَ لَا أَحْمِلُ لَكَ[2] حَتَّى تُقِيدَنِي مِنْ جَبْذَتِكَ الَّتِي جَبَذْتَنِي فَكُلُّ ذَلِكَ يَقُولُ لَهُ الْأَعْرَابِيُّ وَاللهِ لَا أُقِيدُكَهَا فَذَكَرَ الْحَدِيثَ قَالَ ثُمَّ دَعَا رَجُلًا فَقَالَ لَهُ احْمِلْ لَهُ عَلَى بَعِيرَيْهِ هَذَيْنِ عَلَى بَعِيرٍ شَعِيرًا وَعَلَى الْآخَرِ تَمْرًا ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَيْنَا فَقَالَ انْصَرِفُوا عَلَى بَرَكَةِ اللهِ تَعَالَى

محمد بن ہلال نے بیان کیا ہے کہ انہوں نے اپنے باپ کی حدیث بیان کرتے ہوئے سنا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ان سے حدیث بیان فرمائی کہ حضور نبی مکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام ہمارے ساتھ مجلس میں تشریف فرما ہوتے تھے اور ہمارے ساتھ گفتگو فرماتے رہتے تھے۔ پس جب آپ کھڑے ہوتے تو ہم بھی (احتراماً مجلس برخاست کر کے) اٹھ کھڑے ہوتے یہاں تک کہ ہم آپ کو دیکھتے کہ آپ اپنی ازواج مطہرات میں سے کسی کے گھر تشریف لے گئے ہیں۔ سو ایک دن آپ نے ہم سے گفتگو فرمائی۔ پھر ہم اٹھے جب کہ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام قیام فرما ہوئے تو ہم نے ایک اعرابی (بدو) کو دیکھا۔ وہ آپ کو ملا اور آپ کو چادر ڈال کر کھینچنے لگا اور آپ کی گردن کو سرخ کر دیا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ چادر کھردری تھی۔ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام اس کی طرف متوجہ ہوئے تو اعرابی نے آپ سے کہا: میرے لیے میرے ان دونوں اونٹوں پر (غلہ) لا دو۔ کیونکہ تم مجھے نہ اپنے مال میں سے کچھ دیتے ہو اور نہ ہی اپنے باپ کے مال سے۔ تو حضور نبی مکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: نہیں (یعنی میں تجھے اپنا مال تو نہیں دیتا) اور میں اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتا ہوں۔ آپ نے یہی جملہ تین بار فرمایا۔ پھر فرمایا: میں تیرے لیے (غلہ) لاد کر نہیں دوں گا یہاں تک کہ تو مجھے اس کا قصاص اور بدلہ دے جو تو نے مجھے چادر سے کھینچا۔ تو ہر بار وہ اعرابی یہی کہتا رہا: قسم بخدا! میں اس کا بدلہ اور قصاص نہیں دوں گا۔ پھر آگے حدیث ذکر کی ہے۔ پھر آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک آدمی کو بلایا اور اسے فرمایا: تو اسے ان دونوں اونٹوں پر غلہ لاد دے۔ ایک اونٹ پر جو اور دوسرے پر کھجوریں۔ بعد ازاں آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: تم اللہ تعالیٰ کی برکت و نصرت پر اعتماد کرتے ہوئے چلے جاؤ۔

1۔ ایک نسخہ میں حین کے بجائے حتی ہے۔ 2۔ دیگر نسخوں میں لا احملک ہے۔

بَابٌ فِي الْوَقَارِ (وقار کا بیان)

4146۔ حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا قَابُوسُ بْنُ أَبِي ظَبْيَانَ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنَّ الْهَدْيَ الصَّالِحَ وَالسَّمْتَ الصَّالِحَ وَالِاقْتِصَادَ جُزْءٌ مِنْ خَمْسَةٍ وَعِشْرِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک اچھی رہنمائی (یعنی اچھا مذہب اور حالت) اور اچھی شہرت اور میانہ روی نبوت کے پچیس اجزاء میں سے ایک جز ہے۔

بَابُ مَنْ كَظَمَ غَيْظًا (اس کا بیان جو غصہ پی جائے)

4147۔ حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ سَعِيدٍ يَعْنِي ابْنَ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ أَبِي مَرْحُومٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ كَظَمَ غَيْظًا وَهُوَ قَادِرٌ عَلَى أَنْ يُنْفِذَهُ دَعَاهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ رُءُوسِ الْخَلَائِقِ حَتَّى يُخَيِّرَهُ مِنَ الْحُورِ الْعِينِ[1] مَا شَاءَ قَالَ أَبُو دَاوُد اسْمُ أَبِي مَرْحُومٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ عَنْ بِشْرٍ يَعْنِي ابْنَ مَنْصُورٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَبْنَاءِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَحْوَهُ قَالَ مَلَأَهُ اللَّهُ أَمْنًا وَإِيمَانًا لَمْ يَذْكُرْ قِصَّةَ دَعَاهُ اللَّهُ زَادَ وَمَنْ تَرَكَ لُبْسَ ثَوْبِ جَمَالٍ وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَيْهِ قَالَ بِشْرٌ أَحْسِبُهُ قَالَ تَوَاضُعًا كَسَاهُ اللَّهُ حُلَّةَ الْكَرَامَةِ وَمَنْ زَوَّجَ لِلَّهِ تَعَالَى تَوَّجَهُ اللَّهُ تَاجَ الْمُلْكِ

حضرت سہل بن معاذ رضی اللہ عنہما نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ آدمی جو غصہ پی گیا درآنحالیکہ وہ اس کے نفاذ پر قادر تھا (یعنی وہ اس وقت سب کچھ کرنے کی قدرت رکھتا تھا) تو اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن تمام مخلوقات کے سامنے بلائے گا، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اسے حورعین میں سے پسند کرنے کا اختیار عطا فرمادے گا کہ جسے چاہے اسے رکھ لے۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ ابومرحوم کا نام عبدالرحمن بن میمون ہے۔

عقبہ بن مکرم، عبدالرحمن بن مہدی نے بشر بن منصور عن محمد بن عجلان، عن سوید بن وہب عن رجل من ابناء اصحاب النبی ﷺ عن أبیہ کی سند سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مذکورہ حدیث کی طرح بیان فرمایا اور کہا: اللہ تعالیٰ اسے امن وایمان سے بھر دے گا۔ واقعہ بیان نہیں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اسے بلائے گا اور اس میں یہ زائد ہے کہ جس کسی نے اچھا لباس پہننا چھوڑ دیا حالانکہ وہ اسے پہننے کی قدرت رکھتا تھا۔ بشر کہتے ہیں کہ میرا گمان ہے کہ آپ نے فرمایا: تواضع اور انکساری کے لیے، اللہ تعالیٰ اسے عزت وکرامت کا جوڑا پہنائے گا اور جس کسی نے اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر کسی کی شادی کرادی تو اللہ تعالیٰ اسے بادشاہی کا تاج پہنا دے گا۔

4148۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ

1۔ ایک نسخہ میں العین کا لفظ نہیں ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَا تَعُدُّونَ الصُّرَعَةَ فِيكُمْ قَالُوا الَّذِي لَا يَصْرَعُهُ الرِّجَالُ قَالَ لَا وَلٰكِنَّهُ الَّذِي يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ

حارث بن سوید نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے بیان کیا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم اپنے میں پہلوان کسے شمار کرتے ہو؟ تو صحابہ کرام نے عرض کی: اسے جسے لوگوں میں سے کوئی پچھاڑ نہ سکے (یعنی پہلوان وہ ہے جو کشتی میں گرایا نہ جا سکے)۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں، بلکہ پہلوان وہ ہے جو غصے کے وقت اپنے آپ پر ضبط اور کنٹرول رکھتا ہے (یعنی وہ آپے سے باہر ہو کر کوئی ایسی حرکت یا قول نہیں کرتا جو خلاف شرع اور خلاف آداب انسانیت ہو۔ واللہ اعلم)۔

بَابُ مَا يُقَالُ عِنْدَ الْغَضَبِ (ان کلمات کا بیان جو غصے کی حالت میں کہنے چاہئیں)

4149۔ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضی اللہ عنہ قَالَ اسْتَبَّ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَغَضِبَ أَحَدُهُمَا غَضَبًا شَدِيدًا حَتّٰى خُيِّلَ إِلَيَّ أَنَّ أَنْفَهُ يَتَمَزَّعُ مِنْ شِدَّةِ غَضَبِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِنِّي لَأَعْلَمُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا لَذَهَبَ عَنْهُ مَا يَجِدُهُ مِنَ الْغَضَبِ فَقَالَ مَا هِيَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ يَقُولُ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ قَالَ فَجَعَلَ مُعَاذٌ يَأْمُرُهُ فَأَبَى وَمَحِكَ وَجَعَلَ يَزْدَادُ غَضَبًا

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کے پاس دو آدمی ایک دوسرے کو برا بھلا کہنے لگے، تو ان میں سے ایک آدمی سخت غصے ہو گیا۔ یہاں تک کہ مجھے یہ خیال آنے لگا کہ غصے کی شدت کے سبب اس کی ناک پھٹ جائے گی۔ تو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں بالیقین ایسا کلمہ جانتا ہوں کہ اگر یہ اسے کہے تو اس سے وہ غصہ ختم ہو جائے جسے یہ پا رہا ہے۔ تو حضرت معاذ نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ وہ کلمہ کیا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ یہ کہے: (ترجمہ) ''اے اللہ! میں شیطان رجیم (کے شر) سے تیری پناہ مانگتا ہوں''۔ پھر حضرت معاذ رضی اللہ عنہ اس آدمی کو یہ کلمات کہنے کی تلقین فرمانے لگے، مگر اس نے انکار کر دیا اور جھگڑے پر اصرار کرنے لگا اور ساتھ ساتھ اپنے غصے میں اور اضافہ کرنے لگا۔

4150۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ اسْتَبَّ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَجَعَلَ أَحَدُهُمَا تَحْمَرُّ عَيْنَاهُ وَتَنْتَفِخُ[1] أَوْدَاجُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِنِّي لَأَعْرِفُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا هٰذَا لَذَهَبَ عَنْهُ الَّذِي يَجِدُ أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ فَقَالَ الرَّجُلُ هَلْ تَرَى بِي مِنْ جُنُونٍ

حضرت سلیمان بن صرد نے بیان کیا ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ کے پاس دو آدمی گالی گلوچ نکالنے لگے۔ ان میں سے ایک کی آنکھیں سرخ ہونے لگیں اور اس کے گلے کی رگیں پھولنے لگیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں بالیقین ایسا کلمہ جانتا ہوں کہ اگر یہ ایسے کہہ لے تو اس کا غصہ جاتا رہے اور وہ کلمہ یہ ہے: ''اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم'' تو اس آدمی

1۔ ایک نسخہ میں تَنْتَفِخُ ہے۔

نے کہا: کیا آپ مجھ میں کوئی جنون کی کیفیت دیکھ رہے ہیں (یعنی مجھ پر کوئی جنون کا اثر تو نہیں ہو گیا)۔

4151۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ عَنْ أَبِي حَرْبِ بْنِ أَبِي الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَنَا إِذَا غَضِبَ أَحَدُكُمْ وَهُوَ قَائِمٌ فَلْيَجْلِسْ فَإِنْ ذَهَبَ عَنْهُ الْغَضَبُ وَإِلَّا فَلْيَضْطَجِعْ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ عَنْ خَالِدٍ عَنْ دَاوُدَ عَنْ بَكْرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَ أَبَا ذَرٍّ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَهَذَا أَصَحُّ الْحَدِيثَيْنِ

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کسی کو غصہ آجائے درآنحالیکہ وہ کھڑا ہو تو اسے چاہیے کہ وہ بیٹھ جائے۔ پس اگر اس سے غصہ ختم ہو جائے تو فبہا۔ ورنہ اسے چاہیے کہ وہ لیٹ جائے۔

وہب بن بقیہ نے خالد سے، انہوں نے داؤد سے اور انہوں نے بکر سے روایت کیا ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کو (کسی کام کے لیے) بلا بھیجا اور پھر یہ حدیث بیان فرمائی۔ ابوداؤد نے کہا: یہ حدیث دونوں میں سے زیادہ صحیح ہے۔

4152۔ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ خَلَفٍ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا أَبُو وَائِلٍ الْقَاصُّ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى عُرْوَةَ بْنِ مُحَمَّدٍ السَّعْدِيِّ فَكَلَّمَهُ رَجُلٌ فَأَغْضَبَهُ فَقَامَ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ رَجَعَ وَقَدْ تَوَضَّأَ[1] فَقَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي عَطِيَّةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ الْغَضَبَ مِنَ الشَّيْطَانِ وَإِنَّ الشَّيْطَانَ خُلِقَ مِنَ النَّارِ وَإِنَّمَا تُطْفَأُ النَّارُ بِالْمَاءِ فَإِذَا غَضِبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَتَوَضَّأْ

ابووائل القاص نے بیان کیا ہے کہ ہم عروہ بن محمد سعدی کے پاس گئے۔ تو ایک آدمی نے ان سے گفتگو کی اور انہیں غصہ دلا دیا۔ پس وہ اٹھے اور وضو کیا پھر لوٹ کر آئے درآنحالیکہ آپ وضو کیے ہوئے تھے اور فرمایا: میرے باپ نے میرے دادا حضرت عطیہ سے مجھے یہ حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک غصہ شیطان کی جانب سے ہے اور شیطان آگ سے پیدا کیا گیا ہے اور آگ پانی کے ساتھ بجھائی جاتی ہے۔ پس جب تم میں سے کسی کو غصہ آئے تو اسے چاہیے کہ وہ وضو کرے (یعنی وضو کرنے سے غصہ ٹھنڈا ہو جائے گا)۔

بَابٌ فِي التَّجَاوُزِ فِي الْأَمْرِ (کسی بھی معاملے میں درگزر کرنے کا بیان)

4153۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّهَا قَالَتْ مَا خُيِّرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي أَمْرَيْنِ إِلَّا اخْتَارَ أَيْسَرَهُمَا مَا لَمْ يَكُنْ إِثْمًا فَإِنْ كَانَ إِثْمًا كَانَ أَبْعَدَ النَّاسِ مِنْهُ وَمَا انْتَقَمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِنَفْسِهِ إِلَّا أَنْ تُنْتَهَكَ حُرْمَةُ اللَّهِ تَعَالَى فَيَنْتَقِمَ لِلَّهِ بِهَا

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کو جب بھی دو کاموں کا اختیار دیا گیا تو آپ نے ان میں سے آسان کو اختیار کیا جبکہ وہ گناہ کا عمل نہ ہو اور اگر وہ گناہ کا عمل ہوتو پھر آپ ﷺ تمام لوگوں سے زیادہ

1۔ ثم رجع وقد توضأ صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

اس سے دور رہے اور رسول اللہ ﷺ نے اپنی ذات کے لیے انتقام نہیں لیا۔ مگر یہ کہ (جب) اللہ تعالیٰ کی حرمت کو تار تار کیا جائے تو آپ اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے اس کا انتقام لیتے تھے (تاکہ اللہ تعالیٰ کے اوامر کی حرمت قائم رہے اور کسی کو بھی انہیں پامال کرنے کی جرأت نہ ہو۔ جیسا کہ حدود کا اجراء وغیرہ)۔

4154۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا ضَرَبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ خَادِمًا وَلَا امْرَأَةً قَطُّ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے کبھی بھی نہ کسی خادم کو سزا دی اور نہ کسی زوجہ محترمہ کو۔

فائدہ:۔ گھریلو ماحول کو با اعتماد اور راحت بخش بنانے کے لیے یہ انتہائی خوبصورت حکمت عملی ہے کہ ماحول میں تلخی نہ بنائی جائے اور ایک دوسرے پر اعتماد کرتے ہوئے اپنے فرائض اور ذمہ داریاں خوش اسلوبی سے ادا کی جائیں تو ماحول بالیقین سکون آور ہوگا۔ اور اگر اس دوران معمولی اتار چڑھاؤ ہو بھی جائے تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا طرز عمل بہترین نمونہ ہے۔

4155۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الطُّفَاوِيُّ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ يَعْنِي ابْنَ الزُّبَيْرِ فِي قَوْلِهِ خُذِ الْعَفْوَ قَالَ أُمِرَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ أَنْ يَأْخُذَ الْعَفْوَ مِنْ أَخْلَاقِ النَّاسِ

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے ارشاد باری تعالیٰ خُذِ الْعَفْوَ کے تحت بیان کیا ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ کو حکم دیا گیا ہے کہ آپ ﷺ لوگوں کے اخلاق میں سے عفو و درگزر کو اختیار کریں۔

بَابٌ فِي حُسْنِ الْعِشْرَةِ (حسن معاشرت کا بیان)

4156۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ يَعْنِي الْحِمَّانِيَّ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا بَلَغَهُ عَنِ الرَّجُلِ الشَّيْءُ لَمْ يَقُلْ مَا بَالُ فُلَانٍ يَقُولُ وَلَكِنْ يَقُولُ مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَقُولُونَ كَذَا وَكَذَا

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ حضور نبی مکرم ﷺ کو جب کسی آدمی کی جانب سے کوئی (ناپسندیدہ) شے پہنچتی تو آپ ﷺ اس طرح نہ فرماتے: "فلاں کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ اس طرح کہتا ہے؟ بلکہ آپ فرماتے: لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ اس طرح کہنے لگے ہیں۔

فائدہ:۔ کسی کی اصلاح اور تربیت کا یہ خوبصورت انداز ہے کہ نام ظاہر کیے بغیر مطلقاً ایسی بات کر دی جائے جس سے فرد خاص کی اصلاح بھی ہو جائے اور معاشرے میں اسے رسوائی اور ندامت کا سامنا بھی نہ ہو۔ اسے اپنانا ہر اس فرد کے لیے ضروری ہے جو تربیت کرنے کے عظیم منصب پر فائز ہو۔

4157۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا سَلْمٌ الْعَلَوِيُّ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ وَعَلَيْهِ أَثَرُ صُفْرَةٍ وَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَلَّمَا يُوَاجِهُ رَجُلًا فِي وَجْهِهِ بِشَيْءٍ يَكْرَهُهُ فَلَمَّا

خَرَجَ قَالَ لَوْ أَمَرْتُمْ هَذَا أَنْ يَغْسِلَ ذَا عَنْهُ قَالَ أَبُو دَاوُد سَلْمٌ لَيْسَ هُوَ عَلَوِيًّا كَانَ يُبْصِرُ فِي النُّجُومِ وَشَهِدَ عِنْدَ عَدِيِّ بْنِ أَرْطَاةَ عَلَى رُؤْيَةِ الْهِلَالِ فَلَمْ يُجِزْ شَهَادَتَهُ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس داخل ہوا، اس پر زرد نشانات تھے اور رسول اللہ ﷺ بہت کم ہی کسی آدمی کے سامنے ایسی بات کرتے جو اسے ناپسند ہوتی۔ پس جب وہ چلا گیا تو آپ نے صحابہ کرام کو فرمایا: کاش! تم اسے یہ کہہ دیتے کہ وہ اپنے آپ سے اس زردی کو دھوڈالے۔

ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ سلم راوی علوی نہیں ہے (یعنی اس کا تعلق حضرت علی رضی اللہ عنہ کے خاندان سے نہیں ہے) بلکہ وہ ستاروں میں غور وفکر کرتا رہتا تھا (اس لیے علوی کہلاتا تھا)۔ ایک مرتبہ اس نے عدی بن ارطاۃ کے پاس رؤیت ہلال کے بارے شہادت دی۔ تو انہوں نے اس کی شہادت کو جائز قرار نہ دیا۔

4158۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو أَحْمَدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ فُرَافِصَةَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ح وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُتَوَكِّلِ الْعَسْقَلَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ رَافِعٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَفَعَاهُ جَمِيعًا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمُؤْمِنُ غِرٌّ كَرِيمٌ وَالْفَاجِرُ خِبٌّ لَئِيمٌ

حجاج بن فرافصہ نے ایک آدمی کے واسطہ سے ابوسلمہ سے اور انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے، دوسری سند سے محمد بن متوکل عسقلانی، عبدالرزاق، بشر بن رافع نے یحییٰ بن کثیر عن ابی سلمہ کے واسطہ سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے اور دونوں نے اسے مرفوع بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مومن (ہر ایک کے بارے حسن ظن رکھنے کے سبب) دھوکہ کھانے والا اور سخی ہے اور فاجر دھوکے باز اور لئیم ہے۔ (یعنی بندۂ مومن کا یہ وصف ہوتا ہے کہ اس کے قول وفعل میں تضاد نہیں ہوتا اور نہ ہی اس کے قول میں جھوٹ اور فریب کی آمیزش ہوتی ہے۔ یہی بندۂ مومن کی شان اور اس کا وقار ہے۔ جبکہ اس کے برعکس فاجر اور منافق انسان دھوکہ باز اور بخیل ہوتا ہے۔ اس کے قول وفعل میں کبھی یکسانیت نہیں ہوتی۔ ہر آدمی کو اپنا محاسبہ اور اپنی عادت کا جائزہ خود لینا چاہیے کہ اس کا شمار کن لوگوں میں ہے؟)

4159۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اسْتَأْذَنَ رَجُلٌ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ بِئْسَ ابْنُ الْعَشِيرَةِ أَوْ بِئْسَ رَجُلُ الْعَشِيرَةِ ثُمَّ قَالَ ائْذَنُوا لَهُ فَلَمَّا دَخَلَ أَلَانَ لَهُ الْقَوْلَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَنْتَ لَهُ الْقَوْلَ وَقَدْ قُلْتَ لَهُ مَا قُلْتَ قَالَ إِنَّ شَرَّ النَّاسِ عِنْدَ اللَّهِ مَنْزِلَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ وَدَعَهُ أَوْ تَرَكَهُ النَّاسُ لِاتِّقَاءِ فُحْشِهِ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ ایک آدمی نے حضور نبی مکرم ﷺ سے اندر آنے کی اجازت طلب کی۔ تو آپ نے فرمایا: خاندان کا برا آدمی ہے۔ پھر فرمایا: تم اسے اندر آنے کی اجازت دے دو۔ پس جب وہ داخل ہوا، تو آپ ﷺ نے انتہائی نرمی سے اس سے گفتگو فرمائی۔ تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ آپ نے بڑی نرمی سے اس سے گفتگو فرمائی ہے حالانکہ آپ نے اس کے بارے میں وہ کچھ کہا جو کہا۔ تو آپ نے

فرمایا: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے نزدیک تمام لوگوں سے بڑھ کر شریر اور برا وہ آدمی ہوگا جسے لوگوں نے اس کی فحش گوئی سے بچنے کے لیے چھوڑ دیا ہو۔

فائدہ:۔ آدمی کو چاہیے کہ وہ لوگوں کے ساتھ حسن معاشرت سے پیش آئے اور اپنی زبان کا استعمال مناسب اور موزوں کرے، اس کے صحیح استعمال سے معاشرے میں عزت و تکریم حاصل ہوتی ہے اور ناروا استعمال سے ذلت و رسوائی کا سامنا ہوتا ہے۔

4160۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّ رَجُلًا اسْتَأْذَنَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ بِئْسَ أَخُو الْعَشِيرَةِ فَلَمَّا دَخَلَ انْبَسَطَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَكَلَّمَهُ فَلَمَّا خَرَجَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ لَمَّا اسْتَأْذَنَ قُلْتَ بِئْسَ أَخُو الْعَشِيرَةِ فَلَمَّا دَخَلَ انْبَسَطْتَ إِلَيْهِ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ إِنَّ اللهَ لَا يُحِبُّ الْفَاحِشَ الْمُتَفَحِّشَ حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَائِشَةَ فِي هَذِهِ الْقِصَّةِ قَالَتْ فَقَالَ تَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ يَا عَائِشَةُ إِنَّ مِنْ شِرَارِ النَّاسِ الَّذِينَ يُكْرَمُونَ اتِّقَاءَ أَلْسِنَتِهِمْ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ ایک آدمی نے حضور نبی مکرم ﷺ سے (اندر آنے کی) اجازت طلب کی تو حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: خاندان کا برا آدمی ہے۔ پس جب وہ اندر داخل ہوا، تو رسول اللہ ﷺ اسے بڑے فرحت و انبساط سے ملے اور اس سے گفتگو فرمائی۔ جب وہ چلا گیا تو میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ جب اس نے اجازت طلب کی، تو آپ نے فرمایا: خاندان کا برا آدمی ہے اور جب وہ داخل ہوا تو آپ نے بڑی خوشی سے اس سے ملاقات کی؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! بے شک اللہ تعالیٰ فحش اور گالیاں دینے والے کو پسند نہیں کرتا۔ (فاحش سے مراد وہ ہے جو بلا تکلف فحش گوئی کا عادی ہو اور متفحش وہ ہے جس کے دل میں کچھ نہ ہو اور وہ تکلف کے ساتھ سخت الفاظ زبان پر لائے)۔

عباس عنبری، اسود بن عامر، شریک نے اعمش عن مجاہد عن عائشہ رضی اللہ عنہا کی سند سے یہ واقعہ بیان کیا ہے، انہوں نے فرمایا کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! لوگوں میں سے شریر ترین لوگ وہ ہیں جن کی زبانوں کے (شر) سے بچنے کے لیے ان کی تعظیم و تکریم کی جاتی ہے۔

4161۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا أَبُو قَطَنٍ أَخْبَرَنَا مُبَارَكٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ مَا رَأَيْتُ رَجُلًا الْتَقَمَ أُذُنَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَيُنَحِّي رَأْسَهُ حَتَّى يَكُونَ الرَّجُلُ هُوَ الَّذِي يُنَحِّي رَأْسَهُ وَمَا رَأَيْتُ رَجُلًا أَخَذَ بِيَدِهِ فَتَرَكَ يَدَهُ حَتَّى يَكُونَ الرَّجُلُ هُوَ الَّذِي يَدَعُ يَدَهُ

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: میں نے کسی آدمی کو نہیں دیکھا کہ جس نے (سرگوشی کے لیے) رسول اللہ ﷺ کے کان پر منہ رکھا ہو اور آپ نے اپنا سر مبارک دور ہٹا لیا ہو اس سے پہلے کہ وہ آدمی اپنا سر پیچھے ہٹائے۔ اور میں نے کسی آدمی کو نہیں دیکھا کہ اس نے آپ کا ہاتھ پکڑا ہو اور پھر آپ ﷺ نے اس کا ہاتھ چھوڑ دیا ہو اس سے پہلے کہ اس آدمی نے آپ

کا ہاتھ چھوڑا ہو (یعنی کسی کی طرف متوجہ ہونے اور اس کی بات سننے میں کبھی ناگواری کا اظہار نہیں فرمایا)۔

بَابٌ فِي الْحَيَاءِ (حیاء کا بیان)

4162۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّ عَلَى رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَهُوَ يَعِظُ أَخَاهُ فِي الْحَيَاءِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ دَعْهُ فَإِنَّ الْحَيَاءَ مِنَ الْإِيمَانِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کرم ﷺ انصار میں سے ایک آدمی کے پاس سے گزرے اور وہ اپنے بھائی کو حیاء کے بارے نصیحت کر رہا تھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تو اسے چھوڑ دے، کیونکہ بلاشبہ حیا تو ایمان کا جز ہے۔

4163۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ إِسْحَقَ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ كُنَّا مَعَ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَثَمَّ بُشَيْرُ بْنُ كَعْبٍ فَحَدَّثَ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْحَيَاءُ خَيْرٌ كُلُّهُ أَوْ قَالَ الْحَيَاءُ كُلُّهُ خَيْرٌ فَقَالَ بُشَيْرُ بْنُ كَعْبٍ إِنَّا نَجِدُ فِي بَعْضِ الْكُتُبِ أَنَّ مِنْهُ سَكِينَةً وَوَقَارًا وَمِنْهُ ضَعْفًا فَأَعَادَ عِمْرَانُ الْحَدِيثَ وَأَعَادَ بُشَيْرٌ الْكَلَامَ قَالَ فَغَضِبَ عِمْرَانُ حَتَّى احْمَرَّتْ عَيْنَاهُ وَقَالَ أَلَا أُرَانِي أُحَدِّثُكَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَتُحَدِّثُنِي عَنْ كُتُبِكَ قَالَ قُلْنَا يَا أَبَا نُجَيْدٍ إِيهٍ إِيهٍ

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ ہم حضرت عمران بن حصین کے ساتھ تھے اور وہاں حضرت بشیر بن کعب بھی تھے۔ تو حضرت عمران بن حصین نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: حیاء مکمل طور پر خیر اور بھلائی ہے۔ یا فرمایا: سارے کی ساری حیاء خیر اور بھلائی ہے۔ پھر بشیر بن کعب نے کہا: بے شک ہم بعض کتابوں میں پاتے ہیں کہ حیاء میں سے کچھ سکینہ اور وقار ہے اور کچھ کمزوری اور ضعف ہے۔ تو عمران نے یہی حدیث دوبارہ بیان فرمائی اور بشیر نے بھی اپنے کلام کا اعادہ کیا۔ تو عمران غصے ہو گئے یہاں تک کہ ان کی آنکھیں سرخ ہو گئیں اور فرمایا: کیا مجھے نظر نہیں آ رہا کہ میں تیرے سامنے رسول اللہ ﷺ کی حدیث بیان کر رہا ہوں اور تو مجھے اپنی کتابوں سے بات سنا رہا ہے؟ تو ہم نے کہا: اے ابو نجید (یہ حضرت عمران کی کنیت ہے) یہی کافی ہے، یہی کافی ہے (اب ٹھہر جائیے)۔

4164۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّ مِمَّا أَدْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِ النُّبُوَّةِ الْأُولَى إِذَا لَمْ تَسْتَحِ[1] فَافْعَلْ[2] مَا شِئْتَ

حضرت ابومسعود نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب سے نبوت کا آغاز ہوا ہے تب سے لوگوں نے کلام نبوت میں سے جو پایا ہے وہ یہ ہے کہ جب تجھ میں حیاء نہ رہے تو پھر وہی کر جو تو چاہے۔ (یعنی ہر شریعت میں حیاء پر عمل واجب رہا ہے اور کسی دور میں بھی یہ حکم منسوخ نہیں ہوا۔ اور در حقیقت حیاء ہی وہ قوت ہے جو انسان کو اصول و ضوابط کا پابند کرتی ہے اور ایک دوسرے کے مرتبہ اور شان کی پہچان کراتی ہے اور اسی کے سبب ایک دوسرے کی عزت و تکریم کے جذبات پیدا ہوتے ہیں اگر یہ باقی نہ رہے تو پھر انسانی حدوں کو پھلانگنے میں دیر نہیں لگتی اور کوئی شے راہ کی رکاوٹ نہیں بن سکتی)۔

1۔ دیگر نسخوں میں لَمْ تَسْتَحْيِ ہے۔　2۔ دیگر نسخوں میں فَافْعَلْ کے بجائے فَاصْنَعْ ہے۔

بَابٌ فِي حُسْنِ الْخُلُقِ (حسن خلق کا بیان)

4165۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي الْإِسْكَنْدَرَانِيَّ عَنْ عَمْرٍو عَنْ الْمُطَّلِبِ عَنْ عَائِشَةَ رَحِمَهَا اللهُ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم يَقُولُ إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَيُدْرِكُ بِحُسْنِ خُلُقِهِ دَرَجَةَ الصَّائِمِ الْقَائِمِ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ بلاشبہ مومن اپنے حسن اخلاق کے ساتھ ہمیشہ روزہ رکھنے والے کے درجہ کو پالیتا ہے۔

فائدہ:۔ حسن سیرت و کردار بندۂ مومن کا زیور ہے، دنیا میں انسان کامل کی شناخت ہے اور آخرت میں رب العالمین کے حضور ذریعہ قرب ہے۔ رب کریم ہمیں اس زیور سے مزین و آراستہ فرمائے۔ آمین۔

4166۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ وَحَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَا حَدَّثَنَا ح و حَدَّثَنَا ابْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ أَبِي بَزَّةَ عَنْ عَطَاءٍ الْكَيْخَارَانِيِّ عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ عَنْ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ مَا مِنْ شَيْءٍ أَثْقَلُ فِي الْمِيزَانِ مِنْ حُسْنِ الْخُلُقِ قَالَ أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءً الْكَيْخَارَانِيَّ قَالَ أَبُو دَاوُد وَهُوَ عَطَاءُ بْنُ يَعْقُوبَ وَهُوَ خَالُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ نَافِعٍ يُقَالُ كَيْخَارَانِيٌّ وَكُوخَارَانِيٌّ[1]

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: میزان عدل میں حسن اخلاق سے زیادہ بھاری اور وزنی کوئی شے نہ ہوگی۔ ابو الولید نے کہا: میں نے عطاء کیخارانی سے سنا ہے کہ ابو داؤد نے کہا ہے: وہ عطاء بن یعقوب ہیں جو ابراہیم بن نافع کے ماموں ہیں۔ انہیں کیخارانی اور کوخارانی کہا جاتا ہے۔

فائدہ:۔ القاموس میں ہے کہ کیخاران یمن میں ایک قصبہ ہے جہاں کے عطاء بن یعقوب رہنے والے ہیں اس واسطے کیخارانی کہلاتے ہیں اور معجم البلدان میں ہے کہ یہ فارس میں ایک قصبے کا نام ہے۔ واللہ اعلم۔

4167۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الدِّمَشْقِيُّ أَبُو الْجَمَاهِرِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو كَعْبٍ أَيُّوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ السَّعْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ حَبِيبٍ الْمُحَارِبِيُّ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم أَنَا زَعِيمٌ بِبَيْتٍ فِي رَبَضِ الْجَنَّةِ لِمَنْ تَرَكَ الْمِرَاءَ وَإِنْ كَانَ مُحِقًّا وَبِبَيْتٍ فِي وَسَطِ الْجَنَّةِ لِمَنْ تَرَكَ الْكَذِبَ وَإِنْ كَانَ مَازِحًا وَبِبَيْتٍ فِي أَعْلَى الْجَنَّةِ لِمَنْ حَسَّنَ خُلُقَهُ

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں جنت کی اطراف میں اس کے لیے گھر کا ضامن ہوں جس نے جھگڑا فساد چھوڑ دیا، اگرچہ وہ حق پر ہو اور جنت کے وسط میں اس کے لیے گھر کا ضامن ہوں جس نے جھوٹ بولنا ترک کر دیا، اگرچہ وہ مزاح میں ہو اور جنت اعلیٰ میں اس کے لیے گھر کا ضامن ہوں جس نے اپنے اخلاق کو حسین اور خوبصورت بنالیا۔

4168۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ وَعُثْمَانُ ابْنَا أَبِي شَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَعْبَدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ حَارِثَةَ ابْنِ

1۔ قال ابو داؤد الخ صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

وَهْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ الْجَوَّاظُ وَلَا الْجَعْظَرِيُّ قَالَ وَالْجَوَّاظُ الْغَلِيظُ الْفَظُّ

حضرت حارثہ ابن وہب نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اکھڑ مزاج، بد اخلاق اور غرور و تکبر کرنے والا جنت میں داخل نہ ہوگا۔

بَابٌ فِي كَرَاهِيَةِ الرِّفْعَةِ فِي الْأُمُورِ (اس کا بیان کہ معاملات میں تعلّی مکروہ ہے)

4169۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَتِ الْعَضْبَاءُ لَا تُسْبَقُ فَجَاءَ أَعْرَابِيٌّ عَلَى قَعُودٍ لَهُ فَسَابَقَهَا فَسَبَقَهَا الْأَعْرَابِيُّ فَكَأَنَّ ذَلِكَ شَقَّ عَلَى أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ حَقٌّ عَلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ لَا يَرْفَعَ شَيْئًا مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا وَضَعَهُ حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ بِهَذِهِ الْقِصَّةِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنَّ حَقًّا عَلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ لَا يَرْتَفِعَ شَيْءٌ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا وَضَعَهُ

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ عضباء (حضور نبی کریم ﷺ کی ناقہ کا نام ہے) سے دوڑ میں کوئی اونٹ آگے نہ بڑھ سکتا تھا۔ ایک دفعہ ایک اعرابی اپنے کم عمر اونٹ پر بیٹھ کر آیا اور اس نے عضباء سے دوڑ کے مقابلے کی ٹھانی اور پھر اعرابی اس سے آگے نکل گیا۔ رسول اللہ ﷺ کے اصحاب پر یہ امر شاق گزرا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ پر یہ حق ہے کہ وہ دنیا میں سے جس شے کو بلند کرے پھر اسے پست کر دے۔

نفیلی، زہیر، حمید نے انس سے یہی واقعہ حضور نبی کریم ﷺ سے بیان کیا ہے کہ آپ نے فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ پر یہ حق ہے کہ دنیا میں سے کوئی شے بلند نہ ہو مگر یہ کہ وہ اسے پست کر دے۔

فائدہ: ۔ مقصود یہ بتانا ہے کہ دنیا میں کسی شے کو ایک حال پر دوام نہیں۔ تغیر و تبدل، بلندی و پستی، عظمت و ذلت ہر قسم کے حالات اس پر وارد ہوتے رہتے ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ دنیا کی کوئی شے ایسی نہیں جو فخر و مباہات کے لائق ہو۔ اس لیے آدمی کو چاہیے کہ وہ رب العالمین کے انعامات اور عزت و شرف پر اس کا شاکر بندہ بن کر رہے اور اگر حالات مشقت آمیز ہو جائیں تو پھر صابر بن کر زندگی گزارے۔ کبھی بھی مایوس اور ناامید نہ ہو۔

بَابٌ فِي كَرَاهِيَةِ التَّمَادُحِ (اس کا بیان کہ خوشامد مکروہ اور ناپسندیدہ ہے)

4170۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ فَأَثْنَى عَلَى عُثْمَانَ فِي وَجْهِهِ فَأَخَذَ الْمِقْدَادُ بْنُ الْأَسْوَدِ تُرَابًا فَحَثَا فِي وَجْهِهِ وَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا لَقِيتُمُ الْمَدَّاحِينَ فَاحْثُوا فِي وُجُوهِهِمُ التُّرَابَ

ہمام نے بیان کیا ہے کہ ایک آدمی آیا اور اس نے عثمان کے سامنے اس کی تعریف کی تو حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ نے مٹی اٹھائی اور اس کے چہرے پر پھینک دی اور فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جب تم خوشامد کرنے والوں سے ملو تو ان کے چہروں پر خاک ڈالو۔

4171۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا أَبُو شِهَابٍ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا أَثْنَى عَلَى رَجُلٍ عِنْدَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ لَهُ قَطَعْتَ عُنُقَ صَاحِبِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ إِذَا مَدَحَ أَحَدُكُمْ صَاحِبَهُ لَا مَحَالَةَ فَلْيَقُلْ إِنِّي أَحْسِبُهُ كَمَا يُرِيدُ أَنْ يَقُولَ وَلَا أُزَكِّيهِ عَلَى اللَّهِ

حضرت عبدالرحمن بن ابی بکرہ نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ ایک آدمی نے حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی کی تعریف کی۔ تو آپ نے اسے فرمایا: تو نے اپنے ساتھی کی گردن کاٹ دی ہے۔ آپ نے یہ تین بار فرمایا۔ پھر فرمایا: جب تم میں سے کوئی بالضرور اپنے ساتھی کی تعریف کرے تو اسے یہ کہنا چاہئے کہ اسے اسی طرح گمان کرتا ہوں جیسے وہ کہنا چاہتا ہے۔ لیکن میں اسے اللہ تعالیٰ کے نزدیک پاکیزہ قرار نہیں دیتا (یعنی مجھے یہ اعتماد نہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بھی اسی طرح اچھا اور پاکیزہ آدمی ہے جیسا کہ یہاں ظاہر ہو رہا ہے۔ مناسب یہ ہوتا ہے کہ کسی کے منہ پر اس کی ایسی تعریف نہ کی جائے جو اسے فخر اور تکبر میں ڈال دے، البتہ کسی کے جذبات کو مزید مہمیز لگانے کے لیے پورے اخلاص کے ساتھ اس کی خدمات کا اعتراف کرنا اور اچھے لفظوں میں اس کا ذکر اس حکم میں داخل نہیں)۔

4172۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرٌ يَعْنِي ابْنَ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا أَبُو مَسْلَمَةَ سَعِيدُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ مُطَرِّفٍ قَالَ قَالَ أَبِي انْطَلَقْتُ فِي وَفْدِ بَنِي عَامِرٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقُلْنَا أَنْتَ سَيِّدُنَا فَقَالَ السَّيِّدُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قُلْنَا وَأَفْضَلُنَا فَضْلًا وَأَعْظَمُنَا طَوْلًا فَقَالَ قُولُوا بِقَوْلِكُمْ أَوْ بَعْضِ قَوْلِكُمْ وَلَا يَسْتَجْرِيَنَّكُمُ الشَّيْطَانُ

حضرت مطرف نے بیان کیا ہے کہ میرے باپ نے کہا: میں بنی عامر کے وفد کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف چل کر گیا۔ تو ہم نے کہا: آپ ہمارے سردار ہیں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سید (سردار) تو اللہ تبارک وتعالیٰ ہے۔ ہم نے پھر کہا: آپ فضیلت کے اعتبار سے ہم سے افضل ہیں اور رتبہ و درجہ کے اعتبار سے ہم سے عظیم تر ہیں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنے دین اور ملت کے مطابق ہی کل یا بعض قول کہو (یعنی نبی یا رسول اللہ کے القاب سے پکارو) اور شیطان تمہیں وکیل ہی نہ بنالے (یعنی کہیں ایسا نہ ہو کہ شیطان تمہارے منہ سے ایسے کلمات کہلوا دے جو خالق کی شان کے مطابق ہیں اور مخلوق کی شان سے برتر ہیں)۔

فائدہ: ۔ علامہ خطابی نے بیان کیا ہے کہ سیادت حقیقۃً تو خالصۃً اللہ تعالیٰ کے پاس ہے اور ساری مخلوق اس کے بندے اور غلام ہیں اور مخلوق میں سے کسی کی جانب بھی سید (سردار) ہونے کی نسبت مجازی ہے جیسا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمان انا سید ولد آدم ولا فخر۔ لیکن چونکہ وہ لوگ اسلام میں نئے نئے داخل ہوئے تھے، اس لیے آپ نے انہیں سید کہنے سے منع فرما دیا تاکہ وہ یہ گمان نہ کرنے لگیں کہ شاید نبوت کے سبب حاصل ہونے والی سیادت بھی دیگر اسباب دنیا کے ساتھ حاصل ہونے والی سیادت کی طرح ہے۔ (بذل ص62 ج19)

بَابٌ فِي الرِّفْقِ (نرمی کرنے کا بیان)

4173۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ يُونُسَ وَحُمَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغَفَّلٍ أَنَّ

رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ إِنَّ اللهَ رَفِيقٌ يُحِبُّ الرِّفْقَ وَيُعْطِي عَلَيْهِ مَا لَا يُعْطِي عَلَى الْعُنْفِ

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نرمی کرنے والا ہے اور وہ نرمی کو ہی پسند کرتا ہے اور وہ نرمی کے ساتھ وہ کچھ عطا فرماتا ہے جو وہ سختی پر عطا نہیں فرماتا۔

4174۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ وَأَبُو بَكْرٍ ابْنَا أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ قَالُوا حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنِ الْبَدَاوَةِ فَقَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَبْدُو إِلَى هَذِهِ التِّلَاعِ وَإِنَّهُ أَرَادَ الْبَدَاوَةَ مَرَّةً فَأَرْسَلَ إِلَيَّ نَاقَةً مُحَرَّمَةً مِنْ إِبِلِ الصَّدَقَةِ فَقَالَ لِي يَا عَائِشَةُ ارْفُقِي فَإِنَّ الرِّفْقَ لَمْ يَكُنْ فِي شَيْءٍ قَطُّ إِلَّا زَانَهُ وَلَا نُزِعَ مِنْ شَيْءٍ قَطُّ إِلَّا شَانَهُ قَالَ ابْنُ الصَّبَّاحِ فِي حَدِيثِهِ مُحَرَّمَةٌ يَعْنِي لَمْ تُرْكَبْ

مقدام بن شریح نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے جنگل کی طرف نکلنے کے بارے پوچھا تو انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ ان کھائیوں اور نالوں تک جنگل کی طرف جاتے تھے۔ بے شک آپ ﷺ نے ایک بار جنگل کی طرف جانے کا ارادہ کیا۔ تو آپ ﷺ نے صدقے کے اونٹوں میں سے میری طرف ایک ایسی ناقہ بھیجی جس پر سواری نہ کی گئی تھی اور آپ نے مجھے فرمایا: اے عائشہ! تم نرمی کرنا کیونکہ نرمی بھی کسی شے میں نہیں ہوتی مگر وہ اس کے لیے زینت اور حسن ہوتی ہے۔ اور جب کبھی کسی شے سے نرمی کو نکال لیا جائے تو وہ اس کے لیے عیب ہوتی ہے (یعنی نرمی کا ہونا زینت ہے اور نہ ہونا عیب ہے)۔ ابن صباح نے اپنی حدیث میں کہا ہے کہ محرمہ کا معنی ہے جس پر سواری نہ کی جائے۔

4175۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ تَمِيمِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ جَرِيرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ يُحْرَمُ الرِّفْقَ يُحْرَمُ الْخَيْرَ كُلَّهُ

حضرت جریر نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جسے نرمی سے محروم رکھا گیا (گویا) اسے ہر قسم کی خیر و بھلائی سے محروم رکھا گیا۔

فائدہ:۔ ان روایات میں یہ ترغیب دی جا رہی ہے کہ آدمی کو اپنے معاملات معاشرت سدھارنے کے لیے اور ان میں حسن و خوبی لانے کے لیے اپنے رویے میں نرمی لانا زیادہ موزوں اور مناسب ہے۔ کیونکہ نرمی کے ساتھ دلوں کو مسخر اور فتح کیا جا سکتا ہے۔ جبکہ سختی کے ساتھ ایسا ممکن نہیں۔ لیکن یہ مفہوم قطعاً نہیں کہ سختی بالکل ممنوع ہے۔ کیونکہ ہر ایک کا محل اپنا اپنا ہے اور اپنے اپنے محل پر دونوں رویے ہی حسین ہیں بشرطیکہ حدود سے تجاوز نہ ہو۔

4176۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الْأَعْمَشُ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ الْأَعْمَشُ وَقَدْ سَمِعْتُهُمْ يَذْكُرُونَ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ الْأَعْمَشُ وَلَا أَعْلَمُهُ إِلَّا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ التُّؤَدَةُ فِي كُلِّ شَيْءٍ إِلَّا فِي عَمَلِ الْآخِرَةِ

سلیمان الاعمش نے مالک بن حارث سے بیان کیا ہے کہ اعمش نے کہا ہے: میں نے انہیں مصعب بن سعد سے ذکر

کرتے ہوئے سنا کہ انہوں نے اپنے باپ سے روایت کیا۔ اعمش نے کہا: میں تو صرف یہ جانتا ہوں کہ یہ حضور نبی مکرم ﷺ سے مروی ہے۔ آپ نے فرمایا: ہر کام میں جلدی نہ کرنا (بہتر اور مفید ہے) سوائے عمل آخرت کے (کہ اس میں آدمی کو قطعاً تاخیر نہ کرنی چاہیے)۔

بَابٌ فِي شُكْرِ الْمَعْرُوفِ (نیکی اور احسان کا شکر ادا کرنے کا بیان)

4177۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا يَشْكُرُ اللهَ مَنْ لَا يَشْكُرُ النَّاسَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص لوگوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا وہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا نہیں کرتا۔

4178۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ الْمُهَاجِرِينَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ ذَهَبَتِ الْأَنْصَارُ بِالْأَجْرِ كُلِّهِ قَالَ لَا مَا دَعَوْتُمُ اللهَ لَهُمْ وَأَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِمْ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مہاجرین نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ انصار سارے کا سارا اجر لے گئے۔ تو آپ نے فرمایا: نہیں، جب تک تم اللہ تعالیٰ سے اس کے لیے دعا کرتے رہے اور ان کی تعریف کرتے رہے (یعنی اس صورت میں تمہیں بھی اجر ملے گا اور انہیں بھی)۔

4179۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرٌ حَدَّثَنِي عُمَارَةُ بْنُ غَزِيَّةَ قَالَ حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنْ قَوْمِي عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ أُعْطِيَ عَطَاءً فَوَجَدَ فَلْيَجْزِبِهِ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَلْيُثْنِ بِهِ فَمَنْ أَثْنَى بِهِ فَقَدْ شَكَرَهُ وَمَنْ كَتَمَهُ فَقَدْ كَفَرَهُ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ عَنْ شُرَحْبِيلَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ أَبُو دَاوُد وَهُوَ شُرَحْبِيلُ يَعْنِي رَجُلًا مِنْ قَوْمِي كَأَنَّهُمْ كَرِهُوهُ فَلَمْ يُسَمُّوهُ[1]

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جسے کوئی شے عطا کی گئی اور وہ (مال میں) خوشحالی اور غنا پائے، تو اسے چاہیے کہ وہ اس کا بدلہ دے اور اگر وہ اس کی وسعت نہ پائے تو پھر اسے چاہیے کہ وہ اس کے بدلے تعریفی کلمات کہے۔ پس جس نے اس کے عوض تعریف کی، تحقیق اس نے اس کا شکر ادا کر دیا اور جس نے اسے چھپا لیا۔ تحقیق اس نے (نعمت کی) ناشکری کی۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ اسے یحییٰ بن ایوب نے عمارہ بن غزویہ عن شرحبیل عن جابر کی سند سے بھی روایت کیا ہے۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ رجل من قومی سے مراد شرحبیل ہے جسے لوگوں نے ناپسند کیا اور اس کا نام ذکر نہ کیا اور یہ کہہ دیا: "رَجُلٌ مِنْ قَوْمِي"۔

4180۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْجَرَّاحِ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ أُبْلِيَ بَلَاءً فَذَكَرَهُ فَقَدْ شَكَرَهُ وَإِنْ كَتَمَهُ فَقَدْ كَفَرَهُ

1۔ قال ابو داؤد وھو شرحبیل الخ صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: جس آدمی کو کوئی شے عطا کی گئی اور اس نے (بطور مدح) اس کا ذکر کیا، تو اس نے اس کا شکر ادا کیا اور اگر اس نے اسے چھپائے رکھا (اور اس کا اظہار نہ کیا) تو اس نے اس کی ناشکری کی۔

فائدہ: مذکورہ روایات سے یہ معلوم ہوا کہ رب العالمین کی عطا کردہ کسی بھی نعمت پر اظہار مسرت کرنا اور اس پر اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کرنا یہ فی الحقیقت اس نعمت کا شکر ادا کرنا ہے۔ تو پھر اگر یہ کہہ دیا جائے کہ ساری کائنات میں سب سے عظیم نعمت رب العالمین کا پیارا محبوب نبی مکرم ﷺ ہے تو اگر ان کی تشریف آوری پر محافل سجا کر اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا اور اس نعمت کی عظمت وشان بیان کی جائے تو اس میں کون سا مضائقہ ہے؟ کیا اسے شکر نہیں کہا جائے گا؟ واللہ اعلم۔

بَابٌ فِي الْجُلُوسِ فِي الطُّرُقَاتِ (راستوں میں بیٹھنے کا بیان)

4181۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ زَيْدٍ يَعْنِي ابْنَ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ إِيَّاكُمْ وَالْجُلُوسَ بِالطُّرُقَاتِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ مَا بُدٌّ لَنَا مِنْ مَجَالِسِنَا نَتَحَدَّثُ فِيهَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنْ أَبَيْتُمْ فَأَعْطُوا الطَّرِيقَ حَقَّهُ قَالُوا وَمَا حَقُّ الطَّرِيقِ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ غَضُّ الْبَصَرِ وَكَفُّ الْأَذَى وَرَدُّ السَّلَامِ وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرٌ يَعْنِي ابْنَ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِسْحَقَ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي هَذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ وَإِرْشَادُ السَّبِيلِ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عِيسَى النَّيْسَابُورِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ إِسْحَقَ بْنِ سُوَيْدٍ عَنِ ابْنِ حُجَيْرٍ الْعَدَوِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي هَذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ وَتُغِيثُوا الْمَلْهُوفَ وَتَهْدُوا الضَّالَّ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: راستوں میں بیٹھنے سے بچو۔ لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ ہمارے لیے اپنی مجالس میں راستوں کے اندر بیٹھنا ضروری ہے کیونکہ انہی میں باہم گفتگو کرتے ہیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تم انکار کرتے ہو (یعنی تمہارے لیے اس کے بغیر کوئی چارہ کار نہیں) تو پھر تم راستے کا حق ادا کرو۔ صحابہ نے عرض کی: راستے کا حق کیا ہے؟ یا رسول اللہ! ﷺ۔ آپ نے فرمایا: آنکھ کو نیچے رکھنا (تاکہ یہ کسی غیر محرم پر نہ پڑے) تکلیف دہ شے کو ہٹا دینا (یعنی اگر کوئی کانٹا وغیرہ پڑا ہو تو اسے اٹھا لینا)، سلام کا جواب دینا (یعنی اگر کوئی گزرنے والا السلام کہے تو اس کا جواب دینا)، نیکی اور خیر کا حکم دینا اور برائی سے روکنا۔

مسدد، بشر بن المفضل، عبدالرحمن بن اسحاق نے سعید مقبری عن ابی ہریرہ عن النبی ﷺ کی سند سے یہی قصہ بیان کیا ہے اور اس میں بھی ہے: ''اور راستے کی رہنمائی کرنا'' (یعنی اگر کوئی بھولا ہوا مسافر راستہ پوچھے تو اس کی رہنمائی کرنا)۔

حسن بن عیسیٰ نیشاپوری، ابن المبارک، جریر بن حازم نے اسحاق بن سوید عن ابن حجیر العدوی کی سند سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے سنا کہ انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ سے یہ قصہ روایت کیا

ہے اور اس میں کہا ہے: "یہ کہ تم مظلوم اور مصیبت زدہ کی مدد کرو اور راستہ بھٹکنے والے کی رہنمائی کرو۔ (کتنی حسین روایات ہیں اور خوبصورت تربیت کا اہتمام ہے دین اسلام کے پیروکاروں کے لیے اپنے دین اسلام کی جانب سے۔ کاش! امت مسلمہ انہیں اپنا لیتی اور انہیں اپنے اندر راسخ کر لیتی تو یقیناً معاشرے میں فساد اور بگاڑ نہ پیدا ہوتا)۔

4182۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى بِنِ الطَّبَّاعِ وَكَثِيرُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا مَرْوَانُ قَالَ ابْنُ عِيسَى قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ قَالَ جَائَتْ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ لِي إِلَيْكَ حَاجَةً فَقَالَ لَهَا يَا أُمَّ فُلَانٍ اجْلِسِي فِي أَيِّ نَوَاحِي السِّكَكِ شِئْتِ حَتَّى أَجْلِسَ إِلَيْكِ قَالَ فَجَلَسَتْ فَجَلَسَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَيْهَا حَتَّى قَضَتْ حَاجَتَهَا لَمْ يَذْكُرِ ابْنُ عِيسَى حَتَّى قَضَتْ حَاجَتَهَا وَقَالَ كَثِيرٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ امْرَأَةً كَانَ فِي عَقْلِهَا شَيْءٌ بِمَعْنَاهُ

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا ہے کہ ایک عورت رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئی اور عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ بلاشبہ مجھے آپ سے کچھ کام ہے؟ تو آپ ﷺ نے اسے فرمایا: اے فلاں کی ماں! گلی کی کسی طرف میں بیٹھ جا جہاں تو چاہے۔ یہاں تک کہ میں تیرے پاس بیٹھ کر تیری بات سنوں گا۔ پس وہ بیٹھ گئی۔ تو حضور نبی مکرم ﷺ بھی اس کے پاس بیٹھ گئے۔ یہاں تک کہ اس نے اپنا کام پورا کر لیا۔

ابن عیسیٰ نے "حتی قضت حاجتها" کے الفاظ ذکر نہیں کیے۔

کثیر نے حمید سے انہوں نے حضرت انس سے روایت کیا ہے کہ ہمیں عثمان بن ابی شیبہ، یزید بن ہارون، حماد بن سلمہ نے ثابت سے اور انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ایک عورت حاضر ہوئی۔ اس کی عقل میں کچھ کمزوری اور ضعف تھا۔ آگے مذکورہ روایت کی طرح بیان کر دیا۔

فائدہ:۔ کتنا کریم ہے وہ آقا جس کے ہم امتی ہیں کہ سید الانبیاء ہو کر ایک ضعیف العقل عورت کی حاجت پوری کرنے کے لیے راستے میں ہی تشریف فرما ہو کر پوری توجہ سے بات سنتا ہے اور اس کا حل فرماتا ہے۔ جبکہ عام معاشرے میں چھوٹے سے رتبے والا آدمی بھی کسی عام انسان سے بات تک کرنے کے لیے تیار نہیں ہوتا۔ آؤ اپنے کریم نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سنت اور طرز معاشرت کو اپنا لو۔

بَابٌ فِي سَعَةِ الْمَجْلِسِ (مجالس کے کشادہ اور وسیع ہونے کا بیان)

4183۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الْمَوَالِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ خَيْرُ الْمَجَالِسِ أَوْسَعُهَا قَالَ أَبُو دَاوُد هُوَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرَةَ الْأَنْصَارِيُّ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ بیٹھنے کے لیے

اچھی اور عمدہ جگہیں وہ ہیں جو وسیع اور کھلی ہوں (کیونکہ اگر جگہیں تنگ ہوں تو لوگوں کو تکلیف ہوتی ہے۔ کندھوں کو پھلانگتے ہیں جو باعث مشقت ہوتا ہے۔ واللہ اعلم)۔

ابوداؤد نے کہا ہے کہ سند میں راوی عبدالرحمن بن عمرو بن ابی عمرہ انصاری ہیں۔

بَابٌ فِي الْجُلُوسِ بَيْنَ الظِّلِّ وَالشَّمْسِ (سائے اور دھوپ کے درمیان بیٹھنے کا بیان)

4184۔ حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ وَمَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ ﷺ إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ فِي الشَّمْسِ وَقَالَ مَخْلَدٌ فِي الْفَيْءِ فَقَلَصَ عَنْهُ الظِّلُّ وَصَارَ(1) بَعْضُهُ فِي الشَّمْسِ وَبَعْضُهُ فِي الظِّلِّ فَلْيَقُمْ

محمد بن منکدر نے بیان کیا ہے کہ مجھے اس نے بیان کیا جس نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ابوالقاسم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی دھوپ میں ہو۔ اور مخلد کی روایت میں ہے کہ جو کوئی سائے میں ہو۔ پھر اس سے سایہ دور ہو جائے اور اس کا کچھ حصہ دھوپ میں ہو اور کچھ حصہ سائے میں ہو تو اسے چاہیے کہ وہ وہاں سے اٹھ کھڑا ہو (یعنی سارا دھوپ میں بیٹھے یا سارا سائے میں)۔

4185۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إِسْمَعِيلَ قَالَ حَدَّثَنِي قَيْسٌ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ جَاءَ وَرَسُولُ اللهِ ﷺ يَخْطُبُ فَقَامَ فِي الشَّمْسِ فَأَمَرَ بِهِ فَحُوِّلَ إِلَى الظِّلِّ

حضرت قیس نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ وہ آئے اور رسول اللہ ﷺ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ تو وہ دھوپ میں ہی کھڑے ہو گئے۔ تو آپ ﷺ نے انہیں حکم فرمایا تو وہ سائے کی طرف پھر گئے۔

بَابٌ فِي التَّحَلُّقِ (حلقہ بنانے کا بیان)

4186۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ حَدَّثَنِي الْمُسَيَّبُ بْنُ رَافِعٍ عَنْ تَمِيمِ بْنِ طَرَفَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ دَخَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْمَسْجِدَ وَهُمْ حِلَقٌ فَقَالَ مَالِي أَرَاكُمْ عِزِينَ حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنِ ابْنِ فُضَيْلٍ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا قَالَ كَأَنَّهُ يُحِبُّ الْجَمَاعَةَ

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں تشریف لائے اور وہ کئی حلقوں میں منقسم ہو کر بیٹھے ہوئے تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا ہے مجھے کہ میں تمہیں جدا جدا (یعنی متفرق) دیکھ رہا ہوں۔

واصل بن عبدالاعلیٰ نے ابن فضیل سے اور انہوں نے اعمش سے اسی طرح بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ گویا آپ ﷺ جماعت کو پسند فرماتے تھے۔

4187۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْوَرَكَانِيُّ وَهَنَّادٌ أَنَّ شَرِيكًا أَخْبَرَهُمْ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كُنَّا إِذَا

1۔ ایک نسخہ میں فَلَيَتَحَوَّلْ؟ ہے۔

أَتَيْنَا النَّبِيَّ ﷺ جَلَسَ أَحَدُنَا حَيْثُ يَنْتَهِي

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ جب ہم حضور نبی کریم ﷺ کے پاس آتے تھے تو ہم میں سے ہر کوئی اسی جگہ بیٹھ جاتا جہاں آخر میں جگہ ملتی (اور کوئی بھی لوگوں کے کندھے پھلانگ کر آگے جانے کی کوشش نہ کرتا)۔

بَابٌ فِي الْجُلُوسِ وَسْطَ الْحَلْقَةِ (حلقہ کے درمیان بیٹھنے کا بیان)

4188۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا أَبَانُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو مِجْلَزٍ عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ لَعَنَ مَنْ جَلَسَ وَسْطَ الْحَلْقَةِ

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حلقہ کے درمیان بیٹھنے والے پر لعنت کی ہے۔ (فتح الودود میں ہے کہ چونکہ درمیان میں بیٹھنے والا بعض لوگوں کی طرف پیٹھ کرتا ہے جس کے سبب وہ سب وشتم اور لعنت کا مستحق ہو جاتا ہے اور یہ بھی کہ وہ لوگوں کی گردنیں پھلانگ کر آگے آتا ہے اور لوگوں کے لیے باعث اذیت بنتا ہے)۔

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يَقُومُ لِلرَّجُلِ مِنْ مَجْلِسِهِ

اس آدمی کا بیان جو کسی آدمی کے لیے مجلس سے اٹھ کھڑا ہوتا ہے

4189۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ مَوْلَى آلِ أَبِي بُرْدَةَ[1] عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ قَالَ جَاءَنَا أَبُو بَكْرَةَ فِي شَهَادَةٍ فَقَامَ لَهُ رَجُلٌ مِنْ مَجْلِسِهِ فَأَبَى أَنْ يَجْلِسَ فِيهِ وَقَالَ إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ ذَا وَنَهَى النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَمْسَحَ الرَّجُلُ يَدَهُ بِثَوْبِ مَنْ لَمْ يَكْسُهُ

حضرت سعید بن ابی الحسن نے بیان کیا ہے کہ حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ ہمارے پاس ایک شہادت دینے کے لیے آئے تو ایک آدمی اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا۔ تو انہوں نے اس کی جگہ بیٹھنے سے انکار کر دیا اور فرمایا: بے شک حضور نبی مکرم ﷺ نے ایسا کرنے سے منع فرمایا ہے اور حضور نبی مکرم ﷺ نے اس سے بھی منع کیا ہے کہ آدمی اپنے ہاتھ ایسے آدمی کے کپڑے سے صاف کرے جس نے اسے کپڑا پیش نہ کیا ہو (کیونکہ بلا اجازت اس کا یہ عمل دوسرے کے لیے باعث ضرر ہوگا)۔

4190۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جَعْفَرٍ حَدَّثَهُمْ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَقِيلِ بْنِ طَلْحَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْخَصِيبِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَامَ لَهُ رَجُلٌ مِنْ مَجْلِسِهِ[2] فَذَهَبَ لِيَجْلِسَ فِيهِ فَنَهَاهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَالَ أَبُو دَاوُدَ أَبُو الْخَصِيبِ اسْمُهُ زِيَادُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

ابو الخصیب نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا: ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا، تو ایک آدمی اپنی نشست سے اٹھ کھڑا ہوا اور جانے لگا، تا کہ وہ آدمی اس کی جگہ بیٹھ جائے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اسے منع فرما دیا (یا آنے والے کو وہاں بیٹھنے یا جانے والے کو وہاں سے اٹھنے سے منع فرمایا۔ یہ دونوں احتمال موجود ہیں)۔

1۔ دیگر نسخوں میں مولی لآل أبي بردة ہے۔

2۔ دیگر نسخوں میں عن مجلسه ہے۔

ابوداؤد نے کہا ہے کہ الخصیب کا نام زیاد بن عبدالرحمن ہے۔

بَاب مَنْ يُؤْمَرُ أَنْ يُجَالِسَ (اس کا بیان کہ کس کی مجالست اور صحبت اختیار کرنے کا حکم دیا جائے)

4191۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبَانُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ مَثَلُ الْأُتْرُجَّةِ رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا طَيِّبٌ وَمَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ التَّمْرَةِ طَعْمُهَا طَيِّبٌ وَلَا رِيحَ لَهَا وَمَثَلُ الْفَاجِرِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الرَّيْحَانَةِ رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ وَمَثَلُ الْفَاجِرِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الْحَنْظَلَةِ طَعْمُهَا مُرٌّ وَلَا رِيحَ لَهَا وَمَثَلُ الْجَلِيسِ الصَّالِحِ كَمَثَلِ صَاحِبِ الْمِسْكِ إِنْ لَمْ يُصِبْكَ مِنْهُ شَيْءٌ أَصَابَكَ مِنْ رِيحِهِ وَمَثَلُ جَلِيسِ السُّوءِ كَمَثَلِ صَاحِبِ الْكِيرِ إِنْ لَمْ يُصِبْكَ مِنْ سَوَادِهِ أَصَابَكَ مِنْ دُخَانِهِ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى ح وحَدَّثَنَا ابْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا الْكَلَامِ الْأَوَّلِ إِلَى قَوْلِهِ وَطَعْمُهَا مُرٌّ وَزَادَ ابْنُ مُعَاذٍ قَالَ قَالَ أَنَسٌ وَكُنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّ مَثَلَ جَلِيسِ الصَّالِحِ وَسَاقَ بَقِيَّةَ الْحَدِيثِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الصَّبَّاحِ الْعَطَّارُ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ شُبَيْلِ بْنِ عَزْرَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَثَلُ الْجَلِيسِ الصَّالِحِ فَذَكَرَ نَحْوَهُ

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایسا بندۂ مومن جو قرآن کریم کی تلاوت کرتا ہے اس کی مثال ترنج کی طرح ہے جس کی خوشبو اچھی ہوتی ہے اور اس کا ذائقہ بھی اچھا ہوتا ہے اور ایسے مومن کی مثال جو قرآن کریم کی تلاوت نہیں کرتا، کھجور کی طرح ہے کہ اس کا ذائقہ اچھا ہوتا ہے اور اس کی خوشبو نہیں ہوتی اور ایسا فاسق و فاجر انسان جو قرآن کریم پڑھتا ہے اس کی مثال ریحانہ کی طرح ہے جس کی خوشبو اچھی ہوتی ہے اور اس کا ذائقہ کڑوا ہوتا ہے اور ایسا فاسق و فاجر انسان جو قرآن کریم نہیں پڑھتا اس کی مثال تمے کی طرح ہے جس کا ذائقہ کڑوا ہوتا ہے اور اس کی بو نہیں ہوتی، اور صالح ہم نشین کی مثال مشک والے (عطر فروش) کی طرح ہے کہ اگر اس کی طرف سے تجھے کوئی شے نہ ملی تو اس کی خوشبو تجھے ضرور پہنچے گی اور برے ہم نشین کی مثال پھونکنی والے (لوہار) کی طرح ہے۔ اگر تجھے اس کی سیاہی نہ لگی تو اس کا دھواں تو تجھے ضرور پہنچے گا۔

مسدد، یحییٰ دوسری سند ابن معاذ، معاذ اور شعبہ نے قتادہ عن ابی موسیٰ عن النبی ﷺ کی سند سے اس پہلے کلام کی طرح روایت کیا ہے: اس قول تک کہ اس کا ذائقہ کڑوا ہے اور پھر ابن معاذ نے یہ زائد ذکر کیا ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم گفتگو کرتے تھے کہ اچھے اور نیک ہم نشین کی مثال۔ آگے پہلی حدیث کی طرح ہی ہے۔

عبداللہ بن صباح العطار، سعد بن عامر نے شبیل بن عزرہ عن انس بن مالک عن النبی ﷺ کی سند سے بیان کیا ہے کہ آپ نے فرمایا: اچھے اور نیک ہم نشین کی مثال۔ پھر آگے مذکورہ حدیث کی طرح بیان کیا۔

4192۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ حَيْوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ غَيْلَانَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَوْ عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تُصَاحِبْ إِلَّا مُؤْمِنًا وَلَا يَأْكُلْ طَعَامَكَ إِلَّا تَقِيٌّ

حضرت ابوسعید نے حضور نبی مکرم ﷺ سے روایت بیان کی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: تو مومن کے سوا کسی کی

مصاحبت اور سنگت اختیار نہ کر اور چاہیے کہ تیرا کھانا سوائے متقی اور پرہیزگار کے کوئی نہ کھائے۔

فائدہ:۔ بالیقین اگر دوستی اور سنگت کسی ایسے بندۂ مومن کے ساتھ ہوگی جس کا ایمان کامل ہوگا تو ایسا تعلق دنیا اور آخرت دونوں میں نفع بخش ہوگا اور یہ سنگت باقی رہنے والی ہوگی جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ بھی ہے: اَلْاَخِلَّآءُ يَوْمَئِذٍ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الْمُتَّقِيْنَ اسی طرح اگر کھانا باہمی محبت اور بھائی چارے کا ہے یعنی دعوت ہے تو وہ مومنین کو ہی کھلانا چاہیے۔ ہاں اگر ضرورت اور حاجت کے لیے کھانا دیا جائے تو پھر حکم عام ہے۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّيَتِيْمًا وَّاَسِيْرًا کیونکہ یہ حکم مومنین کے ساتھ مختص نہیں۔

4193۔ حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ وَأَبُو دَاوُدَ قَالَا حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ وَرْدَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ الرَّجُلُ عَلَى دِينِ خَلِيلِهِ فَلْيَنْظُرْ أَحَدُكُمْ مَنْ يُخَالِلُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے۔ پس تم میں سے ہر ایک کو دیکھنا چاہیے کہ وہ کسے دوست بنا رہا ہے (یعنی ہر آدمی میں اپنے دوست کی صحبت کا اثر ہوتا ہے۔ اگر اس کا کردار اور عادات واطوار اچھے ہوں گے تو بالیقین اچھے اثرات مرتب ہوں گے۔ بصورت دیگر جیسا کردار ہوگا ویسا ہی اثر ہوگا۔ اس لیے پہلے غور کر لینا چاہیے تا کہ دوستی دنیا اور آخرت میں کام آسکے)۔

4194۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ زَيْدِ بْنِ أَبِي الزَّرْقَاءِ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ يَعْنِي ابْنَ بُرْقَانَ عَنْ يَزِيدَ يَعْنِي ابْنَ الْأَصَمِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَرْفَعُهُ قَالَ الْأَرْوَاحُ جُنُودٌ مُجَنَّدَةٌ فَمَا تَعَارَفَ مِنْهَا ائْتَلَفَ وَمَا تَنَاكَرَ مِنْهَا اخْتَلَفَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ مرفوع روایت بیان کرتے ہیں کہ ارواح مختلف گروہوں اور لشکروں کی صورت میں اکٹھی تھیں۔ پس ان میں سے جو باہم متعارف تھیں وہ دنیا میں بھی محبت کرتے ہیں اور جو باہم متعارف نہ تھیں وہ یہاں بھی ایک دوسرے سے اختلاف کرتے ہیں (اور دور ہی رہتے ہیں)۔

بَابٌ فِي كَرَاهِيَةِ الْمِرَاءِ (جھگڑے فساد کے مکروہ ہونے کا بیان)

4195۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا بُرَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ جَدِّهِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا بَعَثَ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِهِ فِي بَعْضِ أَمْرِهِ قَالَ بَشِّرُوا وَلَا تُنَفِّرُوا وَيَسِّرُوا وَلَا تُعَسِّرُوا

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ جب اپنے اصحاب میں سے کسی کو بعض امور کے لیے بھیجتے تھے تو آپ ﷺ انہیں فرماتے: تم (لوگوں کو) بشارت اور خوشخبری سناؤ اور انہیں متنفر نہ کرو۔ ان کے لیے آسانیاں پیدا کرو اور انہیں تنگ نہ کرو (یعنی وعظ ونصیحت کرتے وقت اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مومنین کی طاعت وعبادت کی قبولیت کی بشارتیں سناؤ اور انہیں خوفزدہ کر کے رحمت سے مایوس اور ناامید نہ کرو اور احکام اسلام کی پیروی میں سہولت اور آسانی کو پیش نظر رکھو نہ کہ تنگی اور کلفت کو۔ کیونکہ رب کریم کا فرمان ہے: يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ۔

4196۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُهَاجِرِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ قَائِدِ السَّائِبِ

عَنِ السَّائِبِ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَجَعَلُوا يُثْنُونَ عَلَيَّ وَيَذْكُرُونِّي فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنَا أَعْلَمُكُمْ يَعْنِي بِهِ قُلْتُ صَدَقْتَ بِأَبِي أَنْتَ 1 وَأُمِّي كُنْتَ شَرِيكِي فَنِعْمَ الشَّرِيكُ كُنْتَ لَا تُدَارِي وَلَا تُمَارِي

حضرت سائب رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ میں حضور نبی مکرم ﷺ کے پاس حاضر ہوا تو لوگ میری تعریفیں کرنے لگے اور میرا ذکر کرنے لگے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں تمہاری نسبت اس کے بارے زیادہ اور بہتر جانتا ہوں۔ تو میں نے عرض کی: آپ نے سچ فرمایا: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ آپ میرے شریک تھے اور کتنے اچھے شریک تھے کہ نہ آپ کوئی مخالفت کرتے تھے اور نہ ہی کوئی جھگڑا فساد کرتے تھے۔

بَابُ الْهَدْيِ فِي الْكَلَامِ (طریقہ کلام کا بیان)

4197۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ يَحْيَى الْحَرَّانِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ يُوسُفَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلَامٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا جَلَسَ يَتَحَدَّثُ يُكْثِرُ أَنْ يَرْفَعَ طَرْفَهُ إِلَى السَّمَاءِ

عمر بن عبدالعزیز نے یوسف بن عبداللہ بن سلام سے اور انہوں نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ جب گفتگو کرنے بیٹھتے تھے تو اکثر آپ اپنی نگاہ آسمان کی طرف اٹھاتے تھے۔

فائدہ:۔ چونکہ رسول اللہ ﷺ کا مقصود اصلی آسمان سے نازل ہونے والی آیات طیبات اور دیگر احکام لوگوں تک پہنچانا تھا اس لیے آپ گفتگو میں اکثر اوقات آسمان پر نظر ڈالتے تا کہ مقصود اصلی کا تصور ہمہ وقت ذہن میں باقی رہے اور کبھی بھی غفلت نہ ہونے پائے۔ گویا اس میں یہ درس ہے کہ بندۂ مومن کو بھی کسی حال میں اپنے مقصد حیات سے غافل نہیں ہونا چاہیے۔

4198۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ عَنْ مِسْعَرٍ قَالَ سَمِعْتُ شَيْخًا فِي الْمَسْجِدِ يَقُولُ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ كَانَ فِي كَلَامِ رَسُولِ اللهِ ﷺ تَرْتِيلٌ أَوْ تَرْسِيلٌ

مسعر نے بیان کیا ہے کہ میں نے مسجد میں ایک شیخ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے کلام میں ترتیل یا ترسیل تھی (یعنی آپ ٹھہر ٹھہر کر ہر لفظ الگ الگ کر کے بولتے تھے اور کسی بھی سامع کو سمجھنے میں ذرا دقت نہ ہوتی تھی)۔

4199۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ وَأَبُو بَكْرٍ ابْنَا أَبِي شَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أُسَامَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَحِمَهَا اللهُ قَالَتْ كَانَ كَلَامُ رَسُولِ اللهِ ﷺ كَلَامًا فَصْلًا يَفْهَمُهُ كُلُّ مَنْ سَمِعَهُ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے الفاظ دوران گفتگو بالکل الگ الگ ہوتے تھے اور جو بھی اسے سنتا تھا وہ اسے سمجھ جاتا تھا۔

4200۔ حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ قَالَ زَعَمَ الْوَلِيدُ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ قُرَّةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ

1۔ ایک نسخہ میں انت نہیں ہے۔

رَسُولُ اللهِ ﷺ كُلُّ كَلَامٍ لَا يُبْدَأُ فِيهِ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ[1] فَهُوَ أَجْذَمُ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ يُونُسُ وَعَقِيلٌ وَشُعَيْبٌ وَسَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مُرْسَلًا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر وہ کلام جس کا آغاز الحمد للہ سے نہ کیا جائے وہ ابتر (بے برکت) ہے۔

ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ اسے یونس، عقیل، شعیب اور سعید بن عبدالعزیز نے زہری سے اور انہوں نے حضور نبی مکرم ﷺ سے مرسل روایت کیا ہے۔

بَابٌ فِي الْخُطْبَةِ (خطبہ کا بیان)

4201۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَمُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ كُلُّ خُطْبَةٍ لَيْسَ فِيهَا تَشَهُّدٌ فَهِيَ كَالْيَدِ الْجَذْمَاءِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: ہر وہ خطبہ جس میں تشہد اشھد ان لا الٰہ الا اللہ واشھد ان محمدا عبدہ و رسولہ نہ ہو، تو وہ کٹے ہوئے ہاتھ کی مثل ہے۔

بَابٌ فِي تَنْزِيلِ النَّاسِ مَنَازِلَهُمْ (لوگوں کو ان کے مراتب اور درجات پر رکھنے کا بیان)

4202۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْمَعِيلَ وَابْنُ أَبِي خَلَفٍ أَنَّ يَحْيَى بْنَ الْيَمَانِ أَخْبَرَهُمْ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ أَبِي شَبِيبٍ أَنَّ عَائِشَةَ مَرَّ بِهَا سَائِلٌ فَأَعْطَتْهُ كِسْرَةً وَمَرَّ بِهَا رَجُلٌ عَلَيْهِ ثِيَابٌ وَهَيْئَةٌ فَأَقْعَدَتْهُ فَأَكَلَ فَقِيلَ لَهَا فِي ذَلِكَ فَقَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْزِلُوا النَّاسَ مَنَازِلَهُمْ قَالَ أَبُو دَاوُد وَحَدِيثُ يَحْيَى مُخْتَصَرٌ قَالَ أَبُو دَاوُد مَيْمُونٌ لَمْ يُدْرِكْ عَائِشَةَ

میمون بن ابی شبیب سے روایت ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس سے ایک سائل گزرا، تو آپ نے اسے روٹی کا ایک ٹکڑا عطا فرمایا اور پھر ایک اور آدمی آپ کے پاس سے گزرا جو اچھے کپڑے پہنے ہوئے اور اچھی حالت میں تھا تو آپ نے اسے بٹھایا اور اس نے کھانا کھایا۔ تب اس کے بارے میں آپ سے پوچھا گیا، تو آپ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: لوگوں کو ان کے مراتب پر رکھو۔ (یعنی ان کے مراتب اور درجات کے مطابق ان سے سلوک کرو)۔ ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ یحییٰ کی حدیث مختصر ہے اور میمون نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا زمانہ نہیں پایا۔

4203۔ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الصَّوَّافُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ حُمْرَانَ أَخْبَرَنَا عَوْفُ بْنُ أَبِي جَمِيلَةَ عَنْ زِيَادِ بْنِ مِخْرَاقٍ عَنْ أَبِي كِنَانَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّ مِنْ إِجْلَالِ اللهِ إِكْرَامَ ذِي الشَّيْبَةِ الْمُسْلِمِ وَحَامِلِ الْقُرْآنِ غَيْرِ الْغَالِي فِيهِ وَالْجَافِي عَنْهُ وَإِكْرَامَ ذِي السُّلْطَانِ الْمُقْسِطِ

1۔ دیگر نسخوں میں بحمد اللہ ہے۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک بوڑھے مسلمان کی عزت وتوقیر کرنا، حافظ اور قاری قرآن کی عزت وتوقیر کرنا جو کہ نہ اس میں غلو کرنے والا ہو (یعنی حروف کی ادائیگی میں حد سے تجاوز کرنے والا ہو) اور نہ ہی دور رہنے والا (یعنی تلاوت قرآن کو چھوڑنے والا) ہو اور عدل وانصاف کرنے والے حکمران کی عزت وتوقیر کرنا اللہ تعالیٰ کی عظمت وبزرگی کے بیان میں سے ہے۔

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يَجْلِسُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ بِغَيْرِ إِذْنِهِمَا

ایسے آدمی کا بیان جو دو آدمیوں کے درمیان بغیر ان کی اجازت کے بیٹھ جائے

4204۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا عَامِرٌ الْأَحْوَلُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ ابْنُ عَبْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا يُجْلَسُ بَيْنَ رَجُلَيْنِ إِلَّا بِإِذْنِهِمَا

ابن عبدہ نے اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دو آدمیوں کے درمیان ان کی اجازت کے بغیر نہیں بیٹھنا چاہیے (کیونکہ اس طرح کرنا ان دونوں کو اذیت اور مشقت میں مبتلا کرنے کے مترادف ہے اور کسی کو اذیت دینا قطعاً جائز نہیں)۔

4205۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ اللَّيْثِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ أَنْ يُفَرِّقَ بَيْنَ اثْنَيْنِ إِلَّا بِإِذْنِهِمَا

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی آدمی کے لیے یہ حلال نہیں ہے کہ وہ دو آدمیوں کے درمیان ان کی اجازت کے بغیر دخل اندازی کرے۔

بَابٌ فِي جُلُوسِ الرَّجُلِ (آدمی کے بیٹھنے کی حالت کا بیان)

4206۔ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنِي إِسْحَقُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ رُبَيْحِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا جَلَسَ احْتَبَى بِيَدِهِ قَالَ أَبُو دَاوُد عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ شَيْخٌ مُنْكَرُ الْحَدِيثِ

ربیح بن عبدالرحمن نے اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب بیٹھتے تو اپنے ہاتھوں کے ساتھ حالت احتباء میں بیٹھتے۔ (حالت احتباء یہ ہے کہ آدمی گھٹنوں کو کھڑا کر کے سرین کے بل بیٹھے اور اپنے دونوں ہاتھوں سے گھٹنوں پر حلقہ بنالے۔ یا پھر چادر پیٹھ کے پیچھے سے گزار کر اس کی دونوں طرفوں کو گھٹنوں پر باندھ لے)۔ ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ عبداللہ بن ابراہیم شیخ منکر الحدیث ہے۔

4207۔ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ وَمُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حَسَّانَ الْعَنْبَرِيُّ قَالَ حَدَّثَتْنِي جَدَّتَايَ صَفِيَّةُ وَدُحَيْبَةُ ابْنَتَا عُلَيْبَةَ قَالَ مُوسَى بِنْتُ حَرْمَلَةَ وَكَانَتَا رَبِيبَتَيْ قَيْلَةَ بِنْتِ مَخْرَمَةَ وَكَانَتْ

جَدَّةُ أَبِيهِمَا أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُمَا أَنَّهَا رَأَتْ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ قَاعِدٌ الْقُرْفُصَاءَ فَلَمَّا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ الْمُخْتَشِعَ وَقَالَ مُوسَى الْمُتَخَشِّعَ فِي الْجِلْسَةِ أُرْعِدْتُ مِنَ الْفَرَقِ

عبداللہ بن حسان عنبری نے بیان کیا ہے کہ مجھے میری دو دادیوں صفیہ اور دحیبہ جو کہ علیبہ کی بیٹیاں ہیں، انہوں نے بتایا کہ موسیٰ بنت حرملہ نے کہا اور یہ دونوں قیلہ بنت مخرمہ کی ربیبہ (زیر پرورش) رہی ہیں اور یہ ان دونوں کے باپ کی دادی تھی۔ اس نے ان دونوں کو بتایا کہ اس نے حضور نبی مکرم ﷺ کو حالت قرفصاء (ہاتھوں کے ساتھ حلقہ بنا کر احتباء کی حالت میں بیٹھنا) میں بیٹھے ہوئے دیکھا اور جب میں نے رسول اللہ ﷺ کو بیٹھنے کی حالت میں اتنا خشوع اور عاجزی کرتے ہوئے دیکھا تو رعب اور خوف کی وجہ سے میں کانپ گئی۔

بَابٌ فِي الْجِلْسَةِ الْمَكْرُوهَةِ (بیٹھنے کی ناپسندیدہ حالت کا بیان)

4208۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ بَحْرٍ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ عَنْ أَبِيهِ الشَّرِيدِ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ مَرَّ بِي رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَنَا جَالِسٌ هَكَذَا وَقَدْ وَضَعْتُ يَدِي الْيُسْرَى خَلْفَ ظَهْرِي وَاتَّكَأْتُ عَلَى أَلْيَةِ يَدِي فَقَالَ أَتَقْعُدُ قِعْدَةَ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ

عمرو بن شرید نے اپنے باپ شرید بن سوید سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے بتایا کہ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس سے گزرے اور میں اس طرح بیٹھا ہوا تھا میں اپنا بایاں ہاتھ اپنی پشت کے پیچھے رکھے ہوئے تھا اور میں اپنے ہاتھ کے انگوٹھے پر ٹیک لگائے ہوئے تھا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تو ان لوگوں کے بیٹھنے کی طرح بیٹھا ہوا ہے جن پر غضب ہوا ہے۔

بَابُ النَّهْيِ عَنِ السَّمَرِ بَعْدَ الْعِشَاءِ (عشاء کے بعد قصہ گوئی سے ممانعت کا بیان)

4209۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عَوْفٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو الْمِنْهَالِ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَنْهَى عَنِ النَّوْمِ قَبْلَهَا وَالْحَدِيثِ بَعْدَهَا

حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ عشاء کی نماز سے پہلے سونے سے اور عشاء کی نماز کے بعد باتیں کرنے سے منع فرماتے تھے (کیونکہ پہلی صورت میں عشاء کی نماز سے غفلت ہے اور دوسری صورت میں صبح کی نماز میں تاخیر کا اندیشہ ہے)۔

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يَجْلِسُ مُتَرَبِّعًا (ایسے آدمی کا بیان جو چارزانو بیٹھتا ہے)

4210۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا صَلَّى الْفَجْرَ تَرَبَّعَ فِي مَجْلِسِهِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ حَسْنَاءَ

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ حضور نبی مکرم ﷺ جب فجر کی نماز پڑھ لیتے تو آپ ﷺ اپنے بیٹھنے کی جگہ پر ہی چارزانو ہو کر بیٹھ جاتے، یہاں تک کہ سورج خوب اچھی طرح روشن ہو جاتا۔

بَابٌ فِي التَّنَاجِي (باہم سرگوشی کرنے کا بیان)

4211۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ ح وحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا يَنْتَجِي اثْنَانِ دُونَ الثَّالِثِ[1] فَإِنَّ ذَلِكَ يُحْزِنُهُ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِثْلَهُ قَالَ أَبُو صَالِحٍ فَقُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ فَأَرْبَعَةٌ قَالَ لَا يَضُرُّكَ

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ دو آدمی اپنے تیسرے ساتھی کو چھوڑ کر سرگوشی نہ کریں کیونکہ یہ اسے پریشان اور غمزدہ کردے گی۔ (یعنی اس کے ذہن میں یہ خیال آنے لگے گا کہ مجھے قابل اعتماد نہیں سمجھا گیا۔ یا پھر یہ سرگوشی میرے خلاف مجھے نقصان پہنچانے کے لیے ہے۔ نتیجۃً باہمی نفرت پیدا ہو جائے گی)۔

مسدد، عیسیٰ بن یونس، اعمش نے ابو صالح سے اور انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اسی کی مثل ارشاد فرمایا۔ ابو صالح نے کہا: تو میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا: چار کا کیا حکم ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: چار تیرے لیے نقصان دہ نہیں (کیونکہ چوتھے کی موجودگی میں تیسرے کے ذہن میں مذکورہ خیالات کے آنے کا امکان نہیں)۔

بَابٌ إِذَا قَامَ الرَّجُلُ مِنْ مَجْلِسٍ ثُمَّ رَجَعَ

اس کا بیان کہ جب کوئی آدمی اپنی نشست سے اٹھ کر پھر واپس لوٹ آئے

4212۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ أَبِي جَالِسًا وَعِنْدَهُ غُلَامٌ فَقَامَ ثُمَّ رَجَعَ فَحَدَّثَ أَبِي عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا قَامَ الرَّجُلُ مِنْ مَجْلِسٍ ثُمَّ رَجَعَ إِلَيْهِ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: جب کوئی آدمی مجلس سے اٹھ جائے اور پھر واپس لوٹ آئے تو وہی اس نشست کا زیادہ حق دار ہے۔

4213۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا مُبَشِّرٌ الْحَلَبِيُّ عَنْ تَمَّامِ بْنِ نَجِيحٍ عَنْ كَعْبٍ الْإِيَادِيِّ قَالَ كُنْتُ أَخْتَلِفُ إِلَى أَبِي الدَّرْدَاءِ فَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا جَلَسَ وَجَلَسْنَا حَوْلَهُ فَقَامَ فَأَرَادَ الرُّجُوعَ نَزَعَ نَعْلَيْهِ أَوْ بَعْضَ مَا يَكُونُ عَلَيْهِ فَيَعْرِفُ ذَلِكَ أَصْحَابُهُ فَيَثْبُتُونَ

کعب الایادی نے بیان کیا ہے کہ میں حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے اختلاف کرتا رہتا تھا۔ تو حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ جب تشریف فرما ہوتے تھے اور ہم بھی آپ کے اردگرد بیٹھتے تھے۔ پس آپ کھڑے ہوتے تو اگر واپس لوٹنے کا ارادہ فرماتے، تو اپنے نعلین مبارک اتار دیتے یا اپنی کوئی اور شے چھوڑ جاتے تو اس سے صحابہ کرام

1۔ دیگر نسخوں میں اثنان دون صاحبهما ہے۔

پہچان لیتے تھے (کہ آپ واپس تشریف لائیں گے)۔ چنانچہ وہ (اپنی حالت میں پر سکون) ٹھہرے رہتے تھے۔

بَاب كَرَاهِيَةِ أَنْ يَقُومَ الرَّجُلُ مِنْ مَجْلِسِهِ وَلَا يَذْكُرَ اللهَ

اس عمل کی ناپسندیدگی کا بیان کہ آدمی اپنی مجلس سے اٹھے اور اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کرے

4214۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّا عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَا مِنْ قَوْمٍ يَقُومُونَ مِنْ مَجْلِسٍ لَا يَذْكُرُونَ اللهَ فِيهِ إِلَّا قَامُوا عَنْ مِثْلِ جِيفَةِ حِمَارٍ وَكَانَ لَهُمْ[1] حَسْرَةً

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جولوگ کسی مجلس میں بیٹھے رہنے کے بعد اٹھتے ہیں اور وہ اس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں کرتے تو (گویا) وہ اس سے مردہ گدھے کی مثل اٹھے اور (قیامت کے دن) ان کیلئے حسرت ہوگی (کیونکہ کوئی مجلس بھی گفتگو کے اعتبار سے زوائد ونقصان سے خالی نہیں ہوتی اور اللہ تعالیٰ کا ذکر اس کا کفارہ ہوتا ہے)۔

4215۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ مَنْ قَعَدَ مَقْعَدًا لَمْ يَذْكُرِ اللهَ فِيهِ كَانَتْ عَلَيْهِ مِنَ اللهِ تِرَةٌ وَمَنِ اضْطَجَعَ مَضْجَعًا لَا يَذْكُرُ اللهَ فِيهِ كَانَتْ عَلَيْهِ مِنَ اللهِ تِرَةٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو آدمی کسی جگہ بیٹھا رہا اور اس نے اس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کیا۔ تو اس پر اللہ تعالیٰ کی جانب سے حسرت اور ندامت ہوگی اور جو کوئی لیٹنے کی جگہ لیٹا رہا اور اس نے اس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کیا تو اس پر اللہ تعالیٰ کی جانب سے ندامت اور حسرت ہوگی۔ (مقصود یہ ہے کہ جہاں بھی انسان کسی کام میں مشغول ہو تو اسے تھوڑا یا زیادہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا چاہیے تاکہ کسی بھی حال میں انسان غافل نہ ہونے پائے۔ واللہ اعلم)

بَاب فِي كَفَّارَةِ الْمَجْلِسِ (مجلس کے کفارہ کا بیان)

4216۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو أَنَّ سَعِيدَ بْنَ أَبِي هِلَالٍ حَدَّثَهُ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيَّ حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہما أَنَّهُ قَالَ كَلِمَاتٌ لَا يَتَكَلَّمُ بِهِنَّ أَحَدٌ فِي مَجْلِسِهِ عِنْدَ قِيَامِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ إِلَّا كُفِّرَ بِهِنَّ عَنْهُ وَلَا يَقُولُهُنَّ فِي مَجْلِسِ خَيْرٍ وَمَجْلِسِ ذِكْرٍ إِلَّا خُتِمَ لَهُ بِهِنَّ عَلَيْهِ كَمَا يُخْتَمُ بِالْخَاتَمِ عَلَى الصَّحِيفَةِ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ قَالَ عَمْرٌو وَحَدَّثَنِي بِنَحْوِ ذَلِكَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي عَمْرٍو عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ

1۔ ایک نسخہ میں لھم کے بجائے عَلَيْهِم ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: چند کلمات ہیں جنہیں کوئی آدمی بھی اپنی مجلس سے کھڑا ہونے کے وقت تین بار کہہ دیتا ہے تو انہیں اس کی طرف سے کفارہ بنا دیا جاتا ہے اور جو کوئی انہیں خیر اور ذکر کی مجلس میں کہتا ہے تو ان کے ساتھ اس کے لیے اسی پر اسی طرح مہر لگا دی جاتی ہے جیسا کہ صحیفہ (کتاب) پر مہر کے ساتھ مہر لگائی جاتی ہے (وہ کلمات یہ ہیں): "سبحانك اللّٰھم وبحمدك لا اله الا انت استغفرك واتوب اليك"۔

احمد بن صالح، ابن وہب نے بیان کیا ہے کہ عمرو نے روایت کیا اور مجھے اسی طرح عبدالرحمن بن ابی عمرو نے مقبری سے، انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ سے اسی طرح روایت بیان کی ہے۔

4217۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ الْجَرْجَرَائِيُّ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ الْمَعْنَى أَنَّ عَبْدَةَ بْنَ سُلَيْمَانَ أَخْبَرَهُمْ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ الأَسْلَمِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ بِأَخَرَةٍ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَقُومَ مِنَ الْمَجْلِسِ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ لَتَقُولُ قَوْلاً مَا كُنْتَ تَقُولُهُ فِيمَا مَضَى فَقَالَ كَفَّارَةٌ لِمَا يَكُونُ فِي الْمَجْلِسِ

حضرت ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب مجلس سے اٹھنے کا ارادہ فرماتے تو آپ آخر میں یہ کلمات کہتے تھے: "سبحانك اللّٰھم وبحمدك اشهد ان لا اله الا انت استغفرك واتوب اليك" تو ایک آدمی نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ آپ اب جو کلمات کہتے ہیں آپ ماضی میں تو یہ کلمات نہ کہتے تھے۔ (آپ یہ کلمات کیوں کہتے ہیں؟) تو آپ نے فرمایا: مجلس میں جو (ناپسندیدہ) قول وفعل صادر ہو جاتا ہے یہ کلمات اس کا کفارہ ہیں۔ (یعنی رب العالمین ان کی برکت سے ناپسندیدہ قول وفعل کو معاف فرما دیتا ہے)۔

بَابٌ فِي رَفْعِ الْحَدِيثِ مِنَ الْمَجْلِسِ (مجلس کے دوران کسی کی شکایت کرنے کا بیان)

4218۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنِ الْوَلِيدِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَنَسَبَهُ لَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ حُسَيْنٍ ابْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ إِسْرَائِيلَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ قَالَ الْوَلِيدُ ابْنُ أَبِي هِشَامٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ زَائِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لاَ يُبَلِّغُنِي أَحَدٌ مِنْ أَصْحَابِي عَنْ أَحَدٍ شَيْئًا فَإِنِّي أُحِبُّ أَنْ أَخْرُجَ إِلَيْكُمْ وَأَنَا سَلِيمُ الصَّدْرِ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے اصحاب میں سے کوئی بھی کسی کے بارے مجھ تک کوئی شے نہ پہنچائے۔ (یعنی اس کا کوئی عیب اور شکوہ میرے سامنے بیان نہ کرے) کیونکہ میں یہ پسند کرتا ہوں کہ میں تم سے اس حال میں جاؤں کہ میرا سینہ (ہر ایک کے بارے کدورت سے) مکمل طور پر صاف اور پاک ہو۔

فائدہ:۔ اس حدیث طیبہ میں کسی بھی عظیم ہستی کے مشیران خاص کے لیے انتہائی اہم درس موجود ہے کہ ان کے فرائض میں یہ شامل ہے کہ وہ اپنی ہوس اور خواہش کی خاطر اپنے آقا کے ماتحت کام کرنے والے دیگر ساتھیوں کی شکایات بیان کر کے آقا کے سینے میں کدورت نہ بھر دیں اور اس طرح اسے اذیت میں مبتلا نہ کریں، بلکہ ایسا مثبت رویہ اپنائیں کہ اپنے آقا کا

سینہ اپنے جملہ افراد کے بارے میں مکمل طور پر صاف رہے۔

بَابٌ فِي الْحَذَرِ مِنَ النَّاسِ (لوگوں سے احتیاط اور پرہیز کرنے کا بیان)

4219۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ حَدَّثَنَا نُوحُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ سَيَّارٍ الْمُؤَدِّبُ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِيهِ ابْنُ إِسْحَقَ عَنْ عِيسَى بْنِ مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْفَغْوَاءِ الْخُزَاعِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ دَعَانِي رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَقَدْ أَرَادَ أَنْ يَبْعَثَنِي بِمَالٍ إِلَى أَبِي سُفْيَانَ يَقْسِمُهُ فِي قُرَيْشٍ بِمَكَّةَ بَعْدَ الْفَتْحِ فَقَالَ الْتَمِسْ صَاحِبًا قَالَ فَجَاءَنِي عَمْرُو بْنُ أُمَيَّةَ الضَّمْرِيُّ فَقَالَ بَلَغَنِي أَنَّكَ تُرِيدُ الْخُرُوجَ وَتَلْتَمِسُ صَاحِبًا قَالَ قُلْتُ أَجَلْ قَالَ فَأَنَا لَكَ صَاحِبٌ قَالَ فَجِئْتُ رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم قُلْتُ قَدْ وَجَدْتُ صَاحِبًا قَالَ فَقَالَ مَنْ قُلْتُ عَمْرُو بْنُ أُمَيَّةَ الضَّمْرِيُّ رضی اللہ عنہ قَالَ إِذَا هَبَطْتَ بِلَادَ قَوْمِهِ فَاحْذَرْهُ فَإِنَّهُ قَدْ قَالَ الْقَائِلُ أَخُوكَ الْبِكْرِيُّ وَلَا تَأْمَنْهُ فَخَرَجْنَا حَتَّى إِذَا كُنْتُ بِالْأَبْوَاءِ قَالَ إِنِّي أُرِيدُ حَاجَةً إِلَى قَوْمِي بِوَدَّانَ فَتَلَبَّثْ لِي قُلْتُ رَاشِدًا فَلَمَّا وَلَّى ذَكَرْتُ قَوْلَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَشَدَدْتُ عَلَى بَعِيرِي حَتَّى خَرَجْتُ أُوضِعُهُ حَتَّى إِذَا كُنْتُ بِالْأَصَافِرِ إِذَا هُوَ يُعَارِضُنِي فِي رَهْطٍ قَالَ وَأَوْضَعْتُ فَسَبَقْتُهُ فَلَمَّا رَآنِي[1] قَدْ فُتُّهُ انْصَرَفُوا وَجَاءَنِي فَقَالَ كَانَتْ لِي إِلَى قَوْمِي حَاجَةٌ قَالَ قُلْتُ أَجَلْ وَمَضَيْنَا حَتَّى قَدِمْنَا مَكَّةَ فَدَفَعْتُ الْمَالَ إِلَى أَبِي سُفْيَانَ

عبداللہ بن عمرو بن الفغواء خزاعی نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے بیان کیا: مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلایا اور آپ نے یہ ارادہ کیا کہ آپ مجھے ابوسفیان کی طرف کچھ مال دے کر بھیجیں تا کہ وہ اسے قریش مکہ میں تقسیم کر دے۔ یہ فتح مکہ کے بعد کی بات ہے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو اپنا ساتھی تلاش کر لے۔ وہ فرماتے ہیں: پس میرے پاس عمرو بن امیہ ضمری آیا اور اس نے کہا: مجھے یہ اطلاع ملی ہے کہ تم یہاں سے نکلنے کا ارادہ رکھتے ہو اور کوئی ساتھی تلاش کر رہے ہو؟ میں نے کہا: ہاں۔ تو اس نے کہا: پھر میں تمہارے ساتھ چلوں گا (میں سفر میں جانے کے لیے تیار ہوں)۔ چنانچہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا اور عرض کی: میں نے ساتھی پالیا ہے۔ تو آپ نے پوچھا: وہ کون ہے؟ میں نے عرض کی: وہ عمرو بن امیہ ضمری ہے۔ تو آپ نے فرمایا: جب تو اس کی قوم کے شہروں کے قریب پہنچے تو پھر اس سے احتیاط کرنا کیونکہ کہنے والے نے کہا ہے: ''اپنے سگے بھائی سے بھی پر امن اور بے خوف نہ ہو''۔ پس ہم نکل پڑے۔ جب میں مقام ابواء پر پہنچا تو اس نے کہا: مجھے ودان (جگہ کا نام ہے) میں اپنی قوم کے ساتھ کچھ کام ہے تم میرے لیے یہاں ٹھہرنا (اور انتظار کرنا)۔ میں نے کہا: (ہاں جاؤ) سیدھی راہ چلنا۔ پس جب وہ چلا گیا تو مجھے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان یاد آیا۔ تو میں نے (اپنا کجاوہ) اونٹ پر کسا اور اسے تیز دوڑاتے ہوئے نکل پڑا۔ یہاں تک کہ جب میں اصافر (یہ پہاڑ ہیں) میں پہنچا تب وہ (عمرو) ایک جماعت کے ہمراہ میرا راستہ روکنے کے لیے آ رہا تھا۔ چنانچہ میں نے اپنے اونٹ کو اور تیز کیا اور خوب آگے نکل گیا۔ پس جب اس نے مجھے دیکھا کہ میں آگے نکل چکا ہوں تو اس کے ساتھی واپس چلے گئے اور وہ میرے پاس آ گیا اور کہا: مجھے اپنی قوم میں کچھ کام نہ

1۔ دیگر نسخوں میں رآی آن ہے۔

تھا۔ میں نے کہا: ہاں۔ پھر ہم چلتے رہے یہاں تک کہ ہم مکہ مکرمہ آ پہنچے اور میں نے مال ابوسفیان کے حوالے کر دیا۔

4220۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ لَا يُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ وَاحِدٍ مَرَّتَيْنِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: بندہ مومن کو ایک بل سے دوبار نہیں ڈسا جاسکتا۔ (یعنی بندہ مومن ایک ہی مقام سے دوبارہ دھوکہ نہیں کھاتا)۔

فائدہ:۔ اس میں باہم معاملات کرنے کے اعتبار سے بندۂ مومن کی شان بیان کی جا رہی ہے کہ اگر کسی معاملہ میں ایک بار اس سے دھوکہ ہو جائے تو دوبارہ وہ ایسے کام کے قریب بھی نہیں جاتا، چاہے اس کا معاملہ ایک فرد کی حیثیت سے ہو یا ایک قوم کی حیثیت سے۔ واللہ اعلم۔

بَابٌ فِي هَدْيِ الرَّجُلِ (چلنے کی کیفیت کا بیان)

4221۔ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ أَخْبَرَنَا خَالِدٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا مَشَى كَأَنَّهُ يَتَوَكَّأُ

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ حضور نبی مکرم ﷺ جب چلتے تھے (تو ایسے دکھائی دیتا تھا) گویا آپ آگے کی طرف جھکے ہوئے ہیں۔ (یعنی آپ کی چال میں بھی عجز و انکساری کا پہلو تھا۔ تکبر اور فخر کا کوئی شبہ تک نہ تھا)۔

4222۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُعَاذِ بْنِ خُلَيْفٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا سَعِيدٌ الْجُرَيْرِيُّ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قُلْتُ كَيْفَ رَأَيْتَهُ قَالَ كَانَ أَبْيَضَ مَلِيحًا إِذَا مَشَى كَأَنَّمَا يَهْوِي فِي صَبُوبٍ

ابوالطفیل نے بیان کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے (سعید کہتے ہیں) میں نے پوچھا: تم نے آپ ﷺ کو کس حال میں دیکھا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: آپ ﷺ کا رنگ گندمی سفید تھا اور جب آپ چلتے تھے (تو ایسے لگتا تھا) گویا آپ (بلندی سے) نیچے کی جانب اتر رہے ہیں۔ (یعنی آپ ﷺ سامنے کی جانب جھک کر چلا کرتے تھے)۔

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يَضَعُ إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى
لیٹنے کی حالت میں ایک ٹانگ دوسری پر رکھنے کا بیان

4223۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ ح وَحَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَضَعَ وَقَالَ قُتَيْبَةُ يَرْفَعَ الرَّجُلُ إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى زَادَ قُتَيْبَةُ وَهُوَ مُسْتَلْقٍ عَلَى ظَهْرِهِ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے کہ کوئی آدمی اپنی ایک ٹانگ دوسری پر رکھے یا اس پر بلند کرے۔ قتیبہ نے یہ الفاظ زائد ذکر کیے ہیں۔ "درآنحالیکہ وہ اپنی پیٹھ کے بل چت لیٹا ہوا ہو"۔

فائدہ:۔ خطابی نے کہا ہے کہ یہ نہی ایسی صورت میں ہے جبکہ آدمی کا لباس اس طرز کا ہو جس سے اس کی شرمگاہ کھلنے کا

اندیشہ ہو اور اگر لباس محفوظ ہو تو پھر کوئی حرج نہیں۔

4224۔ حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا مَالِكٌ ح وحَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللهِ ﷺ مُسْتَلْقِيًا قَالَ الْقَعْنَبِيُّ فِي الْمَسْجِدِ وَاضِعًا إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَعُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رضی اللہ عنہما كَانَا يَفْعَلَانِ ذَلِكَ

ابن شہاب نے عباد بن تمیم سے اور انہوں نے اپنے چچا سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو چت لیٹے ہوئے دیکھا۔ قعنبی نے کہا ہے کہ انہوں نے آپ ﷺ کو مسجد میں ایک پاؤں دوسرے پاؤں پر رکھے ہوئے دیکھا ہے۔

قعنبی نے مالک سے، انہوں نے ابن شہاب سے اور انہوں نے حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضرت عمر بن خطاب اور حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہما اس طرح کرتے تھے۔

فائدہ:۔ مذکورہ دونوں روایات سے یہ معلوم ہوا کہ ٹانگ پر ٹانگ رکھ کر لیٹنا مطلقاً ممنوع نہیں ہے۔

بَابٌ فِي نَقْلِ الْحَدِيثِ (کسی کی بات دوسرے تک پہنچانے کا بیان)

4225۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ جَابِرِ بْنِ عَتِيكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا حَدَّثَ الرَّجُلُ بِالْحَدِيثِ ثُمَّ الْتَفَتَ فَهِيَ أَمَانَةٌ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب کوئی آدمی کسی سے کوئی بات کرے، پھر وہ (دائیں بائیں) کسی کی طرف متوجہ ہو (کہ کوئی اس کی بات سن تو نہیں رہا) تو وہ (بات) اس کے پاس امانت ہے۔ (یعنی وہ آدمی اس کے لیے امین ہے اسے قطعاً افشا نہیں کرنا چاہیے)۔

4226۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ نَافِعٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ ابْنِ أَخِي جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْمَجَالِسُ بِالْأَمَانَةِ إِلَّا ثَلَاثَةَ مَجَالِسَ سَفْكُ دَمٍ حَرَامٍ أَوْ فَرْجٌ حَرَامٌ أَوْ اقْتِطَاعُ مَالٍ بِغَيْرِ حَقٍّ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجالس امانت ہوتی ہیں سوائے تین مجالس کے (یعنی مجلس مشاورت میں ہر آدمی امین ہوتا ہے اسے راز ظاہر نہیں کرنا چاہیے سوائے تین کے، کہ ان کا راز ظاہر کر دینا چاہیے اور اس سے مقصود مومنین کے لیے نصیحت ہے تا کہ وہ شر اور برائی سے محفوظ رہیں) حرام خون بہانا، بدکاری کا ارتکاب کرنا یا بغیر حق کے کسی کا مال لوٹنا وغیرہ۔ (جن مجالس میں ان کے بارے مشاورت ہو اسے ظاہر کر دینا چاہیے)۔

4227۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ قَالَا أَخْبَرَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عُمَرَ قَالَ إِبْرَاهِيمُ هُوَ عُمَرُ بْنُ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْعُمَرِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ

صلی اللہ علیہ وسلم إِنَّ أَعْظَمَ الْأَمَانَةِ عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الرَّجُلُ يُفْضِي إِلَى امْرَأَتِهِ وَتُفْضِي إِلَيْهِ ثُمَّ يَنْشُرُ سِرَّهَا

حضرت عبدالرحمن بن سعد نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ رسول اللہ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے نزدیک عظیم ترین امانت آدمی کا اپنی بیوی کے پاس رہنا اور بیوی کا اپنے خاوند کے پاس (عمل زوجیت کے لیے) رہنا ہے۔ پھر آدمی اس کے راز کو افشاء کر دیتا ہے۔ (یعنی جب عظیم ترین امانت یہ ہے تو پھر اس راز کو افشاء کرنا سب سے بڑی خیانت ہے)۔

بَابٌ فِي الْقَتَّاتِ (چغل خوری کا بیان)

4228۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَّاتٌ

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: چغل خور جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

فائدہ: ۔چغل خور ایسا آدمی ہوتا ہے جو ایک آدمی سے بات سن کر دوسرے کے پاس پہنچاتا ہے اور پھر اس کی بات پہلے کے پاس۔ نتیجتاً وہ دونوں کے درمیان نفرت پیدا کرنے اور انہیں آپس میں لڑانے کا سبب بنتا ہے۔

بَابٌ فِي ذِي الْوَجْهَيْنِ (دورخے آدمی کا بیان)

4229۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ مِنْ شَرِّ النَّاسِ ذُو الْوَجْهَيْنِ الَّذِي يَأْتِي هَؤُلَاءِ بِوَجْهٍ وَهَؤُلَاءِ بِوَجْهٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم علیہ السلام نے فرمایا: لوگوں میں سے شریر ترین آدمی دورخا آدمی ہے۔ وہ جو ایک گروہ کے پاس ایک منہ سے آتا ہے اور دوسرے کے پاس دوسرے منہ سے۔

فائدہ: ۔حاشیہ اللمعات میں ہے کو دو موہنوں والے سے مراد منافق آدمی ہے۔ جو ہر گروہ کے ساتھ اپنے مفاد کی بات کرتا ہے اور دو مخالف گروہوں میں سے ہر ایک کو اپنی معاونت اور محبت کا یقین دلاتا ہے۔ رب کریم محفوظ رکھے۔ آمین۔

4230۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنِ الرُّكَيْنِ بْنِ الرَّبِيعِ عَنْ نُعَيْمِ بْنِ حَنْظَلَةَ عَنْ عَمَّارٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ كَانَ لَهُ وَجْهَانِ فِي الدُّنْيَا كَانَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِسَانَانِ مِنْ نَارٍ

نعیم بن حنظلہ نے حضرت عمار سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے فرمایا: رسول اللہ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: دنیا میں جس کے دو منہ ہوں گے تو قیامت کے دن اس کے لیے آگ کی دو زبانیں ہوں گی۔

بَابٌ فِي الْغِيبَةِ (غیبت کا بیان)

4231۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الْغِيبَةُ قَالَ ذِكْرُكَ أَخَاكَ بِمَا يَكْرَهُ قِيلَ أَفَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ فِي أَخِي مَا أَقُولُ قَالَ إِنْ كَانَ

فِيهِ مَا تَقُولُ فَقَدْ اغْتَبْتَهُ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِيهِ مَا تَقُولُ فَقَدْ بَهَتَّهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عرض کی گئی یا رسول اللہ! علیہ السلام غیبت کیا ہے؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: تیرا اپنے بھائی کا اس طرح ذکر کرنا جسے وہ ناپسند کرتا ہو۔ (یہی غیبت ہے) پھر عرض کی گئی: آپ کا کیا خیال ہے اگر میرے بھائی میں وہ کچھ موجود ہو جو میں کہہ رہا ہوں؟ (تو کیا پھر بھی غیبت ہے) تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر حقیقتاً اس میں وہ موجود ہو جو تو کہہ رہا ہے تو تب تو نے اس کی غیبت کی اور اگر اس میں وہ موجود نہ ہو جو تو کہہ رہا ہے تو پھر تو نے اس پر بہتان لگایا (اور یہ غیبت سے بدتر جرم ہے)۔

4232۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ الْأَقْمَرِ عَنْ أَبِي حُذَيْفَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم حَسْبُكَ مِنْ صَفِيَّةَ كَذَا وَكَذَا قَالَ غَيْرُ مُسَدَّدٍ تَعْنِي قَصِيرَةً فَقَالَ لَقَدْ قُلْتِ كَلِمَةً لَوْ مُزِجَتْ بِمَاءِ الْبَحْرِ[1] لَمَزَجَتْهُ قَالَتْ وَحَكَيْتُ لَهُ إِنْسَانًا فَقَالَ مَا أُحِبُّ أَنِّي حَكَيْتُ إِنْسَانًا وَأَنَّ لِي كَذَا وَكَذَا

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ میں نے حضور نبی مکرم علیہ السلام سے کہا: آپ کے لیے صفیہ کا اس اس طرح ہونا ہی کافی ہے۔ مسدد کے سوا دوسری روایت میں ہے کہ ان کی اس سے مراد حضرت صفیہ کے قد کا چھوٹا ہونا ہے۔ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: تحقیق تو نے ایسا کلمہ کہا ہے کہ اگر اسے سمندر کے پانی میں بھی ملا دیا جائے تو یہ اس پر غالب آ جائے۔ تو حضرت عائشہ نے عرض کی: میں نے تو ایک آدمی کی نقل کی ہے۔ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: میں کسی آدمی کی نقل اتارنا پسند نہیں کرتا اگرچہ مجھے اتنا اتنا (مال دنیا) بھی میسر آئے۔

فائدہ:۔ اس روایت سے یہ معلوم ہوا کہ غیبت اتنا بڑا جرم ہے کہ اگر انسان کے اعمال سمندر کے پانی کی مثل بھی ہوں تب بھی اس نوع کا ایک کلمہ اسے گدلا کرنے کے لیے کافی ہے۔

4233۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي حُسَيْنٍ حَدَّثَنَا نَوْفَلُ بْنُ مُسَاحِقٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ إِنَّ مِنْ أَرْبَى الرِّبَا الِاسْتِطَالَةَ فِي عِرْضِ الْمُسْلِمِ بِغَيْرِ حَقٍّ

حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم علیہ السلام نے فرمایا کہ ہر قسم کے ربا سے بڑھ کر ربا (یعنی سب سے بڑی زیادتی) بغیر حق کے کسی مسلمان کی عزت میں ہاتھ ڈالنا ہے۔ (یعنی جس طرح مال میں سود حرام ہے اسی طرح کسی کی عزت میں ہاتھ ڈالنا بھی حرام ہے)۔

4234۔ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم إِنَّ مِنْ أَكْبَرِ الْكَبَائِرِ اسْتِطَالَةَ الْمَرْءِ فِي عِرْضِ رَجُلٍ مُسْلِمٍ بِغَيْرِ حَقٍّ وَمِنَ الْكَبَائِرِ السَّبَّتَانِ بِالسَّبَّةِ[2]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ علیہ السلام نے فرمایا: کبیرہ گناہوں میں سے سب سے بڑا گناہ

1۔ دیگر نسخوں میں لَوْ مُزِجَ بِهَا الْبَحْرُ کے الفاظ ہیں۔ 2۔ یہ حدیث صرف مطبوعہ بیروت میں ہے اور مطبوعہ دہلی کے حاشیہ میں درج ہے۔

ایک آدمی کا بغیر حق کے کسی مسلمان آدمی کی عزت میں دست درازی کرنا ہے اور ایک گالی کے عوض دو گالیاں نکالنا بھی کبیرہ گناہوں میں سے ہے۔

4235۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُصَفَّى حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ وَأَبُو الْمُغِيرَةِ قَالَا حَدَّثَنَا صَفْوَانُ قَالَ حَدَّثَنِي رَاشِدُ بْنُ سَعْدٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ جُبَيْرٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَمَّا عُرِجَ بِي مَرَرْتُ بِقَوْمٍ لَهُمْ أَظْفَارٌ مِنْ نُحَاسٍ يَخْمُشُونَ وُجُوهَهُمْ وَصُدُورَهُمْ فَقُلْتُ مَنْ هَؤُلَاءِ يَا جِبْرِيلُ قَالَ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ لُحُومَ النَّاسِ وَيَقَعُونَ فِي أَعْرَاضِهِمْ قَالَ أَبُو دَاوُد حَدَّثَنَاه يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ عَنْ بَقِيَّةَ لَيْسَ فِيهِ أَنَسٌ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ أَبِي عِيسَى السَّيْلَحِينِيُّ عَنْ أَبِي الْمُغِيرَةِ كَمَا قَالَ ابْنُ الْمُصَفَّى

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب مجھے سفر معراج پر لے جایا گیا تو میں ایک قوم کے پاس سے گزرا، جن کے ناخن تانبے کے تھے اور وہ اپنے چہروں اور سینوں کو نوچ رہے تھے۔ تو میں نے کہا: اے جبرائیل! یہ کون لوگ ہیں؟ تو انہوں نے بتایا: یہ وہ لوگ ہیں جو لوگوں کا گوشت کھاتے ہیں اور ان کی عزتوں میں واقع ہوتے ہیں۔ (یعنی ان کی چادر عزت کو داغدار کرتے ہیں)۔

ابوداؤد نے کہا ہے کہ اسے یحییٰ بن عثمان نے بقیہ سے بیان کیا ہے اس میں حضرت انس کا ذکر نہیں ہے اور عیسیٰ بن ابی عیسیٰ سیلحینی نے ابوالمغیرہ سے اسی طرح بیان کیا ہے جیسا کہ ابن مصفیٰ نے بیان کیا ہے۔

فائدہ:۔ لوگوں کا گوشت کھانے سے مراد غیبت کرنا ہے۔ رب العالمین نے اس کے بارے فرمایا ہے۔ لَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ يَأْكُلَ لَحْمَ أَخِيهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوهُ

4236۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَا مَعْشَرَ مَنْ آمَنَ بِلِسَانِهِ وَلَمْ يَدْخُلِ الْإِيمَانُ قَلْبَهُ لَا تَغْتَابُوا الْمُسْلِمِينَ وَلَا تَتَّبِعُوا عَوْرَاتِهِمْ فَإِنَّهُ مَنِ اتَّبَعَ عَوْرَاتِهِمْ يَتَّبِعُ اللهُ عَوْرَتَهُ وَمَنْ يَتَّبِعِ اللهُ عَوْرَتَهُ يَفْضَحْهُ فِي بَيْتِهِ

حضرت ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے ان لوگوں کے گروہ! جو اپنی زبان کے ساتھ ایمان لائے ہو اور ابھی تک ایمان ان کے دل میں داخل نہیں ہوا، تم مسلمانوں کی غیبت نہ کرو۔ کیونکہ جس نے ان کے عیوب تلاش کیے (اور ان کی عزت میں دست درازی کی کوشش کی) تو اللہ تعالیٰ اس کے عیوب کا پیچھا کرے گا اور جس کے عیوب کو اللہ تعالیٰ نے تلاش کیا، تو یقیناً وہ اسے اس کے گھر میں ہی رسوا کردے گا۔

4237۔ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ الْمِصْرِيُّ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ عَنِ ابْنِ ثَوْبَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ وَقَّاصِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَنْ أَكَلَ بِرَجُلٍ مُسْلِمٍ أَكْلَةً فَإِنَّ اللهَ يُطْعِمُهُ مِثْلَهَا مِنْ جَهَنَّمَ وَمَنْ كُسِيَ ثَوْبًا بِرَجُلٍ مُسْلِمٍ فَإِنَّ اللهَ يَكْسُوهُ مِثْلَهُ مِنْ جَهَنَّمَ وَمَنْ قَامَ بِرَجُلٍ مَقَامَ سُمْعَةٍ وَرِيَاءٍ فَإِنَّ اللهَ يَقُومُ

بِهٖ مَقَامَ سُمْعَةٍ وَرِيَاءٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

وقاص بن ربیعہ نے مستورد سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے حدیث بیان کی کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس کسی کو مسلمان آدمی کا (عیب بیان کرنے) کے عوض کوئی کپڑا پہنایا گیا، تو اللہ تعالیٰ اسے اس کی مثل جہنم میں سے (لباس) پہنائے گا۔ اور جو کوئی کسی آدمی کے سبب شہرت وریا کاری کے مقام پر کھڑا ہوا، تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے شہرت اور ریا کے مقام پر کھڑا کرے گا۔ (یعنی اللہ تعالیٰ اسے شدید ترین عذاب دے کر اس کی شہرت کرے گا۔ چاہے وہ خود مقام شہرت پر پہنچا یا کسی دوسرے کے لیے سبب بنا۔ واللہ اعلم)۔

4238۔ حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ مَالُهُ وَعِرْضُهُ وَدَمُهُ حَسْبُ امْرِءٍ مِنَ الشَّرِّ أَنْ يَحْقِرَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر مسلمان کا مال، اس کی عزت اور اس کا خون دوسرے مسلمان پر حرام ہے۔ کسی آدمی کے لیے اتنا شر ہی کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر سمجھنے لگے۔

بَابُ مَنْ رَدَّ عَنْ مُسْلِمٍ غِيبَةً (کسی مسلمان سے غیبت کو رد کرنے کا بیان)

4239۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ بْنِ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ إِسْمٰعِيلَ بْنِ يَحْيَى الْمَعَافِرِيِّ عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ الْجُهَنِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ حَمَى مُؤْمِنًا مِنْ مُنَافِقٍ أُرَاهُ قَالَ بَعَثَ اللهُ مَلَكًا يَحْمِي لَحْمَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ وَمَنْ رَمَى مُسْلِمًا بِشَيْءٍ يُرِيدُ شَيْنَهُ بِهِ حَبَسَهُ اللهُ عَلَى جِسْرِ جَهَنَّمَ حَتَّى يَخْرُجَ مِمَّا قَالَ

حضرت سہل بن معاذ بن انس جہنی نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: جس کسی نے کسی مومن کی منافق سے حفاظت کی (یعنی اس کی غیبت کا اسے جواب دیا) مجھے اس کے بارے یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ بھیجے گا جو قیامت کے دن جہنم کی آگ سے اس کے گوشت کی حفاظت کرے گا اور جس نے کسی مسلمان کے بارے ایسی چیز کہی جس کے سبب وہ اس پر عیب لگانے کا ارادہ رکھتا ہو تو اللہ تعالیٰ جہنم کے پل پر اسے روک لے گا، یہاں تک کہ وہ اس کے وبال سے نکل جائے جو کچھ اس نے کہا۔

4240۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ أَنَّهُ سَمِعَ إِسْمٰعِيلَ بْنَ بَشِيرٍ يَقُولُ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ وَأَبَا طَلْحَةَ بْنَ سَهْلٍ الْأَنْصَارِيَّ يَقُولَانِ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَا مِنِ امْرِءٍ يَخْذُلُ امْرَأً مُسْلِمًا فِي مَوْضِعٍ تُنْتَهَكُ[1] فِيهِ حُرْمَتُهُ وَيُنْتَقَصُ فِيهِ مِنْ عِرْضِهِ إِلَّا خَذَلَهُ اللهُ فِي مَوْطِنٍ يُحِبُّ فِيهِ نُصْرَتَهُ وَمَا مِنِ امْرِءٍ يَنْصُرُ مُسْلِمًا فِي مَوْضِعٍ يُنْتَقَصُ فِيهِ مِنْ عِرْضِهِ وَيُنْتَهَكُ فِيهِ مِنْ

1۔ دیگر نسخوں میں يُنْتَهَكُ ہے۔

حُرْمَتِهِ إِلَّا نَصَرَهُ اللهُ فِي مَوْطِنٍ يُحِبُّ نُصْرَتَهُ قَالَ يَحْيَى وَحَدَّثَنِيهِ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ وَعُقْبَةُ بْنُ شَدَّادٍ قَالَ أَبُو دَاوُدَ يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ هَذَا هُوَ ابْنُ زَيْدٍ مَوْلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِسْمَعِيلُ بْنُ بَشِيرٍ مَوْلَى بَنِي مَغَالَةَ وَقَدْ قِيلَ عُتْبَةُ بْنُ شَدَّادٍ مَوْضِعَ عُقْبَةَ

اسماعیل بن بشیر کہتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ اور حضرت ابوطلحہ بن سہل انصاری رضی اللہ عنہما کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ رسول اللہ علیہ السلام نے فرمایا: جو آدمی بھی کسی مسلمان آدمی کو کسی ایسی جگہ میں رسوا کرے گا جہاں اس کی حرمت وعزت تارتار کردی جائے اور اس میں اس کی عزت کم کردی جائے تو اللہ تعالیٰ اسے اس جگہ رسوا اور ذلیل کرے گا جہاں وہ اس کی نصرت اور مدد کو پسند کرے گا اور جو آدمی کسی مسلمان کی ایسی جگہ مدد کرتا ہے جہاں اس کی عزت کم کی جارہی ہو اور اس کی عزت وحرمت کو ختم کیا جارہا ہو تو اللہ تعالیٰ ایسی جگہ میں اس کی مدد ونصرت فرمائے گا جہاں وہ اس کی نصرت کو پسند کرتا ہے۔

یحییٰ نے کہا ہے کہ عبید اللہ بن عبداللہ بن عمر اور عقبہ بن شداد نے مجھے یہ حدیث بیان کی ہے۔ ابوداؤد نے کہا ہے: یحییٰ بن سلیم حضرت زید رضی اللہ عنہ کے بیٹے ہیں جو کہ حضور نبی مکرم علیہ السلام کے آزاد کردہ غلام ہیں اور اسماعیل بن بشیر بنی مغالہ کے آزاد کردہ غلام ہیں۔ اور بعض روایات میں عقبہ کی جگہ عتبہ بن شداد ذکر کیا گیا ہے۔

بَاب مَنْ لَيْسَتْ لَهُ غِيبَةٌ (اس کا بیان جس کا قول غیبت نہیں)

4241۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ نَصْرٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ مِنْ كِتَابِهِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا الْجُرَيْرِيُّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ الْجُشَمِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا جُنْدُبٌ قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ فَأَنَاخَ رَاحِلَتَهُ ثُمَّ عَقَلَهَا ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَلَّى خَلْفَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا سَلَّمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى رَاحِلَتَهُ فَأَطْلَقَهَا ثُمَّ رَكِبَ ثُمَّ نَادَى اللَّهُمَّ ارْحَمْنِي وَمُحَمَّدًا وَلَا تُشْرِكْ فِي رَحْمَتِنَا أَحَدًا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَقُولُونَ هُوَ أَضَلُّ أَمْ بَعِيرُهُ أَلَمْ تَسْمَعُوا إِلَى مَا قَالَ قَالُوا بَلَى

حضرت جندب نے بیان کیا ہے کہ ایک اعرابی آیا، اس نے اپنی سواری بٹھائی پھر اسے باندھ دیا پھر وہ مسجد میں داخل ہوا اور رسول اللہ علیہ السلام کے پیچھے نماز پڑھی۔ پس جب رسول اللہ علیہ السلام نے سلام پھیرا، تو وہ اپنی سواری کے پاس آیا اور اسے کھولا، پھر اس پر سوار ہوا اور پھر یہ پکار کر کہا: ''اے اللہ! مجھ پر اور محمد علیہ السلام پر رحم فرما اور ہماری رحمت میں کسی کو شریک نہ کر۔ (یعنی کسی اور پر رحم نہ فرما) تو رسول اللہ علیہ السلام نے فرمایا: تم کیا کہتے ہو یہ زیادہ جاہل ہے یا اس کا اونٹ۔ کیا تم نے وہ سنا نہیں جو اس نے کہا ہے۔ صحابہ کرام نے عرض کی: ہاں، کیوں نہیں۔

بَاب مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يُحِلُّ الرَّجُلَ قَدْ اغْتَابَهُ

ایسے آدمی کا بیان جو دوسرے آدمی کو اپنی غیبت کرنے کی اجازت دیتا ہے

4242۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ ثَوْرٍ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ أَيَعْجِزُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَكُونَ مِثْلَ أَبِي

ضَيْغَمٍ أَوْ ضَمْضَمٍ شَكَّ ابْنُ عُبَيْدٍ كَانَ إِذَا أَصْبَحَ قَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي قَدْ تَصَدَّقْتُ بِعِرْضِي عَلَى عِبَادِكَ[1]

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: کیا تم میں سے کوئی عاجز ہو جاتا ہے کہ وہ ابوضیغم یا ضمضم کی مثل ہو جائے۔ یہ ابن عبید کو شک ہے۔ جب وہ صبح کرتا تھا، تو کہتا: اے اللہ! میں نے اپنی عزت تیرے بندوں پر صدقہ کر دی۔

4243۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَجْلَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَيَعْجِزُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَكُونَ مِثْلَ أَبِي ضَمْضَمٍ قَالُوا وَمَنْ أَبُو ضَمْضَمٍ قَالَ رَجُلٌ فِيمَنْ كَانَ مِنْ قَبْلِكُمْ بِمَعْنَاهُ قَالَ عِرْضِي لِمَنْ شَتَمَنِي قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْعَمِّيِّ عَنْ ثَابِتٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسٌ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَاهُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَحَدِيثُ حَمَّادٍ أَصَحُّ

عبدالرحمن بن عجلان نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم میں سے کوئی اس سے عاجز ہے کہ وہ ابو ضمضم کی مثل ہو جائے۔ صحابہ نے عرض کی: ابوضمضم کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ان لوگوں میں سے ایک آدمی تھا جو تم سے پہلے تھے۔ آگے مذکورہ روایات کی مثل ہی ہے۔ اس میں ہے کہ وہ کہتا: میری عزت اس کے لیے ہے جس نے مجھے گالیاں دیں۔

ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ اسے ہاشم بن قاسم نے روایت کیا ہے۔ انہوں نے محمد بن عبداللہ العمی سے اور انہوں نے حضرت ثابت سے بیان کیا ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے حضور نبی مکرم ﷺ سے اسی طرح روایت بیان کی ہے۔

ابوداؤد نے کہا ہے کہ حماد کی حدیث زیادہ صحیح ہے۔

بَابٌ فِي النَّهْيِ عَنِ التَّجَسُّسِ (تجسس سے ممانعت کا بیان)

4244۔ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّمْلِيُّ وَابْنُ عَوْفٍ وَهَذَا لَفْظُهُ قَالَا حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ ثَوْرٍ عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّكَ إِنِ اتَّبَعْتَ عَوْرَاتِ النَّاسِ أَفْسَدْتَهُمْ أَوْ كِدْتَ أَنْ تُفْسِدَهُمْ فَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ كَلِمَةٌ سَمِعَهَا مُعَاوِيَةُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ نَفَعَهُ اللَّهُ تَعَالَى بِهَا

راشد بن سعد نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: بلاشبہ اگر تو لوگوں کے عیوب تلاش کرنے میں لگ جائے گا تو تو انہیں بگاڑ دے گا۔ یا تو اس کے قریب ہو جائے گا کہ تو ان میں فساد برپا کر دے۔ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: یہ وہ کلمات ہیں جو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے سنے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے بدلے انہیں نفع عطا فرمائے۔

4245۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو الْحَضْرَمِيُّ[2] حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ حَدَّثَنَا ضَمْضَمُ بْنُ زُرْعَةَ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ وَكَثِيرِ بْنِ مُرَّةَ وَعَمْرِو بْنِ الْأَسْوَدِ وَالْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِي كَرِبَ وَأَبِي أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنَّ الْأَمِيرَ إِذَا ابْتَغَى الرِّيبَةَ فِي النَّاسِ أَفْسَدَهُمْ

جبیر بن نفیر، کثیر بن مرہ، عمرو بن اسود، مقدام بن معدیکرب اور حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم

1۔ یہ حدیث صرف مطبوعہ بیروت میں ہے اور مطبوعہ دہلی کے حاشیہ میں درج ہے۔

2۔ دیگر نسخوں میں الحضرمی کے بجائے الحمصی ہے۔

ﷺ نے فرمایا: بے شک امیر (حاکم) جب لوگوں میں ظن اور شک کی بناء پر عمل کرنے لگے تو وہ ان میں فساد برپا کردے گا۔

فائدہ: مقصود یہ ہے کہ جو کارروائی بھی عمل میں لائی جائے اس کے ٹھوس اور شرعی شواہد موجود ہوں۔ محض ظن وتخمین پر کچھ نہ کیا جائے۔

4246۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ أُتِيَ ابْنُ مَسْعُودٍ فَقِيلَ هَذَا فُلَانٌ تَقْطُرُ لِحْيَتُهُ خَمْرًا فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ إِنَّا قَدْ نُهِينَا عَنِ التَّجَسُّسِ وَلَكِنْ إِنْ يَظْهَرْ لَنَا شَيْءٌ نَأْخُذْ بِهِ

حضرت زید بن وہب نے بیان کیا ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما کے پاس ایک آدمی لایا گیا اور عرض کی گئی: یہ فلاں آدمی ہے جس کی داڑھی سے شراب کے قطرے بہتے رہتے ہیں۔ تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بلاشبہ ہمیں تجسس (ٹوہ لگانے) سے منع کیا گیا ہے۔ البتہ اگر ہم پر کوئی شے ظاہر ہو جائے تو ہم اس کے سبب گرفت کر لیتے ہیں۔

بَابٌ فِي السَّتْرِ عَلَى الْمُسْلِمِ (مسلمان کا عیب چھپانے کا بیان)

4247۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ نَشِيطٍ عَنْ كَعْبِ بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ رَأَى عَوْرَةً فَسَتَرَهَا كَانَ كَمَنْ أَحْيَا مَوْءُودَةً حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ نَشِيطٍ عَنْ كَعْبِ بْنِ عَلْقَمَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا الْهَيْثَمِ يَذْكُرُ أَنَّهُ سَمِعَ دُخَيْنًا كَاتِبَ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ كَانَ لَنَا جِيرَانٌ يَشْرَبُونَ الْخَمْرَ فَنَهَيْتُهُمْ فَلَمْ يَنْتَهُوا فَقُلْتُ لِعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ إِنَّ جِيرَانَنَا هَؤُلَاءِ يَشْرَبُونَ الْخَمْرَ وَإِنِّي نَهَيْتُهُمْ فَلَمْ يَنْتَهُوا فَأَنَا دَاعٍ لَهُمُ الشُّرَطَ فَقَالَ دَعْهُمْ ثُمَّ رَجَعْتُ إِلَى عُقْبَةَ مَرَّةً أُخْرَى فَقُلْتُ إِنَّ جِيرَانَنَا قَدْ أَبَوْا أَنْ يَنْتَهُوا عَنْ شُرْبِ الْخَمْرِ وَأَنَا دَاعٍ لَهُمُ الشُّرَطَ قَالَ وَيْحَكَ دَعْهُمْ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ مَعْنَى حَدِيثِ مُسْلِمٍ قَالَ أَبُو دَاوُد قَالَ هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ لَيْثٍ فِي هَذَا الْحَدِيثِ قَالَ لَا تَفْعَلْ وَلَكِنْ عِظْهُمْ وَتَهَدَّدْهُمْ

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس کسی نے کوئی عیب دیکھا اور پھر اسے چھپا لیا تو وہ اس کی طرح ہے جس نے زندہ دفن کی ہوئی لڑکی کو زندہ کر دیا۔

محمد بن یحییٰ، ابن ابی مریم، لیث، ابراہیم بن نشیط نے کعب بن علقمہ سے روایت کیا کہ انہوں نے ابوالہیثم کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا کہ انہوں نے عقبہ بن عامر کے کاتب دخین سے سنا کہ ہمارے پڑوسی شراب پیتے ہیں۔ تو میں نے انہیں اس سے منع کیا لیکن وہ باز نہ آئے۔ تو میں نے عقبہ بن عامر سے کہا: یہ لوگ ہمارے پڑوسی ہیں اور شراب پیتے ہیں اور میں نے انہیں منع کیا ہے اور وہ اس سے باز نہیں آئے۔ لہٰذا میں ان کے لیے پولیس بلاتا ہوں۔ تو انہوں نے فرمایا: تو انہیں چھوڑ دے تو میں دوسری بار عقبہ کی طرف لوٹ کر گیا۔ اور میں نے کہا: بیشک یہ ہمارے پڑوسی ہیں انہوں نے اس سے انکار کر دیا ہے کہ وہ شراب پینے سے باز آئیں اور میں ان کے لیے پولیس کو بلا رہا ہوں۔ تو انہوں نے فرمایا: تجھ پر افسوس ہے، تو انہیں چھوڑ دے، کیونکہ میں نے رسول اللہ سے سنا ہے۔ اور پھر مسلم کی حدیث کی طرح حدیث ذکر کی۔ ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ ہاشم بن

قاسم نے لیث سے اس حدیث میں یہ بیان کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: تو ایسا نہ کر، بلکہ تو انہیں نصیحت کر اور انہیں دھمکی دے۔ (یعنی انہیں یہ خوف دلا کہ اگر وہ باز نہ آئے تو ان کی اطلاع پولیس کو دی جائے گی)۔

بَابُ الْمُؤَاخَاةِ (بھائی چارے کا بیان)

4248۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يُسْلِمُهُ مَنْ كَانَ فِي حَاجَةِ أَخِيهِ فَإِنَّ اللَّهَ فِي حَاجَتِهِ وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً فَرَّجَ اللَّهُ عَنْهُ بِهَا كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

حضرت سالم نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مسلمان مسلمان کا بھائی ہے نہ وہ اس پر ظلم کرتا ہے اور نہ ہی اسے (ظالم کے) حوالے کرتا ہے اور جو کوئی اپنے بھائی کی حاجت میں (معاون) ہو تو اللہ تعالیٰ اس کی حاجت میں (اس کا معاون) ہوگا اور جس نے کسی مسلمان سے تکلیف اور اذیت کو دور کیا اللہ تعالیٰ اس سے قیامت کے دن کی تکلیفوں میں سے تکلیف دور فرمائے گا اور جس نے کسی مسلمان کا عیب چھپایا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی پردہ پوشی فرمائے گا۔

فائدہ۔ یہ معاشرتی زندگی کو راحت بخش بنانے اور پورے معاشرے کو امن و آشتی کا گہوارہ بنانے کے سنہری اصول ہیں۔

بَابُ الْمُسْتَبَّانِ (باہم گالی گلوچ دینے کا بیان)

4249۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ الْمُسْتَبَّانِ مَا قَالَا فَعَلَى الْبَادِي مِنْهُمَا مَا لَمْ يَعْتَدِ الْمَظْلُومُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آپس میں دو گالی گلوچ کرنے والوں نے جو کچھ کہا، دونوں کا بوجھ (گناہ) ابتداء کرنے والے پر ہوگا۔ جب تک کہ مظلوم حد سے تجاوز نہ کرے۔ (یعنی اگر مظلوم نے زیادہ گالیاں دیں تو جتنی زیادتی ہوگی اس کا گناہ اس کے ذمہ ہوگا اور بقیہ تمام کا گناہ گالیاں شروع کرنے والے پر ہوگا)۔

بَابٌ فِي التَّوَاضُعِ (تواضع، انکساری کا بیان)

4250۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ اللَّهَ أَوْحَى إِلَيَّ أَنْ تَوَاضَعُوا حَتَّى لَا يَبْغِيَ أَحَدٌ عَلَى أَحَدٍ وَلَا يَفْخَرَ أَحَدٌ عَلَى أَحَدٍ

عیاض بن حمار نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی فرمائی ہے کہ تم تواضع اور انکساری اختیار کرو۔ یہاں تک کہ کوئی کسی پر ظلم و زیادتی نہ کرے اور نہ ہی کوئی کسی پر اظہار فخر کرے۔

بَابٌ فِي الِانْتِصَارِ (بدلہ لینے کا بیان)

4251۔ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ بَشِيرِ بْنِ الْمُحَرَّرِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللهِ ﷺ جَالِسٌ وَمَعَهُ أَصْحَابُهُ وَقَعَ رَجُلٌ بِأَبِي بَكْرٍ فَآذَاهُ فَصَمَتَ عَنْهُ أَبُو بَكْرٍ ثُمَّ آذَاهُ الثَّانِيَةَ فَصَمَتَ عَنْهُ أَبُو بَكْرٍ ثُمَّ آذَاهُ الثَّالِثَةَ فَانْتَصَرَ مِنْهُ أَبُو بَكْرٍ فَقَامَ رَسُولُ اللهِ حِينَ انْتَصَرَ أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ أَوَجَدْتَ عَلَيَّ يَا رَسُولَ اللهِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ نَزَلَ مَلَكٌ مِنَ السَّمَاءِ يُكَذِّبُهُ بِمَا قَالَ لَكَ فَلَمَّا انْتَصَرْتَ وَقَعَ الشَّيْطَانُ فَلَمْ أَكُنْ لِأَجْلِسَ إِذْ وَقَعَ الشَّيْطَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا كَانَ يَسُبُّ أَبَا بَكْرٍ وَسَاقَ نَحْوَهُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَكَذَلِكَ رَوَاهُ صَفْوَانُ بْنُ عِيسَى عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ كَمَا قَالَ سُفْيَانُ

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ تشریف فرما تھے اور آپ کے ساتھ آپ کے صحابہ کرام بھی تھے۔ اسی دوران ایک آدمی نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو غلیظ کلمات کہے اور انہیں اذیت پہنچائی۔ لیکن حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اس سے خاموش رہے۔ اس نے دوبارہ آپ کو اذیت پہنچائی۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پھر بھی اس سے خاموش رہے۔ پھر اس نے تیسری بار اذیت ناک سلوک کیا۔ تب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اسے انتقامی جواب دیا تو جونہی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے انتقامی جواب دیا تو رسول اللہ ﷺ اٹھ کھڑے ہوئے۔ تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ کیا آپ مجھ سے ناراض ہو گئے ہیں؟ تو رسول اللہ ﷺ فرمایا: آسمان سے ایک فرشتہ نازل ہوا تھا جو اس کی اس بات کی تکذیب کر رہا تھا جو کچھ اس نے تیرے بارے میں کہا اور جب تو نے انتقامی جواب دیا، تو شیطان آ گیا۔ لہٰذا جب شیطان آ گیا تو میرے لیے بیٹھنا مناسب نہ رہا۔ (اس لیے میں اٹھ کھڑا ہوا)۔

عبدالاعلیٰ بن حماد سفیان نے ابن عجلان عن سعید بن ابی سعید عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ کی سند سے بیان کیا ہے کہ ایک آدمی حضرت ابوبکر صدیق کو گالیاں دینے لگا۔ آگے اسی طرح حدیث بیان کی۔ ابوداؤد نے بیان کیا ہے: اسی طرح اسے صفوان بن عیسیٰ نے ابن عجلان سے روایت کیا ہے جیسا کہ صفوان نے بیان کیا ہے۔

4252۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح وحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ الْمَعْنَى وَاحِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ قَالَ كُنْتُ أَسْأَلُ عَنِ الِانْتِصَارِ وَلَمَنِ انْتَصَرَ بَعْدَ ظُلْمِهِ فَأُولَئِكَ مَا عَلَيْهِمْ مِنْ سَبِيلٍ فَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ عَنْ أُمِّ مُحَمَّدٍ امْرَأَةِ أَبِيهِ قَالَ ابْنُ عَوْنٍ وَزَعَمُوا أَنَّهَا كَانَتْ تَدْخُلُ عَلَى أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ قَالَتْ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَعِنْدَنَا زَيْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ فَجَعَلَ يَصْنَعُ شَيْئًا بِيَدِهِ فَقُلْتُ بِيَدِهِ حَتَّى فَطَّنْتُهُ لَهَا فَأَمْسَكَ وَأَقْبَلَتْ زَيْنَبُ تَقَحَّمُ لِعَائِشَةَ رضی اللہ عنہا فَنَهَاهَا فَأَبَتْ أَنْ تَنْتَهِيَ فَقَالَ لِعَائِشَةَ سُبِّيهَا فَسَبَّتْهَا فَغَلَبَتْهَا فَانْطَلَقَتْ زَيْنَبُ إِلَى عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ فَقَالَتْ إِنَّ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا وَقَعَتْ بِكُمْ وَفَعَلَتْ فَجَاءَتْ فَاطِمَةُ فَقَالَ لَهَا إِنَّهَا حِبَّةُ أَبِيكِ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ فَانْصَرَفَتْ فَقَالَتْ لَهُمْ إِنِّي قُلْتُ لَهُ

كَذَا وَكَذَا فَقَالَ لِي كَذَا وَكَذَا قَالَ وَجَاءَ عَلِيٌّ رضی اللہ عنہ إِلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَكَلَّمَهُ فِي ذَلِكَ

ابن عون نے بیان کیا ہے کہ میں انتصار کے بارے پوچھتا رہا کہ جو آیت میں ہے وَلَمَنِ انْتَصَرَ بَعْدَ ظُلْمِهِ فَأُولَئِكَ مَا عَلَيْهِمْ مِنْ سَبِيلٍ تو علی بن زید بن جدعان نے اپنے باپ کی بیوی ام محمد سے مجھے حدیث بیان کی۔ ابن عون نے بیان کیا اور انہوں نے یہ گمان کیا کہ وہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس آتی رہتی تھی۔ لہٰذا اس نے بیان کیا کہ حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ علیہ السلام میرے پاس تشریف لائے اور ہمارے پاس زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا بھی تھیں۔ پس آپ علیہ السلام اپنے دست مبارک کے ساتھ کچھ اس طرح (دل بہلانے کا عمل) کرنے لگے (جیسا کہ خاوند اور بیوی کے درمیان ہوتا رہتا ہے) تو میں نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا۔ یہاں تک کہ میں نے زینب کی موجودگی کے بارے آپ کو آگاہ کیا۔ تو آپ علیہ السلام نے ہاتھ کھینچ لیا اور حضرت زینب حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو کچھ سخت کلمات کہنے لگیں، تو آپ علیہ السلام نے انہیں روکا لیکن وہ باز نہ آئیں۔ تب آپ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو فرمایا: پس تو بھی اسے غلیظ الفاظ کہہ۔ چنانچہ انہوں نے جب جواب دینا شروع کیا تو ان پر غالب آگئیں۔ پھر حضرت زینب رضی اللہ عنہا حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس گئیں اور کہا: بلاشبہ عائشہ نے تمہیں گالیاں دی ہیں اور اس طرح کیا ہے۔ پھر حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا آپ کے پاس حاضر ہوئیں (سارا واقعہ عرض کیا)۔ تو آپ علیہ السلام نے انہیں فرمایا: عائشہ تیرے باپ کی پسندیدہ ہے، رب کعبہ کی قسم! چنانچہ وہ واپس چلی گئیں اور بنی ہاشم کو جا کر کہا: میں نے آپ علیہ السلام کو اس اس طرح کہا ہے اور آپ علیہ السلام نے مجھے اس اس طرح جواب ارشاد فرمایا ہے۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ حضور نبی مکرم علیہ السلام کے پاس آئے اور اس بارے میں آپ سے گفتگو کی۔

بَابٌ فِي النَّهْيِ عَنْ سَبِّ الْمَوْتَى (مردوں کو گالیاں دینے سے ممانعت کا بیان)

4253۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم إِذَا مَاتَ صَاحِبُكُمْ فَدَعُوهُ وَلَا تَقَعُوا فِيهِ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: جب تمہارا کوئی ساتھی فوت ہو جائے تو تم اسے چھوڑ دو اور برائی کے ساتھ اس کا ذکر نہ کرو۔ (یعنی اس کے عیوب ونقائص کو بیان نہ کرو)

4254۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ أَخْبَرَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ أَنَسٍ الْمَكِّيِّ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم اذْكُرُوا مَحَاسِنَ مَوْتَاكُمْ وَكُفُّوا عَنْ مَسَاوِيهِمْ

عمران بن انس مکی نے حضرت عطاء سے اور انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے بیان کیا: رسول اللہ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: تم اپنے مردوں کی اچھائیاں اور خوبیاں بیان کرو اور ان کی برائیاں بیان کرنے سے باز رہو۔

بَابٌ فِي النَّهْيِ عَنِ الْبَغْيِ (ظلم وزیادتی سے نہی کا بیان)

4255۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ بْنِ سُفْيَانَ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنِي ضَمْضَمُ

بْنُ جَوْسٍ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ كَانَ رَجُلَانِ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ مُتَوَاخِيَيْنِ[1] فَكَانَ أَحَدُهُمَا يُذْنِبُ وَالْآخَرُ مُجْتَهِدٌ فِي الْعِبَادَةِ فَكَانَ لَا يَزَالُ الْمُجْتَهِدُ يَرَى الْآخَرَ عَلَى الذَّنْبِ فَيَقُولُ أَقْصِرْ فَوَجَدَهُ يَوْمًا عَلَى ذَنْبٍ فَقَالَ لَهُ أَقْصِرْ فَقَالَ خَلِّنِي وَرَبِّي أَبُعِثْتَ عَلَيَّ رَقِيبًا فَقَالَ وَاللهِ لَا يَغْفِرُ اللهُ لَكَ أَوْ لَا يُدْخِلُكَ اللهُ الْجَنَّةَ فَقَبَضَ أَرْوَاحَهُمَا فَاجْتَمَعَا عِنْدَ رَبِّ الْعَالَمِينَ فَقَالَ لِهٰذَا الْمُجْتَهِدِ أَكُنْتَ بِي عَالِمًا أَوْ كُنْتَ عَلَى مَا فِي يَدِي قَادِرًا وَقَالَ لِلْمُذْنِبِ اذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِي وَقَالَ لِلْآخَرِ اذْهَبُوا بِهِ إِلَى النَّارِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ أَوْبَقَتْ دُنْيَاهُ وَآخِرَتَهُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ بنی اسرائیل میں دو آدمی تھے جو آپس میں ایک دوسرے کے مساوی اور ہم پلہ تھے۔ پس ان میں سے ایک گناہ کرتا رہتا تھا اور دوسرا عبادت میں کوشاں رہتا تھا۔ پس عبادت میں کوشش کرنے والا دوسرے کو مسلسل گناہ میں مشغول دیکھتا رہتا تھا اور اسے کہتا تھا: تو گناہ سے باز رہ۔ پس ایک دن اس نے اسے گناہ میں مشغول پایا تو اس نے اسے کہا: تو گناہ سے رک جا۔ تو اس نے جواب دیا: تو مجھے اور میرے رب کو چھوڑ دے۔ کیا تو مجھ پر نگاہ رکھنے کے لیے بھیجا گیا ہے؟ تو اس نے کہا: قسم بخدا! اللہ تعالیٰ تیری مغفرت نہیں فرمائے گا یا کہا: تجھے اللہ تعالیٰ جنت میں داخل نہیں کرے گا۔ پس اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کی ارواح قبض کر لیں اور وہ دونوں اکٹھے رب العالمین کے حضور حاضر ہوئے۔ تو اللہ تعالیٰ نے اس عبادت میں کوشش کرنے والے کو فرمایا: کیا تو میرے بارے میں جانتا تھا یا کیا تو اس پر قادر تھا جو میرے قبضہ اختیار میں ہے (کہ تو نے اتنا بڑا دعویٰ کر دیا) پھر اللہ تعالیٰ نے گناہ کرنے والے کو فرمایا: تو جا اور میری رحمت کے ساتھ جنت میں داخل ہو۔ اور دوسرے کے لیے فرمایا: تم اسے جہنم کی طرف لے جاؤ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے دست قدرت میں میری جان ہے! عبادت کی مشقت اٹھانے والے نے ایسی بات کہی جس نے اس کی دنیا اور آخرت دونوں کو خراب کر دیا۔ (یعنی اس کے فخر و تکبر نے اس کی زندگی بھر کی عبادت کو ضائع کر دیا۔ ب کریم! ایسے متکبرانہ خیالات سے محفوظ رکھے۔ آمین)۔

4256۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ عُيَيْنَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَا مِنْ ذَنْبٍ أَجْدَرُ أَنْ يُعَجِّلَ اللهُ تَعَالَى لِصَاحِبِهِ الْعُقُوبَةَ فِي الدُّنْيَا مَعَ مَا يَدَّخِرُ لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِثْلُ الْبَغْيِ وَقَطِيعَةِ الرَّحِمِ

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی گناہ اس لائق نہیں کہ اللہ تعالیٰ اسے کرنے والے کو دنیا میں جلدی سزا دے اور اس کے ساتھ ساتھ آخرت میں بھی اس کے لیے سزا باقی رکھے جتنا کہ ظلم کرنا اور قطعی رحم کرنا ہے۔ (یعنی یہ ایسے گناہ ہیں جن کی سزا دنیا میں بھی ہے اور آخرت میں بھی ہے)۔

1۔ ایک نسخہ میں مُتَوَاخِيَيْنِ ہے۔

بَابٌ فِي الْحَسَدِ (حسد کا بیان)

4257۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ صَالِحٍ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ يَعْنِي عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ عَمْرٍو حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي أَسِيدٍ عَنْ جَدِّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِيَّاكُمْ وَالْحَسَدَ فَإِنَّ الْحَسَدَ يَأْكُلُ الْحَسَنَاتِ كَمَا تَأْكُلُ النَّارُ الْحَطَبَ أَوْ قَالَ الْعُشْبَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: تم حسد سے بچو۔ کیونکہ حسد نیکیوں کو اسی طرح کھا جاتا ہے جس طرح کہ آگ لکڑی کو کھا جاتی ہے یا فرمایا: جس طرح گھاس کو (جلا کر راکھ کر دیتی ہے)۔

4258۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي الْعَمْيَاءِ أَنَّ سَهْلَ بْنَ أَبِي أُمَامَةَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ دَخَلَ هُوَ وَأَبُوهُ عَلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ بِالْمَدِينَةِ فِي زَمَانِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَهُوَ أَمِيرُ الْمَدِينَةِ فَإِذَا هُوَ يُصَلِّي صَلَاةً خَفِيفَةً دَقِيقَةً كَأَنَّهَا صَلَاةُ مُسَافِرٍ أَوْ قَرِيبًا مِنْهَا فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ أَبِي يَرْحَمُكَ اللهُ أَرَأَيْتَ هٰذِهِ الصَّلَاةَ الْمَكْتُوبَةَ أَوْ شَيْءٌ تَنَفَّلْتَهُ قَالَ إِنَّهَا الْمَكْتُوبَةُ وَإِنَّهَا لَصَلَاةُ رَسُولِ اللهِ ﷺ مَا أَخْطَأْتُ إِلَّا شَيْئًا سَهَوْتُ عَنْهُ[1] فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ لَا تُشَدِّدُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ فَيُشَدَّدَ عَلَيْكُمْ فَإِنَّ قَوْمًا شَدَّدُوا عَلَى أَنْفُسِهِمْ فَشَدَّدَ اللهُ عَلَيْهِمْ فَتِلْكَ بَقَايَاهُمْ فِي الصَّوَامِعِ وَالدِّيَارِ وَرَهْبَانِيَّةً ابْتَدَعُوهَا مَا كَتَبْنَاهَا عَلَيْهِمْ ثُمَّ غَدَا مِنَ الْغَدِ فَقَالَ أَلَا تَرْكَبُ لِتَنْظُرَ وَلِتَعْتَبِرَ قَالَ نَعَمْ فَرَكِبُوا جَمِيعًا فَإِذَا هُمْ بِدِيَارٍ بَادَ أَهْلُهَا وَانْقَضَوْا وَفَنُوا خَاوِيَةٍ عَلَى عُرُوشِهَا فَقَالَ أَتَعْرِفُ هٰذِهِ الدِّيَارَ فَقُلْتُ مَا أَعْرَفَنِي بِهَا وَبِأَهْلِهَا هٰذِهِ دِيَارُ قَوْمٍ أَهْلَكَهُمُ الْبَغْيُ وَالْحَسَدُ إِنَّ الْحَسَدَ يُطْفِئُ نُورَ الْحَسَنَاتِ وَالْبَغْيُ يُصَدِّقُ ذٰلِكَ أَوْ يُكَذِّبُهُ وَالْعَيْنُ تَزْنِي وَالْكَفُّ وَالْقَدَمُ وَالْجَسَدُ وَاللِّسَانُ وَالْفَرْجُ يُصَدِّقُ ذٰلِكَ أَوْ يُكَذِّبُهُ[2]

حضرت سہل بن ابی امامہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ہے کہ حضرت عمر بن عبد العزیز کے زمانہ میں وہ اور ان کے والد مدینہ طیبہ میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور وہی مدینہ طیبہ کے امیر تھے۔ وہ انتہائی خفیف اور مختصر سی نماز پڑھ رہے تھے گویا کہ وہ ایک مسافر کی نماز تھی یا اس کے قریب قریب تھی۔ پس جب انہوں نے سلام پھیرا تو میرے باپ نے کہا: اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے کیا آپ نے یہ فرض نماز ادا کی ہے یا کہ کوئی اور شے بطور نفل ادا کی ہے؟ تو انہوں نے کہا: بلاشبہ یہ فرض نماز ہے اور یہ رسول اللہ ﷺ کی ہی نماز ہے۔ میں نے اس سے کبھی کوئی شے نہیں چھوڑی سوائے اس کے جو میں اس سے بھول جاؤں۔ اور فرمایا: بے شک رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے: تم اپنی جان پر سختی اور شدت نہ کرو ورنہ تم پر سختی کی جائے گی۔ کیونکہ ایک قوم نے اپنے نفسوں پر سختی کی تو اللہ تعالیٰ نے ان پر سختی کر دی (اور انہیں مشقت میں مبتلا کر دیا)۔ پس یہ

1۔ فی زمان عمر بن عبد العزیز تا سهوت منه کے الفاظ صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

2۔ ثم غدا من الغد تا آخر کے الفاظ صرف مطبوعہ بیروت میں ہیں۔

انہیں کی باقیات گرجا گھروں اور عبادت گاہوں میں موجود ہیں اور رہبانیت کی ابتداء انہوں نے کی ہے ہم نے ان پر اسے فرض نہیں کیا۔ پھر دوسرے دن حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ گئے اور کہا: کیا آپ سوار نہیں ہوں گے تا کہ آپ دیکھیں اور عبرت حاصل کریں؟ انہوں نے کہا: ہاں۔ پس وہ اکٹھے سوار ہوئے اور وہ ان گھروں کی طرف گئے جن کے رہنے والے ہلاک ہو چکے تھے اور گزر چکے تھے اور فنا ہو چکے تھے۔ تو حضرت ابوامامہ نے کہا: کیا آپ ان گھروں کو جانتے ہیں؟ تو میں نے کہا: میں انہیں اور ان کے رہنے والوں کو خوب جانتا ہوں۔ یہ اس قوم کے گھر ہیں جنہیں ظلم اور حسد نے ہلاک کر دیا۔ بے شک حسد نیکیوں کے نور کو بجھا دیتا ہے اور ظلم اس کی تصدیق کرتا ہے یا اس کی تکذیب کرتا ہے اور آنکھ، ہتھیلی، پاؤں، جسم، زبان بھی زنا کرتے ہیں اور شرمگاہ اس کی تصدیق کرتی ہے یا تکذیب کرتی ہے۔

بَابٌ فِي اللَّعْنِ (لعنت کرنے کا بیان)

4259۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ رَبَاحٍ قَالَ سَمِعْتُ نِمْرَانَ يَذْكُرُ عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ قَالَتْ سَمِعْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا لَعَنَ شَيْئًا صَعِدَتِ اللَّعْنَةُ إِلَى السَّمَاءِ فَتُغْلَقُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ دُونَهَا ثُمَّ تَهْبِطُ إِلَى الْأَرْضِ فَتُغْلَقُ أَبْوَابُهَا دُونَهَا ثُمَّ تَأْخُذُ يَمِينًا وَشِمَالًا فَإِذَا لَمْ تَجِدْ مَسَاغًا رَجَعَتْ إِلَى الَّذِي لُعِنَ فَإِنْ كَانَ لِذَلِكَ أَهْلًا وَإِلَّا رَجَعَتْ إِلَى قَائِلِهَا قَالَ أَبُو دَاوُدَ قَالَ مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ هُوَ رَبَاحُ بْنُ الْوَلِيدِ سَمِعَ مِنْهُ وَذَكَرَ أَنَّ يَحْيَى بْنَ حَسَّانَ وَهِمَ فِيهِ

ام الدرداء رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک بندہ جب کسی شے پر لعنت بھیجتا ہے تو لعنت آسمان کی طرف اوپر چڑھتی ہے، تو اس سے پہلے ہی آسمان کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں۔ پھر وہ زمین کی طرف نیچے اترتی ہے تو اس سے قبل ہی اس کے دروازے بھی بند کر دیئے جاتے ہیں۔ پھر وہ دائیں بائیں گھومتی رہتی ہے اور جب وہ کوئی راستہ نہیں پاتی، تو اس کی طرف لوٹ آتی ہے جس پر لعنت کی گئی۔ بشرطیکہ وہ اس کے اہل ہو (اور اس کا مستحق ہو) ورنہ وہ کہنے والے کی طرف ہی لوٹ جاتی ہے۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ مروان بن محمد نے کہا کہ راوی کا نام رباح بن ولید ہے (ولید بن رباح نہیں) جس نے ان سے سماع کیا اور یہ بیان کیا کہ یحییٰ بن حسان کو اس میں وہم ہوا (اور نام میں تقدیم و تاخیر کر دی)۔

4260۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ لَا تَلَاعَنُوا بِلَعْنَةِ اللَّهِ وَلَا بِغَضَبِ اللَّهِ وَلَا بِالنَّارِ

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: تم ایک دوسرے پر لعنت نہ کرو اللہ تعالیٰ کی لعنت کے ساتھ، نہ اللہ تعالیٰ کے غضب کے ساتھ اور نہ ہی جہنم کے ساتھ۔ (یعنی ایسے الفاظ کہہ کر تجھ پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو یا اللہ تعالیٰ کا غضب یا آتش جہنم تجھ پر لازم ہو ہرگز لعنت نہ کیا کرو)۔

4261- حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ زَيْدِ بْنِ أَبِي الزَّرْقَاءِ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ وَزَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ أَنَّ أُمَّ الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہا قَالَتْ سَمِعْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ لَا يَكُونُ اللَّعَّانُونَ شُفَعَاءَ وَلَا شُهَدَاءَ

ابو حازم اور زید بن اسلم سے روایت ہے کہ حضرت ام الدرداء رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں نے رسول اللہ علیہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ لعنت کرنے والے (قیامت کے دن) نہ شفاعت کریں گے اور نہ ہی شہادت دیں گے (کیونکہ شفاعت کا انحصار رقت قلب اور خلوص نصیحت پر ہے اور لعنت کرنے والوں کے دل سخت ہوتے ہیں اور نصیحت میں اخلاص مفقود ہوتا ہے اور شہادت کا انحصار امانت پر ہے اور وہ مسلمانوں کو رحمت سے دور رکھنے کے سبب خیانت کرنے والے ہیں۔ اس لیے وہ نہ شفیع ہوں گے اور نہ گواہ)۔ (بذل المجہود، ص 150، ج 19)

4262- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبَانُ ح حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَخْزَمَ الطَّائِيُّ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا أَبَانُ بْنُ يَزِيدَ الْعَطَّارُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ قَالَ زَيْدٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا لَعَنَ الرِّيحَ وَقَالَ مُسْلِمٌ إِنَّ رَجُلًا نَازَعَتْهُ الرِّيحُ رِدَاءَهُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَلَعَنَهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم لَا تَلْعَنْهَا فَإِنَّهَا مَأْمُورَةٌ وَإِنَّهُ مَنْ لَعَنَ شَيْئًا لَيْسَ لَهُ بِأَهْلٍ رَجَعَتِ اللَّعْنَةُ عَلَيْهِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے ہوا پر لعنت کی۔ مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا ہے کہ حضور نبی کریم علیہ کے زمانہ میں ہوا نے ایک آدمی کی چادر کو اڑا دیا تو اس نے ہوا پر لعنت کی۔ تو حضور نبی مکرم علیہ نے فرمایا: تو اسے لعنت نہ کر، کیونکہ یہ تو حکم کی پابند ہے۔ اور بلاشبہ وہ آدمی جو کسی شے پر لعنت کرے جو اس کے اہل نہ ہو تو لعنت لوٹ کر اسی پر آتی ہے۔ (یعنی جو لعنت کرتا ہے اسی پر لعنت پڑتی ہے)۔ (یہ جملہ احادیث اس جانب رہنمائی کرتی ہیں کہ لعنت کے معاملے میں قطعاً جلدی نہیں کرنی چاہئے اور جنہیں اللہ تعالیٰ نے اس کا مستحق قرار دیا ہے انہیں پر کرنی چاہئے)۔

بَابٌ فِيمَنْ دَعَا عَلَى مَنْ ظَلَمَهُ (ظالم کے بارے میں بددعا کرنے کا بیان)

4263- حَدَّثَنَا ابْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَبِيبٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ سُرِقَ لَهَا شَيْءٌ فَجَعَلَتْ تَدْعُو عَلَيْهِ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَا تُسَبِّخِي عَنْهُ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ ان کی کوئی شے چوری ہوگئی تو وہ چور کے لیے بددعا کرنے لگیں۔ تو رسول اللہ علیہ نے انہیں فرمایا: تو چور سے اس کی سزا میں تخفیف نہ کر۔

فائدہ: فتح الودود میں ہے کہ آپ علیہ نے انہیں غصے میں دیکھا تو فرمایا: جتنا غصے کا اظہار کروگی اتنا چور کا عذاب ہلکا ہوگا اور گالی گلوچ سے اپنا بھی نقصان ہوگا۔ نتیجتاً ایسے حالات میں بہتر یہ ہے کہ صبر کا دامن مضبوطی سے تھاما جائے اور گالی گلوچ دے کر اس کی سزا میں تخفیف نہ کرائی جائے۔ واللہ اعلم۔

بَابٌ فِيمَنْ يَهْجُرُ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ (اس کا بیان جو اپنے مسلمان بھائی کو چھوڑ جاتا ہے)

4264۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم قَالَ لَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَحَاسَدُوا وَلَا تَدَابَرُوا وَكُونُوا عِبَادَ اللهِ إِخْوَانًا وَلَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم علیہ السلام نے فرمایا: تم ایک دوسرے کے ساتھ بغض نہ رکھو اور نہ ہی ایک دوسرے کے ساتھ حسد رکھو اور نہ ہی ایک دوسرے کو چھوڑو، اور تم اللہ تعالیٰ کے بندو! بھائی بھائی ہو جاؤ۔ کسی مسلمان کے لیے یہ حلال نہیں کہ وہ اپنے بھائی کو تین راتوں سے زیادہ چھوڑے رکھے۔ (یعنی ناراضگی کے سبب ملاقات نہ کرے۔ کسی دنیوی سبب سے تین دن سے زیادہ ناراضگی نہیں رکھنی چاہئے اور اگر سبب دین ہو تو زیادہ کی گنجائش بھی ہے۔ واللہ اعلم)

4265۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ يَلْتَقِيَانِ فَيُعْرِضُ هَذَا وَيُعْرِضُ هَذَا وَخَيْرُهُمَا الَّذِي يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ علیہ السلام نے فرمایا: کسی مسلمان کے لیے مناسب نہیں کہ وہ اپنے بھائی کو تین دنوں سے زیادہ چھوڑے رکھے کہ وہ آمنے سامنے آئیں تو ایک اس طرف پھر جائے اور دوسرا اس طرف پھر جائے اور ان دونوں میں سے بہتر وہ ہے جو سلام کرنے میں پہل کرے گا۔

4266۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ وَأَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ السَّرْخَسِيُّ أَنَّ أَبَا عَامِرٍ أَخْبَرَهُمْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم قَالَ لَا يَحِلُّ لِمُؤْمِنٍ أَنْ يَهْجُرَ مُؤْمِنًا فَوْقَ ثَلَاثٍ فَإِنْ مَرَّتْ بِهِ ثَلَاثٌ فَلْيَلْقَهُ فَلْيُسَلِّمْ عَلَيْهِ فَإِنْ رَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ فَقَدِ اشْتَرَكَا فِي الْأَجْرِ وَإِنْ لَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ فَقَدْ بَاءَ بِالْإِثْمِ زَادَ أَحْمَدُ وَخَرَجَ الْمُسَلِّمُ مِنَ الْهِجْرَةِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم علیہ السلام نے فرمایا: کسی مومن کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ کسی مومن بھائی کو تین دنوں سے زیادہ چھوڑے رکھے۔ (یعنی اس سے قطع تعلقی رکھے)۔ پس اگر اس کے ساتھ تین دن گزر جائیں تو اسے چاہیے کہ وہ اس سے ملے اور اسے سلام کہے۔ پس اگر وہ اسے سلام کا جواب دے تو وہ دونوں اجر میں مشترک ہوں گے اور اگر وہ سلام کا جواب نہ لوٹائے تو وہ گناہ کے ساتھ لوٹا۔ (یعنی اب سارا گناہ اسی کے ذمہ ہوگا)۔ اور احمد نے یہ زائد کہا ہے۔ ''اور سلام کرنے والا اس قطع تعلق کے گناہ سے نکل گیا''۔

4267۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ ابْنِ عَثْمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُنِيبِ يَعْنِي الْمَدَنِيَّ قَالَ أَخْبَرَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رضی الله عنها أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ لَا يَكُونُ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ مُسْلِمًا فَوْقَ ثَلَاثَةٍ فَإِذَا لَقِيَهُ سَلَّمَ عَلَيْهِ ثَلَاثَ مِرَارٍ كُلُّ ذَلِكَ لَا يَرُدُّ عَلَيْهِ فَقَدْ بَاءَ بِإِثْمِهِ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ علیہ السلام نے فرمایا: کسی مسلمان کے لیے

مناسب نہیں کہ وہ تین دن سے زیادہ کسی مسلمان کو چھوڑے رکھے۔ پس جب وہ اس سے ملے تو اسے تین بار سلام کہے۔ (اگر) ہر بار اس نے سلام کا جواب نہ دیا تو وہ سلام کرنے والے کے گناہ کے ساتھ واپس لوٹے گا۔ (یعنی اب قطع تعلق کا مکمل گناہ اسی کے ذمہ ہوگا)۔

4268۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ فَمَنْ هَجَرَ فَوْقَ ثَلَاثٍ فَمَاتَ دَخَلَ النَّارَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی مسلمان کے لیے حلال نہیں کہ وہ اپنے بھائی کو تین دنوں سے زیادہ چھوڑے رکھے پس جس کسی نے تین دن سے زیادہ چھوڑے رکھا اور مر گیا تو وہ جہنم میں داخل ہوگا۔

4269۔ حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ حَيْوَةَ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ الْوَلِيدِ بْنِ أَبِي الْوَلِيدِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ أَبِي أَنَسٍ عَنْ أَبِي خِرَاشٍ السُّلَمِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ هَجَرَ أَخَاهُ سَنَةً فَهُوَ كَسَفْكِ دَمِهِ

ابوخراش سلمی سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جس کسی نے اپنے بھائی کو سال بھر چھوڑے رکھا تو گویا وہ اس کا خون بہانے والے کی طرح ہے۔ (یعنی یہ اسی طرح ہے گویا اس نے اسے قتل کیا)۔

4270۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ تُفْتَحُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ كُلَّ يَوْمِ اثْنَيْنِ وَخَمِيسٍ فَيُغْفَرُ فِي ذَلِكَ الْيَوْمَيْنِ لِكُلِّ عَبْدٍ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا إِلَّا مَنْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَخِيهِ شَحْنَاءُ فَيُقَالُ أَنْظِرُوا هَذَيْنِ حَتَّى يَصْطَلِحَا قَالَ أَبُو دَاوُد النَّبِيُّ ﷺ هَجَرَ بَعْضَ نِسَائِهِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا وَابْنُ عُمَرَ هَجَرَ ابْنًا لَهُ إِلَى أَنْ مَاتَ[1]، قَالَ أَبُو دَاوُد إِذَا كَانَتِ الْهِجْرَةُ لِلَّهِ فَلَيْسَ مِنْ هَذَا بِشَيْءٍ وَإِنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ غَطَّى وَجْهَهُ عَنْ رَجُلٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: ہر سوموار اور جمعرات کے دن جنت کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور ان دونوں میں ہر اس بندے کی مغفرت کر دی جاتی ہے جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی شے کو شریک نہ ٹھہراتا ہو، سوائے اس بندے کے جس کے اور اس کے بھائی کے درمیان بغض اور عداوت ہو۔ پس کہہ دیا جاتا ہے کہ ان دونوں کو چھوڑ دو یہاں تک کہ یہ دونوں صلح کر لیں۔

ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے اپنی بعض ازواج مطہرات کو چالیس دنوں تک چھوڑے رکھا تھا اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنے ایک بیٹے کو چھوڑ دیا، یہاں تک کہ وہ مر گیا۔

ابوداؤد نے بیان کیا ہے: جب یہ چھوڑنا اللہ تعالیٰ کی (رضا) کے لیے ہو تو پھر ان روایات میں مذکور وعید میں سے کوئی شے بھی نہیں ہے۔ بے شک حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی سے اپنا چہرہ ڈھانپ لیا تھا۔ (کیونکہ آپ کو اس

1۔ قال ابو داؤد النبی ﷺ ... ان مات صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

سے ملنا پسند نہ تھا)۔

بَابٌ فِي الظَّنِّ (بدگمانی کا بیان)

4271۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيثِ وَلَا تَحَسَّسُوا وَلَا تَجَسَّسُوا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم بدگمانی سے بچو، کیونکہ بدگمانی سب سے بڑھ کر جھوٹی بات ہے اور تم (لوگوں کے عیب) تلاش نہ کرو، اور نہ ہی تم (ان کی برائیوں کی) ٹوہ لگاؤ۔

بَابٌ فِي النَّصِيحَةِ وَالْحِيَاطَةِ (نصیحت اور احتیاط کا بیان)

4272۔ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُؤَذِّنُ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ سُلَيْمَانَ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ عَنْ كَثِيرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ الْمُؤْمِنُ مِرْآةُ الْمُؤْمِنِ وَالْمُؤْمِنُ أَخُو الْمُؤْمِنِ يَكُفُّ عَلَيْهِ ضَيْعَتَهُ وَيَحُوطُهُ مِنْ وَرَائِهِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک مومن دوسرے مومن کے لیے آئینے کی مثل ہے اور ایک مومن دوسرے مومن کا بھائی ہے۔ وہ اس کے (مال ومنال میں) نقصان اور ضیاع سے اجتناب کرتا ہے اور اس کی عدم موجودگی میں اس کی حفاظت کرتا ہے۔

فائدہ:۔ پہلی تشبیہ کا ایک معنی تو یہ ہے کہ جس طرح بندہ جب آئینے کے سامنے ہوتا ہے تو اس کی صورت مکمل طور پر اس کے سامنے ہوتی ہے اور جہاں کہیں کوئی اصلاح کی ضرورت ہو وہ اس پر قادر ہوتا ہے۔ بعینہٖ اسی طرح ایک مومن دوسرے کے لیے آئینہ ہوتا ہے اور وہ اس کے عیوب اور کمزوریوں پر اسے متنبہ کر کے انہیں زائل کر دیتا ہے اور ابن عربی نے کہا ہے کہ بندہ مومن کو اپنے دوسرے مومن بھائی کے حق میں اپنے آپ کو آئینے کی مثل صاف رکھنا چاہئے اور باطن میں کوئی میل نہیں رکھنی چاہئے۔

بَابٌ فِي إِصْلَاحِ ذَاتِ الْبَيْنِ ((مسلمانوں کے درمیان) صلح کرانے کا بیان)

4273۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَفْضَلَ مِنْ دَرَجَةِ الصِّيَامِ وَالصَّلَاةِ وَالصَّدَقَةِ قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِصْلَاحُ ذَاتِ الْبَيْنِ وَفَسَادُ ذَاتِ الْبَيْنِ الْحَالِقَةُ

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں اس کے بارے نہ بتاؤں جس کا درجہ روزے، نماز اور صدقہ کے درجہ سے بھی افضل ہے؟ صحابہ کرام نے عرض کی: کیوں نہیں یا رسول اللہ! ﷺ (ضرور ارشاد فرمایئے) تو آپ ﷺ نے فرمایا: آپس میں صلح کرا دینا اور آپس میں فساد برپا کرنا مونڈ دینے والا ہے۔ (یعنی آپس کا فساد اور باہمی افتراق امن وسکون کو جڑ سے اکھیڑ دیتا ہے جبکہ باہمی صلح اعتماد اور محبت کی فضا کو جنم دیتی ہے۔ اس لیے

کامیابی کی راہ باہمی اتفاق و اتحاد ہے نہ کہ اختلاف و افتراق)۔

4274۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ ح وَحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ ح وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شَبُّوَيْهِ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أُمِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَمْ يَكْذِبْ مَنْ نَمَى بَيْنَ اثْنَيْنِ لِيُصْلِحَ وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَمُسَدَّدٌ لَيْسَ بِالْكَاذِبِ مَنْ أَصْلَحَ بَيْنَ النَّاسِ فَقَالَ خَيْرًا أَوْ نَمَى خَيْرًا

حمید بن عبد الرحمن نے اپنی ماں سے روایت کیا ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: اس نے جھوٹ نہیں بولا جس نے دو آدمیوں کے درمیان کوئی بات پیش کی، تاکہ وہ صلح کرا سکے۔ احمد بن محمد اور مسدد نے کہا ہے: وہ جھوٹ بولنے والا نہیں جس نے لوگوں کے درمیان صلح کرائی اور اچھی بات کہی یا اچھی بات بنا کر پیش کی۔

4275۔ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْجِيزِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَسْوَدِ عَنْ نَافِعٍ يَعْنِي ابْنَ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ الْهَادِي أَنَّ عَبْدَ الْوَهَّابِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أُمِّهِ أُمِّ كُلْثُومٍ بِنْتِ عُقْبَةَ قَالَتْ مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يُرَخِّصُ فِي شَيْءٍ مِنَ الْكَذِبِ إِلَّا فِي ثَلَاثٍ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَقُولُ لَا أَعُدُّهُ كَاذِبًا الرَّجُلُ يُصْلِحُ بَيْنَ النَّاسِ يَقُولُ الْقَوْلَ وَلَا يُرِيدُ بِهِ إِلَّا الْإِصْلَاحَ وَالرَّجُلُ يَقُولُ فِي الْحَرْبِ وَالرَّجُلُ يُحَدِّثُ امْرَأَتَهُ وَالْمَرْأَةُ تُحَدِّثُ زَوْجَهَا

حمید بن عبد الرحمن نے اپنی ماں ام کلثوم بنت عقبہ سے روایت کیا ہے کہ اس نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے نہیں سنا کہ آپ نے تین کے سوا کسی شے میں جھوٹ بولنے کی رخصت عطا فرمائی ہو۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے: میں ایسے آدمی کو جھوٹا شمار نہیں کرتا جو لوگوں کے درمیان صلح کراتا ہے، وہ کوئی بات کرتا ہے اور اس سے سوائے اصلاح کے اور کچھ مراد نہیں لیتا اور وہ آدمی جو جنگ میں جھوٹ بولتا ہے۔ (یعنی حقیقی صورت حال بیان نہیں کرتا، بلکہ اپنی قوت و طاقت کا بڑھ کر اظہار کرتا ہے وہ بھی جھوٹا شمار نہیں ہوتا)۔ اور مرد جو کچھ اپنی بیوی سے باتیں کرتا ہے اور عورت جو کچھ اپنے خاوند سے باتیں کرتی ہے (اور وہ حالات کی بہتری کے لیے بڑھا چڑھا کر ایک دوسرے سے محبت کا اظہار کرتے ہیں۔ کیونکہ ان تمام صورتوں میں خیر کا پہلو غالب ہے اس لیے اسے جھوٹ شمار نہیں کیا گیا اور اس میں یہ بھی ہے کہ صریح جھوٹ کی اجازت نہیں بلکہ توریہ کے استعمال کی اجازت ہے یعنی ایسے لفظ کا استعمال کرنا جو ذو معنی ہو۔ واللہ اعلم)۔

بَابٌ فِي النَّهْيِ عَنِ الْغِنَاءِ (گانے کا بیان)

4276۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرٌ عَنْ خَالِدِ بْنِ ذَكْوَانَ عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذِ ابْنِ عَفْرَاءَ قَالَتْ جَاءَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَدَخَلَ عَلَيَّ صَبِيحَةَ بُنِيَ بِي فَجَلَسَ عَلَى فِرَاشِي كَمَجْلِسِكَ مِنِّي فَجَعَلَتْ جُوَيْرِيَاتٌ يَضْرِبْنَ بِدُفٍّ لَهُنَّ وَيَنْدُبْنَ مَنْ قُتِلَ مِنْ آبَائِي يَوْمَ بَدْرٍ إِلَى أَنْ قَالَتْ إِحْدَاهُنَّ وَفِينَا نَبِيٌّ يَعْلَمُ مَا فِي الْغَدِ فَقَالَ دَعِي هَذِهِ[1]

1۔ دیگر نسخوں میں ھذا ہے۔

وَقُولِي الَّذِي كُنْتِ تَقُولِينَ

ربیع بنت معوذ بن عفراء نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور اس رات کی صبح میرے پاس تشریف لائے جس رات میری شادی ہوئی اور میرے بستر پر تشریف فرما ہوئے۔ اسی طرح جیسا کہ تم (اے ذکوان) میرے ساتھ بیٹھے ہوئے ہو اور چھوٹی بچیاں دف بجانے لگیں اور میرے آباء واجداد میں سے ان کا ذکر کرنے لگیں جو غزوہ بدر میں شہید ہوئے تھے۔ یہاں تک کہ ان میں سے کسی نے کہا۔ ”وفينا نبي يعلم ما في الغد“ اور ہم میں ایسے نبی مکرم بھی ہیں جو اس کے بارے جانتے ہیں جو کچھ کل ہوگا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اسے چھوڑ دو اور وہی کہو جو تم پہلے کہہ رہی تھیں۔

4277۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْمَدِينَةَ لَعِبَتِ الْحَبَشَةُ لِقُدُومِهِ فَرَحًا بِذَلِكَ لَعِبُوا بِحِرَابِهِمْ

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ جب رسول اللہ ﷺ مدینہ تشریف لائے تو حبشیوں نے آپ کی تشریف آوری پر اظہار مسرت کرتے ہوئے کھیل پیش کیا اور وہ اپنے چھوٹے نیزوں کے ساتھ کھیلے۔

فائدہ:۔ مذکورہ دونوں روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ خوشی کے موقع پر اظہار مسرت کرنا حضور کے غلاموں کی سنت ہے اور شرعاً مباح ہے بشرطیکہ کوئی خلاف شرع عمل نہ کیا جائے اور شادی بیاہ کے موقع پر دف بجا کر گانا بھی مباح ہے بشرطیکہ مرد وزن کا اختلاط نہ ہو اور نہ ہی آواز اتنی بلند ہو جس سے فساد کا اندیشہ ہو۔ واللہ اعلم۔

بَاب كَرَاهِيَةِ الْغِنَاءِ وَالزَّمْرِ (گانے اور بجانے کی کراہیت کا بیان)

4278۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ الْغُدَانِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى عَنْ نَافِعٍ قَالَ سَمِعَ ابْنُ عُمَرَ مِزْمَارًا قَالَ فَوَضَعَ إِصْبَعَيْهِ عَلَى أُذُنَيْهِ وَنَأَى عَنِ الطَّرِيقِ وَقَالَ لِي يَا نَافِعُ هَلْ تَسْمَعُ شَيْئًا قَالَ فَقُلْتُ لَا قَالَ فَرَفَعَ إِصْبَعَيْهِ مِنْ أُذُنَيْهِ وَقَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَسَمِعَ مِثْلَ هَذَا فَصَنَعَ مِثْلَ هَذَا قَالَ أَبُو عَلِيٍّ اللُّؤْلُؤِيُّ سَمِعْتُ أَبَا دَاوُدَ يَقُولُ هَذَا حَدِيثٌ مُنْكَرٌ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا مُطْعِمُ بْنُ الْمِقْدَامِ قَالَ حَدَّثَنَا نَافِعٌ قَالَ كُنْتُ رِدْفَ ابْنِ عُمَرَ إِذْ مَرَّ بِرَاعٍ يَزْمُرُ فَذَكَرَ نَحْوَهُ قَالَ أَبُو دَاوُد أُدْخِلَ بَيْنَ مُطْعِمٍ وَنَافِعٍ سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْمَلِيحِ عَنْ مَيْمُونٍ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كُنَّا مَعَ ابْنِ عُمَرَ فَسَمِعَ صَوْتَ زَامِرٍ فَذَكَرَ نَحْوَهُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَهَذَا أَنْكَرُهَا(1)

سلیمان بن موسیٰ نے حضرت نافع سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے باجے کی آواز سنی، تو انہوں نے اپنی انگلیاں اپنے کانوں میں رکھ لیں اور راستے سے دور ہٹ گئے، پھر مجھے کہا: اے نافع! کیا تو کوئی شے سن رہا ہے۔ تو میں نے کہا: نہیں۔ تب آپ نے اپنی انگلیاں اپنے کانوں سے نکال لیں اور فرمایا: میں حضور نبی مکرم ﷺ کے ساتھ تھا، پس انہوں نے اسی طرح کی آواز سنی اور آپ ﷺ نے بھی اسی طرح کیا۔ ابوعلی اللؤلؤی نے بیان کیا ہے کہ میں

1۔ یہ حدیث صرف مطبوعہ بیروت میں ہے اور مطبوعہ دہلی کے حاشیہ میں درج ہے۔

نے حضرت ابوداؤد کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ یہ حدیث منکر ہے۔

محمود بن خالد، مطعم بن مقدام نے کہا کہ ہمیں حضرت نافع رضی اللہ عنہ نے بتایا: میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پیچھے سواری پر سوار تھا جبکہ وہ ایک چرواہے کے پاس سے گزرے جو کچھ بجا رہا تھا۔ پھر آگے اسی طرح حدیث ذکر کر دی۔

ابوداؤد نے کہا ہے کہ مطعم اور نافع کے درمیان سلیمان بن موسیٰ کو داخل کیا گیا ہے۔ احمد بن ابراہیم، عبداللہ بن جعفر الرامی، ابوالملیح نے میمون سے اور انہوں نے نافع سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے کہا: ہم حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ تھے پس انہوں نے ایک بجانے والے کی آواز سنی۔ پھر مذکورہ حدیث کی طرح بیان کی۔ ابوداؤد نے کہا ہے: یہ اس سے زیادہ منکر ہے۔

4279۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا سَلَّامُ بْنُ مِسْكِينٍ عَنْ شَيْخٍ شَهِدَ أَبَا وَائِلٍ فِي وَلِيمَةٍ فَجَعَلُوا يَلْعَبُونَ يَتَلَعَّبُونَ يُغَنُّونَ فَحَلَّ أَبُو وَائِلٍ حَبْوَتَهُ وَقَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ الْغِنَاءُ يُنْبِتُ النِّفَاقَ فِي الْقَلْبِ

سلام بن مسکین نے شیخ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے حضرت ابووائل کو ایک ولیمہ میں دیکھا۔ پس وہ لوگ کھیلنے کودنے اور گانے بجانے لگے تو حضرت ابووائل رضی اللہ عنہ سرین کے بل گھسٹ کر ان کے پاس گئے اور فرمایا: میں نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ گانا بجانا دل میں نفاق پیدا کرتا ہے۔

بَابٌ فِي الْحُكْمِ فِي الْمُخَنَّثِينَ (مخنث کے بارے حکم کا بیان)

4280۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ أَنَّ أَبَا أُسَامَةَ أَخْبَرَهُمْ عَنْ مُفَضَّلِ بْنِ يُونُسَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ أَبِي يَسَارٍ الْقُرَشِيِّ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أُتِيَ بِمُخَنَّثٍ قَدْ خَضَبَ يَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ بِالْحِنَّاءِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ مَا بَالُ هَذَا فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ يَتَشَبَّهُ بِالنِّسَاءِ فَأَمَرَ بِهِ فَنُفِيَ إِلَى النَّقِيعِ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ أَلَا نَقْتُلُهُ فَقَالَ إِنِّي نُهِيتُ عَنْ قَتْلِ الْمُصَلِّينَ قَالَ أَبُو أُسَامَةَ وَالنَّقِيعُ نَاحِيَةٌ عَنِ الْمَدِينَةِ وَلَيْسَ بِالْبَقِيعِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ کے پاس ایک مخنث (ایسا آدمی جو عورتوں سے مشابہت اختیار کرتا ہو) لایا گیا۔ درآنحالیکہ وہ اپنے ہاتھ اور پاؤں مہندی سے رنگے ہوئے تھا، تو حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: اسے کیا ہوا ہے؟ تو عرض کی گئی: یا رسول اللہ! ﷺ یہ عورتوں سے مشابہت اختیار کرتا ہے۔ تو آپ ﷺ نے اس کے بارے حکم فرمایا اور اسے نقیع کی طرف نکال دیا گیا۔ تو لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ کیا ہم اسے قتل نہ کر دیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ مجھے نمازیوں کو قتل کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ ابواسامہ نے کہا ہے کہ نقیع مدینہ طیبہ کی ایک طرف میں واقع ہے اور وہ بقیع میں نہیں ہے۔

4281۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ هِشَامٍ يَعْنِي ابْنَ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا مُخَنَّثٌ وَهُوَ يَقُولُ لِعَبْدِ اللهِ أَخِيهَا إِنْ يَفْتَحِ اللهُ الطَّائِفَ غَدًا

دَلَلْتُكَ عَلَى امْرَأَةٍ تُقْبِلُ بِأَرْبَعٍ وَتُدْبِرُ بِثَمَانٍ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ أَخْرِجُوهُمْ مِنْ بُيُوتِكُمْ قَالَ أَبُو دَاوُد الْمَرْأَةُ كَانَ لَهَا أَرْبَعُ عُكَنٍ فِي بَطْنِهَا[1]

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ ان کے پاس تشریف لائے اور وہاں ایک مخنث بیٹھا ہوا تھا اور وہ ان کے بھائی حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کو کہہ رہا تھا: اگر اللہ تعالیٰ نے کل طائف کو فتح کر دیا تو میں ایک ایسی عورت پر تمہاری رہنمائی کروں گا جو آتی ہے چار سلوٹوں کے ساتھ (یعنی سامنے جانب پیٹ پر چار سلوٹیں ہوتی ہیں) اور پیٹھ پھیرتی ہے آٹھ سلوٹوں کے ساتھ۔ (یعنی چار پیٹ اور چار پیٹھ پر) تو حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: تم انہیں اپنے گھروں سے نکال دو۔

ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ عورت کے پیٹ پر چار سلوٹیں ہوتی ہیں۔

4282۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَعَنَ الْمُخَنَّثِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالْمُتَرَجِّلَاتِ مِنَ النِّسَاءِ وَقَالَ أَخْرِجُوهُمْ مِنْ بُيُوتِكُمْ وَأَخْرِجُوا فُلَانًا وَفُلَانًا يَعْنِي الْمُخَنَّثِينَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے عورتوں سے مشابہت اختیار کرنے والے مردوں پر اور مردوں سے مشابہت اختیار کرنے والی عورتوں پر لعنت کی ہے اور فرمایا ہے: تم انہیں اپنے گھروں سے نکال دو اور تم فلاں فلاں یعنی مخنثین کو نکال دو۔

بَابٌ فِي اللَّعِبِ بِالْبَنَاتِ (گڑیوں سے کھیلنے کا بیان)

4283۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَلْعَبُ بِالْبَنَاتِ فَرُبَّمَا دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَعِنْدِي الْجَوَارِي فَإِذَا دَخَلَ خَرَجْنَ وَإِذَا خَرَجَ دَخَلْنَ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا: میں گڑیوں سے کھیلتی تھی۔ بسا اوقات رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لاتے اور میرے پاس چھوٹی چھوٹی بچیاں کھیلنے کے لیے موجود ہوتیں۔ پس جب آپ اندر تشریف لاتے تو وہ باہر نکل جاتیں اور جب آپ باہر تشریف لے جاتے تو وہ اندر آجاتیں۔ (اور کھیلنے میں مشغول ہو جاتیں)۔

4284۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَارَةُ بْنُ غَزِيَّةَ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ غَزْوَةِ تَبُوكَ أَوْ خَيْبَرَ وَفِي سَهْوَتِهَا سِتْرٌ فَهَبَّتِ الرِّيحُ فَكَشَفَتْ نَاحِيَةَ السِّتْرِ عَنْ بَنَاتٍ لِعَائِشَةَ لُعَبٍ فَقَالَ مَا هَذَا يَا عَائِشَةُ قَالَتْ بَنَاتِي وَرَأَى بَيْنَهُنَّ فَرَسًا لَهُ جَنَاحَانِ مِنْ رِقَاعٍ فَقَالَ مَا هَذَا الَّذِي أَرَى وَسْطَهُنَّ قَالَتْ فَرَسٌ قَالَ وَمَا هَذَا الَّذِي عَلَيْهِ قَالَتْ جَنَاحَانِ قَالَ فَرَسٌ لَهُ جَنَاحَانِ قَالَتْ أَمَا سَمِعْتَ أَنَّ لِسُلَيْمَانَ خَيْلًا لَهَا أَجْنِحَةٌ قَالَتْ فَضَحِكَ[2] حَتَّى رَأَيْتُ نَوَاجِذَهُ

1۔ قال ابو داؤد الخ صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔ 2۔ ایک نسخہ میں یہاں رسول اللہ ﷺ کے الفاظ ہیں۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ غزوہ تبوک یا غزوہ خیبر سے واپس تشریف لائے اوران کے طاق (الماری یا کوئی شے رکھنے کا جالا) پر پردہ لٹکا ہوا تھا۔ پس ہوا چلی اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے کھیلنے والی گڑیوں سے پردہ ایک طرف ہٹ گیا۔ (اور وہ ننگی ہو گئیں)۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ (رضی اللہ عنہا) یہ کیا ہے؟ تو انہوں نے عرض کی: یہ میری گڑیاں ہیں اور آپ ﷺ نے ان کے درمیان ایک گھوڑا دیکھا اس کے کپڑے کے بنے ہوئے دو پر تھے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کیا ہے جو میں ان کے درمیان دیکھ رہا ہوں؟ تو انہوں نے عرض کی: یہ گھوڑا ہے۔ پھر آپ نے پوچھا: یہ کیا ہے جو اس پر لگا ہوا ہے؟ تو انہوں نے عرض کی: یہ دو پر ہیں۔ تو آپ نے فرمایا: کیا گھوڑے کے دو پر ہوتے ہیں؟ تو انہوں نے عرض کی: کیا آپ نے سنا نہیں کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے پاس پروں والے گھوڑے تھے؟ آپ فرماتی ہیں: (یہ سن کر) آپ ﷺ ہنس پڑے یہاں تک کہ میں نے آپ کی داڑھیں دیکھ لیں۔

بَابٌ فِي الْأُرْجُوحَةِ (جھولے کا بیان)

4285۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ح وحَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَا حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ تَزَوَّجَنِي وَأَنَا بِنْتُ سَبْعٍ أَوْ سِتٍّ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ أَتَيْنَ نِسْوَةٌ وَقَالَ بِشْرٌ فَأَتَتْنِي أُمُّ رُومَانَ وَأَنَا عَلَى أُرْجُوحَةٍ فَذَهَبْنَ بِي وَهَيَّأْنَنِي وَصَنَعْنَنِي فَأُتِيَ بِي رَسُولُ اللهِ ﷺ فَبَنَى بِي وَأَنَا ابْنَةُ تِسْعٍ فَوَقَفَتْ بِي عَلَى الْبَابِ فَقُلْتُ هِيهْ هِيهْ قَالَ أَبُو دَاوُد أَيْ تَنَفَّسَتْ فَأُدْخِلْتُ بَيْتًا فَإِذَا فِيهِ نِسْوَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقُلْنَ عَلَى الْخَيْرِ وَالْبَرَكَةِ دَخَلَ حَدِيثُ أَحَدِهِمَا فِي الْآخَرِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ مِثْلَهُ قَالَ عَلَى خَيْرِ طَائِرٍ فَسَلَّمَتْنِي إِلَيْهِنَّ فَغَسَلْنَ رَأْسِي وَأَصْلَحْنَنِي فَلَمْ يَرُعْنِي إِلَّا رَسُولُ اللهِ ﷺ ضُحًى فَأَسْلَمْنَنِي إِلَيْهِ[1]

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے جب مجھ سے شادی کی تو اس وقت میری عمر سات یا چھ برس تھی۔ پس جب ہم مدینہ طیبہ آئے تو کچھ عورتیں آئیں اور بشر کی روایت میں ہے کہ میرے پاس ام رومان آئی اور میں جھولے پر تھی۔ پس وہ مجھے لے گئیں اور انہوں نے مجھے تیار کیا اور میرا بناؤ سنگھار کیا اور مجھے رسول اللہ ﷺ کے پاس لایا گیا۔ پس آپ ﷺ نے میرے ساتھ رات بسر کی اس وقت میری عمر نو برس تھی۔ اور وہ میرے ساتھ دروازے پر ٹھہری رہی۔ تو میں نے کہا: ہائے ہائے۔ ابوداؤد نے کہا: یعنی ان کی سانس پھول گئی۔ پس مجھے ایک گھر میں داخل کیا گیا، اس میں انصار کی کچھ عورتیں تھیں۔ انہوں نے کہا: خیر و برکت کے ساتھ داخل ہو۔ دونوں راویوں میں سے ایک کی حدیث دوسرے کی حدیث میں داخل ہے۔

ابراہیم بن سعید اور ابواسامہ نے اسی طرح بیان کیا ہے۔ اس میں ہے کہ اچھی فال کے ساتھ آؤ۔ پس اس نے مجھے ان عورتوں کے حوالے کیا اور انہوں نے میرا سر دھویا اور میرا بناؤ سنگھار کیا اور دن کے وقت مجھے رسول اللہ ﷺ کے سوا کسی نے

1۔ یہ حدیث صرف مطبوعہ بیروت میں ہے اور مطبوعہ دہلی کے حاشیہ میں درج ہے۔

نہ دیکھا پس انہوں نے مجھے آپ کے حوالے کر دیا۔

4286۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ جَاءَنِي نِسْوَةٌ وَأَنَا أَلْعَبُ عَلَى أُرْجُوحَةٍ وَأَنَا مُجَمَّمَةٌ فَذَهَبْنَ بِي فَهَيَّأْنَنِي وَصَنَعْنَنِي ثُمَّ أَتَيْنَ بِي رَسُولَ اللهِ ﷺ فَبَنَى بِي وَأَنَا ابْنَةُ تِسْعِ سِنِينَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ أَخْبَرَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ بِإِسْنَادِهِ فِي هَذَا الْحَدِيثِ قَالَتْ وَأَنَا عَلَى الْأُرْجُوحَةِ وَمَعِي صَوَاحِبَاتِي فَأَدْخَلْنَنِي بَيْتًا فَإِذَا نِسْوَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقُلْنَ عَلَى الْخَيْرِ وَالْبَرَكَةِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ عَمْرٍو عَنْ يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَاطِبٍ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ رضی اللہ عنہا فَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ فَنَزَلْنَا فِي بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ قَالَتْ فَوَاللهِ إِنِّي لَعَلَى أُرْجُوحَةٍ بَيْنَ عِذْقَيْنِ فَجَاءَتْنِي أُمِّي فَأَنْزَلَتْنِي وَلِي جُمَيْمَةٌ وَسَاقَ الْحَدِيثَ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا: پس جب ہم مدینہ طیبہ آئے تو میرے پاس کچھ عورتیں آئیں اور میں جھولے پر کھیل رہی تھی اور میرے بال چھوٹے چھوٹے تھے۔ پس وہ مجھے لے گئیں۔ انہوں نے مجھے تیار کیا اور میرا بناؤ سنگھار کیا، پھر وہ مجھے رسول اللہ ﷺ کے پاس لے آئیں اور آپ نے میرے ساتھ عمل زوجیت کیا درآنحالیکہ میری عمر نو برس تھی۔

بشر بن خالد، ابو اسامہ، ہشام بن عروہ نے اپنی اسناد کے ساتھ اس حدیث میں یہ بیان کیا ہے کہ حضرت ام المومنین نے فرمایا: اور میں جھولے پر تھی اور میرے ساتھ سہیلیاں بھی تھیں۔ پس وہ مجھے ایک کمرے میں لے گئیں، وہاں انصار کی کچھ عورتیں تھیں۔ انہوں نے کہا: تمہارا آنا خیر و برکت کا باعث ہو۔

عبید اللہ بن معاذ، محمد بن عمرو نے یحییٰ بن عبد الرحمن بن حاطب سے یہ بیان کیا ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: پس ہم مدینہ طیبہ میں آئے اور ہم بنی حارث بن خزرج میں اترے اور قسم بخدا! میں دو کھجور کے درختوں کے درمیان جھولے پر تھی کہ میری ماں پاس آئی اور اس نے مجھے اتارا، میرے بال چھوٹے چھوٹے تھے۔ آگے مذکورہ حدیث بیان کی۔

بَابٌ فِي النَّهْيِ عَنِ اللَّعِبِ بِالنَّرْدِ (چوسر کھیلنے سے ممانعت کا بیان)

4287۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ مُوسَى بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ مَنْ لَعِبَ بِالنَّرْدِ فَقَدْ عَصَى اللهَ وَرَسُولَهُ

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے چوسر کھیلا تحقیق اس نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول معظم ﷺ کی نافرمانی کی۔

فائدہ:۔ ہر ایسا کھیل جو رب العالمین کی یاد سے غفلت اور وقت کے ضیاع کا سبب ہو وہ لہو میں داخل ہے اور لہو سے رب العالمین نے منع فرمایا ہے۔ اس لیے ہر ایسے کھیل سے احتیاط لازم اور ضروری ہے جو یاد الٰہی سے غافل کر دے اور وقت جیسی انمول نعمت کو ضائع کر دے۔

4288۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ لَعِبَ بِالنَّرْدَشِيرِ فَكَأَنَّمَا غَمَسَ يَدَهُ فِي لَحْمِ خِنْزِيرٍ وَدَمِهِ

حضرت سلیمان بن بریدہ نے اپنے باپ سے اور انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جو آدمی چوسر کے ساتھ کھیلا گویا اس نے اپنا ہاتھ خنزیر کے گوشت اور اس کے خون میں ڈبو یا۔

فائدہ:۔ حدیث طیبہ میں بیان کردہ تشبیہ سے اس کھیل کی ناپسندیدگی اور کراہت صاف ظاہر ہے۔ اس لیے اس سے بچنا لازم ہے۔

بَابٌ فِي اللَّعِبِ بِالْحَمَامِ (کبوتروں کے ساتھ کھیلنے کا بیان)

4289۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ رَأَى رَجُلًا يَتْبَعُ حَمَامَةً فَقَالَ شَيْطَانٌ يَتْبَعُ شَيْطَانَةً

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ کبوتر کے پیچھے جا رہا ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ایک شیطان دوسرے شیطان کے پیچھے جا رہا ہے۔

فائدہ:۔ اس روایت میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کبوتر اڑانے والے اور کبوتر دونوں کو ہی شیطان کہا ہے۔ پہلے کو اس وجہ سے کہ وہ کبوتر بازی کے سبب ذکر الٰہی سے غافل ہو چکا ہے لہٰذا وہ شیطان کی مثل ہے اور دوسرے کو اس لیے کہ اس نے پہلے کو یاد الٰہی سے غافل کر دیا ہے اور ذکر سے غافل کرنا یہ شیطان کا عمل ہے لہٰذا دونوں ہی شیطان کہلائے۔

بَابٌ فِي الرَّحْمَةِ (رحمت کا بیان)

4290۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُسَدَّدٌ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ أَبِي قَابُوسَ مَوْلًى لِعَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ الرَّاحِمُونَ يَرْحَمُهُمُ الرَّحْمَنُ ارْحَمُوا أَهْلَ الْأَرْضِ يَرْحَمْكُمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ لَمْ يَقُلْ مُسَدَّدٌ مَوْلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو وَقَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: رحم کرنے والوں پر رحمن (یعنی اللہ تعالیٰ) رحم فرمائے گا۔ تم زمین کے باسیوں پر رحم کرو تو تم پر وہ رحم فرمائے گا جو آسمان میں ہے۔

مسدد نے "مولیٰ عبداللہ بن عمرو کے الفاظ نہیں کہے اور کہا: قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔

4291۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ كَثِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ قَالَ كَتَبَ إِلَيَّ مَنْصُورٌ قَالَ ابْنُ كَثِيرٍ فِي حَدِيثِهِ وَقَرَأْتُهُ عَلَيْهِ وَقُلْتُ أَقُولُ حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ فَقَالَ إِذَا قَرَأْتَهُ عَلَيَّ فَقَدْ حَدَّثْتُكَ بِهِ ثُمَّ اتَّفَقَا عَنْ أَبِي عُثْمَانَ مَوْلَى الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْقَاسِمِ الصَّادِقَ الْمَصْدُوقَ ﷺ صَاحِبَ هَذِهِ الْحُجْرَةِ يَقُولُ لَا تُنْزَعُ الرَّحْمَةُ إِلَّا مِنْ شَقِيٍّ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: میں نے ابو القاسم ﷺ جو صادق بھی ہیں اور مصدوق بھی، سے سنا ہے

اور آپ اس حجرہ کے مکین تھے۔ آپ فرماتے ہیں: شقی (بدبخت) کے سوا کسی سے رحمت نہیں چھینی جائے گی۔

4292۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ السَّرْحِ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنِ ابْنِ عَامِرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو يَرْوِيهِ قَالَ ابْنُ السَّرْحِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيرَنَا وَيَعْرِفْ حَقَّ كَبِيرِنَا فَلَيْسَ مِنَّا

حضرت عبداللہ بن عمرو روایت کرتے ہیں کہ ابن سرح نے حضور نبی مکرم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ آپ نے فرمایا: جس کسی نے ہمارے چھوٹوں پر رحم نہیں کیا اور ہمارے بڑوں کا حق نہیں پہچانا تو وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

فائدہ:۔ معاشرتی قدروں کو بحال کرنے اور مستحکم رکھنے کا یہی بہترین طریقہ ہے کہ ایک دوسرے کی قدر و منزلت کی شناخت کی جائے اور پھر اس کا پورا لحاظ رکھا جائے۔ لہٰذا بڑوں کے لیے یہ لازم ہے کہ وہ چھوٹوں پر رأفت و رحمت کا ہاتھ پھیریں اور انتہائی محبت و پیار سے آداب زندگی سے آراستہ کریں اور اسی طرح چھوٹوں پر بھی یہ لازم ہے کہ وہ ہر حالت میں اپنے بڑوں کی عزت و توقیر کریں اور ان کے آداب بجا لا کر انہیں اپنی عظمت و شرف کا احساس دلائیں۔

بَابٌ فِي النَّصِيحَةِ (نصیحت کا بیان)

4293۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سُهَيْلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ تَمِيمٍ الدَّارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ الدِّينَ النَّصِيحَةُ إِنَّ الدِّينَ النَّصِيحَةُ إِنَّ الدِّينَ النَّصِيحَةُ قَالُوا لِمَنْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لِلَّهِ وَكِتَابِهِ وَرَسُولِهِ وَأَئِمَّةِ الْمُؤْمِنِينَ وَعَامَّتِهِمْ أَوْ أَئِمَّةِ الْمُسْلِمِينَ وَعَامَّتِهِمْ

حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک دین نصیحت ہے، بے شک دین نصیحت ہے، بے شک دین نصیحت ہے۔ صحابہ کرام نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ کس کے لیے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے لیے، اس کی کتاب کے لیے، اس کے رسول کے لیے، مومنین ائمہ اور عام لوگوں کے لیے یا مسلمان ائمہ اور عام لوگوں کے لیے۔

فائدہ: علامہ خطابی نے کہا ہے کہ نصیحت کا معنی اخلاص ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کے لیے اخلاص یہ ہے کہ اس کی وحدانیت کا اعتقاد صحیح ہو اور اس کی عبادت میں اخلاص نیت ہو اور کتاب کے لیے اخلاص یہ ہے کہ اس پر ایمان لایا جائے اور اس کے مطابق عمل کیا جائے اور رسول اللہ ﷺ کے لیے اخلاص یہ ہے کہ ان کی نبوت کی تصدیق کی جائے اور اوامر و نواہی کی پابندی کی جائے اور ائمہ کے لیے اخلاص یہ ہے کہ حق بات میں ان کی پیروی کی جائے اور ان کے خلاف بغاوت نہ کی جائے اور عام مومنین کے لیے اخلاص یہ ہے کہ مصالح کی طرف ان کی صحیح رہنمائی کی جائے۔ واللہ اعلم۔ (بذل، ص 181، ج 19)

4294۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ يُونُسَ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ عَنْ جَرِيرٍ قَالَ بَايَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَأَنْ أَنْصَحَ لِكُلِّ مُسْلِمٍ قَالَ وَكَانَ إِذَا بَاعَ الشَّيْءَ أَوْ اشْتَرَاهُ قَالَ أَمَا إِنَّ الَّذِي أَخَذْنَا مِنْكَ أَحَبُّ إِلَيْنَا مِمَّا أَعْطَيْنَاكَ فَاخْتَرْ

حضرت جریر رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ میں نے سمع اور طاعت پر رسول اللہ ﷺ کی بیعت کی۔ (یعنی میں آپ کا

ارشاد سن کر اس پر عمل پیرا ہوں گا)۔ اور اس پر کہ میں ہر مسلمان کو نصیحت کروں گا۔ چنانچہ پھر جب بھی کوئی شے بیچتے یا خریدتے تو کہتے: بے شک ہم نے جو شے تجھ سے لی ہے وہ ہمارے نزدیک اس سے زیادہ پسندیدہ اور بہتر ہے جو ہم نے تجھے دی ہے۔ پس اب تجھے اختیار ہے۔ (چاہے سودا کرو یا نہ کرو)۔

بَابٌ فِي الْمَعُونَةِ لِلْمُسْلِمِ (مسلمان کی معاونت کرنے کا بیان)

4295۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ وَعُثْمَانُ ابْنَا أَبِي شَيْبَةَ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ عُثْمَانُ وَجَرِيرٌ الرَّازِيُّ ح و حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا أَسْبَاطٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ وَقَالَ وَاصِلٌ قَالَ حُدِّثْتُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ ثُمَّ اتَّفَقُوا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ الدُّنْيَا نَفَّسَ اللهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَمَنْ يَسَّرَ عَلَى مُعْسِرٍ يَسَّرَ اللهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمَنْ سَتَرَ عَلَى مُسْلِمٍ سَتَرَ اللهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَاللهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ أَخِيهِ قَالَ أَبُو دَاوُد لَمْ يَذْكُرْ عُثْمَانُ عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ وَمَنْ يَسَّرَ عَلَى مُعْسِرٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے کسی مسلمان سے دنیا کی مصیبتوں میں سے کوئی مصیبت دور کی، اللہ تعالیٰ اس سے قیامت کے دن کی مصیبتوں میں سے کوئی مصیبت دور فرمادے گا اور جس کسی نے تنگدست کو (قرض کی ادائیگی وغیرہ میں) آسانی بہم پہنچائی اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں (لوگوں کے حقوق کے بارے میں) اسے آسانی عطا فرمائے گا اور جس نے کسی مسلمان کی پردہ پوشی کی، اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اس کی پردہ پوشی فرمائے گا اور اللہ تعالیٰ اس بندے کا معاون و مددگار رہو گا جو بندہ اپنے بھائی کا معاون و مددگار رہو گا۔

ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ عثمان نے ابومعاویہ سے ومن یسر علی معسر کے الفاظ ذکر نہیں کیے ہیں۔

4296۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ نَبِيُّكُمْ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مَعْرُوفٍ صَدَقَةٌ

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا ہے کہ تمہارے نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: ہر نیکی صدقہ ہے۔ (یعنی بندہ جو بھی نیک عمل کرتا ہے وہ رب العالمین کی بارگاہ میں قبول ہو کر کسی گناہ کا کفارہ بن جاتا ہے)۔

بَابٌ فِي تَغْيِيرِ الْأَسْمَاءِ (ناموں کو تبدیل کرنے کا بیان)

4297۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ قَالَ أَخْبَرَنَا ح وحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ دَاوُدَ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي زَكَرِيَّا عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكُمْ تُدْعَوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِأَسْمَائِكُمْ وَأَسْمَاءِ آبَائِكُمْ فَأَحْسِنُوا أَسْمَاءَكُمْ قَالَ أَبُو دَاوُد ابْنُ أَبِي زَكَرِيَّا لَمْ يُدْرِكْ أَبَا الدَّرْدَاءِ

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک قیامت کے دن تم اپنے

ناموں اور اپنے آباء کے ناموں کے ساتھ پکارے جاؤ گے۔اس لیے تم اپنے نام اچھے (اور خوبصورت) رکھو۔

ابوداؤد نے کہا ہے کہ ابن ابی زکریا نے حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے ملاقات نہیں کی۔

فائدہ: حاشیہ اللمعات میں ہے کہ بعض روایات میں ہے کہ لوگوں کو قیامت کے دن ان کی ماؤں کے ناموں کے ساتھ پکارا جائے گا اور اس میں ایک حکمت یہ بیان کی گئی ہے تا کہ زنا سے پیدا ہونے والے لوگوں کی پردہ پوشی کی جاسکے تا کہ وہ رسوا نہ ہوں۔ واللہ اعلم

4298۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ زِيَادٍ سَبَلَانَ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَحَبُّ الْأَسْمَاءِ إِلَى اللهِ تَعَالَى عَبْدُ اللهِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ نام عبداللہ اور عبدالرحمن ہیں۔

4299۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعِيدٍ الطَّالْقَانِيُّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُهَاجِرِ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي عَقِيلُ ابْنُ شَبِيبٍ عَنْ أَبِي وَهْبٍ الْجُشَمِيِّ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ تَسَمَّوْا بِأَسْمَاءِ الْأَنْبِيَاءِ وَأَحَبُّ الْأَسْمَاءِ إِلَى اللهِ عَبْدُ اللهِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَأَصْدَقُهَا حَارِثٌ وَهَمَّامٌ وَأَقْبَحُهَا حَرْبٌ وَمُرَّةُ

ابو وہب جشمی سے روایت ہے، انہیں شرف صحابیت بھی حاصل تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم حضرات انبیاء علیہم السلام کے ناموں کے ساتھ اپنے نام رکھو اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک محبوب ترین نام عبداللہ اور عبدالرحمن ہیں۔ سب سے سچے نام حارث (کمانے والا) اور ہمام (رنج وغم اٹھانے والا) ہیں اور قبیح ترین نام حرب (جنگ) اور مرہ (کڑوا) ہیں۔

4300۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ ذَهَبْتُ بِعَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ حِينَ وُلِدَ وَالنَّبِيُّ ﷺ فِي عَبَاءَةٍ يَهْنَأُ بَعِيرًا لَهُ قَالَ هَلْ مَعَكَ تَمْرٌ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَنَاوَلْتُهُ تَمَرَاتٍ فَأَلْقَاهُنَّ فِي فِيهِ فَلَاكَهُنَّ ثُمَّ فَغَرَفَاهُ فَأَوْجَرَهُنَّ إِيَّاهُ فَجَعَلَ الصَّبِيُّ يَتَلَمَّظُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ حُبُّ الْأَنْصَارِ التَّمْرُ وَسَمَّاهُ عَبْدَ اللهِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں عبداللہ بن ابی طلحہ کو حضور نبی مکرم ﷺ کے پاس لے کر گیا جب وہ پیدا ہوئے۔ حضور نبی مکرم ﷺ عباء پہنے ہوئے تھے اور اپنے اونٹ کو روا لگا رہے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تمہارے پاس کھجوریں ہیں؟ میں نے عرض کی: ہاں۔ پھر میں نے آپ کو وہ کھجوریں دیں اور آپ نے انہیں اپنے منہ میں ڈالا اور انہیں چبایا۔ پھر بچے کا منہ کھولا اور وہ کھجوریں اس میں ڈالیں اور وہ اپنے منہ میں زبان کو حرکت دینے لگا اور اس کو چوسنے لگا۔ تو حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: انصار کی پسندیدہ شے کھجوریں ہیں۔ پھر آپ ﷺ نے اس کا نام عبداللہ رکھا۔

بَابٌ فِي تَغْيِيرِ الْاِسْمِ الْقَبِيحِ (برا نام تبدیل کرنے کا بیان)

4301۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَمُسَدَّدٌ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ

صلی اللہ علیہ وسلم غَيَّرَ اسْمَ عَاصِيَةَ وَقَالَ أَنْتِ جَمِيلَةُ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عاصیہ (گناہ کرنے والی) کا نام تبدیل کر دیا (یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بیٹی کا نام تھا) اور فرمایا تو جمیلہ ہے۔(یعنی آپ ﷺ نے اس کا نام بدل کر جمیلہ رکھ دیا)۔

4302۔ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ أَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ سَأَلَتْهُ مَا سَمَّيْتَ ابْنَتَكَ قَالَ سَمَّيْتُهَا مُرَّةَ[1] فَقَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم نَهَى عَنْ هَذَا الِاسْمِ سُمِّيتُ بَرَّةَ فَقَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم لَا تُزَكُّوا أَنْفُسَكُمْ اللهُ أَعْلَمُ بِأَهْلِ الْبِرِّ مِنْكُمْ فَقَالَ مَا نُسَمِّيهَا قَالَ سَمُّوهَا زَيْنَبَ

محمد بن عمرو بن عطاء سے روایت ہے کہ زینب بنت ابی سلمہ نے ان سے پوچھا: تم نے اپنی بیٹی کا نام کیا رکھا ہے؟ انہوں نے کہا: میں نے اس کا نام برہ رکھا ہے۔ تو انہوں نے کہا: بے شک رسول اللہ ﷺ نے اس نام سے منع کیا ہے۔ پہلے میرا نام برہ رکھا گیا تھا۔ تو حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: تم اپنے آپ کا تزکیہ اور طہارت خود ہی بیان نہ کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ تم میں سے نیکی کرنے والوں کو بہتر اور خوب جانتا ہے۔ تو انہوں نے پوچھا: ہم اس کا کیا نام رکھیں؟ آپ نے فرمایا: تم اس کا نام زینب رکھو۔

4303۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرٌ يَعْنِي ابْنَ الْمُفَضَّلِ قَالَ حَدَّثَنِي بَشِيرُ بْنُ مَيْمُونٍ عَنْ عَمِّهِ أُسَامَةَ بْنِ أَخْدَرِيٍّ أَنَّ رَجُلًا يُقَالُ لَهُ أَصْرَمُ كَانَ فِي النَّفَرِ الَّذِينَ أَتَوْا رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَا اسْمُكَ قَالَ أَنَا أَصْرَمُ قَالَ بَلْ أَنْتَ زُرْعَةُ

بشیر بن میمون نے اپنے چچا اسامہ بن اخدری سے روایت کیا ہے کہ ایک آدمی کو اصرم (کاٹنے والا) کہا جاتا تھا، وہ ان لوگوں میں شامل تھا جو رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تیرا نام کیا ہے؟ اس نے کہا: میں اصرم ہوں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: (نہیں) بلکہ تو زرعہ (کھیتی کا کاروبار کرنے والا جس سے خیر و برکت حاصل ہوتی ہے) ہے۔

4304۔ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ يَزِيدَ يَعْنِي ابْنَ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ شُرَيْحٍ عَنْ أَبِيهِ هَانِئٍ أَنَّهُ لَمَّا وَفَدَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَعَ قَوْمِهِ سَمِعَهُمْ يَكْنُونَهُ بِأَبِي الْحَكَمِ فَدَعَاهُ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ إِنَّ اللهَ هُوَ الْحَكَمُ وَإِلَيْهِ الْحُكْمُ فَلِمَ تُكْنَى أَبَا الْحَكَمِ فَقَالَ إِنَّ قَوْمِي إِذَا اخْتَلَفُوا فِي شَيْءٍ أَتَوْنِي فَحَكَمْتُ بَيْنَهُمْ فَرَضِيَ كِلَا الْفَرِيقَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَا أَحْسَنَ هَذَا فَمَا لَكَ مِنَ الْوَلَدِ قَالَ لِي شُرَيْحٌ وَمُسْلِمٌ وَعَبْدُ اللهِ قَالَ فَمَنْ أَكْبَرُهُمْ قُلْتُ شُرَيْحٌ قَالَ فَأَنْتَ أَبُو شُرَيْحٍ قَالَ أَبُو دَاوُد شُرَيْحٌ هَذَا هُوَ الَّذِي كَسَرَ السِّلْسِلَةَ وَهُوَ مِمَّنْ دَخَلَ تُسْتَرَ قَالَ أَبُو دَاوُد وَبَلَغَنِي أَنَّ شُرَيْحًا كَسَرَ بَابَ تُسْتَرَ وَذَلِكَ أَنَّهُ دَخَلَ مِنْ سِرْبٍ[2]

ربیع بن نافع نے یزید یعنی ابن المقدام بن شریح سے انہوں نے اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا شریح سے اور انہوں نے اپنے باپ ہانی سے روایت کیا ہے کہ جب وہ اپنی قوم کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے پاس وفد میں آئے تو آپ نے ان

1۔ دیگر نسخوں میں برّۃ ہے۔ 2۔ قال ابو داؤد شریح ھذا الخ صرف مطبوعہ ہذا میں ہے۔

سے سنا کہ وہ اسے ابوالحکم کی کنیت سے پکارتے ہیں، تو رسول اللہ ﷺ نے اسے بلایا اور ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ کا حکم ہے اور اسی کی طرف حکم کی نسبت ہے تیری کنیت ابوالحکم کیونکر ہے؟ تو اس نے کہا: بے شک میری قوم میں جب کسی شے کے بارے اختلاف ہو جائے تو وہ میرے پاس آتے ہیں اور میں ان کے درمیان فیصلہ کردوں تو وہ دونوں فریق راضی ہو جاتے ہیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ بہت اچھا ہے۔ کیا تیرا کوئی بیٹا بھی ہے؟ اس نے عرض کی: شریح، مسلم اور عبداللہ ہیں۔ آپ نے فرمایا: ان میں سے بڑا کون ہے؟ میں نے کہا: شریح۔ آپ نے فرمایا: پس تو ابوشریح ہے۔ (یعنی اب تیری کنیت ابوشریح ہے)۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ یہ شریح وہی ہیں جنہوں نے زنجیر کو توڑا تھا اور یہ تستر میں داخل ہونے والوں میں سے تھے۔ مزید کہا: مجھ تک یہ خبر پہنچی ہے کہ شریح نے باب تستر کو توڑا اور وہ ایک تہہ خانے سے اس میں داخل ہوئے۔

4305۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهُ مَا اسْمُكَ قَالَ حَزْنٌ قَالَ أَنْتَ سَهْلٌ قَالَ لَا السَّهْلُ يُوطَأُ وَيُمْتَهَنُ قَالَ سَعِيدٌ فَظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُصِيبُنَا بَعْدَهُ حُزُونَةٌ قَالَ أَبُو دَاوُد وَغَيَّرَ النَّبِيُّ ﷺ اسْمَ الْعَاصِ وَعَزِيزٍ وَعَتَلَةَ وَشَيْطَانٍ وَالْحَكَمِ وَغُرَابٍ وَحُبَابٍ وَشِهَابٍ فَسَمَّاهُ هِشَامًا وَسَمَّى حَرْبًا سَلْمًا وَسَمَّى الْمُضْطَجِعَ الْمُنْبَعِثَ وَأَرْضًا تُسَمَّى عَفِرَةً سَمَّاهَا خَضِرَةً وَشَعْبَ الضَّلَالَةِ سَمَّاهُ شَعْبَ الْهُدَى وَبَنُو الزِّنْيَةِ سَمَّاهُمْ بَنِي الرِّشْدَةِ وَسَمَّى بَنِي مُغْوِيَةَ بَنِي رِشْدَةَ قَالَ أَبُو دَاوُد تَرَكْتُ أَسَانِيدَهَا لِلِاخْتِصَارِ

حضرت سعید بن مسیب نے اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے انہیں فرمایا: تیرا نام کیا ہے؟ عرض کی: میرا نام حزن ہے (یعنی سخت اور مشکل زمین) تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو سہل ہے (یعنی نرم اور عمدہ زمین) اس نے عرض کی: نہیں سہل کو روندا جاتا ہے اور اسے ذلیل و رسوا کیا جاتا ہے۔ سعید نے کہا: میں نے یہ گمان کیا کہ اس کے بعد ہمیں پریشانیاں اور غم و اندوہ پہنچیں گے۔ ابوداؤد نے بیان کیا ہے اور حضور نبی مکرم ﷺ نے عاص (گنہگار) عزیز (یہ اللہ تعالیٰ کا اسم ہے) عتلہ (شدت اور سختی) شیطان، حکم (یہ بھی اللہ تعالیٰ کے اسماء میں سے ہے) غراب (اس سے مراد دوری ہے) حباب (یہ شیطان کا نام ہے) شہاب (آگ کا شعلہ) کے ناموں کو تبدیل کر دیا اور آپ نے شہاب کا نام ہشام رکھ دیا اور حرب کا نام سلم (صلح) رکھ دیا اور مضطجع (لیٹنے والا) کا نام منبعث (اٹھنے والا) رکھا۔ اور وہ زمین جس کا نام عفرہ (بنجر زمین) تھا اس کا نام خضرہ (شاداب زمین) رکھ دیا اور شعب الضلالہ کا نام شعب الہدیٰ رکھا اور بنو الزینہ کا نام بنی رشدہ رکھا اور بنی مغویہ کا نام بنی رشدہ رکھا۔ ابوداؤد نے کہا ہے: میں نے اختصار کے لیے ان کی اسانید کو چھوڑ دیا ہے۔

4306۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا أَبُو عَقِيلٍ حَدَّثَنَا مُجَالِدُ بْنُ سَعِيدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ لَقِيتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ فَقَالَ مَنْ أَنْتَ قُلْتُ مَسْرُوقُ بْنُ الْأَجْدَعِ فَقَالَ عُمَرُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ الْأَجْدَعُ شَيْطَانٌ

حضرت مسروق نے بیان کیا ہے کہ میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے ملا تو انہوں نے پوچھا: تو کون ہے (یعنی

تیرا نام کیا ہے)؟ میں نے کہا: مسروق بن اجدع۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ علیہ السلام کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اجدع شیطان کا نام ہے۔

4307۔ حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ عُمَيْلَةَ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا تُسَمِّيَنَّ غُلَامَكَ يَسَارًا وَلَا رَبَاحًا وَلَا نَجِيحًا وَلَا أَفْلَحَ فَإِنَّكَ تَقُولُ أَثَمَّ هُوَ فَيَقُولُ لَا إِنَّمَا هُنَّ أَرْبَعٌ فَلَا تَزِيدَنَّ عَلَيَّ

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: تو اپنے بچے کا نام یسار، رباح، نجیح اور افلح نہ رکھ۔ کیونکہ تو کہے گا: کیا وہ (یعنی ان میں سے کوئی نام لے کر کہے گا) یہاں ہے؟ تو کہنے والا کہے گا: نہیں۔ (تو چونکہ ان میں منافع، خوشحالی اور کامیابی کے معنی موجود ہیں لہٰذا ان کی نفی سے فال بد ظاہر ہوگی)۔ پس یہ چار نام ہی ہیں تو مجھ پر ان میں سے کسی کا اضافہ نہ کر۔ (یعنی کسی اور اضافی نام کی میری طرف نسبت نہ کر)۔

4308۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ الرُّكَيْنَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ نُسَمِّيَ رَقِيقَنَا أَرْبَعَةَ أَسْمَاءٍ أَفْلَحَ وَيَسَارًا وَنَافِعًا وَرَبَاحًا

حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ علیہ السلام نے منع فرمایا کہ ہم اپنے غلاموں کے نام ان چار ناموں میں سے کوئی رکھیں (یعنی) افلح، یسار، نافع اور رباح۔

4309۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنْ عِشْتُ إِنْ شَاءَ اللهُ أَنْهَى أُمَّتِي أَنْ يُسَمُّوا نَافِعًا وَأَفْلَحَ وَبَرَكَةَ قَالَ الْأَعْمَشُ وَلَا أَدْرِي ذَكَرَ[1] نَافِعًا أَمْ لَا فَإِنَّ الرَّجُلَ يَقُولُ إِذَا جَاءَ أَثَمَّ بَرَكَةُ فَيَقُولُونَ لَا قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَى أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ لَمْ يَذْكُرْ بَرَكَةَ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ علیہ السلام نے فرمایا: ان شاء اللہ اگر میں زندہ رہا تو میں اپنی امت کو اس سے منع کروں گا کہ وہ نافع، افلح اور برکت میں سے کوئی نام رکھیں۔ اعمش نے کہا: میں نہیں جانتا کہ آپ نے نافع کا ذکر کیا یا نہیں۔ کیونکہ ایک آدمی جب آ کر یہ کہتا ہے کہ یہاں برکت ہے تو دوسرے جواب دیتے ہیں نہیں (اور یہ اچھی فال نہیں ہے)۔

ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ ابوالزبیر نے جابر سے اور انہوں نے حضور نبی مکرم علیہ السلام سے اسی طرح روایت کیا ہے اور انہوں نے برکت نام ذکر نہیں کیا۔

4310۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ أَخْنَعُ اسْمٍ عِنْدَ اللهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَجُلٌ تَسَمَّى مَلِكَ الْأَمْلَاكِ[2] قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ بِإِسْنَادِهِ قَالَ أَخْنَى اسْمٍ

1۔ دیگر نسخوں میں أَذْكَرَ ہے۔
2۔ دیگر نسخوں میں يُسَمَّى بِمَلِكِ الْأَمْلَاكِ ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے قبیح ترین نام والا وہ آدمی ہے جسے (دنیا میں) شہنشاہ کا نام دیا جاتا ہو۔ (یہ فقط اللہ تعالیٰ کے شایان شان ہے)۔ ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ اسے شعیب بن ابی حمزہ نے ابوالزناد سے ان کی سند کے ساتھ روایت کیا ہے اور اخنی اسم کہا ہے۔

بَابٌ فِي الْأَلْقَابِ (القاب کا بیان)

4311۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ دَاوُدَ عَنْ عَامِرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو جَبِيرَةَ بْنُ الضَّحَّاكِ قَالَ فِينَا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ فِي بَنِي سَلِمَةَ وَلَا تَنَابَزُوا بِالْأَلْقَابِ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوقُ بَعْدَ الْإِيمَانِ قَالَ قَدِمَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَلَيْسَ مِنَّا رَجُلٌ إِلَّا وَلَهُ اسْمَانِ أَوْ ثَلَاثَةٌ فَجَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُولُ يَا فُلَانُ فَيَقُولُونَ مَهْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ يَغْضَبُ مِنْ هَذَا الِاسْمِ فَأُنْزِلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ وَلَا تَنَابَزُوا بِالْأَلْقَابِ

ابوجبیرہ بن ضحاک نے بیان کیا ہے کہ ہم بنی سلمہ کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی ہے: ترجمہ: ”تم برے القاب سے ایک دوسرے کو نہ پکارو، ایمان کے بعد فسق کا ارتکاب کرنا بہت برا ہے“۔ ابوجبیرہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم میں کوئی آدمی نہ تھا مگر اس کے دو یا تین نام تھے۔ پس حضور نبی کریم ﷺ (وہ نام لے کر) پکارنے لگے اے فلاں! تو لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ ٹھہر جائیے۔ بے شک یہ آدمی اس نام سے غصے ہوتا ہے۔ تب یہ آیت نازل ہوئی وَلَا تَنَابَزُوا بِالْأَلْقَابِ۔

بَابٌ فِيمَنْ يَتَكَنَّى بِأَبِي عِيسَى (اس کا بیان جس کی کنیت ابوعیسیٰ ہو)

4312۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ زَيْدِ بْنِ أَبِي الزَّرْقَاءِ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ ضَرَبَ ابْنًا لَهُ تَكَنَّى أَبَا عِيسَى وَأَنَّ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ تَكَنَّى[1] بِأَبِي عِيسَى فَقَالَ لَهُ عُمَرُ أَمَا يَكْفِيكَ أَنْ تُكْنَى بِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَنَّانِي فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَدْ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ وَإِنَّا فِي جَلْجَتِنَا فَلَمْ يَزَلْ يُكْنَى بِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ حَتَّى هَلَكَ

حضرت زید بن اسلم نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اپنے ایک بیٹے کو مارا جس نے اپنی کنیت ابوعیسیٰ رکھی تھی اور مغیرہ بن شعبہ نے اپنی کنیت ابوعیسیٰ رکھی، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے کہا: کیا تیرے لیے کافی نہیں ہوگا کہ تیری کنیت ابوعبداللہ ہو۔ تو حضرت مغیرہ نے عرض کی: میری یہ کنیت رسول اللہ ﷺ نے رکھی ہے۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بلاشبہ رسول اللہ ﷺ تو وہ ہیں جن کے اگلے پچھلے سب گناہ معاف کر دیئے گئے ہیں اور ہم تو (پانی کے بلبلے کی مثل) تنگی میں ہیں۔ لہٰذا پھر مسلسل ان کی کنیت ابوعبداللہ جاری رہی۔ یہاں تک کہ ان کا وصال ہو گیا۔

1۔ ایک نسخہ میں یکنٰی ہے۔

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يَقُولُ لِابْنِ غَيْرِهِ يَا بُنَيَّ

اس کا بیان جو دوسرے کے بیٹے کو کہتا ہے اے میرے بیٹے

4313۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ قَالَ أَخْبَرَنَا ح وَحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ مَحْبُوبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ وَسَمَّاهُ ابْنُ مَحْبُوبٍ الْجَعْدَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ لَهُ يَا بُنَيَّ قَالَ أَبُو دَاوُد سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ مَعِينٍ يُثْنِي عَلَى مُحَمَّدِ بْنِ مَحْبُوبٍ وَيَقُولُ كَثِيرُ الْحَدِيثِ[1]

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم علیہ السلام نے انہیں فرمایا: اے میرے بیٹے!۔ ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ میں نے یحییٰ بن معین کو محمد بن محبوب کی تعریف کرتے ہوئے سنا ہے، وہ کہتے تھے: یہ کثیر الحدیث ہیں۔

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يَتَكَنَّى بِأَبِي الْقَاسِمِ (ایسے آدمی کا بیان جو کنیت ابوالقاسم رکھتا ہو)

4314۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم تَسَمَّوْا بِاسْمِي وَلَا تَكْتَنُوا[2] بِكُنْيَتِي قَالَ أَبُو دَاوُد وَكَذَلِكَ رَوَاهُ أَبُو صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَكَذَلِكَ رِوَايَةُ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ وَسَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرٍ وَسُلَيْمَانَ الْيَشْكُرِيِّ عَنْ جَابِرٍ وَابْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ نَحْوَهُمْ وَأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ علیہ السلام نے فرمایا: تم میرے نام کے ساتھ نام رکھو (یعنی محمد علیہ السلام) اور تم میری کنیت پر کنیت نہ رکھو (یعنی ابوالقاسم)۔ ابوداؤد نے بیان کیا ہے: اسی طرح اسے ابوصالح نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اور اسی طرح ابوسفیان کی حضرت جابر سے، سالم بن ابی الجعد کی حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے، سلیمان یشکری کی حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اور ابن منکدر کی حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اور انہی کی مثل حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

بَابُ مَنْ رَأَى أَنْ لَا يَجْمَعَ بَيْنَهُمَا (ان کا بیان جن کے نزدیک دونوں کو جمع کرنا درست نہیں)

4315۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رضی الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ مَنْ تَسَمَّى بِاسْمِي فَلَا يَتَكَنَّى بِكُنْيَتِي وَمَنْ تَكَنَّى بِكُنْيَتِي فَلَا يَتَسَمَّى بِاسْمِي قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَى بِهَذَا الْمَعْنَى ابْنُ عَجْلَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَرُوِيَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مُخْتَلِفًا عَلَى الرِّوَايَتَيْنِ وَكَذَلِكَ رِوَايَةُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ اخْتُلِفَ فِيهِ رَوَاهُ الثَّوْرِيُّ وَابْنُ جُرَيْجٍ عَلَى مَا قَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ وَرَوَاهُ مَعْقِلُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ عَلَى مَا قَالَ ابْنُ سِيرِينَ وَاخْتُلِفَ فِيهِ عَلَى مُوسَى بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَيْضًا عَلَى الْقَوْلَيْنِ اخْتَلَفَ فِيهِ حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ وَابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ

1۔ قال ابوداؤد الخ صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

2۔ دیگر نسخوں میں لا تکنوا ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے میرے نام کے ساتھ نام رکھا، سو اسے چاہیے کہ وہ میری کنیت کے ساتھ کنیت نہ رکھے اور جس نے میری کنیت پر کنیت رکھ لی تو اسے چاہیے کہ وہ میرے نام پر اپنا نام نہ رکھے۔ ابوداؤد نے بیان کیا ہے: اسی طرح ابن عجلان نے اپنے باپ کے واسطہ سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے۔ مذکورہ دونوں روایتوں پر قدرے اختلاف کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہی روایت ابوزرعہ سے مروی ہے اور اسی طرح عبدالرحمن بن ابی عمرہ نے بھی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے قدرے اختلاف کے ساتھ اسے ذکر کیا ہے۔ ثوری اور ابن جریج نے اسے اسی طرح روایت کیا ہے جس طرح ابن سیرین نے بیان کیا ہے اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے موسیٰ بن یسار کی روایت میں مذکورہ دونوں قولوں کے ساتھ اختلاف کیا گیا ہے اور حماد بن خالد اور ابن ابی فدیک نے بھی اس میں اختلاف کیا ہے۔

بَابٌ فِي الرُّخْصَةِ فِي الْجَمْعِ بَيْنَهُمَا (نام اور کنیت دونوں کو جمع کرنے کی رخصت کا بیان)

4316۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ وَأَبُو بَكْرٍ ابْنَا أَبِي شَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ فِطْرٍ عَنْ مُنْذِرٍ عَنْ مُحَمَّدٍ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ رَحِمَهُ اللهُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنْ وُلِدَ لِي مِنْ بَعْدِكَ وَلَدٌ أُسَمِّيهِ بِاسْمِكَ وَأُكَنِّيهِ بِكُنْيَتِكَ قَالَ نَعَمْ وَلَمْ يَقُلْ أَبُو بَكْرٍ قُلْتُ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِلنَّبِيِّ ﷺ

محمد بن حنفیہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ اگر آپ کے بعد میرے ہاں کوئی بچہ پیدا ہو تو میں اس کا نام آپ کے نام پر رکھوں گا اور میں آپ کی کنیت کے ساتھ اس کی کنیت رکھوں گا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں (درست ہے) ابوبکر نے (اپنی روایت میں) قلت کا لفظ نہیں کہا (بلکہ) یہ کہا ''قال علی علیه السلام للنبی صلی الله علیه وسلم''۔

4317۔ حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِمْرَانَ الْحَجَبِيُّ عَنْ جَدَّتِهِ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ رضی الله عنها قَالَتْ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي قَدْ وَلَدْتُ غُلَامًا فَسَمَّيْتُهُ مُحَمَّدًا وَكَنَّيْتُهُ أَبَا الْقَاسِمِ فَذُكِرَ لِي أَنَّكَ تَكْرَهُ ذَلِكَ فَقَالَ مَا الَّذِي أَحَلَّ اسْمِي وَحَرَّمَ كُنْيَتِي أَوْ مَا الَّذِي حَرَّمَ كُنْيَتِي وَأَحَلَّ اسْمِي

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک عورت آئی اور عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ میں نے ایک بچے کو جنم دیا ہے میں نے اس کا نام محمد رکھا ہے اور اس کی کنیت ابوالقاسم رکھی ہے۔ سو مجھے یہ بتایا گیا ہے کہ آپ اسے ناپسند کرتے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: کون سی شے ہے جس نے میرا نام حلال کیا ہو اور میری کنیت کو حرام کیا ہو۔ یا فرمایا: کون سا سبب ہے جس نے میری کنیت کو حرام قرار دیا ہو اور میرے نام کو حلال قرار دیا ہو۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَتَكَنَّى وَلَيْسَ لَهُ وَلَدٌ (اس کا بیان جو کنیت رکھے حالانکہ اس کا بیٹا نہ ہو)

4318۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ

يَدْخُلُ عَلَيْنَا وَلِي أَخٌ صَغِيرٌ يُكْنَى أَبَا عُمَيْرٍ وَكَانَ لَهُ نُغَرٌ يَلْعَبُ بِهِ فَمَاتَ فَدَخَلَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ فَرَآهُ حَزِينًا فَقَالَ مَا شَأْنُهُ قَالُوا مَاتَ نُغَرُهُ فَقَالَ يَا أَبَا عُمَيْرٍ مَا فَعَلَ النُّغَيْرُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لاتے تھے اور میرا ایک چھوٹا بھائی تھا، ابوعمیر اس کی کنیت تھی۔ اس کے پاس ایک چڑیا تھی جس سے وہ کھیلا تھا۔ وہ چڑیا مر گئی۔ پھر ایک دن حضور نبی مکرم ﷺ تشریف لائے اور اسے غمزدہ اور پریشان حال دیکھا۔ آپ نے فرمایا: اسے کیا ہوا؟ لوگوں نے عرض کی: اس کی چڑیا مر گئی ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابوعمیر! چڑیا نے کیا کیا ہے؟

بَابٌ فِي الْمَرْأَةِ تُكْنَى (عورت کے کنیت رکھنے کا بیان)

4319۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَسُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ كُلُّ صَوَاحِبِي لَهُنَّ كُنًى قَالَ فَاكْتَنِي بِابْنِكِ عَبْدِ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ أُخْتِهَا قَالَ مُسَدَّدٌ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ فَكَانَتْ تُكَنَّى بِأُمِّ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَهَكَذَا قَالَ قُرَّانُ بْنُ تَمَّامٍ وَمَعْمَرٌ جَمِيعًا عَنْ هِشَامٍ نَحْوَهُ وَرَوَاهُ أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ حَمْزَةَ وَكَذَلِكَ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ وَمَسْلَمَةُ بْنُ قَعْنَبٍ عَنْ هِشَامٍ كَمَا قَالَ أَبُو أُسَامَةَ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ میری تمام سہیلیوں کی کنیتیں ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم بھی اپنے بیٹے عبداللہ (یعنی اپنے بھانجے جو کہ حضرت اسماء کے بیٹے تھے) کے ساتھ اپنی کنیت رکھ لو۔ مسدد نے کہا ہے: عبداللہ بن زبیر۔ تو آپ کی کنیت ام عبداللہ تھی۔

ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ اسی طرح قران بن تمام اور معمر دونوں نے ہشام سے نقل کیا ہے اور اسے ابواسامہ نے ہشام عن عباد بن حمزہ کی سند سے اور اسی طرح حماد بن سلمہ اور مسلمہ بن قعنب نے ہشام سے روایت کیا ہے جیسا کہ ابواسامہ نے بیان کیا ہے۔

بَابٌ فِي الْمَعَارِيضِ (تعریضاً اور اشارۃً گفتگو کرنے کا بیان)

4320۔ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ الْحَضْرَمِيُّ إِمَامُ مَسْجِدِ حِمْصَ[1] حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ ضُبَارَةَ بْنِ مَالِكٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ أَسِيدٍ الْحَضْرَمِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ كَبُرَتْ خِيَانَةً أَنْ تُحَدِّثَ أَخَاكَ حَدِيثًا هُوَ لَكَ بِهِ مُصَدِّقٌ وَأَنْتَ لَهُ بِهِ كَاذِبٌ

حضرت سفیان بن اسید حضرمی نے بیان کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ سب سے بڑی خیانت (اور دھوکہ) یہ ہے کہ تو اپنے بھائی سے اس طرح بات کرے کہ وہ اس بارے میں تیری تصدیق کر رہا ہو (یعنی تجھے سچا سمجھ رہا ہو) اور تو اس کے ساتھ جھوٹ بول رہا ہو۔

1۔ امام مسجد حمص صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

بَابٌ فِي قَوْلِ الرَّجُلِ زَعَمُوا (آدمی کے قول زَعَمُوا کا بیان)

4321- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ قَالَ أَبُو مَسْعُودٍ لِأَبِي عَبْدِ اللهِ أَوْ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ لِأَبِي مَسْعُودٍ مَا سَمِعْتَ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم يَقُولُ فِي زَعَمُوا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم يَقُولُ بِئْسَ مَطِيَّةُ الرَّجُلِ زَعَمُوا قَالَ أَبُو دَاوُد أَبُو عَبْدِ اللهِ هَذَا حُذَيْفَةُ[1]

ابو مسعود نے ابوعبداللہ کو کہا یا ابوعبداللہ نے ابو مسعود کو کہا: کیا تو نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو زَعَمُوا کے بارے میں کچھ کہتے ہوئے سنا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ آدمی کا تکیہ کلام (لفظ) زعموا بہت برا ہے۔ (کیونکہ یہ لفظ ظن وتخمین پر دلالت کرتا ہے اور اس میں یقین کا معنی ثابت نہیں ہوتا اس لیے جو آدمی دوران گفتگو اس لفظ کا سہارا لے اس کا کلام قابل اعتماد نہیں ہوتا)۔

ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ اس ابوعبداللہ کا نام حذیفہ ہے۔

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يَقُولُ فِي خُطْبَتِهِ أَمَّا بَعْدُ (آدمی کا اپنے خطبہ میں اما بعد کہنے کا بیان)

4322- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ أَبِي حَيَّانَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ حَيَّانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم خَطَبَهُمْ فَقَالَ أَمَّا بَعْدُ

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں خطبہ ارشاد فرمایا اور فرمایا: اما بعد۔

بَابٌ فِي الْكَرْمِ وَحِفْظِ الْمَنْطِقِ (کرم (انگور) اور زبان کی حفاظت کا بیان)

4323- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه عَنْ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمُ الْكَرْمَ فَإِنَّ الْكَرْمَ الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ وَلَكِنْ قُولُوا حَدَائِقَ الْأَعْنَابِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کسی کو بھی انگور کو کرم نہیں کہنا چاہئے، کیونکہ کرم تو مسلمان آدمی ہے۔ البتہ تم کہو: انگوروں کے باغات (حدائق الاعناب)

فائدہ: علامہ ابن جوزی نے بیان کیا ہے کہ عرب لوگ انگور کو کرم کہتے تھے۔ نظریہ یہ تھا کہ اس کی شراب پینے سے دلوں میں رافت، رحمت اور ہمدردی کے جذبات پیدا ہو جاتے ہیں۔ تو جب شراب کو نجس قرار دیا گیا تو پھر ایسا لفظ کہنے سے بھی منع کر دیا گیا جو اس کی مدح اور منفعت پر دلالت کرتا ہو، کیونکہ اب بندۂ مومن کے دل میں نور ایمان اس سے کہیں زیادہ نفع بخش ہے۔ واللہ اعلم

1۔ ایک نسخہ میں هُوَ حُذَيْفَةُ ہے۔

بَاب لَا يَقُولُ الْمَمْلُوكُ رَبِّي وَرَبَّتِي

اس کا بیان کہ کوئی غلام اپنے آقا کے لیے ربی اور ربتی نہ کہے

4324۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ وَحَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ وَهِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ عَبْدِي وَأَمَتِي وَلَا يَقُولَنَّ الْمَمْلُوكُ رَبِّي وَرَبَّتِي وَلْيَقُلِ الْمَالِكُ فَتَايَ وَفَتَاتِي وَلْيَقُلِ الْمَمْلُوكُ سَيِّدِي وَسَيِّدَتِي فَإِنَّكُمُ الْمَمْلُوكُونَ وَالرَّبُّ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ أَبَا يُونُسَ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ فِي هَذَا الْخَبَرِ وَلَمْ يَذْكُرِ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ وَلْيَقُلْ سَيِّدِي وَمَوْلَايَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کسی کو یہ نہیں کہنا چاہیے کہ میرا عبد (غلام) اور میری باندی اور نہ ہی کسی مملوک (غلام) کو (اپنے آقا کے لیے) ربی اور (مالکہ کے لیے) ربتی کہنا چاہیے۔ (بلکہ) مالک کو چاہیے کہ وہ (غلام کے لیے) کہے میرے جوان اور (کنیز کے لیے) کہے میری دوشیزہ اور مملوک کو چاہیے کہ وہ (اپنے آقا کے لیے) سیدی (میرے سردار) اور (مالکہ کے لیے) سیدتی کہے۔ کیونکہ تم سب مملوک (غلام) ہو اور رب صرف اللہ تعالیٰ ہے۔

ابن سرح، ابن وہب، عمرو بن حارث نے بیان کیا ہے کہ ابو یونس نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث بیان کی ہے اور حضور نبی مکرم ﷺ کا ذکر نہیں کیا اور یہ بیان کیا ہے کہ غلام کو چاہیے کہ وہ یہ کہے: سیدی و مولای (میرے سردار اور میرے آقا)۔

4325۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَقُولُوا لِلْمُنَافِقِ سَيِّدٌ فَإِنَّهُ إِنْ يَكُ سَيِّدًا فَقَدْ أَسْخَطْتُمْ رَبَّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ

حضرت عبداللہ بن بریدہ نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم منافق کو سید (سردار) نہ کہو کیونکہ اگر وہ سردار ہوا تو یقیناً تم نے اپنے پروردگار عالم کو ناراض کیا۔

فائدہ:۔ لمعات میں ہے کہ اس کا معنی یہ ہے کہ اگر منافق کو سردار کہا جائے تو پھر اس کی پیروی اور اتباع لازم ہوتی ہے جو کہ رب العالمین کی ناراضگی کا سبب ہے۔ اور ایک معنی یہ بیان کیا گیا ہے کہ اگر تم نے اسے دنیوی مال و منال اور جاہ و حشمت کے سبب سردار کہا ہے تو تم نے اللہ تعالیٰ کو ناراض کیا کیونکہ تم نے ایسے بندے کی تعظیم کی جو تعظیم اور احترام کا مستحق نہیں۔ اور اگر وہ اس طرح نہیں ہے تو پھر تم نے جھوٹ بولا ہے جو رب العالمین کی ناراضگی کا سبب ہے۔ واللہ اعلم۔

بَاب لَا يُقَالُ خَبُثَتْ نَفْسِي (اس کا بیان یہ نہیں کہنا چاہئے کہ میرا نفس خبیث ہو چکا ہے)

4326۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ

بْنِ حُنَيْفٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ خَبُثَتْ نَفْسِي وَلْيَقُلْ لَقِسَتْ نَفْسِي

ابوامامہ بن سہل بن حنیف نے اپنے باپ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کسی کو یہ نہیں کہنا چاہئے کہ میرا نفس خبیث ہو چکا ہے (بلکہ) اسے چاہیے کہ وہ یہ کہے: میرا دل سخت اور پریشان ہو گیا ہے۔

فائدہ :۔ علامہ خطابی نے کہا ہے کہ خبث اور قست دونوں لفظ ہم معنی ہیں۔ صرف خبث کا لفظ زیادہ شنیع اور قبیح ہے اور کلام میں نسبتاً اچھے لفظ کا استعمال کرنا چاہیے۔

4327۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رضی الله عنها عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ جَاشَتْ نَفْسِي وَلَكِنْ لِيَقُلْ لَقِسَتْ نَفْسِي

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کسی ایک کو بھی یہ نہیں کہنا چاہیے کہ میرا دل کھولنے لگا ہے، بلکہ یہ کہنا چاہیے کہ میرا دل سخت اور پریشان ہو گیا ہے۔

4328۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ لَا تَقُولُوا مَا شَاءَ اللّٰهُ وَشَاءَ فُلَانٌ وَلَكِنْ قُولُوا مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ شَاءَ فُلَانٌ

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: تم یہ نہ کہو: جو اللہ تعالیٰ چاہے اور فلاں چاہے، بلکہ یہ کہو: جو اللہ تعالیٰ چاہے پھر فلاں چاہے۔

فائدہ :۔ چونکہ پہلی صورت میں آدمی کی مشیت کو اللہ تعالیٰ کی مشیت کے ساتھ جمع کرنا لازم آتا ہے۔ جس سے اشتراک کا احتمال ہونے لگتا ہے لہٰذا اس احتمال اور شک کو دور کرنے کے لیے ان دونوں کو ملا کر کہنے سے منع فرما دیا اور اس طرح کہنے کا حکم ارشاد فرمایا جس سے رب العالمین کی توحید خالص کا اظہار ہو اور کسی دوسرے کا ذکر اس کی تبع میں ہو۔

4329۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ رُفَيْعٍ عَنْ تَمِيمٍ الطَّائِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ أَنَّ خَطِيبًا خَطَبَ عِنْدَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم فَقَالَ مَنْ يُطِعِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ يَعْصِهِمَا فَقَالَ قُمْ أَوْ قَالَ اذْهَبْ فَبِئْسَ الْخَطِيبُ أَنْتَ

حضرت عدی بن حاتم سے روایت ہے کہ ایک خطیب نے حضور نبی رحمت ﷺ کے پاس خطبہ دیا اور اس طرح کہا: جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول معظم ﷺ کی اطاعت کرتا ہے وہ ہدایت پا گیا اور جو ان دونوں کی نافرمانی کرتا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو کھڑا ہو۔ یا فرمایا: تو چلا جا، تو اچھا خطیب نہیں ہے۔ (غالباً وجہ یہ ہے کہ اس نے نافرمانی کے ذکر میں اللہ تعالیٰ اور رسول مکرم ﷺ دونوں کو اکٹھا کر دیا جو مناسب نہ تھا۔ چاہیے یہ تھا کہ دونوں کا ذکر الگ الگ کرتا)۔ واللہ اعلم

4330۔ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ عَنْ خَالِدٍ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ خَالِدٍ يَعْنِي الْحَذَّاءَ عَنْ أَبِي تَمِيمَةَ عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ عَنْ رَجُلٍ قَالَ كُنْتُ رَدِيفَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم فَعَثَرَتْ دَابَّةٌ[1] فَقُلْتُ تَعِسَ الشَّيْطَانُ فَقَالَ لَا تَقُلْ تَعِسَ

1۔ دیگر نسخوں میں دابتہ ہے۔

الشَّيْطَانُ فَإِنَّكَ إِذَا قُلْتَ ذَلِكَ تَعَاظَمَ حَتَّى يَكُونَ مِثْلَ الْبَيْتِ وَيَقُولُ بِقُوَّتِي وَلَكِنْ قُلْ بِسْمِ اللهِ فَإِنَّكَ إِذَا قُلْتَ ذَلِكَ تَصَاغَرَ حَتَّى يَكُونَ مِثْلَ الذُّبَابِ

ابوالملیح نے ایک آدمی سے روایت بیان کی ہے کہ اس نے کہا: میں حضور نبی مکرم ﷺ کا ردیف تھا، پس سواری (خوفزدہ ہوکر) بدکنے لگی، تو میں نے کہا: شیطان ہلاک ہو۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو اس طرح نہ کہہ کہ شیطان ہلاک ہو۔ کیونکہ تو اس طرح کہتا ہے تو وہ پھول کر بڑا ہو جاتا ہے یہاں تک کہ وہ بیت (کمرہ) کی مثل ہو جاتا ہے اور کہنے لگتا ہے: میری بھی قوت اور طاقت ہے البتہ تم یہ بِسْمِ اللهِ کہو کیونکہ جب تو اس طرح کہتا ہے تو وہ چھوٹا ہو جاتا ہے حتیٰ کہ وہ مکھی کی مثل ہو جاتا ہے۔

4331۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ ح وحَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ إِذَا سَمِعْتَ وَقَالَ مُوسَى إِذَا قَالَ الرَّجُلُ هَلَكَ النَّاسُ فَهُوَ أَهْلَكُهُمْ قَالَ أَبُو دَاوُد قَالَ مَالِكٌ إِذَا قَالَ ذَلِكَ تَحَزُّنًا لِمَا يَرَى فِي النَّاسِ يَعْنِي فِي أَمْرِ دِينِهِمْ فَلَا أَرَى بِهِ بَأْسًا وَإِذَا قَالَ ذَلِكَ عُجْبًا بِنَفْسِهِ وَتَصَاغُرًا لِلنَّاسِ فَهُوَ الْمَكْرُوهُ الَّذِي نُهِيَ عَنْهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تو (کسی کو) سنے۔ اور موسیٰ نے کہا: جب کوئی آدمی یہ کہے لوگ ہلاک ہوں تو وہ خود ان کی نسبت زیادہ ہلاک ہونے والا ہوتا ہے۔

ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ مالک نے کہا ہے: جب کوئی آدمی لوگوں میں اپنے امور کے بارے کیفیات دیکھ کر غمزدہ حالت میں (ایسے الفاظ) کہتا ہے تو میرے خیال میں اس میں کوئی حرج نہیں اور جب کوئی خود پسندی (اور رعونت) کی بناء پر اور لوگوں کو حقیر اور چھوٹا سمجھ کر اس طرح کہتا ہے تو یہ مکروہ ہے جس سے آدمی کو منع کیا گیا ہے۔

بَابٌ فِي صَلَاةِ الْعَتَمَةِ (صلوٰۃ العتمہ کا بیان)

4332۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ أَبِي لَبِيدٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تَغْلِبَنَّكُمُ الْأَعْرَابُ عَلَى اسْمِ صَلَاتِكُمْ أَلَا وَإِنَّهَا الْعِشَاءُ وَلَكِنَّهُمْ يُعْتِمُونَ بِالْإِبِلِ

ابوسلمہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور انہوں نے حضور نبی مکرم ﷺ سے سنا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہاری نماز کے نام کے بارے میں اعرابی لوگ تم پر غالب نہ آجائیں۔ خبردار سنو! اس نماز کا نام عشاء ہے۔ لیکن وہ اپنے اونٹوں (کا دودھ نکالنے کے لیے) اندھیرا کر دیتے ہیں اور اس وقت عشاء کی نماز پڑھتے ہیں۔ (اسی لیے اسے صلوٰۃ العتمہ کہتے تھے)۔

4333۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا مِسْعَرُ بْنُ كِدَامٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ قَالَ قَالَ رَجُلٌ قَالَ مِسْعَرٌ أُرَاهُ مِنْ خُزَاعَةَ لَيْتَنِي صَلَّيْتُ فَاسْتَرَحْتُ فَكَأَنَّهُمْ عَابُوا عَلَيْهِ ذَلِكَ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ يَا بِلَالُ أَقِمِ الصَّلَاةَ أَرِحْنَا بِهَا

سالم بن ابی الجعد نے بیان کیا ہے کہ ایک آدمی نے کہا: مسعر نے کہا ہے میرا اس کے بارے گمان یہ ہے کہ وہ آدمی بنی

خزاعہ میں سے تھا۔ اے کاش! میں نماز پڑھ لیتا اور میں راحت پا جاتا۔ تو لوگوں نے اس قول کی بناء پر اس پر عیب لگایا (اور اس کی گرفت کی کہ اس نے نماز کو بھاری اور ثقیل گمان کیا ہے) تو اس نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: اے بلال! نماز کے لیے اقامت کہو اور ہمیں نماز سے راحت پہنچاؤ۔ (مقصود یہ ہے کہ نماز ادا کر لینے سے اضطراب ختم ہو جاتا ہے اور اطمینان قلب نصیب ہو جاتا ہے)۔

4334۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ قَالَ انْطَلَقْتُ أَنَا وَأَبِي إِلَى صِهْرٍ لَنَا مِنَ الْأَنْصَارِ نَعُودُهُ فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَقَالَ لِبَعْضِ أَهْلِهِ يَا جَارِيَةُ ائْتُونِي بِوَضُوءٍ لَعَلِّي أُصَلِّي فَأَسْتَرِيحَ قَالَ فَأَنْكَرْنَا ذَلِكَ عَلَيْهِ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ قُمْ يَا بِلَالُ فَأَرِحْنَا بِالصَّلَاةِ

عبداللہ بن محمد بن حنفیہ نے بیان کیا ہے کہ میں اپنے باپ کے ساتھ اپنے سسرال کی طرف انصار میں سے ایک آدمی کی تیمارداری کے لیے گیا۔ پس نماز کا وقت ہو گیا تو اس نے اپنے گھر والوں میں سے بعض کو کہا: اے بچی! وضو کے لیے میرے پاس پانی لاؤ تا کہ میں نماز پڑھوں اور میں اس سے راحت پالوں۔ ہم نے اس کے قول کو ناپسند کیا۔ تو اس نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: اے بلال! اٹھو اور ہمیں نماز سے راحت اور سکون دلاؤ۔

4335۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ زَيْدِ بْنِ أَبِي الزَّرْقَاءِ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَنْسِبُ أَحَدًا إِلَّا إِلَى الدِّينِ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دین کے سوا کسی کی طرف نسبت کرتے ہوئے نہیں سنا۔

بَابُ مَا رُوِيَ فِي الرُّخْصَةِ فِي ذَلِكَ (اس بارے میں رخصت کا بیان)

4336۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوقٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ فَزَعٌ بِالْمَدِينَةِ فَرَكِبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَرَسًا لِأَبِي طَلْحَةَ فَقَالَ مَا رَأَيْنَا شَيْئًا أَوْ مَا رَأَيْنَا مِنْ فَزَعٍ وَإِنْ وَجَدْنَاهُ لَبَحْرًا

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ مدینہ طیبہ میں گھبراہٹ (اور دشمن کا خوف) پھیل گیا۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے گھوڑے پر سوار ہوئے اور فرمایا: ہم نے کوئی شے نہیں دیکھی یا فرمایا: ہم نے خوف میں سے کوئی شے نہیں دیکھی۔ البتہ ہم نے اس گھوڑے کو (سرعت رفتاری کے سبب) ایک سمندر پایا ہے۔

بَابٌ فِي التَّشْدِيدِ فِي الْكَذِبِ (جھوٹ کے بارے میں سختی سے منع کرنے کا بیان)

4337۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ أَخْبَرَنَا الْأَعْمَشُ ح وَحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِيَّاكُمْ وَالْكَذِبَ فَإِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِي إِلَى

الفُجُورِ وَإِنَّ الْفُجُورَ يَهْدِى إِلَى النَّارِ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَكْذِبُ وَيَتَحَرَّى الْكَذِبَ حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَ اللهِ كَذَّابًا وَعَلَيْكُمْ بِالصِّدْقِ فَإِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِى إِلَى الْبِرِّ وَإِنَّ الْبِرَّ يَهْدِى إِلَى الْجَنَّةِ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَصْدُقُ وَيَتَحَرَّى الصِّدْقَ حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَ اللهِ صِدِّيقًا

ابووائل نے حضرت عبداللہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم جھوٹ سے بچو، کیونکہ جھوٹ فسق وفجور کی طرف رہنمائی کرتا ہے اور فسق وفجور جہنم کی طرف رہنمائی کرتا ہے اور بے شک ایک آدمی جھوٹ بولتا ہے اور جھوٹ تلاش کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک کذاب (جھوٹا) لکھ دیا جاتا ہے اور تم پر لازم ہے کہ صدق (سچ) کو اختیار کرو کیونکہ سچ نیکی کی طرف رہنمائی کرتا ہے اور نیکی جنت کی طرف رہنمائی کرتی ہے اور بے شک ایک آدمی سچ بولتا ہے اور سچ تلاش کرتا ہے یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک صدیق (سچ بولنے والا) لکھ دیا جاتا ہے۔

4338۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ قَالَ حَدَّثَنِى أَبِى عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ وَيْلٌ لِلَّذِى يُحَدِّثُ فَيَكْذِبُ لِيُضْحِكَ بِهِ الْقَوْمَ وَيْلٌ لَهُ وَيْلٌ لَهُ

بہز بن حکیم نے بیان کیا ہے کہ میرے باپ نے اپنے باپ سے سن کر مجھے بتایا کہ اس نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے، اس کے لیے بربادی اور ہلاکت ہے جو بات کرتا ہے اور جھوٹ بولتا ہے تاکہ اس کے ساتھ وہ لوگوں کو ہنسائے۔ اس کے لیے بربادی ہے، اس کے لیے ہلاکت ہے۔

4339۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ أَنَّ رَجُلًا مِنْ مَوَالِى عَبْدِ اللهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ الْعَدَوِيِّ حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَامِرٍ أَنَّهُ قَالَ دَعَتْنِى أُمِّى يَوْمًا وَرَسُولُ اللهِ ﷺ قَاعِدٌ فِى بَيْتِنَا فَقَالَتْ هَا تَعَالَ أُعْطِيكَ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ وَمَا أَرَدْتِ أَنْ تُعْطِيهِ قَالَتْ أُعْطِيهِ تَمْرًا فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ أَمَا إِنَّكِ لَوْ لَمْ تُعْطِهِ شَيْئًا كُتِبَتْ عَلَيْكِ كِذْبَةٌ

حضرت عبداللہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک دن میری ماں نے مجھے بلایا اور رسول اللہ ﷺ ہمارے گھر تشریف فرما تھے۔ تو اس نے کہا: تو نزدیک آ میں تجھے (کچھ) دوں گی۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تو نے کون سی چیز اسے دینے کا ارادہ کیا ہے؟ اس نے عرض کی: میں اسے کھجوریں دوں گی۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا: بلاشبہ اگر تو اسے کوئی شے نہ دیتی تو تجھ پر ایک جھوٹ لکھ دیا جاتا۔

فائدہ:۔ اس حدیث طیبہ میں اس طرف توجہ مبذول کرائی جارہی ہے کہ آدمی کو چاہیے کہ وہ اپنے بچوں وغیرہ کو بہلانے کے لیے بھی ایسی شے کا نام نہ لے جو اس کے پاس نہ ہو اور نہ ہی ایسی چیز دینے کو کہے، جو اس کے پاس نہیں۔

4340۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ قَالَ ابْنُ حُسَيْنٍ فِى حَدِيثِهِ[1] عَنْ أَبِى هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ

1۔ ایک نسخہ میں فی حدیثہ نہیں ہے۔

ﷺ قَالَ كَفَى بِالْمَرْءِ إِثْمًا أَنْ يُحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ قَالَ أَبُو دَاوُد وَلَمْ يَذْكُرْ حَفْصٌ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ أَبُو دَاوُد وَلَمْ يُسْنِدْهُ إِلَّا هَذَا الشَّيْخُ يَعْنِي عَلِيَّ بْنَ حَفْصٍ الْمَدَائِنِيَّ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا کہ آدمی کے لیے گناہ کے طور پر اتنا کافی ہے کہ وہ ہر وہ بات کہہ دے جو اس نے سنی ہو۔ ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ حفص نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں کیا ہے۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ سوائے اس شیخ یعنی علی بن حفص المدائنی کے کسی نے اس حدیث کو مسند ذکر نہیں کیا۔

بَابٌ فِي حُسْنِ الظَّنِّ (حسن ظن رکھنے کا بیان)

4341۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ح وَحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ مُهَنَّا أَبِي شِبْلٍ قَالَ أَبُو دَاوُد وَلَمْ أَفْهَمْهُ مِنْهُ جَيِّدًا عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ وَاسِعٍ عَنْ شُتَيْرٍ[1] قَالَ نَصْرٌ ابْنُ نَهَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَصْرٌ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ حُسْنُ الظَّنِّ مِنْ حُسْنِ الْعِبَادَةِ قَالَ أَبُو دَاوُد مُهَنَّا ثِقَةٌ بَصْرِيٌّ[2]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نصر نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حسن ظن حسن عبادت میں سے ہے۔ (یعنی ایک مسلمان کی شان ہی یہ ہے کہ وہ کسی مسلمان بھائی کے بارے میں اچھا گمان اور عمدہ خیالات ہی رکھتا ہے، کسی بدگمانی میں مبتلا نہیں ہوتا، تاوقتیکہ کوئی ایسا فعل بدظاہر ہو جائے جو اس کے حسن ظن کے عمل کو گرا دے۔ تو فرمایا: کسی کے بارے میں حسن ظن رکھنا ایک حسین عبادت ہے)۔

ابوداؤد نے کہا ہے کہ مہنا ثقہ راوی ہے اور بصرہ کا رہنے والا ہے۔

4342۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ صَفِيَّةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مُعْتَكِفًا فَأَتَيْتُهُ أَزُورُهُ لَيْلًا فَحَدَّثْتُهُ وَقُمْتُ فَانْقَلَبْتُ فَقَامَ مَعِي لِيَقْلِبَنِي وَكَانَ مَسْكَنُهَا فِي دَارِ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ فَمَرَّ رَجُلَانِ مِنْ الْأَنْصَارِ فَلَمَّا رَأَيَا النَّبِيَّ ﷺ أَسْرَعَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى رِسْلِكُمَا إِنَّهَا صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ قَالَا سُبْحَانَ اللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنْ الْإِنْسَانِ مَجْرَى الدَّمِ فَخَشِيتُ أَنْ يَقْذِفَ فِي قُلُوبِكُمَا شَيْئًا أَوْ قَالَ شَرًّا

ام المومنین حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ اعتکاف کر رہے تھے کہ میں رات کے وقت آپ کی ملاقات کے لیے حاضر ہوئی اور آپ ﷺ سے باتیں کرتی رہی اور پھر واپس جانے کے لیے اٹھی تو آپ ﷺ بھی مجھے واپس پہنچانے کے لیے میرے ساتھ اٹھے۔ اس وقت آپ کی رہائش حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کے گھر تھی۔ (راستے میں) انصار کے دو آدمی پاس سے گزرے۔ جب دونوں نے حضور نبی کریم ﷺ کو دیکھا تو وہ دونوں تیز تیز چلنے لگے۔ تو حضور نبی مکرم ﷺ نے انہیں پکار کر فرمایا: تم ٹھہر جاؤ (اور جان لو) کہ یہ میرے ساتھ (میری رفیقہ حیات) صفیہ بنت حیی ہے۔ انہوں نے عرض کی: سبحان اللہ! یارسول اللہ ﷺ (کیا ہم آپ کے بارے میں کوئی بدگمانی کر سکتے ہیں؟)

1۔ ایک نسخہ میں شتیر کے بجائے شُھَیْر ہے۔ 2۔ قال ابوداؤد الخ صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

تو آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک شیطان انسان میں خون کی رگوں میں چلتا ہے۔ اس لیے مجھے خوف ہوا کہ وہ تمہارے دلوں میں کوئی بری شے نہ ڈال دے۔

بَابٌ فِي الْعِدَةِ (وعدہ کا بیان)

4343۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ أَبِي النُّعْمَانِ عَنْ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا وَعَدَ الرَّجُلُ أَخَاهُ وَمِنْ نِيَّتِهِ أَنْ يَفِيَ لَهُ فَلَمْ يَفِ وَلَمْ يَجِئْ لِلْمِيعَادِ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: جب کوئی آدمی اپنے بھائی سے وعدہ کرے اور اس کی نیت میں اسے پورا کرنا ہو۔ پھر وہ اسے (کسی سبب) پورا نہ کر سکے اور مقررہ وقت پر نہ آئے تو اس پر کوئی گناہ نہیں۔

فائدہ:۔ رب العالمین نے ارشاد فرمایا وَأَوْفُوا بِالْعَهْدِ إِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُولًا تم وعدہ پورا کرو بے شک وعدہ کے بارے پوچھا جائے گا۔ وعدہ خلافی جرم ہے۔ وعدہ کو پورا کرنا لازم اور ضروری ہے۔ لیکن شریعت میں عذر کو قبول کیا گیا ہے۔ لہٰذا وعدہ کرتے وقت نیت درست ہو اور اسے پورا کرنے کا ارادہ ہو۔ اگر نا گہانی طور پر کوئی ایسا عذر اور مجبوری لاحق ہو جائے جو عدہ کو ایفاء کرنے سے مانع ہو تو اس سبب سے آدمی گنہگار نہیں ہوگا بلکہ معذور سمجھا جائے گا۔

4344۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ بُدَيْلٍ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي الْحَمْسَاءِ قَالَ بَايَعْتُ النَّبِيَّ ﷺ بِبَيْعٍ قَبْلَ أَنْ يُبْعَثَ وَبَقِيَتْ لَهُ بَقِيَّةٌ فَوَعَدْتُهُ أَنْ آتِيَهُ بِهَا فِي مَكَانِهِ فَنَسِيتُ ثُمَّ ذَكَرْتُ بَعْدَ ثَلَاثٍ فَجِئْتُ فَإِذَا هُوَ فِي مَكَانِهِ فَقَالَ يَا فَتَى لَقَدْ شَقَقْتَ عَلَيَّ أَنَا هَاهُنَا مُنْذُ ثَلَاثٍ أَنْتَظِرُكَ قَالَ أَبُو دَاوُد قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى هَذَا عِنْدَنَا عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ أَبُو دَاوُد هَكَذَا بَلَغَنِي عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ أَبُو دَاوُد بَلَغَنِي أَنَّ بِشْرَ بْنَ السَّرِيِّ رَوَاهُ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ[1]

عبداللہ بن ابی الحمساء نے بیان کیا کہ میں نے حضور نبی مکرم ﷺ کی بعثت سے قبل آپ سے ایک شے خریدی اور اس کی کچھ رقم میرے ذمہ واجب الادا رہی۔ تو میں نے آپ ﷺ سے وعدہ کیا کہ میں وہ رقم اسی جگہ پر لے کر آتا ہوں۔ لیکن میں جا کر بھول گیا اور پھر تین دن بعد مجھے یاد آیا۔ چنانچہ میں آیا، تو آپ ﷺ ابھی اسی جگہ موجود تھے اور آپ ﷺ نے فرمایا: اے جوان! تو نے مجھے بہت مشقت میں مبتلا کیا۔ میں یہاں تین دن سے تیرا انتظار کر رہا ہوں۔ ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ محمد بن یحییٰ نے کہا: ہمارے نزدیک راوی کا نام عبدالکریم بن عبداللہ بن شقیق ہے۔ ابوداؤد نے کہا ہے: اسی طرح مجھے یہ خبر علی بن عبداللہ سے پہنچی ہے۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ مجھے یہ خبر بھی ملی ہے کہ اسے بشر بن سری نے عبدالکریم بن عبداللہ بن شقیق سے روایت کیا ہے۔

1۔ قال ابوداؤد ھکذا بلغنی الخ صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

بَابٌ فِي الْمُتَشَبِّعِ بِمَا لَمْ يُعْطَ (اس چیز کو ظاہر کرنے کا بیان جو اسے نہ دی گئی ہو)

4345۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ امْرَأَةً قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ لِي جَارَةً تَعْنِي ضَرَّةً هَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ إِنْ تَشَبَّعْتُ لَهَا بِمَا لَمْ يُعْطِ زَوْجِي قَالَ الْمُتَشَبِّعُ بِمَا لَمْ يُعْطَ كَلَابِسِ ثَوْبَيْ زُورٍ

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک عورت نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ بیشک میری ایک سوتن ہے کیا مجھ پر کوئی حرج ہے اگر میں اسے (پریشان رکھنے کے لیے) اس شے کا اظہار کروں جو میرے خاوند نے مجھے نہیں دی؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس شے کو ظاہر کرنے والا جو اسے نہ دی گئی ہو جھوٹ اور فریب کا لباس پہننے والے کی طرح ہے۔

فائدہ: آدمی کو یہ ہرگز نہ چاہیے کہ وہ اپنی برتری ظاہر کرنے کی خاطر ایسی چیزوں کا اظہار کرے جو فی الحقیقت اس کے پاس موجود نہ ہوں۔ یہ بھی ایک جھوٹ ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمِزَاحِ (مزاح کرنے کا بیان)

4346۔ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ أَخْبَرَنَا خَالِدٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ احْمِلْنِي قَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِنَّا حَامِلُوكَ عَلَى وَلَدِ نَاقَةٍ قَالَ وَمَا أَصْنَعُ بِوَلَدِ النَّاقَةِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ وَهَلْ تَلِدُ الْإِبِلَ إِلَّا النُّوقُ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی حضور نبی مکرم ﷺ کے پاس آیا اور عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ مجھے سوار کیجیے۔ تو حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک ہم تجھے اونٹنی کے بچے پر سوار کریں گے (آپ ﷺ کا یہ کلام مزاح کے طور پر تھا جو بالکل سچا تھا)۔ اس نے عرض کی: میں ناقہ کے بچے کو کیا کروں گا؟ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: کیا اونٹوں کو اونٹنیاں ہی جنم نہیں دیتیں۔

4347۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ الْعَيْزَارِ بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ اسْتَأْذَنَ أَبُو بَكْرٍ رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَسَمِعَ صَوْتَ عَائِشَةَ عَالِيًا فَلَمَّا دَخَلَ تَنَاوَلَهَا لِيَلْطِمَهَا وَقَالَ أَلَا أَرَاكِ تَرْفَعِينَ صَوْتَكِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَجَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ يَحْجِزُهُ وَخَرَجَ أَبُو بَكْرٍ مُغْضَبًا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ حِينَ خَرَجَ أَبُو بَكْرٍ كَيْفَ رَأَيْتِنِي أَنْقَذْتُكِ مِنْ الرَّجُلِ قَالَ فَمَكَثَ أَبُو بَكْرٍ أَيَّامًا ثُمَّ اسْتَأْذَنَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَوَجَدَهُمَا قَدْ اصْطَلَحَا فَقَالَ لَهُمَا أَدْخِلَانِي فِي سِلْمِكُمَا كَمَا أَدْخَلْتُمَانِي فِي حَرْبِكُمَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ قَدْ فَعَلْنَا قَدْ فَعَلْنَا

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضور نبی مکرم ﷺ سے اندر آنے کی اجازت طلب کی اور انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی آواز کو بلند ہوتے ہوئے سن لیا۔ پس جب آپ

داخل ہوئے تو آپ نے انہیں پکڑا تا کہ آپ انہیں تھپڑ رسید کریں۔ اور فرمایا: کیا میں تجھے دیکھ نہیں رہا کہ تو اپنی آواز رسول اللہ ﷺ پر بلند کر رہی ہے۔ حضور نبی مکرم ﷺ انہیں روکنے لگے اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ غصے کی حالت میں وہاں سے نکل گئے۔ جب حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ باہر نکل گئے تو حضور نبی مکرم ﷺ نے اس وقت حضرت عائشہ کو فرمایا: تو نے مجھے دیکھا میں نے تجھے کس طرح ایک آدمی سے بچالیا ہے؟ پھر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کئی دنوں تک ٹھہرے رہے (یعنی کاشانہ مصطفی پر حاضر نہ ہوئے) اور پھر رسول اللہ ﷺ سے (اندر آنے کی) اجازت طلب کی۔ تو دونوں کو (یعنی حضور نبی کریم ﷺ اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا) اس حال میں پایا کہ وہ صلح کیے ہوئے ہیں۔ تو انہوں نے دونوں کو عرض کی: مجھے بھی اپنی صلح میں شامل کر لیجیے جیسا کہ تم نے مجھے اپنی لڑائی میں شامل کیا تھا۔ تو حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: تحقیق ہم نے کر لیا، تحقیق ہم نے کر لیا۔

4348۔ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْعَلَاءِ عَنْ بُسْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ وَهُوَ فِي قُبَّةٍ مِنْ أَدَمٍ فَسَلَّمْتُ فَرَدَّ وَقَالَ ادْخُلْ فَقُلْتُ أَكُلِّي يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ كُلُّكَ فَدَخَلْتُ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي الْعَاتِكَةِ قَالَ إِنَّمَا قَالَ أَدْخُلُ كُلِّي مِنْ صِغَرِ الْقُبَّةِ

ابو ادریس خولانی نے حضرت عوف بن مالک اشجعی سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا: میں غزوہ تبوک میں رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا تو آپ چمڑے کے بنے ہوئے خیمے میں تشریف فرما تھے۔ میں نے سلام عرض کیا اور آپ نے جواب دیا اور فرمایا: اندر آجا۔ تو میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ کیا مکمل طور پر؟ تو آپ نے فرمایا: ہاں! سارے کا سارا۔ سو میں اندر چلا گیا۔

صفوان بن صالح، ولید، عثمان بن ابی العاتکہ نے کہا کہ انہوں نے خیمہ کے چھوٹا ہونے کی وجہ سے یہ کہا تھا کیا میں سارے کا سارا اندر داخل ہو جاؤں۔

4349۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ انس رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ يَا ذَا الْأُذُنَيْنِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: اے دو کانوں والے!۔

فائدہ:۔ جملہ روایات میں غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ مزاح فرماتے تھے لیکن آپ کا مزاح بھی سچ پر مبنی ہوتا تھا۔ لہٰذا اس میں یہ درس موجود ہے کہ آدمی مزاح تو کرے لیکن اس میں بھی جھوٹ سے اجتناب کرے کیونکہ شریعت میں جو شے ممنوع ہے وہ ہر حال میں ممنوع ہوتی ہے۔

بَاب مَنْ يَأْخُذُ الشَّيْءَ عَلَى الْمِزَاحِ (اس کا بیان جو مزاح میں کوئی شے لے لے)

4350۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ح و حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدِّمَشْقِيُّ

حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ إِسْحٰقَ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ لَا يَأْخُذَنَّ أَحَدُكُمْ مَتَاعَ أَخِيهِ لَاعِبًا وَلَا جَادًّا وَقَالَ سُلَيْمَانُ لَعِبًا وَلَا جِدًّا وَمَنْ أَخَذَ عَصَا أَخِيهِ فَلْيَرُدَّهَا لَمْ يَقُلِ ابْنُ بَشَّارٍ ابْنَ يَزِيدَ وَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ

حضرت عبداللہ بن سائب بن یزید نے اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ علیہ السلام کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تم میں سے کسی کو بھی اپنے بھائی کا سامان نہ کھیل کود (مراد مزاح) کے انداز میں اور نہ ہی صحیح طور پر بالکل نہیں لینا چاہئے اور سلیمان نے اپنی روایت میں ''لعباً ولا جدًا'' کے الفاظ ذکر کیے ہیں اور جس کسی نے اپنے بھائی کا عصا (سہارا) لے لیا تو اسے چاہیے کہ وہ اسے واپس کر دے۔ ابن بشار نے ابن یزید نہیں کہا اور یہ کہا: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

4351۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ حَدَّثَنَا أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ ﷺ أَنَّهُمْ كَانُوا يَسِيرُونَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَنَامَ رَجُلٌ مِنْهُمْ فَانْطَلَقَ بَعْضُهُمْ إِلَى حَبْلٍ مَعَهُ فَأَخَذَهُ فَفَزِعَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يُرَوِّعَ مُسْلِمًا

عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ نے بیان کیا ہے کہ حضور نبی کریم علیہ السلام کے اصحاب نے ہمیں بتایا ہے کہ وہ رسول اللہ علیہ السلام کے ساتھ چلتے تھے۔ پس ان میں سے ایک آدمی سو گیا اور ان میں سے کوئی آدمی اس کے پاس موجود رسی کی طرف گیا اور اسے پکڑ لیا۔ پس وہ گھبرا گیا۔ تو رسول اللہ علیہ السلام نے فرمایا: کسی مسلمان کے لیے حلال نہیں ہے کہ وہ کسی مسلمان کو خوفزدہ کرے (یا اسے ڈرائے دھمکائے)۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُتَشَدِّقِ فِي الْكَلَامِ (تکلف اور تصنع کے ساتھ گفتگو کرنے کا بیان)

4352۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ الْبَاهِلِيُّ وَكَانَ يَنْزِلُ الْعَوَقَةَ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ عَنْ بِشْرِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ أَبُو دَاوُد هُوَ ابْنُ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يُبْغِضُ الْبَلِيغَ مِنَ الرِّجَالِ الَّذِي يَتَخَلَّلُ بِلِسَانِهِ تَخَلُّلَ الْبَاقِرَةِ بِلِسَانِهَا

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ لوگوں میں سے ایسے باتونی اور پر تکلف گفتگو کرنے والے کو مبغوض رکھتا ہے جو اپنی زبان کو اس طرح حرکت دیتا ہے جس طرح گائے اپنی زبان کو حرکت دیتی ہے۔ (شاید مراد ایسا آدمی ہے جو سوچے سمجھے بغیر اپنی زبان کو استعمال کرتا رہتا ہے اور ہر قسم کی گفتگو کرتا ہے۔ چاہے وہ بامعنی ہو یا بے معنی ہو۔ واللہ اعلم)۔

4353۔ حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ شُرَحْبِيلَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ تَعَلَّمَ صَرْفَ الْكَلَامِ لِيَسْبِيَ بِهِ قُلُوبَ الرِّجَالِ أَوِ النَّاسِ لَمْ يَقْبَلِ اللّٰهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے خوبصورت گفتگو کا انداز اس لیے سیکھا تا کہ وہ اس کے سبب لوگوں کے دلوں کو یا لوگوں کو اسیر بنائے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس سے نفل وفرض میں سے کوئی عبادت قبول نہیں کرے گا۔

4354۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رضی الله عنه أَنَّهُ قَالَ قَدِمَ رَجُلَانِ مِنَ الْمَشْرِقِ فَخَطَبَا فَعَجِبَ النَّاسُ يَعْنِي لِبَيَانِهِمَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّ مِنَ الْبَيَانِ لَسِحْرًا أَوْ إِنَّ بَعْضَ الْبَيَانِ لَسِحْرٌ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے بیان کیا: دو آدمی مشرق سے آئے اور انہوں نے خطبہ دیا۔ پس لوگوں نے ان کے بیان کو پسند کیا (اور اس پر اظہار تعجب کیا)۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک انداز بیان جادو (کی مثل) ہے۔ یا فرمایا: بے شک بعض بیان جادو ہیں۔

4355۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْبَهْرَانِيُّ أَنَّهُ قَرَأَ فِي أَصْلِ إِسْمَعِيلَ بْنِ عَيَّاشٍ وَحَدَّثَهُ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَعِيلَ ابْنُهُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي ضَمْضَمٌ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو ظَبْيَةَ أَنَّ عَمْرَو ابْنَ الْعَاصِ قَالَ يَوْمًا وَقَامَ رَجُلٌ فَأَكْثَرَ الْقَوْلَ فَقَالَ عَمْرٌو لَوْ قَصَدَ فِي قَوْلِهِ لَكَانَ خَيْرًا لَهُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ لَقَدْ رَأَيْتُ أَوْ أُمِرْتُ أَنْ أَتَجَوَّزَ فِي الْقَوْلِ فَإِنَّ الْجَوَازَ هُوَ خَيْرٌ

ابوظبیہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے ایک دن بیان کیا کہ ایک آدمی کھڑا ہوا اور اس نے بہت زیادہ گفتگو کی۔ تو حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر یہ اپنے قول میں اعتدال اور میانہ روی اختیار کرتا تو یقیناً اس کے لیے بہتر ہوتا (کیونکہ) میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: تحقیق میں نے مناسب سمجھا ہے یا مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں گفتگو میں اختصار کروں، کیونکہ اختصار کرنا ہی بہتر ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الشِّعْرِ (شعر سے متعلقہ روایات کا بیان)

4356۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَأَنْ يَمْتَلِئَ جَوْفُ أَحَدِكُمْ قَيْحًا خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَمْتَلِئَ شِعْرًا قَالَ أَبُو عَلِيٍّ بَلَغَنِي عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ أَنَّهُ قَالَ وَجْهُهُ أَنْ يَمْتَلِئَ قَلْبُهُ حَتَّى يَشْغَلَهُ عَنِ الْقُرْآنِ وَذِكْرِ اللهِ فَإِذَا كَانَ الْقُرْآنُ وَالْعِلْمُ الْغَالِبَ فَلَيْسَ جَوْفُ هَذَا عِنْدَنَا مُمْتَلِئًا مِنَ الشِّعْرِ وَإِنَّ مِنَ الْبَيَانِ لَسِحْرًا قَالَ كَأَنَّ الْمَعْنَى أَنْ يَبْلُغَ مِنْ بَيَانِهِ أَنْ يَمْدَحَ الْإِنْسَانَ فَيَصْدُقَ فِيهِ حَتَّى يَصْرِفَ الْقُلُوبَ إِلَى قَوْلِهِ ثُمَّ يَذُمَّهُ فَيَصْدُقَ فِيهِ حَتَّى يَصْرِفَ الْقُلُوبَ إِلَى قَوْلِهِ الْآخَرِ فَكَأَنَّهُ سَحَرَ السَّامِعِينَ بِذَلِكَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کسی کے پیٹ کا پیپ سے بھر جانا اس سے بہتر ہے کہ وہ شعر سے بھرے۔ ابوعلی نے بیان کیا ہے: مجھے ابوعبید سے یہ خبر پہنچی ہے کہ انہوں نے کہا اس کا مفہوم یہ

ہے کہ اس کا دل اس طرح بھر جائے یہاں تک کہ وہ قرآن کریم اور اللہ تعالیٰ کے ذکر سے بھی غافل ہو جائے اور جب قرآن کریم اور علم غالب ہوگا، تو ہمارے نزدیک اس کا پیٹ شعر سے بھرا ہوا نہیں ہوگا۔ اور ''ان من البیان لسحرا'' کا مفہوم یہ ہے کہ وہ اپنے انداز بیان (کی عمدگی) میں اس مقام کو پہنچ جائے کہ وہ کسی آدمی کی تعریف کرے اور اس میں اس حد تک صداقت اور عمدگی ہو کہ وہ لوگوں کے دل اپنے قول کی طرف پھیر دے۔ پھر وہ اس کی مذمت کرے اور (تو یہ ایسے ہو گیا) گویا اس نے سامعین پر جادو کر دیا ہے۔ (کہ جو وہ کہتا ہے لوگوں کے دل ادھر ہی پھر جاتے ہیں)۔

4357۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ يَغُوثَ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حِكْمَةً

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک بعض اشعار میں حکمت ہوتی ہے۔ (یعنی سننے والوں پر ان کے مثبت اور مفید اثرات مرتب ہوتے ہیں اور وہ عمدہ جذبات کو مہمیز لگانے کا کام دیتے ہیں)۔

4358۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَجَعَلَ يَتَكَلَّمُ بِكَلَامٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ مِنَ الْبَيَانِ سِحْرًا وَإِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حُكْمًا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ ایک اعرابی حضور نبی مکرم ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور وہ عمدہ گفتگو کرنے لگا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک بیان میں سحر ہے اور شعر میں حکمت ہے۔

4359۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُو تُمَيْلَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو جَعْفَرٍ النَّحْوِيُّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ حَدَّثَنِي صَخْرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّ مِنَ الْبَيَانِ سِحْرًا وَإِنَّ مِنَ الْعِلْمِ جَهْلًا وَإِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حُكْمًا وَإِنَّ مِنَ الْقَوْلِ عِيَالًا فَقَالَ صَعْصَعَةُ بْنُ صُوحَانَ صَدَقَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ أَمَّا قَوْلُهُ إِنَّ مِنَ الْبَيَانِ سِحْرًا فَالرَّجُلُ يَكُونُ عَلَيْهِ الْحَقُّ وَهُوَ أَلْحَنُ بِالْحُجَجِ مِنْ صَاحِبِ الْحَقِّ فَيَسْحَرُ الْقَوْمَ بِبَيَانِهِ فَيَذْهَبُ بِالْحَقِّ وَأَمَّا قَوْلُهُ إِنَّ مِنَ الْعِلْمِ جَهْلًا فَيَتَكَلَّفُ الْعَالِمُ إِلَى عِلْمِهِ مَا لَا يَعْلَمُ فَيُجَهِّلُهُ ذَلِكَ وَأَمَّا قَوْلُهُ إِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حُكْمًا فَهِيَ هَذِهِ الْمَوَاعِظُ وَالْأَمْثَالُ الَّتِي يَتَّعِظُ بِهَا النَّاسُ وَأَمَّا قَوْلُهُ إِنَّ مِنَ الْقَوْلِ عِيَالًا فَعَرْضُكَ كَلَامَكَ وَحَدِيثَكَ عَلَى مَنْ لَيْسَ مِنْ شَأْنِهِ وَلَا يُرِيدُهُ

حضرت صخر بن عبداللہ بن بریدہ نے اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ بعض بیان سحر ہیں اور بعض علم جہالت ہے اور بعض شعر حکمت ہیں اور بعض باتیں وبال (اور بوجھ) ہیں۔ تو صعصعہ بن صوحان نے کہا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے سچ کہا ہے۔ پس آپ کا یہ ارشاد کہ بعض بیان سحر ہیں (کا مفہوم یہ ہے) مثلاً ایک آدمی پر کسی کا حق ہوتا ہے اور وہ گفتگو اور دلائل بیان کرنے کے اعتبار سے صاحب حق سے زیادہ فصیح ہو (تو وہ بالیقین اپنے عمدہ انداز بیان کے ساتھ اپنے ذمے سے حق ساقط کرنے میں کامیاب ہو

جائے گا) اور یہ جو آپ نے فرمایا کہ بعض علم جہالت ہیں (اس کا مطلب یہ ہے) کہ عالم (گفتگو کرتے کرتے) ایسے علم کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے جسے وہ نہیں جانتا۔ پس وہ اسے جاہل بنا دیتا ہے۔ اور رہا آپ کا یہ ارشاد کہ بعض شعر حکمت ہیں (اس سے مراد) وہ نصیحتیں اور امثال ہیں جن سے لوگ نصیحتیں حاصل کرتے ہیں اور آپ علیہ السلام کا یہ ارشاد کہ بعض قول وبال اور بوجھ ہیں۔ (اس سے مراد یہ ہے) کہ تیرا ایسے آدمی کے سامنے اس طرح کلام کرنا اور ایسی گفتگو کرنا جو اس کی شان نہ ہو اور نہ ہی وہ اسے چاہتا ہو۔ (تو بالیقین ایسا کلام اور گفتگو اس پر بوجھ ہوتا ہے)۔

4360۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي خَلَفٍ وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ قَالَ مَرَّ عُمَرُ بِحَسَّانَ وَهُوَ يُنْشِدُ فِي الْمَسْجِدِ فَلَحَظَ إِلَيْهِ فَقَالَ قَدْ كُنْتُ أُنْشِدُ وَفِيهِ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْكَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ بِمَعْنَاهُ زَادَ فَخَشِيَ أَنْ يَرْمِيَهُ بِرَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم فَأَجَازَهُ

حضرت سعید رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت حسان رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے اور وہ مسجد میں شعر کہہ رہے تھے۔ تو آپ نے ان کی طرف دیکھا تو انہوں نے کہا: میں اس وقت شعر کہتا تھا جبکہ مسجد میں وہ موجود ہوتے جو تم سے بہتر تھے (یعنی حضور نبی رحمت علیہ السلام)۔

احمد بن صالح، عبدالرزاق، معمر نے زہری سے، انہوں نے سعید بن مسیب سے اور انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسی طرح روایت بیان کی ہے اور اس میں یہ زائد ہے (کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا) انہیں یہ خوف ہوا کہ وہ انہیں رسول اللہ علیہ السلام کی اجازت کی نسبت سے جواب دیں گے (اور ان کے قول کو رد کر دیں گے) لہٰذا آپ نے انہیں (شعر کہنے کی) اجازت دے دی۔

4361۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمِصِّيصِيُّ لُوَيْنٌ[1] حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُرْوَةَ وَهِشَامٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رضی الله عنها قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم يَضَعُ لِحَسَّانَ مِنْبَرًا فِي الْمَسْجِدِ فَيَقُومُ عَلَيْهِ يَهْجُو مَنْ قَالَ فِي رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم إِنَّ رُوحَ الْقُدُسِ مَعَ حَسَّانَ مَا نَافَحَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ علیہ السلام حضرت حسان رضی اللہ عنہ کے لیے مسجد میں منبر بچھاتے تھے اور وہ اس پر کھڑے ہوتے اور ان لوگوں کی ہجو (مذمت) بیان کرتے جو رسول اللہ علیہ السلام کی شان میں گستاخانہ کلمات کہتے اور رسول اللہ علیہ السلام فرماتے: بے شک روح القدس (یعنی جبرائیل امین علیہ السلام) حضرت حسان رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہوتے ہیں جب تک یہ رسول اللہ علیہ السلام کی جانب سے (کافروں کی ہجو کا) دفاع کرتے رہتے ہیں۔ (یعنی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف سے جواب دیتے رہتے ہیں)۔

4362۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَزِيدَ النَّحْوِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ

1۔ ایک نسخہ میں لوین نہیں ہے۔

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ وَالشُّعَرَاءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوُونَ فَنَسَخَ مِنْ ذٰلِكَ وَاسْتَثْنٰى فَقَالَ إِلَّا الَّذِيْنَ آمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَذَكَرُوا اللهَ كَثِيْرًا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: وَالشُّعَرَاءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوُونَ اور شعراء کی پیروی گمراہ لوگ کرتے ہیں۔ اس عام حکم سے یہ لوگ خاص اور مستثنیٰ ہیں جن کا ذکر اس طرح ہے: إِلَّا الَّذِيْنَ آمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَذَكَرُوا اللهَ كَثِيْرًا مگر وہ لوگ جو ایمان لائے اور جنہوں نے اعمال صالحہ کیے اور اللہ تعالیٰ کو کثرت سے یاد کیا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّؤْيَا (خواب سے متعلقہ روایات کا بیان)

4363- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ زُفَرَ بْنِ صَعْصَعَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ إِذَا انْصَرَفَ مِنْ صَلَاةِ الْغَدَاةِ يَقُوْلُ هَلْ رَأَى أَحَدٌ مِنْكُمُ اللَّيْلَةَ رُؤْيَا وَيَقُوْلُ إِنَّهُ لَيْسَ يَبْقَى بَعْدِي مِنَ النُّبُوَّةِ إِلَّا الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب صبح کی نماز سے فارغ ہوتے تھے تو آپ فرماتے: کیا تم میں سے کسی نے آج رات خواب دیکھا ہے؟ اور مزید فرماتے: بے شک میرے بعد نبوت میں سے کوئی شے باقی نہیں رہے گی سوائے سچے خوابوں کے۔

فائدہ: یہ حدیث طیبہ اس معنی میں صریح ہے کہ میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا۔ وحی کا سلسلہ میری حیات ظاہرہ کے اختتام کے ساتھ ہی ختم ہو جائے گا۔ البتہ ایک شے باقی رہ جائے گی اور وہ سچے خواب ہیں۔

4364- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِيْنَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: مومن کا خواب نبوت کے چھیالیس اجزاء میں سے ایک جز ہے۔

فائدہ: بعض نے اس کا مفہوم یہ نقل کیا ہے کہ خواب علم نبوت کے چھیالیس اجزاء میں سے ایک جز ہے اور علم نبوت باقی ہے۔ جبکہ رسول اللہ ﷺ کے بعد نبوت باقی نہیں ہے یعنی کوئی نبی نہیں آسکتا اور بعض نے یہ معنی بیان کیا ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر چھ ماہ تک خواب کے ذریعہ وحی کی جاتی رہی اور اس کے بعد تیئیس برس تک بیداری کی حالت میں یہ سلسلہ جاری رہا۔ اس طرح یہ چھیالیس اجزاء میں سے ایک جز بنا۔ واللہ اعلم (بذل ص255، ج19)

4365- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا اقْتَرَبَ الزَّمَانُ لَمْ تَكَدْ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ أَنْ تَكْذِبَ وَأَصْدَقُهُمْ رُؤْيَا أَصْدَقُهُمْ حَدِيْثًا وَالرُّؤْيَا ثَلَاثٌ فَالرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ بُشْرٰى مِنَ اللهِ وَالرُّؤْيَا تَحْزِيْنٌ مِنَ الشَّيْطَانِ وَرُؤْيَا مِمَّا يُحَدِّثُ بِهِ الْمَرْءُ نَفْسَهُ فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ مَا يَكْرَهُ فَلْيَقُمْ فَلْيُصَلِّ وَلَا يُحَدِّثْ بِهَا النَّاسَ قَالَ وَأُحِبُّ الْقَيْدَ وَأَكْرَهُ الْغُلَّ وَالْقَيْدُ ثَبَاتٌ فِي الدِّيْنِ قَالَ أَبُوْ دَاوُدَ وَإِذَا

اقْتَرَبَ الزَّمَانُ يَعْنِي إِذَا اقْتَرَبَ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ يَعْنِي يَسْتَوِيَانِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم علیہ السلام نے فرمایا: جب زمانہ قریب ہو جائے گا تو مومن کا کوئی خواب جھوٹا ہونے کے قریب نہ ہوگا اور ان میں سے زیادہ سچا خواب اسی کا ہوگا جو گفتگو کے اعتبار سے زیادہ سچا ہوگا۔ اور خواب تین قسم کے ہیں: پس اچھے اور نیک خواب اللہ تعالیٰ کی جانب سے بشارت اور خوشخبری ہوتے ہیں۔ اور ایک خواب شیطان کی جانب سے غمزدہ اور پریشان کرنے کے لیے ہوتا ہے۔ اور ایک خواب ان خیالات کے بارے ہوتا ہے جو آدمی اپنے دل میں پیدا کرتا اور لاتا رہتا ہے۔ پس جب تم میں سے کوئی ناپسندیدہ خواب دیکھے تو اسے چاہیے کہ وہ اٹھے اور نماز پڑھنے لگے اور اس کے بارے لوگوں کو نہ بتائے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا: میں بیڑی کو پسند کرتا ہوں اور طوق کو ناپسند کرتا ہوں۔ (یہ گردن میں پہنا جاتا ہے) کیونکہ (پاؤں میں) بیڑی کا پڑنا دین میں ثابت قدم رہنے کی علامت ہے۔

ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ زمانہ قریب ہونے سے مراد یہ ہے کہ جب (وقت اور ساعت کے اعتبار سے) رات اور دن قریب ہو جائیں یعنی برابر برابر ہو جائیں۔

4366۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا يَعْلَى بْنُ عَطَاءٍ عَنْ وَكِيعِ بْنِ عُدُسٍ عَنْ عَمِّهِ أَبِي رَزِينٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم الرُّؤْيَا عَلَى رِجْلِ طَائِرٍ مَا لَمْ تُعَبَّرْ فَإِذَا عُبِّرَتْ وَقَعَتْ قَالَ وَأَحْسِبُهُ قَالَ وَلَا تَقُصَّهَا إِلَّا عَلَى وَادٍّ أَوْ ذِي رَأْيٍ

وکیع بن عدس نے اپنے چچا ابورزین سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ علیہ السلام نے فرمایا: خواب (گویا کہ) پرندے کے پاؤں پر ہے (معلق ہے اسے قرار نہیں) جب تک اس کی تعبیر بیان نہ کی جائے اور جب اس کی تعبیر کر دی جائے تو پھر اسی طرح واقع ہو جاتا ہے۔ اور میرا گمان یہ ہے کہ آپ نے فرمایا: تو اسے دوست یا صاحب علم کے سوا کسی سے بیان نہ کر۔ (کیونکہ دوست کبھی بھی ناخوشگوار بات اپنی زبان پر لانے کے لیے تیار نہیں ہوتا اور اسی طرح جو صاحب علم ورائے ہو تو اس کا انداز بھی یہی ہوگا کہ اگر تعبیر اچھی ہے تو وہ بیان کر دے گا اور اگر اچھی نہیں تو پھر وہ ٹال دے گا۔ صحیح تعبیر بیان نہ کرے گا۔ واللہ اعلم)۔

4367۔ حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ قَالَ سَمِعْتُ زُهَيْرًا يَقُولُ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا قَتَادَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم يَقُولُ الرُّؤْيَا مِنَ اللَّهِ وَالْحُلْمُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ شَيْئًا يَكْرَهُهُ فَلْيَنْفُثْ عَنْ يَسَارِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ لِيَتَعَوَّذْ مِنْ شَرِّهَا فَإِنَّهَا لَا تَضُرُّهُ

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ علیہ السلام کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اچھے اور صالح خواب اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہوتے ہیں اور جھوٹے اور برے خواب شیطان کی جانب سے ہوتے ہیں۔ پس جب تم میں سے کوئی ایسی شے دیکھے جسے وہ ناپسند کرتا ہو تو اسے چاہیے کہ وہ اپنی بائیں طرف تین بار تھوک دے۔ پھر اس کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرے۔ تو بیشک وہ خواب اسے نقصان اور ضرر نہیں پہنچائے گا۔

4368۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدٍ الْهَمْدَانِيُّ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ الثَّقَفِيُّ قَالَا أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ

رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ إِذَا رَأَى أَحَدُكُمُ الرُّؤْيَا يَكْرَهُهَا فَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهِ وَلْيَتَعَوَّذْ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ ثَلَاثًا وَيَتَحَوَّلُ عَنْ جَنْبِهِ الَّذِي كَانَ عَلَيْهِ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی ایسا خواب دیکھے جسے وہ ناپسند کرتا ہو تو اسے چاہیے کہ اپنی بائیں طرف تھوک دے اور تین بار شیطان رجیم (کے شر) سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرے۔ (یعنی اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم) اور اپنی اس حالت سے پہلو بدل لے جس پر وہ پہلے سو رہا تھا۔

4369۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ رَآنِي فِي الْمَنَامِ فَسَيَرَانِي فِي الْيَقَظَةِ أَوْ لَكَأَنَّمَا رَآنِي فِي الْيَقَظَةِ وَلَا يَتَمَثَّلُ الشَّيْطَانُ بِي

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس نے حالت خواب میں مجھے دیکھا، وہ عنقریب حالت بیداری میں بھی مجھے دیکھے گا۔ (یا فرمایا) گویا کہ اس نے حالت بیداری میں مجھے دیکھا اور شیطان میری صورت بن کر ظاہر نہیں ہو سکتا۔

فائدہ:۔ علامہ سیوطی نے حالت بیداری میں زیارت کرنے کے بارے مختلف اقوال نقل کیے ہیں اور ایک قول یہ بیان کیا ہے کہ حدیث اپنے ظاہر معنی پر ہی محمول ہے کہ جو آدمی حالت خواب میں زیارت کرے گا وہ حالت بیداری میں بھی ظاہری یا دل کی آنکھ سے آپ کی زیارت سے لطف اندوز ہوگا۔ جیسا کہ ابن ابی جمرہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے خواب میں دیکھا تو پھر بیدار ہو کر سوچنے لگے۔ چنانچہ آپ کی ایک زوجہ محترمہ کے پاس حاضر ہوئے تو انہوں نے وہ آئینہ دکھایا جس میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصویر نظر آئی۔ تو اس میں ابن عباس کو اپنی تصویر کے بجائے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصویر نظر آئی۔ اسی طرح کئی صالحین کے بارے میں بھی مشہور ہے کہ انہوں نے آپ کو خواب میں دیکھا۔ پھر بیداری کی حالت میں دیکھا اور آپ سے (مرقاۃ الصعود) مسائل دریافت کیے۔ واللہ اعلم۔ (بذل ص260 ج191)

4370۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَسُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَنْ صَوَّرَ صُورَةً عَذَّبَهُ اللهُ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يَنْفُخَ فِيهَا وَلَيْسَ بِنَافِخٍ وَمَنْ تَحَلَّمَ كُلِّفَ أَنْ يَعْقِدَ شَعِيرَةً وَمَنِ اسْتَمَعَ إِلَى حَدِيثِ قَوْمٍ يَفِرُّونَ بِهِ مِنْهُ صُبَّ فِي أُذُنِهِ الْآنُكُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے (کسی ذی روح شے کی) تصویر بنائی تو اس کے سبب قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے عذاب دے گا، یہاں تک کہ وہ اس میں روح پھونک دے اور وہ اس میں روح نہیں پھونک سکے گا اور جس نے جھوٹا خواب بیان کیا تو اسے پابند کیا جائے گا کہ وہ جو میں گرہ لگائے (اور وہ گرہ نہیں لگا سکے گا۔ مراد یہ ہے کہ اسے عذاب دیا جائے گا)۔ اور جس نے ایسے لوگوں کی بات سننے کی کوشش کی جو اسے نہ سنانا چاہتے ہوں تو قیامت کے دن اس کے کان میں پگھلایا ہوا سیسہ ڈالا جائے گا۔

4371۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ رَأَيْتُ اللَّيْلَةَ كَأَنَّا فِي دَارِ عُقْبَةَ بْنِ رَافِعٍ وَأُتِينَا بِرُطَبٍ مِنْ رُطَبِ ابْنِ طَابٍ فَأَوَّلْتُ أَنَّ الرِّفْعَةَ لَنَا فِي الدُّنْيَا وَالْعَاقِبَةَ فِي الْآخِرَةِ وَأَنَّ دِينَنَا قَدْ طَابَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے آج رات دیکھا، گویا ہم عقبہ بن رافع کے گھر میں ہیں اور ہمارے پاس ابن طاب کی کھجوروں میں سے تر کھجوریں لائی گئی ہیں۔ تو میں نے اس کی تاویل یہ کی ہے کہ ہمارے لیے دنیا میں رفعت و بلندی ہے۔ (یہ معنی رافع سے لیا) اور آخرت میں اچھا انجام ہے۔ (یہ معنی عقبہ سے لیا) اور بے شک ہمارا دین اچھا اور طیب ہے۔ (یہ معنی طاب سے لیا ہے اور ابن طاب کھجور کی ایک قسم ہے)۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّثَاؤُبِ (جمائی سے متعلقہ روایات کا بیان)

4372۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَنِ ابْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا تَثَاءَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيُمْسِكْ عَلَى فِيهِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ حَدَّثَنَا ابْنُ الْعَلَاءِ عَنْ وَكِيعٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سُهَيْلٍ نَحْوَهُ قَالَ فِي الصَّلَاةِ فَلْيَكْظِمْ مَا اسْتَطَاعَ

حضرت ابن ابی سعید خدری رضی اللہ عنہما نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی جمائی لے تو اسے چاہیے کہ وہ اپنا منہ بند کر لے، کیونکہ (اس سے) شیطان منہ میں داخل ہو جاتا ہے۔ ابن العلاء نے وکیع سے، انہوں نے سفیان سے اور انہوں نے سہیل سے اسی طرح بیان کیا ہے کہ آپ نے فرمایا: (اگر) نماز میں (جمائی آئے) تو (آدمی کو) چاہیے کہ وہ اسے روکے جتنی قدرت رکھتا ہو۔

4373۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّ اللهَ يُحِبُّ الْعُطَاسَ وَيَكْرَهُ التَّثَاؤُبَ فَإِذَا تَثَاءَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَرُدَّهُ مَا اسْتَطَاعَ وَلَا يَقُلْ هَاهْ هَاهْ فَإِنَّمَا ذَلِكُمْ مِنَ الشَّيْطَانِ يَضْحَكُ مِنْهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ چھینک کو پسند کرتا ہے اور جمائی کو ناپسند کرتا ہے اور جب تم میں سے کسی کو جمائی آئے تو اسے روکنا چاہیے جتنی قدرت ہو اور چاہیے کہ ہاہ ہاہ نہ کہے کیونکہ یہ شیطان کی جانب سے ہوتی ہے اور وہ اس سے خوش ہوتا ہے۔

فائدہ:۔ علامہ خطابی نے بیان کیا ہے: چھینک مسام کھلے ہونے اور بدن کے ہلکا ہونے اور حرکات کے آسان ہونے کے سبب آتی ہے اور ان سب امور کا سبب غذا کا ہلکا ہونا ہے اور یہ صحت کی علامت ہوتی ہے اس لیے اسے اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے اور جمائی بدن کے بوجھل ہونے پیٹ کے بھرا ہوا ہونے کے سبب آتی ہے۔ اس میں نیند اور سستی کی طرف میلان زیادہ ہوتا ہے اس لیے اسے اللہ تعالیٰ ناپسند کرتا ہے۔ واللہ اعلم۔

بَابٌ فِي الْعُطَاسِ (چھینک کا بیان)

4374۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا عَطَسَ وَضَعَ يَدَهُ أَوْ ثَوْبَهُ عَلَى فِيهِ وَخَفَضَ أَوْ غَضَّ بِهَا صَوْتَهُ شَكَّ يَحْيَى

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کو جب چھینک آتی تو آپ ﷺ اپنا ہاتھ یا اپنا کپڑا اپنے منہ پر رکھ لیتے (اور حتی المقدور) چھینک کی آواز کو پست یا دھیما کرتے۔ لفظ کے استعمال میں یعنی خفض یا غض یحییٰ کو شک ہوا ہے۔

4375۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ سُفْيَانَ وَخُشَيْشُ بْنُ أَصْرَمَ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَمْسٌ تَجِبُ لِلْمُسْلِمِ عَلَى أَخِيهِ رَدُّ السَّلَامِ وَتَشْمِيتُ الْعَاطِسِ وَإِجَابَةُ الدَّعْوَةِ وَعِيَادَةُ الْمَرِيضِ وَاتِّبَاعُ الْجَنَازَةِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: پانچ چیزیں ہیں جو ایک مسلمان کی اپنی دوسرے مسلمان بھائی پر لازم ہوتی ہیں: سلام کا جواب دینا، چھینک مارنے والے کی چھینک کا جواب دینا، دعوت کو قبول کرنا، مریض کی بیمار پرسی کرنا اور نماز جنازہ ادا کرنے کے لیے جانا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي تَشْمِيتِ الْعَاطِسِ

(ان روایات کا بیان جو چھینکنے والے کے جواب سے متعلق ہیں)

4376۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ قَالَ كُنَّا مَعَ سَالِمِ بْنِ عُبَيْدٍ فَعَطَسَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالَ سَالِمٌ وَعَلَيْكَ وَعَلَى أُمِّكَ ثُمَّ قَالَ بَعْدُ لَعَلَّكَ وَجَدْتَ مِمَّا قُلْتُ لَكَ قَالَ لَوَدِدْتُ أَنَّكَ لَمْ تَذْكُرْ أُمِّي بِخَيْرٍ وَلَا بِشَرٍّ قَالَ إِنَّمَا قُلْتُ لَكَ كَمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّا بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِذْ عَطَسَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَعَلَيْكَ وَعَلَى أُمِّكَ ثُمَّ قَالَ إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَلْيَحْمَدِ اللَّهَ قَالَ فَذَكَرَ بَعْضَ الْمَحَامِدِ وَلْيَقُلْ لَهُ مَنْ عِنْدَهُ يَرْحَمُكَ اللَّهُ وَلْيَرُدَّ يَعْنِي عَلَيْهِمْ يَغْفِرُ اللَّهُ لَنَا وَلَكُمْ حَدَّثَنَا تَمِيمُ بْنُ الْمُنْتَصِرِ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ يَعْنِي ابْنَ يُوسُفَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ وَرْقَاءَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَرْفَجَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عُبَيْدٍ الْأَشْجَعِيِّ بِهَذَا الْحَدِيثِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

ہلال بن یساف نے کہا ہے کہ ہم حضرت سالم بن عبید کے ساتھ تھے۔ قوم میں سے ایک آدمی نے چھینک ماری اور اس نے کہا: السلام علیکم۔ تو سالم نے کہا: تجھ پر اور تیری ماں پر۔ پھر اس کے بعد اس نے کہا: شاید تجھ پر وہ گراں گزرا ہے جو کچھ میں نے کہا ہے؟ تو اس نے کہا: میری پسند تو یہ تھی کہ تم میری ماں کا ذکر نہ کرتے، نہ خیر و بھلائی کے ساتھ اور نہ ہی شر اور برائی کے ساتھ۔ تو سالم نے جواب دیا: بلاشبہ میں نے تجھے وہی کچھ کہا ہے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے۔ بے شک

ہم ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر تھے جبکہ قوم میں سے ایک آدمی کو چھینک آئی اور اس نے کہا: السلام علیکم۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "وعلیك وعلی امك" یعنی تجھ پر بھی اور تیری ماں پر بھی (سلام ہو)۔ پھر فرمایا: جب تم میں سے کسی کو چھینک آئے تو اسے چاہیے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی حمد (یعنی الحمد للہ وغیرہ الفاظ کہے)۔ پھر آپ ﷺ نے حمد کے بعض الفاظ ذکر فرمائے اور جو آدمی اس کے پاس ہو اسے کہنا چاہیے "یرحمك الله" (اللہ تعالیٰ تجھ پر رحم فرمائے)۔ اور پھر وہ ان پر اس طرح جواب لوٹائے "یغفر الله لنا ولکم" "اللہ تعالیٰ ہماری اور تمہاری مغفرت فرمائے۔

تمیم بن منتصر، اسحاق بن یوسف نے ابو بشر ورقاء عن منصور عن ہلال بن یساف عن خالد بن عرفجہ عن سالم بن عبید الاشجعی کی سند سے یہی حدیث حضور نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے۔

4377۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلِ الْحَمْدُ لِلهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ وَلْيَقُلْ أَخُوهُ أَوْ صَاحِبُهُ يَرْحَمُكَ اللهُ وَيَقُولُ هُوَ يَهْدِيكُمُ اللهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا ہے: جب تم میں سے کسی کو چھینک آئے تو اسے چاہیے کہ وہ یہ کہے: "اَلْحَمْدُ لِلهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ" اور (اس کے پاس موجود) بھائی یا اس کا ساتھی یہ کہے: "يَرْحَمُكَ اللهُ" اور پھر جواب میں وہ کہے: "يَهْدِيكُمُ اللهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ" (اللہ تعالیٰ تمہاری دستگیری فرمائے اور تمہارے دل کی اصلاح فرمائے)۔

بَابٌ كَمْ مَرَّةً يُشَمَّتُ الْعَاطِسُ (اسکا بیان کہ کتنی بار چھینک مارنے والے کا جواب دینا چاہیے)

4378۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ شَمِّتْ أَخَاكَ ثَلَاثًا فَمَا زَادَ فَهُوَ زُكَامٌ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ الْمِصْرِيُّ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا أَنَّهُ رَفَعَ الْحَدِيثَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَاهُ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ أَبُو نُعَيْمٍ عَنْ مُوسَى بْنِ قَيْسٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: تو اپنے بھائی کی چھینک کا تین بار جواب دے اور جو اس سے زیادہ ہو جائے تو وہ زکام ہے (پھر جواب لازم نہیں)۔ عیسیٰ بن حماد مصری، لیث نے ابن عجلان سے، انہوں نے سعید بن ابی سعید سے اور انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: میں انہیں نہیں جانتا مگر یہ کہ انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ تک حدیث مرفوع بیان کی ہے۔ ابو داود نے بیان کیا ہے کہ اسے ابو نعیم سے موسیٰ بن قیس عن محمد بن عجلان عن سعید عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ عن النبی ﷺ کی سند سے بیان کیا ہے۔

4379۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ يَحْيَى بْنِ إِسْحَقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أُمِّهِ حُمَيْدَةَ أَوْ عُبَيْدَةَ بِنْتِ عُبَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ الزُّرَقِيِّ عَنْ

أَبِيهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ تُشَمِّتُ الْعَاطِسَ ثَلَاثًا فَإِنْ شِئْتَ أَنْ تُشَمِّتَهُ فَشَمِّتْهُ وَإِنْ شِئْتَ فَكُفَّ

یحییٰ بن اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ نے اپنی ماں حمیدہ یا عبیدہ بنت عبید بن رفاعہ زرقی سے اور انہوں نے اپنے باپ سے اور انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ آپ نے فرمایا: تین بار چھینک مارنے والے کا جواب دو پھر اگر تو چاہے کہ اسے چھینک کا جواب دے تو پھر جواب دے، اگر چاہے تو جواب نہ دے (رک جا)۔

4380۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ إِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا عَطَسَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ لَهُ يَرْحَمُكَ اللَّهُ ثُمَّ عَطَسَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ الرَّجُلُ مَزْكُومٌ

حضرت ایاس بن سلمہ بن اکوع نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ ایک آدمی نے حضور نبی مکرم ﷺ کے پاس چھینک ماری تو آپ ﷺ نے اس کے لیے کہا: ''یرحمك الله''۔ اس نے پھر چھینک ماری تو حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: یہ آدمی مزکوم ہے۔ (یعنی اسے زکام لگا ہوا ہے، لہٰذا آپ نے جواب نہ دیا)۔

بَابُ كَيْفَ يُشَمَّتُ الذِّمِّيُّ (اس کا بیان کہ ذمی کی چھینک کا جواب کیسے دینا چاہیے)

4381۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَكِيمِ بْنِ الدَّيْلَمِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَتِ الْيَهُودُ تَعَاطَسُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ رَجَاءَ أَنْ يَقُولَ لَهَا يَرْحَمُكُمُ اللَّهُ فَكَانَ يَقُولُ يَهْدِيكُمُ اللَّهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ

حضرت ابو بردہ نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ یہود حضور نبی کریم ﷺ کے پاس اس امید پر چھینک مارتے تھے کہ آپ ان کے لیے جواب میں ''یرحمکم اللہ'' فرمائیں گے۔ لیکن آپ ﷺ یہ الفاظ کہتے: ''یھدیکم اللہ ویصلح بالکم'' اللہ تعالیٰ تمہیں ہدایت عطا فرمائے اور تمہارے دلوں کی اصلاح فرمائے۔

بَابُ فِيمَنْ يَعْطِسُ وَلَا يَحْمَدُ اللَّهَ (اس کا بیان جسے چھینک آئے اور وہ الحمد للہ نہ کہے)

4382۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ عَطَسَ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَشَمَّتَ أَحَدَهُمَا وَتَرَكَ الْآخَرَ قَالَ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ رَجُلَانِ عَطَسَا فَشَمَّتَّ أَحَدَهُمَا قَالَ أَحْمَدُ أَوْ فَسَمَّتَّ أَحَدَهُمَا وَتَرَكْتَ الْآخَرَ فَقَالَ إِنَّ هَذَا حَمِدَ اللَّهَ وَإِنَّ هَذَا لَمْ يَحْمَدِ اللَّهَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ دو آدمیوں نے حضور نبی مکرم ﷺ کے پاس چھینک ماری تو آپ ﷺ نے ان میں سے ایک کی چھینک کا جواب دیا اور دوسرے کو چھوڑ دیا۔ تو عرض کی گئی: یا رسول اللہ! ﷺ دو آدمیوں نے چھینک ماری ہے اور آپ نے ان میں سے ایک کی چھینک کا جواب دیا ہے اور دوسرے کو چھوڑ دیا ہے۔ تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: بے شک اس ایک نے اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی تھی (لہٰذا میں نے اس کی چھینک کا جواب دیا ہے) اور اس دوسرے نے اللہ تعالیٰ کی حمد بیان نہیں کی (اس لیے میں نے بھی اسے چھوڑ دیا ہے)۔

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

أَبْوَابُ النَّوْمِ (سونے سے متعلقہ احکام کا بیان)

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يَنْبَطِحُ عَلَى بَطْنِهِ (ایسے آدمی کا بیان جو اپنے پیٹ کے بل سوتا ہے)

4383- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ يَعِيشَ بْنِ طَخْفَةَ بْنِ قَيْسٍ الْغِفَارِيِّ قَالَ كَانَ أَبِي مِنْ أَصْحَابِ الصُّفَّةِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم انْطَلِقُوا بِنَا إِلَى بَيْتِ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا فَانْطَلَقْنَا فَقَالَ يَا عَائِشَةُ أَطْعِمِينَا فَجَاءَتْ بِحَشِيشَةٍ فَأَكَلْنَا ثُمَّ قَالَ يَا عَائِشَةُ أَطْعِمِينَا فَجَاءَتْ بِحَيْسَةٍ مِثْلِ الْقَطَاةِ فَأَكَلْنَا ثُمَّ قَالَ يَا عَائِشَةُ اسْقِينَا فَجَاءَتْ بِعُسٍّ مِنْ لَبَنٍ فَشَرِبْنَا ثُمَّ قَالَ يَا عَائِشَةُ اسْقِينَا فَجَاءَتْ بِقَدَحٍ صَغِيرٍ فَشَرِبْنَا ثُمَّ قَالَ إِنْ شِئْتُمْ بِتُّمْ وَإِنْ شِئْتُمُ انْطَلَقْتُمْ إِلَى الْمَسْجِدِ قَالَ فَبَيْنَمَا أَنَا مُضْطَجِعٌ فِي الْمَسْجِدِ مِنَ السَّحَرِ عَلَى بَطْنِي إِذَا رَجُلٌ يُحَرِّكُنِي بِرِجْلِهِ فَقَالَ إِنَّ هَذِهِ ضِجْعَةٌ يُبْغِضُهَا اللهُ قَالَ فَنَظَرْتُ فَإِذَا رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم

یعیش بن طخفہ بن قیس الغفاری نے بیان کیا ہے کہ میرے والد اصحاب صفہ میں سے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہمارے ساتھ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے گھر کی طرف چلو۔ چنانچہ ہم چلے گئے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عائشہ! ہمیں کچھ کھلاؤ۔ پس آپ حشیشہ (دانوں سے تیار کیا ہوا مخصوص کھانا) لے کر آئیں۔ ہم نے اسے کھایا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عائشہ! ہمیں کچھ کھلاؤ۔ چنانچہ آپ قطاۃ (چھوٹا سا پرندہ) کی مثل (یعنی قلیل مقدار میں) حیسہ (کھجور، ستو اور پنیر سے تیار کیا ہوا مخصوص کھانا) لے کر آئیں۔ پس ہم نے وہ بھی کھالیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عائشہ! ہمیں کچھ پلاؤ۔ چنانچہ آپ دودھ سے بھرا ہوا بڑا سا پیالہ لے کر آئیں اور ہم نے اسے پی لیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے عائشہ! ہمیں کچھ پلاؤ، تو پھر آپ چھوٹا سا پیالہ لے کر آئیں اور ہم نے وہ بھی پی لیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم چاہو تو تم سو رہو اور اگر چاہو تو مسجد کی طرف چلے جاؤ۔ میرے والد نے بتایا: اس دوران کہ میں سحری کے وقت مسجد میں پیٹ کے بل لیٹا ہوا تھا کہ اچانک ایک آدمی مجھے اپنے پاؤں سے حرکت دینے لگا اور اس نے کہا: بلاشبہ اس طرح لیٹنے کو اللہ تعالیٰ ناپسند کرتا ہے۔ وہ فرماتے ہیں: میں نے دیکھا تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔

بَابٌ فِي النَّوْمِ عَلَى سَطْحٍ غَيْرِ مُحَجَّرٍ (ایسی چھت پر سونے کا بیان جس پر پردہ نہ بنایا گیا ہو)

4384- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا سَالِمٌ يَعْنِي ابْنَ نُوحٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ جَابِرٍ الْحَنَفِيِّ عَنْ وَعْلَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ وَثَّابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَلِيٍّ يَعْنِي ابْنَ شَيْبَانَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ بَاتَ

عَلَى ظَهْرِ بَيْتٍ لَيْسَ لَهُ حِجَارٌ فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ الذِّمَّةُ

عبدالرحمن بن علی بن شیبان نے اپنے باپ سے یہ بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو رات کے وقت ایسے مکان کی چھت پر سویا جس پر کوئی پردہ اور رکاوٹ نہ بنی ہوئی ہو تو اس سے ذمہ ختم ہو گیا۔ (یعنی اگر وہ گر کر مر جائے تو کسی پر الزام نہیں ہوگا اور کسی سے اس کے خون کا مواخذہ نہیں کیا جائے گا، بلکہ اس کا ذمہ دار اس کی اپنی ذات کو ہی سمجھا جائے گا۔ واللہ اعلم)

بَابٌ فِي النَّوْمِ عَلَى طَهَارَةٍ (طہارت کی حالت میں سونے کا بیان)

4385۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا عَاصِمُ بْنُ بَهْدَلَةَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَبِي ظَبْيَةَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَبِيتُ عَلَى ذِكْرٍ طَاهِرًا فَيَتَعَارُّ مِنَ اللَّيْلِ فَيَسْأَلُ اللّٰهَ خَيْرًا مِنَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ قَالَ ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ قَدِمَ عَلَيْنَا أَبُو ظَبْيَةَ فَحَدَّثَنَا بِهَذَا الْحَدِيثِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ثَابِتٌ قَالَ فُلَانٌ لَقَدْ جَهِدْتُ أَنْ أَقُولَهَا حِينَ أَنْبَعِثُ فَمَا قَدَرْتُ عَلَيْهَا

ابوظبیہ نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے حضور نبی مکرم ﷺ سے روایت کیا، آپ نے فرمایا: جو مسلمان بھی اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہوئے طہارت (باوضو) کی حالت میں سو جائے۔ پھر رات کے وقت اس کی آنکھ کھل جائے اور وہ اللہ تعالیٰ سے دنیا اور آخرت کی بھلائی (یعنی نعمت) کا سوال کرنے لگے تو اللہ تعالیٰ وہ اسے عطا فرما دے گا۔ ثابت البنانی نے کہا ہے کہ ہمارے پاس ابوظبیہ آئے اور انہوں نے ہمیں یہ حدیث حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے واسطے سے حضور نبی کریم ﷺ سے بیان فرمائی۔ ثابت نے بیان کیا کہ فلاں آدمی نے کہا کہ میں نے اس طرح کی دعا مانگنے کی بہت کوشش کی ہے جب میں اٹھتا ہوں لیکن میں اس پر قادر نہیں ہو سکا۔

4386۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَقَضَى حَاجَتَهُ فَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ ثُمَّ نَامَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ يَعْنِي بَالَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ رات کے وقت اٹھتے اور قضائے حاجت کرتے اور اپنا منہ اور اپنے ہاتھ دھوتے اور پھر سو جاتے۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ اس سے مراد پیشاب کرنا ہے۔

بَابٌ كَيْفَ يَتَوَجَّهُ (اس کا بیان کہ سوتے وقت منہ کس طرف کیا جائے)

4387۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ بَعْضِ آلِ أُمِّ سَلَمَةَ كَانَ فِرَاشُ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوًا مِمَّا يُوضَعُ الْإِنْسَانُ فِي قَبْرِهِ وَكَانَ الْمَسْجِدُ عِنْدَ رَأْسِهِ

حضرت ابوقلابہ نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی آل کے کسی فرد سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کا بچھونا اس طرح تھا جیسا کہ آدمی کو اس کی قبر میں رکھا جاتا ہے اور مسجد آپ کے سر کے نزدیک تھی۔ (اس میں اس طرف اشارہ ہے کہ آپ ﷺ قبلہ شریف کی طرف منہ کر کے دائیں کروٹ آرام فرما ہوتے تھے)۔

بَابُ مَا يُقَالُ عِنْدَ النَّوْمِ (سونے کے وقت کی دعاؤں کا بیان)

4388- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا أَبَانُ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ مَعْبَدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ سَوَاءٍ عَنْ حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْقُدَ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى تَحْتَ خَدِّهِ ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُمَّ قِنِي عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ ثَلَاثَ مِرَارٍ[1]

ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سونے کا ارادہ فرماتے تو آپ اپنا دایاں ہاتھ اپنے رخسار کے نیچے رکھتے۔ پھر تین بار یہ دعا مانگتے: "اے اللہ! مجھے اپنے اس دن کے عذاب سے بچا جس دن تو اپنے بندوں کو اٹھائے گا"۔ آپ یہ دعا تین بار مانگتے تھے۔

4389- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ مَنْصُورًا يُحَدِّثُ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ قَالَ حَدَّثَنِي الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ رضی الله عنه قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم إِذَا أَتَيْتَ مَضْجَعَكَ فَتَوَضَّأْ وُضُوءَكَ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ اضْطَجِعْ عَلَى شِقِّكَ الْأَيْمَنِ وَقُلِ اللَّهُمَّ أَسْلَمْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ رَهْبَةً وَرَغْبَةً إِلَيْكَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَى مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ وَنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ قَالَ فَإِنْ مِتَّ مِتَّ عَلَى الْفِطْرَةِ وَاجْعَلْهُنَّ آخِرَ مَا تَقُولُ قَالَ الْبَرَاءُ فَقُلْتُ أَسْتَذْكِرُهُنَّ فَقُلْتُ وَبِرَسُولِكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ قَالَ لَا وَنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ فِطْرِ بْنِ خَلِيفَةَ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ عُبَيْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ وَأَنْتَ[2] طَاهِرٌ فَتَوَسَّدْ يَمِينَكَ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الْغَزَّالُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ وَمَنْصُورٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنِ الْبَرَاءِ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم بِهَذَا قَالَ سُفْيَانُ قَالَ أَحَدُهُمَا إِذَا أَتَيْتَ فِرَاشَكَ طَاهِرًا وَقَالَ الْآخَرُ تَوَضَّأْ وُضُوءَكَ لِلصَّلَاةِ وَسَاقَ مَعْنَى مُعْتَمِرٍ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: جب تو سونے کے لیے اپنے بستر پر آنے کا ارادہ کرے تو پہلے نماز کی طرح کا اپنا وضو کرلے پھر دائیں پہلو پر لیٹ جا اور اس طرح کہہ: "اے اللہ! میں نے اپنے آپ کو تیرا تابع فرماں بنا دیا اور اپنے جملہ معاملات تیرے سپرد کردیئے اور میں نے اپنے جملہ امور میں تجھ ہی پر اعتماد اور بھروسہ کیا ہے، تیرے غضب اور سزا سے ڈرتے ہوئے اور تیرے انعام وثواب کی طرف رغبت رکھتے ہوئے، تیرے سوا کوئی پناہ گاہ اور جائے نجات نہیں، میں تیری اس کتاب پر ایمان لایا جسے تونے نازل کیا اور تیرے اس نبی پر (ایمان لایا) جسے تونے بھیجا"۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا: پس اگر تو مر گیا تو تو یقیناً فطرت (اسلام) پر مرے گا اور تو ان کلمات کو سب سے آخر میں کہہ۔ حضرت براء رضی اللہ عنہ نے بیان کیا: میں ان کلمات کو یاد کرنے لگا تو میں نے کہا: "وبرسولك الذی ارسلت" تو آپ علیہ السلام نے فرمایا، نہیں (بلکہ) "ونبیك الذی ارسلت" (معلوم ہوا دعا میں وہی کلمات کہنے چاہیے جو حضور علیہ

1۔ دیگر نسخوں میں ثلاث مرات ہے۔　2۔ دیگر نسخوں میں وانت نہیں ہے۔

الصلوٰۃ والسلام نے خود ارشاد فرمائے)۔

مسدد، یحییٰ نے فطر بن خلیفہ سے اور انہوں نے سعد بن عبیدہ سے اور انہوں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے سنا کہ انہوں نے بیان کیا: رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: جب تو باوضو حالت میں سونے کے لیے اپنے بستر پر آئے تو اپنے دائیں ہاتھ کا تکیہ بنا۔ پھر آگے مذکورہ حدیث کی طرح بیان کی۔

محمد بن عبدالمالک الغزال، محمد بن یوسف، سفیان نے اعمش اور منصور سے، انہوں نے سعد بن عبیدہ سے انہوں نے حضرت براء رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ سے اسی طرح بیان کیا ہے۔ سفیان نے بیان کیا کہ ان دونوں میں سے ایک نے بیان کیا: جب تو پاکیزہ حالت میں اپنے بستر پر آئے اور دوسرے نے کہا: تو نماز کے وضو کی طرح وضو کر اور آگے معتمر کے ہم معنی حدیث بیان کی۔

4390۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ رِبْعِيٍّ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا نَامَ قَالَ اللَّهُمَّ بِاسْمِكَ أَحْيَا وَأَمُوتُ وَإِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ جب سونے کا ارادہ فرماتے تو اس طرح کہتے: ''اے اللہ! میں تیرے ہی نام کی برکت سے جاگتا اور سوتا ہوں (لفظی ترجمہ یہ ہے تیرے ہی نام سے میں زندہ ہوں اور اسی میں مروں گا۔ مگر یہاں مقصود یہ نہیں اس لیے مرادی ترجمہ کیا گیا ہے)۔ اور جب آپ بیدار ہوتے تو کہتے: ''سب تعریفیں اس اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے ہمیں موت کے بعد زندہ کیا اور اسی کی طرف اٹھایا جانا ہے۔ (یہاں پر بھی نیند کو موت سے اور جاگنے کو زندگی سے تعبیر کیا گیا ہے)۔

4391۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَوَى أَحَدُكُمْ إِلَى فِرَاشِهِ فَلْيَنْفُضْ فِرَاشَهُ بِدَاخِلَةِ إِزَارِهِ فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي مَا خَلَفَهُ عَلَيْهِ ثُمَّ لِيَضْطَجِعْ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ ثُمَّ لِيَقُلْ بِاسْمِكَ رَبِّي وَضَعْتُ جَنْبِي وَبِكَ أَرْفَعُهُ إِنْ أَمْسَكْتَ نَفْسِي فَارْحَمْهَا وَإِنْ أَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ عِبَادَكَ الصَّالِحِينَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی اپنے بستر پر آئے تو اسے چاہئے کہ وہ اپنے بستر کو اپنی چادر کے پلو سے اچھی طرح جھاڑ لے۔ کیونکہ وہ نہیں جانتا کون سی شے اس پر اس کا قائمقام بن کر آگئی ہے۔ پھر اسے چاہیے کہ وہ اپنے دائیں پہلو پر لیٹ جائے اور پھر اس طرح کہے: ''اے میرے رب! تیرے نام کے ساتھ میں نے اپنا پہلو (بستر پر) رکھا ہے اور تیرے نام کے ساتھ ہی میں اسے اٹھاؤں گا۔ اگر تو میری جان کو روک لے تو تو اس پر رحم فرما اور اگر تو اسے چھوڑ دے تو تو اس کی اس سے حفاظت فرما جس کے ساتھ تو اپنے نیک صالح بندوں کی حفاظت فرماتا ہے''۔

4392۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ ح وحَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ عَنْ خَالِدٍ نَحْوَهُ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ اللَّهُمَّ رَبَّ السَّمَوَاتِ وَرَبَّ الْأَرْضِ وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوَى مُنَزِّلَ التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيلِ وَالْقُرْآنِ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ ذِي شَرٍّ أَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهِ أَنْتَ الْأَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الْآخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُونَكَ شَيْءٌ زَادَ وَهْبٌ فِي حَدِيثِهِ اقْضِ عَنِّي الدَّيْنَ وَأَغْنِنِي مِنَ الْفَقْرِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ جب اپنے بستر پر آرام کے لیے تشریف لے جاتے تو اس طرح کہتے تھے: ''اے اللہ! جو کہ آسمانوں اور زمین کا رب ہے اور ہر شے کا رب ہے، دانے اور گٹھلی کو پھاڑنے والا ہے، تورات، انجیل اور قرآن کریم نازل فرمانے والا ہے، میں ہر شر والے کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں (کیونکہ) تو ان تمام پر قابض ہے، تو ہی اول ہے اور تجھ سے پہلے کوئی شے نہیں، اور تو ہی آخر ہے اور تیرے بعد کوئی شے نہ ہوگی، تو ہی ظاہر ہے اور تیرے اوپر کوئی شے نہیں اور تو ہی باطن (پوشیدہ) ہے اور تجھ سے زیادہ پوشیدہ کوئی شے نہیں''۔ (کیونکہ ظہور کے باوجود ادراک ذات ممکن نہیں)۔ وہب نے اپنی حدیث میں یہ الفاظ بھی بیان کیے ہیں۔ ''تو میری طرف سے قرض ادا فرما اور مجھے فقر و افلاس سے غنی کر دے۔

4393۔ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا الْأَحْوَصُ يَعْنِي ابْنَ جَوَّابٍ حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ رُزَيْقٍ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْحَارِثِ وَأَبِي مَيْسَرَةَ عَنْ عَلِيٍّ رَحِمَهُ اللهُ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ عِنْدَ مَضْجَعِهِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِوَجْهِكَ الْكَرِيمِ وَكَلِمَاتِكَ التَّامَّةِ مِنْ شَرِّ مَا أَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهِ اللَّهُمَّ أَنْتَ تَكْشِفُ الْمَغْرَمَ وَالْمَأْثَمَ اللَّهُمَّ لَا يُهْزَمُ جُنْدُكَ وَلَا يُخْلَفُ وَعْدُكَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے مروی ہے کہ آپ اپنے بستر پر آرام فرما ہوتے وقت اس طرح دعا مانگتے تھے: (ترجمہ) ''میں تیری کریم ذات اور تیرے کلمات تامہ کے ساتھ ہر اس شر سے پناہ مانگتا ہوں جو تیرے قبضے میں ہے۔ اے اللہ! تو ہی تاوان اور گناہ کو معاف کرتا ہے، اے اللہ! تیرے لشکر کو شکست نہیں دی جائے گی، تیرے وعدے کا خلاف نہیں کیا جائے گا اور تیرے سامنے کسی مالدار کا مال نفع نہیں دے گا، تیری ذات پاک ہے اور تعریف تیرے ہی لیے ہے

4394۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَكَفَانَا وَآوَانَا فَكَمْ مِمَّنْ لَا كَافِيَ لَهُ وَلَا مُؤْوِيَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب اپنے بستر پر (آرام کرنے کے لیے) آتے تو اس طرح کہتے: ''سب تعریفیں اس اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے ہمیں کھلایا اور پلایا اور ہمیں کافی ہوا اور ہمیں پناہ دی (یعنی ہمیں ہر شر سے محفوظ رکھا)۔ پس کتنے ایسے لوگ ہیں جنہیں بچانے والا کوئی نہیں اور نہ ہی انہیں کوئی پناہ دینے والا ہے''۔ (یعنی

انہوں نے رب العالمین سے اپنا رشتہ توڑ دیا تو پھر اللہ تعالیٰ نے انہیں ان کے دشمنوں کے رحم وکرم پر ہی چھوڑ دیا اور وہ طرح طرح کے مصائب میں مبتلا ہوئے)۔

4395- حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ التِّنِّيسِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ عَنْ ثَوْرٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ أَبِي الْأَزْهَرِ الْأَنْمَارِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ بِسْمِ اللهِ وَضَعْتُ جَنْبِي اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي وَأَخْسِئْ شَيْطَانِي وَفُكَّ رِهَانِي وَاجْعَلْنِي فِي النَّدِيِّ الْأَعْلَى قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ أَبُو هَمَّامٍ الْأَهْوَازِيُّ عَنْ ثَوْرٍ قَالَ أَبُو زُهَيْرٍ الْأَنْمَارِيُّ

حضرت ابوالازہر انماری سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب رات کے وقت اپنے بستر پر آتے تو یہ دعا مانگتے:
"اللہ تعالیٰ کے نام سے میں نے اپنا پہلو (بستر پر) رکھا ہے۔ اے اللہ! میرے گناہ معاف فرمادے، میرے شیطان کو (مجھ سے) دور کردے اور میرے نفس کو رہائی عطا فرمادے (جو کہ عمل کے عوض گروی رکھا گیا ہے) اور مجھے مجلس اعلیٰ (یعنی ملائکہ مقربین) میں سے کردے"۔

ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ اسے ابوہمام اہوازی نے ثور سے روایت کیا ہے اور انہوں نے کہا ہے (راوی کا نام) ابوزہیر الانماری ہے۔

4396- حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ عَنْ فَرْوَةَ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِنَوْفَلٍ اقْرَأْ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ ثُمَّ نَمْ عَلَى خَاتِمَتِهَا فَإِنَّهَا بَرَاءَةٌ مِنَ الشِّرْكِ

حضرت فروہ بن نوفل نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے حضرت نوفل کو فرمایا: تو قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ پڑھ اور پھر اس کے اختتام پر سوجا، کیونکہ اس میں شرک سے برأت کا ذکر ہے۔

4397- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَيَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ مَوْهَبٍ الْهَمْدَانِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ يَعْنِيَانِ ابْنَ فَضَالَةَ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رضی الله عنها أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ كُلَّ لَيْلَةٍ جَمَعَ كَفَّيْهِ ثُمَّ نَفَثَ فِيهِمَا وَقَرَأَ فِيهِمَا قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِمَا مَا اسْتَطَاعَ مِنْ جَسَدِهِ يَبْدَأُ بِهِمَا عَلَى رَأْسِهِ وَوَجْهِهِ وَمَا أَقْبَلَ مِنْ جَسَدِهِ يَفْعَلُ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ جب (آرام کرنے کے لیے) بستر پر تشریف لاتے تو ہر رات آپ اپنی ہتھیلیوں کو اکٹھا کرتے، پھر ان میں پھونک مارتے اور ان میں قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ، قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھتے۔ پھر ان دونوں کو اپنے جسم پر پھیرتے جہاں تک ممکن ہوتا۔ آپ دونوں ہاتھوں کے ساتھ آغاز اپنے سر اور چہرے سے کرتے اور اپنے جسم کے سامنے والے حصہ پر (ہاتھ پھیرتے) آپ یہی عمل تین بار کرتے۔

4398- حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ الْفَضْلِ الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ عَنْ بَحِيرٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنِ ابْنِ أَبِي بِلَالٍ عَنْ

عِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ رضی الله عنه أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ الْمُسَبِّحَاتِ قَبْلَ أَنْ يَرْقُدَ وَقَالَ إِنَّ فِيهِنَّ آيَةً أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ آيَةٍ

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سونے سے پہلے مسبحات پڑھتے تھے۔(یعنی وہ سورتیں جن کی ابتداء سبح یا یسبح للہ سے ہوتی ہے)۔اور فرماتے: ان میں ایک آیت ہے جو ہزار آیات سے افضل ہے۔

4399۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی الله عنهما أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي كَفَانِي وَآوَانِي وَأَطْعَمَنِي وَسَقَانِي وَالَّذِي مَنَّ عَلَيَّ فَأَفْضَلَ وَالَّذِي أَعْطَانِي فَأَجْزَلَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ اللّٰهُمَّ رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيكَهُ وَإِلٰهَ كُلِّ شَيْءٍ أَعُوذُ بِكَ مِنَ النَّارِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ جب اپنے بستر پر جاتے تو یہ کلمات کہتے تھے: (ترجمہ) سب تعریفیں اس اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے (ہر شر سے) میری حفاظت فرمائی اور مجھے پناہ عطا فرمائی اور مجھے کھلایا اور مجھے خوب سیراب کیا اور جس نے مجھ پر احسان کیا اور اس میں خوب اضافہ کیا اور جس نے مجھے عطا فرمایا اور خوب کثرت سے عطا فرمایا۔ ہر حال میں تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں۔ اے اللہ! تو ہر شے کا رب ہے اور اس کا مالک ہے اور ہر شے کا معبود ہے میں آتش جہنم سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

4400۔ حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنِ اضْطَجَعَ مَضْجَعًا لَمْ يَذْكُرِ اللهَ تَعَالَى فِيهِ إِلَّا كَانَ عَلَيْهِ تِرَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ قَعَدَ مَقْعَدًا لَمْ يَذْكُرِ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ فِيهِ إِلَّا كَانَ عَلَيْهِ تِرَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو آدمی بستر پر (آرام کے لیے) لیٹا اور اس نے اس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کیا، تو اسے قیامت کے دن اس پر حسرت اور ندامت ہوگی اور جو کوئی کسی بیٹھنے کی جگہ بیٹھا اور اس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کیا تو قیامت کے دن اسے اس پر ندامت اور حسرت ہوگی۔ (کہ کاش میں نے اس مجلس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا ہوتا۔ نتیجہ یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی یاد سے کسی لمحے غافل نہیں ہونا چاہئے۔ رب کریم یہ ذوق عطا فرمائے۔ آمین)

بَابُ مَا يَقُولُ الرَّجُلُ إِذَا تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ

اس کا بیان کہ آدمی کی رات کے وقت جب آنکھ کھل جائے تو وہ کیا کہے

4401۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ قَالَ قَالَ الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي عُمَيْرُ بْنُ هَانِئٍ قَالَ حَدَّثَنِي جُنَادَةُ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ حِينَ يَسْتَيْقِظُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا

إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ ثُمَّ دَعَا رَبِّ اغْفِرْ لِي قَالَ الْوَلِيدُ أَوْ قَالَ دَعَا اسْتُجِيبَ لَهُ فَإِنْ قَامَ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ صَلَّى قُبِلَتْ صَلَاتُهُ

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کی رات کے وقت آنکھ کھل گئی اور اس نے بیدار ہونے کے وقت یہ کلمات کہے۔ "لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ" پھر یہ دعا مانگی "رب اغفرلی" میرے رب میری مغفرت فرما۔ ولید نے بیان کیا یا آپ نے فرمایا: پھر اس نے دعا مانگی تو وہ دعا قبول کی جائے گی اور اگر وہ اٹھا اور اس نے وضو کیا، پھر اس نے نماز پڑھی تو اس کی نماز قبول کی جائے گی۔

4402۔ حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ يَعْنِي ابْنَ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ إِذَا اسْتَيْقَظَ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ أَسْتَغْفِرُكَ لِذَنْبِي وَأَسْأَلُكَ رَحْمَتَكَ اللَّهُمَّ زِدْنِي عِلْمًا وَلَا تُزِغْ قَلْبِي بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنِي وَهَبْ لِي مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب رات کے وقت بیدار ہوتے تھے تو یہ کلمات کہتے: لا الہ الا انت سبحانک تا آخر (اے اللہ! تیرے سوا کوئی الہ نہیں تیری ذات پاک ہے۔ اے اللہ! میں تجھ سے اپنے گناہ کی مغفرت طلب کرتا ہوں اور تجھ سے تیری رحمت کی التجاء کرتا ہوں۔ اے اللہ! میرے علم میں اضافہ فرما اور میرے دل کو نہ بھٹکا اس کے بعد کہ تو نے مجھے (صراط مستقیم کی) ہدایت عطا فرمادی ہے اور مجھے اپنی جناب خاص سے رحمت عطا فرما۔ بلاشبہ تو بہت زیادہ عطا فرمانے والا ہے)۔

بَابٌ فِي التَّسْبِيحِ عِنْدَ النَّوْمِ (سونے کے وقت سبحان اللہ کہنے کا بیان)

4403۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ الْمَعْنَى عَنِ الْحَكَمِ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ شَكَتْ فَاطِمَةُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ مَا تَلْقَى فِي يَدِهَا مِنَ الرَّحَى فَأُتِيَ بِسَبْيٍ فَأَتَتْهُ تَسْأَلُهُ فَلَمْ تَرَهُ فَأَخْبَرَتْ بِذَلِكَ عَائِشَةَ فَلَمَّا جَاءَ النَّبِيُّ ﷺ أَخْبَرَتْهُ فَأَتَانَا وَقَدْ أَخَذْنَا مَضَاجِعَنَا فَذَهَبْنَا لِنَقُومَ فَقَالَ عَلَى مَكَانِكُمَا فَجَاءَ فَقَعَدَ بَيْنَنَا حَتَّى وَجَدْتُ بَرْدَ قَدَمَيْهِ عَلَى صَدْرِي فَقَالَ أَلَا أَدُلُّكُمَا عَلَى خَيْرٍ مِمَّا سَأَلْتُمَا إِذَا أَخَذْتُمَا مَضَاجِعَكُمَا فَسَبِّحَا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَاحْمَدَا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَكَبِّرَا أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكُمَا مِنْ خَادِمٍ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ الْيَشْكُرِيُّ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي الْوَرْدِ بْنِ ثُمَامَةَ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ لِابْنِ أَعْبُدَ أَلَا أُحَدِّثُكَ عَنِّي وَعَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَكَانَتْ أَحَبَّ أَهْلِهِ إِلَيْهِ وَكَانَتْ عِنْدِي فَجَرَّتْ بِالرَّحَى حَتَّى أَثَّرَتْ بِيَدِهَا وَاسْتَقَتْ بِالْقِرْبَةِ حَتَّى أَثَّرَتْ فِي نَحْرِهَا وَقَمَّتِ الْبَيْتَ حَتَّى اغْبَرَّتْ ثِيَابُهَا وَأَوْقَدَتِ الْقِدْرَ حَتَّى دَكِنَتْ ثِيَابُهَا وَأَصَابَهَا مِنْ ذَلِكَ ضُرٌّ فَسَمِعْنَا أَنَّ رَقِيقًا أُتِيَ بِهِمْ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ

فَقُلْتُ لَوْ أَتَيْتِ أَبَاكِ فَسَأَلْتِيهِ خَادِمًا يَكْفِيكِ فَأَتَتْهُ فَوَجَدَتْ عِنْدَهُ حُدَّاثًا فَاسْتَحْيَتْ فَرَجَعَتْ فَغَدَا عَلَيْنَا وَنَحْنُ فِي لِفَاعِنَا فَجَلَسَ عِنْدَ رَأْسِهَا فَأَدْخَلَتْ رَأْسَهَا فِي اللِّفَاعِ حَيَاءً مِنْ أَبِيهَا فَقَالَ مَا كَانَ حَاجَتُكِ أَمْسِ إِلَى آلِ مُحَمَّدٍ فَسَكَتَتْ مَرَّتَيْنِ فَقُلْتُ أَنَا وَاللَّهِ أُحَدِّثُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ هَذِهِ جَرَّتْ عِنْدِي بِالرَّحَى حَتَّى أَثَّرَتْ فِي يَدِهَا وَاسْتَقَتْ بِالْقِرْبَةِ حَتَّى أَثَّرَتْ فِي نَحْرِهَا وَكَسَحَتِ الْبَيْتَ حَتَّى اغْبَرَّتْ ثِيَابُهَا وَأَوْقَدَتِ الْقِدْرَ حَتَّى دَكِنَتْ ثِيَابُهَا وَبَلَغَنَا أَنَّهُ قَدْ أَتَاكَ رَقِيقٌ أَوْ خَدَمٌ فَقُلْتُ لَهَا سَلِيهِ خَادِمًا فَذَكَرَ مَعْنَى حَدِيثِ الْحَكَمِ وَأَتَمَّ حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ عَنْ شَبَثِ بْنِ رِبْعِيٍّ عَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَام عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا الْخَبَرِ قَالَ فِيهِ قَالَ عَلِيٌّ فَمَا تَرَكْتُهُنَّ مُنْذُ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا لَيْلَةَ صِفِّينَ فَإِنِّي ذَكَرْتُهَا مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ فَقُلْتُهَا

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا ہے کہ حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا نے حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں اس تکلیف کی شکایت پیش کی جو آپ کے ہاتھوں کو چکی چلانے سے ہوتی تھی۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس قیدی لائے گئے۔ تو آپ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس کوئی خادم لینے کی غرض سے حاضر ہوئیں۔ لیکن انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ پایا۔ تو پھر اس کے بارے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو بتلا دیا۔ پس جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو انہوں نے آپ کو (فاطمہ کی آمد کے بارے) اطلاع دے دی۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے درآنحالیکہ ہم اپنے بستر لے چکے تھے۔ ہم نے کھڑے ہونے کی کوشش کی۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنی اپنی جگہ پر ہی رہو۔ چنانچہ آپ تشریف لائے اور ہمارے درمیان بیٹھ گئے۔ یہاں تک کہ میں نے آپ کے قدموں کی ٹھنڈک اپنے سینے پر محسوس کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تم دونوں کی اس سے بہتر شے پر رہنمائی نہ کروں جس کے بارے تم نے سوال کیا ہے؟ (پھر فرمایا) جب تم دونوں اپنے بستر لے چکو تو تینتیس بار سبحان اللہ کہو، تینتیس بار الحمد للہ کہو اور چونتیس بار اللہ اکبر کہو۔ تو یہ تم دونوں کے لیے خادم سے بہتر ہے۔

مؤمل بن ہشام یشکری، اسماعیل بن ابراہیم نے جریری سے اور انہوں نے ابوالورد بن ثمامہ سے بیان کیا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ابن اعبد سے کہا: کیا میں تجھے اپنے سے اور حضرت فاطمہ بنت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث بیان نہ کروں؟ اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک سارے گھر والوں سے زیادہ محبوب تھیں۔ وہ میرے پاس آئیں۔ تو انہوں نے چکی چلائی یہاں تک کہ ان کے ہاتھوں پر نشان پڑ گئے اور انہوں نے مشکیزے سے پانی بھرا یہاں تک کہ ان کے سینے میں درد ہونے لگا، انہوں نے گھر میں جھاڑو دیا یہاں تک کہ ان کے کپڑے غبار آلود ہو گئے اور انہوں نے ہنڈیا کے نیچے آگ جلائی یہاں تک کہ ان کے کپڑے دھوئیں سے اٹ گئے اور اس سبب سے انہیں بہت تکلیف اور ضرر پہنچا۔ سو ہم نے سنا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس غلام لائے گئے ہیں تو میں نے کہا: اگر تم اپنے باپ کے پاس جاؤ اور ان سے ایک خادم مانگ لاؤ تو وہ تمہارے لیے کافی ہوگا۔ چنانچہ آپ آئیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ لوگوں کو باتیں کرتے ہوئے پایا۔ تو آپ نے حیا محسوس کی اور واپس لوٹ گئیں۔ پس دوسرے دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم ابھی اپنے لحافوں میں ہی تھے۔

اور آپ ﷺ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے سر کے پاس تشریف فرما ہوئے تو انہوں نے اپنے باپ سے حیاء کرتے ہوئے اپنا سر لحاف میں کر لیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہیں آل محمد ﷺ کے پاس کل کون سا کام تھا؟ تو وہ دو مرتبہ خاموش رہیں۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! ﷺ قسم بخدا! میں آپ سے عرض کرتا ہوں بے شک یہ میرے پاس چکی چلاتی ہیں یہاں تک کہ ان کے ہاتھوں میں نشان پڑ گئے ہیں اور مشکیزے سے پانی بھر کر لاتی ہیں یہاں تک کہ ان کے سینے میں تکلیف ہونے لگی ہے، گھر میں جھاڑو دیتی ہیں یہاں تک کہ ان کے کپڑے غبار آلود ہو جاتے ہیں اور ہانڈی کے لیے آگ جلاتی ہیں یہاں تک کہ ان کے کپڑے دھوئیں سے اٹ جاتے ہیں اور ہم تک یہ خبر پہنچی ہے کہ آپ کے پاس کچھ غلام یا خادم آئے ہیں۔ تو میں نے انہیں کہا ہے کہ تم آپ سے ایک خادم کی درخواست کرو۔ پھر آگے حکم کی حدیث کی طرح حدیث ذکر کی اور اسے مکمل کیا۔

عباس عنبری، عبدالملک بن عمرو، عبدالعزیز بن محمد بن یزید بن الہاد عن محمد بن کعب القرظی عن شبث بن ربعی عن علی علیہ السلام عن النبی ﷺ کی سند سے یہ حدیث بیان کی ہے۔ اس میں ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب سے میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ کلمات سنے ہیں میں نے انہیں پڑھنا نہیں چھوڑا، سوائے (جنگ) صفین کی رات کے۔ اس رات یہ رات کے آخری حصہ میں مجھے یاد آئے تو پھر میں نے انہیں پڑھ لیا۔

4404۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ خَصْلَتَانِ أَوْ خَلَّتَانِ لَا يُحَافِظُ عَلَيْهِمَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ هُمَا يَسِيرٌ وَمَنْ يَعْمَلُ بِهِمَا قَلِيلٌ يُسَبِّحُ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ عَشْرًا وَيَحْمَدُ عَشْرًا وَيُكَبِّرُ عَشْرًا فَذَلِكَ خَمْسُونَ وَمِائَةٌ بِاللِّسَانِ وَأَلْفٌ وَخَمْسُ مِائَةٍ فِي الْمِيزَانِ وَيُكَبِّرُ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ وَيَحْمَدُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَيُسَبِّحُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ فَذَلِكَ مِائَةٌ بِاللِّسَانِ وَأَلْفٌ فِي الْمِيزَانِ فَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَعْقِدُهَا بِيَدِهِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ كَيْفَ هُمَا يَسِيرٌ وَمَنْ يَعْمَلُ بِهِمَا قَلِيلٌ قَالَ يَأْتِي أَحَدَكُمْ يَعْنِي الشَّيْطَانَ فِي مَنَامِهِ فَيُنَوِّمُهُ قَبْلَ أَنْ يَقُولَهُ وَيَأْتِيهِ فِي صَلَاتِهِ فَيُذَكِّرُهُ حَاجَةً قَبْلَ أَنْ يَقُولَهَا حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَيَّاشُ بْنُ عُقْبَةَ الْحَضْرَمِيُّ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ حَسَنٍ الضَّمْرِيِّ أَنَّ ابْنَ أُمِّ الْحَكَمِ أَوْ ضُبَاعَةَ ابْنَتَيِ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ عَنْ إِحْدَاهُمَا أَنَّهَا قَالَتْ أَصَابَ رَسُولُ اللهِ سَبْيًا فَذَهَبْتُ أَنَا وَأُخْتِي فَاطِمَةُ بِنْتُ النَّبِيِّ ﷺ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَشَكَوْنَا إِلَيْهِ مَا نَحْنُ فِيهِ وَسَأَلْنَاهُ أَنْ يَأْمُرَ لَنَا بِشَيْءٍ مِنَ السَّبْيِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ سَبَقَكُنَّ يَتَامَى بَدْرٍ ثُمَّ ذَكَرَ قِصَّةَ التَّسْبِيحِ قَالَ عَلَى أَثَرِ كُلِّ صَلَاةٍ لَمْ يَذْكُرِ النَّوْمَ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: دو خصلتیں ہیں جن پر ایک مسلمان آدمی پابندی سے عمل کرتا رہے گا تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔ وہ دونوں آسان ہیں اور ان دونوں کے مطابق جو عمل کریں گے وہ قلیل ہیں۔ وہ ہر نماز کے بعد دس مرتبہ سبحان اللہ، دس مرتبہ الحمد للہ اور دس مرتبہ اللہ اکبر کہنا ہے۔ پس یہ ایک سو پچاس مرتبہ زبان سے ادا ہوئے اور میزان میں ان کی مقدار ایک ہزار پانچ سو ہوگی (کیونکہ ایک بار پڑھنے سے دس نیکیاں ملتی ہیں) اور

جب وہ بستر پر (آرام کرنے کے لیے) جائے تو چونتیس مرتبہ اللہ اکبر کہے، تینتیس مرتبہ الحمد للہ کہے اور تینتیس مرتبہ سبحان اللہ کہے۔ تو اسے سو بار زبان سے ادا کیا اور میزان میں یہ ایک ہزار بار ہوگا۔ تحقیق میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ تسبیحات اپنے ہاتھ پر شمار کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ صحابہ کرام نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ کیونکر یہ دونوں خصلتیں آسان ہیں اور ان پر عمل کرنے والے قلیل ہوں گے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کسی ایک کے پاس سونے کے وقت شیطان آجاتا ہے اور وہ اسے یہ کلمات کہنے سے پہلے ہی سلا دیتا ہے اور نماز کے دوران اس کے پاس آجاتا ہے اور اسے یہ کلمات پڑھنے سے پہلے ہی کوئی کام یاد دلا دیتا ہے۔

احمد بن صالح، عبداللہ بن وہب، عیاش بن عقبہ حضرمی نے فضل بن حسن ضمری سے روایت کیا ہے کہ ابن ام الحکم یا ضباعۃ ابنتی زبیر، ان دو میں سے کسی ایک سے حدیث بیان کی ہے کہ اس نے کہا: رسول اللہ ﷺ کے پاس کچھ قیدی آئے۔ تو میں اور میری بہن فاطمہ بنت النبی ﷺ حضور نبی مکرم ﷺ کے پاس گئیں اور ہم نے اس تکلیف کا شکوہ کیا جس میں ہم مبتلا تھیں اور ہم نے آپ سے درخواست کی کہ آپ ہمارے لیے قیدیوں میں سے کسی کے بارے حکم ارشاد فرمائیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بدر کے یتامیٰ تم سے پہلے موجود ہیں۔ پھر آگے تسبیح کا واقعہ انہوں نے ذکر کیا اور اس میں کہا کہ ہر نماز کے بعد آدمی تسبیحات پڑھے۔ اس روایت میں سونے کا ذکر نہیں ہے۔

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا أَصْبَحَ (اس کا بیان کہ جب صبح کرے تو کیا کہے؟)

4405۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ رضی اللہ عنہ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ مُرْنِي بِكَلِمَاتٍ أَقُولُهُنَّ إِذَا أَصْبَحْتُ وَإِذَا أَمْسَيْتُ قَالَ قُلِ اللَّهُمَّ فَاطِرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيكَهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِي وَشَرِّ الشَّيْطَانِ وَشِرْكِهِ قَالَ قُلْهَا إِذَا أَصْبَحْتَ وَإِذَا أَمْسَيْتَ وَإِذَا أَخَذْتَ مَضْجَعَكَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ مجھے آپ ایسے کلمات بتائیے جنہیں میں صبح و شام پڑھتا رہوں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: (یہ کلمات) کہو (ترجمہ) "اے اللہ! آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے، غیب و شہادت کا علم رکھنے والے، ہر شے کے رب اور اس کے مالک! میں شہادت دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ میں تیری پناہ مانگتا ہوں اپنے نفس کے شر سے اور شیطان کے شر اور اس کے شرک کے شر سے"۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو یہ کلمات پڑھا کر جب تو صبح کرے، جب تو شام کرے اور جب تو اپنے بستر پر جائے (یعنی صبح و شام اور سوتے وقت یہ کلمات پڑھا کرو)۔

4406۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا سُهَيْلٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ إِذَا أَصْبَحَ اللَّهُمَّ بِكَ أَصْبَحْنَا وَبِكَ أَمْسَيْنَا وَبِكَ نَحْيَا وَبِكَ نَمُوتُ وَإِلَيْكَ النُّشُورُ وَإِذَا أَمْسَى قَالَ اللَّهُمَّ بِكَ أَمْسَيْنَا وَبِكَ نَحْيَا وَبِكَ نَمُوتُ وَإِلَيْكَ النُّشُورُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ جب صبح کرتے تو یہ کہتے تھے (ترجمہ) ”اے اللہ! ہم نے تیرے نام (اور نعمت) کے ساتھ صبح کی ہے اور تیرے نام (اور نعمت) کے ساتھ شام کی ہے اور تیرے نام کے ساتھ ہم زندہ رہیں گے اور تیرے نام (اور نعمت) کے ساتھ ہم مریں گے اور تیری ہی طرف اٹھائے جائیں گے“۔ اور جب شام ہوتی تو کہتے: ”اے اللہ! ہم نے تیرے ہی نام (اور نعمت) کے ساتھ شام کی ہے، تیرے ہی نام (اور نعمت) کے ساتھ ہم زندہ رہیں گے، اور تیرے ہی نام (اور نعمت) کے ساتھ ہم مریں گے اور تیری ہی طرف ہم اٹھائے جائیں گے“۔

4407- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي فُدَيْكٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ عَنْ هِشَامِ بْنِ الْغَازِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ مَكْحُولٍ الدِّمَشْقِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ أَوْ يُمْسِي اللَّهُمَّ إِنِّي أَصْبَحْتُ أُشْهِدُكَ وَأُشْهِدُ حَمَلَةَ عَرْشِكَ وَمَلَائِكَتَكَ وَجَمِيعَ خَلْقِكَ أَنَّكَ أَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ أَعْتَقَ اللَّهُ رُبُعَهُ مِنَ النَّارِ فَمَنْ قَالَهَا مَرَّتَيْنِ أَعْتَقَ اللَّهُ نِصْفَهُ وَمَنْ قَالَهَا ثَلَاثًا أَعْتَقَ اللَّهُ[1] ثَلَاثَةَ أَرْبَاعِهِ فَإِنْ قَالَهَا أَرْبَعًا أَعْتَقَهُ اللَّهُ مِنَ النَّارِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے صبح یا شام کرتے وقت یہ کلمات کہے (ترجمہ) ”اے اللہ! بلاشبہ میں نے صبح کی ہے، میں تجھے گواہ بناتا ہوں، تیرے حاملین عرش اور تیرے فرشتوں کو گواہ بناتا ہوں اور تیری مخلوق کو گواہ بناتا ہوں کہ تو ہی اللہ ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں“۔ تو اللہ تعالیٰ اس کے چوتھائی حصہ کو جہنم میں آگ سے آزاد کردے گا اور جس نے یہی کلمات دو بار کہے تو اللہ تعالیٰ اس کے نصف کو آزاد کردے گا اور جس نے یہی کلمات تین بار کہے تو اللہ تعالیٰ اس کے تین چوتھائی کو آزاد کردے گا اور اگر کسی نے یہ کلمات چار بار کہے تو اللہ تعالیٰ اسے آتش جہنم سے آزاد کردے گا۔

4408- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ ثَعْلَبَةَ الطَّائِيُّ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ أَوْ حِينَ يُمْسِي اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبِّي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ وَأَنَا عَلَى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ أَبُوءُ بِنِعْمَتِكَ وَأَبُوءُ بِذَنْبِي فَاغْفِرْ لِي إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ فَمَاتَ مِنْ يَوْمِهِ أَوْ مِنْ لَيْلَتِهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ

حضرت ابن بریدہ رضی اللہ عنہما نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: جس کسی نے صبح کے وقت یا شام کے وقت یہ کلمات کہے: (ترجمہ) ”اے اللہ! تو میرا رب ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو نے مجھے پیدا فرمایا ہے اور میں تیرا بندہ ہوں، میں تیرے عہد پر قائم ہوں (یعنی میں نے جو تیری توحید کا اقرار کیا ہے یا تیرے ساتھ اوامر و نواہی کی اطاعت کا عہد کیا ہے اس پر قائم ہوں) اور تیرے وعدہ (ثواب) پر یقین ہے جتنی مجھ میں استطاعت ہے، میں تیری پناہ مانگتا ہوں ہر اس عمل کے شر سے جو میں نے کیا ہے۔ میں اعتراف کرتا ہوں تیرے انعام و اکرام کا اور میں اپنے گناہوں کا

1۔ ایک نسخہ میں لفظ اللہ نہیں ہے۔

بھی اعتراف کرتا ہوں۔ سو تو میری مغفرت فرما، بلاشبہ تیرے سوا کوئی گناہوں کو بخشنے والا نہیں ہے"۔ پھر وہ اس دن یا اس رات فوت ہو گیا تو وہ جنت میں داخل ہو گا۔

4409۔ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ عَنْ خَالِدٍ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ بْنِ أَعْيَنَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللهِ رضی الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ إِذَا أَمْسَى أَمْسَيْنَا وَأَمْسَى الْمُلْكُ لِلَّهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ زَادَ فِي حَدِيثِ جَرِيرٍ وَأَمَّا زُبَيْدٌ كَانَ يَقُولُ كَانَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ سُوَيْدٍ يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ رَبِّ أَسْأَلُكَ خَيْرَ مَا فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ وَخَيْرَ مَا بَعْدَهَا وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهَا رَبِّ أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَمِنْ سُوءِ الْكِبَرِ أَوِ الْكُفْرِ رَبِّ أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ وَإِذَا أَصْبَحَ قَالَ ذَلِكَ أَيْضًا أَصْبَحْنَا وَأَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلَّهِ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ مِنْ سُوءِ الْكِبَرِ وَلَمْ يَذْكُرْ سُوءَ الْكُفْرِ

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب شام ہوتی تو حضور نبی مکرم ﷺ کہا کرتے تھے: (ترجمہ) "ہم نے شام کی اور اس حال میں شام ہوئی کہ سب بادشاہی اللہ تعالیٰ کے لیے ہے، کوئی معبود نہیں ہے سوائے اللہ تعالیٰ کے جو کہ وحدہٗ لاشریک ہے"۔ جریر کی حدیث میں یہ زائد ہے اور رہے زبید وہ کہتے تھے کہ ابراہیم بن سوید کہتے تھے: "کوئی معبود نہیں سوائے اللہ تعالیٰ کے جو کہ وحدہٗ لاشریک ہے، اسی کے لیے سب بادشاہی ہے اور اسی کے لیے سب تعریف ہے اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے۔ اے میرے پروردگار! میں تجھ سے التجاء کرتا ہوں اس خیر اور بھلائی کی جو اس رات میں ظاہر ہو گی اور اس خیر کی جو اس کے بعد ہو گا اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں ہر اس شر سے جو اس رات میں ہو گا اور اس شر سے جو اس کے بعد ہو گا۔ اے میرے رب! میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس عذاب سے جو جہنم میں ہے اور اس عذاب سے جو قبر میں ہے"۔ اور جب صبح ہوتی تو آپ اس طرح بھی کہتے: "ہم نے صبح کی اور صبح ہوئی اس حال میں کہ سب بادشاہی اللہ تعالیٰ کے لیے ہے"۔

ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ اسے شعبہ نے سلمہ بن کہیل سے، انہوں نے ابراہیم بن سوید سے روایت کیا ہے۔ اس میں سوء الکبر ذکر کیا ہے اور سوء الکفر ذکر نہیں کیا۔

4410۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي عَقِيلٍ عَنْ سَابِقِ بْنِ نَاجِيَةَ عَنْ أَبِي سَلَّامٍ أَنَّهُ كَانَ فِي مَسْجِدِ حِمْصَ فَمَرَّ بِهِ رَجُلٌ فَقَالُوا هَذَا خَدَمَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَامَ إِلَيْهِ فَقَالَ حَدِّثْنِي بِحَدِيثٍ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ لَمْ يَتَدَاوَلْهُ بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ الرِّجَالُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ قَالَ إِذَا أَصْبَحَ وَإِذَا أَمْسَى رَضِينَا بِاللهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا إِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَى اللهِ أَنْ يُرْضِيَهُ

سابق بن ناجیہ نے ابو سلام سے روایت کیا ہے کہ وہ حمص کی مسجد میں تھے۔ تو ان کے پاس سے ایک آدمی گزرا۔ تو لوگوں نے کہا: یہ حضور نبی کریم ﷺ کا خادم ہے۔ چنانچہ وہ اٹھ کر اس کے پاس گئے اور کہا: تم مجھے ایسی حدیث بیان کرو، جو تم

نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہو۔ تمہارے اور آپ ﷺ کے درمیان اور لوگ رابطہ واسطہ موجود نہ ہوں۔ تو اس نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس کسی نے صبح اور شام کے وقت یہ کہا: (ترجمہ) ''ہم راضی ہیں اللہ تعالیٰ سے اسے رب مانتے ہوئے اور اسلام سے اسے دین مانتے ہوئے اور محمد ﷺ سے انہیں رسول مانتے ہوئے'' تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ کرم پر ہے کہ وہ اسے خوش کرے (اور جنت میں داخل فرمادے)۔

4411۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ وَإِسْمَعِيلُ قَالَا حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَنْبَسَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ غَنَّامٍ الْبَيَاضِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ اللَّهُمَّ مَا أَصْبَحَ بِي مِنْ نِعْمَةٍ فَمِنْكَ وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ فَلَكَ الْحَمْدُ وَلَكَ الشُّكْرُ فَقَدْ أَدَّى شُكْرَ يَوْمِهِ وَمَنْ قَالَ مِثْلَ ذَلِكَ حِينَ يُمْسِي فَقَدْ أَدَّى شُكْرَ لَيْلَتِهِ

حضرت عبداللہ بن غنام البیاضی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کسی نے صبح کرتے وقت یہ کہا: ''اے اللہ! نعمتوں میں سے جو صبح کے وقت میرے پاس ہیں وہ تیری ہی جانب سے ہیں، تو وحدہٗ لاشریک ہے، تیرے لیے ہی حمد اور تیرے لیے ہی شکر ہے'' تحقیق اس نے اس دن شکر ادا کر دیا اور جس کسی نے شام کرتے وقت اسی طرح کے کلمات کہے تو اس نے رات کا شکر ادا کر دیا۔

4412۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى الْبَلْخِيُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح و حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ الْمَعْنَى حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا عُبَادَةُ بْنُ مُسْلِمٍ الْفَزَارِيُّ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدَعُ هَؤُلَاءِ الدَّعَوَاتِ حِينَ يُمْسِي وَحِينَ يُصْبِحُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي دِينِي وَدُنْيَايَ وَأَهْلِي وَمَالِي اللَّهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَتِي وَقَالَ عُثْمَانُ عَوْرَاتِي وَآمِنْ رَوْعَاتِي اللَّهُمَّ احْفَظْنِي مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ وَمِنْ خَلْفِي وَعَنْ يَمِينِي وَعَنْ شِمَالِي وَمِنْ فَوْقِي وَأَعُوذُ بِعَظَمَتِكَ أَنْ أُغْتَالَ مِنْ تَحْتِي قَالَ أَبُو دَاوُد قَالَ وَكِيعٌ يَعْنِي الْخَسْفَ

جبیر بن ابی سلیمان بن جبیر بن مطعم نے بیان کیا کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے شام اور صبح کے وقت کبھی ان دعاؤں کو نہیں چھوڑا: ''اے اللہ! میں دنیا اور آخرت میں تجھ سے عافیت کی التجا کرتا ہوں۔ اے اللہ! میں تجھ سے اپنے دین، اپنے اہل اور اپنے مال میں عفو اور عافیت کی التجاء کرتا ہوں۔ اے اللہ! تو میرے ستر کو ڈھانپ لے، عثمان کی روایت میں یہ لفظ جمع عوراتی ذکر کیا ہے اور گھبراہٹ اور خوف سے امن عطا فرما۔ اے اللہ! میری حفاظت فرما میرے سامنے سے، میرے پیچھے سے، میری دائیں طرف سے، میری بائیں طرف سے اور میرے اوپر کی جانب سے اور میں تیری عظمت کے ساتھ پناہ مانگتا ہوں کہ میں نیچے کی جانب سے ہلاک کیا جاؤں۔ ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ وکیع نے کہا ہے: اس سے مراد خسف (زمین میں دھنسنا) ہے۔

4413۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو أَنَّ سَالِمًا الْفَرَّاءَ حَدَّثَهُ أَنَّ عَبْدَ

الْحَمِيدِ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ حَدَّثَهُ أَنَّ أُمَّهُ حَدَّثَتْهُ وَكَانَتْ تَخْدُمُ بَعْضَ بَنَاتِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ ابْنَةَ النَّبِيِّ ﷺ حَدَّثَتْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُعَلِّمُهَا فَيَقُولُ قُولِي حِينَ تُصْبِحِينَ سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ مَا شَاءَ اللهُ كَانَ وَمَا لَمْ يَشَأْ لَمْ يَكُنْ[1]، فَإِنَّهُ مَنْ قَالَهُنَّ حِينَ يُصْبِحُ حُفِظَ حَتَّى يُمْسِيَ وَمَنْ قَالَهُنَّ حِينَ يُمْسِي حُفِظَ حَتَّى يُصْبِحَ

عبدالحمید جو کہ بنی ہاشم کے آزاد کردہ غلام ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ان کی ماں نے انہیں بتایا جو کہ حضور نبی کریم ﷺ کی کسی صاحبزادی کی خدمت میں رہتی تھی کہ انہیں حضور نبی مکرم ﷺ کی صاحبزادی نے بتایا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام انہیں یہ تعلیم دیتے تھے اور فرماتے تھے کہ تم صبح کے وقت یہ کہا کرو: "سبحان اللہ وبحمدہ لا قوۃ الا باللہ ما شاء اللہ کان و ما لم یشاء لم یکن" کیونکہ جو کوئی صبح کے وقت یہ کلمات کہتا ہے شام تک اس کی حفاظت کی جاتی ہے اور جو کوئی شام کے وقت یہ کلمات کہتا ہے تو صبح ہونے تک اس کی حفاظت کی جاتی ہے۔

4414۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ قَالَ أَخْبَرَنَا ح وحَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ بَشِيرٍ النَّجَّارِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْبَيْلَمَانِيِّ قَالَ الرَّبِيعُ ابْنُ الْبَيْلَمَانِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ فَسُبْحَانَ اللهِ حِينَ تُمْسُونَ وَحِينَ تُصْبِحُونَ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَعَشِيًّا وَحِينَ تُظْهِرُونَ إِلَى وَكَذَلِكَ تُخْرَجُونَ أَدْرَكَ مَا فَاتَهُ فِي يَوْمِهِ ذَلِكَ وَمَنْ قَالَهُنَّ حِينَ يُمْسِي أَدْرَكَ مَا فَاتَهُ فِي لَيْلَتِهِ قَالَ الرَّبِيعُ عَنِ اللَّيْثِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کسی نے صبح کرتے وقت یہ کلمات کہے فَسُبْحَانَ اللهِ حِينَ تُمْسُونَ وَحِينَ تُصْبِحُونَ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَعَشِيًّا وَحِينَ تُظْهِرُونَ إلی قولہ وَكَذَلِكَ تُخْرَجُونَ تو وہ اس ثواب کو پالے گا جسے وہ اس دن نہ پاسکا اور جس نے شام کے وقت یہ کلمات کہے تو وہ اس ثواب کو پالے گا جسے وہ اس رات میں نہ پاسکا۔ ربیع نے اسے لیث سے بیان کیا ہے۔

4415۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ وَوُهَيْبٌ نَحْوَهُ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عَائِشٍ وَقَالَ حَمَّادٌ عَنْ أَبِي عَيَّاشٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ مَنْ قَالَ إِذَا أَصْبَحَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ كَانَ لَهُ عِدْلُ رَقَبَةٍ مِنْ وَلَدِ إِسْمَعِيلَ وَكُتِبَ لَهُ عَشْرُ حَسَنَاتٍ وَحُطَّ عَنْهُ عَشْرُ سَيِّئَاتٍ وَرُفِعَ لَهُ عَشْرُ دَرَجَاتٍ وَكَانَ فِي حِرْزٍ مِنَ الشَّيْطَانِ حَتَّى يُمْسِيَ وَإِنْ قَالَهَا إِذَا أَمْسَى كَانَ لَهُ مِثْلُ ذَلِكَ حَتَّى يُصْبِحَ قَالَ فِي حَدِيثِ حَمَّادٍ فَرَأَى رَجُلٌ رَسُولَ اللهِ ﷺ فِيمَا يَرَى النَّائِمُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ أَبَا عَيَّاشٍ يُحَدِّثُ عَنْكَ بِكَذَا وَكَذَا قَالَ صَدَقَ أَبُو عَيَّاشٍ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ إِسْمَعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ وَمُوسَى الزَّمْعِيُّ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَائِشٍ

حضرت ابو عیاش سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کسی نے صبح کے وقت یہ کلمات کہے "لا الٰہ الا اللہ

1۔ دیگر نسخوں میں یہاں یہ الفاظ زائد ہیں: أَعْلَمُ أَنَّ اللهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَأَنَّ اللهَ قَدْ أَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا

وحدہٗ لاشریک لہ لہ الملك ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر" تو اس کے لیے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ہوگا، اس کے لیے دس نیکیاں لکھی جائیں گی اس سے دس گناہ ختم کر دیے جائیں گے اور اس کے دس درجات بلند کر دیے جائیں گے اور وہ شیطان (کے فتنے) سے محفوظ رہے گا یہاں تک کہ شام ہو جائے گی اور اگر اس نے شام کے وقت یہ کلمات کہے تو اس کے لیے یہ بھی اسی کی مثل (اجر) ہوگا یہاں تک کہ صبح ہو جائے گی۔ حماد کی حدیث میں ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ کو حالت خواب میں دیکھا، تو عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ ابوعیاش آپ سے اس اس طرح حدیث بیان کرتا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ابوعیاش نے سچ کہا ہے۔

ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ اسے اسماعیل بن جعفر، موسیٰ زمعی اور عبداللہ بن جعفر نے سہیل عن ابیہ عن ابن عائش کی سند سے روایت کی ہے۔

4416- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ عَنْ مُسْلِمٍ يَعْنِي ابْنَ زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَصْبَحْتُ أُشْهِدُكَ وَأُشْهِدُ حَمَلَةَ عَرْشِكَ وَمَلَائِكَتَكَ وَجَمِيعَ خَلْقِكَ أَنَّكَ أَنْتَ اللهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ إِلَّا غُفِرَ لَهُ مَا أَصَابَ فِي يَوْمِهِ ذَلِكَ مِنْ ذَنْبٍ وَإِنْ قَالَهَا حِينَ يُمْسِي غُفِرَ لَهُ مَا أَصَابَ تِلْكَ اللَّيْلَةَ

مسلم بن زیاد نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے صبح کرتے وقت یہ کہا: (ترجمہ) "اے اللہ! بلاشبہ میں نے صبح کی ہے، میں تجھے گواہ بناتا ہوں اور میں تیرے حاملین عرش کو اور تیرے فرشتوں اور تیری تمام مخلوق کو گواہ بناتا ہوں، بلاشبہ تو اللہ ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے، تو یکتا ہے، تیرا کوئی شریک نہیں ہے اور بلاشبہ محمد ﷺ تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں" تو اس دن اس سے جو گناہ صادر ہوگا اس کی مغفرت کر دی جائے گی اور اگر اس نے شام کے وقت یہ کلمات کہے تو اس کے وہ گناہ بخش دیے جائیں گے جو اس رات اس سے صادر ہوں گے۔

4417- حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَبُو النَّضْرِ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَعِيدٍ الْفِلَسْطِينِيُّ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ حَسَّانَ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ مُسْلِمٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِيهِ مُسْلِمِ بْنِ الْحَارِثِ التَّمِيمِيِّ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ أَسَرَّ إِلَيْهِ فَقَالَ إِذَا انْصَرَفْتَ مِنْ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ فَقُلِ اللَّهُمَّ أَجِرْنِي مِنَ النَّارِ سَبْعَ مَرَّاتٍ فَإِنَّكَ إِذَا قُلْتَ ذَلِكَ ثُمَّ مِتَّ فِي لَيْلَتِكَ كُتِبَ لَكَ جِوَارٌ مِنْهَا وَإِذَا صَلَّيْتَ الصُّبْحَ فَقُلْ كَذَلِكَ فَإِنَّكَ إِنْ مِتَّ فِي يَوْمِكَ كُتِبَ لَكَ جِوَارٌ مِنْهَا أَخْبَرَنِي أَبُو سَعِيدٍ عَنِ الْحَارِثِ أَنَّهُ قَالَ أَسَرَّهَا إِلَيْنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَنَحْنُ نَخُصُّ بِهَا إِخْوَانَنَا حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ الْحِمْصِيُّ وَمُؤَمَّلُ بْنُ الْفَضْلِ الْحَرَّانِيُّ وَعَلِيُّ بْنُ سَهْلٍ الرَّمْلِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى الْحِمْصِيُّ قَالُوا حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ حَسَّانَ الْكِنَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي مُسْلِمُ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ مُسْلِمٍ

التَّمِيمِيُّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ نَحْوَهُ إِلَى قَوْلِهِ جِوَارٌ مِنْهَا إِلَّا أَنَّهُ قَالَ فِيهِمَا قَبْلَ أَنْ يُكَلِّمَ[1] أَحَدًا قَالَ عَلِيُّ بْنُ سَهْلٍ فِيهِ إِنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ وَقَالَ عَلِيٌّ وَابْنُ الْمُصَفَّى بَعَثَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي سَرِيَّةٍ فَلَمَّا بَلَغْنَا الْمُغَارَ اسْتَحْثَثْتُ فَرَسِي فَسَبَقْتُ أَصْحَابِي وَتَلَقَّانِي الْحَيُّ بِالرَّنِينِ فَقُلْتُ لَهُمْ قُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ تُحْرَزُوا فَقَالُوهَا فَلَامَنِي أَصْحَابِي وَقَالُوا حَرَمْتَنَا الْغَنِيمَةَ فَلَمَّا قَدِمْنَا[2] عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ أَخْبَرُوهُ بِالَّذِي صَنَعْتُ فَدَعَانِي فَحَسَّنَ لِي مَا صَنَعْتُ وَقَالَ أَمَا إِنَّ اللهَ قَدْ كَتَبَ لَكَ مِنْ كُلِّ إِنْسَانٍ مِنْهُمْ كَذَا وَكَذَا قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ فَأَنَا نَسِيتُ الثَّوَابَ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَمَا إِنِّي سَأَكْتُبُ لَكَ بِالْوَصَاةِ بَعْدِي قَالَ فَفَعَلَ وَخَتَمَ عَلَيْهِ فَدَفَعَهُ إِلَيَّ وَقَالَ لِي ثُمَّ ذَكَرَ مَعْنَاهُمْ وَقَالَ ابْنُ الْمُصَفَّى قَالَ سَمِعْتُ الْحَارِثَ بْنَ مُسْلِمِ بْنِ الْحَارِثِ التَّمِيمِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ

حارث بن مسلم نے اپنے باپ مسلم بن حارث تمیمی رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے سرگوشی فرمائی اور فرمایا: جب تو مغرب کی نماز سے فارغ ہو، تو سات مرتبہ یہ پڑھا کر "اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِيْ مِنَ النَّارِ" اے اللہ! مجھے آتش جہنم سے پناہ عطا فرما۔ کیونکہ جب تو نے یہ کہہ لیا، پھر تو اس رات فوت ہو گیا تو تیرے لیے جہنم سے پناہ لکھ دی جائے گی، مجھے ابوسعید نے حارث سے خبر دی ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمارے ساتھ اس بارے میں سرگوشی فرمائی، تو ہم اپنے بھائیوں کو اس کے بارے میں خصوصیت سے بتاتے ہیں۔

عمرو بن عثمان حمصی، مؤمل بن فضل حرانی، علی بن سہل رملی اور محمد بن مصفی حمصی تمام نے بیان کیا ہے کہ ولید، عبدالرحمن بن حسان کنانی، مسلم بن حارث بن مسلم تمیمی نے اپنے باپ سے حدیث بیان کی ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے اسی طرح فرمایا۔ تاقولہ جوار منھا۔ مگر اس میں یہ بھی ہے کہ وہ دونوں اوقات میں کسی سے گفتگو کرنے سے پہلے یہ کلمات کہے۔

علی بن سہل نے اس روایت میں کہا ہے کہ ان کے والد نے انہیں بتایا اور علی اور ابن مصفیٰ دونوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ایک سریہ میں بھیجا۔ پس جب ہم اس جگہ کے قریب پہنچے جہاں حملہ کرنا تھا، تو میں نے اپنے گھوڑے کو تیز کیا اور اپنے ساتھیوں سے آگے نکل گیا اور اس قبیلے کے لوگ چیخ و پکار کرتے ہوئے مجھے ملے۔ تو میں نے انہیں کہا: تم کہو: کوئی معبود نہیں سوائے اللہ تعالیٰ وحدہٗ کے (لاالہ الا اللہ وحدہٗ) تو تمہیں بچا لیا جائے گا۔ چنانچہ انہوں نے کلمہ پڑھ لیا تو میرے ساتھیوں نے مجھے ملامت کی اور کہنے لگے: تو نے ہمیں مال غنیمت سے محروم کر دیا ہے۔ پس جب ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور انہوں نے آپ ﷺ کو وہ سب کچھ عرض کیا جو میں نے کیا تھا۔ تو آپ نے مجھے بلایا اور جو میں نے کیا تھا اس پر میرے لئے کلمات تحسین بیان فرمائے اور ارشاد فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے تیرے لیے اتنا اجر و ثواب ان میں سے ہر آدمی کے بدلے لکھ دیا ہے۔ عبدالرحمن نے بیان کیا: سو میں اس ثواب کو بھول گیا، پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں تیرے لیے اپنے بعد ایک وصیت لکھ دوں گا۔ سو آپ ﷺ نے ایسا ہی کیا (یعنی وصیت لکھی) اور اس پر مہر لگا دی اور وہ مجھے عطا فرما دی اور مجھے فرمایا۔ پھر ان کی روایت کی مثل بیان کی اور ابن مصفیٰ نے کہا: میں نے حارث بن مسلم بن حارث تمیمی کو سنا وہ اپنے باپ

1۔ دیگر نسخوں میں أَنْ تُكَلِّمَ ہے۔ 2۔ دیگر نسخوں میں قَدِمُوْا ہے۔

سے حدیث بیان کرتے ہیں۔

4418۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ بْنُ مُسْلِمٍ الدِّمَشْقِيُّ وَكَانَ مِنْ ثِقَاتِ الْمُسْلِمِينَ مِنَ الْمُتَعَبِّدِينَ قَالَ حَدَّثَنَا مُدْرِكُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ يَزِيدُ شَيْخٌ ثِقَةٌ عَنْ يُونُسَ بْنِ مَيْسَرَةَ ابْنِ حَلْبَسٍ عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ مَنْ قَالَ إِذَا أَصْبَحَ وَإِذَا أَمْسَى حَسْبِيَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ سَبْعَ مَرَّاتٍ كَفَاهُ اللَّهُ مَا أَهَمَّهُ صَادِقًا كَانَ بِهَا أَوْ كَاذِبًا[1]

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: جس نے صبح اور شام کے وقت "حسبی اللہ لا الہ الا ھو علیہ توکلت وھو رب العرش العظیم" سات بار کہا تو اللہ تعالیٰ اسے ہر اس کام میں کافی ہوگا جس نے اسے فکر مند اور رنجیدہ کر دیا، چاہے وہ اس میں سچا ہو یا جھوٹا ہو۔

4419۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ أَبِي أَسِيدٍ الْبَرَّادِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خُبَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ قَالَ خَرَجْنَا فِي لَيْلَةِ مَطَرٍ وَظُلْمَةٍ شَدِيدَةٍ نَطْلُبُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لِيُصَلِّيَ لَنَا فَأَدْرَكْنَاهُ فَقَالَ أَصَلَّيْتُمْ فَلَمْ أَقُلْ شَيْئًا فَقَالَ قُلْ فَلَمْ أَقُلْ شَيْئًا ثُمَّ قَالَ قُلْ فَلَمْ أَقُلْ شَيْئًا ثُمَّ قَالَ قُلْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَقُولُ قَالَ قُلْ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ وَالْمُعَوِّذَتَيْنِ حِينَ تُمْسِي وَحِينَ تُصْبِحُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ تَكْفِيكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ

حضرت معاذ بن عبد اللہ بن خبیب نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے کہا کہ ہم ایک بارش والی شدید تاریک رات میں رسول اللہ ﷺ کو تلاش کرنے کے لیے نکلے تا کہ آپ ہمیں نماز پڑھائیں۔ تو ہم نے آپ ﷺ کو پالیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم نے نماز پڑھ لی ہے؟ تو میں نے کوئی جواب نہ دیا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: کہو۔ تو میں نے کچھ بھی نہ کہا۔ پھر آپ نے فرمایا: کچھ کہو۔ تو میں نے کچھ نہ کہا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: کہو۔ تو میں نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ کیا کہوں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: کہو: قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ، قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ یہ سورتیں صبح وشام تین تین بار پڑھتے رہو گے تو یہ ہر قسم کے اذیت ناک شر سے (محفوظ رکھنے کے لیے) تمہیں کافی ہوں گی۔

4420۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَعِيلَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ ابْنُ عَوْفٍ وَرَأَيْتُهُ فِي أَصْلِ إِسْمَعِيلَ قَالَ حَدَّثَنِي ضَمْضَمٌ عَنْ شُرَيْحٍ عَنْ أَبِي مَالِكٍ قَالَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ حَدِّثْنَا بِكَلِمَةٍ نَقُولُهَا إِذَا أَصْبَحْنَا وَأَمْسَيْنَا وَاضْطَجَعْنَا فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَقُولُوا اللَّهُمَّ فَاطِرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ أَنْتَ رَبُّ كُلِّ شَيْءٍ وَالْمَلَائِكَةُ يَشْهَدُونَ أَنَّكَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ فَإِنَّا نَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ أَنْفُسِنَا وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ وَشِرْكِهِ وَأَنْ نَقْتَرِفَ سُوءًا عَلَى أَنْفُسِنَا أَوْ نَجُرَّهُ إِلَى مُسْلِمٍ

ابو مالک نے بیان کیا ہے کہ صحابہ کرام نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ ہمیں کوئی ایسا کلمہ بتائیے جو ہم اپنی صبح، شام اور

1۔ یہ حدیث صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

لیٹتے وقت کہتے رہیں۔ تو آپ ﷺ نے یہ کہنے کا حکم ارشاد فرمایا: "اللّٰھم فاطر السموات والارض عالم الغیب والشھادۃ انت رب کل شیء والملائکۃ یشھدون انک لاالہ الا انت" تا آخر۔ "اے اللہ! آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے، غیب وشہادت کا علم رکھنے والے، تو ہر شے کا رب ہے (اور ملائکہ شہادت دیتے ہیں، بلاشبہ تیرے سوا کوئی اور معبود نہیں۔ بے شک ہم تیری پناہ مانگتے ہیں اپنے نفس کے شر سے اور شیطان رجیم کے شر اور اس کے شرک سے اور (اس سے) کہ ہم اپنے نفسوں کے خلاف برائی کا ارتکاب کریں یا ہم برائی کو کسی مسلمان کی طرف کھینچ لائیں (یعنی کسی مسلمان سے برائی کا ارتکاب کرائیں)۔

4421- قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ إِذَا أَصْبَحَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ أَصْبَحْنَا وَأَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَ هَذَا الْيَوْمِ فَتْحَهُ وَنَصْرَهُ وَنُورَهُ وَبَرَكَتَهُ وَهُدَاهُ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِيهِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهُ ثُمَّ إِذَا أَمْسَى فَلْيَقُلْ مِثْلَ ذَلِكَ

ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ اسی اسناد سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی صبح کرے، تو اسے چاہئے کہ وہ یہ کہے: (ترجمہ) "ہم نے صبح کی اور اللہ تعالیٰ جو کہ رب العالمین ہے، کے ملک وسلطنت نے صبح کی۔ اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اس دن کی خیر وبھلائی کا، اس کی فتح ونصرت کا، اس کے نور وبرکت اور ہدایت کا اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس شر سے جو اس میں ہے اور اس شر سے جو اس کے بعد ہے"۔ پھر جب شام ہو جائے تو اسے چاہیے کہ وہ اسی طرح کہے۔

4422- حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ عُمَرَ بْنِ جُعْثُمٍ قَالَ حَدَّثَنِي الْأَزْهَرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْحَرَازِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي شَرِيقٌ الْهَوْزَنِيُّ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا فَسَأَلْتُهَا بِمَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَفْتَتِحُ إِذَا هَبَّ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَتْ لَقَدْ سَأَلْتَنِي عَنْ شَيْءٍ مَا سَأَلَنِي عَنْهُ أَحَدٌ قَبْلَكَ كَانَ إِذَا هَبَّ مِنَ اللَّيْلِ كَبَّرَ عَشْرًا وَحَمِدَ عَشْرًا وَقَالَ سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ عَشْرًا وَقَالَ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ عَشْرًا وَاسْتَغْفَرَ عَشْرًا وَهَلَّلَ عَشْرًا ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ ضِيقِ الدُّنْيَا وَضِيقِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ عَشْرًا ثُمَّ يَفْتَتِحُ الصَّلَاةَ

شریق الہوزنی نے بیان کیا کہ میں ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس حاضر ہوا اور میں نے ان سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ جب رات کے وقت بیدار ہوتے تھے تو کون سی دعا سے آغاز کرتے تھے؟ تو انہوں نے فرمایا: تم نے مجھ سے ایسی شے کے بارے سوال کیا ہے جس کے بارے تم سے پہلے کسی نے سوال نہیں کیا۔ آپ ﷺ جب رات کے وقت بیدار ہوتے تھے تو دس بار اللہ اکبر، دس بار الحمدللہ اور دس بار سبحان اللہ وبحمدہ پڑھتے تھے اور پھر دس بار سبحان اللہ الملک القدوس اور دس بار استغفر اللہ اور دس بار لاالہ الا اللہ پڑھتے۔ پھر یہ دعا مانگتے "اللّٰھم انی اعوذبک من ضیق الدنیا وضیق یوم القیامۃ" یہ بھی دس بار کہتے: "اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں دنیا کی تنگی سے اور یوم قیامت کی تنگی سے"۔ بعدازاں آپ ﷺ نماز شروع کرتے تھے (یعنی نماز تہجد)۔

4423- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا كَانَ فِي سَفَرٍ فَأَسْحَرَ يَقُولُ سَمِعَ سَامِعٌ بِحَمْدِ اللهِ وَنِعْمَتِهِ

وَحُسْنِ بَلَائِهِ عَلَيْنَا اللّٰهُمَّ صَاحِبْنَا فَأَفْضِلْ عَلَيْنَا عَائِذًا بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ جب کبھی سفر میں ہوتے تھے تو سحری کے وقت یہ کہتے تھے: سننے والا سنتا ہے اللہ تعالیٰ کی حمد، اس کی نعمت اور اس کے انعامات کو جو ہم پر ہیں۔ اے اللہ! ہماری مصاحبت اختیار فرما، اور ہم پر فضل واحسان فرما (اور میں) اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں جہنم سے۔

4424۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْمَسْعُودِيُّ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ قَالَ كَانَ أَبُو ذَرٍّ يَقُولُ مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ اللّٰهُمَّ مَا حَلَفْتُ مِنْ حَلِفٍ أَوْ قُلْتُ مِنْ قَوْلٍ أَوْ نَذَرْتُ مِنْ نَذْرٍ فَمَشِيئَتُكَ بَيْنَ يَدَيْ ذٰلِكَ كُلِّهِ مَا شِئْتَ كَانَ وَمَا لَمْ تَشَأْ لَمْ يَكُنْ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي وَتَجَاوَزْ لِي عَنْهُ اللّٰهُمَّ فَمَنْ صَلَّيْتَ عَلَيْهِ فَعَلَيْهِ صَلَاتِي وَمَنْ لَعَنْتَ فَعَلَيْهِ لَعْنَتِي كَانَ فِي اسْتِثْنَاءٍ يَوْمَهُ ذٰلِكَ أَوْ قَالَ ذٰلِكَ الْيَوْمَ

قاسم نے بیان کیا ہے کہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جس کسی نے صبح ہوتے وقت یہ کہا: ''اے اللہ! میں نے جو قسم کھائی ہے یا جو میں نے قول کیا ہے یا جو میں نے کوئی نذر مانی ہے تو ان تمام کے سامنے تیری مشیت ہے، جو تو چاہے وہ ہو جاتا ہے اور جو تو نہ چاہے تو وہ نہیں ہو سکتا۔ اے اللہ! میری مغفرت فرما اور میرے لیے اس (گناہ) سے درگزر فرما۔ اے اللہ! جس پر تو نے رحمت فرمائی ہے تو اس پر میری جانب سے بھی دعا اور رحمت ہے اور جس پر تو نے لعنت کی ہے تو اس پر میری طرف سے بھی لعنت ہے۔ تو استثناء میں (اللہ تعالیٰ کی مشیت میں) اس کا وہ دن بھی ہوگا۔ یہ راوی کو شک ہے کہ یومہ ذلک کہا، یا ذلک الیوم کہا۔

4425۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مَوْدُودٍ عَمَّنْ سَمِعَ أَبَانَ بْنَ عُثْمَانَ يَقُولُ سَمِعْتُ عُثْمَانَ يَعْنِي ابْنَ عَفَّانَ رضی الله عنه يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِي لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ لَمْ تُصِبْهُ فَجْأَةُ بَلَاءٍ حَتّٰى يُصْبِحَ وَمَنْ قَالَهَا حِينَ يُصْبِحُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ لَمْ تُصِبْهُ فَجْأَةُ بَلَاءٍ حَتّٰى يُمْسِيَ وَقَالَ فَأَصَابَ أَبَانَ بْنَ عُثْمَانَ الْفَالِجُ فَجَعَلَ الرَّجُلُ الَّذِي سَمِعَ مِنْهُ الْحَدِيثَ يَنْظُرُ إِلَيْهِ فَقَالَ لَهُ مَا لَكَ تَنْظُرُ إِلَيَّ فَوَاللّٰهِ مَا كَذَبْتُ عَلَى عُثْمَانَ وَلَا كَذَبَ عُثْمَانُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَلٰكِنَّ الْيَوْمَ الَّذِي أَصَابَنِي فِيهِ مَا أَصَابَنِي غَضِبْتُ فَنَسِيتُ أَنْ أَقُولَهَا حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَاصِمٍ الْأَنْطَاكِيُّ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو مَوْدُودٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ عُثْمَانَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ لَمْ يَذْكُرْ قِصَّةَ الْفَالِجِ[1]

ابان بن عثمان کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: جس کسی نے (شام کے وقت) تین بار یہ دعا پڑھ لی: ''بسم اللہ الذی لا یضر مع اسمہ شیء فی الارض ولا فی السماء وھو السمیع العلیم'' تو صبح ہونے تک اسے کوئی ناگہانی آفت اور مصیبت نہیں پہنچے گی

1۔ یہ حدیث صرف مطبوعہ بیروت میں ہے اور مطبوعہ دہلی کے حاشیہ میں درج ہے۔

اور جس کسی نے صبح کے وقت تین بار یہ دعا پڑھ لی تو کوئی ناگہانی مصیبت اسے نہیں پہنچے گی یہاں تک کہ شام ہو جائے گی پھر ابان بن عثمان کو فالج کا عارضہ لاحق ہو گیا۔ پس وہ آدمی جس نے ان سے یہ حدیث سنی تھی وہ ان کی طرف دیکھنے لگا۔ تو انہوں نے کہا: تجھے کیا ہے کہ تو میری طرف دیکھ رہا ہے۔ قسم بخدا! نہ میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے بارے میں جھوٹ بولا ہے اور نہ ہی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم علیہ السلام کے بارے میں جھوٹ بولا ہے۔ لیکن وہ دن جس میں مجھے یہ عارضہ لاحق ہوا ہے اس دن میں غصے میں تھا اور میں یہ دعا پڑھنا بھول گیا تھا۔

نصر بن عاصم انطاکی، انس بن عیاض، ابو مودود نے محمد بن کعب عن ابان بن عثمان عن عثمان عن النبی علیہ السلام کی سند سے اسی طرح حدیث بیان کی ہے اور انہوں نے فالج کا واقعہ ذکر نہیں کیا۔

4426۔ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ الْجَلِيلِ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرَةَ أَنَّهُ قَالَ لِأَبِيهِ يَا أَبَتِ إِنِّي أَسْمَعُكَ تَدْعُو كُلَّ غَدَاةٍ اللَّهُمَّ عَافِنِي فِي بَدَنِي اللَّهُمَّ عَافِنِي فِي سَمْعِي اللَّهُمَّ عَافِنِي فِي بَصَرِي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ تُعِيدُهَا ثَلَاثًا حِينَ تُصْبِحُ وَثَلَاثًا حِينَ تُمْسِي فَقَالَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم يَدْعُو بِهِنَّ فَأَنَا أُحِبُّ أَنْ أَسْتَنَّ بِسُنَّتِهِ قَالَ عَبَّاسٌ فِيهِ وَتَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ تُعِيدُهَا ثَلَاثًا حِينَ تُصْبِحُ وَثَلَاثًا حِينَ تُمْسِي فَتَدْعُو بِهِنَّ فَأُحِبُّ أَنْ أَسْتَنَّ بِسُنَّتِهِ قَالَ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم دَعَوَاتُ الْمَكْرُوبِ اللَّهُمَّ رَحْمَتَكَ أَرْجُو فَلَا تَكِلْنِي إِلَى نَفْسِي طَرْفَةَ عَيْنٍ وَأَصْلِحْ لِي شَأْنِي كُلَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ وَبَعْضُهُمْ يَزِيدُ عَلَى صَاحِبِهِ

جعفر بن میمون نے بیان کیا ہے کہ عبدالرحمن بن ابی بکرہ نے مجھے بتایا ہے کہ انہوں نے اپنے باپ کو کہا: اے ابا جان! میں نے آپ کو سنا ہے آپ ہر صبح یہ دعا مانگتے ہیں (ترجمہ) ''اے اللہ! میرے بدن میں عافیت عطا فرما، اے اللہ! میری قوت سماعت میں عافیت عطا فرما، اے اللہ! میری قوت بصارت میں عافیت عطا فرما، تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ تم اسے تین بار صبح کے وقت پڑھتے ہو اور تین بار شام کے وقت پڑھتے ہو۔ تو انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ علیہ السلام کو ان کلمات کے ساتھ دعا مانگتے ہوئے سنا ہے اور میں یہ پسند کرتا ہوں کہ میں آپ علیہ السلام کی سنت کے مطابق عمل کروں۔

عباس نے اس میں یہ بھی بیان کیا ہے اور تم یہ کہتے ہو: ''اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں کفر سے اور فقر سے۔ اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں عذاب سے تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے''۔ تم اسے صبح کے وقت تین بار پڑھتے ہو اور تین بار شام کے وقت اس طرح دعا مانگتے ہو۔ (تو انہوں نے کہا) میں یہ پسند کرتا ہوں کہ میں آپ علیہ السلام کی سنت کے مطابق عمل کروں۔

اور رسول اللہ علیہ السلام نے فرمایا: تکلیف میں مبتلا اور غمزدہ کی دعا یہ ہے: (ترجمہ) اے اللہ! میں تیری رحمت کا امیدوار ہوں، پس تو مجھے آنکھ جھپکنے کی دیر بھی میرے نفس کے حوالے نہ کر اور میرے تمام کاموں کی اصلاح فرما دے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ اور بعض راوی اس کے الفاظ میں اضافہ کرتے ہیں۔

4427۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ سُمَيٍّ

عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ مِائَةَ مَرَّةٍ وَإِذَا أَمْسَى كَذَلِكَ لَمْ يُوَافِ أَحَدٌ مِنَ الْخَلَائِقِ بِمِثْلِ مَا وَافَى

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے صبح ہوتے وقت سو مرتبہ یہ پڑھا: ''سبحان الله العظيم و بحمده'' اور اتنی مقدار شام کے وقت بھی پڑھا تو مخلوق میں سے کوئی بھی اس کی مثل درجے تک نہیں پہنچ سکے گا جس تک یہ (پڑھنے والا) پہنچے گا۔

بَاب مَا يَقُولُ الرَّجُلُ إِذَا رَأَى الْهِلَالَ (اس کا بیان کہ آدمی جب چاند دیکھے تو کیا کہے)

4428۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا أَبَانُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا رَأَى الْهِلَالَ قَالَ هِلَالُ خَيْرٍ وَرُشْدٍ هِلَالُ خَيْرٍ وَرُشْدٍ هِلَالُ خَيْرٍ وَرُشْدٍ آمَنْتُ بِالَّذِي خَلَقَكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ يَقُولُ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي ذَهَبَ بِشَهْرِ كَذَا وَجَاءَ بِشَهْرِ كَذَا

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ ان تک یہ خبر پہنچی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ جب چاند دیکھتے تھے تو فرماتے: یہ خیر اور ہدایت کا چاند ہو، یہ خیر اور ہدایت کا چاند ہو، یہ بھلائی اور ہدایت کا چاند ہو، میں اس ذات کے ساتھ ایمان لایا ہوں جس نے تجھے پیدا فرمایا ہے۔ (آپ ﷺ) تین بار یہی کلمات کہتے تھے اور پھر یہ کہتے تھے: ''سب تعریفیں اس اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جو فلاں مہینے کو لے گیا اور فلاں مہینے کو لے آیا۔

4429۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ أَنَّ زَيْدَ بْنَ حُبَابٍ أَخْبَرَهُمْ عَنْ أَبِي هِلَالٍ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ إِذَا رَأَى الْهِلَالَ صَرَفَ وَجْهَهُ عَنْهُ قَالَ أَبُو دَاوُد لَيْسَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي هَذَا الْبَابِ حَدِيثٌ مُسْنَدٌ صَحِيحٌ[1]

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب چاند کو دیکھتے تھے تو اس سے رخ زیبا پھیر لیتے تھے۔ ابوداود نے بیان کیا ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ سے اس باب میں کوئی مسند صحیح حدیث مروی نہیں ہے۔

بَاب مَا يَقُولُ إِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ (اس کا بیان کہ آدمی اپنے گھر سے نکلتے وقت کیا کہے)

4430۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ مَا خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ مِنْ بَيْتِي قَطُّ إِلَّا رَفَعَ طَرْفَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ اللَّهُمَّ أَعُوذُ بِكَ أَنْ أَضِلَّ أَوْ أُضَلَّ أَوْ أَزِلَّ أَوْ أُزَلَّ أَوْ أَظْلِمَ أَوْ أُظْلَمَ أَوْ أَجْهَلَ أَوْ يُجْهَلَ عَلَيَّ

ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا: حضور نبی مکرم ﷺ جب بھی میرے گھر سے باہر تشریف لے جاتے تو آسمان کی طرف نگاہ اٹھاتے اور یہ دعا مانگتے: (ترجمہ) ''اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ میں گمراہ ہوں یا میں گمراہ کیا جاؤں، (اس سے کہ) میں پھسل جاؤں یا میں پھسلا دیا جاؤں، (اس سے کہ) میں ظلم کروں یا میں ظلم کیا

1۔ قال ابو داؤد الخ صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

جاؤں، میں جہالت اپناؤں یا مجھ پر جہالت اپنائی جائے۔

4431۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ الْخَثْعَمِيُّ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ إِسْحَقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم قَالَ إِذَا خَرَجَ الرَّجُلُ مِنْ بَيْتِهِ فَقَالَ بِسْمِ اللهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ قَالَ يُقَالُ حِينَئِذٍ هُدِيتَ وَكُفِيتَ وَوُقِيتَ فَتَتَنَحَّى[1] لَهُ الشَّيَاطِينُ فَيَقُولُ لَهُ شَيْطَانٌ آخَرُ كَيْفَ لَكَ بِرَجُلٍ قَدْ هُدِيَ وَكُفِيَ وَوُقِيَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب کوئی آدمی اپنے گھر سے نکلے اور وہ یہ کہے: ”بسم اللہ توکلت علی اللہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ“ تو اسے اس وقت کہہ دیا جاتا ہے: ”تجھے ہدایت دے دی گئی، تیرے لیے اس دعا کو کافی بنالیا گیا اور تجھے بچالیا گیا۔ تو شیاطین اس سے دور ہو جاتے ہیں۔ تو دوسرا شیطان اسے کہتا ہے: تیرے لیے کیا ہے اس آدمی کے پاس درآنحالیکہ اسے ہدایت دے دی گئی ہے، یہ دعا اس کے لیے کافی ہو چکی ہے اور اسے (ہر بلا و آزمائش سے) بچالیا گیا ہے۔

بَابُ مَا يَقُولُ الرَّجُلُ إِذَا دَخَلَ بَيْتَهُ (آدمی گھر میں داخل ہوتے وقت جو کہے اس کا بیان)

4432۔ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْفٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَعِيلَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ ابْنُ عَوْفٍ وَرَأَيْتُ فِي أَصْلِ إِسْمَعِيلَ قَالَ حَدَّثَنِي ضَمْضَمٌ عَنْ شُرَيْحٍ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم إِذَا وَلَجَ الرَّجُلُ بَيْتَهُ فَلْيَقُلِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَ الْمَوْلَجِ وَخَيْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللهِ وَلَجْنَا وَبِسْمِ اللهِ خَرَجْنَا وَعَلَى اللهِ رَبِّنَا تَوَكَّلْنَا ثُمَّ لِيُسَلِّمْ عَلَى أَهْلِهِ

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کوئی آدمی اپنے گھر میں داخل ہو تو اسے چاہیے کہ وہ یہ کہے: (ترجمہ) ”اے اللہ! میں تجھ سے خیر و بھلائی کے ساتھ داخل ہونے اور خیر و بھلائی کے ساتھ نکلنے کی التجاء کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے نام سے ہم داخل ہوئے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ ہی ہم نکلتے ہیں اور ہم نے بھروسہ کیا ہے اللہ تعالیٰ پر ہی۔ جو ہمارا رب ہے“۔ پھر اسے چاہیے کہ وہ اپنے گھر والوں پر سلام کرے۔

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا هَاجَتِ الرِّيحُ (اس کا بیان کہ جب ہوا چلے تو وہ کیا کہے)

4433۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ وَسَلَمَةُ يَعْنِي ابْنَ شَبِيبٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم يَقُولُ الرِّيحُ مِنْ رَوْحِ اللهِ قَالَ سَلَمَةُ فَرَوْحُ اللهِ[2] تَأْتِي بِالرَّحْمَةِ وَتَأْتِي بِالْعَذَابِ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهَا فَلَا تَسُبُّوهَا وَسَلُوا اللهَ خَيْرَهَا وَاسْتَعِيذُوا بِاللهِ مِنْ شَرِّهَا

1۔ ایک نسخہ میں فَيَتَنَحَّى ہے۔

2۔ قال سلمۃ فروح اللہ کے الفاظ صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

ثابت بن قیس نے بیان کیا ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ہوا اللہ تعالیٰ کی رحمت میں سے ہے۔ سلمہ نے کہا ہے: پس اللہ تعالیٰ کی رحمت (ہوا) کبھی رحمت کے ساتھ آتی ہے اور کبھی عذاب کے ساتھ آتی ہے (یعنی مومنین کے لیے رحمت لے کر آتی ہے اور اللہ تعالیٰ کے دشمنوں کے لیے عذاب لے کر آتی ہے)۔ لہٰذا جب تم اسے (ہوا کو) دیکھو تو تم اسے گالی گلوچ نہ دو اور اللہ تعالیٰ سے اس کی خیر اور برکت کی التجا کرو اور اس کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو۔

4434- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا عَمْرٌو أَنَّ أَبَا النَّضْرِ حَدَّثَهُ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَطُّ مُسْتَجْمِعًا ضَاحِكًا حَتَّى أَرَى مِنْهُ لَهَوَاتِهِ إِنَّمَا كَانَ يَتَبَسَّمُ وَكَانَ إِذَا رَأَى غَيْمًا أَوْ رِيحًا عُرِفَ ذَلِكَ فِي وَجْهِهِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ النَّاسُ إِذَا رَأَوُا الْغَيْمَ فَرِحُوا رَجَاءَ أَنْ يَكُونَ فِيهِ الْمَطَرُ وَأَرَاكَ إِذَا رَأَيْتَهُ عُرِفَتْ فِي وَجْهِكَ الْكَرَاهِيَةُ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ مَا يُؤَمِّنُنِي أَنْ يَكُونَ فِيهِ عَذَابٌ قَدْ عُذِّبَ قَوْمٌ بِالرِّيحِ وَقَدْ رَأَى قَوْمٌ الْعَذَابَ فَقَالُوا هَذَا عَارِضٌ مُمْطِرُنَا

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ میں نے کبھی بھی رسول اللہ ﷺ کو اتنی قوت اور زور سے ہنستے ہوئے نہیں دیکھا، یہاں تک کہ میں نے آپ کے (حلق کا) کوا دیکھ لیا ہو۔ بلکہ آپ ﷺ (ہمیشہ) تبسم فرماتے تھے اور جب بھی آپ بادل یا ہوا کو دیکھتے تو اضطراب کی کیفیت آپ ﷺ کے چہرہ مبارک سے نمایاں ہو جاتی تھی۔ تو میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ لوگ جب بادل دیکھتے ہیں تو وہ خوش ہو جاتے ہیں یہ امید کرتے ہوئے کہ اس میں بارش ہوگی اور میں آپ کو دیکھتی ہوں کہ جب آپ بادل کو دیکھتے ہیں تو آپ کے چہرہ پر کراہیت کے آثار ظاہر ہو جاتے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! (رضی اللہ عنہا) کون سی چیز مجھے اس سے امن دلا سکتی ہے کہ اس میں عذاب ہو حالانکہ ایک قوم (یعنی حضرت ہود علیہ السلام کی قوم عاد) کو ہوا کے ساتھ عذاب دیا جا چکا ہے اور ایک قوم (یعنی حضرت صالح علیہ السلام کی قوم ثمود) نے عذاب دیکھا، تو وہ کہنے لگے: یہ بادل تو ہم پر بارش برسانے والا ہے۔

4435- حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رضی الله عنها أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا رَأَى نَاشِئًا فِي أُفُقِ السَّمَاءِ تَرَكَ الْعَمَلَ وَإِنْ كَانَ فِي صَلَاةٍ ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا فَإِنْ مُطِرَ قَالَ اللَّهُمَّ صَيِّبًا هَنِيئًا

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ جب آسمان کے افق میں بادل اٹھتا ہوا دیکھتے، تو آپ ﷺ اپنا کام ترک فرما دیتے، اگرچہ وہ (نفل) نماز ہی ہو (یعنی آپ اسے مؤخر کر دیتے) اور پھر یہ دعا فرماتے: ''اے اللہ! میں اس کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں'' اور اگر بارش برسائی جاتی تو پھر یہ کہتے: ''اے اللہ! خوب برکت والی، نفع بخش کثیر بارش عطا فرما''۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمَطَرِ (بارش کا بیان)

4436۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَمُسَدَّدٌ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَصَابَنَا وَنَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ مَطَرٌ فَخَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَحَسَرَ ثَوْبَهُ عَنْهُ حَتَّى أَصَابَهُ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ لِمَ صَنَعْتَ هَذَا قَالَ لِأَنَّهُ حَدِيثُ عَهْدٍ بِرَبِّهِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے کہ ہم پر بارش برسنے لگی۔ پس رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے اور اپنے بعض بدن کے کپڑے اتار دیے۔ یہاں تک کہ بارش آپ ﷺ کے جسم پر پڑنے لگی۔ تو ہم نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ آپ نے ایسا کیوں کیا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس لیے کہ اس کا اپنے رب کے ساتھ عہد تازہ ہے۔

فائدہ: ۔ حضرت امام نووی فرماتے ہیں کہ بارش اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے اور اس کی تخلیق کا زمانہ اپنے رب کے ساتھ بالکل قریب ہوتا ہے۔ اس لیے اس سے برکت حاصل کی جاتی ہے۔ واللہ اعلم۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الدِّيكِ وَالْبَهَائِمِ

ان روایات کا بیان جو مرغ اور دیگر چوپائیوں کے بارے میں ہیں

4437۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا تَسُبُّوا الدِّيكَ فَإِنَّهُ يُوقِظُ لِلصَّلَاةِ

حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم مرغ کو گالی گلوچ نہ دو، کیونکہ یہ نماز کے لیے بیدار کرتا ہے۔

4438۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِذَا سَمِعْتُمْ صِيَاحَ الدِّيَكَةِ فَسَلُوا اللهَ تَعَالَى مِنْ فَضْلِهِ فَإِنَّهَا رَأَتْ مَلَكًا وَإِذَا سَمِعْتُمْ نَهِيقَ الْحِمَارِ فَتَعَوَّذُوا بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِنَّهَا رَأَتْ شَيْطَانًا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب تم مرغ کی اذان سنو، تو اللہ تعالیٰ سے اس کے فضل کی التجاء کرو۔ کیونکہ (اس وقت) وہ فرشتے کو دیکھتا ہے اور جب تم گدھے کی آواز سنو تو تم شیطان سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرو۔ کیونکہ اس وقت وہ شیطان کو دیکھتا ہے۔

4439۔ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ عَبْدَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا سَمِعْتُمْ نُبَاحَ الْكِلَابِ وَنَهِيقَ الْحُمُرِ بِاللَّيْلِ فَتَعَوَّذُوا بِاللهِ فَإِنَّهُنَّ يَرَيْنَ مَا لَا تَرَوْنَ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: جب تم کتوں کے بھونکنے کی آواز اور گدھوں کے ہینگنے کی آواز رات کے وقت سنو تو تم اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو۔ کیونکہ وہ ایسی چیزیں دیکھتے ہیں، جو تم نہیں دیکھ سکتے (یعنی آفات اور دیگر آسمان سے نازل ہونے والی بلائیں وغیرہ)۔

4440۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ح وحَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْوَانَ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْهَادِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُمَرَ بْنِ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ وَغَيْرِهِ قَالَا قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَقِلُّوا الْخُرُوجَ بَعْدَ هَدْأَةِ الرِّجْلِ فَإِنَّ لِلَّهِ تَعَالَى دَوَابَّ يَبُثُّهُنَّ فِي الْأَرْضِ قَالَ ابْنُ مَرْوَانَ فِي تِلْكَ السَّاعَةِ وَقَالَ فَإِنَّ لِلَّهِ خَلْقًا ثُمَّ ذَكَرَ نُبَاحَ الْكَلْبِ وَالْحَمِيرِ نَحْوَهُ وَزَادَ فِي حَدِيثِهِ قَالَ ابْنُ الْهَادِ وَحَدَّثَنِي شُرَحْبِيلُ الْحَاجِبُ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ مِثْلَهُ

حضرت جابر بن عبداللہ اور علی بن عمر بن حسین بن علی رضی اللہ عنہم نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: راستوں کے پرسکون ہو جانے کے بعد تم باہر نکلنا کم کر دو (یعنی جب لوگ چلنا پھرنا چھوڑ دیں اور راستہ بالکل پرسکون ہو جائے تو تم مجبوری کے بغیر باہر نہ نکلو) کیونکہ اللہ تعالیٰ کے اور بھی جانور ہیں جنہیں وہ زمین میں پھیلا دیتا ہے۔

ابن مروان نے کہا: اس وقت (اللہ تعالیٰ انہیں پھیلا دیتا ہے) اور فرمایا: کیونکہ اللہ تعالیٰ کی وہ بھی مخلوق ہیں۔ پھر کتے اور گدھوں کی آواز نکالنے کا ذکر کیا اور اپنی روایت میں اضافہ کیا کہ ابن الہاد نے بیان کیا اور مجھے شرحبیل الحاجب نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح روایت بیان کی ہے۔

بَابٌ فِي الصَّبِيِّ يُولَدُ فَيُؤَذَّنُ فِي أُذُنِهِ (نومولود بچے کے کان میں اذان دینے کا بیان)

4441۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي عَاصِمُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَذَّنَ فِي أُذُنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ حِينَ وَلَدَتْهُ فَاطِمَةُ بِالصَّلَاةِ

حضرت عبیداللہ بن ابی رافع نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے بیان کیا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے، آپ ﷺ نے حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما کے کان میں اس وقت اذان کہی جبکہ حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا نے انہیں جنم دیا (اور یہ اذان) نماز کی اذان کی مثل تھی۔

4442۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ح وحَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُؤْتَى بِالصِّبْيَانِ فَيَدْعُو لَهُمْ بِالْبَرَكَةِ زَادَ يُوسُفُ وَيُحَنِّكُهُمْ وَلَمْ يَذْكُرْ بِالْبَرَكَةِ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس بچے لائے جاتے تھے اور آپ ﷺ ان کے لیے برکت کی دعا فرماتے تھے۔ یوسف نے اپنی روایت میں یہ کہا ہے: اور آپ ﷺ انہیں (کھجور چبا کر)

گھٹی ڈالتے تھے اور انہوں نے برکت کا ذکر نہیں کیا ہے۔

4443۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي الْوَزِيرِ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْعَطَّارُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أُمِّ حُمَيْدٍ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ هَلْ رُئِيَ أَوْ كَلِمَةً غَيْرَهَا فِيكُمُ الْمُغَرِّبُونَ قُلْتُ وَمَا الْمُغَرِّبُونَ قَالَ الَّذِينَ يَشْتَرِكُ فِيهِمُ الْجِنُّ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: کیا تم میں مغربین دکھائی دیتے ہیں۔ (یعنی آپ ﷺ نے رئی یا کوئی اور کلمہ کہا۔ یہ راوی کو شک ہے کہ کیا تم میں سے کسی نے مغربین کو دیکھا ہے؟) تو میں نے عرض کی: مغربین کون ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ لوگ جن میں جنات شریک ہوتے ہیں۔ (یعنی وہ لوگ جو جماع کے وقت اللہ تعالیٰ کے ذکر سے دور رہتے ہیں یہاں تک کہ شیطان ان کے ساتھ شریک ہو جاتا ہے۔ بعض نے کہا ہے کہ مغرب سے مراد وہ آدمی ہے جو انسان اور جن کے نطفہ سے پیدا ہوا ہو۔ اور مشارکت کا معنی یہی ہے۔ لیکن یہ بہت غریب اور خلاف عادت ہے۔ واللہ اعلم (بذل ص46 ج20)

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يَسْتَعِيذُ مِنَ الرَّجُلِ (آدمی کا آدمی سے پناہ طلب کرنے کا بیان)

4444۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ وَعُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْجُشَمِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ قَالَ نَصْرٌ ابْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي نَهِيكٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنِ اسْتَعَاذَ بِاللَّهِ فَأَعِيذُوهُ وَمَنْ سَأَلَكُمْ بِوَجْهِ اللَّهِ فَأَعْطُوهُ قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ مَنْ سَأَلَكُمْ بِاللَّهِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو (تم سے) اللہ تعالیٰ کے نام پر پناہ طلب کرے تو تم اسے پناہ دو اور جو تم سے اللہ تعالیٰ کے نام پر سوال کرے تو تم اسے عطا کرو۔ عبید اللہ نے ''مَنْ سَأَلَكُمْ بِاللَّهِ'' کے الفاظ کہے ہیں۔

4445۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَسَهْلُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ ح وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ الْمَعْنَى عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنِ اسْتَعَاذَكُمْ بِاللَّهِ فَأَعِيذُوهُ وَمَنْ سَأَلَكُمْ بِاللَّهِ فَأَعْطُوهُ وَقَالَ سَهْلٌ وَعُثْمَانُ وَمَنْ دَعَاكُمْ فَأَجِيبُوهُ ثُمَّ اتَّفَقُوا وَمَنْ آتَى إِلَيْكُمْ مَعْرُوفًا فَكَافِئُوهُ قَالَ مُسَدَّدٌ وَعُثْمَانُ فَإِنْ لَمْ تَجِدُوا فَادْعُوا اللَّهَ لَهُ حَتَّى تَعْلَمُوا أَنْ قَدْ كَافَأْتُمُوهُ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو تم سے اللہ تعالیٰ کے نام پر پناہ طلب کرے تو تم اسے پناہ دو اور جو تم سے اللہ تعالیٰ کے نام پر کچھ مانگے تو تم اسے عطا کرو۔ سہل اور عثمان نے کہا ہے: جو کوئی تمہیں دعوت دے تو تم اسے قبول کرو۔ پھر تمام راوی اس بیان پر متفق ہیں: اور جو کوئی تمہارے ساتھ نیکی اور خیر سے پیش آئے تو تم بھی اسے (نیکی کے ساتھ) بدلہ دو۔ مسدد اور عثمان نے بیان کیا ہے کہ اگر تم (بدلہ کے لیے) کچھ نہ پاؤ تو اس کے لیے اللہ

تعالیٰ سے دعا کرو یہاں تک کہ تم جان لو کہ تم نے اسے بدلہ دے دیا ہے۔

بَابٌ فِي رَدِّ الْوَسْوَسَةِ (وسوسہ کو دور کرنے کا بیان)

4446۔ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ يَعْنِي ابْنَ عَمَّارٍ قَالَ وَحَدَّثَنَا أَبُو زُمَيْلٍ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ مَا شَيْءٌ أَجِدُهُ فِي صَدْرِي قَالَ مَا هُوَ قُلْتُ وَاللَّهِ مَا أَتَكَلَّمُ بِهِ قَالَ فَقَالَ لِي أَشَيْءٌ مِنْ شَكٍّ قَالَ وَضَحِكَ قَالَ مَا نَجَا مِنْ ذَلِكَ أَحَدٌ قَالَ حَتَّى أَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فَإِنْ كُنْتَ فِي شَكٍّ مِمَّا أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ فَاسْأَلِ الَّذِينَ يَقْرَءُونَ الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكَ الْآيَةَ قَالَ فَقَالَ لِي إِذَا وَجَدْتَ فِي نَفْسِكَ شَيْئًا فَقُلْ هُوَ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ

ابوزمیل نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا اور کہا: وہ شے کیا ہے جسے میں اپنے سینے (دل) میں پاتا ہوں؟ تو انہوں نے فرمایا: وہ کیا ہے (جسے تو اپنے دل میں پاتا ہے)؟ میں نے کہا: قسم بخدا! میں اس کے بارے کلام نہیں کرسکتا۔ تو پھر انہوں نے مجھے فرمایا: کیا وہ شک میں سے کوئی شے ہے؟ پھر ساتھ ہی ہنس پڑے اور فرمایا: اس سے کوئی بھی محفوظ نہیں رہا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: فَإِنْ كُنْتَ فِي شَكٍّ، الآیۃ (اگر آپ کو اس میں کچھ شک ہو جو ہم نے آپ کی طرف نازل کیا ہے تو ان سے پوچھ لیجئے جو وہ کتاب پڑھتے ہیں جو آپ سے پہلے (نازل ہوئی یعنی تورات وانجیل وغیرہ) تو پھر انہوں نے مجھے ارشاد فرمایا: جب تو اپنے دل میں اس طرح کی کوئی شے (وسوسہ) پائے، تو یہ آیت پڑھا کر: هُوَ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ

4447۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سُهَيْلٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَهُ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ نَجِدُ فِي أَنْفُسِنَا الشَّيْءَ نُعْظِمُ أَنْ نَتَكَلَّمَ بِهِ أَوِ الْكَلَامَ بِهِ مَا نُحِبُّ أَنَّ لَنَا وَأَنَّا تَكَلَّمْنَا بِهِ قَالَ أَوَقَدْ وَجَدْتُمُوهُ قَالُوا نَعَمْ قَالَ ذَاكَ صَرِيحُ الْإِيمَانِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ حضور نبی کریم ﷺ کے اصحاب میں سے کچھ لوگ حاضر ہوئے، اور عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ ہم اپنے دلوں میں (کبھی) ایسی شی (وسوسہ) پاتے ہیں کہ اس کے بارے گفتگو کرنا ہم بہت ثقیل اور گراں محسوس کرتے ہیں۔ ہم پسند نہیں کرتے کہ وہ ہمیں لاحق ہو اور ہم اس کے بارے گفتگو کریں۔ آپ نے فرمایا: کیا تم اس طرح کے وسوسے پاتے ہو؟ انہوں نے عرض کی: جی ہاں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ تو صریح ایمان ہے۔

4448۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ قُدَامَةَ بْنِ أَعْيَنَ قَالَا حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ ذَرٍّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَحَدَنَا يَجِدُ فِي نَفْسِهِ يُعَرِّضُ بِالشَّيْءِ لَأَنْ يَكُونَ حُمَمَةً أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ أَنْ يَتَكَلَّمَ بِهِ فَقَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي رَدَّ كَيْدَهُ إِلَى الْوَسْوَسَةِ قَالَ ابْنُ قُدَامَةَ رَدَّ أَمْرَهُ مَكَانَ رَدَّ كَيْدَهُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ ایک آدمی حضور نبی مکرم ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور عرض کی: یارسول

اللہ! علیہ السلام ہم میں سے کوئی اپنے دل میں پاتا ہے کہ اسے (شیطانی وسوسہ میں سے) کوئی ایسی شے عارض آ رہی ہے کہ وہ اس کے بارے گفتگو کرنے کی نسبت کوئلہ ہو جانا زیادہ پسند کرتا ہے؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: اللہ اکبر، اللہ اکبر، اللہ اکبر، سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے شیطان کے مکر وفریب کو وسوسہ میں بدل دیا ہے۔ ابن قدامہ نے ''رَدَّ کَیْدَہٗ'' کی جگہ ''رَدَّ اَمْرَہٗ'' کے الفاظ ذکر کیے ہیں۔

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يَنْتَمِي إِلَى غَيْرِ مَوَالِيهِ

ایسے آدمی کا بیان جو غیر موالی کی طرف اپنی نسبت کرتا ہے

4449- حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ الْأَحْوَلُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ سَمِعَتْهُ أُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِي مِنْ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وسلم أَنَّهُ قَالَ مَنْ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّهُ غَيْرُ أَبِيهِ فَالْجَنَّةُ عَلَيْهِ حَرَامٌ قَالَ فَلَقِيتُ أَبَا بَكْرَةَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ سَمِعَتْهُ أُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِي مِنْ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وسلم قَالَ عَاصِمٌ فَقُلْتُ يَا أَبَا عُثْمَانَ لَقَدْ شَهِدَ عِنْدَكَ رَجُلَانِ أَيُّمَا رَجُلَيْنِ فَقَالَ أَمَّا أَحَدُهُمَا فَأَوَّلُ مَنْ رَمَى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ فِي الْإِسْلَامِ يَعْنِي سَعْدَ بْنَ مَالِكٍ وَالْآخَرُ قَدِمَ مِنْ الطَّائِفِ فِي بِضْعَةٍ وَعِشْرِينَ رَجُلًا عَلَى أَقْدَامِهِمْ فَذَكَرَ فَضْلًا قَالَ النُّفَيْلِيُّ حَيْثُ حَدَّثَ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَاللَّهِ إِنَّهُ عِنْدِي أَحْلَى مِنْ الْعَسَلِ يَعْنِي قَوْلَهُ حَدَّثَنَا وَحَدَّثَنِي قَالَ أَبُو عَلِيٍّ وَسَمِعْتُ أَبَا دَاوُدَ يَقُولُ سَمِعْتُ أَحْمَدَ يَقُولُ لَيْسَ لِحَدِيثِ أَهْلِ الْكُوفَةِ نُورٌ قَالَ وَمَا رَأَيْتُ مِثْلَ أَهْلِ الْبَصْرَةِ كَانُوا تَعَلَّمُوهُ مِنْ شُعْبَةَ

حضرت سعد بن مالک نے بیان کیا ہے کہ حضور نبی مکرم علیہ السلام سے میرے کانوں نے (یہ ارشاد) سنا ہے اور میرے دل نے اسے یاد کیا ہے کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا: جو آدمی اپنے باپ کے سوا کسی اور کی طرف (بیٹا ہونے کی) نسبت کا دعویٰ کرتا ہے اور وہ یہ جانتا ہے کہ وہ اس کا باپ نہیں ہے تو اس پر جنت حرام ہے۔ وہ کہتے ہیں: پھر میں حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے ملا اور میں نے ان سے اس کا ذکر کیا، تو انہوں نے فرمایا: اس ارشاد کو حضور نبی رحمت علیہ السلام سے میرے کانوں نے سنا ہے اور میرے دل نے اسے یاد کیا ہے۔ عاصم نے بیان کیا تو میں نے کہا: اے ابو عثمان! دو آدمیوں نے آپ کے پاس شہادت دی ہے، وہ دو آدمی کون سے ہیں؟ تو انہوں نے کہا: ان میں سے ایک وہ ہے جس نے سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کے راستے میں یا اسلام میں تیر چلائے یعنی حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ۔ (یہی حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اصحاب عشرہ مبشرہ میں سے ہیں)۔ اور دوسرے وہ ہیں جو بیس سے زیادہ افراد کے ہمراہ چل کر طائف سے حاضر خدمت ہوئے۔ (یعنی حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ جو محاصرہ طائف کے وقت آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے)۔ پھر ان کی فضیلت بیان کی۔ نفیلی جہاں بھی یہ حدیث بیان کرتے تو فرماتے: قسم بخدا! یہ میرے نزدیک شہد سے زیادہ شیریں ہے۔ یعنی ان کا قول حدثنا اور حدثنی۔ یہ ابو علی نے بیان کیا ہے اور میں نے ابو داؤد کو کہتے ہوئے سنا ہے کہ میں نے احمد کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ اہل کوفہ کی حدیث میں نور نہیں ہے (یعنی وہ

اسانید کا صحیح اہتمام نہیں کرتے اور اخبار و حدیث کے درمیان فرق نہیں کرتے)۔ انہوں نے فرمایا: میں نے اہل بصرہ کی مثل (نور) کہیں نہیں دیکھا۔ کیونکہ انہوں نے یہ علم حضرت شعبہ سے حاصل کیا ہے (لہٰذا وہ سند پورے اہتمام سے پڑھتے ہیں)۔

4450۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ أَبِي يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ يَعْنِي ابْنَ عَمْرٍو حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ تَوَلَّى قَوْمًا بِغَيْرِ إِذْنِ مَوَالِيهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَدْلٌ وَلَا صَرْفٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے اپنے موالی کی اجازت کے بغیر کسی قوم سے عقد موالات کیا، تو اس پر اللہ تعالیٰ، ملائکہ اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔ قیامت کے دن اس سے کوئی فرض اور نفلی عبادت قبول نہیں کی جائے گی (کیونکہ اس میں نقض عہد بھی ہے، اپنے موالی سے دھوکہ اور فریب بھی ہے اور مسلمانوں کو اذیت دینے کے لیے کفار سے دوستی قائم کرنے کا پہلو بھی ہے، اس وجہ سے اسے مستحق لعنت قرار دیا گیا ہے)۔

4451۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ وَنَحْنُ بِبَيْرُوتَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنِ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ أَوِ انْتَمَى إِلَى غَيْرِ مَوَالِيهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ الْمُتَتَابِعَةُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس نے اپنے باپ کے سوا کسی اور کی طرف (بیٹا ہونے کی) نسبت کی یا کسی (غلام نے) اپنے موالی کے سوا کسی اور کی طرف اپنی نسبت کی، تو اس پر قیامت کے دن تک مسلسل اللہ تعالیٰ کی لعنت ہوگی۔

بَابٌ فِي التَّفَاخُرِ بِالْأَحْسَابِ (حسب ونسب کے ساتھ باہمی تفاخر کا بیان)

4452۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ مَرْوَانَ الرَّقِّيُّ حَدَّثَنَا الْمُعَافَى ح و حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ وَهَذَا حَدِيثُهُ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ أَذْهَبَ عَنْكُمْ عُبِّيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ وَفَخْرَهَا بِالْآبَاءِ مُؤْمِنٌ تَقِيٌّ وَفَاجِرٌ شَقِيٌّ أَنْتُمْ بَنُو آدَمَ وَآدَمُ مِنْ تُرَابٍ لَيَدَعَنَّ رِجَالٌ فَخْرَهُمْ بِأَقْوَامٍ إِنَّمَا هُمْ فَحْمٌ مِنْ فَحْمِ جَهَنَّمَ أَوْ لَيَكُونُنَّ أَهْوَنَ عَلَى اللَّهِ مِنَ الْجِعْلَانِ الَّتِي تَدْفَعُ بِأَنْفِهَا النَّتْنَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے تم سے زمانہ جاہلیت کے غرور ونخوت کو اپنے آباء پر فخر کرنے کو زائل کر دیا ہے۔ (اب آدمی دو قسم کے ہیں) مومن جو متقی اور پرہیزگار ہیں اور فاجر جو شقی اور بدبخت ہیں۔ تم (سب) حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد ہو اور حضرت آدم علیہ السلام مٹی سے (پیدا ہوئے) ہیں۔ لوگوں کو چاہیے کہ وہ قوموں کے ساتھ فخر کرنا بالضرور چھوڑ دیں۔ بلاشبہ وہ جہنم کے کوئلوں میں سے کوئلہ ہو چکے ہیں۔ (یعنی یہ اپنے جن کا فخر آباء واجداد پر فخر کرتے ہیں وہ تو مر کر جہنم میں پہنچ چکے ہیں)۔ یا وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس سیاہ رنگ کے

کیڑے سے بھی ہلکے اور رذیل ہو جائیں گے جو اپنی ناک سے غلاظت کو دھکیلتا رہتا ہے (یعنی ایسے لوگوں کی رب کریم کی بارگاہ میں اتنی قدر بھی نہیں ہوگی)۔

بَابٌ فِي الْعَصَبِيَّةِ (عصبیت کا بیان)

4453۔ حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ مَنْ نَصَرَ قَوْمَهُ عَلَى غَيْرِ الْحَقِّ فَهُوَ كَالْبَعِيرِ الَّذِي رُدِّيَ فَهُوَ يُنْزَعُ بِذَنَبِهِ حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ انْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ فِي قُبَّةٍ مِنْ أَدَمٍ فَذَكَرَ نَحْوَهُ

حضرت عبدالرحمن بن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے فرمایا: جس نے غیر حق کے اپنی قوم کی مدد کی تو وہ اس اونٹ کی مثل ہے جسے (کنوئیں میں) گرا دیا جائے اور پھر اسے دم سے پکڑ کر نکالنے کی کوشش کی جائے (تو وہ مر جائے گا لیکن باہر نہیں نکل سکے گا)۔

ابن بشار، ابو عامر، سفیان نے سماک بن حرب سے، انہوں نے عبدالرحمن بن عبداللہ سے اور انہوں نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے بیان کیا: میں حضور نبی کریم ﷺ کے پاس پہنچا اور آپ ﷺ چمڑے کے ایک خیمے میں موجود تھے، پھر آگے مذکورہ حدیث کی مثل بیان کی۔

4454۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ بِشْرٍ الدِّمَشْقِيُّ عَنْ بِنْتِ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ أَنَّهَا سَمِعَتْ أَبَاهَا يَقُولُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ مَا الْعَصَبِيَّةُ قَالَ أَنْ تُعِينَ قَوْمَكَ عَلَى الظُّلْمِ

سلمہ بن بشر دمشقی نے واثلہ بن اسقع کی بیٹی سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے اپنے باپ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ عصبیت کیا ہوتی ہے؟ تو آپ نے فرمایا: عصبیت یہ ہے کہ تو ظلم پر اپنی قوم کی مدد کرے (یعنی قوم دوسروں پر ظلم کے پہاڑ توڑتی ہے اور تو اسے اپنا تعاون دے کر اس کا دفاع کرتا ہے)۔

4455۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ سُوَيْدٍ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يُحَدِّثُ عَنْ سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ الْمُدْلِجِيِّ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ خَيْرُكُمُ الْمُدَافِعُ عَنْ عَشِيرَتِهِ مَا لَمْ يَأْثَمْ قَالَ أَبُو دَاوُد أَيُّوبُ بْنُ سُوَيْدٍ ضَعِيفٌ[1]

حضرت سراقہ بن مالک نے جعشم مدلجی سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطبہ ارشاد فرمایا اور فرمایا: تم میں سے بہتر اور اچھا وہ ہے جو اپنے خاندان کا دفاع کرنے والا ہو (یعنی کسی دوسرے کو ان پر ظلم و ستم کرنے کی اجازت نہ دے) جبکہ وہ اس میں گناہ کا مرتکب نہ ہو (یعنی ایسا نہ ہو کہ اس کا خاندان خود دوسروں پر ظلم کر رہا ہو اور یہ ان کے ساتھ بھرپور تعاون کر رہا ہو)۔ ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ ایوب بن سوید ضعیف راوی ہے۔

1۔ قال ابو داؤد الخ صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

4456۔ حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَكِّيِّ يَعْنِي ابْنَ أَبِي لَبِيبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ دَعَا إِلَى عَصَبِيَّةٍ وَلَيْسَ مِنَّا مَنْ قَاتَلَ عَلَى عَصَبِيَّةٍ وَلَيْسَ مِنَّا مَنْ مَاتَ عَلَى عَصَبِيَّةٍ

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ علیہ ﷺ نے فرمایا: وہ ہم میں سے نہیں ہے جس نے عصبیت کی طرف دعوت دی اور وہ ہم میں سے نہیں ہے جس نے عصبیت کی بناء پر کسی کو قتل کیا اور وہ ہم میں سے نہیں ہے جو عصبیت کی بناء پر مرا۔

فائدہ:۔ کتنی شدید وعید ہے ان لوگوں کے لیے جن کے دل تعصب سے بھرے ہوتے ہیں اور اسی عصبیت کی خاطر اپنی جان تک ضائع کرنے سے گریز نہیں کرتے۔ رب کریم محفوظ فرمائے۔

4457۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عَوْفٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ مِخْرَاقٍ عَنْ أَبِي كِنَانَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم ابْنُ أُخْتِ الْقَوْمِ مِنْهُمْ

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ علیہ ﷺ نے فرمایا: کسی قوم کا بھانجا اسی قوم سے ہوتا ہے (یعنی اس کی نگہداشت اور حفاظت اس قوم کے ذمہ ہوتی ہے)۔

4458۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عُقْبَةَ عَنْ أَبِي عُقْبَةَ وَكَانَ مَوْلًى مِنْ أَهْلِ فَارِسَ قَالَ شَهِدْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم أُحُدًا فَضَرَبْتُ رَجُلًا مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَقُلْتُ خُذْهَا مِنِّي وَأَنَا الْغُلَامُ الْفَارِسِيُّ فَالْتَفَتَ إِلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم فَقَالَ فَهَلَّا قُلْتَ خُذْهَا مِنِّي وَأَنَا الْغُلَامُ الْأَنْصَارِيُّ

عبدالرحمن بن ابی عقبہ نے ابوعقبہ سے روایت کیا ہے کہ وہ اہل فارس میں سے کسی کے آزاد کردہ غلام تھے۔ انہوں نے بیان کیا: میں حضور نبی کریم علیہ ﷺ کے ساتھ احد میں حاضر تھا تو میں نے مشرکین میں سے ایک آدمی کو ضرب لگائی۔ تو میں نے کہا: یہ لے میری طرف سے! میں فارسی غلام ہوں۔ تو رسول اللہ علیہ ﷺ میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: تو نے یہ کیوں نہ کہا: "یہ لے میری طرف سے اور میں ایک انصاری غلام ہوں"۔ (چونکہ اس وقت فارس میں ابھی آتش پرستی کا رواج تھا اس لیے آپ علیہ ﷺ نے اس نسبت کو ناپسند فرمایا اور ساتھ ہی یہ بتایا کہ تو انصار کا مولیٰ ہے اور کسی قوم کا مولیٰ اسی قوم میں سے ہوتا ہے۔

بَابُ إِخْبَارِ الرَّجُلِ الرَّجُلَ بِمَحَبَّتِهِ إِيَّاهُ

(ایک آدمی کا دوسرے آدمی کو اپنی محبت کی خبر دینے کا بیان)

4459۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ ثَوْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي حَبِيبُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِي كَرِبَ وَقَدْ كَانَ أَدْرَكَهُ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ إِذَا أَحَبَّ الرَّجُلُ أَخَاهُ فَلْيُخْبِرْهُ أَنَّهُ يُحِبُّهُ

حضرت مقدام بن معدی کرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے درآنحالیکہ انہوں نے اسے حضور نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جب کوئی آدمی اپنے بھائی سے محبت کرتا ہو، تو اسے چاہئے کہ وہ اسے یہ بتادے کہ وہ اس سے محبت کرتا ہے (تاکہ اس کے دل میں بھی الفت ورافت اور محبت کے جذبات پیدا ہوں اور اس کا میلان طبع اور رغبت اس کی جانب ہو)۔

4460۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا الْمُبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَجُلًا كَانَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَمَرَّ بِهِ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي لَأُحِبُّ هَذَا فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ أَعْلَمْتَهُ قَالَ لَا قَالَ أَعْلِمْهُ قَالَ فَلَحِقَهُ فَقَالَ إِنِّي أُحِبُّكَ فِي اللَّهِ فَقَالَ أَحَبَّكَ الَّذِي أَحْبَبْتَنِي لَهُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی حضور نبی مکرم ﷺ کے پاس موجود تھا تو وہاں سے ایک آدمی کا گزر ہوا تو اس آدمی نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ بلاشبہ میں اس سے محبت کرتا ہوں۔ تو حضور نبی مکرم ﷺ نے اسے فرمایا: کیا تو نے اسے بتایا ہوا ہے؟ عرض کی: نہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو اسے بتادے۔ پس وہ آدمی اسے پیچھے سے جاملا اور کہا: بلاشبہ میں تجھ سے اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر محبت کرتا ہوں۔ تو اس نے جواباً کہا: تجھ سے وہ محبت فرمائے جس کے لیے تو نے مجھ سے محبت کی ہے (یعنی رب العالمین تجھے اپنے مقربین کی صف میں شامل فرمائے)۔

4461۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ الرَّجُلُ يُحِبُّ الْقَوْمَ وَلَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَعْمَلَ كَعَمَلِهِمْ قَالَ أَنْتَ يَا أَبَا ذَرٍّ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ قَالَ فَإِنِّي أُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ قَالَ فَإِنَّكَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ قَالَ فَأَعَادَهَا أَبُو ذَرٍّ فَأَعَادَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ ایک آدمی ایک قوم سے محبت رکھتا ہے اور وہ ان کے اعمال کی مثل عمل کرنے کی استطاعت نہیں رکھتا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابوذر! رضی اللہ عنہ تو اس کے ساتھ ہوگا جس سے تو نے محبت کی۔ انہوں نے عرض کی: بلاشبہ میں تو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول معظم ﷺ سے محبت کرتا ہوں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ تو انہیں کے ساتھ ہوگا جن سے تو نے محبت کی۔ تو حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے پھر اس کا اعادہ کیا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے بھی دوبارہ یہی کلام فرمایا۔

4462۔ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ رَأَيْتُ[1] أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَرِحُوا بِشَيْءٍ لَمْ أَرَهُمْ فَرِحُوا بِشَيْءٍ أَشَدَّ مِنْهُ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ الرَّجُلُ يُحِبُّ الرَّجُلَ عَلَى الْعَمَلِ مِنَ الْخَيْرِ يَعْمَلُ بِهِ وَلَا يَعْمَلُ بِمِثْلِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے اصحاب کو دیکھا، وہ کسی شے کے سبب بہت زیادہ خوش ہیں (اتنا کہ) میں نے کسی شے کے سبب انہیں اس سے زیادہ خوش کبھی نہیں دیکھا۔ ایک آدمی نے عرض کی:

1۔ ایک نسخہ میں مَا رَأَيْتُ ہے۔

یارسول اللہ! ﷺ ایک آدمی کسی دوسرے آدمی سے اس کے اچھے عمل کے سبب جسے وہ کررہا ہوتا ہے، محبت کرتا ہے اور وہ اس کی مثل عمل نہیں کرتا؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آدمی اسی کے ساتھ ہوگا جس سے اس نے محبت کی۔

فائدہ:۔ ان روایات میں صراحۃً بیان کیا گیا ہے کہ آدمی کا انجام انہیں لوگوں کے ساتھ ہوگا جن سے وہ محبت کرتا ہوگا۔ لہٰذا اگر کسی مقرب بارگاہ الٰہی سے محبت والفت کا تعلق ہے تو اس کی معیت نصیب ہوگی اور اگر کسی کی محبت کسی شریر اور فساد برپا کرنے والے سے ہوگی۔ تو وہ اس کے ساتھ ہوگا۔ انجام بالکل واضح ہے اور اس کا انحصار آدمی کی عقل ودانش پر ہے کہ وہ کس کی معیت کو پسند کرتا ہے۔

بَابٌ فِي الْمَشُورَةِ (مشورہ کا بیان)

4463۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْتَشَارُ مُؤْتَمَنٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس سے مشورہ لیا جائے تو اسے اس پر امین بنایا جاتا ہے۔

فائدہ:۔ اس میں ایک تو مشورہ کی اہمیت کی طرف اشارہ ہے کہ آدمی کو اپنے معاملات حیات انفرادی یا اجتماعی باہمی مشاورت سے سرانجام دینے چاہئیں اور دوسرا یہ کہ جس سے مشورہ لیا جائے اس کے ذمہ یہ لازم ہے کہ وہ پورے اخلاص کے ساتھ صائب مشورہ دینے میں ذرا بخل سے کام نہ لے اور تیسرا یہ کہ وہ اس پر امین ہے، اسے صیغہ راز میں رکھنا اس کے ذمہ لازم اور ضروری ہے۔ واللہ اعلم

بَابٌ فِي الدَّالِّ عَلَى الْخَيْرِ (خیر اور نیکی کی راہنمائی کرنے والے کا بیان)

4464۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أُبْدِعَ بِي فَاحْمِلْنِي قَالَ لَا أَجِدُ مَا أَحْمِلُكَ عَلَيْهِ وَلَكِنْ ائْتِ فُلَانًا فَلَعَلَّهُ أَنْ يَحْمِلَكَ فَأَتَاهُ فَحَمَلَهُ فَأَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ دَلَّ عَلَى خَيْرٍ فَلَهُ مِثْلُ أَجْرِ فَاعِلِهِ

حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ ایک آدمی حضور نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ بلاشبہ میری سواری ہلاک ہوگئی ہے، سو آپ مجھے کوئی سواری عطا فرما دیجئے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: میں کوئی سواری نہیں پاتا جس پر میں تجھے سوار کروں، البتہ تو فلاں کے پاس جا، شاید وہ تجھے کسی سواری پر سوار کردے گا۔ چنانچہ وہ اس کے پاس آیا، تو اس نے اسے سواری دے دی۔ تو پھر وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور آپ ﷺ کو اس کی خبر دی۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے کسی عمل خیر پر کسی کی راہنمائی کی تو اس کے لیے اسے کرنے والے کی مثل اجر ہوگا۔

بَابٌ فِي الْهَوَى (خواہش نفس کا بیان)

4465۔ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ خَالِدِ بْنِ مُحَمَّدٍ الثَّقَفِيِّ عَنْ بِلَالِ بْنِ أَبِي الدَّرْدَاءِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ حُبُّكَ الشَّيْءَ يُعْمِي وَيُصِمُّ

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تیرا کسی شے سے محبت کرنا اندھا اور بہرہ کر دیتا ہے۔ (یعنی انسان جب کسی کی محبت میں گم ہو جاتا ہے تو اسے محبوب کا عیب نہ دکھائی دیتا ہے اور نہ سنائی دیتا ہے۔ گویا یہی محبت خالص کی کسوٹی ہے کہ جو دعویٰ محبت بھی کرے پھر عیوب ونقائص بھی بیان کرے تو وہ اپنی محبت میں خالص اور صادق نہیں ہو سکتا۔ واللہ اعلم)

بَابٌ فِي الشَّفَاعَةِ (سفارش کرنے کا بیان)

4466۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم اشْفَعُوا إِلَيَّ لِتُؤْجَرُوا وَلْيَقْضِ اللَّهُ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ مَا شَاءَ

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میرے پاس سفارش کیا کرو، تاکہ تم اجر دیے جاؤ اور اللہ تعالیٰ جو چاہے گا وہی فیصلہ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان اقدس سے کرائے گا۔

4467۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ وَأَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَخِيهِ عَنْ مُعَاوِيَةَ رضی الله عنه اشْفَعُوا تُؤْجَرُوا فَإِنِّي لَأُرِيدُ الْأَمْرَ فَأُؤَخِّرُهُ كَيْمَا تَشْفَعُوا فَتُؤْجَرُوا فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ اشْفَعُوا تُؤْجَرُوا حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم مِثْلَهُ[1]

حضرت وہب بن منبہ نے اپنے بھائی سے اور انہوں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے (کہ انہوں نے کہا) تم سفارش کرو، تم اجر دیے جاؤ گے۔ کیونکہ میں ایک کام کا ارادہ کرتا ہوں اور پھر اسے مؤخر کر دیتا ہوں۔ تاکہ تم سفارش کرو تو تم اجر دیے جاؤ گے۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم سفارش کرو، تم اجر دیے جاؤ گے۔

ابومعمر، سفیان نے برید سے، انہوں نے بردہ سے، انہوں نے ابوموسیٰ سے اور انہوں نے حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل روایت کیا ہے۔

بَابٌ فِيمَنْ يَبْدَأُ بِنَفْسِهِ فِي الْكِتَابِ

(اس کا بیان جو خط (تحریر) میں اپنے آپ سے ابتداء کرتا ہے)

4468۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ أَحْمَدُ قَالَ مَرَّةً يَعْنِي هُشَيْمًا عَنْ

1۔ یہ حدیث صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

بَعْضِ وَلَدِ الْعَلَاءِ أَنَّ الْعَلَاءَ بْنَ الْحَضْرَمِيِّ كَانَ عَامِلَ النَّبِيِّ ﷺ عَلَى الْبَحْرَيْنِ فَكَانَ إِذَا كَتَبَ إِلَيْهِ بَدَأَ بِنَفْسِهِ

ہشیم نے حضرت علاء کے بیٹوں میں سے بعض سے روایت کیا ہے کہ حضرت علاء بن حضرمی رضی اللہ عنہ حضور نبی مکرم ﷺ کی جانب سے بحرین کے عامل تھے۔ تو جب آپ ﷺ ان کی طرف خط تحریر فرماتے تو اپنے نام سے ابتداء کرتے تھے۔ (اس میں مقصود اس طرف اشارہ کرنا ہے کہ خط وغیرہ تحریر میں لکھنے والے کا نام پہلے ہو اور جس کی طرف لکھا جا رہا ہے اس کا نام بعد میں ہو)۔

4469۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ حَدَّثَنَا الْمُعَلَّى بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنِ ابْنِ الْعَلَاءِ عَنِ الْعَلَاءِ يَعْنِي ابْنَ الْحَضْرَمِيِّ أَنَّهُ كَتَبَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَبَدَأَ بِاسْمِهِ

ابن سیرین نے ابن علاء سے اور انہوں نے حضرت علاء ابن حضرمی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے حضور نبی مکرم ﷺ کی طرف عریضہ تحریر کیا تو آغاز اپنے نام سے کیا۔

بَابُ كَيْفَ يُكْتَبُ إِلَى الذِّمِّيِّ (اس کا بیان کہ غیر مسلم کی طرف کیسے خط لکھا جائے)

4470۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَتَبَ إِلَى هِرَقْلَ مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللهِ إِلَى هِرَقْلَ عَظِيمِ الرُّومِ سَلَامٌ عَلَى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدَى قَالَ ابْنُ يَحْيَى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ أَبَا سُفْيَانَ أَخْبَرَهُ قَالَ فَدَخَلْنَا عَلَى هِرَقْلَ فَأَجْلَسَنَا بَيْنَ يَدَيْهِ ثُمَّ دَعَا بِكِتَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَإِذَا فِيهِ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللهِ إِلَى هِرَقْلَ عَظِيمِ الرُّومِ سَلَامٌ عَلَى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدَى أَمَّا بَعْدُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے (شاہ روم) ہرقل کی طرف لکھا: ''محمد رسول اللہ ﷺ کی جانب سے شاہ روم ہرقل کے نام، اس پر سلام ہو جس نے ہدایت کی اتباع کی''۔

ابن یحییٰ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ انہیں ابوسفیان نے بتایا کہ ہم ہرقل کے پاس گئے تو اس نے ہمیں اپنے سامنے بٹھایا۔ پھر اس نے رسول اللہ ﷺ کا گرامی نامہ طلب کیا۔ تو اس میں اس طرح لکھا ہوا تھا: بسم اللہ الرحمن الرحیم من محمد رسول اللہ ﷺ الی ہرقل عظیم الروم سلام علی من اتبع الھدی اما بعد۔

بَابٌ فِي بِرِّ الْوَالِدَيْنِ (والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنے کا بیان)

4471۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي سُهَيْلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا يَجْزِي وَلَدٌ وَالِدَهُ إِلَّا أَنْ يَجِدَهُ مَمْلُوكًا فَيَشْتَرِيَهُ فَيُعْتِقَهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی بیٹا اپنے والد (کے احسانات) کا بدلہ اور حق ادا نہیں کر سکتا مگر یہ کہ وہ اسے مملوک (کسی کا غلام) پائے تو اسے خرید لے اور پھر اسے آزاد کر دے۔

فائدہ: کیونکہ غلامی حکماً موت ہوتی ہے اور بیٹے کے پاس اپنے باپ کی زندگی کے لیے اس کے سوا کوئی ذریعہ اور سبب نہیں ہے۔

4472۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي خَالِي الْحَارِثُ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَتْ تَحْتِي امْرَأَةٌ وَكُنْتُ أُحِبُّهَا وَكَانَ عُمَرُ يَكْرَهُهَا فَقَالَ لِي طَلِّقْهَا فَأَبَيْتُ فَأَتَى عُمَرُ النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ طَلِّقْهَا

حضرت حمزہ بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے بیان کیا: میرے نکاح میں ایک عورت تھی اور میں اس سے محبت کرتا تھا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ اسے ناپسند کرتے تھے۔ تو آپ نے فرمایا: تو اسے طلاق دے دے تو میں نے انکار کر دیا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضور نبی مکرم ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور آپ سے اس کے بارے ذکر کیا۔ تو حضور نبی مکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تو اسے طلاق دے دے۔

4473۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ مَنْ أَبَرُّ قَالَ أُمَّكَ ثُمَّ أُمَّكَ ثُمَّ أُمَّكَ ثُمَّ أَبَاكَ ثُمَّ الْأَقْرَبَ فَالْأَقْرَبَ وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا يَسْأَلُ رَجُلٌ مَوْلَاهُ مِنْ فَضْلٍ هُوَ عِنْدَهُ فَيَمْنَعُهُ إِيَّاهُ إِلَّا دُعِيَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَضْلُهُ الَّذِي مَنَعَهُ شُجَاعًا أَقْرَعَ قَالَ أَبُو دَاوُد الْأَقْرَعُ الَّذِي ذَهَبَ شَعْرُ رَأْسِهِ مِنَ السُّمِّ[1]

حضرت بہز بن حکیم نے اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے بیان کیا: میں نے عرض کیا یارسول اللہ! ﷺ کون ہے جس کے ساتھ میں نیکی اور احسان کا سلوک کروں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تیری ماں پھر تیری ماں پھر تیری ماں (یعنی میں نے بار بار سوال عرض کیا تو آپ ﷺ نے پہلی تین بار یہی جواب دیا کہ تیری ماں تیرے حسن سلوک کی زیادہ حق دار ہے) پھر تیرا باپ، پھر اس کے بعد جو قریبی ہے پھر اس کے بعد جو زیادہ قریبی ہے۔ اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک آدمی اپنے آقا سے اس فالتو مال کے بارے میں سوال کرتا ہے جو اس کے پاس ہے اور وہ اسے دینے سے انکار کر دیتا ہے تو قیامت کے دن اس کا وہ (ضرورت سے) فالتو مال جسے اس نے روکا تھا گنجے سانپ کی شکل میں سامنے لایا جائے گا (اور وہ اسے ڈسنے لگے گا)۔

ابوداؤد نے بیان کیا ہے: اقرع وہ سانپ ہوتا ہے جس کے سر کے بال زہر کی شدت کے سبب ختم ہو جائیں گے۔

4474۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ مُرَّةَ حَدَّثَنَا كُلَيْبُ بْنُ مَنْفَعَةَ عَنْ جَدِّهِ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ مَنْ أَبَرُّ قَالَ أُمَّكَ وَأَبَاكَ وَأُخْتَكَ وَأَخَاكَ وَمَوْلَاكَ الَّذِي يَلِي ذَاكَ حَقٌّ[2] وَاجِبٌ وَرَحِمٌ مَوْصُولَةٌ

کلیب بن منفعہ نے اپنے دادا سے روایت بیان کی ہے کہ وہ حضور نبی مکرم ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ کس کے ساتھ میں احسان اور نیکی کا سلوک کروں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اپنی ماں سے، اپنے باپ سے،

1۔ قال ابوداؤد الخ صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔ 2۔ دیگر نسخوں میں ذٰلِكَ حَقًّا ہے۔

اپنی بہن سے، اپنے بھائی سے اور اپنے آزاد کرنے والے آقا سے۔ ان کا حق واجب ہے اور ان کے ساتھ ایسا رشتہ جو متصل اور جڑا ہوا ہے (یعنی یہ وہ بنیادی رشتے ہیں جن میں رخنہ نہیں پڑنا چاہئے اور صلہ رحمی اور محبت کے جذبات قائم رہنے چاہئیں)۔

4475۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ زِيَادٍ قَالَ أَخْبَرَنَا ح وَحَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ مُوسَى قَالَا حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رضی الله عنهما قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ مِنْ أَكْبَرِ الْكَبَائِرِ أَنْ يَلْعَنَ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ يَلْعَنُ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ قَالَ يَلْعَنُ أَبَا الرَّجُلِ فَيَلْعَنُ أَبَاهُ وَيَلْعَنُ أُمَّهُ فَيَلْعَنُ أُمَّهُ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سب سے بڑا کبیرہ گناہ یہ ہے کہ آدمی اپنے والدین کو لعن طعن کرے۔ عرض کی گئی: یارسول اللہ! ﷺ کوئی آدمی کیسے اپنے والدین کو لعن طعن کر سکتا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: کوئی آدمی دوسرے آدمی کے باپ کو لعن طعن کرتا ہے اور پھر وہ اس کے باپ کو لعن طعن کرتا ہے اور جو دوسرے کی ماں کو لعن طعن کرتا ہے تو وہ اس کی ماں کو لعن طعن کرتا ہے۔ (نتیجۃً یہ معلوم ہوا کہ کسی کے والدین کو گالی گلوچ دینا اپنے والدین کو گالی گلوچ دینے کے مترادف ہے اور یہ اکبر الکبائر میں سے ہے۔ اسی طرح ارشاد ربانی بھی ہے۔ وَلَا تَسُبُّوا الَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ فَيَسُبُّوا اللَّهَ عَدْوًا بِغَيْرِ عِلْمٍ تم انہیں گالیاں نہ دو جو اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کی پوجا کرتے ہیں تاکہ وہ بغیر علم کے عداوت کے سبب اللہ تعالیٰ کو گالیاں نہ دیں)۔

4476۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَهْدِيٍّ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الْمَعْنَى قَالُوا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ أَسِيدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ عُبَيْدٍ مَوْلَى بَنِي سَاعِدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ مَالِكِ بْنِ رَبِيعَةَ السَّاعِدِيِّ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سَلِمَةَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ بَقِيَ مِنْ بِرِّ أَبَوَيَّ شَيْءٌ أَبَرُّهُمَا بِهِ بَعْدَ مَوْتِهِمَا قَالَ نَعَمْ الصَّلَاةُ عَلَيْهِمَا وَالِاسْتِغْفَارُ لَهُمَا وَإِنْفَاذُ عَهْدِهِمَا مِنْ بَعْدِهِمَا وَصِلَةُ الرَّحِمِ الَّتِي لَا تُوصَلُ إِلَّا بِهِمَا وَإِكْرَامُ صَدِيقِهِمَا

حضرت ابو اسید مالک بن ربیعہ الساعدی نے بیان کیا: اس اثناء میں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس موجود تھے کہ اتنے میں بنی سلمہ کا ایک آدمی حاضر ہوا اور اس نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ کیا میرے والدین کے احسانات میں سے کوئی شے باقی ہے جس کے سبب میں ان دونوں کی موت کے بعد ان سے احسان اور نیکی کر سکتا ہوں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ ان دونوں کے لیے رحمت کی دعا کرنا، (یا ان پر نماز جنازہ پڑھنا) اور ان کے لیے مغفرت طلب کرنا، ان کے بعد ان کے عہد (وصیت) کو پورا کرنا، اس رشتے کو جوڑنا جو انہی کے سبب جوڑا جا سکتا ہو اور ان کے دوستوں کی عزت و تکریم کرنا۔

فائدہ: ۔ یہ جملہ اعمال ان کے لیے باعث راحت و تسکین ہیں اور ان کے حق میں کی گئی دعا باعث نفع اور ان کے درجات میں بلندی کا ذریعہ ہے۔ اس حدیث میں یہ صراحۃً معلوم ہو رہا ہے کہ اگر زندہ آدمی اپنے مرنے والے فرد کے لیے رب کریم کی بارگاہ میں دست دعا دراز کرتا ہے تو یہ عمل مرنے والے کے حق میں نفع بخش ہے اور دعا مانگنے والے کے لیے بھی۔

لہٰذا اپنے مرنے والوں کے لیے دعا مانگنے میں بخل اور کنجوسی سے کام نہیں لینا چاہیے بلکہ اپنے کریم رب کی بارگاہ میں دامن پھیلاتے رہنا چاہیے اور اس کی رحمت کی بھیک کا سوال کرتے رہنا چاہیے۔ یہی تقاضائے بندگی ہے۔

4477۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أُسَامَةَ بْنِ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی الله عنهما قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّ أَبَرَّ الْبِرِّ صِلَةُ الْمَرْءِ أَهْلَ وُدِّ أَبِيهِ بَعْدَ أَنْ يُوَلِّيَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ سب سے بڑی نیکی اپنے باپ کے (دوستوں) اور محبت کرنے والوں کے ساتھ صلہ رحمی اور حسن سلوک سے پیش آنا ہے جبکہ باپ فوت ہو جائے (یا وہ موجود نہ ہو)۔

4478۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ قَالَ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ بْنِ ثَوْبَانَ أَخْبَرَنَا عُمَارَةُ بْنُ ثَوْبَانَ أَنَّ أَبَا الطُّفَيْلِ أَخْبَرَهُ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقْسِمُ لَحْمًا بِالْجِعْرَانَةِ قَالَ أَبُو الطُّفَيْلِ وَأَنَا يَوْمَئِذٍ غُلَامٌ أَحْمِلُ عَظْمَ الْجَزُورِ إِذْ أَقْبَلَتِ امْرَأَةٌ حَتَّى دَنَتْ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَبَسَطَ لَهَا رِدَاءَهُ فَجَلَسَتْ عَلَيْهِ فَقُلْتُ مَنْ هِيَ فَقَالُوا هَذِهِ أُمُّهُ الَّتِي أَرْضَعَتْهُ

عمارہ بن ثوبان نے ہمیں خبر دی ہے کہ ابوالطفیل نے انہیں بتایا ہے کہ میں نے حضور نبی مکرم ﷺ کو دیکھا۔ آپ جعرانہ کے مقام پر گوشت تقسیم کر رہے تھے۔ ابوالطفیل نے بیان کیا ہے کہ میں ان دنوں بچہ تھا، اونٹ کی ہڈی اٹھا لیتا تھا۔ اتنے میں ایک عورت آئی یہاں تک کہ وہ حضور نبی کریم ﷺ کے قریب پہنچ گئی تو آپ ﷺ نے اس کے لیے اپنی چادر بچھا دی اور وہ اس پر بیٹھ گئی۔ تو میں نے پوچھا: یہ کون ہے؟ تو لوگوں نے بتایا: یہ آپ ﷺ کی وہ ماں ہے جس نے آپ کو دودھ پلایا ہے۔ (یعنی حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا)۔

4479۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ السَّائِبِ حَدَّثَهُ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ جَالِسًا[1] فَأَقْبَلَ أَبُوهُ مِنَ الرَّضَاعَةِ فَوَضَعَ لَهُ بَعْضَ ثَوْبِهِ فَقَعَدَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَقْبَلَتْ أُمُّهُ مِنَ الرَّضَاعَةِ[2] فَوَضَعَ لَهَا شِقَّ ثَوْبِهِ مِنْ جَانِبِهِ الْآخَرِ فَجَلَسَتْ عَلَيْهِ ثُمَّ أَقْبَلَ أَخُوهُ مِنَ الرَّضَاعَةِ فَقَامَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَأَجْلَسَهُ بَيْنَ يَدَيْهِ

حضرت عمر بن سائب نے بیان کیا ہے کہ ان تک یہ خبر پہنچی ہے کہ رسول اللہ ﷺ تشریف فرما تھے کہ آپ ﷺ کے رضاعی باپ تشریف لے آئے تو آپ ﷺ نے ان کے لیے اپنے کپڑے کی ایک طرف بچھائی اور وہ اس پر تشریف فرما ہوئے۔ پھر آپ ﷺ کی رضاعی ماں آئی، تو آپ ﷺ نے اپنے کپڑے کی دوسری جانب اس کے لیے بچھادی اور وہ اس پر بیٹھ گئیں۔ پھر آپ ﷺ کا رضاعی بھائی آیا تو رسول اللہ ﷺ اس کے لیے کھڑے ہوئے اور اسے اپنے سامنے بٹھایا۔

فائدہ:۔ آنے والے مہمان کے مقام و مرتبہ کے مطابق اس سے حسن سلوک کرنے کا سلیقہ حضور نبی رحمت ﷺ نے

1۔ ایک نسخہ میں یہاں الیوم ہے۔ 2۔ دیگر نسخوں میں من الرضاعۃ نہیں ہے۔

اپنی امت کو سکھلایا ہے۔ یہ حسین روایات دین اسلام کا طرۂ امتیاز ہیں جس نے زندگی کے جملہ پہلوؤں میں اپنے ماننے والوں کی راہنمائی فرمائی ہے۔ اس میں آنے والے کی عزت وتکریم بھی ہے اور اس کے لیے کھڑے ہو کر استقبال کرنا بھی ہے۔ ان میں سے کوئی عمل بھی روح اسلام کے منافی نہیں۔ معلوم نہیں آج کل کسی کا ادب واحترام کرنے کو کیونکر شرک یا بدعت کا نام دیا جاتا ہے؟ رب کریم صراط مستقیم اپنانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

بَابٌ فِي فَضْلِ مَنْ عَالَ يَتِيمًا (یتیم کی پرورش کرنے والے کی فضیلت کا بیان)

4480۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ وَأَبُو بَكْرٍ ابْنَا أَبِي شَيْبَةَ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ عَنِ ابْنِ حُدَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ كَانَتْ لَهُ أُنْثَى فَلَمْ يَئِدْهَا وَلَمْ يُهِنْهَا وَلَمْ يُؤْثِرْ وَلَدَهُ عَلَيْهَا قَالَ يَعْنِي الذُّكُورَ أَدْخَلَهُ اللهُ الْجَنَّةَ وَلَمْ يَذْكُرْ عُثْمَانُ يَعْنِي الذُّكُورَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کی بیٹی ہو اور وہ اسے زندہ درگور نہ کرے، اسے ذلیل و رسوا نہ کرے اور اپنے بیٹے کو اس پر ترجیح نہ دے تو اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل فرمائے گا۔ عثمان نے ''یعنی الذکور'' کے الفاظ ذکر نہیں کیے۔

4481۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا خَالِدٌ حَدَّثَنَا سُهَيْلٌ يَعْنِي ابْنَ أَبِي صَالِحٍ عَنْ سَعِيدٍ الْأَعْشَى قَالَ أَبُو دَاوُد وَهُوَ سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُكْمِلٍ الزُّهْرِيُّ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ بَشِيرٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ عَالَ ثَلَاثَ بَنَاتٍ فَأَدَّبَهُنَّ وَزَوَّجَهُنَّ وَأَحْسَنَ إِلَيْهِنَّ فَلَهُ الْجَنَّةُ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ ثَلَاثُ أَخَوَاتٍ أَوْ ثَلَاثُ بَنَاتٍ أَوْ بِنْتَانِ أَوْ أُخْتَانِ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے تین بچیوں کی پرورش کی اور انہیں ادب سکھایا اور ان کی شادی کی اور ان کے ساتھ حسن سلوک کا برتاؤ کیا تو اس کے لیے جنت ہے۔

یوسف بن موسیٰ، جریر نے سہیل سے اسی اسناد کے ساتھ بیان کیا ہے: تین بہنیں ہوں یا تین بیٹیاں ہوں، یا پھر دو بیٹیاں یا دو بہنیں ہوں (ان کی پرورش کرنے والے کے لیے بھی یہی حکم ہے)۔

4482۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا النَّهَّاسُ بْنُ قَهْمٍ قَالَ حَدَّثَنِي شَدَّادٌ أَبُو عَمَّارٍ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنَا وَامْرَأَةٌ سَفْعَاءُ الْخَدَّيْنِ كَهَاتَيْنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَوْمَأَ يَزِيدُ بِالْوُسْطَى وَالسَّبَّابَةِ امْرَأَةٌ آمَتْ مِنْ زَوْجِهَا ذَاتُ مَنْصِبٍ وَجَمَالٍ حَبَسَتْ نَفْسَهَا عَلَى يَتَامَاهَا حَتَّى بَانُوا أَوْ مَاتُوا

حضرت عوف بن مالک اشجعی نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں اور وہ عورت جس کے رخسار (خاوند کی موت کے سبب زیب و زینت چھوڑنے کے سبب) سیاہ ہو چکے ہوں قیامت کے دن اس طرح ہوں گے۔ اور یزید نے درمیانی اور شہادت کی انگلی کے ساتھ اشارہ بھی کیا۔ وہ عورت جو اپنے خاوند کی موت کے سبب بیوہ ہوگئی حالانکہ وہ صاحب مرتبہ اور حسن و جمال تھی۔ اس نے اپنے آپ کو اپنے یتیموں کی پرورش کے لیے روک لیا، یہاں تک کہ وہ مستقل طور پر (بالغ

ہونے کے سبب) علیحدہ ہو گئے یا پھر فوت ہو گئے۔

بَابٌ فِي مَنْ ضَمَّ الْيَتِيمَ (یتیم کی کفالت کرنے والے کا بیان)

4483۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ بْنِ سُفْيَانَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ أَبِي حَازِمٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ سَهْلٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ أَنَا وَكَافِلُ الْيَتِيمِ كَهَاتَيْنِ فِي الْجَنَّةِ وَقَرَنَ بَيْنَ أُصْبُعَيْهِ الْوُسْطَى وَالَّتِي تَلِي الْإِبْهَامَ

حضرت سہیل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا جنت میں دونوں اس طرح ہوں گے اور آپ ﷺ نے وسطی انگلی (بڑی انگلی) اور سبابہ (یعنی انگوٹھے کے ساتھ والی انگلی) کو آپس میں ملایا۔ (اشارہ اس طرف تھا کہ جس طرح ان دونوں انگلیوں کے درمیان کوئی فاصلہ اور وقفہ نہیں اسی طرح میرے اور یتیم کی پرورش کرنے والے کے مابین کوئی فاصلہ نہیں ہوگا۔ یعنی ایسا آدمی جنت میں انتہائی بلند رتبہ پر فائز ہوگا)۔

بَابٌ فِي حَقِّ الْجِوَارِ (پڑوسی کے حقوق کا بیان)

4484۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَا زَالَ جِبْرِيلُ يُوصِينِي بِالْجَارِ حَتَّى قُلْتُ لَيُوَرِّثَنَّهُ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: حضرت جبرائیل امین علیہ السلام مجھے مسلسل پڑوسی کے حقوق کے بارے تلقین کرتے رہتے، یہاں تک کہ مجھے یہ خیال آنے لگا کہ وہ اسے میراث میں بھی شریک کر دیں گے۔

4485۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ بَشِيرٍ أَبِي إِسْمَعِيلَ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّهُ ذَبَحَ شَاةً فَقَالَ أَهْدَيْتُمْ لِجَارِي الْيَهُودِيِّ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَا زَالَ جِبْرِيلُ يُوصِينِي بِالْجَارِ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُوَرِّثُهُ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک بکری ذبح کی اور فرمایا: تم میرے یہودی پڑوسی کو بھی ہدیۃً دینا کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: مجھے جبرائیل امین علیہ السلام مسلسل پڑوسی کے حقوق کے بارے تلقین کرتے رہے، یہاں تک کہ مجھے یہ گمان ہونے لگا کہ عنقریب وہ اسے (میراث کا) وارث بھی بنا دیں گے۔

4486۔ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ أَبُو تَوْبَةَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَيَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ يَشْكُو جَارَهُ فَقَالَ اذْهَبْ فَاصْبِرْ فَأَتَاهُ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا فَقَالَ اذْهَبْ فَاطْرَحْ مَتَاعَكَ فِي الطَّرِيقِ فَطَرَحَ مَتَاعَهُ فِي الطَّرِيقِ فَجَعَلَ النَّاسُ يَسْأَلُونَهُ فَيُخْبِرُهُمْ خَبَرَهُ فَجَعَلَ النَّاسُ يَلْعَنُونَهُ فَعَلَ اللَّهُ بِهِ وَفَعَلَ وَفَعَلَ فَجَاءَ إِلَيْهِ جَارُهُ فَقَالَ لَهُ ارْجِعْ لَا تَرَى مِنِّي شَيْئًا تَكْرَهُهُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی حضور نبی مکرم ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور اپنے پڑوسی کی

شکایت کرنے لگا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو جا اور صبر کر۔ پھر وہ آپ ﷺ کے پاس دو یا تین مرتبہ آیا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو جا اور اپنا ساز وسامان راستے میں پھینک دے۔ چنانچہ اس نے اپنا ساز وسامان راستے میں پھینک دیا تو لوگ اس سے اس کے بارے میں پوچھنے لگے اور وہ انہیں اس (پڑوسی) کے بارے بتانے لگا۔ نتیجۃً لوگ اسے لعن طعن کرنے لگے۔ اللہ تعالیٰ اسے ایسا کرے اور ایسا کرے۔ پس اس کا پڑوسی اس کے پاس آیا اور اس نے اسے کہا: تو (گھر میں) واپس لوٹ جا تو میری طرف سے کوئی ایسا عمل نہیں دیکھے گا جسے تو ناپسند کرتا ہو۔ (اس میں آپ ﷺ نے کمال حکمت عملی سے دونوں ہمسایوں کے درمیان بڑھتے ہوئے اختلافات کو ختم کر کے دونوں کو باہمی اعتماد کی لڑی میں پرو دیا)۔

4487۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُتَوَكِّلِ الْعَسْقَلَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يُؤْذِ جَارَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت کے ساتھ ایمان رکھتا ہے اسے چاہئے کہ وہ اپنے مہمان کی عزت وتکریم کرے، اور جو اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت کے ساتھ ایمان رکھتا ہے اسے چاہیے کہ وہ اپنے پڑوسی کو اذیت نہ دے اور جو اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت کے ساتھ ایمان رکھتا ہے اسے چاہیے کہ وہ اچھی اور خیر کی بات کہے یا پھر اسے چاہیے کہ وہ خاموش رہے (یعنی احمقانہ گفتگو اور لغویات نہ کہے)۔

4488۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ وَسَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ أَنَّ الْحَارِثَ بْنَ عُبَيْدٍ حَدَّثَهُمْ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ لِي جَارَيْنِ بِأَيِّهِمَا أَبْدَأُ قَالَ بِأَدْنَاهُمَا بَابًا قَالَ أَبُو دَاوُد قَالَ شُعْبَةُ فِي هَذَا الْحَدِيثِ طَلْحَةُ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ بے شک میرے دو پڑوسی ہیں، میں کون سے پڑوسی سے (اپنے احسانات کی) ابتداء کروں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: دونوں میں سے جس کا دروازہ زیادہ قریب ہے۔ ابوداؤد نے کہا: شعبہ نے کہا ہے: اس حدیث کی سند میں طلحہ قریش کا ایک آدمی ہے۔

بَابٌ فِي حَقِّ الْمَمْلُوكِ (مملوک (غلام) کے حقوق کا بیان)

4489۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفُضَيْلِ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ أُمِّ مُوسَى عَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَام قَالَ كَانَ آخِرُ كَلَامِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الصَّلَاةَ الصَّلَاةَ اتَّقُوا اللَّهَ فِيمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے آخری کلام میں سے یہ تھا کہ تم نماز کی حفاظت کرو، تم نماز کی حفاظت کرو اور اپنی لونڈیوں (اور غلاموں) کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو (یعنی تم ان پر ظلم وزیادتی نہ کرو، یا تم ان کی طاقت سے بڑھ کر انہیں محنت ومشقت کا پابند نہ بناؤ اور کھانے پینے اور لباس کے معاملات میں ان سے ناروا سلوک نہ کرو)۔

4490۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ الْمَعْرُورِ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ رَأَيْتُ أَبَا ذَرٍّ بِالرَّبَذَةِ

وَعَلَيْهِ بُرْدٌ غَلِيظٌ وَعَلَى غُلَامِهِ مِثْلُهُ قَالَ فَقَالَ الْقَوْمُ يَا أَبَا ذَرٍّ لَوْ كُنْتَ أَخَذْتَ الَّذِي عَلَى غُلَامِكَ فَجَعَلْتَهُ مَعَ هَذَا فَكَانَتْ حُلَّةً وَكَسَوْتَ غُلَامَكَ ثَوْبًا غَيْرَهُ قَالَ فَقَالَ أَبُو ذَرٍّ إِنِّي كُنْتُ سَابَبْتُ رَجُلًا وَكَانَتْ أُمُّهُ أَعْجَمِيَّةً فَعَيَّرْتُهُ بِأُمِّهِ فَشَكَانِي إِلَى رَسُولِ اللهِ فَقَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ إِنَّكَ امْرُؤٌ فِيكَ جَاهِلِيَّةٌ قَالَ إِنَّهُمْ إِخْوَانُكُمْ فَضَّلَكُمُ اللهُ عَلَيْهِمْ فَمَنْ لَمْ يُلَائِمْكُمْ فَبِيعُوهُ وَلَا تُعَذِّبُوا خَلْقَ اللهِ

معرور بن سوید نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کو ربذہ کے مقام پر دیکھا اور آپ اپنے اوپر ایک موٹی سی چادر لیے ہوئے تھے اور آپ کے غلام پر بھی اسی کی مثل چادر تھی۔ تو کچھ لوگوں نے کہا: اے ابوذر! رضی اللہ عنہ، اگر تم وہ چادر لے لو جو تمہارے غلام پر ہے اور اسے اپنی چادر کے ساتھ رکھ لو تو یہ حلہ (یعنی دو چادریں) ہو جائے گا۔ اور تم اپنے غلام کو اس کے سوا کوئی اور کپڑا پہنا دو۔ تو حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے ایک آدمی کو گالیاں دیں، اس کی ماں عجمی تھی۔ تو میں نے اسے اس کی ماں کی جانب سے عار دلائی۔ تو اس نے رسول اللہ ﷺ کے پاس میری شکایت کر دی۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابوذر! (رضی اللہ عنہ) بلاشبہ وہ تمہارے بھائی ہیں، اللہ تعالیٰ نے تمہیں ان پر فضیلت دی ہے (کہ تمہیں آزاد اور مالک بنایا ہے)۔ پس جو تمہارے ساتھ موافقت نہ کرے تو تم اسے بیچ دو اور تم اللہ تعالیٰ کی مخلوق کو عذاب نہ دو (یعنی تم ان کے ساتھ ناروا سلوک ہرگز نہ کرو)۔

4491۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنِ الْمَعْرُورِ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى أَبِي ذَرٍّ بِالرَّبَذَةِ فَإِذَا عَلَيْهِ بُرْدٌ وَعَلَى غُلَامِهِ مِثْلُهُ فَقُلْنَا يَا أَبَا ذَرٍّ لَوْ أَخَذْتَ بُرْدَ غُلَامِكَ إِلَى بُرْدِكَ فَكَانَتْ حُلَّةً وَكَسَوْتَهُ ثَوْبًا غَيْرَهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ إِخْوَانُكُمْ جَعَلَهُمُ اللهُ تَحْتَ أَيْدِيكُمْ فَمَنْ كَانَ أَخُوهُ تَحْتَ يَدَيْهِ فَلْيُطْعِمْهُ مِمَّا يَأْكُلُ وَلْيَكْسُهُ مِمَّا يَلْبَسُ وَلَا يُكَلِّفُهُ مَا يَغْلِبُهُ فَإِنْ كَلَّفَهُ مَا يَغْلِبُهُ فَلْيُعِنْهُ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ ابْنُ نُمَيْرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ نَحْوَهُ

حضرت معرور بن سوید نے بیان کیا ہے کہ ہم مقام ربذہ میں حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کے پاس داخل ہوئے تو آپ اپنے اوپر چادر لیے ہوئے تھے اور آپ کے غلام پر بھی اسی کی مثل چادر تھی۔ تو ہم نے کہا: اے ابوذر! رضی اللہ عنہ، اگر تم اپنے غلام کی چادر کو اپنی چادر کے ساتھ رکھ لو تو یہ دو چادریں (یعنی جوڑا) ہو جائیں گے اور تم اسے کوئی دوسرا کپڑا پہنا دو۔ انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: یہ تمہارے بھائی ہیں، اللہ تعالیٰ نے انہیں تمہارے زیر احسان رکھا ہے۔ پس جس کا جو بھائی اس کے زیر احسان ہو تو اسے چاہیے کہ وہ اسے وہی کھلائے جو خود کھاتا ہے اور اسے اسی طرح کا لباس پہنائے جیسا خود پہنتا ہے اور اسے ایسی مشقت اور تکلیف نہ دے جو اس پر غالب آ جائے اور اگر اس نے اسے پابند بنایا ایسی تکلیف کا جو اس پر غالب آ جائے تو پھر اسے چاہیے کہ وہ اس کی معاونت کرے۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ اسے ابن نمیر نے اعمش سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

4492۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح وحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ

الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ رضی الله عنه قَالَ كُنْتُ أَضْرِبُ غُلَامًا لِي فَسَمِعْتُ مِنْ خَلْفِي صَوْتًا اعْلَمْ أَبَا مَسْعُودٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى مَرَّتَيْنِ لَلَّهُ أَقْدَرُ عَلَيْكَ مِنْكَ عَلَيْهِ فَالْتَفَتُّ فَإِذَا هُوَ النَّبِيُّ ﷺ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هُوَ حُرٌّ لِوَجْهِ اللَّهِ تَعَالَى قَالَ أَمَا إِنَّكَ لَوْ لَمْ تَفْعَلْ لَلَفَعَتْكَ النَّارُ أَوْ لَمَسَّتْكَ النَّارُ

حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ عَنِ الْأَعْمَشِ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ نَحْوَهُ قَالَ كُنْتُ أَضْرِبُ غُلَامًا لِي أَسْوَدَ[1] بِالسَّوْطِ وَلَمْ يَذْكُرْ أَمْرَ الْعِتْقِ

حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ میں اپنے ایک غلام کو مار رہا تھا، تو میں نے اپنے پیچھے سے ایک آواز سنی: ابومسعود! تو جان لے۔ ابن مثنیٰ نے کہا ہے کہ دو بار یہ آواز سنی۔ اس سے زیادہ اللہ تعالیٰ تجھ پر قدرت رکھتا ہے۔ سو میں اس کی طرف متوجہ ہوا، تو وہ حضور نبی رحمت ﷺ تھے۔ تو میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ وہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے آزاد ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ اگر تو ایسا نہ کرتا تو آگ تجھے گھیر لیتی یا آگ تیرے ساتھ لپٹ جاتی۔

ابوکامل، عبدالواحد نے اعمش سے اسی سند کے ساتھ اسی کی مثل روایت بیان کی ہے، اس میں کہا ہے کہ میں اپنے غلام اسود کو کوڑے کے ساتھ مار رہا تھا اور انہوں نے آزاد کرنے کے بارے حکم بیان نہیں کیا۔

4493۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ مُوَرِّقٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ لَاءَمَكُمْ مِنْ مَمْلُوكِيكُمْ فَأَطْعِمُوهُ مِمَّا تَأْكُلُونَ وَاكْسُوهُ مِمَّا تَلْبَسُونَ[2] وَمَنْ لَمْ يُلَائِمْكُمْ مِنْهُمْ فَبِيعُوهُ وَلَا تُعَذِّبُوا خَلْقَ اللَّهِ

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارے غلاموں میں سے جو کوئی تمہارے موافق ہو تو تم اسے اسی طرح کا کھانا کھلاؤ جو تم خود کھاتے ہو اور اسے بھی وہی لباس پہناؤ جو تم خود پہنتے ہو اور ان میں سے جو کوئی تمہارے ساتھ موافقت نہ کرے تو تم اسے بیچ دو، اور تم اللہ تعالیٰ کی مخلوق کو عذاب (یعنی اذیت) نہ دو۔

4494۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ زُفَرَ عَنْ بَعْضِ بَنِي رَافِعِ بْنِ مَكِيثٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ مَكِيثٍ وَكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ الْحُدَيْبِيَةَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ حُسْنُ الْمَلَكَةِ يُمْنٌ وَسُوءُ الْخُلُقِ شُؤْمٌ

حضرت رافع بن مکیث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اور یہ حدیبیہ میں حضور نبی کریم ﷺ کے ساتھ موجود صحابہ کرام میں سے تھے، کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: غلاموں اور لونڈیوں کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنا برکت ہے اور بداخلاقی کا مظاہرہ کرنا نحوست ہے۔

4495۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُصَفَّى حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ زُفَرَ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ رَافِعِ بْنِ مَكِيثٍ عَنْ عَمِّهِ الْحَارِثِ بْنِ رَافِعِ بْنِ مَكِيثٍ وَكَانَ رَافِعٌ مِنْ جُهَيْنَةَ قَدْ شَهِدَ الْحُدَيْبِيَةَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

1۔ دیگر نسخوں میں اسود نہیں ہے۔ 2۔ دیگر نسخوں میں تکتسون ہے۔

عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ حُسْنُ الْمَلَكَةِ يُمْنٌ وَسُوءُ الْخُلُقِ شُؤْمٌ

محمد بن خالد بن رافع بن مکیث اپنے چچا حارث بن رافع بن مکیث سے روایت کرتے ہیں اور رافع رضی اللہ عنہ بنی جہینہ میں سے تھے اور یہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حدیبیہ میں حاضر تھے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے غلاموں اور لونڈیوں کے ساتھ حسن سلوک کرنا (سراپا) برکت ہے اور بد اخلاقی کرنا نحوست ہے۔

4496۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ وَهَذَا حَدِيثُ الْهَمْدَانِيِّ وَهُوَ أَتَمُّ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو هَانِئٍ الْخَوْلَانِيُّ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ جُلَيْدٍ الْحَجْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ كَمْ نَعْفُو عَنِ الْخَادِمِ فَصَمَتَ ثُمَّ أَعَادَ عَلَيْهِ الْكَلَامَ فَصَمَتَ فَلَمَّا كَانَ فِي الثَّالِثَةِ قَالَ اعْفُوا عَنْهُ فِي كُلِّ يَوْمٍ سَبْعِينَ مَرَّةً

عباس بن جلید الحجری نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ ایک آدمی نبی مکرم ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ ہم خادم کو (اس کا جرم) کتنی بار معاف کریں؟ تو آپ ﷺ خاموش رہے۔ پھر اس نے دوبارہ عرض کیا: تو آپ ﷺ پھر خاموش رہے۔ سو جب اس نے تیسری بار پھر پوچھا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم اسے ہر روز ستر بار معاف کرو۔

4497۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ قَالَ أَخْبَرَنَا ح وَحَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ الْفَضْلِ الْحَرَّانِيُّ قَالَ أَخْبَرَنَا عِيسَى حَدَّثَنَا فُضَيْلٌ يَعْنِي ابْنَ غَزْوَانَ عَنِ ابْنِ أَبِي نُعْمٍ[1] عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضى الله عنه قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو الْقَاسِمِ نَبِيُّ التَّوْبَةِ ﷺ قَالَ مَنْ قَذَفَ مَمْلُوكَهُ وَهُوَ بَرِيءٌ مِمَّا قَالَ جُلِدَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَدًّا قَالَ مُؤَمَّلٌ حَدَّثَنَا عِيسَى عَنِ الْفُضَيْلِ يَعْنِي ابْنَ غَزْوَانَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ مجھے حضور ابوالقاسم نبی التوبہ ﷺ نے فرمایا: جس کسی نے اپنے مملوک غلام پر (زنا کی) تہمت عائد کی درآنحالیکہ وہ اس سے بری ہو، تو آپ نے فرمایا: اسے قیامت کے دن بطور حد کوڑے لگائے جائیں گے۔

مؤمل نے کہا ہے کہ ہمیں عیسیٰ نے فضیل ابن غزوان سے حدیث بیان کی ہے۔

4498۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ قَالَ كُنَّا نُزُولًا فِي دَارِ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ وَفِينَا شَيْخٌ فِيهِ حِدَّةٌ وَمَعَهُ جَارِيَةٌ لَهُ فَلَطَمَ وَجْهَهَا فَمَا رَأَيْتُ سُوَيْدًا أَشَدَّ غَضَبًا مِنْهُ ذَاكَ الْيَوْمَ قَالَ عَجَزَ عَلَيْكَ إِلَّا حُرُّ وَجْهِهَا لَقَدْ رَأَيْتُنَا سَابِعَ سَبْعَةٍ مِنْ وَلَدِ مُقَرِّنٍ وَمَا لَنَا إِلَّا خَادِمٌ فَلَطَمَ أَصْغَرُنَا وَجْهَهَا فَأَمَرَنَا النَّبِيُّ ﷺ بِعِتْقِهَا

ہلال بن یساف نے بیان کیا ہے کہ ہم سوید بن مقرن کے گھر میں اترے ہوئے تھے اور ہم میں ایک تیز مزاج بوڑھا بھی

1۔ ایک نسخہ میں ابن أبی نُعَیم ہے۔

تھا اور اس کے ساتھ اس کی ایک کنیز بھی تھی۔ تو اس نے اس کے چہرے پر طمانچہ دے مارا۔ میں نے سوید کو اس دن سے زیادہ غضبناک کبھی نہیں دیکھا۔ آپ نے فرمایا: اسے آزاد کرنے کے سوا تجھ پر اس کا تدارک کرنا ممکن نہیں (یعنی سوائے اسے آزاد کرنے کے تو اس کے تدارک سے عاجز ہے)۔ میں نے دیکھا ہم مقرن کے سات بیٹے تھے اور میں ان میں سے ساتواں تھا اور ہمارے پاس صرف ایک خادم تھا۔ پس ہم میں سے چھوٹے نے اس کے چہرے پر طمانچہ دے مارا تو حضور نبی کریم ﷺ نے ہمیں اسے آزاد کرنے کا حکم ارشاد فرمایا۔

فائدہ: اس میں خادم سے مراد لونڈی ہے کیونکہ خادم کا لفظ غلام اور لونڈی میں مشترک ہے۔

4499۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ قَالَ لَطَمْتُ مَوْلًى لَنَا فَدَعَاهُ أَبِي وَدَعَانِي فَقَالَ اقْتَصَّ مِنْهُ فَإِنَّا مَعْشَرَ بَنِي مُقَرِّنٍ كُنَّا سَبْعَةً عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ وَلَيْسَ لَنَا إِلَّا خَادِمٌ فَلَطَمَهَا رَجُلٌ مِنَّا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَعْتِقُوهَا قَالُوا إِنَّهُ لَيْسَ لَنَا خَادِمٌ غَيْرُهَا قَالَ فَلْتَخْدُمْهُمْ حَتَّى يَسْتَغْنُوا فَإِذَا اسْتَغْنَوْا فَلْيُعْتِقُوهَا

حضرت معاویہ بن سوید بن مقرن نے بیان کیا ہے کہ میں نے ایک غلام کو طمانچہ مارا جسے ہم نے ہی آزاد کیا تھا تو میرے باپ نے اسے بھی بلایا اور مجھے بھی اور فرمایا: تو اس سے انتقام لے لے کیونکہ ہم بنی مقرن کا گروہ ہیں، ہم رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں سات افراد تھے اور ہمارے پاس صرف ایک خادم (لونڈی) تھا۔ ہم میں سے ایک آدمی نے اسے طمانچہ مارا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم اسے آزاد کر دو۔ انہوں نے عرض کی: بلاشبہ ہمارے پاس اس کے سوا اور کوئی خادم نہیں ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: پس تو ان کی خدمت کریہاں تک کہ یہ لوگ (اس سے) مستغنی ہو جائیں۔ پس جب انہیں اس کی حاجت نہ رہے تو وہ اسے آزاد کر دیں۔

4500۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَأَبُو كَامِلٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ فِرَاسٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ ذَكْوَانَ عَنْ زَاذَانَ قَالَ أَتَيْتُ ابْنَ عُمَرَ وَقَدْ أَعْتَقَ مَمْلُوكًا لَهُ فَأَخَذَ مِنَ الْأَرْضِ عُودًا أَوْ شَيْئًا فَقَالَ مَا لِي فِيهِ مِنَ الْأَجْرِ مَا يَسْوَى هَذَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ لَطَمَ مَمْلُوكَهُ أَوْ ضَرَبَهُ فَكَفَّارَتُهُ أَنْ يُعْتِقَهُ

زاذان نے بیان کیا ہے کہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا۔ درآنحالیکہ انہوں نے اپنے ایک غلام کو آزاد کیا اور زمین سے ایک لکڑی یا کوئی اور شے اٹھائی اور فرمایا: میرے لیے اس میں اتنا اجر بھی نہیں ہے جو اس کے برابر ہوگا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے جس نے اپنے مملوک (غلام) کو طمانچہ مارا یا اسے مارا تو اس کا کفارہ یہ ہے کہ وہ اسے آزاد کر دے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمَمْلُوكِ إِذَا نَصَحَ (جو غلام اپنے آقا کے ساتھ نیکی کرے تو اس کا بیان)

4501۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا نَصَحَ لِسَيِّدِهِ وَأَحْسَنَ عِبَادَةَ اللهِ فَلَهُ أَجْرُهُ مَرَّتَيْنِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک غلام جب اپنے آقا کے ساتھ حسن سلوک کرے اور اللہ تعالیٰ کی عبادت بھی اچھی طرح کرے، تو اس کے لیے دو اجر ہیں۔

بَابٌ فِيمَنْ خَبَّبَ مَمْلُوكًا عَلَى مَوْلَاهُ

جس نے کسی غلام کو اپنے آقا کے خلاف اکسایا تو اس کا بیان

4502۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ عَنْ عَمَّارِ بْنِ رُزَيْقٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عِيسَى عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ خَبَّبَ زَوْجَةَ امْرِئٍ أَوْ مَمْلُوكَهُ فَلَيْسَ مِنَّا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کسی نے کسی آدمی کی بیوی یا اس کے غلام کو اس کے خلاف اکسایا، تو وہ ہم میں سے نہیں ہے (یعنی وہ ہمارے دین سے دور ہے، کیونکہ دین اسلام کسی کو ایسا کرنے کی اجازت نہیں دیتا)۔

بَابٌ فِي الِاسْتِئْذَانِ (اجازت طلب کرنے کا بیان)

4503۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَجُلًا اطَّلَعَ مِنْ بَعْضِ حُجَرِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَامَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِمِشْقَصٍ أَوْ مَشَاقِصَ قَالَ فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ يَخْتِلُهُ لِيَطْعَنَهُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے حضور نبی کریم ﷺ کے ایک حجرے میں اندر جھانکا تو رسول اللہ ﷺ تیر کا بھالا لیکر اس کی طرف اٹھے۔ راوی کہتے ہیں: گویا میں رسول اللہ ﷺ کی طرف دیکھ رہا ہوں کہ آپ اسے چھپ کر مارنا چاہتے ہیں۔

4504۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ مَنِ اطَّلَعَ فِي دَارِ قَوْمٍ بِغَيْرِ إِذْنِهِمْ فَفَقَئُوا عَيْنَهُ فَقَدْ هَدَرَتْ عَيْنُهُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس نے کسی کے گھر میں ان کی اجازت کے بغیر جھانکا اور انہوں نے اس کی آنکھ نکال دی تو اس کی آنکھ رائیگاں جائے گی (یعنی اس پر کوئی دیت اور تاوان وغیرہ نہیں ہوگا)۔

4505۔ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُؤَذِّنُ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ سُلَيْمَانَ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ عَنْ كَثِيرٍ عَنِ الْوَلِيدِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِذَا دَخَلَ الْبَصَرُ فَلَا إِذْنَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: جب آنکھ اندر چلی جائے تو پھر اجازت کا کوئی مقصد نہیں۔

فائدہ:۔ یہ آداب سکھائے جا رہے ہیں کہ جب آدمی کسی کے گھر میں داخل ہو تو بغیر اجازت کے اندر نہیں جانا چاہیے۔ اور اس کے آداب میں سے یہ بھی ہے کہ دروازے کی درزوں سے بھی اندر نہیں جھانکنا چاہیے کیونکہ اجازت کا بنیادی مقصود یہی ہے کہ آدمی کی نظر کسی پر ایسی حالت میں نہ پڑے جو فریقین کے لیے باعث عار اور سبکی ہو۔ لہٰذا اس کا تقاضا ہے کہ دروازے کی درزوں سے بھی اندر نہ جھانکا جائے کیونکہ جب اندر دیکھ لیا تو پھر اجازت کا کوئی مقصد باقی نہیں رہتا۔

4506۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ح وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حَفْصٌ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ طَلْحَةَ عَنْ هُزَيْلٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ قَالَ عُثْمَانُ سَعْدٌ رضی اللہ عنہ فَوَقَفَ عَلَى بَابِ النَّبِيِّ ﷺ يَسْتَأْذِنُ فَقَامَ عَلَى الْبَابِ قَالَ عُثْمَانُ مُسْتَقْبِلَ الْبَابِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ هَكَذَا عَنْكَ أَوْ هَكَذَا فَإِنَّمَا الِاسْتِئْذَانُ مِنْ النَّظَرِ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ عَنْ رَجُلٍ عَنْ سَعْدٍ نَحْوَهُ عَنْ النَّبِيِّ

حضرت ہذیل نے بیان کیا ہے کہ ایک آدمی آیا اور حضرت عثمان کی روایت میں ہے کہ وہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ تھے اور وہ حضور نبی کریم ﷺ کے دروازے پر اجازت لینے کے لیے ٹھہر گیا اور وہ دروازے کی طرف منہ کر کے کھڑا ہو گیا۔ تو حضور نبی کریم ﷺ نے اسے فرمایا: تھوڑا اس طرف ہو جاؤ یا اس طرف، کیونکہ اجازت لینے کا مقصود یہی ہے کہ گھر والوں پر نظر نہ پڑے۔

ہارون بن عبد اللہ، ابوداؤد حضرمی نے سفیان عن الاعمش عن طلحہ بن مصرف عن رجل عن سعد کی سند سے حضور نبی کریم ﷺ سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

بَاب كَيْفَ الِاسْتِئْذَانُ (اجازت لینے کی کیفیت کا بیان)

4507۔ حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ح وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ أَبِي سُفْيَانَ أَنَّ عَمْرَو بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَفْوَانَ أَخْبَرَهُ عَنْ كَلَدَةَ بْنِ حَنْبَلٍ أَنَّ صَفْوَانَ بْنَ أُمَيَّةَ بَعَثَهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِلَبَنٍ وَجَدَايَةٍ وَضَغَابِيسَ وَالنَّبِيُّ ﷺ بِأَعْلَى مَكَّةَ فَدَخَلْتُ وَلَمْ أُسَلِّمْ فَقَالَ ارْجِعْ فَقُلْ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَذَلِكَ بَعْدَ مَا أَسْلَمَ صَفْوَانُ بْنُ أُمَيَّةَ قَالَ عَمْرٌو وَأَخْبَرَنِي ابْنُ صَفْوَانَ بِهَذَا أَجْمَعَ عَنْ كَلَدَةَ بْنِ حَنْبَلٍ وَلَمْ يَقُلْ سَمِعْتُهُ مِنْهُ قَالَ أَبُو دَاوُد قَالَ يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ أُمَيَّةُ بْنُ صَفْوَانَ وَلَمْ يَقُلْ سَمِعْتُهُ مِنْ كَلَدَةَ بْنِ حَنْبَلٍ وقَالَ يَحْيَى أَيْضًا عَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَفْوَانَ أَخْبَرَهُ أَنَّ كَلَدَةَ بْنَ الْحَنْبَلِ أَخْبَرَهُ

ابن جریج سے روایت ہے کہ عمرو بن ابی سفیان نے مجھے بتایا کہ عمرو بن صفوان نے اسے کلدہ بن حنبل سے خبر دی ہے کہ صفوان بن امیہ نے اسے کچھ دودھ، (چھ سات ماہ کی عمر کا) ہرن اور کچھ ککڑیاں دے کر رسول اللہ ﷺ کے پاس بھیجا۔ اس وقت حضور نبی مکرم ﷺ مکہ کی بلند جانب تھے۔ پس میں آپ پر داخل ہوا اور میں نے آپ کو سلام عرض نہ کیا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو واپس لوٹ (یعنی باہر جا) اور پھر کہہ: السلام علیکم۔ اور یہ صفوان بن امیہ کے اسلام لانے کے بعد کا واقعہ ہے۔

عمرو نے کہا ہے: مجھے ابن صفوان نے اس تمام کے بارے میں کلدہ بن حنبل سے خبر دی ہے اور اس نے یہ نہیں کہا کہ میں اسے اس سے سنا ہے۔

ابوداؤد نے کہا ہے کہ یحییٰ بن حبیب نے امیہ بن صفوان سے کہا اور یہ نہیں کہا کہ میں نے اس کلدہ بن حنبل سے سنا ہے اور یحییٰ نے بھی کہا ہے کہ عمرو بن عبداللہ بن صفوان نے اسے خبر دی ہے کہ کلدہ بن حنبل نے اسے خبر دی ہے۔

4508۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رِبْعِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا رَجُلٌ مِنْ بَنِي عَامِرٍ أَنَّهُ اسْتَأْذَنَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ فِي بَيْتٍ فَقَالَ أَلِجُ[1] فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِخَادِمِهِ اخْرُجْ إِلَى هَذَا فَعَلِّمْهُ الِاسْتِئْذَانَ فَقُلْ لَهُ قُلِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَأَدْخُلُ فَسَمِعَهُ الرَّجُلُ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَأَدْخُلُ فَأَذِنَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ فَدَخَلَ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ قَالَ حُدِّثْتُ أَنَّ رَجُلًا مِنْ بَنِي عَامِرٍ اسْتَأْذَنَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَاهُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَكَذَلِكَ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رِبْعِيٍّ وَلَمْ يَقُلْ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي عَامِرٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رِبْعِيٍّ[2] عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي عَامِرٍ أَنَّهُ اسْتَأْذَنَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَاهُ قَالَ فَسَمِعْتُهُ فَقُلْتُ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَأَدْخُلُ

ربعی سے روایت ہے کہ بنی عامر کے ایک آدمی نے ہمیں بتایا کہ اس نے حضور نبی کریم ﷺ سے اجازت طلب کی۔ آپ ﷺ گھر میں تشریف فرما تھے۔ اس نے عرض کی: میں اندر آ سکتا ہوں؟ تو حضور نبی مکرم ﷺ نے اپنے خادم کو فرمایا: اس کی طرف باہر جاؤ اور اسے اجازت مانگنے کا طریقہ سکھاؤ اور اسے کہو کہ تو کہہ: السلام علیکم، کیا میں اندر داخل ہو سکتا ہوں؟ تو اس آدمی نے یہ سن لیا اور اس نے یہ کہا: السلام علیکم، کیا میں اندر داخل ہو سکتا ہوں؟ تو حضور نبی کریم ﷺ نے اسے اجازت فرما دی اور وہ اندر داخل ہو گیا۔

ہناد بن سری نے ابوالاحوص عن منصور عن ربعی بن حراش کی سند سے کہا ہے کہ ربعی نے کہا: مجھے بتایا گیا ہے کہ بنی عامر کے ایک آدمی نے حضور نبی کریم ﷺ سے اجازت طلب کی۔ آگے اسی طرح حدیث بیان کی۔

ابوداؤد نے کہا ہے کہ اسی طرح ہمیں مسدد، ابوعوانہ نے منصور کے واسطہ سے ربعی سے حدیث بیان کی ہے اور انہوں نے "عن رجل من بنی عامر" کے الفاظ بیان کیے ہیں۔

عبیداللہ بن معاذ، ابی شعبہ نے منصور سے، انہوں نے ربعی سے اور انہوں نے عامر کے ایک آدمی سے بیان کیا ہے کہ اس نے حضور نبی کریم ﷺ سے اجازت طلب کی۔ آگے مذکورہ حدیث کی طرح حدیث بیان کی۔ اور اس نے کہا کہ میں نے آپ ﷺ سے وہ الفاظ سنے اور میں نے کہا: السلام علیکم، کیا میں اندر داخل ہو سکتا ہوں؟

بَابٌ كَمْ مَرَّةً يُسَلِّمُ الرَّجُلُ فِي الِاسْتِئْذَانِ (آدمی کو اجازت لیتے وقت کتنی بار سلام کہنا چاہیے)

4509۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُصَيْفَةَ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ

1۔ دیگر نسخوں میں أألج ہے۔
2۔ دیگر نسخوں میں عن ربعی نہیں ہے۔

قَالَ كُنْتُ جَالِسًا فِي مَجْلِسٍ مِنْ مَجَالِسِ الْأَنْصَارِ فَجَاءَ أَبُو مُوسَى فَزِعًا فَقُلْنَا لَهُ مَا أَفْزَعَكَ قَالَ أَمَرَنِي عُمَرُ أَنْ آتِيَهُ فَأَتَيْتُهُ فَاسْتَأْذَنْتُ ثَلَاثًا فَلَمْ يُؤْذَنْ لِي فَرَجَعْتُ فَقَالَ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَأْتِيَنِي قُلْتُ قَدْ جِئْتُ فَاسْتَأْذَنْتُ ثَلَاثًا فَلَمْ يُؤْذَنْ لِي وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا اسْتَأْذَنَ أَحَدُكُمْ ثَلَاثًا فَلَمْ يُؤْذَنْ لَهُ فَلْيَرْجِعْ قَالَ لَتَأْتِيَنَّ عَلَى هَذَا بِالْبَيِّنَةِ فَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ لَا يَقُومُ مَعَكَ إِلَّا أَصْغَرُ الْقَوْمِ قَالَ فَقَامَ أَبُو سَعِيدٍ مَعَهُ فَشَهِدَ لَهُ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ میں انصار کی ایک مجلس میں بیٹھا ہوا تھا تو حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ گھبرائے ہوئے آئے۔ تو ہم نے انہیں کہا کہ کس شے نے تمہیں پریشان کر رکھا ہے؟ تو انہوں نے بتایا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے اپنے پاس آنے کا حکم ارشاد فرمایا، تو میں ان کے پاس حاضر ہوا اور میں نے تین بار اجازت طلب کی لیکن مجھے اجازت نہ دی گئی۔ میں واپس لوٹ گیا تو انہوں نے فرمایا: کون سی شے ہے جس نے تجھے میرے پاس آنے سے روکا ہے؟ تو میں نے کہا: میں آیا اور میں نے تین بار اجازت طلب کی، لیکن مجھے اجازت نہ دی گئی اور رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ''جب تم میں سے کوئی تین بار اجازت طلب کرے اور اسے اجازت نہ دی جائے تو اسے چاہئے کہ وہ لوٹ جائے''۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تجھے یقیناً اس پر گواہ لانے ہوں گے۔ تو ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہارے ساتھ (شہادت کے لیے) کوئی نہیں جائے گا مگر وہی جو ان اصحاب میں سے چھوٹا ہے۔ پھر حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ ان کے ساتھ گئے اور ان کے لیے شہادت دی۔

4510۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دَاوُدَ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّهُ أَتَى عُمَرَ فَاسْتَأْذَنَ ثَلَاثًا فَقَالَ يَسْتَأْذِنُ أَبُو مُوسَى يَسْتَأْذِنُ الْأَشْعَرِيُّ يَسْتَأْذِنُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ قَيْسٍ فَلَمْ يُؤْذَنْ(1) لَهُ فَرَجَعَ فَبَعَثَ إِلَيْهِ عُمَرُ مَا رَدَّكَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَسْتَأْذِنُ أَحَدُكُمْ ثَلَاثًا فَإِنْ أُذِنَ لَهُ وَإِلَّا فَلْيَرْجِعْ قَالَ ائْتِنِي بِبَيِّنَةٍ عَلَى هَذَا فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ هَذَا أُبَيٌّ فَقَالَ أُبَيٌّ يَا عُمَرُ لَا تَكُنْ عَذَابًا عَلَى أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ عُمَرُ لَا أَكُونُ عَذَابًا عَلَى أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ أَنَّ أَبَا مُوسَى اسْتَأْذَنَ عَلَى عُمَرَ بِهَذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ فِيهِ فَانْطَلَقَ بِأَبِي سَعِيدٍ فَشَهِدَ لَهُ فَقَالَ أَخَفِيَ عَلَيَّ هَذَا مِنْ أَمْرِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَلْهَانِي السَّفْقُ(2) بِالْأَسْوَاقِ وَلَكِنْ سَلِّمْ(3) مَا شِئْتَ وَلَا تَسْتَأْذِنْ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَخْزَمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْقَاهِرِ بْنُ شُعَيْبٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى عَنْ أَبِيهِ بِهَذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ فَقَالَ عُمَرُ لِأَبِي مُوسَى إِنِّي لَمْ أَتَّهِمْكَ وَلَكِنَّ الْحَدِيثَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ شَدِيدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَعَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ عُلَمَائِهِمْ فِي هَذَا فَقَالَ عُمَرُ لِأَبِي مُوسَى أَمَا إِنِّي لَمْ أَتَّهِمْكَ وَلَكِنْ خَشِيتُ أَنْ يَتَقَوَّلَ النَّاسُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوئے اور ان سے تین بار اندر

1۔ دیگر نسخوں میں فَلَمْ يَأْذَنْ ہے۔ 2۔ دیگر نسخوں میں الصفق ہے۔ 3۔ ایک نسخہ میں تُسَلِّم ہے۔

آنے کی اجازت طلب کی اور کہا: ابوموسیٰ اجازت طلب کرتا ہے، اشعری اجازت مانگ رہا ہے، عبداللہ بن قیس اجازت طلب کررہا ہے، تو انہیں اجازت نہ دی گئی اور وہ واپس لوٹ گئے۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں بلا بھیجا اور فرمایا: کون سی شے نے تجھے واپس لوٹا دیا ہے؟ تو انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی تین بار اجازت طلب کرے۔ پس اگر اسے اجازت دی جائے (تو ٹھیک ہے) ورنہ اسے چاہیے کہ واپس لوٹ جائے۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میرے پاس اس حدیث پر گواہ لے آؤ۔ چنانچہ وہ گئے اور پھر لوٹ کر آئے اور کہا: یہ حضرت ابی ہیں۔ تو حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے کہا: اے عمر! تم رسول اللہ ﷺ کے اصحاب پر عذاب نہ بنو۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کے اصحاب پر عذاب نہیں بنوں گا (یعنی انہیں اذیت اور مشقت میں نہیں ڈالوں گا لیکن حدیث طیبہ میں احتیاط لازم ہے تاکہ کسی کو آپ ﷺ کی طرف ایسی بات منسوب کرنے کی جرأت نہ ہو جو آپ نے نہیں فرمائی)۔

یحییٰ بن حبیب، روح، ابن جریج، عطاء نے عبید بن عمیر سے بیان کیا ہے کہ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اندر داخل ہونے کی اجازت طلب کی۔ پھر آگے یہی واقعہ بیان کیا اور اس میں کہا: پس وہ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کو ساتھ لے کر آئے اور انہوں نے آپ کی شہادت دی۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا مجھ پر رسول اللہ ﷺ کے ارشادات میں سے یہ مخفی رہا ہے۔ بازار کی خرید و فروخت نے مجھے اس سے غافل رکھا۔ البتہ اب تو سلام کہہ جتنا چاہے اور تجھے اجازت مانگنے کی ضرورت نہیں۔

ہشام نے حمید بن ہلال عن ابی بردہ بن ابی موسیٰ عن ابیہ کی سند سے یہی قصہ بیان کیا ہے۔ اس میں ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کو فرمایا: بلاشبہ میں نے تم پر (جھوٹ کا) الزام عائد نہیں کیا، البتہ رسول اللہ ﷺ سے حدیث بیان کرنا انتہائی شدید (اور مشکل) امر ہے۔

عبداللہ بن مسلمہ نے مالک عن ربیعہ بن ابی عبدالرحمن اور مدینہ طیبہ کے کئی دیگر علماء سے اس بارے میں بیان کیا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کو فرمایا: بلاشبہ میں نے تم پر (جھوٹ کا) الزام عائد نہیں کیا لیکن مجھے یہ خوف ہوا کہ لوگ رسول اللہ ﷺ کی طرف جھوٹی باتیں منسوب کرنے لگیں گے۔

4511۔ حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَبُو مَرْوَانَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى الْمَعْنَى قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ أَبِي كَثِيرٍ يَقُولُ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَسْعَدَ بْنِ زُرَارَةَ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ زَارَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي مَنْزِلِنَا فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ فَرَدَّ سَعْدٌ رَدًّا خَفِيًّا قَالَ قَيْسٌ فَقُلْتُ أَلَا تَأْذَنُ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ ذَرْهُ يُكْثِرْ عَلَيْنَا مِنَ السَّلَامِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ فَرَدَّ سَعْدٌ رَدًّا خَفِيًّا ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ ثُمَّ رَجَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَاتَّبَعَهُ سَعْدٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي كُنْتُ أَسْمَعُ تَسْلِيمَكَ وَأَرُدُّ عَلَيْكَ رَدًّا خَفِيًّا لِتُكْثِرَ عَلَيْنَا مِنَ السَّلَامِ قَالَ فَانْصَرَفَ مَعَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَأَمَرَ لَهُ سَعْدٌ بِغُسْلٍ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ نَاوَلَهُ مِلْحَفَةً مَصْبُوغَةً

بِزَعْفَرَانٍ أَوْ وَرْسٍ فَاشْتَمَلَ بِهَا ثُمَّ رَفَعَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم يَدَيْهِ وَهُوَ يَقُولُ اللَّهُمَّ اجْعَلْ صَلَوَاتِكَ وَرَحْمَتَكَ عَلَى آلِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ قَالَ ثُمَّ أَصَابَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم مِنَ الطَّعَامِ فَلَمَّا أَرَادَ الِانْصِرَافَ قَرَّبَ لَهُ سَعْدٌ حِمَارًا قَدْ وَطَّأَ عَلَيْهِ بِقَطِيفَةٍ فَرَكِبَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم فَقَالَ سَعْدٌ يَا قَيْسُ اصْحَبْ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ قَيْسٌ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم ارْكَبْ فَأَبَيْتُ ثُمَّ قَالَ إِمَّا أَنْ تَرْكَبَ وَإِمَّا أَنْ تَنْصَرِفَ قَالَ فَانْصَرَفْتُ قَالَ هِشَامٌ أَبُو مَرْوَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَسْعَدَ بْنِ زُرَارَةَ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ وَابْنُ سَمَاعَةَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ مُرْسَلًا وَلَمْ يَذْكُرَا قَيْسَ بْنَ سَعْدٍ

حضرت قیس بن سعد رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری ملاقات کے لیے ہمارے گھر تشریف لائے اور فرمایا: السلام علیکم ورحمۃ اللہ! تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے آہستہ سا جواب عرض کیا۔ حضرت قیس کہتے ہیں کہ میں نے کہا: کیا تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اجازت نہیں دے رہے؟ تو حضرت سعد نے فرمایا: تو اسے رہنے دے، آپ ہم پر کثرت سے سلام فرمائیں گے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے پھر آہستہ آواز سے سلام کا جواب دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر فرمایا: السلام علیکم ورحمۃ اللہ! اور پھر آپ واپس جانے لگے اور حضرت سعد رضی اللہ عنہ آپ کے پیچھے گئے اور عرض کی: یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم بلاشبہ میں آپ کا سلام سنتا رہا اور آپ پر آہستہ آواز سے اس کا جواب عرض کرتا رہا تاکہ آپ ہم پر کثرت سے سلام فرمائیں۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ساتھ واپس لوٹ آئے۔ پھر حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے آپ کو غسل کے لیے عرض کی: تو آپ نے غسل فرمایا۔ بعد ازاں انہوں نے زعفران یا ورس سے رنگی ہوئی چادر آپ کو پیش کی۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے لپیٹ لیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دست مبارک اٹھائے اور اس طرح دعا فرمائی: ''اے اللہ! سعد بن عبادہ کی آل پر اپنی مہربانی اور رحمت فرما''۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانا تناول فرمایا اور جب واپس لوٹنے کا ارادہ کیا تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے ایک گدھا (سواری کے لیے) قریب کیا درآنحالیکہ اس پر کپڑا وغیرہ ڈالا ہوا تھا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر سوار ہوئے۔ تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: اے قیس! تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جا۔ حضرت قیس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: تو بھی سوار ہو جا، لیکن میں نے (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم اور احترام کی خاطر) انکار کر دیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو بھی سوار ہو جا، یا پھر واپس لوٹ جا۔ چنانچہ میں واپس لوٹ گیا۔

ہشام ابو مروان نے محمد بن عبد الرحمن بن اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ ابوداود نے کہا ہے: اسے عمر بن عبد الواحد اور ابن سماعہ نے اوزاعی سے مرسل روایت کیا ہے اور ان دونوں نے قیس بن سعد کا ذکر نہیں کیا۔

4512۔ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ الْفَضْلِ الْحَرَّانِيُّ فِي آخَرِينَ قَالُوا حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُسْرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم إِذَا أَتَى بَابَ قَوْمٍ لَمْ يَسْتَقْبِلِ الْبَابَ مِنْ تِلْقَاءِ وَجْهِهِ وَلَكِنْ مِنْ رُكْنِهِ الْأَيْمَنِ أَوِ الْأَيْسَرِ وَيَقُولُ السَّلَامُ عَلَيْكُمُ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَذَلِكَ أَنَّ الدُّورَ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهَا يَوْمَئِذٍ سُتُورٌ

1۔ ایک نسخہ میں لم تکن ہے۔

حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا ہے کہ رسول اللہ علیہ السلام جب کسی کے دروازے پر آتے، تو دروازے کے سامنے ادھر منہ کر کے کھڑے نہ ہوتے بلکہ دائیں یا بائیں چوکھٹ کے پاس کھڑے ہوتے اور فرماتے: السلام علیکم، السلام علیکم۔ ان دنوں گھروں کے دروازوں پر پردے نہ ہوتے تھے۔

بَابُ الرَّجُلِ يَسْتَأْذِنُ بِالدَّقِّ (دروازے پر دستک دے کر اجازت لینے کا بیان)

4513۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّهُ ذَهَبَ إِلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فِي دَيْنِ أَبِيهِ فَدَقَقْتُ الْبَابَ فَقَالَ مَنْ هَذَا قُلْتُ أَنَا قَالَ أَنَا أَنَا كَأَنَّهُ كَرِهَهُ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ اپنے باپ کے قرض کے سلسلہ میں حضور نبی کریم علیہ السلام کے پاس حاضر ہوئے اور میں نے دروازے پر دستک دی تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: یہ کون ہے؟ میں نے عرض کی: میں ہوں۔ تو آپ نے فرمایا: میں بھی تو میں ہوں۔ گویا آپ علیہ السلام نے اس انداز کو ناپسند فرمایا (اور اشارۃً یہ سمجھایا کہ دستک دینے والے کو اپنا نام بتانا چاہیے تاکہ اس کی شناخت ہو سکے)۔

4514۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ يَعْنِي الْمَقَابِرِيَّ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ نَافِعِ بْنِ عَبْدِ الْحَارِثِ رضی الله عنه قَالَ خَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم حَتَّى دَخَلْتُ حَائِطًا فَقَالَ لِي أَمْسِكِ الْبَابَ فَضُرِبَ الْبَابُ فَقُلْتُ مَنْ هَذَا وَسَاقَ الْحَدِيثَ قَالَ أَبُو دَاوُد يَعْنِي حَدِيثَ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ فِيهِ فَدَقَّ الْبَابَ

حضرت نافع بن عبدالحارث نے بیان کیا ہے کہ میں رسول اللہ علیہ السلام کی معیت میں نکلا، یہاں تک کہ میں ایک باغ میں داخل ہوا۔ تو آپ علیہ السلام نے مجھے فرمایا: دروازہ بند کر دے۔ پھر دروازے پر دستک دی گئی تو میں نے کہا: یہ کون ہے؟ آگے پوری حدیث بیان کی۔ ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ اس سے مراد حضرت ابوموسیٰ اشعری کی حدیث ہے۔ اس میں ہے کہ انہوں نے دروازہ کھٹکھٹایا۔

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يُدْعَى أَيَكُونُ ذَلِكَ إِذْنَهُ

اس کا بیان کہ جسے بلایا جائے کیا وہی اس کے لیے اجازت ہوگی؟

4515۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ حَبِيبٍ وَهِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ رَسُولُ الرَّجُلِ إِلَى الرَّجُلِ إِذْنُهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم علیہ السلام نے فرمایا: کسی آدمی کی طرف کسی آدمی کا قاصد کو بھیجنا ہی اس کی طرف سے اجازت ہے۔

فائدہ: جس آدمی کو قاصد بھیج کر بلایا جائے اسے دروازے پر پہنچ کر مزید اجازت لینے کی ضرورت نہیں۔ البتہ علماء

نے اس میں احتیاط کے پیش نظر یہ کہا ہے کہ اگر وہاں عورتیں موجود نہ ہوں تو اجازت کی ضرورت نہیں اور اگر عورتیں موجود ہوں تو پھر دوبارہ اجازت لے لینی چاہیے۔

4516- حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ إِلَى طَعَامٍ فَجَاءَ مَعَ الرَّسُولِ فَإِنَّ ذَلِكَ لَهُ إِذْنٌ قَالَ أَبُو عَلِيٍّ اللُّؤْلُؤِيُّ سَمِعْتُ أَبَا دَاوُدَ يَقُولُ قَتَادَةُ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ أَبِي رَافِعٍ شَيْئًا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کو کھانے کی دعوت دی جائے اور وہ قاصد کے ساتھ آئے، تو پھر وہی اس کے لیے اجازت ہے۔ ابو علی اللؤلوی نے کہا ہے کہ میں نے ابوداؤد کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ قتادہ نے ابورافع سے کوئی شے نہیں سنی۔

بَابُ الِاسْتِئْذَانِ فِي الْعَوْرَاتِ الثَّلَاثِ (تین اوقات میں اجازت لینے کا بیان)

4517- حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ قَالَ حَدَّثَنَا ح و حَدَّثَنَا ابْنُ الصَّبَّاحِ بْنِ سُفْيَانَ وَابْنُ عَبْدَةَ وَهَذَا حَدِيثُهُ قَالَا أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ لَمْ يُؤْمَرْ[1] بِهَا أَكْثَرُ النَّاسِ آيَةَ الْإِذْنِ وَإِنِّي لَآمُرُ جَارِيَتِي هَذِهِ تَسْتَأْذِنُ عَلَيَّ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَكَذَلِكَ رَوَاهُ عَطَاءٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ يَأْمُرُ بِهِ

عبید اللہ بن ابی یزید نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: اکثر لوگوں پر آیت اذن کے مطابق عمل واجب نہیں کیا گیا اور میں تو اپنی اس کنیز کو بھی حکم دیتا ہوں کہ وہ میرے پاس اجازت لے کر آئے۔ ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ اسی طرح اسے حضرت عطاء نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ وہ اجازت لینے کا حکم دیتے تھے۔

4518- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنْ عِكْرِمَةَ أَنَّ نَفَرًا مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ قَالُوا يَا ابْنَ عَبَّاسٍ كَيْفَ تَرَى فِي هَذِهِ الْآيَةِ الَّتِي أُمِرْنَا فِيهَا بِمَا أُمِرْنَا وَلَا يَعْمَلُ بِهَا أَحَدٌ قَوْلُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِيَسْتَأْذِنْكُمُ الَّذِينَ مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ وَالَّذِينَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنْكُمْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ مِنْ قَبْلِ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَحِينَ تَضَعُونَ ثِيَابَكُمْ مِنَ الظَّهِيرَةِ وَمِنْ بَعْدِ صَلَاةِ الْعِشَاءِ ثَلَاثُ عَوْرَاتٍ لَكُمْ لَيْسَ عَلَيْكُمْ وَلَا عَلَيْهِمْ جُنَاحٌ بَعْدَهُنَّ طَوَّافُونَ عَلَيْكُمْ قَرَأَ الْقَعْنَبِيُّ إِلَى عَلِيمٌ حَكِيمٌ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِنَّ اللهَ حَلِيمٌ رَحِيمٌ بِالْمُؤْمِنِينَ يُحِبُّ السَّتْرَ وَكَانَ النَّاسُ لَيْسَ لِبُيُوتِهِمْ سُتُورٌ وَلَا حِجَالٌ فَرُبَّمَا دَخَلَ الْخَادِمُ أَوِ الْوَلَدُ أَوْ يَتِيمَةُ الرَّجُلِ وَالرَّجُلُ عَلَى أَهْلِهِ فَأَمَرَهُمُ اللهُ بِالِاسْتِئْذَانِ فِي تِلْكَ الْعَوْرَاتِ فَجَاءَهُمُ اللهُ بِالسُّتُورِ وَالْخَيْرِ فَلَمْ أَرَ أَحَدًا يَعْمَلُ بِذَلِكَ بَعْدُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ حَدِيثُ عُبَيْدِ اللهِ وَعَطَاءٍ يُفْسِدُ هَذَا الْحَدِيثَ

حضرت عمرو بن ابی عمرو نے حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ اہل عراق میں سے ایک جماعت نے کہا اے ابن عباس! تم اس آیت کے بارے کیا رائے رکھتے ہو جس میں ہمیں حکم دیا گیا ہے ایک عمل کے بارے جو حکم دیا گیا

1۔ دیگر نسخوں میں لم یؤمن ہے۔

ہے۔ اور کوئی اس کے مطابق عمل نہیں کرتا۔ مراد اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے: یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لِیَسْتَاْذِنْکُمُ الآیہ۔ ''اے ایمان والو! چاہیے کہ تمہارے پاس اجازت لے کر آئیں جو تمہارے غلام اور لونڈیاں ہیں اور وہ جو تم میں سے ابھی سن بلوغت کو نہیں پہنچے۔ تین بار (یعنی تین اوقات میں) فجر کی نماز سے پہلے اور جب کہ تم دوپہر کے وقت اپنے کپڑے اتارتے ہو اور نماز عشاء کے بعد۔ یہ تین اوقات تمہارے لیے برہنہ ہونے کے ہیں۔ ان کے علاوہ تم پر اور ان پر کوئی حرج نہیں ہے کہ وہ تمہارے پاس آتے جاتے ہیں''۔ قعنبی نے یہ آیت عَلِیْمٌ حَکِیْمٌ تک پڑھی۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ بڑا حلیم اور مومنین کے ساتھ رحم فرمانے والا ہے، وہ ستر (پردہ پوشی) کو پسند کرتا ہے، اس وقت لوگوں کے گھروں میں نہ (عام) پردے تھے اور نہ ہی مکان کے اندر دلہن کے لیے ڈالنے والے پردے تھے۔ تو بسا اوقات کوئی خادم یا بچہ یا کسی آدمی کا یتیم اس حال میں اندر داخل ہو جاتا کہ آدمی اپنی اہلیہ کے ساتھ عمل زوجیت میں مشغول ہوتا۔ سو اللہ تعالیٰ نے ان اوقات میں اجازت طلب کرنے کا حکم ارشاد فرمایا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو پردے اور خیر عطا فرما دی۔ چنانچہ اس کے بعد میں کسی کو اس کے مطابق عمل کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔ ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ عبید اللہ اور عطاء کی حدیث اس حدیث کو فاسد کرتی ہے۔

بَابٌ فِیْ اِفْشَاءِ السَّلَامِ (سلام کو پھیلانے اور عام کرنے کا بیان)

4519۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي شُعَيْبٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ حَتَّى تُؤْمِنُوا وَلَا تُؤْمِنُوا حَتَّى تَحَابُّوا أَفَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى أَمْرٍ إِذَا فَعَلْتُمُوهُ تَحَابَبْتُمْ أَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے دست قدرت میں میری جان ہے! تم جنت میں داخل نہیں ہو گے یہاں تک کہ تم ایمان لے آؤ اور تمہارے ایمان کامل نہیں ہوں گے یہاں تک کہ تم آپس میں محبت کرنے لگو۔ کیا میں تمہاری اس عمل پر رہنمائی نہ کروں کہ جب تم اسے کرو تو آپس میں ایک دوسرے سے محبت کرنے لگو (وہ یہ ہے کہ) تم آپس میں سلام عام کرو (یعنی ایک دوسرے کو ملتے جلتے وقت خندہ پیشانی سے السلام علیکم کیا کرو اور اس عمل کو خوب پھیلاؤ)۔

4520۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَيُّ الْإِسْلَامِ خَيْرٌ قَالَ تُطْعِمُ الطَّعَامَ وَتَقْرَأُ السَّلَامَ عَلَى مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَمْ تَعْرِفْ

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: اسلام کی کونسی خوبی اور خصلت زیادہ بہتر ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کہ تو کھانا کھلائے، اور ہر اس آدمی کو سلام کہے جسے تو پہچانتا ہو اور اسے بھی جسے تو نہ پہچانتا ہو۔

بَاب كَيْفَ السَّلَامُ (اس کا بیان کہ سلام کس طرح کہا جائے)

4521۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَوْفٍ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَرَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ ثُمَّ جَلَسَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ عَشْرٌ ثُمَّ جَاءَ آخَرُ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ فَرَدَّ عَلَيْهِ فَجَلَسَ فَقَالَ عِشْرُونَ ثُمَّ جَاءَ آخَرُ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ فَرَدَّ عَلَيْهِ فَجَلَسَ فَقَالَ ثَلَاثُونَ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ سُوَيْدٍ الرَّمْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ أَظُنُّ أَنِّي سَمِعْتُ نَافِعَ بْنَ يَزِيدَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو مَرْحُومٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَاهُ زَادَ ثُمَّ أَتَى آخَرُ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ وَمَغْفِرَتُهُ فَقَالَ أَرْبَعُونَ قَالَ هَكَذَا تَكُونُ الْفَضَائِلُ

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ ایک آدمی حضور نبی مکرم ﷺ کے پاس حاضر ہوا، اور عرض کی: السلام علیکم۔ تو آپ ﷺ نے بھی اس پر سلام کا جواب لوٹایا پھر وہ بیٹھ گیا۔ تو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اس کے لیے دس (نیکیاں) ہیں۔ پھر دوسرا آدمی آیا اور اس نے کہا: السلام علیکم ورحمۃ اللہ، تو آپ ﷺ نے اسے بھی سلام کا جواب دیا اور وہ بیٹھ گیا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس کے لیے بیس (نیکیاں) ہیں۔ پھر ایک اور آدمی حاضر ہوا اور اس نے کہا: السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، آپ ﷺ نے اسے سلام کا جواب لوٹایا اور وہ بیٹھ گیا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس کے لیے تیس (نیکیاں) ہیں۔

اسحاق بن سوید رملی، ابن ابی مریم نے کہا ہے: مجھے گمان ہے کہ میں نے نافع بن یزید کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے۔ کہ مجھے ابو مرحوم نے سہل بن معاذ بن انس سے اور انہوں نے اپنے باپ کے واسطہ سے حضور نبی کریم ﷺ سے اسی طرح کی حدیث بیان کی ہے، اور اس میں یہ زائد ہے کہ پھر ایک اور آدمی آیا اور اس نے کہا: السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ومغفرتہ۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس کے لیے چالیس (نیکیاں) ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اسی طرح فضائل (نیکیاں) بڑھتے چلے جاتے ہیں۔

بَاب فِي فَضْلِ مَنْ بَدَأَ السَّلَامَ (سلام میں پہل کرنے والے کی فضیلت کا بیان)

4522۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ الذُّهْلِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ أَبِي خَالِدٍ وَهْبٍ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ الْحِمْصِيِّ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ أَوْلَى النَّاسِ بِاللَّهِ مَنْ بَدَأَهُمْ بِالسَّلَامِ

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ کے نزدیک لوگوں میں سے بہتر اور افضل وہ ہے جس نے انہیں سلام کرنے میں پہل کی۔

بَاب مَنْ أَوْلَى بِالسَّلَامِ (اس کا بیان کہ سلام پہلے کسے کرنا چاہیے)

4523۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُسَلِّمُ الصَّغِيرُ عَلَى الْكَبِيرِ وَالْمَارُّ عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَلِيلُ عَلَى الْكَثِيرِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبِ بْنِ عَرَبِيٍّ أَخْبَرَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي زِيَادٌ أَنَّ ثَابِتًا مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا

هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُسَلِّمُ الرَّاكِبُ عَلَى الْمَاشِي ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيثَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: چھوٹا بڑے کو سلام کرے گا، پاس سے گزرنے والا (مراد چلنے والا) بیٹھنے والے کو اور تعداد میں تھوڑے افراد کثیر افراد کو سلام کریں گے۔

یحییٰ بن حبیب بن عربی، روح، ابن جریج، زیاد نے بیان کیا ہے کہ ثابت مولیٰ عبدالرحمن بن زید نے اسے خبر دی ہے کہ انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سوار پیدل چلنے والے کو سلام کرے گا، پھر آگے مکمل حدیث ذکر کی۔

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يُفَارِقُ الرَّجُلَ ثُمَّ يَلْقَاهُ أَيُسَلِّمُ عَلَيْهِ

(دو آدمی جب ایک دوسرے سے جدا ہو کر جب پھر ملیں تو کیا وہ ایک دوسرے کو سلام کریں؟)

4524۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنْ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ إِذَا لَقِيَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيُسَلِّمْ عَلَيْهِ فَإِنْ حَالَتْ بَيْنَهُمَا شَجَرَةٌ أَوْ جِدَارٌ أَوْ حَجَرٌ ثُمَّ لَقِيَهُ فَلْيُسَلِّمْ عَلَيْهِ أَيْضًا قَالَ مُعَاوِيَةُ وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ بُخْتٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ مِثْلَهُ سَوَاءً

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو ملے، تو اسے چاہیے کہ وہ اسے سلام کہے۔ اور اگر ان دونوں کے درمیان کوئی درخت یا دیوار یا پتھر حائل ہو جائے اور پھر وہ اسے ملے، تو اسے چاہیے کہ وہ اس پر پھر بھی سلام کہے۔

معاویہ نے کہا ہے کہ مجھے عبدالوہاب بن بخت نے ابوالزناد عن الاعرج عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ عن رسول اللہ ﷺ کی سند سے بالکل اسی طرح حدیث بیان کی ہے۔

4525۔ حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ فِي مَشْرُبَةٍ لَهُ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَيَدْخُلُ عُمَرُ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ حضور نبی مکرم ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور آپ ﷺ اپنے ایک حجرہ میں تشریف فرما تھے اور عرض کی: السلام علیك یا رسول اللہ! السلام علیکم، کیا عمر اندر آ سکتا ہے؟

بَابٌ فِي السَّلَامِ عَلَى الصِّبْيَانِ (بچوں کو سلام کرنے کا بیان)

4526۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ قَالَ قَالَ أَنَسٌ أَتَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى غِلْمَانٍ يَلْعَبُونَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ بچوں کے پاس تشریف لائے درآنحالیکہ وہ کھیل رہے تھے، تو آپ ﷺ نے انہیں سلام فرمایا۔

فائدہ یہ حضور نبی کریم ﷺ کے خلق عظیم کے روشن دلائل ہیں اور بچوں کو آداب شریعت کی تعلیم دینے کا حسین انداز ہے۔

4527۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ قَالَ قَالَ أَنَسٌ انْتَهَى إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَنَا غُلَامٌ فِي الْغِلْمَانِ فَسَلَّمَ عَلَيْنَا ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِي فَأَرْسَلَنِي بِرِسَالَةٍ وَقَعَدَ فِي ظِلِّ جِدَارٍ أَوْ قَالَ إِلَى جِدَارٍ حَتَّى رَجَعْتُ إِلَيْهِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس آکر رکے، اس وقت میں بچوں میں ایک بچہ تھا اور آپ ﷺ نے ہم پر سلام فرمایا۔ پھر میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے کسی کام کے لیے بھیج دیا اور خود دیوار کے سائے میں بیٹھ گئے، یہاں تک کہ میں آپ کے پاس واپس لوٹ آیا۔

بَابٌ فِي السَّلَامِ عَلَى النِّسَاءِ (عورتوں کو سلام دینے کا بیان)

4528۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي حُسَيْنٍ سَمِعَهُ مِنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ يَقُولُ أَخْبَرَتْهُ أَسْمَاءُ ابْنَةُ يَزِيدَ مَرَّ عَلَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ فِي نِسْوَةٍ فَسَلَّمَ عَلَيْنَا

ابن ابی حسین نے شہر بن حوشب کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ اسماء بنت یزید نے انہیں بتایا کہ حضور نبی کریم ﷺ ہم عورتوں کے پاس سے گزرے تو آپ نے ہمیں سلام فرمایا۔

فائدہ: ابن مالک نے کہا ہے کہ یہ عمل آپ ﷺ کے ساتھ خاص ہے کیونکہ آپ فتنہ سے محفوظ و مامون ہیں اور دوسروں کے لیے کسی بھی اجنبیہ عورت کو سلام کرنا مکروہ ہے کیونکہ اس میں فتنہ کا اندیشہ ہے۔ حلیمی نے کہا کہ اگر فتنہ کا اندیشہ نہ ہو تو پھر کوئی حرج نہیں۔

بَابٌ فِي السَّلَامِ عَلَى أَهْلِ الذِّمَّةِ (اہل ذمہ (غیر مسلم) کو سلام کرنے کا بیان)

4529۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ أَبِي إِلَى الشَّامِ فَجَعَلُوا يَمُرُّونَ بِصَوَامِعَ فِيهَا نَصَارَى فَيُسَلِّمُونَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ أَبِي لَا تَبْدَءُوهُمْ بِالسَّلَامِ فَإِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَنَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا تَبْدَءُوهُمْ بِالسَّلَامِ وَإِذَا لَقِيتُمُوهُمْ فِي الطَّرِيقِ فَاضْطَرُّوهُمْ إِلَى أَضْيَقِ الطَّرِيقِ

سہل بن ابی صالح نے بیان کیا ہے کہ میں اپنے باپ کے ہمراہ شام کی طرف گیا۔ سو وہ گرجا گھروں کے پاس سے گزرنے لگے، ان میں عیسائی موجود تھے تو وہ ان پر سلام کرنے لگے۔ تو میرے باپ نے کہا: تم انہیں سلام کرنے میں پہل نہ کرو کیونکہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے ہمیں حدیث بیان کی ہے کہ تم انہیں سلام کرنے میں پہل نہ کرو۔ اور جب تم انہیں راستے میں ملو، تو تم انہیں بہت زیادہ تنگ راستے کی طرف مجبور کرو (یعنی تم انہیں راستے کی ایک طرف

سے گزرنے پر مجبور کردو)۔

4530۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُسْلِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ الْيَهُودَ إِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ أَحَدُهُمْ فَإِنَّمَا يَقُولُ السَّامُ عَلَيْكُمْ فَقُولُوا وَعَلَيْكُمْ قَالَ أَبُو دَاوُد وَكَذَلِكَ رَوَاهُ مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ وَرَوَاهُ الثَّوْرِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ قَالَ فِيهِ وَعَلَيْكُمْ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک یہودیوں میں سے کوئی جب تمہیں سلام کہے تو وہ کہے گا: ''السام علیکم'' (تم پر موت ہو) پس تم ان کے جواب میں کہو''وعلیکم'' (اور تم پر بھی موت ہو)۔

ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ اسی طرح اسے مالک نے عبداللہ بن دینار سے روایت کیا ہے اور اسے ثوری نے عبداللہ بن دینار سے روایت کیا ہے۔ اس میں بیان کیا ہے: وعلیکم (اور تم پر بھی)

4531۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوقٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أَصْحَابَ النَّبِيِّ ﷺ قَالُوا لِلنَّبِيِّ إِنَّ أَهْلَ الْكِتَابِ يُسَلِّمُونَ عَلَيْنَا فَكَيْفَ نَرُدُّ عَلَيْهِمْ قَالَ قُولُوا وَعَلَيْكُمْ قَالَ أَبُو دَاوُد وَكَذَلِكَ رِوَايَةُ عَائِشَةَ وَأَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجُهَنِيِّ وَأَبِي بَصْرَةَ يَعْنِي الْغِفَارِيَّ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ کے اصحاب نے حضور نبی کریم ﷺ سے عرض کی کہ اہل کتاب (یہود و نصاریٰ) ہم پر سلام کرتے ہیں، تو ہم ان پر کیسے جواب لوٹائیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم کہا کرو: وعلیکم۔ ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ اسی طرح حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، ابوعبدالرحمن الجہنی اور ابوبصرہ الغفاری کی روایت بھی ہے۔

بَابٌ فِي السَّلَامِ إِذَا قَامَ مِنَ الْمَجْلِسِ (مجلس سے اٹھتے وقت بھی سلام کہنے کا بیان)

4532۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَمُسَدَّدٌ قَالَا حَدَّثَنَا بِشْرٌ يَعْنِيَانِ[1] ابْنَ الْمُفَضَّلِ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ قَالَ مُسَدَّدٌ سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا انْتَهَى أَحَدُكُمْ إِلَى الْمَجْلِسِ فَلْيُسَلِّمْ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَقُومَ فَلْيُسَلِّمْ فَلَيْسَتِ الْأُولَى بِأَحَقَّ مِنَ الْآخِرَةِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی کسی مجلس میں آئے تو اسے چاہیے کہ وہ سلام کہے اور جب وہاں سے واپس لوٹنے کے ارادہ سے اٹھے تو اسے پھر سلام کہنا چاہیے۔ پس پہلا سلام دوسرے سے زیادہ ضروری نہیں (یعنی دونوں طرفوں کا سلام مساوی ہے اس لیے آتے اور جاتے وقت ضرور سلام کہنا چاہیے)۔

بَابُ كَرَاهِيَةِ أَنْ يَقُولَ عَلَيْكَ السَّلَامُ (اس کا بیان کہ علیک السلام کہنا مکروہ ہے)

4533۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ أَبِي غِفَارٍ عَنْ أَبِي تَمِيمَةَ الْهُجَيْمِيِّ عَنْ أَبِي جُرَيٍّ

1۔ ایک نسخہ میں یعنیان نہیں ہے۔

الْهُجَيْمِيِّ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْتُ عَلَيْكَ السَّلَامُ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ لَا تَقُلْ عَلَيْكَ السَّلَامُ فَإِنَّ عَلَيْكَ السَّلَامُ تَحِيَّةُ الْمَوْتَى

ابوجری ہجیمی نے بیان کیا ہے کہ میں حضور نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور میں نے کہا: علیك السلام یا رسول الله! تو آپ ﷺ نے فرمایا: توعلیك السلام نہ کہہ۔ کیونکہ علیك السلام تو مردوں کا سلام ہے (یعنی جب مردوں کو سلام کیا جاتا ہے تو اس طرح کیا جاتا ہے یا معنی یہ ہے کہ جب ان کی ارواح ایک دوسرے سے ملتی ہیں تو ان الفاظ میں ایک دوسرے کو سلام کہتی ہیں۔ گویا اس پر آپ نے ناپسندیدگی کا اظہار فرمایا)۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي رَدِّ الْوَاحِدِ عَنِ الْجَمَاعَةِ

(جماعت میں سے ایک آدمی کے جواب دینے کا بیان)

4534۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْجُدِّيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ خَالِدٍ الْخُزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُفَضَّلِ[1] حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ أَبِي رَافِعٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضی الله عنه قَالَ أَبُو دَاوُد رَفَعَهُ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ يُجْزِئُ عَنِ الْجَمَاعَةِ إِذَا مَرُّوا أَنْ يُسَلِّمَ أَحَدُهُمْ وَيُجْزِئُ عَنِ الْجُلُوسِ أَنْ يَرُدَّ أَحَدُهُمْ

عبیداللہ بن ابی رافع نے حضرت علی ابی طالب رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے، ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے اسے مرفوع بیان کیا ہے کہ آپ نے فرمایا: جماعت جب کہیں سے گزرے تو ان میں سے ایک آدمی کا سلام کہہ دینا کافی ہوتا ہے اور وہاں بیٹھے ہوئے لوگوں میں سے ایک آدمی کا سلام کا جواب لوٹا دینا کافی ہوتا ہے۔ (یعنی انفرادی طور پر ہر آدمی کے لیے سلام کہنا اور پھر ہر آدمی کے لیے سلام کا جواب دینا ضروری نہیں بلکہ ایک آدمی کا عمل ہی تمام کی طرف سے کافی ہوگا)۔

بَابٌ فِي الْمُصَافَحَةِ (مصافحہ کرنے کا بیان)

4535۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي بَلْجٍ عَنْ زَيْدٍ أَبِي الْحَكَمِ الْعَنَزِيِّ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا الْتَقَى الْمُسْلِمَانِ فَتَصَافَحَا وَحَمِدَا اللهَ عَزَّ وَجَلَّ وَاسْتَغْفَرَاهُ غُفِرَ لَهُمَا

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب دو مسلمان آپس میں ملیں اور وہ دونوں مصافحہ کریں اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کریں اور دونوں اس سے مغفرت طلب کریں تو دونوں کی مغفرت فرما دی جائے گی۔

فائدہ: ابن بطال نے کہا ہے کہ عام علماء کے نزدیک مصافحہ کرنا اچھا اور حسین عمل ہے۔ امام مالک نے اس کی کراہت کے بعد اسے مستحب قرار دیا ہے۔ امام نووی فرماتے ہیں کہ مصافحہ کرنا سنت ہے اور اس پر اجماع ہے۔ بہر حال مصافحہ حفظ مراتب کا لحاظ رکھتے ہوئے دونوں ہاتھوں یا ایک مگر دائیں ہاتھ سے کرنا چاہیے۔ اس سے باہمی پیار اور محبت میں اضافہ ہوتا

1۔ دیگر نسخوں میں عبداللہ بن الفضل ہے۔

ہے۔ واللہ اعلم

4536۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ وَابْنُ نُمَيْرٍ عَنِ الْأَجْلَحِ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَا مِنْ مُسْلِمَيْنِ يَلْتَقِيَانِ فَيَتَصَافَحَانِ إِلَّا غُفِرَ لَهُمَا قَبْلَ أَنْ يَفْتَرِقَا

حضرت براء رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کوئی دو مسلمان جو آپس میں ملتے ہیں اور ایک دوسرے سے مصافحہ کرتے ہیں تو ان کے جدا ہونے سے پہلے ہی ان دونوں کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔

4537۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا جَاءَ أَهْلُ الْيَمَنِ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَدْ جَاءَكُمْ أَهْلُ الْيَمَنِ وَهُمْ أَوَّلُ مَنْ جَاءَ بِالْمُصَافَحَةِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ جب اہل یمن آئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تحقیق تمہارے پاس یمن کے رہنے والے آئے ہیں اور یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے مصافحہ کا آغاز کیا ہے۔

بَابٌ فِي الْمُعَانَقَةِ (معانقہ یعنی گلے ملنے کا بیان)

4538۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ يَعْنِي خَالِدَ بْنَ ذَكْوَانَ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ بُشَيْرِ بْنِ كَعْبٍ الْعَدَوِيِّ عَنْ رَجُلٍ مِنْ عَنَزَةَ أَنَّهُ قَالَ لِأَبِي ذَرٍّ حَيْثُ سُيِّرَ مِنَ الشَّامِ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَسْأَلَكَ عَنْ حَدِيثٍ مِنْ حَدِيثِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِذًا أُخْبِرُكَ بِهِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ سِرًّا قُلْتُ إِنَّهُ لَيْسَ بِسِرٍّ هَلْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُصَافِحُكُمْ إِذَا لَقِيتُمُوهُ قَالَ مَا لَقِيتُهُ قَطُّ إِلَّا صَافَحَنِي وَبَعَثَ إِلَيَّ ذَاتَ يَوْمٍ وَلَمْ أَكُنْ فِي أَهْلِي فَلَمَّا جِئْتُ أُخْبِرْتُ أَنَّهُ أَرْسَلَ لِي[1]، فَأَتَيْتُهُ وَهُوَ عَلَى سَرِيرِهِ فَالْتَزَمَنِي فَكَانَتْ تِلْكَ أَجْوَدَ وَأَجْوَدَ

ایوب بن بشیر بن کعب العدوی نے عنزہ کے ایک آدمی سے روایت کیا ہے کہ اس نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے اس وقت عرض کیا جب کہ وہ شام سے تشریف لے گئے کہ میں آپ سے رسول اللہ ﷺ کی احادیث میں سے ایک حدیث کے بارے پوچھنے کا ارادہ رکھتا ہوں۔ تو آپ نے فرمایا: میں تجھے اس کے بارے بتاؤں گا مگر یہ کہ وہ راز کی بات ہوئی (تو پھر نہیں) میں نے کہا: وہ راز کی بات نہیں۔ کیا رسول اللہ ﷺ تمہارے ساتھ مصافحہ کرتے تھے جب تم آپ سے ملاقات کرتے تھے؟ تو آپ نے فرمایا: میں نے جب بھی آپ ﷺ سے ملاقات کی تو آپ نے مجھ سے مصافحہ فرمایا اور ایک دن آپ ﷺ نے مجھے بلا بھیجا تو میں آپ کے پاس حاضر ہوا، آپ ﷺ اپنی چارپائی پر تشریف فرما تھے تو آپ نے مجھے اپنے ساتھ چمٹا لیا (یعنی میرے ساتھ معانقہ فرمایا) اور وہ بہت عمدہ اور بہت خوب تھا۔

فائدہ: اللمعات میں ہے کہ صحیح بات یہ ہے کہ معانقہ کرنا جائز ہے بشرطیکہ کسی قسم کے فتنہ کا کوئی خوف نہ ہو۔ شیخ ابو منصور الماتریدی سے منقول ہے کہ اگر معانقہ میں شہوت کا پہلو موجود ہو تو پھر معانقہ مکروہ ہے اور اگر عزت و تکریم کی بناء پر ہو تو

1۔ دیگر نسخوں میں أَرْسَلَ إِلَيَّ ہے۔

پھر جائز ہے۔(بذل المجہود ص 151 ج 20)

بَاب مَا جَاءَ فِي الْقِيَامِ (عزت وتکریم کے لیے کھڑے ہونے کا بیان)

4539۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ أَنَّ أَهْلَ قُرَيْظَةَ لَمَّا نَزَلُوا عَلَى حُكْمِ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ أَرْسَلَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ فَجَاءَ عَلَى حِمَارٍ أَقْمَرَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ قُومُوا إِلَى سَيِّدِكُمْ أَوْ إِلَى خَيْرِكُمْ فَجَاءَ حَتَّى قَعَدَ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ فَلَمَّا كَانَ قَرِيبًا مِنَ الْمَسْجِدِ قَالَ لِلْأَنْصَارِ قُومُوا إِلَى سَيِّدِكُمْ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بنی قریظہ جب حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے فیصلے کی شرط پر (اپنے قلعوں سے) نیچے اترے تو حضور نبی مکرم ﷺ نے حضرت سعد کی طرف پیغام بھیجا اور وہ سفید گدھے پر سوار ہو کر آئے۔ تو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اپنے سردار (سے ملنے اور اس کی تکریم کے لیے اس) کی طرف یا اپنے سے بہتر کی طرف اٹھو۔ پس وہ آئے یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آ کر بیٹھ گئے۔ محمد بن بشار، محمد بن جعفر نے شعبہ سے اس حدیث کے بارے بیان کیا ہے کہ جب وہ مسجد کے قریب تھے تو آپ ﷺ نے انصار کو فرمایا: تم اپنے سردار کی (تکریم) کے لیے اٹھو۔

فائدہ: اس روایت میں یہ توجیہ بھی بیان کی گئی ہے کہ حضرت سعد کی آمد پر اٹھنے کا حکم ان کی اعانت و مدد کے لیے تھا اور بعض نے کہا کہ تعظیم کے لیے تھا۔ بہر حال طویل بحث کے بعد خلاصہ کلام یہ ہے کہ اہل فضل و شرف کی عزت و تکریم کے لیے کھڑے ہونا جائز ہے اور جو اس قسم کے آداب کو بدعت کا نام دیتے ہیں انہیں ان روایات میں غور و فکر ضرور کرنا چاہیے۔

4540۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ مَيْسَرَةَ بْنِ حَبِيبٍ عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّهَا قَالَتْ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا كَانَ أَشْبَهَ سَمْتًا وَهَدْيًا وَدَلًّا وَقَالَ الْحَسَنُ حَدِيثًا وَكَلَامًا وَلَمْ يَذْكُرِ الْحَسَنُ السَّمْتَ وَالْهَدْيَ وَالدَّلَّ بِرَسُولِ اللهِ ﷺ مِنْ فَاطِمَةَ كَرَّمَ اللهُ وَجْهَهَا كَانَتْ إِذَا دَخَلَتْ عَلَيْهِ قَامَ إِلَيْهَا فَأَخَذَ بِيَدِهَا وَقَبَّلَهَا وَأَجْلَسَهَا فِي مَجْلِسِهِ وَكَانَ إِذَا دَخَلَ عَلَيْهَا قَامَتْ إِلَيْهِ فَأَخَذَتْ بِيَدِهِ فَقَبَّلَتْهُ وَأَجْلَسَتْهُ فِي مَجْلِسِهَا

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا: میں نے حضرت فاطمۃ الزہراء کرم اللہ وجہہا سے بڑھ کر کسی کو ہیئت، طریقہ اور حسن حال میں اور بروایت حسن گفتگو اور کلام میں رسول اللہ ﷺ کے مشابہ نہیں دیکھا۔ جب آپ حضور نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوتی تھیں تو آپ ان کے لیے کھڑے ہوتے اور ان کا ہاتھ پکڑتے اور (اظہار شفقت فرماتے ہوئے) اسے بوسہ دیتے اور انہیں اپنے ساتھ بٹھاتے تھے۔ اور جب آپ ﷺ ان کے پاس تشریف لے جاتے تو آپ بھی کھڑے ہو کر استقبال کرتیں اور آپ کا دست مبارک پکڑ کر اسے بوسہ دیتیں اور آپ ﷺ کو اپنے ساتھ بٹھاتی تھیں۔ حسن نے اپنی روایت میں سمت، ہدی اور الدل کا ذکر نہیں کیا ہے۔

بَابٌ فِي قُبْلَةِ الرَّجُلِ وَلَدَهُ (آدمی کا اپنے بیٹے کو بوسہ دینے کا بیان)

4541۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ الْأَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ أَبْصَرَ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ يُقَبِّلُ حُسَيْنًا فَقَالَ إِنَّ لِي عَشَرَةً مِنَ الْوَلَدِ مَا فَعَلْتُ هَذَا بِوَاحِدٍ مِنْهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ لَا يَرْحَمْ لَا يُرْحَمْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اقرع بن حابس نے حضور نبی مکرم ﷺ کو دیکھا، درآنحالیکہ آپ ﷺ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کو بوسہ دے رہے تھے۔ تو اس نے عرض کی: بلاشبہ میرے دس بچے ہیں، میں نے تو ان میں سے کسی ایک کے ساتھ ایسا نہیں کیا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جائے گا (یعنی جس کے دل میں کسی غیر کے لیے رحم کے جذبات نہیں ہوتے تو پھر اسے بھی رحم کا مستحق نہیں قرار دیا جائے گا۔ اس لیے چاہیے کہ بچوں کے ساتھ شفقت ومحبت اور پیار کا سلوک کیا جائے)۔

4542۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ ثُمَّ قَالَ تَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ أَبْشِرِي يَا عَائِشَةُ فَإِنَّ اللَّهَ قَدْ أَنْزَلَ عُذْرَكِ وَقَرَأَ عَلَيْهَا الْقُرْآنَ فَقَالَ أَبَوَايَ قُومِي فَقَبِّلِي رَأْسَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقُلْتُ أَحْمَدُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَا إِيَّاكُمَا

حضرت عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! تجھے بشارت ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تیری براءت کے بارے میں نازل فرمایا ہے (یہ اشارہ واقعۂ افک کی طرف ہے) اور آپ ﷺ نے انہیں قرآن کی آیات پڑھ کر سنائیں۔ تو میرے والدین نے مجھے کہا: تم اٹھو اور رسول اللہ ﷺ کے سر کو بوسہ دو۔ تو میں نے کہا: میں تو اللہ تعالیٰ عزوجل کی حمد وثناء بیان کروں گی اور اس کا شکر ادا کرتی ہوں نہ کہ تم دونوں کا (کیونکہ اللہ تعالیٰ نے میری پاک دامنی کا تذکرہ قرآن میں فرمایا ہے)۔

بَابٌ فِي قُبْلَةِ مَا بَيْنَ الْعَيْنَيْنِ (دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دینے کا بیان)

4543۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ أَجْلَحَ عَنِ الشَّعْبِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَلَقَّى جَعْفَرَ بْنَ أَبِي طَالِبٍ فَالْتَزَمَهُ وَقَبَّلَ مَا بَيْنَ عَيْنَيْهِ

حضرت شعبی سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے ملے اور انہیں اپنے سینے سے لگالیا اور ان کی دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا۔

بَابٌ فِي قُبْلَةِ الْخَدِّ (رخساروں پر بوسہ دینے کا بیان)

4544۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ إِيَاسِ بْنِ دَغْفَلٍ قَالَ رَأَيْتُ أَبَا نَضْرَةَ قَبَّلَ خَدَّ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

ایاس بن دغفل نے بیان کیا ہے کہ میں نے ابونضرہ کو دیکھا کہ انہوں نے حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما کے رخسار پر بوسہ دیا۔

فائدہ: منذری نے بیان کیا ہے کہ اس روایت میں ایاس بن دغفل حرانی بصری تابعی ہیں اور ابونضرہ منذر بن مالک بن قطعہ عوقی بصری بھی تابعی ہیں اور حسن سے مراد ابن ابی الحسن بصری رضی اللہ عنہ ہیں۔ واللہ اعلم (بذل ص159 ج20)

4545۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ سَالِمٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ أَبِي بَكْرٍ أَوَّلَ مَا قَدِمَ الْمَدِينَةَ فَإِذَا عَائِشَةُ ابْنَتُهُ مُضْطَجِعَةٌ قَدْ أَصَابَتْهَا حُمَّى فَأَتَاهَا أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ لَهَا كَيْفَ أَنْتِ يَا بُنَيَّةُ وَقَبَّلَ خَدَّهَا

حضرت براء رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا جب آپ پہلے پہل مدینہ طیبہ میں تشریف لائے۔ تو آپ کی صاحبزادی ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا لیٹی ہوئی تھی درآنحالیکہ انہیں بخار نے آلیا تھا۔ پس حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ان کے پاس آئے اور انہیں فرمایا: اے بیٹی! تم کیسی ہو؟ اوران کے رخسار پر بوسہ دیا۔

بَابٌ فِي قُبْلَةِ الْيَدِ (ہاتھ کو بوسہ دینے کا بیان)

4546۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي زِيَادٍ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي لَيْلَى حَدَّثَهُ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُ وَذَكَرَ قِصَّةً قَالَ فَدَنَوْنَا يَعْنِي مِنَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَبَّلْنَا يَدَهُ

یزید بن ابی زیاد نے بیان کیا ہے کہ عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ نے انہیں بتایا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے انہیں بیان کیا اور فرمایا: پس ہم حضور نبی مکرم ﷺ کے قریب ہوئے اور ہم نے آپ ﷺ کے دست مبارک کو بوسے دیے۔

فائدہ: امام نووی نے بیان فرمایا ہے کہ کسی آدمی کے زہد و تقویٰ اور علم و شرف کی وجہ سے اس کے ہاتھوں کو بوسہ دینا مکروہ نہیں بلکہ مستحب ہے اور اگر دنیاوی جاہ و حشمت کی وجہ سے ہو تو پھر مکروہ ہے۔ اور غیر مقلد عالم مولوی وحید الزمان نے لکھا: ''اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عالم، متقی اور پرہیزگار جو درحقیقت وارث رسول ہے اس کے ہاتھ کو بوسہ دینا تعظیما درست ہے''۔ (مترجم ابی داود ص665، ج3)

بَابٌ فِي قُبْلَةِ الْجَسَدِ (جسم کو بوسہ دینے کا بیان)

4547۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا خَالِدٌ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ بَيْنَمَا هُوَ يُحَدِّثُ الْقَوْمَ وَكَانَ فِيهِ مِزَاحٌ بَيْنَا يُضْحِكُهُمْ فَطَعَنَهُ النَّبِيُّ ﷺ فِي خَاصِرَتِهِ بِعُودٍ فَقَالَ أَصْبِرْنِي فَقَالَ اصْطَبِرْ قَالَ إِنَّ عَلَيْكَ قَمِيصًا وَلَيْسَ عَلَيَّ قَمِيصٌ فَرَفَعَ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ قَمِيصِهِ فَاحْتَضَنَهُ وَجَعَلَ يُقَبِّلُ كَشْحَهُ قَالَ إِنَّمَا أَرَدْتُ هَذَا يَا رَسُولَ اللهِ

عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ نے حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے، آپ انصار میں سے تھے: اس

اثناء میں کہ آپ لوگوں میں باتیں کر رہے تھے اور مزاحیہ انداز میں انہیں ہنسا رہے تھے۔ تو حضور نبی کریم ﷺ نے ایک لکڑی کے ساتھ ان کی کوکھ میں کچوکا لگایا۔ تو انہوں نے عرض کی: آپ مجھے قصاص دیجئے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: قصاص لے لو۔ انہوں نے عرض کی: آپ تو قمیص پہنے ہوئے ہیں اور میں تو قمیص نہیں پہنے ہوئے تھا۔ تو حضور نبی مکرم ﷺ نے اپنی قمیص اوپر اٹھادی۔ تو وہ آپ ﷺ کے ساتھ چمٹ گئے اور وہ آپ کے پہلو کو بوسہ دینے لگے اور عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ میں نے فقط اسی کا ارادہ کیا ہے (قصاص کا تو میں تصور بھی نہیں کر سکتا۔ فقط جسم اطہر کو بوسہ دینے کا بہانہ بنایا ہے)۔

بَابٌ فِي قُبْلَةِ الرِّجْلِ (پاؤں کو بوسہ دینے کا بیان)

4548۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى بْنِ الطَّبَّاعِ حَدَّثَنَا مَطَرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْنَقُ حَدَّثَتْنِي أُمُّ أَبَانَ بِنْتُ الْوَازِعِ بْنِ زَارِعٍ عَنْ جَدِّهَا زَارِعٍ وَكَانَ فِي وَفْدِ عَبْدِ الْقَيْسِ قَالَ لَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ فَجَعَلْنَا نَتَبَادَرُ مِنْ رَوَاحِلِنَا فَنُقَبِّلُ يَدَ النَّبِيِّ ﷺ وَرِجْلَهُ قَالَ وَانْتَظَرَ الْمُنْذِرُ الْأَشَجُّ حَتَّى أَتَى عَيْبَتَهُ فَلَبِسَ ثَوْبَيْهِ ثُمَّ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ لَهُ إِنَّ فِيكَ خَلَّتَيْنِ يُحِبُّهُمَا اللَّهُ الْحِلْمُ وَالْأَنَاةُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَا أَتَخَلَّقُ بِهِمَا أَمِ اللَّهُ جَبَلَنِي عَلَيْهِمَا قَالَ بَلِ اللَّهُ جَبَلَكَ عَلَيْهِمَا قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَبَلَنِي عَلَى خَلَّتَيْنِ يُحِبُّهُمَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ

مطر بن عبدالرحمن الاعنق نے بیان کیا ہے کہ مجھے ام ابان بنت وازع بن زراع نے اپنے دادا زارع سے روایت بیان کی ہے اور وہ وفد عبدالقیس میں شامل تھے۔ انہوں نے بیان کیا کہ جب ہم مدینہ طیبہ آئے تو ہم تیزی کے ساتھ اپنی سواریوں سے نیچے اترنے لگے اور حضور نبی کریم ﷺ کے دست مبارک اور آپ کے پاؤں کو بوسے دینے لگے اور منذر الاشج انتظار کرتے رہے یہاں تک کہ وہ اپنی گٹھڑی کے پاس گئے اور اپنے دو کپڑے نکال کر پہنے۔ پھر حضور نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے انہیں فرمایا: بلاشبہ تجھ میں دو خصلتیں ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ پسند فرماتا ہے (یعنی) حلم (بردباری) اور وقار، متانت۔ تو انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ کیا میں نے ان دونوں کو اپنا رکھا ہے یا اللہ نے انہیں کے مطابق میری فطرت بنائی ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: بلکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں پر تیری فطرت بنائی ہے۔ تو انہوں نے کہا: شکر ہے اس اللہ تعالیٰ کا جس نے ایسی دو خصلتوں پر میری فطرت کو بنایا ہے جنہیں اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول معظم ﷺ پسند فرماتا ہے۔

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يَقُولُ جَعَلَنِي اللَّهُ فِدَاكَ (یہ کہنے کا بیان کہ اللہ تعالیٰ مجھے تجھ پر فدا کرے)

4549۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ح وَحَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ حَمَّادٍ يَعْنِيَانِ ابْنَ أَبِي سُلَيْمَانَ[1] عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ يَا أَبَا ذَرٍّ فَقُلْتُ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَأَنَا فِدَاؤُكَ

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: اے ابوذر! تو میں نے عرض کی: لبیک و

1۔ دیگر نسخوں میں یعنیان ابن ابی سلیمان نہیں ہے۔

سعدیک یارسول اللہ! ﷺ اور میں آپ پر فدا ہوں (میں آپ پر نثار ہوں)۔

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يَقُولُ أَنْعَمَ اللّٰهُ بِكَ عَيْنًا

اس کا بیان کہ آدمی دوسرے کو کہے اللہ تعالیٰ تیری آنکھوں کو روشن رکھے

4550۔ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ قَتَادَةَ أَوْ غَيْرِهِ أَنَّ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ قَالَ كُنَّا نَقُولُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَنْعَمَ اللّٰهُ بِكَ عَيْنًا وَأَنْعِمْ صَبَاحًا فَلَمَّا كَانَ الْإِسْلَامُ نُهِينَا عَنْ ذٰلِكَ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ مَعْمَرٌ يُكْرَهُ أَنْ يَقُولَ الرَّجُلُ أَنْعَمَ اللّٰهُ بِكَ عَيْنًا وَلَا بَأْسَ أَنْ يَقُولَ أَنْعَمَ اللّٰهُ عَيْنَكَ

معمر نے حضرت قتادہ یا کسی اور سے بیان کیا ہے کہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: ہم زمانہ جاہلیت میں کہتے تھے: انعم الله بك عينا "اللہ تعالیٰ تیری آنکھوں کو روشن رکھے"۔ اور انعم صباحاً "تو صبح خوشی سے کرے"۔ پس جب اسلام آیا تو ہم کو اس سے منع کر دیا گیا۔ عبدالرزاق نے کہا کہ معمر نے کہا: یہ مکروہ ہے کہ کوئی آدمی یہ کہے: انعم الله بك عينا اور یہ الفاظ کہنے میں کوئی حرج نہیں کہ انعم الله عينك "اللہ تعالیٰ تیری آنکھوں کو روشن رکھے"۔

فائدہ: مذکورہ روایت میں جو الفاظ کہنے مکروہ قرار دیے گئے ہیں۔ ان کی ایک وجہ تو یہ ہے کہ ان میں لفظ عین کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف ہونے کا وہم ہے حالانکہ فی الحقیقت ایسا نہیں۔ لہٰذا اس وہم کی وجہ سے ان الفاظ کو مکروہ قرار دیا گیا ہے۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ یہ دور جاہلیت کا سلام ہے اس لیے مکروہ ہے۔ جب کہ جن الفاظ کی اجازت دی گئی ہے ان میں دونوں میں سے کوئی وہم موجود نہیں ہے۔ (بذل المجہود ص 166 ج 20)

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يَقُولُ لِلرَّجُلِ حَفِظَكَ اللّٰهُ

اس کا بیان کہ آدمی دوسرے کو کہے اللہ تعالیٰ تیری حفاظت فرمائے

4551۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَبَاحٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو قَتَادَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ فِي سَفَرٍ لَهُ فَعَطِشُوا فَانْطَلَقَ سَرَعَانُ النَّاسِ فَلَزِمْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ تِلْكَ اللَّيْلَةَ فَقَالَ حَفِظَكَ اللّٰهُ بِمَا حَفِظْتَ بِهِ نَبِيَّهُ

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ ایک سفر میں تھے۔ پس لوگوں کو پیاس لگی تو وہ تیزی سے چلے گئے اور میں اس رات رسول اللہ ﷺ کے پاس ہی رہا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس سے تیری حفاظت فرمائے جس سے تو نے اس کے نبی ﷺ کی حفاظت کی ہے۔

بَابٌ فِي قِيَامِ الرَّجُلِ لِلرَّجُلِ (ایک آدمی کا دوسرے کے لیے کھڑا ہونے کا بیان)

4552۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ قَالَ خَرَجَ مُعَاوِيَةُ عَلَى ابْنِ

الزُّبَيْرِ وَابْنِ عَامِرٍ فَقَامَ ابْنُ عَامِرٍ وَجَلَسَ ابْنُ الزُّبَيْرِ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ لِابْنِ عَامِرٍ اجْلِسْ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَمْثُلَ لَهُ الرِّجَالُ قِيَامًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ

حضرت ابومجلز نے بیان کیا ہے کہ حضرت معاویہ، حضرت ابن زبیر اور حضرت ابن عامر رضی اللہ عنہما کے پاس تشریف لائے۔ تو حضرت ابن عامر کھڑے ہوئے اور حضرت ابن زبیر بیٹھے رہے۔ تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ابن عامر سے فرمایا: تم بیٹھ جاؤ۔ کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو آدمی یہ پسند کرے کہ لوگ اس کے لیے کھڑے رہیں تو اسے چاہیے کہ وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے۔

4553۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ أَبِي الْعَنْبَسِ عَنْ أَبِي الْعَدَبَّسِ عَنْ أَبِي مَرْزُوقٍ عَنْ أَبِي غَالِبٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ مُتَوَكِّئًا عَلَى عَصًا فَقُمْنَا إِلَيْهِ فَقَالَ لَا تَقُومُوا كَمَا تَقُومُ الْأَعَاجِمُ يُعَظِّمُ بَعْضُهَا بَعْضًا

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ اپنے عصا مبارک پر ٹیک لگائے ہوئے ہمارے پاس تشریف لائے تو ہم آپ ﷺ کے لیے اٹھے۔ تو آپ نے فرمایا: تم اس طرح نہ کھڑے ہوا کرو جیسا کہ عجمی کھڑے ہوتے ہیں، ان کے بعض بعض کی تعظیم کرتے ہیں۔

فائدہ: اس حدیث کے بارے طبرانی نے کہا ہے کہ یہ ضعیف اور مضطرب السند ہے۔ مرقاۃ، الصعود، عینی اور فتح میں اسی طرح ہے۔ سند کے راوی ابوغالب کے بارے ابوحاتم، نسائی، ابن حبان اور ابن سعد تمام نے کہا ہے کہ یہ ضعیف ہے۔ بعد ازاں مذکورہ دونوں روایات میں قیام کی نفی اس صورت میں ہے جب کہ آدمی اس کی خواہش کرے اور اس سے غرور، تکبر اور فخر کا شائبہ ہو یا پھر مقصود فقط خوشامد ہو۔ لیکن اگر قیام سے مقصود فقط کسی رب کے مقبول بندے، عالم اور متقی انسان کی عزت وتکریم ہو تو وہ اس میں شامل نہیں بلکہ عین اسلامی آداب کے مطابق ہے۔ جیسا کہ پہلے روایات گزر چکی ہیں۔ واللہ اعلم

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يَقُولُ فُلَانٌ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ

(اس کا بیان کہ کوئی کہے: فلاں تجھے سلام کہہ رہا ہے)

4554۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ عَنْ غَالِبٍ قَالَ إِنَّا لَجُلُوسٌ بِبَابِ الْحَسَنِ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي قَالَ بَعَثَنِي أَبِي إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ ائْتِهِ فَأَقْرِئْهُ السَّلَامَ قَالَ فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ إِنَّ أَبِي يُقْرِئُكَ السَّلَامَ فَقَالَ عَلَيْكَ السَّلَامُ[1] وَعَلَى أَبِيكَ السَّلَامُ

غالب نے بیان کیا ہے کہ میں باب حسن کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک آدمی آیا اور اس نے کہا کہ میرے باپ نے میرے دادا سے مجھے بتایا کہ انہوں نے کہا: میرے باپ نے مجھے رسول اللہ ﷺ کی طرف بھیجا اور کہا: آپ کے پاس حاضر

1۔ دیگر نسخوں میں السلام کا لفظ نہیں ہے۔

داور میری طرف سے سلام عرض کرنا۔ چنانچہ میں آپ علیہ السلام کے پاس حاضر ہوا اور عرض کی: میرے والد آپ کو سلام عرض کرتے تھے۔ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: علیك السلام وعلی ابیك السلام، یعنی تجھ پر سلام اور تیرے باپ پر بھی سلام۔

4555۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ زَكَرِيَّا عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا حَدَّثَتْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهَا إِنَّ جِبْرِيلَ يَقْرَأُ عَلَيْكِ السَّلَامَ فَقَالَتْ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ

حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہما نے انہیں بتایا کہ حضور نبی مکرم علیہ السلام نے انہیں فرمایا: بے شک جبرائیل امین تمہیں سلام کہہ رہے ہیں۔ تو انہوں نے کہا: وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ، ان پر بھی سلام اور اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو۔

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يُنَادِي الرَّجُلَ فَيَقُولُ لَبَّيْكَ (کسی کی پکار کے جواب میں لبیک کہنے کا بیان)

4556۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا يَعْلَى بْنُ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي هَمَّامٍ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْفِهْرِيَّ قَالَ شَهِدْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حُنَيْنًا فَسِرْنَا فِي يَوْمٍ قَائِظٍ شَدِيدِ الْحَرِّ فَنَزَلْنَا تَحْتَ ظِلِّ الشَّجَرَةِ فَلَمَّا زَالَتِ الشَّمْسُ لَبِسْتُ لَأْمَتِي وَرَكِبْتُ فَرَسِي فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ فِي فُسْطَاطِهِ فَقُلْتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ قَدْ حَانَ الرَّوَاحُ قَالَ أَجَلْ ثُمَّ قَالَ يَا بِلَالُ قُمْ فَثَارَ مِنْ تَحْتِ سَمُرَةٍ كَأَنَّ ظِلَّهُ ظِلُّ طَائِرٍ فَقَالَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَأَنَا فِدَاؤُكَ فَقَالَ أَسْرِجْ لِي الْفَرَسَ فَأَخْرَجَ سَرْجًا دَفَّتَاهُ مِنْ لِيفٍ لَيْسَ فِيهِ أَشَرٌ وَلَا بَطَرٌ فَرَكِبَ وَرَكِبْنَا وَسَاقَ الْحَدِيثَ قَالَ أَبُو دَاوُد أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْفِهْرِيُّ لَيْسَ لَهُ إِلَّا هَذَا الْحَدِيثُ وَهُوَ حَدِيثٌ نَبِيلٌ جَاءَ بِهِ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ[1]

ابو ہمام عبداللہ بن یسار سے روایت ہے کہ ابوعبدالرحمن فہری نے بیان کیا: میں رسول اللہ علیہ السلام کے ساتھ حنین میں حاضر تھا اور ہم نے انتہائی شدید گرم دن میں سفر کیا اور ہم ایک درخت کے سائے میں اترے۔ پس جب سورج ڈھل گیا تو میں نے اپنی زرہ اور ہتھیار پہنے اور اپنے گھوڑے پر سوار ہوا اور رسول اللہ علیہ السلام کے پاس حاضر ہوا۔ آپ ایک خیمے میں تھے اور میں نے کہا: السلام علیک یا رسول اللہ ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ کوچ کا وقت ہو چکا ہے۔ آپ نے فرمایا: ہاں۔ پھر فرمایا: اے بلال! اٹھو۔ وہ سمرہ کے درخت کے نیچے سے اچھل کر اٹھے، گویا ان کا سایہ پرندے کے سائے کی مثل تھا۔ اور عرض کی: لبیک وسعدیک اور میں آپ پر نثار ہوں۔ تو رسول اللہ علیہ السلام نے فرمایا: میرے لیے گھوڑے پر زین ڈالو۔ چنانچہ انہوں نے زین نکالی۔ اس کی دونوں طرفوں میں کھجور کے پتے تھے۔ اس میں نہ کوئی شر اور نہ ہی فخر وتکبر تھا۔ سو آپ علیہ السلام سوار ہوئے اور ہم بھی سوار ہوئے۔ آگے پوری حدیث بیان کی۔ ابوداود نے کہا ہے کہ ابوعبدالرحمن فہری سے صرف یہی حدیث مروی ہے اور وہ حدیث عمدہ ہے جسے حماد بن سلمہ نے بیان کیا ہے۔

1۔ قال ابوداؤد الخ صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يَقُولُ لِلرَّجُلِ أَضْحَكَ اللهُ سِنَّكَ

اس کا بیان کہ ایک دوسرے کو کہے اللہ تعالیٰ تیرے منہ کو ہنستا رکھے

4557۔ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبِرَكِيُّ وَسَمِعْتُهُ مِنْ أَبِي الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيِّ وَأَنَا لِحَدِيثِ عِيسَى أَضْبَطُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْقَاهِرِ بْنُ السَّرِيِّ يَعْنِي السُّلَمِيَّ حَدَّثَنَا ابْنُ كِنَانَةَ بْنِ عَبَّاسِ بْنِ مِرْدَاسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ ضَحِكَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم فَقَالَ لَهُ أَبُو بَكْرٍ أَوْ عُمَرُ أَضْحَكَ اللهُ سِنَّكَ وَسَاقَ الْحَدِيثَ[1]

ابن کنانہ بن عباس بن مرداس نے اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے تو حضرت ابوبکر صدیق یا حضرت عمر رضی اللہ عنہما نے آپ کو کہا: اللہ تعالیٰ آپ کا منہ مسکراتا رکھے۔ اور آگے حدیث بیان کی۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْبِنَاءِ (مکان وغیرہ بنانے کا بیان)

4558۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ حَدَّثَنَا حَفْصٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي السَّفَرِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ مَرَّ بِي رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم وَأَنَا أُطَيِّنُ حَائِطًا لِي أَنَا وَأُمِّي فَقَالَ مَا هَذَا يَا عَبْدَ اللهِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ شَيْءٌ أُصْلِحُهُ فَقَالَ الْأَمْرُ أَسْرَعُ مِنْ ذَلِكَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَهَنَّادٌ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ بِإِسْنَادِهِ بِهَذَا قَالَ مَرَّ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم وَنَحْنُ نُعَالِجُ خُصًّا لَنَا وَهَى فَقَالَ مَا هَذَا فَقُلْنَا خُصٌّ لَنَا وَهَى فَنَحْنُ نُصْلِحُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم مَا أَرَى الْأَمْرَ إِلَّا أَعْجَلَ مِنْ ذَلِكَ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے گزرے۔ میں اور میری ماں اپنی دیوار کو مٹی کا لیپ کر رہے تھے۔ تو آپ نے فرمایا: اے عبداللہ! یہ کیا ہے؟ تو میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم اس دیوار کو درست کر رہا ہوں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: موت اس سے بھی جلدی آنے والی ہے۔ (یعنی اگر تم اس کی اصلاح نہ بھی کرو تب بھی اس کے خستہ ہو کر گرنے کی نسبت موت زیادہ قریب ہے اور وہ اس سے پہلے بھی آسکتی ہے۔ لہٰذا اس کی تیاری اس سے زیادہ ضروری ہے)۔

عثمان بن ابی شیبہ اور ہناد المعنی دونوں نے کہا کہ ابومعاویہ نے اعمش سے ان کی سند کے ساتھ اسے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے گزرے اور ہم اپنا (لکڑی کا بنا ہوا) کمرہ درست کر رہے تھے جو کہ کمزور اور خستہ ہو گیا تھا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ کیا ہے؟ تو ہم نے عرض کی: ہمارا یہ کمرہ کمزور اور پرانا ہو گیا ہے اور ہم اس کی اصلاح اور درستگی کر رہے ہیں۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تو موت کو اس سے بھی جلدی آنے والا دیکھ رہا ہوں۔

4559۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ قَالَ أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَاطِبٍ الْقُرَشِيُّ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ الْأَسَدِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم خَرَجَ فَرَأَى قُبَّةً مُشْرِفَةً فَقَالَ مَا هَذِهِ

1۔ وساق الحدیث صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

قَالَ لَهُ أَصْحَابُهُ هَذِهِ لِفُلَانٍ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ فَسَكَتَ وَحَمَلَهَا فِي نَفْسِهِ حَتَّى إِذَا جَاءَ صَاحِبُهَا رَسُولَ اللهِ ﷺ يُسَلِّمُ عَلَيْهِ فِي النَّاسِ أَعْرَضَ عَنْهُ صَنَعَ ذَلِكَ مِرَارًا حَتَّى عَرَفَ الرَّجُلُ الْغَضَبَ فِيهِ وَالْإِعْرَاضَ عَنْهُ فَشَكَا ذَلِكَ إِلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ وَاللهِ إِنِّي لَأُنْكِرُ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالُوا خَرَجَ فَرَأَى قُبَّتَكَ قَالَ فَرَجَعَ الرَّجُلُ إِلَى قُبَّتِهِ فَهَدَمَهَا حَتَّى سَوَّاهَا بِالْأَرْضِ فَخَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ فَلَمْ يَرَهَا قَالَ مَا فَعَلَتِ الْقُبَّةُ قَالُوا شَكَا إِلَيْنَا صَاحِبُهَا إِعْرَاضَكَ عَنْهُ فَأَخْبَرْنَاهُ فَهَدَمَهَا فَقَالَ أَمَا إِنَّ كُلَّ بِنَاءٍ وَبَالٌ عَلَى صَاحِبِهِ إِلَّا مَا لَا إِلَّا مَا لَا يَعْنِي مَا لَا بُدَّ مِنْهُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لے گئے تو آپ نے ایک بلند (عالیشان) گنبد سا دیکھا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کیا ہے؟ صحابہ کرام نے آپ سے عرض کی: یہ انصار میں سے فلاں آدمی کا ہے۔ تو آپ ﷺ سن کر خاموش رہے اور اسے اپنے دل میں باقی رکھا۔ یہاں تک کہ جب اس کا مالک رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور وہ لوگوں میں آپ ﷺ پر سلام عرض کرنے لگا تو آپ نے اس سے اعراض فرمالیا (رخ زیبا موڑ لیا)۔ آپ نے بار بار اسی طرح کیا۔ یہاں تک کہ اس آدمی کو اس میں آپ کی ناراضگی اور اس سے اعراض کا احساس ہونے لگا۔ چنانچہ اس نے آپ کے اصحاب کے پاس اس کا شکوہ کیا اور کہا: قسم بخدا! میں رسول اللہ ﷺ سے پہلے کی طرح کا لطف و عنایت نہیں پا رہا۔ تو انہوں نے بتایا: آپ ﷺ باہر تشریف لے گئے اور آپ نے تیرا بنا ہوا گنبد دیکھا ہے۔ (اس لیے آپ نے ناپسندیدگی کا اظہار کیا ہے)۔ راوی کہتا ہے کہ وہ آدمی اپنے گنبد کی طرف لوٹ کر گیا اور اسے گرادیا یہاں تک کہ زمین کے ساتھ اسے ہموار کر دیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ ایک دن باہر نکلے تو آپ نے اسے نہ دیکھا۔ تو فرمایا: گنبد کو کیا ہوا ہے؟ صحابہ کرام نے عرض کی: اس کے مالک نے ہمارے سامنے شکایت کی کہ آپ نے اس سے اعراض فرمالیا ہے تو ہم نے اسے حقیقت حال سے آگاہ کردیا پس اس نے اسے گرادیا۔ تو آپ نے فرمایا: بلاشبہ ہر مکان اپنے مالک پر وبال اور مصیبت ہے مگر وہ جس کے بغیر کوئی چارہ کار نہ ہو۔

فائدہ: کتنی اعلیٰ درجہ کی محبت مصطفیٰ رگ و ریشہ میں رچی بسی ہے کہ آپ کی ناگواری کے اثرات کو زائل کرنے کے لیے اپنا محل نما مکان تک گرادیا تا کہ محبوب کریم ﷺ نظر التفات فرمائیں۔ کتنی عظیم اور پاکیزہ فکر ہے ان عشاق کی کہ آپ کی محبت میں ہر شے قربان ہے۔ یہی بندہ مومن کی عظمت کا تقاضا ہے۔

بَابٌ فِي اتِّخَاذِ الْغُرَفِ (بالاخانے بنانے کا بیان)

4560۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ مُطَرِّفٍ الرُّؤَاسِيُّ حَدَّثَنَا عِيسَى عَنْ إِسْمَعِيلَ عَنْ قَيْسٍ عَنْ دُكَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ الْمُزَنِيِّ قَالَ أَتَيْنَا النَّبِيَّ ﷺ فَسَأَلْنَاهُ الطَّعَامَ فَقَالَ يَا عُمَرُ اذْهَبْ فَأَعْطِهِمْ فَارْتَقَى بِنَا إِلَى عِلِّيَّةٍ فَأَخَذَ الْمِفْتَاحَ مِنْ حُجْرَتِهِ فَفَتَحَ

حضرت دکین بن سعید المزنی رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ ہم حضور نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور آپ سے غلے (اناج) کا مطالبہ کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے عمر! تم جاؤ اور انہیں غلہ دو۔ پس وہ ہمیں لے کر بالاخانے کی طرف چڑھے پھر اس کمرے کی چابی حاصل کی اور اسے کھولا۔

بَابٌ فِي قَطْعِ السِّدْرِ (بیری کا درخت کاٹنے کا بیان)

4561۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ أَخْبَرَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ حُبْشِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم مَنْ قَطَعَ سِدْرَةً صَوَّبَ اللهُ رَأْسَهُ فِي النَّارِ سُئِلَ أَبُو دَاوُدَ عَنْ مَعْنَى هَذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ هَذَا الْحَدِيثُ مُخْتَصَرٌ يَعْنِي مَنْ قَطَعَ سِدْرَةً فِي فَلَاةٍ يَسْتَظِلُّ بِهَا ابْنُ السَّبِيلِ وَالْبَهَائِمُ عَبَثًا وَظُلْمًا بِغَيْرِ حَقٍّ يَكُونُ لَهُ فِيهَا صَوَّبَ اللهُ رَأْسَهُ فِي النَّارِ[1] حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ وَسَلَمَةُ يَعْنِي ابْنَ شَبِيبٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ ثَقِيفٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ يَرْفَعُ الْحَدِيثَ إِلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم نَحْوَهُ

حضرت عبداللہ بن حبشی نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ علیہ السلام نے فرمایا: جس نے بیری کا درخت کاٹا، اللہ تعالیٰ اسے سر کے بل جہنم میں گرا دے گا۔ ابو داؤد سے اس حدیث کے معنی کے بارے سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: یہ حدیث مختصر ہے۔ مراد یہ ہے کہ جس نے صحراء سے بیری کا درخت کاٹا جس سے مسافر اور چوپائے سایہ حاصل کرتے ہوں اور اس نے بلا مقصد اور بغیر حق کے ظلماً کاٹ دیا ہو تو اس کے لیے یہ حکم ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے سر کے بل جہنم میں پھینک دے گا۔

مخلد بن خالد اور سلمہ بن شبیب دونوں نے کہا ہے کہ عبدالرزاق اور معمر نے عثمان بن ابی سلیمان سے، انہوں نے ثقیف کے ایک آدمی سے اور انہوں نے حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے حضور نبی مکرم علیہ السلام تک اسی طرح مرفوع حدیث بیان کی ہے۔

4562۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ وَحُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ قَالَا حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ سَأَلْتُ هِشَامَ بْنَ عُرْوَةَ عَنْ قَطْعِ السِّدْرِ وَهُوَ مُسْتَنِدٌ إِلَى قَصْرِ عُرْوَةَ فَقَالَ أَتَرَى هَذِهِ الْأَبْوَابَ وَالْمَصَارِيعَ إِنَّمَا هِيَ مِنْ سِدْرِ عُرْوَةَ كَانَ عُرْوَةُ يَقْطَعُهُ مِنْ أَرْضِهِ وَقَالَ لَا بَأْسَ بِهِ زَادَ حُمَيْدٌ فَقَالَ هِيَ يَا عِرَاقِيُّ جِئْتَنِي بِبِدْعَةٍ قَالَ قُلْتُ إِنَّمَا الْبِدْعَةُ مِنْ قِبَلِكُمْ سَمِعْتُ مَنْ يَقُولُ بِمَكَّةَ لَعَنَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم مَنْ قَطَعَ السِّدْرَ ثُمَّ سَاقَ مَعْنَاهُ

حضرت حسان بن ابراہیم نے بیان کیا ہے کہ میں نے ہشام بن عروہ سے بیری کا درخت کاٹنے کے بارے پوچھا، درآنحالیکہ وہ عروہ کے محل کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھے ہوئے تھے۔ تو انہوں نے فرمایا: کیا تو ان دروازوں اور کواڑوں کی طرف دیکھ رہا ہے۔ بلاشبہ یہ حضرت عروہ کی بیریوں سے بنے ہوئے ہیں اور عروہ انہیں اپنی زمین سے کاٹ کر لائے تھے اور فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

حمید نے یہ زائد بیان کیا ہے۔ پھر انہوں نے فرمایا: اے عراقی! یہ بدعت لے کر میرے پاس آیا ہے۔ وہ کہتے ہیں: پس میں نے کہا: یہ بدعت تو تمہاری جانب سے ہی ہے۔ میں نے اس کے بارے سنا ہے جو مکہ مکرمہ میں کہتا ہے کہ رسول اللہ علیہ السلام نے اس پر لعنت کی ہے جس نے بیری کا درخت کاٹا۔ پھر اسی طرح حدیث بیان کی۔

1۔ سنن ابو داؤد تا رأسه فی النار کے الفاظ صرف مطبوعہ بیروت میں ہیں۔

بَابٌ فِي إِمَاطَةِ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ (راستے سے تکلیف دہ چیز دور کرنے کا بیان)

4563۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ بُرَيْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا بُرَيْدَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم يَقُولُ فِي الْإِنْسَانِ ثَلَاثُ مِائَةٍ وَسِتُّونَ مَفْصِلًا فَعَلَيْهِ أَنْ يَتَصَدَّقَ عَنْ كُلِّ مَفْصِلٍ مِنْهُ بِصَدَقَةٍ قَالُوا وَمَنْ يُطِيقُ ذٰلِكَ يَا نَبِيَّ اللهِ قَالَ النُّخَاعَةُ فِي الْمَسْجِدِ تَدْفِنُهَا وَالشَّيْءُ تُنَحِّيهِ عَنِ الطَّرِيقِ فَإِنْ لَمْ تَجِدْ فَرَكْعَتَا الضُّحَى تُجْزِئُكَ

حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میں نے حضرت ابو بریدہ رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ انسان (کے بدن) میں تین سو ساٹھ جوڑ ہیں اور اس پر ہر جوڑ کی طرف سے کچھ صدقہ کرنا لازم ہے۔ تو صحابہ کرام نے عرض کی: یا نبی اللہ! ﷺ اس کی طاقت کون رکھ سکتا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: مسجد میں رینٹھ یا تھوک وغیرہ پڑی ہو تو تو اسے دفن کر دے یعنی تو اس پر مٹی ڈال دے (اسے صاف کر دے) اور راستے سے تکلیف دینے والی شے کو تو دور کر دے (تو یہ بھی صدقہ ہے) اور اگر تو کچھ بھی نہ پائے تو چاشت کی دو رکعتیں تیرے لیے کافی ہو جائیں گی۔

4564۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ح وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبَّادٍ وَهٰذَا لَفْظُهُ وَهُوَ أَتَمُّ عَنْ وَاصِلٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عُقَيْلٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ يُصْبِحُ عَلَى كُلِّ سُلَامَى مِنِ ابْنِ آدَمَ صَدَقَةٌ تَسْلِيمُهُ عَلَى مَنْ لَقِيَ صَدَقَةٌ وَأَمْرُهُ بِالْمَعْرُوفِ صَدَقَةٌ وَنَهْيُهُ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ وَإِمَاطَتُهُ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ صَدَقَةٌ وَبُضْعَتُهُ أَهْلَهُ صَدَقَةٌ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ يَأْتِي شَهْوَةً وَتَكُونُ لَهُ صَدَقَةٌ قَالَ أَرَأَيْتَ لَوْ وَضَعَهَا فِي غَيْرِ حَقِّهَا أَكَانَ يَأْثَمُ قَالَ وَيُجْزِئُ مِنْ ذٰلِكَ كُلِّهِ رَكْعَتَانِ مِنَ الضُّحَى قَالَ أَبُو دَاوُدَ لَمْ يَذْكُرْ حَمَّادٌ الْأَمْرَ وَالنَّهْيَ[1] حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ أَخْبَرَنَا خَالِدٌ عَنْ وَاصِلٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عُقَيْلٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ الدِّيلِيِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ بِهٰذَا الْحَدِيثِ وَذَكَرَ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم فِي وَسَطِهِ

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: انسان کے ہر جوڑ پر صبح کے وقت صدقہ ہوتا ہے۔ جس سے ملاقات کرے اس کو سلام کرنا صدقہ ہے، اس کا کسی کو نیکی کا حکم دینا بھی صدقہ ہے اور کسی کو برائی سے روکنا بھی صدقہ ہے اور اس کا راستے سے تکلیف دہ چیز کا دور کرنا بھی صدقہ ہے اور اس کا اپنی زوجہ سے مجامعت کرنا بھی صدقہ ہے۔ صحابہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ وہ آدمی شہوت اور خواہش پوری کرنے کے لیے اس کے پاس آتا ہے تو وہ کیسے اس کے لیے صدقہ ہو جاتا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تیرا کیا خیال ہے اگر وہ اس خواہش کو اس کے حق کے سوا کہیں اور پورا کرتا تو کیا وہ گنہگار تھا؟ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ان تمام کی طرف سے چاشت کی دو رکعتیں ہی کافی ہو جاتی ہیں۔ ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ حماد نے امر ونہی کا ذکر نہیں کیا۔

1۔ قال ابو داؤد تا والنہی صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

وہب بن بقیہ، خالد بن واصل عن عقیل عن یحییٰ بن یعمر عن ابی الاسود الدیلی عن ابی ذر رضی اللہ عنہ کی سند سے یہ حدیث بیان کی ہے اور اپنے (کلام کے) وسط میں حضور نبی مکرم ﷺ کا بھی ذکر کیا۔

4565۔ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ نَزَعَ رَجُلٌ لَمْ يَعْمَلْ خَيْرًا قَطُّ غُصْنَ شَوْكٍ عَنِ الطَّرِيقِ إِمَّا كَانَ فِي شَجَرَةٍ فَقَطَعَهُ وَأَلْقَاهُ وَإِمَّا كَانَ مَوْضُوعًا فَأَمَاطَهُ فَشَكَرَ اللَّهُ لَهُ بِهَا فَأَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک آدمی نے راستے سے کانٹے دار ٹہنی دور ہٹا دی، اس کے سوا کبھی اس نے اچھا عمل نہیں کیا۔ وہ یا تو درخت میں تھی اور اس نے اسے کاٹا اور اسے پھینک دیا یا پھر وہ راستے میں پڑی ہوئی تھی تو اس نے اسے دور ہٹا دیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کے سبب اس کی قدر افزائی فرمائی اور اسے جنت میں داخل کر دیا۔

بَابٌ فِي إِطْفَاءِ النَّارِ بِاللَّيْلِ (رات کے وقت آگ بجھانے کا بیان)

4566۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ رِوَايَةً وَقَالَ مَرَّةً يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ لَا تَتْرُكُوا النَّارَ فِي بُيُوتِكُمْ حِينَ تَنَامُونَ

حضرت سالم نے اپنے باپ (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) سے مرفوع روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم اپنے گھروں میں (جلتی ہوئی) آگ نہ چھوڑو جب کہ تم سونے لگو۔ (یہ انتہائی احتیاط کے پیش نظر فرمایا گیا ہے کیونکہ اگر گھر میں آگ موجود ہو تو وہ نقصان کا سبب بھی بن سکتی ہے۔ اس لیے آگ کو بجھا کر سونا چاہیے)۔

4567۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ التَّمَّارُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ طَلْحَةَ حَدَّثَنَا أَسْبَاطٌ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَتْ فَأْرَةٌ فَأَخَذَتْ تَجُرُّ الْفَتِيلَةَ فَجَاءَتْ بِهَا فَأَلْقَتْهَا بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَلَى الْخُمْرَةِ الَّتِي كَانَ قَاعِدًا عَلَيْهَا فَأَحْرَقَتْ مِنْهَا مِثْلَ مَوْضِعِ الدِّرْهَمِ فَقَالَ إِذَا نِمْتُمْ فَأَطْفِئُوا سُرُجَكُمْ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَدُلُّ مِثْلَ هَذِهِ عَلَى هَذَا فَتُحْرِقَكُمْ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ ایک چوہیا آئی اور وہ (چراغ کی) بتی کو کھینچنے لگی اور اسے لے کر رسول اللہ ﷺ کے سامنے اس چھوٹی سے چٹائی پر ڈال دیا جس پر آپ تشریف فرما تھے اور اس نے درہم کی مقدار جگہ اس سے جلا دی۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم سونے لگو تو اپنے چراغ بجھا دیا کرو کیونکہ شیطان اس قسم کے کاموں پر ان کی رہنمائی کرتا ہے کہ یہ تمہیں جلا دیں۔

بَابٌ فِي قَتْلِ الْحَيَّاتِ (سانپوں کو مارنے کا بیان)

4568۔ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا سَالَمْنَاهُنَّ مُنْذُ حَارَبْنَاهُنَّ وَمَنْ تَرَكَ شَيْئًا مِنْهُنَّ خِيفَةً فَلَيْسَ مِنَّا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہم نے ان سے کوئی مصالحت نہیں کی ہے جب سے ہم نے ان کے ساتھ جنگ کا آغاز کیا ہے اور جس نے ان میں سے کسی کو خوف کے سبب چھوڑ دیا تو وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ (یعنی یہ ہمارے خصائل واخلاق میں سے نہیں ہے)۔

4569۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ بَيَانٍ السُّكَّرِيُّ عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ يُوسُفَ عَنْ شَرِيكٍ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اقْتُلُوا الْحَيَّاتِ كُلَّهُنَّ فَمَنْ خَافَ ثَأْرَهُنَّ فَلَيْسَ مِنِّي

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم ہر قسم کے سانپوں کو مار دو۔ پس جو کوئی ان کے انتقام سے خوف زدہ ہوا تو وہ مجھ سے نہیں ہے۔

فائدہ: مقصود یہ ہے کہ سانپ دشمن ہے اس سے دوستی قطعاً نہیں ہوسکتی اور یہ عداوت اس کی فطرت میں رکھ دی گئی ہے۔ اس لیے تم اسے مار ڈالو اور زمانہ جاہلیت کے لوگوں کی طرح اس سے انتقام اور بدلے سے قطعاً خوفزدہ نہ ہو۔

4570۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ يَرْفَعُ الْحَدِيثَ فِيمَا أَرَى إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ تَرَكَ الْحَيَّاتِ مَخَافَةَ طَلَبِهِنَّ فَلَيْسَ مِنَّا مَا سَالَمْنَاهُنَّ مُنْذُ حَارَبْنَاهُنَّ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کسی نے سانپوں کو ان کے انتقام لینے کے خوف سے چھوڑ دیا تو وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ ہم نے ان سے اس وقت سے صلح نہیں کی جب سے ہم نے ان سے جنگ شروع کی ہے۔ (یعنی ہماری شریعت میں ان کے ساتھ مصالحت کی کوئی گنجائش نہیں ہے)۔

4271۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ مُوسَى الطَّحَّانِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَابِطٍ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَنَّهُ قَالَ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ إِنَّا نُرِيدُ أَنْ نَكْنُسَ زَمْزَمَ وَإِنَّ فِيهَا مِنْ هٰذِهِ الْجِنَّانِ يَعْنِي الْحَيَّاتِ الصِّغَارَ فَأَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ بِقَتْلِهِنَّ

حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کی: ہم چاہتے ہیں کہ ہم زمزم کی جگہ سے جھاڑ دے دیں اور وہاں یہ چھوٹے چھوٹے سانپ ہیں۔ تو حضور نبی کریم ﷺ نے انہیں قتل کرنے کا حکم فرمادیا۔

4572۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اقْتُلُوا الْحَيَّاتِ وَذَا الطُّفْيَتَيْنِ وَالْأَبْتَرَ فَإِنَّهُمَا يَلْتَمِسَانِ الْبَصَرَ وَيُسْقِطَانِ الْحَبَلَ قَالَ وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يَقْتُلُ كُلَّ حَيَّةٍ وَجَدَهَا فَأَبْصَرَهُ أَبُو لُبَابَةَ أَوْ زَيْدُ بْنُ الْخَطَّابِ وَهُوَ يُطَارِدُ حَيَّةً فَقَالَ إِنَّهُ قَدْ نُهِيَ عَنْ ذَوَاتِ الْبُيُوتِ

حضرت سالم نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم سانپوں کو اور اس سانپ کو جس کے پیٹ پر دو سفید لکیریں ہوں اور اس سانپ کو جس کی دم نہ ہو، مار ڈالو، کیونکہ یہ دونوں بصارت کو ختم کر دیتے ہیں اور حمل کو گرا

دیتے ہیں۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ جو سانپ بھی پاتے اسے مار دیتے تھے۔ ایک دفعہ حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ یا حضرت زید بن خطاب نے کسی سانپ پر حملہ کرتے ہوئے دیکھا تو کہا: بلاشبہ گھروں میں رہنے والے سانپوں کو مارنے سے منع کیا گیا ہے۔

4573۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ أَبِي لُبَابَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى عَنْ قَتْلِ الْجِنَّانِ الَّتِي تَكُونُ فِي الْبُيُوتِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ ذَا الطُّفْيَتَيْنِ وَالْأَبْتَرَ فَإِنَّهُمَا يَخْطِفَانِ الْبَصَرَ وَيَطْرَحَانِ مَا فِي بُطُونِ النِّسَاءِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ وَجَدَ بَعْدَ ذَلِكَ يَعْنِي بَعْدَ مَا حَدَّثَهُ أَبُو لُبَابَةَ حَيَّةً فِي دَارِهِ فَأَمَرَ بِهَا فَأُخْرِجَتْ يَعْنِي إِلَى الْبَقِيعِ حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ وَأَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ عَنْ نَافِعٍ فِي هَذَا الْحَدِيثِ قَالَ نَافِعٌ ثُمَّ رَأَيْتُهَا بَعْدُ فِي بَيْتِهِ

حضرت نافع نے حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سانپوں کو قتل کرنے سے منع فرمایا ہے جو گھروں میں رہتے ہیں مگر وہ جن کے پیٹ پر دو سفید خط بنے ہوئے ہوں اور وہ جو بغیر دم کے ہوں۔ کیونکہ یہ دونوں (زہر کی شدت کے سبب) بصارت کو ختم کر دیتے ہیں اور عورتوں کے پیٹوں سے حمل کو گرا دیتے ہیں۔

محمد بن عبید، حماد بن زید نے ایوب سے انہوں نے نافع سے بیان کیا ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ کے یہ حدیث بیان کرنے کے بعد اپنے گھر میں ایک سانپ پایا۔ تو آپ نے اس کے بارے حکم دیا اور اسے بقیع کی طرف نکال دیا گیا۔ ابن سرح اور احمد بن سعید ہمدانی دونوں نے کہا کہ ہمیں ابن وہب نے خبر دی ہے اور انہیں اسامہ نے نافع سے اس حدیث کے بارے میں بتایا ہے کہ نافع نے بیان کیا۔ پھر اس کے بعد میں نے اس سانپ کو آپ کے گھر میں دیکھا ہے۔

4574۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي أَنَّهُ انْطَلَقَ هُوَ وَصَاحِبٌ لَهُ إِلَى أَبِي سَعِيدٍ يَعُودَانِهِ فَخَرَجْنَا مِنْ عِنْدِهِ فَلَقِيَنَا صَاحِبٌ لَنَا وَهُوَ يُرِيدُ أَنْ يَدْخُلَ عَلَيْهِ فَأَقْبَلْنَا نَحْنُ فَجَلَسْنَا فِي الْمَسْجِدِ فَجَاءَ فَأَخْبَرَنَا أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّ الْهَوَامَّ مِنَ الْجِنِّ فَمَنْ رَأَى فِي بَيْتِهِ شَيْئًا فَلْيُحَرِّجْ عَلَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَإِنْ عَادَ فَلْيَقْتُلْهُ فَإِنَّهُ شَيْطَانٌ

محمد بن ابی یحییٰ نے بیان کیا ہے کہ میرے باپ نے مجھے بتایا کہ وہ اپنے ایک ساتھی کے ہمراہ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کی تیمارداری کے لیے چلے۔ پس ہم ان کے پاس سے نکلے تو ہمارا ایک ساتھی ہمیں ملا اور وہ ان کے پاس داخل ہونے کا ارادہ رکھتا تھا۔ پس ہم آئے اور مسجد میں بیٹھ گئے۔ پس وہ آیا اور اس نے ہمیں خبر دی کہ اس نے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک (بعض) سانپ جنات میں سے ہوتے ہیں۔ پس جو کوئی اپنے گھر میں اس طرح کی کوئی شے دیکھے تو اسے چاہیے کہ تین بار اسے اس طرح کہے کہ نکل جا ورنہ تجھے تنگی اور تکلیف ہوگی۔ پھر اگر وہ لوٹ کر آئے تو اسے مار ڈالے کیونکہ وہ شیطان ہے۔

4575۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مَوْهَبٍ الرَّمْلِيُّ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ صَيْفِيٍّ أَبِي سَعِيدٍ مَوْلَى الْأَنْصَارِ عَنْ

أَبِي السَّائِبِ قَالَ أَتَيْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ فَبَيْنَا[1] أَنَا جَالِسٌ عِنْدَهُ سَمِعْتُ تَحْتَ سَرِيرِهِ تَحْرِيكَ شَيْءٍ فَنَظَرْتُ فَإِذَا حَيَّةٌ فَقُمْتُ فَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ مَا لَكَ قُلْتُ حَيَّةٌ هَاهُنَا قَالَ فَتُرِيدُ مَاذَا قُلْتُ أَقْتُلُهَا فَأَشَارَ إِلَى بَيْتٍ فِي دَارِهِ تِلْقَاءَ بَيْتِهِ فَقَالَ إِنَّ ابْنَ عَمٍّ لِي كَانَ فِي هَذَا الْبَيْتِ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ الْأَحْزَابِ اسْتَأْذَنَ إِلَى أَهْلِهِ وَكَانَ حَدِيثَ عَهْدٍ بِعُرْسٍ فَأَذِنَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَمَرَهُ أَنْ يَذْهَبَ بِسِلَاحِهِ فَأَتَى دَارَهُ فَوَجَدَ امْرَأَتَهُ قَائِمَةً عَلَى بَابِ الْبَيْتِ فَأَشَارَ إِلَيْهَا بِالرُّمْحِ فَقَالَتْ لَا تَعْجَلْ حَتَّى تَنْظُرَ مَا أَخْرَجَنِي فَدَخَلَ الْبَيْتَ فَإِذَا حَيَّةٌ مُنْكَرَةٌ فَطَعَنَهَا بِالرُّمْحِ ثُمَّ خَرَجَ بِهَا فِي الرُّمْحِ تَرْتَكِضُ قَالَ فَلَا أَدْرِي أَيُّهُمَا كَانَ أَسْرَعَ مَوْتًا الرَّجُلُ أَوِ الْحَيَّةُ فَأَتَى قَوْمُهُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالُوا ادْعُ اللهَ أَنْ يَرُدَّ صَاحِبَنَا فَقَالَ اسْتَغْفِرُوا لِصَاحِبِكُمْ ثُمَّ قَالَ إِنَّ نَفَرًا مِنَ الْجِنِّ أَسْلَمُوا بِالْمَدِينَةِ فَإِذَا رَأَيْتُمْ أَحَدًا مِنْهُمْ فَحَذِّرُوهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ إِنْ بَدَا لَكُمْ بَعْدُ أَنْ تَقْتُلُوهُ فَاقْتُلُوهُ بَعْدَ الثَّلَاثِ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ بِهَذَا الْحَدِيثِ مُخْتَصَرًا قَالَ فَلْيُؤْذِنْهُ ثَلَاثًا فَإِنْ بَدَا لَهُ بَعْدُ فَلْيَقْتُلْهُ فَإِنَّهُ شَيْطَانٌ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَالِكٌ عَنْ صَيْفِيٍّ مَوْلَى ابْنِ أَفْلَحَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو السَّائِبِ مَوْلَى هِشَامِ بْنِ زُهْرَةَ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ فَذَكَرَ نَحْوَهُ وَأَتَمَّ مِنْهُ قَالَ فَآذِنُوهُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَإِنْ بَدَا لَكُمْ بَعْدَ ذَلِكَ فَاقْتُلُوهُ فَإِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ

حضرت ابوالسائب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے پاس آیا۔ اس اثناء میں کہ میں آپ کے پاس بیٹھا ہوا تھا میں نے آپ کی چارپائی کے نیچے کسی شے کے حرکت کرنے کی آواز سنی۔ سو میں نے اسے دیکھا تو وہ سانپ تھا۔ میں اٹھ کھڑا ہوا تو حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تجھے کیا ہوا ہے؟ میں نے کہا: یہاں سانپ ہے۔ انہوں نے فرمایا: تو کیا ارادہ رکھتا ہے؟ میں نے کہا: میں اسے مار ڈالتا ہوں۔ تو انہوں نے اپنے گھر میں اپنے کمرے کے سامنے ایک کمرے کی طرف اشارہ کیا اور کہا: بے شک میرے چچا کا بیٹا اس کمرے میں رہتا تھا۔ جب غزوۂ احزاب ہوا تو اس نے اپنے گھر آنے کے لیے (رسول اللہ ﷺ) سے اجازت لی اور ابھی اس کی نئی نئی شادی ہوئی تھی۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اسے اجازت عطا فرمائی اور اسے حکم ارشاد فرمایا کہ وہ اپنا ہتھیار ساتھ لیتے جائے۔ پس وہ اپنے گھر آیا تو اس نے اپنی اہلیہ کو گھر کے دروازے پر کھڑے ہوئے پایا۔ چنانچہ اس نے نیزے کے ساتھ اس کی طرف اشارہ کیا تو بیوی نے کہا: جلدی نہ کر، یہاں تک کہ دیکھ لے کہ مجھے کس نے باہر نکالا ہے۔ سو وہ گھر میں داخل ہوا تو اس نے بہت بڑا سانپ دیکھا۔ پس اس نے اسے نیزہ مارا پھر وہ اسے نیزے سے لٹکا کر باہر نکلا اس حال میں کہ وہ تڑپ رہا تھا اور مضطرب تھا۔ حضرت ابوسعید نے فرمایا: پھر میں نہیں جانتا کہ ان دونوں میں سے کس کو موت جلدی آئی۔ آدمی کو یا سانپ کو (یعنی ان میں سے کون پہلے مرا)۔ پس اس کی قوم کے لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کی: اللہ تعالیٰ سے دعا کرو کہ وہ ہمارے ساتھی کو واپس لوٹا دے۔ تو آپ نے فرمایا: تم اپنے ساتھی کی مغفرت کی دعا کرو۔ پھر آپ نے فرمایا: بے شک جنوں میں سے ایک گروہ مدینہ طیبہ میں

1۔ دیگر نسخوں میں فَبَيْنَمَا ہے۔

اسلام لایا۔ پس جب تم ان میں سے کسی کو دیکھو تو اسے تین بار ڈراؤ۔ پھر اس کے بعد اگر وہ تمہارے لیے ظاہر ہو تو تم اسے قتل کر دو۔ پس تم اسے تین بار کے بعد مار ڈالو۔

مسدد، یحییٰ نے ابن عجلان سے اس حدیث کے بارے مختصر بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ اسے چاہیے وہ اسے تین بار آگاہ کرے۔ پھر اگر اس کے بعد ظاہر ہو تو اسے مار ڈالے کیونکہ وہ شیطان ہے۔

احمد بن سعید ہمدانی، ابن وہب، مالک نے صیفی مولیٰ ابن افلح سے روایت کیا کہ اس نے کہا: مجھے ابو سائب مولیٰ ہشام بن زہرہ نے خبر دی ہے کہ وہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کے پاس گیا۔ پھر آگے اسی طرح روایت بیان کی اور یہ اس سے زیادہ مکمل ہے۔ اس میں ہے کہ آپ نے فرمایا: تم اسے تین دنوں تک آگاہ کرو (یعنی خوف دلاؤ) پھر اگر اس کے بعد وہ تمہارے لیے ظاہر ہو تو تم اسے مار ڈالو، بے شک وہ شیطان ہے۔

4576۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ هَاشِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي لَيْلَى عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ سُئِلَ عَنْ حَيَّاتِ الْبُيُوتِ فَقَالَ إِذَا رَأَيْتُمْ مِنْهُنَّ شَيْئًا فِي مَسَاكِنِكُمْ فَقُولُوا أَنْشُدُكُنَّ الْعَهْدَ الَّذِي أَخَذَ عَلَيْكُنَّ نُوحٌ أَنْشُدُكُنَّ الْعَهْدَ الَّذِي أَخَذَ عَلَيْكُنَّ سُلَيْمَانُ أَنْ لَا تُؤْذُونَا فَإِنْ عُدْنَ فَاقْتُلُوهُنَّ

حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے گھروں میں رہنے والے سانپوں کے بارے پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: جب تم ان میں سے اپنے گھروں میں کسی شے (سانپ) کو دیکھو تو تم انہیں کہو: میں تمہیں اس عہد کی قسم دیتا ہوں جو تم سے حضرت نوح علیہ السلام نے لیا تھا، میں تمہیں اس عہد کی قسم دیتا ہوں جو تم سے حضرت سلیمان علیہ السلام نے لیا تھا کہ تم ہمیں تکلیف اور اذیت نہ دو۔ پھر اگر وہ دوبارہ نکلیں تو تم انہیں مار ڈالو۔

4577۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّهُ قَالَ اقْتُلُوا الْحَيَّاتِ كُلَّهَا إِلَّا الْجَانَّ الْأَبْيَضَ الَّذِي كَأَنَّهُ قَضِيبُ فِضَّةٍ قَالَ أَبُو دَاوُد فَقَالَ لِي إِنْسَانٌ الْجَانُّ لَا يَنْعَرِجُ فِي مِشْيَتِهِ فَإِذَا كَانَ هَذَا صَحِيحًا كَانَتْ عَلَامَةً فِيهِ إِنْ شَاءَ اللهُ[1]

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: تم سب سانپوں کو مار ڈالو سوائے اس سانپ کے جو اس طرح سفید ہو گویا وہ چاندی کی چھڑی ہے۔ ابو داؤد نے بیان کیا ہے کہ ایک آدمی نے مجھے بتایا کہ سانپ اپنی چال میں مڑ نہیں سکتا (یعنی وہ سیدھا آگے چلتا ہے)۔ جب اس طرح صحیح ہو تو یہ اس میں علامت ہو گی۔ ان شاء اللہ تعالیٰ

بَابٌ فِي قَتْلِ الْأَوْزَاغِ (گرگٹ کو مار ڈالنے کا بیان)

4578۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَمَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِقَتْلِ الْوَزَغِ وَسَمَّاهُ فُوَيْسِقًا

1۔ قال ابو داؤد الخ صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

حضرت عامر بن سعد نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے گرگٹ (چھپکلی) کو مار ڈالنے کا حکم ارشاد فرمایا اور اسے فویسق کا نام دیا۔

4579۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّا عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ قَتَلَ وَزَغَةً فِي أَوَّلِ ضَرْبَةٍ فَلَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً وَمَنْ قَتَلَهَا فِي الضَّرْبَةِ الثَّانِيَةِ فَلَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً أَدْنَى مِنَ الْأُولَى وَمَنْ قَتَلَهَا فِي الضَّرْبَةِ الثَّالِثَةِ فَلَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً أَدْنَى مِنَ الثَّانِيَةِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے پہلی ضرب کے ساتھ گرگٹ کو مار ڈالا تو اس کے لیے اتنی اتنی نیکیاں ہیں اور جس نے دوسری ضرب میں اسے مارا تو اس کے لیے اتنی اتنی نیکیاں ہیں جو پہلی بار سے کم ہیں اور جس نے تیسری ضرب میں اسے مارا تو اس کے لیے اتنی نیکیاں ہیں جو دوسری بار سے کم ہیں۔

4580۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّا عَنْ سُهَيْلٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَخِي أَوْ أُخْتِي عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ فِي أَوَّلِ ضَرْبَةٍ سَبْعِينَ حَسَنَةً

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے پہلی ضرب والے کے بارے میں فرمایا: اس کے لیے ستر نیکیاں ہیں۔

بَابٌ فِي قَتْلِ الذَّرِّ (چیونٹی کو مارنے کا بیان)

4581۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنِ الْمُغِيرَةِ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ نَزَلَ نَبِيٌّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ تَحْتَ شَجَرَةٍ فَلَدَغَتْهُ نَمْلَةٌ فَأَمَرَ بِجِهَازِهِ فَأُخْرِجَ مِنْ تَحْتِهَا ثُمَّ أَمَرَ بِهَا فَأُحْرِقَتْ فَأَوْحَى اللهُ إِلَيْهِ فَهَلَّا نَمْلَةً وَاحِدَةً

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: انبیاء علیہم السلام میں سے ایک نبی علیہ السلام ایک درخت کے نیچے اترے تو ایک چیونٹی نے انہیں کاٹ ڈالا۔ تو انہوں نے اپنے ساز و سامان کے بارے حکم دیا تو وہ اس کے نیچے سے نکال لیا گیا۔ پھر اس درخت کے بارے حکم دیا تو اسے جلا دیا گیا۔ تو اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی فرمائی کہ تم نے ایک چیونٹی کو سزا کیوں کر نہ دی (تمام کو کیونکر جلا دیا، حالانکہ کاٹا ایک نے ہے)۔

4582۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّ نَمْلَةً قَرَصَتْ نَبِيًّا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ فَأَمَرَ بِقَرْيَةِ النَّمْلِ فَأُحْرِقَتْ فَأَوْحَى اللهُ إِلَيْهِ أَفِي أَنْ قَرَصَتْكَ نَمْلَةٌ أَهْلَكْتَ أُمَّةً مِنَ الْأُمَمِ تُسَبِّحُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت بیان کی ہے کہ ایک چیونٹی نے انبیاء علیہم السلام میں سے ایک نبی علیہ السلام کو کاٹا۔ تو انہوں نے چیونٹیوں کی بلوں کے بارے حکم دیا تو انہیں جلا دیا گیا۔ تو اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف

وحی فرمائی: کیا ایک چیونٹی کے کاٹنے کی صورت میں تم نے ایک ساری قوم کو ہلاک کر دیا ہے جو کہ تسبیح وتحمید بیان کر رہی تھی؟

4583۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ قَتْلِ أَرْبَعٍ مِنَ الدَّوَابِّ النَّمْلَةُ وَالنَّحْلَةُ وَالْهُدْهُدُ وَالصُّرَدُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے چار جانوروں کو مارنے سے منع فرمایا ہے: (یعنی) چیونٹی، شہد کی مکھی، ہدہد اور چڑیا۔

4584۔ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ مَحْبُوبُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا أَبُو إِسْحَقَ الْفَزَارِيُّ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ الشَّيْبَانِيِّ عَنِ ابْنِ سَعْدٍ قَالَ أَبُو دَاوُد وَهُوَ الْحَسَنُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي سَفَرٍ فَانْطَلَقَ لِحَاجَتِهِ فَرَأَيْنَا حُمَرَةً مَعَهَا فَرْخَانِ فَأَخَذْنَا فَرْخَيْهَا فَجَاءَتِ الْحُمَرَةُ فَجَعَلَتْ تَفْرُشُ[1] فَجَاءَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ مَنْ فَجَعَ هَذِهِ بِوَلَدِهَا رُدُّوا وَلَدَهَا إِلَيْهَا وَرَأَى قَرْيَةَ نَمْلٍ قَدْ حَرَّقْنَاهَا فَقَالَ مَنْ حَرَّقَ هَذِهِ قُلْنَا نَحْنُ قَالَ إِنَّهُ لَا يَنْبَغِي أَنْ يُعَذِّبَ بِالنَّارِ إِلَّا رَبُّ النَّارِ

حضرت عبدالرحمن بن عبداللہ نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے بیان کیا: ہم ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے۔ پس آپ اپنی حاجت کے لیے گئے تو ہم نے ایک چڑیا دیکھی، اس کے ساتھ دو بچے بھی تھے تو ہم نے اس کے دو بچے اٹھا لیے۔ پس وہ چڑیا مضطرب ہو کر گرنے لگی۔ پھر حضور نبی مکرم ﷺ تشریف لائے تو آپ نے فرمایا: کس نے اسے اس کے بچوں کے سبب تکلیف اور اذیت دی ہے؟ تم اس کے بچے اسے واپس لوٹا دو۔ پھر آپ نے چیونٹیوں کی بل دیکھی جسے ہم نے جلا دیا تھا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: آگ کو پیدا کرنے والے رب کے سوا کسی کو آگ کے ساتھ عذاب نہیں دینا چاہیے۔ (یعنی کسی شے کو جلانا مناسب نہیں)۔

بَابٌ فِي قَتْلِ الضِّفْدَعِ (مینڈک کو قتل کرنے کا بیان)

4585۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عُثْمَانَ رضی اللہ عنہ أَنَّ طَبِيبًا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ ضِفْدَعٍ يَجْعَلُهَا فِي دَوَاءٍ فَنَهَاهُ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ قَتْلِهَا

عبدالرحمن بن عثمان سے روایت ہے کہ ایک طبیب نے حضور نبی مکرم ﷺ سے مینڈک کے بارے پوچھا کہ وہ اسے دواء میں ڈالنا چاہتا ہے تو حضور نبی مکرم ﷺ نے اسے مینڈک کو مارنے سے منع فرمایا۔

بَابٌ فِي الْخَذْفِ (کنکریاں پھینکنے کا بیان)

4586۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ صُهْبَانَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ نَهَى

1۔ دیگر نسخوں میں تُعَرِّشُ ہے۔

رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الْخَذْفِ قَالَ إِنَّهُ لَا يَصِيدُ صَيْدًا وَلَا يَنْكَأُ عَدُوًّا وَإِنَّمَا يَفْقَأُ الْعَيْنَ وَيَكْسِرُ السِّنَّ

حضرت عبداللہ بن مغفل نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کنکر پھینکنے سے منع فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ یہ نہ تو کسی شکار کو شکار کر سکتے ہیں اور نہ ہی کسی دشمن کو مار سکتے ہیں، البتہ یہ آنکھ کو پھوڑ سکتے ہیں اور دانت کو توڑ سکتے ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْخِتَانِ (ختنہ کا بیان)

4587۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدِّمَشْقِيُّ وَعَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ الْأَشْجَعِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا مَرْوَانُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانَ قَالَ عَبْدُ الْوَهَّابِ الْكُوفِيُّ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ الْأَنْصَارِيَّةِ أَنَّ امْرَأَةً كَانَتْ تَخْتِنُ بِالْمَدِينَةِ فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ ﷺ لَا تُنْهِكِي فَإِنَّ ذَلِكَ أَحْظَى لِلْمَرْأَةِ وَأَحَبُّ إِلَى الْبَعْلِ قَالَ أَبُو دَاوُد رُوِيَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بِمَعْنَاهُ وَإِسْنَادِهِ قَالَ أَبُو دَاوُد لَيْسَ هُوَ بِالْقَوِيِّ وَقَدْ رُوِيَ مُرْسَلًا قَالَ أَبُو دَاوُد مُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانَ مَجْهُولٌ وَهَذَا الْحَدِيثُ ضَعِيفٌ[1]

ام عطیہ انصاریہ سے روایت ہے کہ مدینہ طیبہ میں ایک عورت (عورتوں کا) ختنہ کیا کرتی تھی۔ تو حضور نبی کریم ﷺ نے اسے فرمایا: بہت زیادہ نیچے سے نہ کاٹ (بہت زیادہ جھکا کر ختنہ نہ کر) کیونکہ اس میں عورت کے لیے زیادہ لذت ہوتی ہے اور مرد کے لیے زیادہ پسندیدہ ہوتا ہے۔

ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ عبید اللہ بن عمرو نے عبدالملک سے اسی طرح روایت بیان کی ہے۔ ابوداؤد نے کہا کہ یہ روایت قوی نہیں اسے مرسل روایت کیا گیا ہے۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ محمد بن حسان مجہول راوی ہے اور یہ حدیث ضعیف ہے۔

بَابٌ فِي مَشْيِ النِّسَاءِ مَعَ الرِّجَالِ فِي الطَّرِيقِ
راستے میں مردوں کے ساتھ عورتوں کے چلنے کا بیان

4588۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي الْيَمَانِ عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَبِي عَمْرِو بْنِ حِمَاسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ وَهُوَ خَارِجٌ مِنَ الْمَسْجِدِ فَاخْتَلَطَ الرِّجَالُ مَعَ النِّسَاءِ فِي الطَّرِيقِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِلنِّسَاءِ اسْتَأْخِرْنَ فَإِنَّهُ لَيْسَ لَكُنَّ أَنْ تَحْقُقْنَ الطَّرِيقَ عَلَيْكُنَّ بِحَافَاتِ الطَّرِيقِ فَكَانَتِ الْمَرْأَةُ تَلْتَصِقُ[2] بِالْجِدَارِ حَتَّى إِنَّ ثَوْبَهَا لَيَتَعَلَّقُ بِالْجِدَارِ مِنْ لُصُوقِهَا بِهِ

حمزہ بن ابی اسید انصاری نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا اور آپ ﷺ مسجد سے باہر نکل رہے تھے اور راستے میں مرد عورتوں کے ساتھ ملے ہوئے تھے۔ (یعنی سب اکٹھے چل رہے تھے)۔ تو رسول اللہ ﷺ نے عورتوں کو فرمایا: تم پیچھے ہٹ جاؤ، کیونکہ تمہارے لیے مناسب نہیں کہ تم راستے کے درمیان میں چلو بلکہ

1۔ قال ابو داؤد و محمد بن حسان الازھرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

2۔ دیگر نسخوں میں تلتزق ہے۔

راستے کی اطراف میں چلنا تم پر لازم ہے۔ پھر عورت (چلتے وقت) دیوار کے ساتھ لگ جاتی تھی یہاں تک کہ اس کا کپڑا دیوار کے ساتھ چمٹ جانے کے سبب اس سے لٹک جاتا تھا۔

4589۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ حَدَّثَنَا أَبُو قُتَيْبَةَ سَلْمُ بْنُ قُتَيْبَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي صَالِحٍ الْمَدَنِيِّ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى أَنْ يَمْشِيَ يَعْنِي الرَّجُلَ بَيْنَ الْمَرْأَتَيْنِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے آدمی کو دو عورتوں کے درمیان چلنے سے منع فرمایا۔

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يَسُبُّ الدَّهْرَ (ایسے آدمی کے بارے میں جو زمانے کو گالیاں دیتا ہے)

4590۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ بْنِ سُفْيَانَ وَابْنُ السَّرْحِ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ يَقُولُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يُؤْذِينِي ابْنُ آدَمَ يَسُبُّ الدَّهْرَ وَأَنَا الدَّهْرُ بِيَدِي الْأَمْرُ أُقَلِّبُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ قَالَ ابْنُ السَّرْحِ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ مَكَانَ سَعِيدٍ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ[1]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حضور نبی مکرم ﷺ سے روایت بیان کی ہے کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ ابن آدم زمانے کو گالی گلوچ دے کر مجھے اذیت پہنچاتا ہے حالانکہ زمانہ میں ہوں، میرے ہی دست قدرت میں سب امور ہیں، میں ہی دن رات کو تبدیل کرتا ہوں۔ ابن سرح نے سعید کی جگہ ابن مسیب کا ذکر کیا ہے۔ واللہ اعلم

1۔ دیگر نسخوں میں واللہ اعلم کے الفاظ نہیں ہیں۔

حضرت علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ

کی شہرۂ آفاق تفسیر کا جدید، سلیس، دلکش، دلآویز اردو ترجمہ

ادارہ ضیاء المصنفین

بھیرہ شریف کی زیر نگرانی

مرکزی دار العلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ شریف کے علماء کی ایک نئی کاوش

تفسیر در منثور 6 جلد

زیور طبع سے آراستہ ہو کر منظر عام پر آچکی ہے

ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور


ضیاء
القرآن